بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ اوّل علم طب

باب اوّل

تعریف صحت

جبتک صحت کیحالت سے واقفیت نہین ہوتی ہے [illegible] کی حالت پہچانی نہین جاسکتی اسلئے پہلے صحت کی تعریف کرنی [illegible] جب کسی حالت کو صحت کیحالت سے مقابلہ کیا جاتا ہے اور اسمین [illegible] پایا جاتا ہے تب اسکو بیماری کہتے ہین *

پس واضح ہو کہ صحت جسم کی [illegible] ہے ہین جس مین کل اعضا اپنا اپنا کام باقاعدہ کیا کرتے ہین [illegible] انسان کی صحت یکسان نہین ہوتی بلکہ مختلف بشر کی صحت مین [illegible] اختلاف ضرور پایا جاتا ہے کیونکہ ہر [illegible] ڈول اور طاقت [illegible] روحانی ایکسان نہین ہوتی اور نہ ہر کسیکی طبیعت ایک ہی طور پر ہوتی ہے - ہر متنفس مین کوئی نہ کوئی بات خاص ضرور پائی جاتی ہے

مثلاً کوئی تو کسی مرض مین مبتلا ہونے کی خصوصیت رکھتا ہے اور کوئی کسی بیماری مین - اور بعض اکثر ایسے بھی ہین کہ جب اُنمین کوئی بیماری ظاہر ہوتی ہے تو برخلاف دوسرون کے اپنا رنگ نرالا ہی کہلاتی ہے - پس صحت مین بہتیری باتون سے فرق پڑجاتا ہے چنانچہ

اول - ٹم - پے - ری - منٹ یعنے مزاج کا - تجربات وسیع سے یہ بات ثابت ہے کہ مزاج چار قسم کا ہوتا ہے -

اوّل سنگوے نیئس یعنی دموی - دوئم لمفا ٹک یعنے بلغمی - سوم بی - لے اثر یعنے صفراوی - چہارم نرووس یعنے عصبی -

فقرہ - ۱ - جس شخص کا مزاج دموی ہوتا ہے جسم اُسکا فربہ اور عضلات اُسکے تنے ہوئے ہوتے ہین - بال سُرخی مائل اور وہ شخص گربہ چشم ہوتا ہے رنگ سرخ - جلد ملایم اور پتلی - دوران خون تیز - نبض پُر اور سریع - چہرہ پر شجاعت کا نور برستا ہے - اور وہ شخص نہایت چُست و چالاک اور غصہ ور ہوتا ہے اور طبیعت اُسکی نہایت تیز ہوتی ہے -

فقرہ - ۲ - جس کسیکا مزاج بلغمی ہوتا ہے گوشت اُسکا ڈھیلا اور جسم شحیم ہوتا ہے توند نکلی ہوئی - بال بھورے - آنکھین یا تو سُرمئی یا گربہ چشم - جلد کی رنگت پھیکی - لب موٹے - چہرہ بھولا بھالا - دورانِ خون سُست - نبض بطی اور کل حرکاتِ جسمانی اور روحانی اُسکی سُست ہوتی ہین -

فقرہ - ۳ - صفراوی مزاج کی پہچان یہ ہے کہ اس مزاج کے آدمی کا گوشت تنا ہوا ہوتا ہے اور صفحہ رُخ پر اُسکے مطالب دلی نمایان ہوتے ہین - بال اور آنکھین سیاہ رنگت جسم کی سیاہی مائل - ورید بیرونی خوب نمایان اور نبض پُر سخت اور کسیقدر سریع ہوتی ہے - ایسے لوگ بڑے حوصلہ کے ہوتے ہین اور نہایت خواہش

دیباچہ

(طبع چہارم)

میری زبان کو اسقدر طاقت اور ذہن کو طاقت کہان کہ مین اُن قدر دانون کا شکریہ ادا
کر سکون جنہون نے طبع اول سے لیکر آج تک اِس کتاب کی قدر دانی فرمائی - جب سے
اِس کتاب کے چوتھی دفعہ چھپنے کی خبر دور دراز پہنچی ہر چہار طرف دہوم مچی - درخواستین مع
قیمت پیشگی آنے لگین - بہتیرا زور اِس کے لکھنے پر لگایا کہ جلد ختم ہو - تاکہ شایقین کی آرزو
پوری ہو - راتون کو لکھتے لکھتے صبح کر دی - اِس سیم بدن کے عشق مین سونا چھوڑ دیا
مگر پیش نہ چلی - پورا سال لگ گیا تب یہ کتاب ختم ہوئی - ہان بغیر دیکھے بھالے طبع
سوم کو جیون کا تیون چھپوا دیتا تو وہی تین مہینہ کے اندر یہ کتاب چھپکر تیار ہو جاتی -
مگر اپنے قدر دان شایقین کو اُن باتون سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا جو اِس کتاب کے
تیسری دفعہ چھپنے کے بعد ظہور مین آئین - یہ تو سب جانتے ہین کہ جیسے طب کے علم مین ترقی
کی گنجائش ہے ویسی کسی اَور علم مین نہین ہے ہر روز کوئی نہ کوئی نئی بات ظاہر ہوتی ہے
پس اُن باتون کو اپنی کتاب مین درج نہ کرتا تو یہ کتاب کسی کام کی نہ ہوتی - بادل آدم
کے وقت کی کہلاتی اور شایقین جنکو اِس بندہ کی تصنیفات سے ایک خاص قسم کا اُنس ہے جبکہ
جب دیکھتے کہ اُن تحقیقات اور مشاہدات کو جو تین چار سال کے عرصہ مین ظاہر ہوئے ہین یہ

کتاب مین جگہہ نہین دی گئی ہے تو مایوس ہو جاتے - مگر ایسی دوات اور اختراعات جدیدہ کو تلاش کر کے یکجا کرنا اور اُن مین سے مستند کو غیر مستند سے چہان بین کر کے کتاب مین داخل کرنا کچہہ تہوڑی بات نہ تہی - اِس کے کرنے کے لئے بہت سا وقت اور فرصت چاہئے - یہان فرصت کہان - بقول شخصے - ایک سر ہزار سودا ایک تو بڑہاپا - اور ناسازی طبع - دوسری کام کی دہوم کہ ناک مین دم آ رہا ہے - پہر بہی ہمت نہ ہاری - بڑے بڑے اُستادون کی جدید تصنیفات پڑہین - مُلک مُلک کے طبی اخبار دیکہے اور اپنے بہی تجربہ مین جو جو باتین اچہی دیکہین اُن کو بہی جمع کر کے اِس کتاب مین شامل کیا - چنانچہ یہی وجہ ہی کہ یہ کتاب دیر سے نکلی اور حجم بہی اِس کا ہزار صفحہ سے زیادہ بڑہ گیا - اِس چوتہی طبع کو بالکل ایک نئی کتاب کہین تو بجا ہے کیونکہ اگلی طبع اور اِس مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین ۰

بہتیری بیماریان جو پہلی طبع مین شامل ہونے سے رہ گئی تہین اِس مین درج کیگئی ہین - بڑے بڑے اُستادون کے مجرب نسخے اور نئی دوائین بہی درج کیگئی ہین - بہتیری پہلی بیماریون کی ماہیت اور علامات اور علاج اور اسباب بموجب مشاہدات اور تحقیقات جدیدہ کے بدل دی گئی ہین - کتاب کی ہر ایک سطر پر غور کیا گیا ہے اور جہان کہین کوئی بات نئی پائی ہے اُسے فوت درج کر دی ہے - اسباب مین زیادہ کہنا مناسب نہین سمجہتا - اپنے مُنہہ سے میان مٹہو بننا پڑتا ہے - ناظرین خود دیکہہ لین گے - ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا - پہر بہی انسان ہون کہین نہ کہین کچہہ نقص رہ گیا ہو گا - معاف فرمادین ۰

رحیم خان

لاہور جنوری ۱۸۸۸ء

اور جب ایسے آدمیون کا چہرہ بُردبار اور مغموم ہوتا ہے تب اُس مزاج کو
م-لن-کا-لک-ٹم-پے-رے-منٹ یعنی سوداوی مزاج کہتے ہین -

فقرہ - ۴ - نر-وَس مزاج کے آدمیونکا حال یہ ہے کہ یہ لوگ ٹھگنے اور دُبلے
پتلے ہوتے ہین - چہرہ نازک - بال بھورے - رنگت جسم کی ہلکی با کیسقدر سرخی
مائل - لبین نازک - آنکھین چمکیلی - نبض ملایم مگر سریع - اور اثر صدمات کا اُنپہ فوراً
ہوجاتا ہے - اور یہ لوگ نہایت خوش مزاج اور عقیل و فہیم ہوتے ہین اور
اِنکے خیالات دلی اور حرکاتِ جسمانی تیز -

دوم عمر - بیماری کی تشخیص اور علاج کیو اسطے عمر کا دریافت کرنا اشد
ضروریات سے ہے مثلاً نہایت ننھے بچون کے باب مین یہ بات یاد رہے کہ اُن
کے دم لینے کی حرکتین یک بیک نہین پیدا ہوتین بلکہ رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہین
تپسر بھی کامل نہین ہوتین اسواسطے اُنکو حرارتِ بیرونی کی بہت ضرورت پڑتی ہے
اور جب اُنکی عمر کسیقدر زیادہ ہوجاتی ہے تب دانت نکالنے کی تکلیف مین مبتلا
ہوتے ہین اور عہدِ طفلی مین بچون کو معدہ اورامعا اور دماغ کی بیماریون کے ہوجانے
کا ہمیشہ خدشہ رہتا ہے اور جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اور قریب
جوانی کے آجاتی ہے امراضِ مذکورہ بالا اُسکو کم ستاتے اور شاذ ہی مُہلک
ہوتے ہین اور جب ایامِ شباب کا آجاتا ہے تب اُسکے جسم کی ہئیت اور روح کی
قوت مین بین فرق پڑجاتا ہے - اِنہین ایام مین عورت کو حیض آنا شروع ہوتا ہے اور
اگر یہ فعل عرصہ تک ملتوی رہجاوے یا بے قاعدہ ہوتا رہے تو عورت انواع و
اقسام کی امراضِ دماغی و عصبی مین مبتلا ہوجاتی ہے - اور یہ بات بھی قابل یاد
رکھنے کے ہے کہ طفولیت مین بچہ کا سر اور شکم بہ نسبت دیگر اعضاے جسم کے بڑا
ہوتا ہے مگر جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے ہر ایک اعضاے جسم کے اپنی اپنی

معمولی وضع پر آتے جاتے ہین اور پچیسوین یا تیسوین برس کے اندر نشو ونما کل اعضاے کی کامل ہو جاتی ہے - اِس عمر مین امراض بطنی و عصبی کم پیدا ہوتے ہین مگر انفلامیشن اور بخار کی بیماریون کی کثرت ہوتی ہے اور سلّ کے مرض مین بھی مبتلا ہونے کو اِسی عمر مین طبیعت نہایت مائل رہتی ہے ✦

پچیسوین سال سے ۴۵ برس تک انسان کا جسم نہ تو بڑہتا اور نہ گہٹتا ہے بلکہ یکسان رہتا ہے لیکن لحیم و شحیم ہونے کیطرف مائل رہتا ہے اور اِس ایام کے ابتدا مین بخار اور انفلامیشن کی بیماریان اور سلّ کے مرض کا نہایت غلبہ رہتا ہے لیکن جب عمر ۵۰ برس کے قریب آجاتی ہے تب بعوض انفلامیشن کے اعضاے رئیسہ کی ساخت مین تغیر پیدا ہونے لگتا ہے اور اُنمین خون کے جمع ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اِسیواسطے اِس عمر کے لوگون کو سکتہ کی بیماری کا بڑا اندیشہ رہتا ہے اور اِسی عمر مین حیض کا آنا بھی بند ہوجاتا ہے -

جب انسان کی عمر ۵۰ سے ۶۰ تک کی ہوجاتی ہے تب کل قوٰی جسم کے کمزور ہونے لگتے ہین چنانچہ حس حرکت مین فرق پڑجاتا ہے ۔ حافظہ مین فتور پیدا ہوجاتا ہے عضلات کمزور ہوجاتے ہین اور ٹیک لگائے بغیر بیٹھنے مین تکلیف ہوتی ہے مولوی نظامی رحمۃ اللہ نے سچ کہا ہے -

مثنوی

چو عمر از دہ گزشت ویا کہ از بیست | نمی شاید دگر چون غافلان زیست
نشاطِ زیست باشد تا بسی سال | چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال
پس از پنجاہ نباشد تندرستی | بصر کُندی پذیرد پے سستی
چو شصت آمد نشست آمد پدیدار | چو ہفتاد آمد افتاد آلہ از کار
بہشتاد و نود چون در رسیدے | بسی سختی کہ از گیتی کشیدے

وزآنجا گر بعد منزل رسانے — بود مرگے بصورت زندگانے
اگر صد سال مانے ور یکے روز — بباید رفت ازین کاخ دل افروز
پس آن بہتر کہ خود را شاد داری — دران شادی خدا را یاد داری

اور اس عمر مین جسم کے رطوبات کم ہوجاتے ہین اور اعضاے اندرونی بہی ماؤف ہوجاتے ہین -

عمر کے باب مین ایک اور بات قابل یاد یہ بہی ہے کہ جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اعضاے رئیسہ کی ساخت بگڑتی جاتی ہے اسواسطے جب انمین کوئی بیماری ہوتی ہے تو وہ دقت سے رفع ہوتی ہے - پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بچون کی بیماریان بہ نسبت مُسن آدمیون کے زیادہ تر علاج پذیر اور زود تر رفع ہوجاتی ہین -

سوم موسم اور ہوا - ہوا کا گرم و سرد اور مرطوب اثر انسان کے سارے جسم پر پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب یہ ہوا باہر سے جلد پر لگتی ہے اور بذریعہ نفس کے شُش مین جاتی ہے تو خون مین تغیرات پیدا ہوتے ہین جنکا اثر سارے جسم پر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ہوا مین مختلف زہرون کے اثر کی آمیزش ہوتی ہے یعنے کبہی تو اُس مین حیوانی زہر ملے ہوئے ہوتے ہین اور کبہی نباتات کے متعفن ہوجانے سے جو زہر پیدا ہوتا ہے وہ بہی ہوا مین ملجاتا ہے - غرض جب اس قسم کی زہریلی ہوا سونگہنے مین آتی ہے تو اُسے انواع و اقسام کی مُہلک بیماریان پیدا ہوتی ہین ور مقدار اُن زہرون کی کم ہوئی تب بہی صحت مین اسقدر فرق پڑجاتا ہے کہ انسان لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - مزید برین ہوا کے اندر خاک و دہول سنگریزہ اور کارخانجات کا دہوان اور ذرات دہاتی بہی ملے ہوئے ہوتے ہین - غرض جب یہ ہوا سونگہی جاتی ہے تو جسم کے اندر مُہلک بیماریون کی بنیاد قائم ہوتی ہے ۔

ہوا کا گرم و سرد ہونا بھی صحت پر بڑا بھاری ہوتا ہے کیونکہ اُن ملکوں مین کہ جہان
موسم اعتدال پر رہتا ہے جون جون گرمی بڑہتی جاتی ہے بیماری زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور جب سردی کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے تب موت کا بھی بازار گرم ہوجاتا ہے گرمی کی مہلک
بیماریان اسہال پیچش ہیضہ۔ اور بخار ہین اور سردی مین امراض شُشش مثلاً بچون اور
بوڑہون مین نمونیہ۔ ذات الریہ اور برانکائٹس کا اُس موسم مین بڑا غلبہ
ہوتا ہے مگر پنجاب اور ممالک مغربی کی نسبت یہ بات ضرور یاد رہے کہ اِن مقامات مین
چاہے کیسی ہی شدت کی گرمی پڑے تا وقتیکہ اُسمین رطوبت نہ ہو امراض مذکورہ بالا کا
غلبہ نہین ہوتا بلکہ اُن ملکون مین خشک گرمی نہایت صحت بخش ہوتی ہے لیکن جس سال
گرمی مین بارش زیادہ ہوتی ہے اور اُس باعث وہ گرمی مرطوب ہوجاتی ہے اُس
سال تپ توبتی۔ ہیضہ۔ اسہال و پیچش کی بیماریونکا نہایت زور شور ہوتا ہے ؂

چہارم جاے سکونت ۔ مثلاً دیہاتی اور شہری کی صحت مین بھی بڑا فرق
ہے کیونکہ شہر کے باشندے بہ نسبت دیہات کے رہنے والون کے زیادہ تر
ضعیف الجسم ہوتے ہین اور انکی عمر بھی بہ نسبتاً اُنکے کم ہوا کرتی ہے لیکن با ایںہمہ گانون
کی صحت مین بھی فرق ڈالنے کے لئے کئی باتین موجود ہین چنانچہ میدانون مین
جو گانون ہوا کرتے ہین وہ بہ نسبتاً اونچی زمینون کے بلندی پر ہوتے ہین بارش
کے موسم مین اُنکے قرب و جوار مین پانی کھڑا ہوجاتا ہے مُردار جانور اور نباتی اجزا
جو اُس پانی مین ہوتے ہین وہ سڑ جاتے ہین کہ جنسے بعد خشک ہوجانے اُس پانی
کے ایک زہریلی عفونت پیدا ہوتی ہے جس سے اُس نواح کی ہوا بگڑ جاتی ہے غرض
اِس بگڑی ہوئی ہوا کے سونگھنے سے باشندگان دیہ کی صحت مین فرق پڑ جاتا ہے
اور بڑے شہرون کا یہ حال ہے کہ بسبب گنجان آبادی اور غلاظت بدررو وغیرہ
کے وہان کی بھی ہوا متعفن ہوجاتی ہے اور یہی ہوا لوگون کے سونگھنے مین آتی ہے

حال اُنکا یہ ہوتا ہے کہ براے نام وہ تندرست کہلاتے ہین - اُنکے چہرہ کو ملاحظہ کیجیے تو ایسا زرد معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے جسم کا سارا خون نچوڑ ڈالا ہے اور اُن کے ہاضمہ کا اِس سے بھی بدتر حال ہوتا ہے - مصنف کا اِس امر مین یہ تجربہ ہے کہ سو مین شاید ایک آدہ کا ہی ہاضمہ درست ہوگا ورنہ سبکے سب کسی نہ کسی قسم کی بدہضمی کے مرض مین مبتلا ضرور ہونگے اور ہم اِسبات کو شفاخانجات کی بہیون سے بہی ثابت کرسکتے ہین نتیجہ اِسکا یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کمزور ہوتے ہین اور ادنےٰ باعث سے بیمار ہوجاتے ہین -

پنجم غذا - خراب غذا کا بہی اثر جسم انسان پر بُرا ہوتا ہے - چنانچہ بڑے شہرون مین اکثر یہ بات دیکہنے مین آتی ہے کہ جو غربا ہین بسبب افلاس کے اُنکو اچھی غذا کہ جسمین کُل اجزا پرورشی موجود ہون میسر نہین آتی اِس سبب سے وہ بیچارے طرح طرح کی بیماری مین مبتلا رہتے ہین خاصکر اسکر - وی کی بیماری تو اُنکو اکثر ہوجایا کرتی ہے کیونکہ آدمی کو جب اچھی غذا نہین ملتی ہے تب خون اچھی طرح پیدا نہین ہوسکتا بلکہ بدنہین جو خون ہوتا ہے وہ بہی رقیق ہوجاتا ہے (دیکہو باب حفظ صحت م

ششم - پانی - یہ بات ظاہر ہے کہ صاف پانی کا پینا قیام صحت کے لئے اشد ضروریات سے ہے اور یہ کہ جب پانی میلا ہوتا ہے تو اُسکے استعمال سے مُہلک امراض پیدا ہوتے ہین (اِسکی تفصیل آگے آئیگی) -

ہفتم - پیشہ - مختلف پیشہ کے لوگون کی صحت مختلف طور پر بگڑجاتی ہے چنانچہ خیاط کا ہاضمہ - گہڑی ساز کی آنکھین اور سنگتراش کا شُش بگڑا رہتا ہے علیٰ ہذاالقیاس اَور پیشہ ور ونکو بہی کسی نہ کسی بات کی شکایت رہتی ہے -

ہشتم - عیش و عشرت مین اوقات بسر کرنا بہی ایک بڑا بہاری سبب صحت کے بگاڑنے کا ہے دیکہو وہ لوگ جو امیر کہلاتے ہین اور جنکا شب و روز عیش مین

گزرتا ہے کسی نے کبھی سُنا ہے کہ وہ لوگ ایکدن ہی بہلے رہتے ہین +

اوپر کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ ایک دوسرے کی صحت مین بڑا فرق ہے اور یہ فرق کبھی تو پیدایش سے پڑجاتا ہے اور کبھی آدمی از خود حاصل کرتا ہے - چنانچہ پیدایشی اختلافات یہ ہین - مزاج - میلانِ طبع - ارث - اور خصوصیت طبع - اور عمر - اور مرد اور عورت کا ہونا - اور جنکو آدمی از خود حاصل کرتا ہے وہ یہ ہین - موسم - مسکن - غذا - پانی - عادات - پیشہ - اور طریقہ گزران +

جب ہم اختلافاتِ تولیدی کا خیال کرتے ہین تو یہ باتین ہر ایک متنفس مین نرالی پاتے ہین اور چونکہ ہر بشر کی صحت مین اختلاف پایا جاتا ہے تو صرف بیماریون مین ہی نہین بلکہ جسم کے کُل افعال مین بھی فرق ضرور پایا جاتا ہے - پس یاد رہے کہ اسیواسطے علاج و معالجہ کے وقت ہم کو اندھون کے طور پر ٹٹولنا پڑتا ہے اور اسیواسطے جو طبیب جس کا مزاج دان ہوتا ہے وہ اُسکا علاج بہ نسبت دوسرے کے جو اُس شخص کے مزاج سے واقف نہین ہوتا اچھے طور پر کر سکتا ہے +

باب دوم

تعریف مرض کی

اِس بات کے جاننے کے لئے کہ بیماری کسکو کہتے ہین پہلے حالت صحت کا جاننا نہایت ضرور ہے کیونکہ جب ہم کو معلوم ہو گیا کہ صحت جسم کی اُس حالت کو کہتے ہین جس مین کل اعضا سے اپنا اپنا کام باقاعدہ ہوا کرتے ہین تو اُسکے خلاف کو بیشک مرض کہینگے - پس یاد رہے کہ جبتک صحت دریافت نہو گی تبتک بیماری ہرگز معلوم نہین ہو سکتی + لہذا طبیب کو چاہئے کہ پہلے حالتِ صحت سے اچھے طور پر واقفیت

پیدا کرے تاکہ اُسکا خلاف جسکو مرض کہتے ہین اُسکی سمجھہ مین بخوبی آجاوے - ہم سے اگر کوئی مرض کی تعریف پوچھے تو اُسکا جواب اِسطور پر دینگے کہ جب جسم کے کسی عضو کی ساخت بگڑ جاوے یا اُسکا فعل صحت کی نسبت زیادہ تیز یا سست یا بدل جاوے یا کمزور یا بالکل مفقود ہوجاوے تب اُس عضو کو صحت کے مقابلہ پر بیمار کہینگے ::

واضح ہو کہ کُل بیماریان ایک ہی قسم کی نہین ہوتین یعنے کسی بیماری مین اعضا کی ساخت بگڑ جاتی ہو تب اُسکو آر - گے - نِک ڈِزیز کہتے ہین - کسی مین صرف اُسکے فعل ہی مین فتور پڑتا ہے تب اُسکو فنکٹ - شو - نل ڈِزیز بولتے ہین - اور کوئی بیماری ایسی ہوتی ہے جو کبھی رفع ہی نہین ہوتی ایک عضو کو چھوڑکر دوسرے مین سرایت کرجاتی ہے جیسے سرطان اور آتشک وغیرہ ہین - اور بعض بیماریان نہایت مُہلک ہوتی ہین جیسے ہیضہ * اِسکار - لٹ فیتور وغیرہ اور بعض بیماری کا یہ حال ہی کہ وہ ازخود پیدا ہوجاتی ہے کسی دوسری بیماری سے علاقہ نہین رکھتی - اور بعض ایسی ہی ہین جنکا پیدا ہونا دوسری بیماری پر حصر رکھتا ہے جیسے قلب اور جگر اور گُردون کی بیماری مین استسقا کا ہوجانا - اور کسی بیماری کا یہ دستور ہی کہ ابتدا سے انتہا تک اُنکی علامتین یکسان رہتی ہین پر بعض مین یوم راحت ملتا ہے اور بعض کی علامتونکا یہ قاعدہ ہے کہ کبھی تو وہ زیادہ اور کبھی کم ہوجاتی ہین لیکن بالکُل رفع نہین ہوتین اور بعض امراض حاد ہوتے ہین یعنے تھوڑے عرصہ تک رہتے ہین مگر بہت شدید ہوتے ہین اِنکو اکیوٹ کہتے ہین اور بعض مزمن یعنے عرصہ دراز تک رہتی ہین پر شدید نہین ہوتین انکو کرانک بولتے ہین اور بعض بیماری متعدی ہوتی ہے جسکو انگریزی مین کن - ٹے - جیس یا اِن - فک - شس کہتے ہین یعنے اُنکی چھوت ایک سے دوسرے کو لگجاتی ہے

مگر ان۔ نان۔ بشس بغیر چھوت کے پیدا ہوتی ہے علاوہ ازین بعض بیماریان اپے۔ ڈے۔ مِک اور بعض اِن۔ ڈے۔ مِک اور بعضی اسپو۔ را۔ ڈِک ہوتی ہین ان تینون مین یہ فرق ہے کہ پہلی قسم کی بیماری وبائی اور عالمگیر ہوتی ہے اور بہت سارے لوگ اسمین مبتلا ہوجاتے ہین اور اسکے ظاہر ہونے کا کوئی وقت مقرر نہین ہوتا مثلاً چیچک۔ ہیضہ اور بعض قسم کے بخار۔ اور قسم دوم کی جو بیماریان ہوتی ہین وہ کسی خاص جگہہ پر محدود اور منحصر ہوتی ہین۔ مثلاً گینگہہ۔ تپ لرزہ اور فیلپا اور بنگالہ کے اندر ہیضہ بھی اِن۔ ڈے۔ مِک ہو۔ سوم یعنے اسپو۔ را۔ ڈِک لفظ دونو اِن۔ ڈے۔ مِک اور اپے۔ ڈے۔ مِک بیماری کی نسبت کہاجاتا ہے کہ جب وے صرف چند آدمی کو مبتلا کرتی ہین۔ اوپر کے بیان سے مرض کے صرف مختلف حالات معلوم ہوتے ہین اب ہم بیماری کی نسبت زیادہ تر اہم باتین بتلاتے ہین چنانچہ۔

مقالہ اوّل

اسباب الامراض

سبب کو انگریزی مین کاز بولتے ہین۔ سبب دو قسم کے ہوتے ہین ایک کو اصطلاح مین پری۔ ڈسپو۔ زنگ اور دوسری کو اکسائے۔ ٹنگ کاز کہتے ہین" پری۔ ڈسپو۔ زنگ کاز مین وہ باتین شامل ہین جنکا اثر سارے جسم یا جسم کے کسی حصہ یا کسی عضو پر ایسا پیدا ہوجاتا ہے جس سے مرض مین مبتلا ہونے کے لئے وہ مائل یا مستعد ہوجاتا ہے۔ اور اکسائی۔ ٹنگ کاز اُن سببون کو کہتے ہین جو جسم پر اپنا اثر مسیدھا پیدا کرکے مختلف بیماریونکو

ظاہر کردیتے ہین - مگر ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ اِن دونو قسم کے سببونمین کوئی حد مقرر ہے یا یہ ایک دوسرے سے الگ الگ ہین کیونکہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کسیوقت کوئی سبب بیماری کی استعداد کو پیدا کردیتا ہے اور وہی سبب بعضہ فعہ اشتعالک ویکرسیدۂ مرض کو ظاہر کردیتا ہے - علاوہ ازین بعضہ فعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پری ڈسپو-زنگ کاز کے سبب کوئی خاص عضو بہ نسبت کسی اَوُر کے مرض میز مبتلا ہونے کے لیئے زیادہ تر مائل ہوجاتا ہے مثلاً عمر جو ایک پری ڈسپو-زنگ کاز ہے اِسکا اثر ٹیو-بر-کل یا سرطان کے مادہ کو جسم کے کسی خاص مقام پر پیدا کرنے کے لیئے بہت بہاری ہوتا ہے - تاکہ بیماری کے اسباب آسانی سے سمجھ مین آجاوین انکو دو حصو نمین تقسیم کیا جاتا ہے - ایک اسباب اندرونی یعنے وہ اسباب جو کسی شخص کی طبیعت مین پیدایش سے موجود ہین یا جنکو وہ شخص خود حاصل کرتا ہے ٭ دوم بیرونی اسباب -

اوّل اسباب اندرونی - طبیعت یا جسم کیحالت اور صحت کی کیفیت مثلاً جب جسم کمزوری کیحالت مین ہوتا ہے خواہ وہ کمزوری پیدایش سے ہو خواہ بعد پیدایش کے کسی اَوُر سبب سے پیدا ہوئی ہو تب طبیعت آدمی کی انواع واقسام کی بیماریون مین مبتلا ہونیکے لیئے مائل رہتی ہے اور احتمال ہے کہ جب جسم کے حالت اُسکے خلاف ہوتی ہے یعنی بدن جب نہایت قوی ہوتا ہے تب دیگر اقسام کے مرض مین مبتلا ہونیکے لئے مستعد ہوتا ہے اور خون کیحالت کا بھی اثر بہت ہی ہوتا ہے مثلاً جسم مین زیادتی (پلے-تھو-را) یا کمی (انے-میا) خون کی ہوتی ہے تب اِسمین بھی بہتیری بیماریان آن گھیرتی ہین ٭ اگلی بیماریان خاصکر جب وہ شدید (اکیوٹ) قسم کی ہوتی ہین تب اِن سے بھی طبیعت دیگر بیماریون مین مبتلا ہونے کے لیئے مائل ہوجاتی ہے - یاد رہے یہ بیماریان طبیعت کو اشتعالک دیگر اور امراض پیدا کردیتی ہین

مثلاً جب کوئی شخص پہلے مختلف قسم کے بخاروں مین مبتلا ہوجاتا ہے یا جب کسیکو
پہلے ہو - پنگ - کاف (کوکرکھانسی) یا پھیپڑے کی بیماریان یا وجع مفاصل یا
آتشک ہوجاتی ہے تب ہی بیماریان اور مرضون کو پیدا کردیتی ہین * بعض
علامتین بھی ایسی ہین مثلاً کھانسی جسکا علاج اگر بروقت نہ کیا جاوے تو انکے
سبب سے نہایت اندیشناک بیماریان پیدا ہوسکتی ہین * حوایج ضروری کے
(مثلاً بول و براز) رفع کرنے مین اگر غفلت کیجاے تب بھی خرابیان پیدا
ہوسکتی ہین علاوہ برین جب کسی خاص اعضا مین یا کسی خاص بافت مین غیر
طبیعی تغیرات پیدا ہوجاتے ہین تب انہین اعضا یا بافت مین یا جسم کے دیگر
حصص مین بیماری پیدا ہوسکتی ہے - مثلاً جب شرائین کی ساخت چربیلے
ہیچ یا ارضی مادہ مین بدل جاتی ہے تب انمین آسانی سے پھٹ جانے کے
استعداد پیدا ہوجاتی ہے اور قلب کی بیماریون سے اکثر پھیپڑے کی بیماریان
اور پھیپڑے کی بیماریون کے سبب سے اکثر قلب کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین
یا جب پھیپڑے یا قلب مین کوئی بیماری ہوجاتی ہے تب انہی اعضا مین
دیہی بیماری اور بیماریون کو پیدا کردیتی ہے * اسی فقرہ کی ضمن مین اور
بھی اسباب ایسے ہین جنسے بیماری پیدا ہوسکتی ہے مثلاً خون کا زیادہ بہ جانا
کسی رطوبت کا بکثرت خارج ہونا یا عرصہ دراز تک جاری رہنا - اور پرانی جلد
کی بیماریون مین جو عرصہ تک رطوبت بہتی رہتی ہے جب وہ دفعتاً بند ہوجاتی
ہے تب بھی بیماری پیدا ہوسکتی ہے اور جب کوئی بیماری طبیعت مین ہوتی
ہے تو اُس سبب سے جسم کے خاص خاص مقامات مین خرابیان پیدا ہوجا سکتی
ہین *

طبیعت کی خاص کیفیت - مثلاً بعض طبیعتین ایسی ہین کہ انپر خاص اشیا

کا اثر نہایت مضر ہوتا ہے کہ جیسے اَوروں کو بالکل گزند نہیں پہونچتا مثلاً خاص طبیعتوں کو اکل و شرب کی بعض اشیاء کے استعمال سے نہایت نقصان پہنچتا ہے چنانچہ بعض قسم کی مچھلی یا ترکاری علیٰ ہذا القیاس بعض دوا کا اثر بھی خاص طبیعتوں پر نہایت بُرا ہوتا ہے جیسے افیون اور کونین اور آیو - ڈائیڈ آف پو - ٹا - سیم وغیرہ - اور طبیعت کے اِسی خاص کیفیت کے سبب سے وہ طبیعت بیماریوں میں بھی مبتلا ہونے کے لئے مائل ہوتی ہے لغت دہ کیفیت پری - ڈسپو - زیشن کا زینجاتی ہے -

میلان طبع موروثی - کئی بیماریاں ایسی ہین کہ جنکا اثر والدین سے اولاد کو پہونچ جاتا ہے - امراض موروثی یہ ہین چنانچہ بعض خلقی یا خون کی بیماریات مثلاً گاوٹ (نقرس) * رو - ما - ٹے - زم (وجع مفاصل) * اسکرا - فیو - لا (خنازیر) * ٹیو - بر - کیو - لو - سِس * کنسر (سرطان) * سفی لِس (آتشک) اور وہ طبیعت بھی موروثی ہوتی ہے جسمین ادنی سی بات مین کسی نہ کسی جگہہ سے خون ایسا جاری ہونے لگتا ہے کہ جو مشکلون سے بند ہوتا ہے *

بعض عصبی بیماریان جیسے اپی - لپ - سی (مرگی) * کو - ریا (رعشہ) * ان - سا - نی - ٹی (دیوانگی) * ہای - پو - کن - ڈرا ی - سِس (میراق) * نیو - رلجیا (وجع العصب) * ا - پو - پلکسی (سکتہ) * پیے - را - لی - سِس (استرخا) *

نقص تولیدی اور حواس خمسہ مین سے کسیکا ناقص پیدا ہونا جیسے اندھاپن اور بہراپن -

جسم کے کسی حصہ مین ابتدا سے کسی قسم کا بگاڑ پڑجانا خواہ وہ بگاڑ خاص ہو یا عام - مثلاً عروق کی ساخت کا بگڑ جانا * اعضا سے کا چربی مین

بدل جانا + جلد کی ملائمت دور ہو جانی + بالونکا معمولی وقت سے پہلی سفید ہو جانا
یا سر کا گنجا ہو جانا + دانتون کا گر جانا اور زوال کے دیگر نشانات کا ظاہر ہونا +

بعض جلد کے امراض - خاصکر سو-رائی-سِس (چنبل) اور لپرا

(کوڑھ) ام-فای-سی-ما اور اسما (دمہ) + ریگ گردہ اور پتھری +
ڈا-یا-بے-ٹیز (ذیابیطس) + بواسیر +

واضح ہو کہ یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ جو بیماریان پُشت بہ پُشت چلی آتی ہین وہ ایک جیسی ہون مگر ہان قسم اُنکی ایک ہی ہوتی ہے - ایسا خاصکر عصبی بیماریونمین پایا جاتا ہی مثلاً ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک پُشت مین مرگی کی بیماری پائی جاوے تو دوسری مین دیوانگی کا سلسلہ بندہ جاوے + علاوہ ازین والدین کی بعض بُری عادات کے سبب سے اولاد مین بیماری پیدا ہو جاتی ہے مثلاً والدین مین جب شراب خواری کی عادت ہوتی ہی تب اولاد مین بلاشبہ کوئی نہ کوئی عصبی بیماری ضرور پیدا ہو جاتی ہے مگر بعض مرتبہ ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ والدین کی کسی ذاتی بیماری کے سبب سے (جیسے آتشک) اولاد صرف کمزور اور نِہنی پیدا ہوتے ہیں + جو بیماری نسلاً بعد نسلاً پیدا ہوتی ہے وہ شکم مادر مین جنین کو ہی ہو جا سکتی ہے یا ایسا ہی ہو سکتا ہے کہ بعد پیدایش کے جب چاہے تب ظاہر ہو سکتی ہے یا وہ بیماری طبیعت کے اندر بیکار پڑی رہ سکتی ہے تا وقتیکہ کوئی اکسا ئٹنگ کاز اُسکو اشتعال دیکر ظاہر نہین کر دیتا یا ایسا ہی ہو سکتا ہے کہ مرض مذکور ایک پیڑہی مین ظاہر ہو کر دوسری مین پیدا ہو جا سکتا ہے + اور اس مین تو کچھ بھی شک نہین ہے کہ جنکی طبیعت مین کسی موروثی بیماری کا مادہ ہوتا ہی تو آپسمین اُنکے بیاہ شادی ہونے سے مادہ زور پکڑ جاتا ہے جیسے سل کی بیماری مین ہوا کرتا ہے اور وہ مادہ اُسوقت بھی شدت پکڑ جاتا ہے کہ جب

آپسمین ایسونکا بیاہ ہوتا ہے کہ جنکا رشتہ نہایت قریب ہوتا ہی خاصکر جب
وہ شادی نہایت چھوٹی عمر مین ہوتی ہے یا جب زن وشوہر کی عمر مین
بہت فرق ہوتا ہے -

دوم اسباب بیرونی - اوّل وہ سبب جو باہر کی کیفیتون کے متعلق
ہین - مثلاً ہوا - جو ہوا سانس کے کام مین آتی ہے اُسکا اثر بہی صحت پر بہت
سا کچھ ہوتا ہے چنانچہ رہنے کے مکان مین جب تازی ہوا کی آمدورفت کافی طور
پر نہین ہوتی ہے تب اُسمین وہ کثافتین ملجاتی ہین جو سانس کے چھوڑنے
سے اور آتش کے جلنے سے پیدا ہوتی ہین یا اُسمین وہ کثافتین ملجا سکتی ہین
جو مثلاً گہاس بہوسہ یا حیوانی یا نباتی مادون کے سڑجانے سے پیدا ہوتی
ہین یا کارخانجات سے جو کثیف ہوائین پیدا ہوتی ہین وہ اُس ہوا مین شامل
ہوجا سکتی ہین یا خاک دہول پشم اور زندہ جاندار مادہ بہی اُس ہوا مین ملجا سکتے
ہین - اور ہوا ہی کے اندر خاص خاص قسم کے نباتی اور حیوانی سمیّات بہی ملکر
اُس ہوا کو کثیف کردے سکتے ہین ٭ علاوہ ازین ہوا کے اندر جب رطوبت کی
کمی بیشی ہوتی ہے تب بہی وہ ہوا مضر صحت ہوتی ہے ٭

گرمی یا سردی کی کیفیت - زیادہ گرمی یا زیادہ سردی یا عرصہ تک
کی گرمی یا عرصہ تک کی سردی کا اثر بہی سارے جسم یا جسم کے کسی خاص حصہ پر
بہت ہی مضر ہوتا ہے ٭ گرمی سے سردی یا سردی سے گرمی اگر دفعتاً
لگ جائے تو وہ بہی بُرا ہے ٭ گرمی کے موسم مین بہی اگر بدن مین لرزہ
ہوجائے تو اِس سے بہی بیماری پیدا ہوسکتی ہے مثلاً گرمی کے موسم
مین بدن پر بہیگے کپڑون کا ہونا یا اگر بدن گرم ہو یا پسینہ آتا ہو اور اُسحالت
مین سرد ہوا لگ جاوے تو وہ بہی صحت کو نقصان پہونچاتا ہے ٭

مقدار روشنی اور دہوپ کی - جو ایسے مکانات مین عرصہ دراز
تک بود و باش کرتے ہین جہان روشنی اور دہوپ کا گذر کم یا بالکل نہین ہوتا
اُنکی صحت مین بہی نقص پڑجاتا ہے ؛

زمین کی خاصیت کا بہی اثر صحت پر بہت سا کچھہ ہوتا ہے مثلاً جب
زمین مین اسقسم کا نباتی مادہ ہوتا ہے جو سڑ جانے کے قابل ہو یا جب زمین
مرطوب یا اس قسم کی ہوتی ہے کہ اُسمین رطوبت نفوذ کر سکے یا جب زمین مین
ایسے اجزا ہوتے ہین جن سے قرب و جوار کا پانی اور ہوا بگڑ جا سکے تو ایسی جگہہ
مین بود و باش کرنے سے بہی صحت بگڑ جا سکتی ہے ؛ جس سرزمین مین بہت
سا نباتی مادہ جمع اور وہان کافی مقدار رطوبت اور حرارت کی بہی ہو تو وہان
ایسی بیماریان پیدا ہو جاتی ہین جیسے تپ نوبتی اور اسکے سوا وغیرہ ؛
جس زمین مین چکنی مٹی بہت ہوتی ہے وہ بہت مرطوب اور سرد ہوتی ہے اسلئے
مضر صحت ہی ہے ؛ ریتیلی اور کنکریلی زمین بشرطیکہ اُسمین نباتی مادہ نہو اکثر
صحت بخش ہوتی ہے ؛ جس زمین مین چونہ اور نمک سے اشیا بکثرت
ہوتا ہے ایسا قیاس کرتے ہین کہ وہان کے باشندون کو گہینگہا اور پتھری کی
بیماری ہو جاتی ہے ؛

موری کی آلایش سے بہی اکثر بیماری پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ اُس
آلایش سے متعفن ہوائین خارج ہوتی ہین اور اُسکے اندر ملے ہوئے جاندار
مادے ہوا کرتے ہین ؛ بعض حالتون مین موری کی آلایش کے اندر خاص
خاص اشیا رفاسدہ ہوا کرتی ہین جن سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے -
اور جب وہ آلایش کسیطرح سے پینے کے پانی مین ملجاتی ہے تب تو وہ نہایت
شدید مضر ہوتی ہے ؛

دوم وہ اسباب جو آدمی کے طریقہ گزران اور عادات اور
بعض بعض اتفاقی اثرون کے متعلق ہین - مثلاً غذا - آدمی جب خراب یا
کم غذا برابر یا کچھہ عرصہ کے لیے استعمال کرتا رہتا ہی تب اس سے بھی بیماری
پیدا ہو سکتی ہے - برعکس اسکے جب غذا مرغن یا زیادہ کہائی جاتی ہے تب
بہی مرض پیدا ہو سکتا ہے - کہانا کہانے کا وقت جب بے قاعدہ ہوتا ہے
یا جب غذا جلد جلد نگلی جاتی ہے یا اچہی طرح چبائی نہین جاتی ہے تب اس
سے بہی نقصان پیدا ہوتا ہی +

پینے کی چیزین - شراب خواری صحت کی بربادی کا ایک بڑا بہاری
باعث ہی - اس بلا سے خدا دشمن کو بھی بچاوے + پانی کی کمی کے سبب
بہت سی بیماریان پیدا ہوتی ہین - چنانچہ نہانے دہونے یا کسی اور کام کے
واسطے پانی جب کافی نہین ملتا ہی تب بہت سی خرابیان پیدا ہوتی ہین -
زیادہ پانی پینا خصوصاً کہانا کہاتے وقت بہت برا ہے کیونکہ گسٹرک جوس
یعنے معدہ کی رطوبت ہاضم جس سے غذا ہضم ہوتی ہے وہ رقیق ہو جاتی ہی
اور تب غذا اچھی طرح ہضم نہین ہونے پاتی + یاد رہی کہ پانی ہی کے ذریعہ
مختلف قسم کے فاسد مادے جسم کے اندر داخل ہوتے ہین جیسے مضر ہوائین +
بعض قسم کے نمک + کرمون کے انڈے + جاندار حیوانی مادے خاصکر
وہ جو بول و براز مین ہوا کرتے ہین + نباتی مادے حالت عفونت مین +
خاص خاص قسم کے سمیات + زیادہ چاء کا پینا بہی اچہا نہین + دودہ جب
بگڑ جاتا ہے یا خراب ہوتا ہی تب وہ بھی نقصان پیدا کرتا ہے اور یہ بہی یاد
رہی کہ دودہ کے ذریعہ بہی بہتیری قسم کی سمیات انسان کے جسم مین داخل
ہو جاتے ہین + بعض عادات بہی مضر صحت ہین جیسے زیادہ تنباکو پینا یا نسوار

پینا - افیون کہانا اور غذا مین زیادہ مصالحہ کا استعمال کرنا بہی صحت کو بگاڑتا ہے ٭

پوشاک - جب کپڑے کافی نہین پہنے جاتے یا جسم کا کوئی حصہ کپڑون سے اچہی طرح ڈہکا ہوا نہین ہوتا تب بہی صحت بہت خلل پذیر ہوجاتا ہے چنانچہ بچون کا جسم اسقدر اکثر ننگا چہوڑ دیا جاتا ہے جس سے انکو سردی لگ کر بیماری پیدا ہوجاتی ہے اور اکثر آدمی اپنے سینہ کو اچہی طرح نہین ڈہانکتے رہتے ہین ٭ برعکس ایسکے کپڑے جب ضرورت سے زیادہ پہنے جاتے ہین تب بہی نقصان ہے چست اور تنگ کپڑون کا پہننا بہی برا ہے ٭ بہیگے کپڑے جب نہین اتارے جاتے تب اس سے بہی بیماریان پیدا ہوتی ہین -

میلے کچیلے رہنا بہی بیماریون کا مول لینا ہے - میلا رہنے سے بہیری قسم کی جلد کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین -

محنت اور ریاضت - محنت جب عرصہ دراز یا ایک ہی دفعہ زیادہ کیجاتی ہے تب اس سے بہی صحت مین فرق پڑجاتا ہے - برعکس ایسکے جب ریاضت کم یا بالکل نہین کیجاتی ہے اور آدمی کاہلی کرتا ہے تب بہی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ٭

دماغی اسباب - دماغ کا زیادہ زور لگانا یا کثرت سے شغل کرنا خصوصاً جب ساتہہ ان باتون کے نیند بہی کم آتی ہو اور دل کے اندر حرکت زیادہ ہو اور زیادہ خوشی و خورمی یا رنج و غم فکر و تردد اور خوف کہا جاتا بہی باعث بیماری کے ہین ٭

ضرب و زخم اور صدمات بیرونی - جیسے چوٹ کا لگنا جسم کے کسی حصہ کا عرصہ تک دبا رہنا - کسی کام مین زیادہ زور لگانا - ایک بل پر عرصہ

تک رہنا۔ کسی حصّہ جسم پر کسی غیر جنس کا دباؤ کرنا جیسے مثانہ میں پتھری کا ہونا۔ دوروان میں سُدّون کا جمع رہنا۔ جانداری حیوانی یا نباتی اشیاء کا اخراج کرنا تنفس کے ذریعہ خاک کے ذرات کا ششش میں داخل ہونا۔ غرضکہ ان ساری باتوں سے بیماری پیدا ہوجاتی ہے۔

مرض کے وہ اسباب جو عضائے تناسل سے متعلق ہیں

کثرت مجامعت۔ جلق۔ اور اغلام ۔ یا کثرت شہوت کا غلبہ ہونا۔ ان ساری باتوں سے بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

بیماری کے خاص خاص اسباب

وہ ست کے قسم کی زہریلی اشیاء جیسے کُدنی سیسہ اور سیماب اور فاسفورس سنکھیا۔ تانبا اور سونا وغیرہ اشیاء جب جسم کے اندر داخل ہوجاتے ہیں تب اپنا اپنا اثر جسم کے کسی خاص حصہ یا سارے بدن پر پیدا کرتے ہیں۔

مرض کے وہ اسباب جو نباتی مادہ سے پیدا ہوتے ہیں

جیسے فیون۔ کائی کی قسم کے نباتی مادے جو جسم کی مختلف ساخت میں پیدا ہوجاتے ہیں اکثر بیماری پیدا کرتے ہیں خاصکر جلد کی بیماریوں کو۔
ایک اور قسم کا نباتی مادہ جو معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور جسکو اصطلاح میں سارسینے کہتے ہیں اس سے تے اکثر جاری ہوپڑتی ہے۔ نباتی مادہ جب متعفن ہونے پر ہوتا ہے تب اس سے نوبتی بخار پیدا ہوتے ہیں۔

مرض کے وہ اسباب جو جسم کے اندر پیدا ہوتے ہیں (?) — مرض کے وہ اسباب جو جسیوں سے پیدا ہوتے ہین

جیسے کن۔ تپے۔ رس ۔ ڑش یعنے تیلنی مکھی۔ شکم کے کیچوے۔ جلد کے کرم +

مرض کے وہ اسباب جو آدمی کے جسم کے اندر پیدا ہو جاتے ہین

جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے غذا کا استحالہ ہونے نہین پاتا ہے اور اس سبب سے جسم کی پرورش مین خلل واقع ہو جاتا ہے تب خون کیحالت بگڑ جاتی ہے اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے گاوٹ کی بیماری۔ جب یہ مرض ایک دفعہ پیدا ہو گیا تب نسلاً بعد نسلاً جاری رہتا ہے +

مزاج۔ دموی مزاج کے آدمیون کی طبیعت دموی بیماریون کیطرف مایل رہتی ہے مثلاً انفلامیشن سیلان خون اور اجتماع خون کی بیماریان + بلغمی مزاج کے لوگون کو نزلہ اور زکام اور استسقا کی بیماریان ہو جایا کرتے ہین + جنکا مزاج صفرادی ہوتا ہے انکی طبیعت جگر معدہ اور امعا کی بیماریون مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہے + اور عصبی مزاج والے بائوگولا تشنج اور عصبی دردون مین مبتلا ہوتے ہین +

عمر۔ نہایت ننھے بچے جلدی بیماریون اور امعا اور معدہ کی بیماریون مین اور امراض دماغی مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہین اور عہد طفلی سے لیکر بلوغت تک معدہ اور امعا اور کرم اور بخار اور کروپ کی بیماریون کا طبیعت مین میلان رہتا ہے اور جوانی مین امراض دموی در خاصکر عورتون کو جسم کی بیماریون کا میلان رہتا ہے اور نشو و نما جب اپنے کمال کو پہونچ جاتی ہے تب ایسی بیماریون کیطرف طبیعت مائل رہتی ہے جیسے سیلان خون

اور انفلامیشن اور جو اس عمر مین آدمی کمزور ہو تو سل کی بیماری بھی ہو جاتی ہی
اور جب آدمی عین شباب مین ہوتا ہے اسوقت طبیعت اعتدال پر رہتی ہے
عادات اسکے اس عمر مین اچھے ہوتے تو بیماری سے محفوظ رہتا ہے ورنہ نقرس
سنگ گردہ درجع مفاصل اور قصور ہاضمہ مین وہ شخص مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتا
ہے * جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے انسان محنت جسمانی اور روحانی کیطرف
زیادہ مائل ہوتا ہے اور تفکرات دنیادی مین مبتلا - اسواسطے صدہا قسم کی
بیماری مین گرفتار ہونے کے لئے طبیعت اسکی مستعد رہتی ہے *

جنسیت - یہ بات ظاہر ہے کہ عورت اور مرد کے توالد اور تناسل کی بیماریاں
خاص خاص ہوتی ہین بگر قطع نظر انکے جب ہم کسی مرد کو دیکھتے ہین تو اسکے
ہاتھ پاؤن مضبوط - عضلات سخت اور طاقت جسمانی اور قوت روحانی زیادہ
پاتے ہین اسواسطے مردون کو مفاصل کی بیماری اور امراض دماغی زیادہ ہرستاتے
ہین - اور عورتون کا حال یہ ہے کہ وہ نازک اندام ہوتی ہین اور اُن کے دماغ
اور اعصاب کو ادنےٰ سی بات سے تحریک ہو جاتی ہے اسواسطے دماغی اور
عصبی بیماریون مین عورات اکثر مبتلا ہو جاتی ہین *

علامات

زندگی کیحالت مین جب کوئی بات ایسی پیدا ہو جس سے کوئی بیماری ثابت
ہو اسکو انگریزی مین سمٹم - اور عربی مین علامات کہتے ہین *

علامتین کئی قسم کی ہوتی ہین چنانچہ ایک جنرل یا کانسٹی ٹیوشنل سمٹمس یعنے علامات عامہ * دوسرے لوکل سمٹمس
یعنے علامات خاصہ - پہلی قسم کی علامتین وہ ہوتی ہین جنکا تعلق سارے

جسم سے ہوتا ہے - اور دوسری قسم یعنے علامات خاصہ وہ ہین جو جسم کے کسی
خاص حصہ پر محدود ہون + تیسری قسم کی علامتین ہین جنکو آب - جکٹ - ٹیو
سِمٹپ ٹمس بولتے ہین یعنے یہ علامتین وہ ہین جو طبیب کو معلوم ہو سکتی
ہین جیسے سُرخی یا ورم + چہارم سَب - جکٹ - ٹیو سِمٹپ ٹمس یہ علامتین وہ
ہین جنکو صرف مریض ہی معلوم کر سکتا ہے جیسے درد اور کسی حصہ جسم کا سُن
ہوجانا + پانچوین قسم علامتون کی وہ ہے جسکو ڈاے - یگ ناسٹ یا ای - ڈیو - پیتھ - ک
بولتے ہین یعنے وہ علامتین جو خاص بیماری کی جگہہ پر پائی جاتی ہین + چھٹی
قسم اِن - ڈاے - یگ ناسٹ یا سِم - پے - تھے - ٹک یہ علامتین وہ ہین جو جسم
کے کسی ایسے حصہ مین پائی جاتی ہین جو بیماری کے مقام سے دور ہو جیسے درد گردہ
مین ٹھٹے کا ہونا + جگر کی بیماری مین دہنے کندھے پر درد کا ہونا وغیرہ + ساتوین
پری - ما - نے - ٹری یا پری - کر - سری سِمٹ ٹمس - یہ وہ علامتین ہین
جن سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ اب کوئی نہ کوئی بیماری ظاہر ہونے والی ہے جیسے
مرگی کی نوبت سے پہلے شکلون کا نظر آنا وغیرہ + اِس قسم کی علامتون کو عربی
مین علامات منذرہ کہتے ہین + آٹھوین پے - تھاگ - نو - ما - ٹِک سِمٹپ ٹمس
یہ علامتین وہ ہین جو کسی خاص بیماری مین پائی جاوین اور کسی دوسری بیماری
مین نہین + علامتون کی نسبت ایک اَور اصطلاح بولی جاتی ہے جسکو سائین کہتے
ہین + بعض کے نزدیک سِمٹپ - ٹم اور سائین مترادف الفاظ تصور کئے جاتے
ہین مگر یہ غلط ہے کیونکہ سائین اُس علامت کو کہتے ہین جس سے کوئی بیماری
پہچانی جاوے یعنے سائین کے معنے درحقیقت پے - تھاگ - نو - ما - ٹِک سِمٹپ ٹم
کے ہین یعنے علامات تشخیصی + انہی علامتون کی نسبت ایک اَور اصطلاح یہ بھی
بولی جاتی ہے کہ فِزی - کل سائین - درحقیقت اِس اصطلاح مین وہ کل علامتین

آجاتی ہین جنکو طبیب دریافت کرسکتا ہے یعنے کل آب - جیکٹ - ٹیو
سمٹمس لیکن بعض طبیب اس اصطلاح سے اُن علامتون کو لیتے ہین
جو آس - کل - ٹے - شن یا پر - کشن وغیرہ ترکیبون سے دریافت ہوسکتی
ہین + مرض کی تشخیص مین اکثر ایسا کیا جاتا ہے کہ کئی قسم کی علامتون کو جمع
کرکے اُنپر غور کرتے ہین اور تب اُس بیماری کی تشخیص کرتے ہین مگر بعض دفعہ
ایسا ہوجاتا ہے کہ اُن علامتون مین سے ایک علامت ایسی بیماری
نکل آتی ہے کہ جو عوام کے نزدیک خود مستقل مرض تصور کیا جاتا ہے اور
اُسیکے دفعیہ کیواسطے علاج بھی کیا جاتا ہے جیسے ڈراپ سی یعنے استسقا اور جانڈس
یعنی یرقان اور ہیے - موریج یعنے خون کا آنا - جب اس قسم کی کوئی بیماری یا علامت
نکل آوے تو یہ ضرور دریافت کرنا چاہیئے کہ کس بیماری کے سبب سے وہ علامت
پیدا ہوتی ہے +

واضح ہو کہ علامتون سے واقفیت پیدا کرنی ہر طبیب کے واسطے ضروریات
سے ہے کیونکہ اکثر انہین علامتون کے ذریعہ بیماری پہچانی جاتی ہے اور
اُسکا انجام نیک یا بد بھی کہا جاتا ہے تم نے دیکھا ہوگا کہ جو طبیب حاذق اور
تجربہکار ہوتے ہین مریضکو دیکھتے ہی اکثر اُسکی بیماری پہچان لیتے ہین یہ
بات فقط اسطور سے حاصل ہوتی ہے کہ اُنھون نے امراض کی علامتون کو
اچھے طور پر سوچا اور نہایت کوشش سے ملاحظہ کیا تھا +

تشخیص بیماری کی

اصطلاح انگریزی مین اسکو ڈا - یاگ - نوسس کہتے ہین + ہم نے اوپر
اسباب کا ذکر کیا ہے کہ بیماری کے پہچاننے کے واسطے علامتون کو اچھی

طور پر پہچاننا نہایت ضروریات سے ہے ٭

بعض طبیبون کو علامتون سے اسقدر واقفیت ہوتی ہے کہ مریضکو دیکھتے ہی اسکی بیماری پہچان لیتے ہین اور یہ بھی دریافت کر لیتے ہین کہ آیا بیماری مذکور خفیف یا شدید ہے مثلاً سل کی بیماری نیو-مو-نیا یعنے ذات الریہ ورم - پلوریسی یعنے التہاب الریہ اور برائیٹس ڈیزیز (یہ ایک بیماری گردہ کی ہوتی ہے) اِن بیماریون کے آثار مریض کے چہرہ پر ایسے نمایان ہوتے ہین کہ حکیم تجربہ کار انکو فوراً پہچان لیتے ہین لیکن جب کوئی بیماری اچھے طور پر ظاہر نہین ہوتی جیسے عین ابتدا ورم سل یا ہچکی کا یا جب صرف ایک ہی علامت ظاہر ہوتی ہے جیسے استسقا کی بیماری جو کئی سببون سے پیدا ہو سکتی ہے اُسوقت طبیب کو مرض کی تشخیص مین دقت پڑتی ہے اور اسوقت بھی پہچاننا بیماری کا مشکل ہوتا ہے کہ جب مریض ہی کے بیان سے بیماری کی تشخیص کرنی پڑتی ہے - غرض حالات مذکورۃ الصدر ایسے ہین کہ جن سے طبیب کی لیاقت معلوم ہوجاتی ہے ٭ بعض وقت مرض کی تشخیص مین ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند علامتون کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور بذریعہ سینہ بین کے سینہ کو امتحان اور آلات سے قارورہ کا امتحان کرنا پڑتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صاف کہہ دینا پڑتا ہے کہ بیماری ہماری سمجھ مین نہین آئی ٭

مرض کی تشخیص مین ان باتون کو دریافت کرنا چاہئے کہ وہ بیماری کسے حصہ مین ہے اور اُس حصہ جسم کا کسقدر اُس بیماری مین مبتلا ہے اور وہ چیز کیونکر پیدا ہوا اگرچہ یہ ساری باتین کامل طور پر اکثر دریافت نہین ہوسکتین پھر بھی ان کے دریافت کرنے مین حتی الوسع کوشش ضرور کرنی چاہئے بعض طبیب مرض کی تشخیص مین صرف اسیکو مکتفی سمجھتے ہین کہ اُس مرض کی اِ

بیماری بیماری علامتین ہین صرف اُنہی کا ملاحظہ کرکے مرض کا نام رکھ دیتے
ہین جیسے ڈِس پیپ شیا یا صرف ایک ہی بیماری علامت کو مرض قرار
دیتے ہین جیسے اسائیٹیس اسبابات کے دریافت کرنے مین بالکل کوشش
نہین کرتے کہ علامات مذکورہ کا تعلق کس کس عضو کے بگاڑ سے ہے اور
بعض طبیب ایسا بھی کرتے ہین کہ جب انکو معلوم ہوا کہ فلانا عضو ماؤف ہے
تو اسیکو غنیمت سمجھتے ہین یہ نہین دریافت کرتے کہ عضو مذکور کا کسقدر حصہ
مرض مین مبتلا ہے اور وہ بیماری اُس عضو کے خاص کس جگہہ پر واقع ہے اور
نہ یہ دریافت کرتے ہین کہ اُس بیماری کے سبب سے کوئی اَور عضو بھی ماؤف
ہوگیا ہے یا نہین - پس اسکو کامل تشخیص نہین کہہ سکتے ۔ جب مرض کی تشخیص کریں
تو اُس بیماری کی کل علامتین اور اُسکی نسبت اَور اَور جو باتین دریافت ہون
اُنکو بھی اپنے دل مین جمع کرکے غور کرنا چاہئے اور اچھی طرح فکر کرکے انسے
نتیجہ نکالنا چاہئے مثلاً بعض آدمیون کا یہ قاعدہ ہے کہ دراصل اُنکو کوئی بھی بیماری
نہین ہوتی ہے پھر بھی کسی نہ کسی قسم کی شکایت ضرور کرتے ہین غرض اُن کی
فریب کرنے کی ہوتی ہے ۔

بیماری واقعی ہین اگر ثابت ہوجائے تو اُسکی نسبت یہ دریافت کرنا چاہئے
کہ مرض اکیوٹ (حاد) ہے یا کرانک (مزمن) اور یہ کہ وہ بیماری امراض
عامہ مین سے ہے اور جو ہے تو کس قسم کی ہے - صرف ایک ہی یا کئی
اعضا اُسمین مبتلا ہین یا وہ بیماری اُن اعضا کی کسی ساخت مین محدود ہے
اگر ہے تو یہ دریافت کرین کہ بیماری کے سبب سے اُس عضو کا صرف فعل بگڑ گیا
ہے یا مرض نے اُسکی ساخت کو بھی خراب کردیا ہے ۔ بعد ازان جہانتک ممکن
ہو یہ بھی دریافت کرنا چاہئے کہ بیماری کس جگہہ ہے کس حد تک ہے اور کس قسم

کی ہے - اِسباب کو بھی نہ بھولین کہ امراض عامہ کے ساتھ خاص خاص اعضاے
مین بھی بیماری ہو سکتی ہے جیسے اکثر بخار و نمین ہوا کرتا ہے ۔ مختلف بیماریون
کی ٹھیک تشخیص مختلف طور پر کیجاتی ہے مثلاً بعض بیماریون کی تشخیص نہایت
آسانی سے کر سکتے ہین کیونکہ اُنمین بعض علامتین ایسی ظاہر ہوتی ہین کہ جن سے
ہم اُس بیماری کو فوراً پہچان سکتے ہین مگر بعض اوقات ہم کو اُس خاص مرض کی تشخیص
کے لیئے اُن بیماریون سے اِسکا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جنکو ہم نے پہلے کبھی دیکھا
تھا - پس جب کسی بیماری کی تشخیص کرین تو پہلے مریض سے پوچھین کہ مرض کیونکر
شروع ہوا آیا یہ بیماری اُسکے خاندان مین ہے یا نہین اور اِس مرض سے پہلے
بیمار کی صحت کس طرح کی تھی - مرض موجودہ کس قدر عرصہ سے ہے اُسکا سبب
کیا ہے اور کیونکر یہ مرض شروع ہو کر بڑھا ہے - بعد ازان اِسکی علامات موجودہ
کو ملاحظہ کرین ۔ باوجود اِن ساری باتون کے دریافت کرنے کے بھی اکثر اوقات
تشخیص مین شک رہ جاتا ہے - ایسے موقع پر اپنی راے کے دینے مین توقف
کرنا چاہیے - دیکھین کہ مرض کے دورہ مین کوئی اور علامتین بھی پیدا ہوتی ہین
یا نہین کہ جن سے تشخیص اُس بیماری کی ہو سکے - راے دینے مین توقف خاصکر
اُسوقت ضرور کرنا پڑتا ہے کہ جب کسی شدید بخار کی بیماری مین تشخیص کرنی
پڑتی ہے علاوہ ان باتون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا طبیب کو اُن مختلف امراض
کی علامتون سے بھی واقفیت پیدا کرنی چاہیے جو خاصکر اُنہی بیماریون مین
پائی جاتی ہین کسی اور مین نہین اور جنکو اصطلاح مین پے - تھاگ - نو - ما - ننک
سمٹم کہتے ہین - بیماری کی تشخیص کے لئے طبیب کو ہر ایک مرض کے دور
اور انجام سے بھی واقفیت ہونی چاہیے ۔

مرض کا انجام نیک یا بد کا کہنا

شعر

خدا را از طبیب من بپرسید   کہ آخر کے شود این ناتوان بہ

اِسکو اصطلاح انگریزی مین پراگ - نو - سِس بولتے ہین ؛؛ واضح ہو کہ بیمار
کے خویش و اقارب کا ہمیشہ یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ حکیم سے اپنے رشتہ دار کی
بیماری کا نتیجہ نیک یا بد پوچھہ بیٹھتے ہین اُسوقت طبیب کو جواب دینے مین بڑی احتیاط
چاہیئے کیونکہ مریض کو بدون اچھے طور پر امتحان کئے اگر اُس نے یہ کہہ دیا کہ نتیجہ
نیک نکلیگا اور خدانخواستہ وہ نتیجہ بد نکلا تو حکیم کی اِسمین نالیاقتی ثابت ہوگی
اور روزگار مین خلل پڑ جائیگا - پس تا وقتیکہ بیمار کو سر سے پاؤن تک اچھی طرح امتحان
نہ کرلین اور اُسکے مرض کی ہر ایک علامت کو بخوبی نہ پہچان لین تبتک ہرگز اُس
مرض کا انجام نہ کہنا چاہیئے کسلیئے کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی مرض کی
ظاہری علامات نہایت شدید ہوتی ہین مگر عضو ماؤف کو زیادہ صدمہ نہین
پہونچتا اِسصورت مین انجام کسیقدر نیک نکل سکتا ہے - اور کبھی ایسا بھی ہوتا
ہے کہ ظاہری علامات تو خفیف ہوتی ہین پر عضوِ ماؤف کی ساخت نہایت
بگڑ جاتی ہے اسحالت مین مرض کا نتیجہ ہمیشہ بُرا نکلتا ہے اور یہ عجب کوئی
بیماری بچون یا جوانون کو ہو جاتی ہے تو اُسکا نتیجہ بہ نسبت بڈہون کے اکثر اچھا
نکلتا ہے ؛؛ اور اپنا قاعدہ اِسباب مین یہ ہے کہ بیمار کے مُنھہ پر ہم صاف
طور پر یہ نہین کہہ دیتے کہ تیری بیماری مُہلک ہے بلکہ ہم اُسکو اُمید شفا کے
دیتے ہین اگرچہ مرض اُسکا مُہلک ہی ہوتا کہ بیمار حوصلہ نہ ہار دے کیونکہ دنیا

نا امید قائم ہے اور بیمار کے رشتہ دار کو بھی ہم صاف یہ نہین کہتے کہ مریض اِس
بیماری سے جانبر ہو جائیگا یا ہلاک ہو جائیگا بلکہ ایک بات ایسی کہہ دیتے ہین کہ جس سے
زندگی اور موت صاف طور پر مفہوم نہو سکے کیونکہ اپنے تجربہ مین بارہا ایسا ہوا ہے
کہ بعض مریضون مین ہم نے نہایت ردی علامتین پائی ہین اور انکو دیکھہ کر
اپنے دل مین تخت ٹھان لیا ہے کہ شام تک یہ بیمار بچنے کا نہین تسپر بھی جب دوسرے
دن جبکو جا کر دیکہا ہے تو بیمار کو روبصحت پایا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ
شدید بیماری مین علامتون کو دیکھہ کر ہم کو امید توی ہوئی ہے کہ اب بیمار بیمار
مرنے کا نہین تسپر بھی بیمار ہلاک ہو گیا ہے غرض جبکہ طبیعت کا یہ حال ہے کہ آن کے
آن مین کچھہ کی کچھہ ہو جا سکتی ہے تو اُسکی نسبت کوئی بات یقیناً کیونکر کہی جا سکتی ہے

علاج

اصطلاح انگریزی مین اسکو ٹریٹ منٹ کہتے ہین۔ جسوقت بیماری کو پہچان
لیا اور اسکی علامتون کو خوب طرح ملاحظہ کر لیا اُسوقت اُس بیماری کے علاج
کیطرف متوجہ ہونا چاہئے۔ علاج کئی قسم کا ہوتا ہے یعنے بعض دفعہ جب مرض
بخوبی سمجھہ مین آجاتا ہے اور جب ہم اپنی دوا کے اثر سے اچھے طور پر واقف
ہو جاتے ہین اُسوقت اُس بیماری کا علاج حکمت کے قاعدہ سے کرتے ہین اور
جب اِن دونو مین سے کوئی بھی بات ہمارے فہم مین نہین آتی اُسوقت
اندہے کے طور پر جسم کو ٹٹولنا پڑتا ہے یعنی کبھی تو ہم کسی قسم کا علاج کرتے ہین
اور کبھی کسیطور کا۔ کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بیماری کے استیصال کامل کے لئے
علاج کرتے ہین اور کبھی جس سے صرف اتنا ہی ہو سکتا ہے کہ مرض کو کسیقدر تخفیف ہو جائے
مثلاً سل کی بیماری کا علاج کیونکہ ہم جانتے ہین کہ جب یہ بیماری بڑھ جاتی ہے

تب علاج پذیر نہین ہوتی ہے اور بعض دفعہ کسی مرض کے ظاہر ہونے سے پیشتر ہم کو ایسا علاج کرنا پڑتا ہے کہ جس سے وہ بیماری رک جاوے اُس کو انگریزی مین پرو-فائی-لکٹ یا پرائ ٹریٹ-منٹ اور عربی اصطلاح مین علاج حفظ ما تقدم بولتے ہین ۔

علاج کے وقت بیمار کے حالات موجودہ کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے مثلاً اگر بیمار کا چہرہ پھیکا اور لبین سفید ہون تو اُس صورت مین کوئی دوا مولد خون تجویز کرنی چاہئے جیسے مرکبات فولاد - اور جب بیمار کے جسم مین زیادتی خون کی ثابت ہو تو اُس صورت مین تنقیہ سے علاج کرنا چاہئے مثلاً مسہل وغیرہ +

غرض حاصل اس مقالہ کا یہ ہے کہ بیماری کا علاج معالجہ ایک امر نہایت دشوار ہے جبتک حکیم اپنے فن مین حاذق نہوگا تبتک اُس سے بیماری کا علاج اچھے طور پر ہرگز نہین کیا جائیگا - بیماری کی تشخیص اور تنقیہ گوئی اور علاج کے وقت حکیم کو چاہئے کہ اپنا سارا زور لگا وے اور علم تشریح اور علم الادویہ اور اُن سارے علوم کو جو طب سے تعلق رکھتے ہین بیمار کے بسترہ کے پاس کام مین لاوے تپیر بھی اکثر اوقات غلطی کا احتمال ہوتا ہے - پس یاد رہے کہ ہر حالت مین مرض کا علاج خدا کی توکل پر کرنا چاہئے اپنی لیاقت اور تجربہ پر ہرگز بھروسا کلی نہ کرنا چاہئے ایسے مغرور طبیب مقہور خدا اور ملعون خلائق ہوتے ہین +
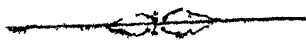
باب سوم

علامات اور نشانات جنکا جاننا تشخیص بیماری کے واسطے اشد ضروریات سے ہے

مقالہ اوّل

شکم اور اعضائے بطن

فقرہ۔ ۱۔ امتحان شکم۔ اسلیئے تاکہ بیماری محدود ہو اور اسکا بیان آسان سینہ اور شکم کو چند خیالی خطوط سے کئی اقلیموں مین تقسیم کیا ہے چنانچہ پہلے پہل چار خط سینہ اور صدر کی چارون طرف کھینچا ہے اول خط الف الف (دیکھو تصویرین ۱۔ اور ۲)

تصویر اوّل

تصویر دوم

الف الف الف الف
ب ب ب ب
ت ت ت ت
ث ث ث ث
ج ج
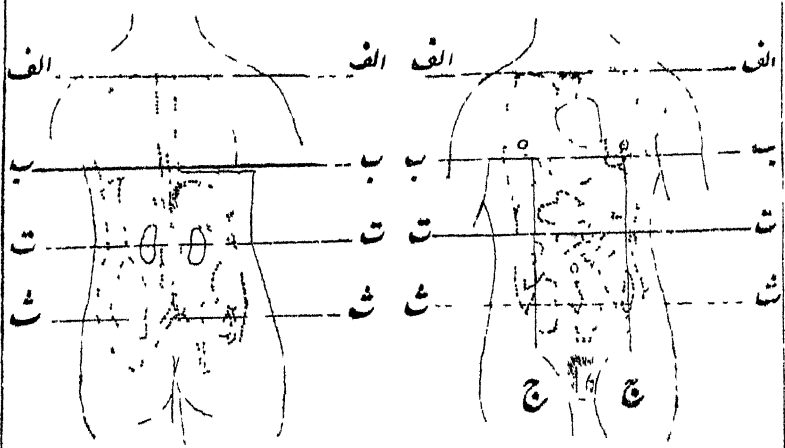
ہنسلی کی ہڈی کے برابر کھینچا ہے اور دوسرا خط ب ب کوڑی کی کری کے نیچے کی نوک

کے برابر - تیسرا خط ت ت دسوین پسلی کی کرہی کے برابر اور چوتہا خط ث
ای - لیم ہڈی کے اوپر کے کنارہ کے برابر اور دوسید ہے خط ج ج کے
ذرایعہ جو دہنے اور بائین چٹہ ون کے مقام کے درمیانہ حصہ سے شروع ہوکر خط
ب ب بیان جا ملتے ہین شکم کو بصرتہ اقالیم مین تقسیم کیا ہے تو درمیانہ اور
تہ جانبی چنانچہ تو درمیانہ اقلیمون کا شمار حسب اوپر سے نیچے کیطرف کرین تو
۱۔ اقلیم بالا سے ناف یعنے ا پے - گس - ٹرک رہی جن آویگا - اور دوسرا
درمیانہ اقلیم ناف جسکو انگریزی مین اَم - بے - لائی - کل رہی جن کہتے
ہین اسکے بیچ مین ناف ہوتا ہے اور تیسرا ہای - پو - گیس - ٹرک رہی جن
یعنی اقلیم زیر ناف ہے اقیاس اگر جانبی اقلیمون کو بھی اوپر سے نیچے
کیطرف شمار کرین تو پہلے دہنا اور بایان ہائی - پو - کان - ڈر - یک رہی جن
آئیگا اور تیسے دہنا اور بایان ای - لائیک رہی جن یعنے مقام کوکھ -
ان اقلیمون مین اعضاے مفصلہ ذیل ہوتے ہین چنانچہ اپے - گس - ٹرک
رہی - جن یعنے اقلیم بالا سے ناف مین درمیانہ حصہ معدہ کا اور اسکا فم اسفل اور
بایان لوتہڑا جگر کا اور جگر کا لا - بیو - لس اس - پے - جی - لے - آئی لرپہ
یہی جگر کا ایک چہوٹا سا لوتہڑا ہے) اور جگر کی رگین اور پنکریاس گلٹی یعنی لبلبہ
کا سرہوتا ہے - اور ان اعضاے کے نیچے سی - لیاک اک سس اور
سی - مے - لو - نر گنگ - لے - آن اور ایک حصہ دی - نا - کے - وا کا اور
ا - یار - ٹا اور دہی - نا ا - زہی - گاس اور تہو - را - سک - ڈکٹ ہوتا ہے
اَم - بے - لائی - کل رہی جن یعنے مقام ناف مین او - من - ٹم اور
مے - سن - ٹری اور دوسے ڈیو - ڈو ہی - نم یعنے معا اثنا عشرہ) اور
کو - لن یعنے معا قولون کا آدہا حصہ اور چند جیم - جی - نم (معا صائم)

روده کے ہوتے ہین ٭

اور ہائی - پو - گس - ترک ری جن یعنے مقام زیر ناف مین مثانہ اور کسیقدر
چھوٹے روده ہوتے ہین اور مثانہ کے پیچھے عورت مین رحم ہوتا ہے اور مرد
مین ریکٹم یعنے معاء مستقیم اور دہنی ہائی - پو - کان - ڈرک ری جن مین داہنا
لوتھڑا جگر کا اور پتہ اور ایک حصہ ڈیو - ڈوی - نم روده کا اور چڑھتا ہوا حصہ
کو - لن کا اور دو نو سو - پرا - ری - نل کیپ سشیول اور ایک حصہ دہنے گرده
کا ہوتا ہے اور بائین جانب کی اسی اقلیم مین معده کا فم اعلی کم چوڑا اسرا
بائین کلی کا اور طحال [illegible] ایک حصہ کو - لن کا اور سو - پرا - ری - نل
کیپ سشیول اور بائین گرده کا اوپر کا حصہ ہوتا ہے ٭ اور دہنی ای - لی ایک
ری جن مین سی - کم اور اخیر حصہ ای - لیئم کا اور ابتدائی حصہ کولن کا ہوتا ہے
اور بائین جانب کی ای ری جن مین سگ - مائیڈ فلکشر اور تھوڑا سا اترتا
ہوا حصہ کو - لن کا ہوتا ہے الف الف اور ب ب اور ت ت کو اگر پشت کیطرف
لیجائے اور پشت کی ہڈی کے برابر ایک خط سے اگر ان کو تراشئے تو پیچھے
کیجانب چار حصہ مین تقسیم ہو جائیگی چنانچہ دہنا اور بایان ڈارسل ری جن
اور دہنا اور بایان لمبر ری جن دہنے اور بائین ڈارسل ری جن مین گردون
کا اوپر کا حصہ ہوتا ہے اور دہنا لمبر ری جن مین سی - کم روده اور دہنے گرده
کا نیچے کا حصہ ہوتا ہے اور بائین طرف کی اسی اقلیم مین کولن کا سگ - مائیڈ
فلکشر اور بائین گرده کا نیچے کا حصہ ہوتا ہے پر اسبات کو یاد رکھنا چاہیے کہ
اُن اعضا مین سے جب کوئی عضو پھول جاتا یا بڑھ جاتا ہے تو قرب کی اقلیمون
تک پھیل جاتا ہے مثلاً پھولا ہوا معده یا مثانہ ام - بی - لائے - کل ری جن
تک پہنچ جاتا ہے اور پھولی ہوئی کولن اپی - گیسٹرک ری جن تک پہنچ

جاسکتی ہے اور بڑھا ہوا جگر یا طحال دہنے یا بائین ای - لائینک ری جن تک اتر آسکتی ہے ٭ عورت اور مرد مین اور مختلف عمر مین شکم کی مقدار اور شکل مین اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ بچون کا شکم بڑا ہوتا ہے اور لاغر جوان کا چھوٹا اور عورتون کے شکم کا حصہ زیر ناف بڑھا ہوا ہوتا ہے اور ایک ہی شخص کے شکم کی مقدار مین بھی فرق پڑجاتا ہے مثلاً معدہ اگر خالی یا پر ہو امعا اگر ریح سے خالی یا پر ہون علے ہذا القیاس مثانہ اگر خالی یا پر ہو تو ان بواعث سے شکم مین ضرور فرق پڑجائیگا علاوہ ازین ان بواعث سے بھی شکم کی مقدار بڑھ جاسکتی ہے اور شکل اسکی بدل جاسکتی ہے جیسے حمل اور استسقا اور استسقا سے خصیۃ الرحم نفخ شکم بڑھ جاتا ہے سگرایا اال غیرہ کا شکم کے امتحان کے لیے تین ترکیبین کام مین آتی ہین - اوّل - انس - پکشن یعنی دیکھنا بھالنا ٭ دوم ہاتھون سے ٹٹولنا ٭ سوم پرکشن یعنے انگلیون سے ٹھونکنا ٭

اوّل - انس - پکشن - اس ترکیب سے شکم کی مقدار اور شکل اور حرکات دریافت ہوسکتے ہین - مثلاً مقدار شکم کی ان سببون سے بڑھ جاسکتی ہے جسکا ذکر ابھی کیا ہے اور موجب وسیع یا محدود ہونے کے سبب کے بھی سارے یا کسی حصہ شکم کی شکل بدل جاسکتی ہے - تغیر شکم کی شکل کے ابتدائی حالات سے بھی واقفیت پیدا کرنی بہت ضرور ہے مثلاً ان باتون کا جاننا واسطے تشخیص کے بہت ضرور ہی کہ جب حمل کے سبب سے شکم بڑھتا ہے تب رفتہ رفتہ یکسان اور درمیان سے بڑھتا ہے اور پیٹ جب استسقا سے خصیۃ الرحم کے سبب سے بڑھتا ہی تب دہنی یا بائین جانب سے بڑھتا ہے اور جب شکم مین پانی بھر جاتا ہی تو پیٹ رفتہ رفتہ اور چارون طرف سے برابر بڑھتا آتا ہی اور شکم کی حرکات کے دریافت کرنے سے خاصکر وے جو بسبب حرکات تنفس کے پیدا ہوتے ہین تشخیص مرض

مین بہت مدد ملتی ہے مثلاً مرض پیری ٹونائی ٹیس اور شکم کے ... درد
کے درد مین تنفس صرف سینہ کی حرکات سے کیا جاتا ہے شکم کو حرکت نہین
ہوتی برعکس اسکے جب سینہ کے عضلات یا عضلہ ڈایافرام مین درد ہوتا ہے دو
ذات الجنب کی بیماری مین بھی شکم کے عضلون کی حرکت سے تنفس کیا جاتا ہے
سینہ کو حرکت نہین ہوتی اور جب شکم بہت پھول جاتا ہے جیسا کہ ... مین سینہ کے عضلے
بے حرکت ہو جاتے ہین اور تنفس ... بذریعہ سینہ اور ڈایافرام مسل کے کیا جاتا
ہے اور جب بڑھ کر شکم کا ورم نہایت کو پہنچ جاتا ہے اور اسکے اندر کے رطوبت
ڈایافرام مسل کو دبا دیتے ہین اسوقت شکم کو بالکل حرکت نہین ہوتی اور دم
صرف سینہ کے ذریعہ سے لیا جاتا ہے ٭

دوم - ہاتھون سے ٹٹولنا علاوہ اُن باتون کے جنکا بیان اوپر
ہو چکا ہے اس ترکیب سے شکم کی مقدار اور ڈول و شکل ... کی نسبت
بہت سا کچھ دریافت ہو سکتا ہے علاوہ ازین شکم پر ہاتھ رکھنے سے
اسکی حرکتین جو تنفس کے وقت پیدا ہوتی ہین وہ بھی محسوس ہو سکتی ہین اور اسی
ترکیب سے ایارٹا کی حرکت جب اسمین انیورزم کی بیماری ہو یا جب
اسپر کوئی رسولی ہو یا جب امعا مین سُدّے جمع ہین محسوس ہو سکتی ہے اور
یہ بات بھی کہ شکم کس قدر گرم ہے اور چھونے یا دبانے کی برداشت اسکو ہے
یا نہین ٭ جب شکم کی حرارت کا ملاحظہ کرین تو جسم کے کسی اور حصہ کی حرارت
سے اسکا مقابلہ کرین شدید پیری ٹونائی ٹیس اور بخار کے امراض
مین کہ جب شکم کے اندر انفلامیشن بھی ہو پیٹ نہایت گرم ہوتا ہے اور اس
گرمی مین ایک طرح کی تیزی معلوم ہوتی ہے جسکے دریافت کرنے کی عمدہ ترکیب
تو بذریعہ آلہ تھرما میٹر کے ہے اور اسطرح بھی دریافت کر سکتے ہین کہ

پہلے کھلے ہاتھوں سے شکم کو آہستہ دباویں اگر اس سے بیمار کو درد معلوم ہو
اور نیز بخار بھی موجود ہو تو یہ معلوم کرنا چاہئے کہ بیمار مرض پیری-ٹو-نائٹس
میں مبتلا ہے لیکن بخار نہ ہو تو اس صورت میں شکم کے عضلوں کا درد سمجھنا چاہئے اور
اگر آہستہ دبانے سے درد محسوس نہ ہو تو قدرے زور سے دباویں اور اگر خوب
گہرا اور زور سے دبانے سے بعوض درد شدید کے صرف ایک خفیف درد معلوم
ہو تو اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ انفلامیشن یا تو معدہ یا امعا کے میوکس پردہ
میں ہے اور پیری-ٹو-نیم کے درد کے اچھے طور پر پیدا کرنے کے لئے
شکم کو ایک جانب سے دبانا چاہئے تاکہ پردہ [illegible] امعا کے اوپر سے کھسکنے لگے
خاص قولنج اور قولنج سربی (یعنے لڈ-کا-لک) کے درد کو دبانے سے افاقہ
ہوتا ہے اور پہلے آہستہ اور بعد ازاں رفتہ رفتہ زور سے دبانے سے شکم
کے عضلاتی درد کو بھی افاقہ ہو جاتا ہے لیکن ہاتھوں کو اگر شکم سے دفعتاً اٹھا
لیا جاوے تو عضلے حرکت میں آکر شدت سے درد کرنے لگتے ہیں اور مثل جلد
کے عصبی درد کے یہ عضلاتی درد بھی حرام مغز کی خراش کے سبب پیدا ہوتا
ہے اور برآمدگی دم کے وقت چونکہ عضلے کھچ جاتے ہیں تو اس سے بھی درد
پیدا ہو سکتا ہے ٭ یاد رہے کہ جب شکم کو دباویں تو اُسوقت بیمار کے
چہرہ کو بھی تاڑتے رہیں کیونکہ بہ نسبت بیمار کے جوابات کے چہرہ کے آثار سے
زیادہ تر علم حاصل ہو سکتا ہے خاصکر جب علامات ردیہ موجود ہوں یا جب
دماغ میں کوئی بیماری ہو - جب شکم میں زیادہ درد ہوتا ہے تو دباتے وقت
مریض عضلوں کو خوب کھینچے رکھتا ہے تاکہ شکم کے اندر کے اعضا دباؤ کے
صدمہ سے محفوظ رہیں اس حالت میں ایسا کرنا چاہئے کہ باتوں میں لگا کر بیمار کی توجہ
شکم کیطرف سے ہٹا لیں - جب درد دہنے ہائی-پو-کان-ڈر-یک [illegible] میں

مین بسبب بیماری جگر کے ہوتا ہے تو اس صورت مین دبنا پٹھوں مسل
کچا ہوا ہوتا ہے - اگر امتحان کیوقت کوئی رسولی پائی جاوے یا شکم کے کسی
خاص عضو کا حال اچھے طور پر دریافت کرنا منظور ہو تو یہ ترکیب کرین کہ بیمار کو چت
لٹا دین اور سر کو اسکی اس ترکیب سے بالش پر رکہین کہ کسیقدر اونچا اور سامنے کو جہکا
رہے اور اسکے ہاتھون کو دونو پہلو کے ساتھ دراز کردین اور زانو ون کو شکم کیطرف
سکیڑ کر دونو گھٹنون کو ادہر ادہر جب اکردین - دونو پاؤن بستر پر آپسمین جڑے
ہوئے رہین اور بیمار کو اسبات کی تاکید کرین کہ شکم کے عضلون کو خوب ڈھیلا چھوڑدے
باتون مین اسکو لگائے رکہین تاکہ توجہ اسکی شکم کے امتحان کیطرف نرہے جب
اس ترکیب سے شکم ڈہیلا ہو جاتا ہے تب رسولی کا موقع اور مقدار بخوبی دریافت ہوسکتی
ہے اور شکم کے کل اعضا کے کی مقدار وغیرہ بھی آسانی سے معلوم ہوسکتی
ہے ۔

سوم - پر کشن یعنی شکم کو ٹہونکنا - اس ترکیب سے دو آوازین پیدا
ہوتی ہین ایک ٹھوس اور دوسری صاف مثلاً جب معدہ یا امعا مین ریح بھری
ہوتی ہے تب ٹہونکنے سے آواز صاف نکلتی ہے - ترکیب ٹہونکنے کی یہ ہے
کہ بائین ہاتھہ کی انگلیون کو شکم پر جما کر دہنے ہاتھہ کی ایک یا دو انگلیون سے
ضرب لگا دین قسم معدہ کے مقام پر کہ جب معدہ حالت معمولی پر ہو یا دونون
کے کسی مقام پر کہ جب ہوا سے پر ہون ٹہونکنے سے ڈہپ ڈہپ کی آواز
نکلتی ہے لیکن جب ہوا کے ساتھ کوئی رطوبت بھی ہوتی ہے تب آواز مذکور
مین کسیقدر فرق پڑجاتا ہے اور جب شکم کے ٹھوس اعضا ے پر یا ایسے مقام
پر کہ جہان پانی بھرا ہو یا مجوف اعضا ے پر کہ جب انمین مطلق ہوا نہو یا امعا
کے مقام پر کہ جب وہ براز سے پر ہون یا بڑہے ہوئے جگر یا طحال پر یا رسولیون پر

ٹھونکین تو آواز ٹھوس پیدا ہوگی ٭

جب شکم کے اندر پانی ہوتا ہے تو اسطور سے دریافت ہوسکتا ہے کہ
بیمار کو سیدھا بٹھا کر اسکے شکم کی ہر ایک جانب پر اپنے بائین ہاتھ کی ہتھیلی کو
اچھے طور پر چسپان کرین اور دہنے ہاتھ کی انگلیون سے شکم کی دوسری
جانب کو ٹھونکین اس ترکیب سے پانی کی لہرین بائین ہاتھ کی ہتھیلی کو محسوس
ہونگی ٭

فقرہ - ۲ - قارورہ - پیشاب کو اصطلاح مین یورین کہتے ہین -
بیماری کی تشخیص کامل نہین ہوسکتی ہے جبتک قارورہ کا امتحان اچھے
طور پر نہین کیا جاتا - اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قارورہ کے امتحان
سے صرف گردے ہی کی بیماریان نہین پہچانی جاسکتین بلکہ دیگر اعضا کی بیماریون کا
حال بھی دریافت ہوسکتا ہے - پس ہر حالت مین قارورہ کا ملاحظہ ضرور کرنا
چاہئے - لیکن اسطور پر نہین کہ جسطور پر دیسی طبیب دیکھتے ہین کہ مریض کو کہہ
دیتے ہین کہ لب فرش پر دور کھڑے ہوکر قارورہ کی شیشی کو ہلاتے اور
حکیم صاحب تکیہ لگائے دور سے سر ہلا ہلا کر شاگردان کو کہتے جاتے ہین کہ اوہو
دیکھنا کہ وہ اس قارورہ مین کیسی حمرت کیسی صفرت اور کسقدر تشورا اور رسوب
ہین - بلکہ قارورہ کو کمسٹری کے قاعدہ اور باریک بین کے ذریعہ خوب توجہ
سے امتحان کرین - یہ ساری ترکیبین ذیل مین بیان کیجاتی ہین ٭

خواص ظاہری صحیح قارورہ تہوڑی عرصہ کا نکلا ہوا ہلکے عنبر کے رنگ
کا ہوتا ہے حرارت اسکی جسم کی حرارت غریزی کے مطابق ہوتی ہے اور
بالکل شفاف اور بو اسکی خاص مگر بد نہین ہوتی اور جب قارورہ متغیر ہوجاتا ہے تب
وہ بو بھی رفع ہوجاتی ہے - ذائقہ کسیقدر نمکین اور تلخ ہوتا ہے اور وزن متناسبہ

۱۰۰۵ سے ۱۰۳۴ تک ہوتا ہی *

خواص کیمیائی۔ کیمیائی شناخت سے صحیح قارورہ مین حموضات کی کسیقدر زیادتی پائی جاتی ہے اور اگر اسکو اسقدر گرم کیجئے کہ جسمین کہولنے لگے تو کسیطرح کا تغیر نہین پیدا ہوتا مرکبات بے۔ رامی ٹما ادچاندی اور سیسہ کے ملانے سے منجمد تہ نشین ہوتا ہے مگر معدنی تیزابون کے ملانے سے یہ بات نہین ہوتی *

صحیح قارورہ مین اگ۔زا۔لک اسڈ کا عرق ملانے سے ایک ہلکا غبار اگزا۔لٹ اف لائیم کا پیدا ہوتا ہے اور خالص الکلی دواؤن کا عرق ملانے سے فاس۔فٹ اف۔ لائیم کا منجمد تہ نشین ہوتا ہے اور ٹا۔نِک اسڈ کے ملانے سے بہی ایک ہلکا غبار نیچے بیٹھہ جاتا ہے *

متعفن ہوجانا قارورہ کا۔ جب قارورہ تہوڑے عرصہ تک ٹہیرا رہتا ہے تو میو۔کس رطوبت نکلے ابر کے طور پر بنکر ظرف کے پیندے مین بیٹھہ جاتی ہے اور اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور شناخت کیمیائی سے اُس قارورہ مین کہار اپن ثابت ہوتا ہے اور اگر اُسمین کوئی تیزاب چہوڑا جاوے تو فوراً جوش کہانے لگتا ہے * یو۔ریا کے اجزا علیحدہ ہوتے ہین اور تب قارورہ مین کار۔بو۔نٹ اف ایمو۔نیا پیدا ہوجاتا ہے اور ایک منجمد ایمو۔نائی۔کو مگنٹ۔ نے۔شین فاس۔فٹ اور فاس۔فٹ اف لائیم کا تہ نشین ہوجاتا ہے میو۔کس رطوبت مین اِن نمکون کا تہوڑا سا حصہ پہنس جاتا ہے جس سے اُس پیشاب پر ایک چہنتا سا بنجاتا ہے۔ اِس چہتے کو اگر باریک بین سے دیکہین تو اِسمین ایمو۔نائی۔کو مگنٹ۔نے۔شین فاس۔فٹ کی قلمین اور فاس۔فٹ اف لائیم سفوف کے طور پر اور رطوبت میو۔کس کے اجزا نظر آئینگے *

اگر قارورہ اَور بھی گندہ ہو جاوے تو زیادہ تر بدبو کرنے لگتا ہے اور اُسپر ایک نیلی یا سبز رنگ کی پھپوندی پیدا ہو جاتی ہے اور برتن کے پیندے مین ٹری پل فاس-فیٹ کی قلمین مثل پرون کے اور فاس-فٹ اف لائیم کا سفوف جم جاتا ہے اور اُسکے کنارون پر بھی چمٹ جاتا ہے *

قارورہ کے اجزا- یہ اجزا دو قسم کے ہوتے ہین ایک آر-گا-نِک اور دوسری اِن-آر-گا-نِک * آر-گا-نِک اجزا یہ ہین یو-ریا اور لے تہک ایسڈ اور ہاتی-پیو-رک اور ایک-ٹِک ایسڈ اور امیو-نیا کے نمک اور فضلہ اور تہوڑی سی کریا-ٹین اور کریا-ٹے-نین *

اِن-آر-گا-نِک اجزا یہ ہین کار-بانِک اور ہائیڈ-رو-کلو-رک اور سلفیو-رک اور فاس-فارک ایسڈ ہمراہ سوڈا اور پوٹاش اور لائیم اور اُنکے ہمراہ نہایت تہوڑا سا سی-لیکا بھی ہوتا ہے *

عمر-وقت اور اکل و شرب اور ورزش کے اختلافات سے قارورہ کے پانی کی مقدار اور خشک اجزا مین اِسقدر فرق پڑجاتا ہے کہ اِن اجزا کی ٹہیک مقدار معلوم نہین ہوسکتی اور عورت اور مرد کے قارورہ مین بھی اِن اجزا کی مقدار مختلف ہوتی ہے لیکن کئی شخصون کے قارورہ کے اجزا کو علیحدہ کرکے اُن جزون کی اوسط مقدار ذیل مین درج کرتے ہین چنانچہ

اگر ایک ہزار حصہ قارورہ کا لیا جاوے تو اُسمین سے ۹۵۰ حصہ پانی کا ہوگا اور ۲۵ حصہ یو-ریا کا * ایک حصہ یو-رک ایسڈ کا ۱۴ حصہ نمکون کا اور ۱۰ حصہ آر-گا-نِک اجزا کا- اور جب پیشاب کے پانی کو اُڑا کر خشک کر دیا جاوے تو اُس کے خشک اجزا کی مقدارین یہ ہونگی *

نام جزو	جسم قوی	جسم ضعیف	جسم اوسط
یو-ریا	۵۰۰	۳۰۰	۴۲۰
یو-رک ایسڈ	۱۶	۱۴	۱۸
فضلہ اور کہانے کا نمک اور امیو-نیا کے نمک ...	۵۰۶	۲۵۸	۳۸۱
اجزا از قسم نمکین سلفٹ کے	۱۲۰	۸۱	۱۰۴
اجزا از قسم نمکین فاس-فٹ کے	۶۱	۴۵	۵۹
فاس-فٹ اف لائیم مادر میگ-نیشیا	۱۹	۱۴	۱۶

مقدار پیشاب کی - شب و روز کے پیشاب کی مقدار ہر آدمی مین یکسان نہین ہوتی ہے اور اُسی آدمی مین مختلف وقت کے اندر پیشاب کی مقدار مین اختلاف پڑجاتا ہے پر کئی امتحانون کا جب اوسط لیتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر دو پاینٹ پیشاب پیدا ہوتا ہے ہ جسقدر پانی پیا جاتا ہے اُس بموجب پیشاب کی مقدار کا شمار کرتے ہین مگر اِس شمار مین کئی باتونکا لحاظ رکھنا چاہیے چنانچہ پسینہ کا زیادہ یا کم آنا اور برآمدگی دم کے ساتھ رطوبت کا زیادہ یا کم نکل جانا علاوہ ازین سرمایین بہ نسبت گرماکے پیشاب زیادہ پیدا ہوتا ہے علی ہذا القیاس سرد دنون مین بہ نسبت گرم دنون کے اور مرطوب ہوا مین بہ نسبت خشک ہوا کے اور صبح کے وقت بہ نسبت شام کے - اور یاد رہے کہ طبیعت مین جب غصہ یا رنج و غم ہوتا ہے تب پیشاب بہی زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بیماری کا حال یہ ہے کہ جب برآمدگی دم کے ساتھ رطوبت کم خارج ہوتی ہے اور جب پسینہ بہی کم آتا ہے

تب پیشاب زیادہ پیدا ہوتا ہے بجز اُن حالات کے کہ جب بُخار کی شدت
کے سبب رطوبات جسم کی کم ہو جاتی ہین کیونکہ اُسوقت پیشاب کی مقدار
بھی ضرور کم ہو جاتی ہے اور تپِ لرزہ کی سردی کے درجہ مین اور شدتِ
جوش و غصہ کے وقت اور مرض ہسٹیریا کی نوبتون کے درمیان
مقدار پیشاب کی زیادہ ہو جاتی ہے - اِن حالات مین اگرچہ پیشاب کی
مقدار روزینہ ۳۰ یا ۴۰ پائینٹ تک ہو سکتی ہے پر اُسکے خشک اجزا
مین کسیطرح کا تغیر نہین واقع ہوتا لیکن ماسوا اُن حالات کے جنکا ذکر اوپر
کیا گیا ہے اَور صورتون مین جب پیشاب زیادہ پیدا ہوتا ہے تو اُسکے
اجزا مین بہی زیادتی ہوتی ہے یا اُس مین کوئی شے غیر جنس مثلاً شکر
اور کائیل پیدا ہو جاتی ہے ✠

جب برآمدگی دم کے ساتھ رطوبت کم خارج ہوتی ہے اور جب پسینہ زیادہ
آتا ہے اور اسہال اور ہیضہ کی بیماری مین اور جریان مین استسقا کی
بیماری مین اور بہتیری قسم کے شدید انفلامیشن مین اور بخار کے درجہ شدید
مین جب مقدار پیشاب کی کم ہو جاتی ہے اور جب گُردون مین انفلامیشن ہوتا
ہے یا جب کوئی شخص تیز زہر کہا لیتا ہے تب یا تو پیشاب بالکل بند ہو جاتا
ہے یا مقدار اُسکی نہایت کم ہو جاتی ہے ✠ اور حالتِ صحت مین پیشاب کے خشک
اجزا مین بہت اختلاف پڑ جاتا ہے چنانچہ دو نہایت خشک بھاری اجزا
پیشاب کے یو-ریا اور یو-رک اسڈ ہین یہ دونو اجزا جوانی مین زیادہ پیدا ہوتے
ہین عورتون مین کم اور بوڑہے اور بچون مین سب سے کم اور جو ورزش کرتے
ہین اُنمین یہ دونو جزو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور جو کاہلی کرتے ہین اُن مین
کم اور جنکی خوراک گوشت کی ہے اُنمین بہی یہ زیادہ پیدا ہوتے ہین بہ نسبت

اُنکے جنکی خوراک بقولات کی ہے ؀

قوام قارورہ — رقت پیشاب یعنی جسقدر عورتوں کے زیادہ تر گدلا ہوتا ہے
اور یہ غلظت پیشاب کی بعض طفلوں سے جنکو دانت نکلتے ہیں جاتی ہے جو تہ جم جاتا
بڑھاپا آجاتا ہے پیشاب رقیق ہو جاتا ہے اور گرمی میں زیادہ ورزش سے یا
پسینہ خشک اور حیوانی غذا کے سبب اور نیند کے وقت پیشاب بہت زیادہ گاڑھا
ہے مگر سردی کاہل المزاجی تھوڑی غذا اور بقولات اور رقیق غذاؤں کے استعمال سے پیشاب
پتلا ہو جاتا ہے اور خمر کے استعمال سے بھی قوام پیشاب کا پتلا ہو جاتا ہے ؀
صبح کی بیداری کے وقت قوام اوسط درجہ پر رہتا ہے بعد صبح کی غذا کے بہت
کم ہو جاتا ہے اور بعد دوپہر کے پھر بتدریج بڑھنے لگتا ہے اور رات کی غذا کے
بعد فوراً کم ہو جاتا ہے لیکن بعد چند گھنٹہ کے پیشاب اَور وقتوں کی نسبت زیادہ تر
غلیظ ہو جاتا ہے اور ساری رات کے اندر پھر بتدریج اپنی اوسط پر آجاتا ہے ؀

انہضام طعام کے بعد جو پیشاب پیدا ہوتا ہے اُس میں اور اُس پیشاب میں
بڑا فرق ہے جو پانی پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ اگلے پیشاب میں کہ جسکو
اصطلاح میں یو-ری-نا کا-ئے-لائی بولتے ہیں بہ نسبت دوسرے پیشاب
کے جسکو یو-ری-نا پو-ٹس بولتے ہیں یو-ریا ۳ حصہ زیادہ اور یو-رک ایسڈ
۱۶ حصہ زیادہ اور اجزا سے نمکین ۴ حصہ زیادہ ہوتے ہیں اور یہ پیشاب
کہارا ہی ہوتا ہے ؀

پیشاب کے منجمد اجزا ۲۴ گھنٹہ کے اندر اوسط ڈیڑھ آنوس سے کسیقدر کم
ہوتے ہیں اور بیماری میں کبھی تو ۲ ۳ آنوس تک بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی ۱۱
گرین تک بھی گھٹ جاتی ہیں ؀

لون یعنے رنگ قارورہ - صحیح قارورہ کا رنگ اسکی مقدار پر منحصر ہے

یعنی اگر قارورہ کم پیدا ہو تو رنگ گہرا ہوتا ہے اور جو زیادہ ہو تو رنگ پھیکا ہوتا ہے صبح کیوقت رنگ اکثر گہرا ہوتا ہے بہ نسبت دن کے وقت کے اور اگرچہ بیماری کے پیشاب کا رنگ بھی اُسکی مقدار پر منحصر ہے پر حالت بیماری مین بول جانا بلکہ اسکا قارورہ کی غیرطبعی چیزون سے زیادہ تر تعلق رکھتا ہے جیسا پیشاب کا رنگ سفید یا مائل بہ سبز گدلا ہوگا اگر اُس میں [illegible] یا [illegible] یا میو-کس یا پیپ زیادہ مقدار مین [illegible] ہے [illegible] ملا ہو اور اگر قارورہ مین صفرا یا بسٹ پگمنٹ آکسایڈ ملا ہوا ہوگا تو رنگ اُسکا زرد یا [illegible] مائل بسبزی ہوتا ہے اور امراض انفلامیشن مین یا تو گہرا سُرخ یا پیشاب او [illegible] اور زرد مائل بسبزی پگمنٹ [illegible] فیور اور تپ لرزہ کے عرق کے وقت اور [illegible] اسڈ کے ہونے سے سیاہ اور سا-یا-نیو-رک اسڈ کے ہونے سے پیشاب کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے اور عصارہ ریوند اور چقندر اور لاگ-اوڈ کے کہانے سے رنگ پیشاب کا سُرخ ہو جاتا ہے ۞

بو پیشاب کی - قارورہ کی صحیح بو اُسوقت اچھی دریافت ہوتی ہے کہ جب مقدار اُسکی تہوڑی اور رنگ اُسکا گہرا ہو کیونکہ قارورہ جب پتلا آتا ہے تو بالکل بے بو ہوتا ہے ۞

بہت سی عصبی بیماریون مین بو قارورہ کی بہت خوش ہوتی ہے اور جب حرام مغز مین صدمہ پہنچتا ہے تب اُس سے امو-نیا کی بو آتی ہے اور جب آلات بول کی بیماریون مین پیشاب مین پیپ یا میو-کس ملا ہوا ہوتا ہے تب قارورہ سے گندی بو آتی ہے اور میٹھی بو مرض ذیابطوس شکری مین آتی ہے - ذائقہ پیشاب کا ذیابطوس کی بیماری مین بالکل شیرین ہوتا ہے ۞

قارورہ بیماری کا - بیماری کے قارورہ مین دو باتین غیرطبعی پائی جاسکتی

ہین - اوّل یا تو اُسکے معمولی اجزا زیادہ ہو جاوین یا کم اور دوّم یا اُس مین اجزا غیر معمولی پیدا ہو جاوین اور یہ دوسری جماعت پھر کئی حصّون مین تقسیم ہو سکتی ہے مثلاً اول پیشاب مین ایمو - نیا یا چونے کے مرکب پاے جا سکتے ہین - دوّم جب غذا اچھے طور پر تحلیل نہین ہوتی یا جب گُردون سے اشیاے فاسدہ اچھے طور پر اخراج نہین پاتی تب پیشاب مین یہ چیزین غیر معمولی پیدا ہوتی ہین چنانچہ کائیل چربی دودہ شکر اور صفرا اور ایک شے بنام کس - ٹین جو حاملہ عورتون کے پیشاب مین پائی جاتی ہے +

تیسرا خون یا اُسکے اجزا مثلاً ریڈ - کار - پس - کل یا فائی - برین یا البیو - من +

چہارم اعضاے بول کے پردہ سے جو رطوبت وغیرہ نکلتی ہے چنانچہ رطوبت میوکس ایپے - تہے - لیئم کے چھلکے اور پیپ اور پیشاب پیدا کرنے والی نالیون کے سانچے +

پنجم دیگر رطوبات جو پیشاب مین اعضاے متصلہ سے شامل ہو جاتی ہین مثلاً رطوبت منی رطوبت سوزاک اور رطوبت لیو - کو - ریا کی بیماری کے اور کرم +

ششم زہر اور دوائین بھی بعض دفعہ پیشاب مین پائی جاتی ہین +

امتحان قارورہ - قارورہ کی شناخت کیواسطے دو ترکیبین کام مین آتی ہین ایک تو شناخت کیمیائی اور دوسری باریک بین + قارورہ کو یا تو بوقت نکلنے کے امتحان کرتے ہین یا جب تہوڑے عرصہ تک ٹہیرا رہتا ہے تب اُسکو دیکھتے ہین اور اوپر کے نتہرے ہوئے حصہ کو اور نیچے جو دُرد تہ نشین ہوتا ہے اُسکو بھی ملاحظہ کرتے ہین چنانچہ باریک بین کا استعمال اِسی دُرد کے امتحان کے لیئے کیا جاتا ہے +

شناخت قارورہ - قارورہ کی شناخت مین اکثر چار چیزونکا انتخال

کرتے ہین ایک ٹر۔مرک پپے۔پر + دوسرے لٹ۔مس پپے۔پر +
تیسرے حرارت + چوتہے نائیٹرک ایسڈ یعنے تیزاب شورہ + قارورہ کی شناخت
بارہ یک بین سے کرنے کے لئے چند وائین۔گلاس اور ایک شیشہ کی نلی جس کو
اصطلاح مین پپے۔پٹ بولتے ہین درکار ہوتی ہے جس قارورہ کو اس ترکیب سے
امتحان کرنا منظور ہوتا ہے اُسکو وائین گلاس مین چند گہنٹہ تک ٹہیرنے دیتے
ہین تاکہ اُسکا دُرد تہ نشین ہوجاوے۔بذریعہ پپے۔پٹ مذکور کے ایک قطرہ
اُس دُرد کا لیکر ایک ٹکڑے شیشہ پر رکہہ دیتے ہین اور تب اُسکو ایک اُور پتلے
ٹکڑے شیشہ سے ڈہانپ کر باریک بین کے نیچے رکہکر دیکہتے ہین +

شناخت کے لئے جو قارورہ ہوتا ہے اُسکو یا تو سارے دن کا اوسط پیشاب
ہونا چاہئے یا وہ جو صبح کے وقت کیا ہوا ہو۔غرض اُس پیشاب کو لیکر بحفاظت تمام
ایک شیشہ مین بہر کر خوب طرح ڈہانپ رکہین تاکہ اُس مین کوئی بیرونی شے داخل
ہونے پاوے +

اب ہم شناخت کی مختلف چیزون کا اثر جو قارورہ پر ہوتا ہے بیان کرتے ہین
چنانچہ ٹر۔مرک پپے۔پر (یعنے زرد کاغذ) کو اگر قارورہ مین ڈالین اور رنگ اُسکا
بہورا ہوجاوے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قارورہ کہارا ہے اور اگر
لٹ۔مس (یعنے نیلا کاغذ) ڈالین اور وہ کاغذ سرخ ہوجاوے تو یہ سمجہنا چاہئے کہ
پیشاب مین تُرشی یعنے حموضات زیادہ ہین + اگر پیشاب کو ایک شیشہ مین بہر کر
آنچ دین اور اس ترکیب سے ایک سفید منجمد تہ نشین ہوجاوے تو یہ جاننا چاہئے
کہ اُس پیشاب مین البیو۔من موجود ہے اور اُسمین اجزا از قسم فاس۔فٹ کے
زیادہ ہونگے تو آنچ کے دینے سے وہ بہی نیچے جم جائینگے لیکن پیشاب مذکور مین
اگر یو۔رٹ۔آف سوڈا اور امیو۔نیا ہوگا تو وہ آنچ کے لگنے سے حل ہوجاینگے +

اگر پیشاب مین البیو من ہو اور اُسمین نا ئٹ ۔ ٹرک اسٹڈ ڈالا جاوے تو وہ
شے سخت ہو کر جم جائیگی اور پیشاب مین اگر یو ۔ رک اسٹڈ ہو تو نائٹ ۔ ٹرک اسٹڈ
کے ملانے سے بعد چند گھنٹہ کے وہ بھی جم جاتا ہے اور تب اُس قارورہ مین ایک
جوش پیدا کر کر یو ۔ رک اسٹڈ کو حل کر دیتا ہے علاوہ ازین قارورہ مین اگر
اگ ۔ زا ۔ لٹ اف لائیم اور کھاری فاس ۔ فٹ ہون تو نائٹ ۔ ٹرک اسٹڈ کے
ملانے سے وہ بھی حل ہو جاتے ہین پیشاب مین صفرا ہو تو نائٹ ۔ ٹرک اسٹڈ کے
ملانے سے رنگت اُس صفرا کی سبز ہو جاتی ہے لیکن اگر تیزاب مذکور کسیقدر زیادہ
ڈالا جاوے تو وہ سبزی فوراً بدل کر پہلے تو سرخی مائل ہو جاتی ہے اور تب رنگ
اُسکا بھورا ہو جاتا ہے اور اگر پیشاب مین یو ۔ ریا کا جز و زیادہ ہو تو تیزاب مذکور
کو پیشاب کے ہموزن ملانے سے وہ بھی گرفت مین آسکتا ہے ۔ اور جب
پیشاب مین چند قسم کے لطیف روغن ہوتے ہین تب نائٹ ۔ ٹرک اسٹڈ کے
ملانے سے وہ پیشاب گدلا ہو جاتا ہے ۔

ہائیڈرو ۔ کلو ۔ رک اسٹڈ کے ملانے سے یو ۔ رک اور ہپو ۔ رک اسٹڈ
جم جاتا ہے اور صفرا کی رنگت بھی اس تیزاب کے ملانے سے سبز ہو کر نیچے بیٹھہ
جاتی ہے علاوہ ازین اس تیزاب کے ملانے سے اگ ۔ زا ۔ لٹ اف لائیم
اور فاس ۔ فٹ حل ہو جاتے ہین ۔ اور جب پیشاب مین میوکس رطوبت
(یعنے بلغم) ہوتی ہے تب اُسمین اسے ٹک اسٹڈ (یعنے تیزاب سرکہ) ملانے
سے وہ پیشاب گدلا ہو جاتا ہے ۔ جب پیشاب مین شکر یا البیو من ہو اگر
اُسکو گرم کر کے سلفیو ۔ رک اسٹڈ (یعنے تیزاب گوگرد) ملاوین تو سیاہ رنگ
کا کوئلا نیچے بیٹھہ جائیگا ۔

پیشاب مین اگر ار ۔ تھے فاس ۔ فٹ ہون اور اُسمین امو ۔ نیا ملایا جاے

تو وہ اشیا سفید منجمد ہنکر نیچے بیٹھ جائینگی ور یو-رک ایسڈ کے قلمون مین اگر
ایمو-نیا کی ہوا چھوڑ دی جاوے تو اُن قلمون کا رنگ نہایت خوبصورت اودا
ہو جائیگا ÷ اگر پیشاب مین یو-ریا ہو اور اُسمین اگ-زا-لک ایسڈ کا عرق
ملایا جاوے تو اگ-زا-لٹ آف یو-ریا کی قلمین پیدا ہونگی ور لائیکوار پوٹاسی
کے ملانے سے یو-رک ایسڈ اور یو-رٹ آف سو-ڈا اور ایمو-نیا حل ہو جاتے
ہین اور اگر اُنکو آنچ دیوین تو اُن سے ایمو-نیا کی بو پیدا ہوگی ÷

علاوہ ازین پیشاب مین اگر شکر ہو تو لائے-کوار-پو-ٹاسی کے ملانے سے
رنگ اُس پیشاب کا گہرا بہورا ہو جائیگا اور ریت کے قسم کے اجزا بہی اُس چیز کے ملانے
سے کاڑہے ہو جاتے ہین اور سلفٹ-اف-کا-پر کے عرق کا اثر پیشاب پر یہ
ہوتا ہے کہ جس پیشاب مین شکر ہوتی ہے اگر اُسمین خوب زیادہ لائیکوار پوٹاسی
ملا کر اور اُسمین سلفٹ-اف-کا-پر کا عرق چھوڑ کر آنچ دیا جاوے تو شیشہ کے
نیچے ایک سرخ منجمد تہ نشین ہو جائیگا کہ جس سے موجودگی شکر کی ثابت ہوتی ہے ÷

صحت اور بیماری کے قارورہ مین جو جو اجزا پائے جاتے ہین اُنمین سے چند
اہم چیزون کی کیمیائی خاصیت اور بار یک بینی شکلین ذیل مین درج کیجاتی ہین چنانچہ
اول یو-ریا جس پیشاب مین یہ جزو صحت سے زیادہ ہوتا ہے اُسکا وزن
متناسبہ بڑہ جاتا ہے چنانچہ ۱۰۳۰ سے ۱۰۳۵ تک ہوتا ہے اور کسی گہڑی کے
شیشہ پر تہوڑا سا پیشاب کا لیکر اگر اُسمین ہموزن خالص نا ئے-ٹرک ایسڈ
ملا دین اور اُس مرکب کو ایک سرد جگہہ مین رکھہ دین تو نا ئٹریٹ اف یو-ریا کی قلمین
پیدا ہو جائینگی لیکن پیشاب مین اگر یو-ریا کی مقدار کم ہو تو ایسڈ مذکور کے ملانے
سے پیشتر اُس پیشاب کو آنچ کے ذریعہ اُڑا کر گاڑہا کر لینا چاہئے لیکن نہایت
عمدہ ترکیب یو-ریا کے گرفت اورنا سے-ٹریٹ آف یو-ریا کی عمدہ قلمین

حاصل کرنے کی یہ ہین کہ تہوڑا سا پیشاب مشکوک کا یکبارگی آب گرم کی آنچ پر اُڑا کر مثل
شیرہ کے گاڑہا کرین تب اُسمین خالص الکحل ملا کر چہان ڈالین اور آنچ پر خوب گاڑہا
کر کے چند قطرے پانی اور نا ئـ ـ ٹرک ایسڈ کے ملاوین اِس ترکیب سے
نا ئـ ـ ٹریٹ اف یو ـ ریا کی قلمین فوراً بنجائینگی کہ جنکی باریک بینی شکل تصویر ایک
مین دکھلائی دیتی ہے ۔

تصویر ۱

لیکن آسان ترکیب اس شئے کے گرفت کی
جو روزمرہ شفاخانہ مین برتی جاتی ہے یہ
ہے کہ ایک شیشہ پر پیشاب کے چند
قطرے لیکر اُڑا دین اور تب اُس مین اتنا
ہی نا ئـ ـ ٹرک ایسڈ چہوڑ دین
مگر نا ئـ ـ ٹرک ایسڈ کے عوض اگر
اگ ـ ز ا ـ لک ایسڈ ملا دین تو اِس
شکل کی قلمین پیدا ہونگی جو تصویر (۲)
مین دکھلائی دیتی ہین ۔

تصویر ۲

اور اگر اوپر کے الکحل ملائے ہوئے
عرق کو رکہہ چہوڑین تو وہ از خود اُڑ جائیگا
بعد اسکے اُس شکل کی قلمین پیدا ہونگی جو
تصویر (۳) مین دکھلائی دیتی ہین ۔

تصویر ۳

دوم ـ یو ـ رک ایسڈ ـ اِسکو لے ـ تہک ایسڈ بہی بولتے ہین بعض
اوقات یہ شئے پیشاب مین اِس کثرت سے پیدا ہوتی ہے کہ جس ظرف مین بیمار
پیشاب کرتا ہے اُسکے گرد سُرخ رنگ کے ذرّون کے طور پر جم جاتی ہے گویا کسی نے

سُرخ مرچ کا سفوف چھڑک دیا ہے - اور بعض دفعہ سُرخ یا زرد رنگ کی ریت یا کنکر کے طور پر بیمار کے پشیاب سے خارج ہوتی ہے +

جس پشیاب مین یہ تیزاب جم جاتا ہے رنگ اُسکا اکثر سرخ ہوتا ہے اِسمین تُرشی زیادہ پائی جاتی ہے اور اُسکا وزن متناسبہ ۱۰۲۰ یا اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے +

اِس شے کو پشیاب سے اِسطور پر علیحدہ کر سکتے ہین کہ چھہ یا آٹھ آونس قارورہ مین دو یا تین ڈرام ہائیڈرو-کلو-رک اِسڈ ملا دین اور اس مرکب کو ۲۴ یا ۴۸ گھنٹہ تک ایک بند برتن کے اندر رہنے دین اِس ترکیب سے سُرخ یا سُرخی مائل یو-رک اِسڈ کا منجمد نیچے جم جائیگا + اور یہ بھی شناخت یو-رک اِسڈ کے گرفت کی اچھی ہے کہ چینی کے برتن مین تھوڑا سا پشیاب مشکوک کا رکھکر اُسمین قدرے نائیٹرک اِسڈ چھوڑ دین - بعد ازان اسپرٹ لیمپ پر رکھکر اسکو اُڑا دین جبتک ایک شے سُرخ مایل بزردی باقی رہ جاوے - جب یہ شے سرد ہو جاوے تب ایسا کرین ایک شیشہ کی ڈنڈی کو امو-نیا کے تیز عرق مین ڈبوکر اُس سرد چیز پر لگا دین اِسکے کرنے سے چکیلا اودا رنگ فوراً پیدا ہو جائیگا +

یو-رک اِسڈ نہ تو گرم اور نہ سرد پانی مین حل ہوتا ہی مگر لائیکوار-پوٹاسے مین فوراً حل ہو جاتا ہے اور جب اِس عرق مین کوئی تیزاب ذرہ زیادہ ملایا جاتا ہے تو اُسکے دانے بنکر منجمد ہو جاتا ہے + نائے-ٹرک اِسڈ کے ملانے سے یہ شئے حل ہو جاتی ہے اُسوقت ایک جوش پیدا ہو جاتا ہی + جب یہ شئے باریک بین کے نیچے دیکھی جاتی ہی

تصویر ۴

تب اُسکی طرح طرح کی شکلین نظر آتی ہین چنانچہ دیکھو (تصویر ۴)

اِس تصویر مین حرف ت کی جو شکل ہے وہ ایک بال ہی جسپر یو-رک اسڈ کی قلمین جسم گئی ہین*

سوم-ہاے-پیو-رک اسڈ- یہ شے اگرچہ مویشی مین کثرت سے پائی جاتی ہے پر انسان کے پیشاب مین بھی ہوتی ہے- اِسکے حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ چند آونس پیشاب کا لے کر آنچ کے ذریعہ اُڑا کر مثل شیرہ کے گاڑھا کرین اور تب اُسمین کسیقدر زیادہ ہائیڈرو-کلو-رک اسڈ ملاوین- اِس ترکیب سے یو-رک اور ہاے-پیو-رک اسڈ نیچے بیٹھہ جائیگا- اِس منجمد کو آبِ سرد سے دہو ڈالین اور تب الکحل ملا کر جوش دین اِسکے کرنے سے ہاے-پیو-رک اسڈ حل ہو جائیگا- پھر اِس عرق کو آنچ پر اُڑانے سے اسڈ مذکور مثل تصویر (۵) کے جم جائیگا*
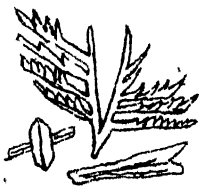
تصویر ۵

چہارم-یو-ریٹ اف امونیا

یہ نمک بعضدفعہ کل پیشاب مین پھیلا ہوا ہوتا ہے کہ جس سے وہ پیشاب ایسا گدلا ہو جاتا ہے کہ جیسے میو-کس اور پیپ کے ملنے سے ہوتا ہے اور بعضدفعہ سفیدی یا سُرخی مائل منجمد بنکر نیچے بیٹھہ جاتا ہے اگر اسمین لائے-کوار-پوٹاسی ملا کر جوش دین تو امو-نیا کی بو پیدا ہوگی* اِسکی باریک بینی شکلین تصویر (۶) مین دکھلائی دیتی ہین*

تصویر ۶

اِس یو-رٹ اف امو-نیا کے دانہ دار منجمد مین اکثر اوقات یو-رٹ آف سو-ڈا اور یو-رٹ آف امو-نیا اور یو-رٹ آف سوڈا اور یو-رٹ آف لائیم

اور یو۔ رٹ آف مگنے شیا ملا ہوا ہوتا ہے *

پنجم۔ یو۔ رٹ آف سو۔ ڈا۔ یہ شے تنہا بطور منجمد کے اکثر کم ملتی ہے مگر گاوٹ یعنے نقرس اور بخاروں کے بیماروں کا علاج جب کار۔ بو۔ نٹ آف سوڈا سے کیا جاتا ہے تب پیشاب مین بطور منجمد کے ملتی ہے باریک بینی شکل اِس کی تصویر (۷) کے حرف الف مین نظر آتی ہے اور حرف ب کی جو ۳ تصویرین ہین وہ بہی ایسی چیز کی ہین مگر یہ شاذ و نادر دیکھنے مین آتی ہین *

تصویر ۷

الف

شسشم۔ اگ۔ زا۔ لٹ آف لائیم۔ یہ شے دانون کے طور پر کم پائی جاتی ہے مگر اکثر اِسکی باریک باریک نہایت چھوٹی چھوٹی ہشت پہلو قلمین سارے پیشاب مین پہیلی ہوئی ہوتی ہین اور شہتوت کے قسم کے سنگ مثانہ کا جزو اعظم بھی اگ۔ زا۔ لٹ آف لائیم ہے *

پانی اور لائیکوار۔ پو۔ ٹاسی اور اسے ٹک اِسڈ مین یہ شے حل نہین ہوتی مگر نا سے۔ ٹرک اِسڈ مین حل ہو جاتی ہے۔ کیمیائی یا باریک بینی امتحان کیواسطے اِس ترکیب سے یہ شے حاصل ہو سکتی ہے کہ کسی گاؤدم شکل کے شیشہ مین ایک یا دو آونس پیشاب مشکوک کا بھر کر چند گہنٹہ تک ٹھہرنے دین اور تب نیچے کے طبق کا تہوڑا سا بذریعہ پے۔ پٹ کے لیکر کسی گہڑی کے شیشہ پر رکہہ دین اور اُس کو قدرے گرم کرین اِس ترکیب سے اگ۔ زا۔ لٹ آف لائیم کی قلمین نیچے بیٹھ جائینگی تب شیشہ کو اِدہر اُدہر ہلا کر اُنکو جمع کر لین جو عرق باقی ہو اُسکو اُسی گہڑی کے شیشہ مین چند منٹ تک ٹھہرنے دین تب اوپر کے عرق کو

پے - پٹ سے علیحدہ کر کے اُسکے عوض شیشۂ مذکور مین تہوڑا سا آب سرد چہوڑ دین
اور جو سفید چمکدار سفوف شیشہ مین ہو اُسکو بذریعہ پے - پٹ کے علیحدہ کر کے
باریک بین کے نیچے رکہہ دین جب اِنکو باریک بین سے دیکہتے ہین تو انکی شکلین
چوڑی ہشت پہلو نظر آتی ہین (دیکہو تصویر ۸) مگر اِن کی شکلین ایسی بہی ہوتی
ہین جیسے (تصویر ۹) بین نظر آتی ہین لیکن ایسا قیاس کرتے ہین کہ اِس شکل کی
قلمین اکثر پر ہمیشہ نہین گُردون ہی مین پیدا ہوتی ہین ؎

تصویر ۹

تصویر ۸
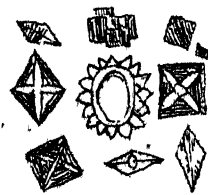
ہفتم اجزاے از قسم **فاس - فٹ** - پیشاب مین فاس - فارک اسڈ
کئی چیزون کے ہمراہ ملا ہوا ہوتا ہے چنانچہ اوّل ایمو - نیو فاس - فٹ اف مگنیشیا
کہ جسکو ٹری پل فاس - فٹ بہی کہتے ہین + دوم ایمو - نیو فاس - فٹ اف لائم
کہ جسکو بے - سِک یا بائی - بے - سِک فاس - فٹ بہی کہتے ہین + اور
سوم فاس - فٹ اف لائم ؎

اِن ساری اشیا کی خاصیتین ایک سی ہین چنانچہ جس پیشاب مین یہ پائی
جاتی ہین اکثر یا تو وہ نیو - ٹرل یا کسیقدر کہارا ہوتا ہے (نیو - ٹرل اُس پیشاب
کو کہتے ہین جو ترش اور نہ کہارا ہو) یہ چیزین اکثر سفید ہوتی ہین اما جب اِنکے

ساتھ خون ملجاوے اور جس پیشاب مین یہ ہوتے ہین اُسکو گرم کیا جاوے تو حل نہین ہوتین بلکہ جم کر نیچے بیٹھہ جاتی ہین +

پانی ملے ہوئے تیزابون مین حل ہوجاتے ہین لیکن پانی اور ایمونیا اور الکلی کو ریونا مین حل نہین ہوتین مگر فاس - فٹ اف لایم تیزابون مین کم حل ہوتا ہے + اب ان اجزا کا علیحدہ علیحدہ بیان ذیل مین کیا جاتا ہے +

اول ٹرپل - فاس - فٹ حالت صحت کے پیشاب مین اگر چند قطرے ایمو-نیا کے ملائے جاوین تو گدلا ہوجاویگا اور اُسکے نیچے ٹرپل - فاس - فٹ ہمراہ فاس فٹ اف لایم کے بیٹھہ جائیگا اور یہی بات اُسوقت بھی پیدا ہوتی ہے کہ جب مرض پیر - را - پلے - جیا یعنے جسم اسفل کے فالج مین پیشاب مثانہ کے اندر عرصہ تک ٹھیرا رہتا ہے اور اُسوقت بھی کہ جب مثانہ کا پردہ میو-کس ماؤف ہوجاتا ہے - یہ چیز کئی شکلون مین پائی جاتی ہے چنانچہ بعضدفعہ سفید کنکر کے طور پر اور کبھی پیشاب پر اُسکا باریک پردہ سا بنجاتا ہے اور بعض اوقات یہ شے مثل رطوبت میو-کس سفید منجمد کے طور پر بنکر پیشاب کے نیچے جم جاتی ہے اور بعضدفعہ مثل پیپ کے ایک لسدار رطوبت کے طور پر + اکثر اوقات اسکی شکلین مثلث یا چوگوشہ ہوتی ہین اور اُن کی نوکین گاؤدُم (دیکھو تصویر ۱۰)

تصویر ۱۰

دوم ٹرپل - بای - بے - سِک فاس - فٹ کی شکلین (تصویر ۱۱) مین دکھلائی دیتی ہین +

تصویر ۱۱

سوم فاس - فٹ اف لایم ایک سفید سفوف کے طور پر بنکر نیچے بیٹھہ جاتا ہے +
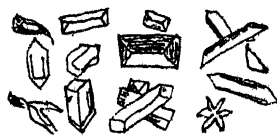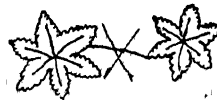
ہشتم - بعضدفعہ پیشاب کو اُڑانے سے کہانے کے نمک کی قلمین دکہلائی دیتی ہین - اصلی شکل توانکی مکعب ہوتی ہے لیکن پیشاب کے اُڑانے مین تعجیل کیجاوے توصلیب کے طور پر بنجاتی ہین اور بعضدفعہ ہشت پہلو بہی ہوتی ہین (دیکہو تصویر ۱۲)

تصویر ۱۲

نہم کائیل یعنے کیلوس - جس پیشاب مین کیلوس ہوتا ہے وہ سرد ہونے کے بعد بطور فالودہ کے جم جاتا ہے - اِس مین چربی اور البیو-مِن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اُسکی اسپے - سی - فِک گرا - وی - ٹی صحت سے کم ہوتی ہے +

دہم - شِیر جس پیشاب مین دودہ ملا ہوا ہوتا ہے وہ گدلا ہوتا ہے اور آنچ دینے سے جم نہین جاتا الا اگر اُسمین لِک ٹِک اِسڈ یا البیو-مِن کی مقدار زیادہ ہو - اِس پیشاب کا تہوڑا سا لیکر قدرے گرم کیا جاوے اور اُسمین چند قطرے اسے-ٹِک اِسڈ یا ڈا-ئے-لیوٹ سلفیورک یا ہائیڈرو-کلو-رِک اِسڈ کے ملائے جاوین تو پہر اُس دودہ کا جم جائیگا +

یازدہم - شکر - پیشاب مین انگوری شکر ہوتی ہے - اور پیشاب کے اندر یہ شکر زیابطوس کی بیماری مین پائی جاتی ہے - وزن متناسبہ اِسکا زیادہ ہوتا ہی چنانچہ ۱۰۲۰ سے ۱۰۵۰ تک + شکر کی پہچان کے واسطے کئی شناخت مقرر ہین لیکن شکر کی شناخت کرنے سے پہلے یہ ضرور دریافت کرلینا چاہئے کہ اُس پیشاب مین البیو-مِن تو نہین ہے - ہے تو اُسکو علیحدہ کرلینا چاہئے - بعض یہ صلاح دیتے ہین کہ ایسے پیشاب کو شکر کے دریافت کرنے سے پہلے حیوانی کوئلہ سے فلٹر کرلینا چاہئے + شناخت مفصلہ ذیل شکر کی گرفت کے لئے مقرر ہین +

اول - ٹرا - مر - ٹیسٹ - پیشاب مین ہلکا عرق سلفٹ اف کا - پر کا تبتک ملاوین جبتک رنگت اُسکی ہلکی نیلی ہوجائے تب اُسمین زیادہ لائیکوار - پوٹاسے ملاکر سارے کو جوش دین ایسکے کرنے سے پیشاب مین اگر شکر ہوگی تو ایک نارنجی رنگ کا منجمد تہ نشین ہوجائیگا *

دوم - فے - لنگس - ٹسٹ - ڈاکٹر فے - لنگ نے شکر کی گرفت کے لئے یہ نسخہ مرتب کیا ہے -

نسخہ - سلفٹ اف کا - پر ۹۰ ½ گرین * ٹار - ٹریٹ اف پوٹاشس ۳۶۴ گرین * سو - لیوشن اف کاسٹک سو - ڈا ۴ آونس ، * پانی اِسقدر کہ جتنے مین کل عرق ٹہیک چھہ فلوئیڈ آونس ہوجاوے * اِس عرق کو کسی ایسی جگہہ شیشہ کی ڈاٹ لگاکر رکہنا چاہئے جہان روشنی نہو اور وہ جگہہ سرد بہی ہو *

اشارہ - مین نے دیکہا ہے کہ دُکانون مین بہی اکثر سو - لیوشن اف کاسٹک سو - ڈا تیار نہین ملتا - مین اسکو اِس ترکیب سے گہر مین تیار کرلیتا ہون کہ کاسٹک سو - ڈا کے بتّے ڈیڑہ ڈرام لیکر ۴ آونس ڈسٹلڈ واٹر مین حل کرلیتا ہون اور تب اُسمین سلفٹ آف کا - پر کا سفوف اور ٹار - ٹریٹ اف پوٹاش حل کرکے اسقدر ڈسٹلڈ - واٹر اَور ملا دیتا ہون کہ جس سے کُل عرق ٹہیک ۶ آونس ہنجاوے *

اِس عرق کے استعمال کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ٹسٹ - ٹیوب کو پون یا ایک انچ تک عرق مذکورہ یا لاسے پُر کرین اور جب کہولنے لگے تب دیکہین کہ کوئی شے نیچے بیٹہی تو نہین ہے کیونکہ جب عرق مذکور اچہا نہین نبتا عرصہ تک رکہا رہتا ہے تب بگڑ جاتا ہے اور جوش دینے سے ایک دو منٹ کے اندر اکسائیڈ اف کا پر منجمد ہوکر نیچے بیٹہہ جاتا ہے تب شکر کی گرفت کے قابل نہین رہتا - پس اُس صورت مین تازہ عرق تیار کرلینا چاہئے - اب اِس تازہ عرق کا ایک یا پون انچ

ٹسٹ ٹیوب مین لیکر اسپرٹ لمپ پر جوش دین اور جب کہولنے لگے تب اُسمین ایک یا دو قطرے پیشاب مشکوک کے چہوڑ دین + اگر پیشاب مین شکر ہوگی تو چند لمحہ کے بعد رنگ اُس عرق کا گہرا زرد ہوجائیگا اور بعد تہوڑے عرصہ کے بہت سا زرد یا سُرخ رنگ کا منجمد تہ نشین ہوجائیگا +

شناخت کے وقت اسبابت کی ضرور احتیاط رکہین کہ پیشاب مشکوک کہین زیادہ نہ پڑجائے ورنہ زیادہ شکر کے سبب سے جو منجمد بنجاتا ہے وہ پھر حل ہوجاتا ہے اور ٹیسٹ ٹیوب مین شفاف زرد رنگ کا عرق رہ جاتا ہے + پیشاب مین اگر تہوڑی شکر ہو تو ایسا کرین کہ جتنا عرق ٹسٹ ٹیوب مین چہوڑین اُتنا ہی اس مین پیشاب مشکوک کا ڈالین اس سے زیادہ ہرگز نہ ڈالین۔ اُس ساری کو جوش دین پیشاب مین اگر شکر ہوگی تو نہایت گدلا زردی مائل سبز رنگ پیدا ہوجائیگا۔ بعد ازان اُس عرق مین آہستہ آہستہ تیز زرد رنگ کا منجمد تہ نشین ہوجائیگا۔ اگر فوراً کوئی منجمد نہ بنے تو اُس عرق کو قدرے گرم جگہہ مین رکہہ دین تاکہ بتدریج سرد ہوجاوے۔ اسکے کرنے سے اگر پیشاب مین بہت ہی تہوڑی شکر ہوگی تو وہ عرق بتدریج گدلا ہوتا جائیگا اور رنگ اُسکا ہلکا سبزی مائل ہوجائیگا +

یاد رہے کہ عرق کو عرصہ تک جوش نہ دینا چاہئے ورنہ یو۔رک ایسڈ اور اس پیشاب کے دیگر اجزا اکسائیڈ۔اف کاپر کے منجمد کو حل کردینگے +

ڈاکٹر پے۔ وی۔ نے اوپر کے فے۔لنگس سو۔لیوشن مین یہ ترقی کی ہے کہ جس سے وہ عرق عرصہ تک بگڑنے نہین پاتا۔ چنانچہ اُنکا نسخہ یہ ہے کہ

نسخہ۔ سلفٹ اف کاپر ۳۲۰ گرین + ٹار۔ٹریٹ اف پو۔ٹاش ۶۴۰ گرین + کاسٹک پو۔ٹاش ۱۲۸۰ گرین + ڈسٹلڈ واٹر ۲۰ آونس + سب کو ملا کر عرق تیار کرلین + اسکے استعمال کرنے کی ترکیب مثل اوپر کے ہے +

سوم - مُوْرَس ٹِسْٹ - ایک ٹیسٹ ٹیوب میں ہموزن پیشاب مشکوک اور لائیکوار - پوٹاسی بہرکر جوشس دین - اِسکے کرنے سے پیشاب میں اگر شکر موجود ہے تو رنگ اُس عرق کا تہوڑا بہت گہرا بہورا ہوجائیگا - اور جو بہت شکر ہوگی تو رنگ قریب سیاہ ہوجائیگا - مگر اِس شناخت پر اعتماد نہین کر سکتے ہین کیونکہ تہوڑی مقدار شکر کی اِس سے گرفت مین نہین آسکتی ؞

چہارم - فرمن - ٹے - شن ٹِسْٹ - یہ شناخت اسطور سے کیجاتی ہی کہ ایک ٹیسٹ ٹیوب مین تہوڑا سا جرمن ایسٹ چہوڑکر باقی ٹیوب کو پیشاب سے پُرکر دین اب ایک چینی کی تشتری پر جسمین قدرے پیشاب ہو ٹیوب مذکور کو اوندہا دین اور کسی گرم جگہہ مین چند گہنٹہ تک اِسیطرح رہنے دین - اگر پیشاب مین شکر ہے تو خمیر اُٹہنا شروع ہوجائیگا اور اُس ٹیوب سے بتدریج پیشاب نکلکر تشتری مین آجائیگا - اوپر کی جگہہ اُس ٹیوب کی جو خالی ہوجائیگی اُسمین کاربانک ایسڈ کی ہوا ہوگی جسکی پہچان یہ ہی کہ اُسمین جلتی ہوئی بتی لگانے سے گُل ہوجائیگی ؞ یہ شناخت چندان باریک نہین ہے ؞

پنجم - جان سنس ٹِسْٹ - یہ شناخت اسطور پر کرتے ہین کہ پیشاب مشکوک مین پکرک ایسڈ اور لائیکوار - پوٹاسی ڈالکر جوش دیتے ہین اگر شکر موجود ہو تو اُس عرق کا رنگ گہرا سرخ ہوجاتا ہے لیکن پکرک ایسڈ کو دوبارہ قلمین بناکر صاف کرلینا چاہیے ؞

ڈاکٹر جانسن پکرک ایسڈ کے سفوف مین کاسٹک پوٹاش کی ایک ایک گرین کے ٹکڑے ملاکر استعمال کرتے ہین ؞

دوازدہم - بائیل یعنے صفرا - پیشاب مین صفرا کی گرفت کے لیئے یہ دو شناخت ہین ؞

اول - مے - لیشن ٹیسٹ - یہ شناخت نائیٹرک ایسڈ سے کیجاتی ہے

چنانچہ ترکیب یہ ہے کہ کسی سفید چینی کی تشتری کے ایک حصہ پر ایک یا دو قطرے پیشاب مشکوک کے ڈالین اور اسکے قریب مگر الگ ایک یا دو قطرے نائیٹرک ایسڈ کے ڈالین - اب تشتری کو قدرے ٹیڑھا کر دین تاکہ ایسڈ کے قطرے پیشاب کے قطرون سے ملجاوین - اگر پیشاب مین صفرا ہے تو قطرون کے ملنے کی جگہہ پر مختلف رنگ پیدا ہوجاینگے مثلاً سبزی سے رنگ اودا ہوجائیگا اور تب نیلا اور اخیر مین رنگ سرخ ہوجائیگا ٭ نہین تو ایسا کرین کہ ایک ٹیسٹ ٹیوب مین پہلے قدرے پیشاب مشکوک کا لیکر اسمین تدریج نائیٹرک ایسڈ ڈالین تاکہ اسکے قطرے نیچے بیٹھنے لگین - اس ترکیب سے بھی یہی رنگ پیدا ہونگے +

• دوم سپے - ٹن - کا - فرنش ٹیسٹ - یہ شناخت دو طور سے کیجاتی ہے ایک تو یہ کہ ٹیسٹ ٹیوب مین قدرے پیشاب مشکوک کا لیکر اسمین بتدریج خالص سلفیورک ایسڈ چھوڑین جبتک صفرا کے حموضات جو جم کر پہلے نیچے بیٹھہ جاتے ہین حل ہوجاوین - اب اُس عرق مین قدرے شکر یا ایک قطرہ شیرہ کا ڈالدین - اسکے کرنے سے مختلف رنگ پیدا ہوجاینگے مثلاً پہلے اودا تب سرخ اخیر مین گلنار ٭

دوم - کسی سفید چینی کی تشتری مین قدرے پیشاب مشکوک کا رکھکر اسمین یا تو ایک قطرہ گاڑھے شیرہ کا چھوڑدین یا اُس مین ایک ٹکڑا قند کا حل کر دین - بعد ازان جتنا پیشاب ہو اُتنا ہی اُس مین سلفیورک ایسڈ چھوڑدین - اب اُس تشتری کو قدرے گرم کرین - اسکے کرنے سے پہلے تو سرخ رنگ پیدا ہوگا اور بعد ازان گلنار +

سیزدہم - خون پیشاب مین - جس پیشاب مین خون ہوتا ہے رنگ اُسکا خوب سُرخ ہوتا ہی اگر صرف سرخ رنگت سے خون کی شناخت نہین ہوسکتی کیونکہ اور بہتیری چیزین ہین جن سے پیشاب سُرخ رنگ کا ہوجاتا ہے - پس خون اسطور سے

پہچانا جا سکتا ہے کہ جب خون کی کار۔پس۔کل باریک بین کے نیچے دکہلائی دیں
یا جب آنچ کے بعد نا ے۔ٹرک اسڈ ملانے سے خون کا البیومن جم جاے ٭
اور جب خون آئے تو وہ پیشاب مین کہانے کے نمک کا عرق ملایا جاتا ہے تب
رنگ اسکا چمکیلا سرخ ہو جاتا ہے ٭ جب پیشاب مین خون کے کیسے سابوت ہوتے
ہین تب پیشاب کے نیچے بیٹہہ جاتے
ہین جنکی شکل باریک بینی تصویر (۱۳)
ہین دکہائی دیتی ہے ٭

تصویر ۱۳

چہارم۔البیومن۔قدری

پیشاب مشکوک کا ٹسٹ ٹیوب مین بہر کر
اس ٹیوب کے اوپر کے حصہ کو اسپرٹ لمپ پر گرم کرین۔اب ٹیوب کے اس گرم شدہ
اوپر کے حصہ کو اسکے نیچے کے حصہ سے مقابلہ کرین۔اگر پیشاب مین البیو۔من
ہوگا تو اوپر کے حصہ کا عرق گدلا ہو جائیگا اور نیچے کا جسمین گرمی نہین پہونچی ہے
صاف رہیگا ٭ لیکن اس شناخت کے کرنے مین کئی باتون کی احتیاط درکار
ہے چنانچہ اول۔کہ پیشاب مشکوک کو خاصہ ترش ہونا چاہئے مثلاً ایسا کرین کہ
ٹیسٹ ٹیوب مین ۳۰ ڈرام پیشاب بہرلین اور تب اس مین فار۔ما۔کو۔پیا کے
اسے ٹیک اسڈ کا ایک قطرہ چہوڑ دین۔پیشاب اگر اصل مین کہارا ہو تو
اسے ٹیک اسڈ کے قطرے تبتک چہوڑتے جاوین جبتک لٹ مس پیپر
کے ڈبونے سے ترشی ثابت ہو۔اب جوش دینے سے پہلے اسمین اخیر کا قطرہ
اسے ٹیک اسڈ کا چہوڑ کر جوش دین ٭
دوم۔جس پیشاب کا امتحان کرنا ہو اسکو نہایت صاف اور شفاف ہونا چاہئے۔
ذرہ بہی گدلا ہو تو چہان لینا چاہئے۔لیکن پیشاب مین یو۔ریٹ کے ہونے سے

گدلا ہو تو ٹیسٹ ٹیوب کو لمپ پر دو چار دفعہ پہیرنے سے وہ حل ہو جائیگا اب
ٹیوب کے اوپر کے حصہ کو اور گرم کرین تاکہ البیومن گرفت مین آجاوے +
سوم - ٹیسٹ ٹیوب کو آنچ پر اتنی دیر رکہنا چاہئے جس سے پیشاب کہولنے لگے +
چہارم بعد جوش دینے کے ایک دو قطرے نائٹرک اسڈ کے بہی ڈالنے چاہئیں
کیونکہ پیشاب اگر نہایت خفیف ترش ہوگا تو فاس - فٹ کی قسم کے اجزا منجمد ہوکر
نیچے بیٹھہ جائینگے جس سے وہ پیشاب گدلا ہو جائیگا جیسے البیومن کے ہونے
سے ہوا کرتا ہے اور اس شناخت کے درست ہونے پر شک ڈالدیگا اسواسطے
جوش دینے کے بعد اسمین ایک دو قطرے نائٹرک اسڈ کے ضرور چہوڑ دینے
چاہئین جس سے فاس - فٹ کے قسم کے اجزا فوراً حل ہو جاتے ہین مگر البیومن
نہین حل ہوتا + پس یاد رہے کہ پیشاب کو جوش دیکر اسمین نائٹرک اسڈ
ضرور چہوڑ دین +

دوم - پکرک - اسڈ ٹیسٹ - پکرک اسڈ کا یا تو گاڑھا عرق
استعمال کرین یا اسکا سفوف یا قلمین کام مین لاوین +

پانزدہم - رطوبت میوکس یعنی بلغم - تہوڑا سا بلغم تندرست پیشاب
مین بہی ہوتا ہے اسکی شفافیت مین کسی طرح کا فرق نہین پڑتا مگر بیماری مین
مقدار اس رطوبت کی مختلف ہوتی ہے یعنے کبہی تو صرف اسقدر کہ پیشاب
تہوڑا سا گدلا ہو جاتا ہے پر بعض اوقات اسقدر زیادہ کہ اس پیشاب کو اگر ایک
برتن سے دوسرے برتن مین ڈہالئے تو ایسا گرتا ہے جیسے سفیدی بیضہ + جس
پیشاب مین بلغم ہوتا ہے وہ اکثر کہارا ہوتا ہے اور آنچ یا نائٹرک اسڈ کے ملانے
سے جم نہین جاتا الا اگر اسمین البیومن بہی موجود ہو + لیکن بلغم آلودہ پیشاب مین
اسےٹک اسڈ ملا دین تو وہ جم جاتا ہے +

نشان نہم ۔ پس یعنے پیپ ۔ جس پیشاب مین پیپ ملی ہوئی ہوتی ہے وہ اکثر یا تو ترش ہوتا ہے یا نیوٹرل یعنے نہ تو ترش اور نہ کھارا اور جب وہ پیشاب تہوڑے عرصہ تک ٹھہرا رہتا ہے تب پیپ نیچے بیٹھہ جاتی ہے اور اوپر ایک طبقے علیحدہ بنجاتا ہے لیکن اگر پیشاب کو خوب ہلا دیجئے تو پیپ فوراً سارے مین ملجاتی ہے ۔ طبق مذکور مین اگر ایسے ٹک ایسڈ ملائے تو حل نہین ہوتا لیکن لائیکوار ۔ پوٹاسے کے ملانے سے پیپ زیادہ لسدار اور گاڑہی ہوجاتی ہے اور پہر ملا کر ہلا وین تو اوس سے کسیقدر چربی پیدا ہوجاتی ہے ۔ پیپ کو اگر باریک بین کے نیچے دیکہین تو بہت سارے گول گول کیسے نظر آوینگے (دیکہو تصویر ۱۴) کہ جنکے گرد ایک پردہ ہوتا ہے اور

تصویر ۱۴

اُنکے اندر ایک چہوٹا سا اَور کیسہ ہوتا ہے جسکو اصطلاح مین نیو ۔ کلیئس بولتے ہین اور علاوہ اِس نیو ۔ کلیئس کے روغن کی چہوٹی چہوٹی بوندین اور نہایت چہوٹے چہوٹے دانے بہی ہوتے ہین ۔ ایسے ٹک ایسڈ کے ڈالنے سے گرد کا پردہ شفاف ہوجاتا ہے اور چہوٹا درمیانہ کیسہ نمایان ۔ چنانچہ تصویر ۱۴ مین کہ جسمین الف کے کیسے معمولی پیپ کے کیسے ہین اور ب وہ جو بعد ملانے اسیٹک ایسڈ کے دکھلائی دیتی ہے ۔ لیکن یاد رہے کہ باریک بین کے نیچے میو ۔ کس کی شکل بہی پیپ کے کیسون کی سی ہوجاتی ہے اتنا فرق ہے کہ اُن کیسون کے اندر جو دانے ہوتے ہین وہ پیپ کے دانون کی طرح نمایان نہین ہوتے ۔

تشخیص درمیان پیپ اور میو ۔ کس کے ۔ سابق ہین اِن دونو رطوبتون کی تشخیص کو نہایت دشوار سمجہتے تہے اور اِسبات کے لئے بہتیری ترکیبین

نکالی تہین لیکن اب اس امرکو خوب جانتے ہین کہ پیپ اور تندرست بلغم مین فرق ہی
مگر پیپ اور اس پردہ کے بلغم مین کہ جسمین انفلامیشن موجود ہو بہت ہی تہوڑا فرق
ہوتا ہے لیکن نا ئٹرک ایسڈ اور آنچ کے وزریعہ ان دونو کو بخوبی علیحدہ کر سکتے
ہین کیونکہ جب پیشاب مین پیپ ہوتی ہے اگر اسمین نائیٹرک ایسڈ ملاکر آنچ دیں
تو پیپ جم جائیگی لیکن جب پیشاب مین میو کس ہوتا ہے اسمین یہ بات نہین
ہوتی الّا اگر اسمین کسی اور جگہہ سے البیومن داخل ہوجاوے +

ہفتم سیمن یعنے منی - کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب پیشاب بعد
انزال کے آتا ہے تو نایزہ مین جو منی لگی ہوتی ہے وہ اس پیشاب کے ساتھہ ملکر
ملجاتی ہے ایسے پیشاب کو اگر خارج ہونے
کے بعد ہی باریک بین سے دیکہین تو اس
مین چہوٹے چہوٹے کرم دکہلائی دینگے
جیسے (تصویر ۱۵) مین نظر آتے ہین اور
جنکو اصطلاح مین اسپرمے - ٹو - زو - آ کہتے
ہین +

تصویر ۱۵
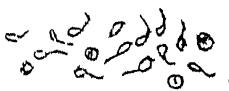
جو جو شناخت اور تشخیص ہم نے پیشاب کے اجزا کی اوپر بتلائی ہین انکو اچہے طور
پر کام مین لانے کے لئے آلات کی ضرورت پڑتی ہے مگر اب ہم یہ بتلانا چاہتے
ہین کہ پیشاب کو صرف آنکہون سے دیکہکر یا ایک آدہ سہل شناخت کو کام مین
لاکر اسکے اجزا کی خاصیت اور ترکیب کیونکر کہی جا سکتی ہے + علی العموم جو اشیا
پیشاب مین جم جاتے ہین وہ یہ ہین +

اول - اگر پیشاب کا درد سرخ اور قلمون کی شکل کا ہو تو وہ پیشاب ترش ہوگا اور اس
مین یو - رک ایسڈ ہمراہ رنگت کے موجود ہوگا +

دوم - اگر پیشاب کا درد سفید اور قلمون کی شکل کا ہو تو وہ پیشاب یا تو کہارا یا

نیو-ٹرل ہوگا اور اُسمین ٹرپل -فاس-فٹ موجود ہوگا ٭

سوم - اگر پیشاب کا دُرد سفید مگر سفوف کے طور پر ہو اور قلمون کے طور پر نہین
تو اُسمین ٹرپل-فاس-فٹ اور فاس-فٹ آف لائم موجود ہوگا ٭

چہارم - اگر دُرد کی رنگت اودی ہو تو پیشاب تُرش ہوگا اور اُسمین یوریٹ اور
فاس-فٹ آف امونیا موجود ہوگا ٭

پنجم - اگر دُرد زردی مایل یا چہاے کے طور پر بہورے رنگ کا ہو تو اُس میز
یوریٹ اف امو-نیا اور سوڈا اور فاس-فٹ اور پیشاب کی رنگت موجود ہوگی ٭

ششم - اگر دُرد کی رنگت بہوری اور سُرخی مائل ہو تو اُسمین خاصکر یوریٹ اف سوڈا
موجود ہوگا اور گاہے فاس-فٹ بھی ٭

ہفتم - اگز-زا-لٹ آف لایم پیشاب مین بہت شاذونادر پائی جاتی ہے ٭

ہشتم - کار-بونٹ اف لائیم بہت شاذ ٭

نہم - سُرخ ذرات خون کے اور پیپ اور بلغم وغیرہ بہی پائے جاتے ہین ٭

واضح ہو کہ جو اجزا دوم سوم چہارم پنجم اور ششم دفعات مین مذکور ہوئی ہیں
اُنکے اندر مختلف مقدار مین یوریٹ اور فاس-فٹ ہمراہ پیشاب کی رنگت کے
ہوتے ہین غرض انکو ایک دوسرے سے اور دیگر رطوبات کے اجزا سے
بہی باسانی فرق کر سکتے ہین - چنانچہ ترکیب اسکی یہ ہے کہ قارورہ کو ہلاکر
آنچ دین اگر اس سے دُرد حل ہوجاوے تو جاننا چاہئے کہ اسمین اجزا از قسم
کہاری یوریٹ کے ہین اور خاصکر یوریٹ آف امو-نیا موجود ہے لیکن گرم
کرنے سے بہی قارورہ گدلا ہو تو اُس مین یا تو فاس-فٹ یا پیپ یا بلغم ہوگا ٭
پس انمین فرق کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ قارورہ مین ہایڈرو-کلورک ایسڈ
ملادین اگر فاس-فٹ ہوگا تو حل ہوجائیگا پیپ یا بلغم نہین اور جس پیشاب مین

صرف یورٹ یا ساتھ اُسکے البیو-مین بھی ہوتا ھے آنچ دینے سے اول صاف ۱۱
پھر گدلا ہوجاتا ھے ٭

سانچے پیشاب کی نالیون کے جو گردون مین پیدا ہوتے ہین اورجنکو

اصطلاح مین کاسٹس آف دی یو-ری-نری ٹیو-بیلس بولتے ہین ٭

گردون کی بیماریون کی تشخیص کامل کے واسطے باریک بین کو ضرور کام مین لادین
اور دیکہین کہ پیشاب کے دُرد مین سانچے ہین یا نہین اور جو ہین تو کس قسم کے
ہین کیونکہ مختلف مرض مین مختلف طور کے سانچے پیدا ہوتے ہین ٭

واضح ہو کہ گردون کی بیماریون مین دو سبب سے پیشاب کے دُرد مین سانچے پائے
جاسکتے ہین یعنے ایک تو جب وہ بیماریان کمر پر ضرب کے پہونچنے سے یا مثانہ مین
پتھری کے ہونے سے یا نائزہ مین اسٹرکچر کے ہونے سے یا پیشاب کے بند ہونے سے
پیدا ہوتے ہین ٭ دوم جب مرض اس-کار-لے-ٹے-نا یا مے-زلس یا
اری-سی-پے-لس یا گاوٹ یا رو-ما-ٹے-زم یا اسکرا-فیو لا یا نہرا بے
غذا کے باعث جسم کی پرورش اچھے طور پر نہین ہونے پاتی یا جب جگر کا فعل اچھی
طور پر انجام نہین ہونے پاتا یا جب تیز چیزون کے استعمال سے مثلاً روغن
تار-پین یا کن-تھے-ری-ڈس گردون کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین ٭

غرض ان صورتون مین ایسا ہوتا ہے کہ گردون مین جو پیشاب کی نالیان ہوتی ہین
انمین مواد فاسد جمع ہوجاتا ہے اور جب پیشاب اُن نالیون ہین جمع ہوتا ہے
اُسوقت وہ موذی مادہ جو نالیون مین جمع تہا اور جس نے نالیون کی شکل پکڑلی
تہی سوت کے ٹکڑون کے طور پیشاب کے ہمراہ مجری بول سے گزرکر مثانہ مین
آجاتا ہے اور جسوقت مریض پیشاب کرتا ہے اُسوقت پیشاب مین ملا ہوا خارج
ہوتا ہے-پس چونکہ گردون کی ایک بیماری مین خاص قسم کے سانچے پائے جاتے ہین

توان ساںچون کو اچھے طور پر باریک بین سے دیکھنا چاہیے تاکہ تشخیص مرض مین غلطی ہونے پاوے چنانچہ (تصویر ۱۶) مین اپی - تھی - ییل کاسٹ دکھلائی دیتا ہے - اِس مین خون کا فائی - برین ہوتا ہے اور اِس فائی - برین کے ہمراہ پیشاب کی نالیون کا پردہ اپی - تھی - لیئم اور خون کے کار - پس - کل ہوتے ہین ⁂

(تصویر ۱۶)

اِس قسم کا کاسٹ مرض اکیوٹ ڈِس کوآمے - ٹیو لف - رائی - ٹس مین پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض نتیجہ مرض اسکا - رلے - ٹینا کا ہے ⁂

تصویر ۱۷
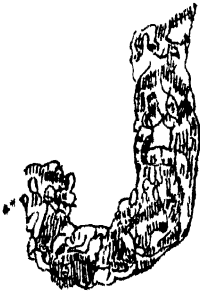
(تصویر ۱۷) مین گرا - نیو - لر کاسٹ نظر آتا ہے ⁂ یہ کاسٹ خون کے فائی - برین کا بنتا ہے اور اِس پیشاب مین گردون کی نالیون کے اپی - تھی - لیم پردہ کے ٹکڑے ہوتے ہین اِس قسم کا کاسٹ مرض کرانک برائیٹس ڈیزیز مین پایا جاتا ہی اور یہ کاست اُن آدمیون کے پیشاب مین پایا جاتا ہے جنکو بارہا گاؤٹ یعنی نقرس کی بیماری ہوتی رہتی ہے ⁂

(تصویر ۱۸)

(تصویر ۱۸) مین وک - سی کاسٹ (یعنے مومی ساںچے) نظر آتے ہین ⁂ اِس قسم کا کاسٹ بہی کرانک برائیٹس ڈیزیز
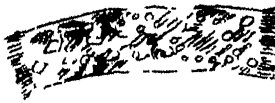
میں پایا جاتا ہے اور کبھی اکیوٹ
نفرائی ٹس میں بھی کہ جب یہ بیماری
کسی اور مرض کے سبب پیدا ہو ⁂

تصویر ۱۹

(تصویر ۱۹) میں آئیلی کاسٹ
(یعنے روغنی سانچے) دکھلائی دیتے ہیں
خون کے فائی برین سے بنتے ہیں کہ جس
میں روغن کے قطرات اور پروہ
ا پے تھے لیم کے کیسے روغن سے
پُر ہوتے ہیں ⁂ اِنکے پائے جانے سے
یہ سمجھنا چاہیے کہ گُردہ کی ساخت بالکل
گل گئی ہے یہ بیماری برائیٹس ڈیزیز
کی ایک بڑی مُہلک قسم ہے ⁂

تصویر ۲۰

(تصویر ۲۰) میں پیو رو لنٹ کاسٹ
کی شکل ہے (یعنے پیپ کے سانچے)
یہ بھی خون کے فائی برین سے بنتے

تصویر ۲۱

ہیں کہ جس فائی برین میں پیپ کے کیسے ہوا کرتے ہیں ⁂ یہ کاسٹ پسیو رِی ٹیو
نف رائی ٹس میں پائے جاتے ہیں کہ جو مرض نہایت مہلک ہوتا ہے ⁂
(تصویر ۲۱) بلڈ کاسٹ (یعنے خون کے سانچے) اِس قسم کے سانچے مرض اسٹرانگ
یو ری یعنے حرقت البول اور ہے ما ٹیو ریا یعنے بول الدم میں پائے جاتے ہیں
کہ جب یہ بیماریاں روغن تار پین کے استعمال یا کسی اَور سبب سے پیدا ہوتی ہیں
یہ خون کے سانچے گردون کی نالیون میں بنتے ہیں کہ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے

کہ پیشاب کا خون گردہ سے آیا ہے +

فقرہ - ۳ - برانز - برازکئی طور کا ہوتا ہے چنانچہ بعض دفعہ اسمین بلغم (یعنے میو-کس) ملا ہوا ہوتا ہے اورکبھی امعا کے میو-کس ممبرین کے انفلامیشن مین براز کے اندر لمف یا پیپ پائی جاتی ہے - اورکبھی برازمین خون ملا ہوا ہوتا ہے جب فضلہ مین صفرا نہین ہوتا تب رنگ اُسکا سفیدی مائل اورجب زیادہ صفرا ہوتا ہے تب رنگ بہت ہی زرد ہوتا ہے اوربچون کا پاخانہ اکثر سبز رنگ کا بھی ہوتا ہے + جب فضلہ عرصہ دراز تک امعا کے اندر رہتا ہے یا جب جگر کی بگڑی ہوئی رطوبات اُسکے ساتھ ملجاتی ہین تب بدبودار ہوتا ہے اور اُسوقت خشک اور سُدّون کے طور کا ہوجاتا ہے کہ جب عرصہ تک فضلہ روودون مین پڑا رہتا ہے اورجب مرکبات سیماب کا استعمال کیا جاتا ہے تب برانہ کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اورمعدنے تیزابون کے زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے رنگت اُسکی سبز ہوجاتی ہے اور فولاد کے مرکبات کے استعمال سے اور زیادہ خون کے ملجانے سے رنگ فضلہ کا سیاہ ہوجاتا ہے +

اور یہ بھی یاد رہے کہ بقولات کی سبزی اور دوا کی رنگت بھی فضلہ کے ہمراہ ملجایا کرتی ہے چنانچہ ساگ کی سبزی اور رد - برب یعنی ریوند کی زردی وغیرہ +

فقرہ - ۴ - زبان - جب ہم دیکھتے ہین کہ زبان ایک بڑا لحمی عضو ہے اور اُسمین خون کی رگین کثرت سے ہوتی ہین اور اُسپر جو پردہ چسپان ہے اس سے شب وروز رطوبت جاری رہتی ہے تو عجب نہین کہ زبان کے ملاحظہ سے بیماری کی تشخیص مین بڑی مدد ملسکتی ہے - پس زبان کے دیکھنے سے عضلون اوراعصاب اور دوران خون کے حالات دریافت ہوسکتے ہین اور اگرچہ عام رطوبتونکا حال بھی زبان کے ذریعہ معلوم ہوسکتا ہے پر امعا کی خاص رطوبت کی کیفیت تو اِس عضو سے

ضرور ہی منکشف ہوجاتی ہے کیونکہ زبان کے اوپر جو پردہ چسپان ہے وہ سارے رودون اور معدہ پر بہی لگا ہوا ہے +

کُل تندرست آدمی کی زبان یکسان نہین ہوتی کیونکہ بعض کی ہمیشہ صاف اور بعض کی کسیقدر میلی اور کسیکی زبان سُرخ اور کسیکی پھیکی ہوتی ہے اور بعض کی سخت اور بعض کی ڈہیلی اور اُسپر دانتون کے نشان ہوتے ہین اور بعض آدمی کی زبان کا یہ حال ہے کہ جب اُنکو زبان نکالنی کہیئے تو ڈہیلی اور چوڑی نکلتی ہے اور بعض کی زبان ایسی سُکڑی ہوئی ہوتی ہے کہ نکلتے وقت نوکیلی ہوجاتی ہے اور نہایت تندرست آدمی کی زبان کا بہی یہ حال ہوتا ہے کہ صبح کے وقت غذا سے پیشتر ایک سفید رنگ کا میل جسکو اصطلاح مین فر کہتے ہین اُسپر چمٹا ہوا ہوتا ہے اور جن لوگون کو منہہ کہولکر سونے کی عادت ہے صبح کو اُنکی زبان خشک ہوتی ہے +

بیماری مین زبان کی حالت مختلف ہوتی ہے چنانچہ جب خاص زبان مین انفلامیشن ہوتا ہی تب وہ پہول جاتی ہے اور یہی حال اسکا اعضاے متصلہ کی شدید امراض مین اور مرکبات سیماب کے استعمال سے منہہ آجانے مین ہوجاتا ہے برعکس اسکے جب مریض لاغر ہوجاتا ہے تب زبان بہی دُبلی ہوجاتی ہے اور اگرچہ شکل زبان کی نکالنی کے طور پر منحصر ہے پر عام قاعدہ یہ ہے کہ جب جسم مین طاقت ہوتی ہے تب زبان کم چوڑی اور نوکیلی ہوتی ہے اور حالت ضعف مین چوڑی اور ڈہیلی - اور زبان کی حرارت کا یہ حال ہے کہ حالتِ بیہوشی اور دم بند ہونے مین اور وباے ہیضہ کے مرض مین مثل تنفس کی ہوا کے زبان کی حرارت بہی نہایت کم درجہ پر ہوتی ہے +

رنگت زبان کی مثل جلد کی رنگت کے ہوتی ہے مثلاً دموی مزاج کی زبان سرخ ہوتی ہے اور جب جسم سے کوئی رطوبت خارج ہوجاتی ہے اور حالت کمزوری اور اکال بیماریون مین پہیکی پڑجاتی ہے اور تکلیف تنفس اور امراضِ شش اور قلب مین

جنمین وہ م نہایت تکلیف سے لیا جاتا ہے زبان کی رنگت اودی ہو جاتی ہے اور
اعضاے انہضام کی حالت پر بھی زبان کی رنگت منحصر ہے مثلاً جب معدہ اور
امعا کے میوکس پردہ مین شدید انفلامیشن ہوتا ہے اُسوقت ساری زبان
یا صرف اُسکی نوک یا اُسکے کنارے یا نوک اور کنارے دونو کی رنگت سُرخ
ہوتی ہے اور بعض قسم کے اسکارلٹ فیور اور ٹیفس فیور اور ٹیفائڈ فیور
(ٹائیفائڈ فیور) بعدد ورہوجانے کے زبان نہایت سُرخ ہوجاتی
ہے اور بُخار مین جب ساتھہ اُسکے معدہ اور امعا بھی شامل ہوتے ہین اور جب
معدہ اور درد و بلا بخار کے ماؤف ہوجاتے ہین اُسوقت زبان چکنی اور سُرخ
ہوتی ہے اور جب حلق مین شدید انفلامیشن ہوتا ہے تب بھی زبان خوب
سُرخ ہوجاتی ہے ؞

زبان کے خشک یا تر ہونے پر بھی بہت سی باتین منحصر ہین مثلاً حالتِ صحت
مین یہ بات ہوتی ہے کہ لعاب دہن اور تھوک کے ہونے سے زبان تر رہتی ہے
مگر جب وہ لعاب اور تھوک اسقدر پیدا نہین ہوتا کہ جو حلق کے اندر گزرنے کے
بعد اور بخارات بنکر اُڑجانے کے بعد دہن مین کافی موجود ہو تب زبان بیشک
خشک ہوجائیگی ؞ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ زبان کے ذریعہ دو بڑی باتین
یہ معلوم ہوسکتی ہین کہ آیا رطوبت پیدا کرنیوالی گلٹیون اور دورانِ خون کا فعل اچھے
طور پر انجام پاتا ہے یا نہین - پس جب زبان خشک ہوتی ہے جیسے بخار اور
انفلامیشن کی بیماریون مین ہوا کرتی ہے تو اس سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ
خون اِسقدر دورا نہین کرتا کہ جس سے علاوہ زبان اور دہن کے دیگر اعضاے
مین بھی رطوبت پیدا ہوسکے مگر جب زبان تر ہوتی ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ کُل اعضا مین رطوبت اچھے طور پر پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی کہ انفلامیشن اور

بخار کی شدت کم ہوگئی ہے - پس اوپر کی تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ جب خشک زبان تر ہوجاوے تو یہ ایک علامت نیک ہی چنانچہ بخار کی بیماری مین طبیب زبان کو اچھے طور پر ملاحظہ کرتے ہین اور جب انگلی سے یہ محسوس کرتے ہین کہ خشک زبان کے کنارے تر ہوتے آتے ہین اور وہ تراوت ساری زبان پر پھیلتی جاتی ہے تب خوش ہوتے ہین کیونکہ اس سے یہ معلوم کرتے ہین کہ اب رطوبات جسم کی جاری ہوگئین اور شفا عنقریب ہی +

کل شدید امراض مین ایک گاڑہی رطوبت زبان پر جم جاتی ہے چنانچہ بخار کے ابتدا درجہ اور کتار یعنی زکام مین اور سخت انفلامشن اور شدید وٹا فرم یعنے وجع مفاصل کی بیماری مین جو فر جمع ہوتا ہے وہ ملائی کے طور پر سفید رنگ کا ہوتا ہے اور جب بخار کا درجہ بڑہ جاتا ہے تب فر فادکور کی رنگت بھوری یا سیاہ ہوجاتی ہے اور زبان خشک اور بھلسی ہوئی ہوتی ہے اور جو وقت زبان پر ایک موٹی خشک اور سیاہ رنگ کی فر جم جاتی ہے اور دانتون پر بھی ایک سیاہ رنگ کی رطوبت جسکو اصطلاح مین سارڈیز کہتے جمع ہوتی ہے اُسوقت یہ معلوم کرنا چاہیے کہ بخار اب درجہ ردی کو پہونچگیا اور جسم مین کمال ضعف ہوگیا اور خون نہایت میلا ہوگیا اور رطوبت جسم کی بالکل بگڑ گئی - اِن حالات مین نہایت بدبودار پاخانہ بھی آتا ہے +

جان ڈوس یعنے یرقان کی بیماری مین فر کی رنگت صفراوی ہوجاتی ہی اور مرض اسکروی مین بسبب نکلنے خون کے رنگت فر کی سیاہ ہوجاتی ہے +

بدہضمی یعنے ڈس - پیپ - سشیا کے بیمار کی زبان مین اختلاف ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زبان کی جڑ پر تو ایک موٹی فر جمع ہو جاتی ہے مگر نوک اور کنارے اُسکے خوب سُرخ ہوتے ہین اور بعض دفعہ ساری زبان پر فر جم جاتی ہی

رساتھہ اُسکے زبان پر دانتون کے نشان بھی پائے جاتے ہین اورکبھی پردہ
اپ۔ تھ۔ لی۔ ام کے چھل جانے سے زبان جابجا سے چھلی ہوئی نظر آتی ہی
اور بعض دفعہ زبان پر گہرے گہرے شگاف پڑجاتے ہین چنانچہ یہ بات خمر شورن
کی زبان پر اکثر پائی جاتی ہے اور آتشک کی بیماری مین زبان کا یہ حال ہوتا ہے
کہ اُسکے کنارے سخت اور اُسپر بُری قسم کے زخم پڑجاتے ہین ٭ تیفیئت
کیحالت مین بعض دفعہ زبان پر ایک بہورے رنگ کی تہ جم جاتی ہے ٭

اِسکار۔ لے۔ ٹ۔ نا کے بیمار کی زبان مین ایک بات خاص یہ پائی جاتی ہے
کہ زبان کی چھوٹی چھوٹی گلٹیان بڑہ کر اور سُرخ ہو کر سفید تہ کی جہلی کے اندر سے
پھوٹ کر باہر نکل آتی ہین جس حالت کو عوام زبان پر کانٹے پڑجانے کہتے ہین ٭ جیسے
دہن اور حلق کے غشا مین ہوا کرتے ہین ویسے ہی زبان پر بھی چھوٹے چھوٹے زخم
پڑجاتے ہین جنکو اصطلاح مین اف۔ تھے اور اُردو مین چھالے کہتے ہین چنانچہ جب
یہ چھالے بچون کی زبان پر پیدا ہوتے ہین تب اُس کو تھرش بولتے ہین اور سل کی
بیماری کے اخیر درجہ مین اور اعضاے اندرونی کے مزمن امراض کے مہلک ہونے
کے وقت بھی زبان پر چھالے پیدا ہوجاتے ہین ٭

زبان کے باہر نکلنے کے طور سے بھی بہت سی باتین حاصل ہوسکتی ہین چنانچہ
حالت کمزوری مین اور کمزوری مین جب بخار آتا ہے اور خوف کے باعث اور
شرابیون کے ہذیان مین زبان نکلتے وقت کانپتی ہے ٭ جب زبان خشک ہوتی
ہے بمشکل باہر نکلتی ہے اور جن بیماریون مین عقل مختل ہوجاتی ہے اُنمین زبان
آہستہ اور رُک رُک کر نکلتی ہے اور جب جسم کی ایک جانب مفلوج ہوجاتی ہی
اُسوقت زبان یا تو جانب مفلوج یا تندرست کیطرف گھوم جاتی ہے ٭

فقرہ ۔ ۵ مسوڑے ۔ مسوڑون سے دوران خون کا حال دریافت

ہوتا ہے - چنانچہ جب جسم مین خون زیادہ ہوتا ہے تب وہ سُرخ ہوتے ہین اور جب
خون کم تب پھیکے اور جب دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے تب اودے اور اسکر - وی
کی بیماری مین مسوڑے پھولے اور سیاہی مایل ہوتے ہین اور ذرا ہی صدمہ پُہنچے
تو اُن سے خون نکلنے لگتا ہے + مرکبات سیماب کے استعمال سے وہ پھول جلتے
اور اُن کے کنارے سُرخ ہو جاتے ہین اور سیسہ یعنی لڈ کے زہر مین اُنپر ایک
نیلی لکیر پڑ جاتی ہے +

فقرہ - ۶ - لبین - لبین اور دہن کے ملاحظہ کرنے سے مثل سوڑون کے
دوران خون کیحالت دریافت ہوتی ہے چنانچہ جب جسم مین خون کم ہوتا ہے تب
لبین پھیکی پڑ جاتی ہین اور اُن حالتون مین خشک اور پُھلسی ہوئی ہوتی ہین کہ جن
مین زبان کا رنگ بھی پھیکا ہوتا ہے اور جن حالتون مین زبان پر چھالے پیدا ہو جاتے
ہین اُنمین لبون پر بھی چھالے نکل آتے ہین اور زکام کی بیماری و رنجار کے فرو ہونے
کیحالت مین لبون پر ایک قسم کے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو اصطلاح مین ہر - پیز
لے - بیئے - لِش یعنے تبخالہ کہتے ہین - لبون کے ملاحظہ کیوقت اِسبات کا لحاظ ہے
کہ عورتین مِسّی ملکر پان کھایا کرتی ہین اور پان کی لالی لبون پر چھایا کرتی ہین اور اِسکو
خوبصورتی تصور کرتی ہین - کسی شاعر نے اِسبارے مین کیا خوب کہا ہے +

شعر

مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہے　　　تماشا ہے تہ آتش دُھوان ہے

فقرہ - ۷ - دندان - دانتون کے امتحان سے بھی بہت سی باتین حاصل
ہوسکتی ہین مثلاً جب دودہ کے دانت نکلنے والے ہوتے ہین تب بچون کو بعض
دفعہ بڑی تکلیف ہوتی ہے یعنے شدت کا بخار آجاتا ہے امعا کے افعال بگڑ جاتے
ہین اور چیچک اور خسرہ کی بیماریان ہو جاتی ہین اور کن - ول - شن یعنی ام الصبیان

بھی ہو جاتا ہے - اور جب آدمی جوان ہوتا ہے اور اُسکے دانت مضبوط اور ہموار ہوتے ہین تو اسبابت سے جسم مین طاقت پائی جاتی ہے اور حالت کمزوری اور اسکرا - فیو - لس مزاج کے آدمی کے دانت کمزور یا مُردار پڑجاتے ہین مثلاً جب کسی شخص کا ہاضمہ ہمیشہ بگڑا رہتا ہے یا جب کوئی شخص شیرینی یا ترشی یا مرکبات سیماب کثرت سے استعمال کرتا ہے اور جو سیماب کے کارخانہ مین کام کرتے ہین بعض حصّہ اُنکے دانتون کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جھڑ جاتا ہے ❊

مرض سکر - وی مین اور سیماب کے استعمال سے جب مُنھہ آجاتا ہے تب دانت ہلنے لگتے ہین ❊ تپ دائمی اور مرض کیحالت روی مین نیز ایک بھورے یا سیاہ رنگ کی گاڑھی رطوبت جم جاتی ہے ❊ امعا مین جب کسی قسم کی خراش ہوتی ہے یا جب اُنمین کرم ہوتے ہین تب نیچے دانت پیستے ہین اور تپ نوبتی کی سردی کے درجہ مین دانت سے دانت بجنے لگتے ہین ❊

ہندوستان مین عورتین مسّی لگاتی ہین جس سے دانتون کا آب و تاب دور ہو جاتا ہے - اسبارے مین ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے - کہ شعر -

ملکے مسّی رتبہ دانتونکا بہت کم کر دیا   کیا غضب تم نے کیا ہے گوہر کو نیلم کر دیا

فقرہ - ۸ - حلق اور لوزتین یعنی ٹانسلس - گلانڈ - یہ دونو مقام پھول جاتے اور اُنمین انفلامیشن ہو جا سکتا ہے اور ریو - ویو - لا یعنی مُنھہ کا کوّا زکام اور کھانسی کی بیماری مین بڑھ کر لٹک پڑتا ہے اور حلق مین گدگدی پیدا کر کے کھانسی کو عرصہ تک جاری رکھتا ہے یہ بات کمزوری مین ہی ہوتی ہے ❊

فقرہ - ۹ - تھوک - اُن حالتونمین زیادہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تھوک پیدا کرنیوالی گلٹیون مین خراش ہوتی ہے چنانچہ جب مُنھ مین درد اُسکے متصل کے مقامات مین انفلامیشن ہوتا ہے اور بعض دفعہ بچون کے دانت نکلتے وقت اور جوانون مین جب

دانت بگڑ جاتے ہین اور بعض دفعہ ایسی ادویات کے اثر سے بہی تھوک زیادہ پیدا
ہوتا ہے جیسے سیماب + آیئوڈین + ان - ٹے - مو - نی + پیرو - سیاٹ اسٹ
اورڈہی جی - ٹے لین یاج حالت حمل مین بہی تہوک اکثر زیادہ پیدا ہوتا ہے - اور
منہہ سے کف جاری ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ چیز تہوک کے زیادہ پیدا ہونے
سے جاری ہوتی ہے اور کسیقدر ہوا کی نالیون سے زیادہ بلغم کے پیدا ہونے
سے بہی منہہ سے کف نکلتی ہے + یہ ایک علامت مرگی اور مرض ہائیڈرو - فو - بیا
(یعنے دیوانہ جانور کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے) کی ہے +

فقرہ - ۱۰ - ذایقہ - جن بیماریون مین زبان خشک اور اسپر فرجم جاتا ہی
انمین منہہ کا ذایقہ بہی بدل جاتا ہے چنانچہ اے - بو - پلکسی اور یرقان اور بخار کی بیماری
مین صبحکو اٹہتے وقت اور نہایت بگڑے ہوئے ہاضمہ مین اور رنج غم فکر یاس اور
حرمان مین بہی زبان کا ذایقہ کڑوا ہوجاتا ہے + مسلول اکثر اپنے بلغم کے نمکین ذایقہ کی
شکایت کرتے ہین اور جب منہہ اور حلق کے اندر بدبودار زخم پڑجاتے ہین تب
زبان کا ذایقہ بدبودار ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ ہاضمہ کے بگڑجانے سے منہہ کا
کا ذایقہ مثل گندہ انڈون کے بدبودار ہوجاتا ہے اور سیماب کے استعمال سے
جب منہہ آجاتا ہے تب زبان کا ذایقہ تانبے کے طور کا ہوجاتا ہے +

فقرہ - ۱۱ - اشتہا - جب کوئی شدید بیماری ہونیوالی ہوتی ہی تب
پہلے پہل بھوک مرجاتی ہے اور غذا کیطرف سے مریضکو نفرت ہوجاتی ہے پھر
اسکے جب بیمار رو بصحت لانے لگتا ہے تب سب سے پہلے بہوک کہلنے لگتی ہے +
اور بڑہاپے اور مزمن امراض مین بہوک کا کم ہوجانا ایک علامت بد ہے کیونکہ
بغیر بیماری کے بہی بہوک کم ہوجا سکتی ہے مثلاً جب ہوا خوری اور ورزش نہین
کیجاتی ہے یا جب دل کے اندر خوف رنج غم فکر اور یاس اور حرمان ہوتا ہے +

اور کہانے کا ہوکا جسکو انگریزی مین بیو۔سے۔میا اور عربی مین جوع البقر بولتے ہین اکثر اُسوقت زیادہ ہوتا ہے کہ جب معدہ کے اندر خراش اور امعا مین کرم ہوتے ہین اور بعضدفعہ یہ ایک بیماری نرالی ہی ہوتی ہے اور بچون کے مے۔سن۔ٹیرک گلانڈ کی بیماری مین بھی کہانے کا بڑا ہوکا ہوجاتا ہے اور جب کوئی شخص کسی مرض سے شفا پانے لگتا ہے تب ہی اُسکو یہ بات ہوجاتی ہے جس سے صاف یہ پایا جاتا ہے کہ طبیعت اُس لاغری کو جو مرض کے باعث پیدا ہوئی ہے رفع کرنا چاہتی ہے گانجے کا نشہ جب اُتر جاتا ہے تب بہی بہوک نہایت شدت سے لگتی ہے ٭

بعضدفعہ ایامِ حمل مین اور مرض کلو۔رو۔سِس اور ہس۔ٹے۔ریا کی بیماری مین اور کسی قسم کی دیوانگی مین بہی اشتہا کاذب پیدا ہوجاتی ہے ٭

فقرہ۔۱۲۔تشنگی۔بیماری مین پیاس اکثر معلوم ہوتی ہے چنانچہ شدید انفلامیشن مین اور شدت کے بخار ونمین اور چوٹ اور ضربِ شدید مین اور ان بیماریون مین کہ جنمین بہت سا خون نکلجاتا ہے اور کسی اہم رطوبت کے زیادہ نکلجانے سے بہی تشنگی زیادہ معلوم ہوتی ہے ڈا۔یا۔ریا (اسہال) اور ڈی۔سن۔ٹری (پیچش) اور کالرا (ہیضہ) اور مرض ڈا۔یا۔بے۔ٹیز (ذیابطوس) اور ڈراپ۔سی (استسقا) اور جب سل کی بیماری مین کثرت سے عرق آتا ہے اور تندرستی مین بعد ورزش کے زیادہ پیاس معلوم ہوتی ہے اور جب کسی غذا مین نمک اور مصالحہ زیادہ ہوتا ہے اُسکے کہانے سے بہی پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے ٭

فقرہ۔۱۳۔بوے تنفس۔جن عرقیات یا غذا مین تیز اور خاص قسم کی بو ہوتی ہے اُنکے استعمال کرنے سے وہ بو فوراً معدہ مین جذب ہوکر خون کے ہمراہ ملجاتی ہے اور جب وہ خون شُشش مین صاف ہونے کو آتا ہے تب وہ بو سانس کی ہوا کے ہمراہ باہر محسوس ہوتی ہے ٭ بدہضمی کے مرض مین اور جب

خون پتلا پڑجاتا ہے اور سیماب کے استعمال سے جب مُنہہ آجاتا ہے اور بُخار کے
شدید درجون مین اور اسکر-وی کی بیماری اور دہن کے انفلامیشن اور زخم مین
تنفس سے بو آتی ہے اور جب شُش مین گنگرین کی بیماری ہوجاتی ہے تب
بھی تنفس سے نہایت بدبو آنے لگتی ہے اور ذیابطوس شکری مین نفس کے ہوا کی
بو مثل شہد کے میٹھی ہوجاتی ہے *

فقرہ -۱۴- قے - واضح ہو کہ معدہ ایک ایسا اہم عضو ہے کہ جس سے صرف
فعل انہضام طعام ہی انجام نہین پاتا بلکہ علاقہ اس عضو کا دماغ - قلب اور شُش وغیرہ
اعضاء سے بھی ہے پس قے صرف معدہ ہی کے بگاڑ سے نہین ہوتی ہے بلکہ
بہت سے اعضاء کے شدید امراض اور ضربون مین بھی قے ہوا کرتی ہے یا
جب نظام عصبی مین کوئی صدمہ شدید پہونچتا ہے مثلاً جب دماغ مین صدمہ
پہونچتا ہے یا جب اُس عضو مین انفلامیشن ہوجاتا ہے تب بباعث معدہ کی
شرکت کے قے ہونے لگتی ہے * علاوہ ازین جب صفرا کی پتھری مجری
مرارہ سے اور ریگ گردہ مجری بول سے گزرتی ہے اور قلب اور رحم مین
جب شدت کا انفلامیشن ہوتا ہے تب بھی قے ہوا کرتی ہے اور عورات نازک
مزاج اور حاملہ کو بھی اکثر قے ہوا کرتی ہے اور جب چیچک یا کسی اَور قسم کے بخارات
نکلنے والے ہوتے ہین تب اکثر قے ہوا کرتی ہے *

فقرہ -۱۵- مادہ قے کا - قے کے ذریعہ جو شئے خارج ہوتی ہے اُسکے
امتحان سے بھی بیماری کی تشخیص کو اکثر بہت مدد ملتی ہے چنانچہ جب معدہ مین
انفلامیشن یا زخم پیدا ہوتا ہے اور اُس باعث قے ہوتی ہے تب غذا غیر
منہضم قے کے ذریعہ نکلجاتی ہے اور ایام حمل مین بھی ایسا ہی ہوتا ہے بعض وقت
ایک قسم کی بدہضمی مین جسکو گس-ٹرال-جیا کہتے ہین دو یا چار گھنٹہ بعد غذا کے

ایک شفاف پانی کے طور پر ترش رطوبت بذریعہ قے کے خارج ہو جاتی ہے اور جب جگر کی ساخت مین بیماری ہوتی ہے تب اکثر صفرا ڈیو۔ڈی۔نم (معا اثنا عشرہ) رودہ سے معدہ مین آجاتا ہے اور قے کے ذریعہ زرا صفرا اخراج پاتا ہے اور ہے۔ ہائے مے ٹیسس (قے الدم) کی بیماری مین قے کے ساتھہ خون کے ڈلے یا غذا کے ہمراہ خون ملا ہوا نکلتا ہے۔ اور جب معدہ کے اندر ہنو۔ریزم کی تھیلی پہٹ جاتی ہے تب قے کے ہمراہ خالص خون نکلتا ہے اور جب متصل کے کسی عضو کا دُنبل معدہ مین پہوٹ جاتا ہے تب پیپ کی قے ہوتی ہے اور جب امعا مین اس قسم کی گرہ پڑ جاتی ہے جس سے پاخانہ بالکل بند ہو جاتا ہے تب براز کی قے ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین اس ٹر۔کو۔ری شش وامی ٹنگ کہتے ہین اور جب معدہ کے اندر حموضات کا غلبہ ہوتا ہے تو قے کے ہمراہ چہوٹے چہوٹے ٹکڑے اخراج پاتے ہین جنکی باریک بینی شکل اِس تصویر مین دکہلائی دیتی ہے اور جن کو اصطلاح مین سار۔سی۔نی ون ٹری۔کیولائی بولتے ہین ؞

مقالہ دوم

دوران خون

فقرہ۔۱۔نبض۔ رگون مین خون کس طور سے دورہ کرتا ہے اِسبات کے لاحظہ سے ہی تشخیص مرض کو بڑی مدد ملتی ہے اور خاصکر نبض کے ملاحظہ سے بہت سی بیماریونکا انکشاف ہو جاتا ہے۔ قلب کے مقام پر ہاتھ رکہین تو اُس عضو کی حرکتون کا شمار اور اُسکی طاقت اور سُرعت دریافت ہو سکتی ہے اور یہ بہی کہ حرکتین قلب کی

باقاعدہ اور ساتھ انتظام کے ہوتی ہین یا نہین لیکن ما سوا ان باتون کے ہر ایک حرکتون کے ساتھ قلب سے کسقدر خون شرایین مین جاتا ہے - دل کی حرکتون کے ملاحظہ سے دوران خون کا اندازہ بخوبی دریافت ہوسکتا ہے لیکن مختلف وجون کی شرایین کے انبساط اور انقباض مین اگر فرق نہو تو یہ اندازہ البتہ درست تہا مگر اس فرق کے ہونے سے معالج کو بڑا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اُسکی توجہ نبض کیطرف زیادہ رجوع ہوتی ہے +

احتیاطین نبض کے ملاحظہ کے لئے - پہلے احتیاط تو یہ ہی کہ مریض کے پاس جاتے ہی اُسکی نبض کا ملاحظہ نہ کرین بلکہ تہوڑے عرصہ توقف کر کے نبض کو دیکھنا چاہئے تاکہ وہ دھڑکہ جو طبیب کے دیکھنے سے مریض کے دل مین پیدا ہوتا ہے رفع ہو جائے کیونکہ اُس دھڑکہ کا اثر دوران خون پر ایسا ہوتا ہے کہ جس سے نبض بے قاعدہ ہو جاتی ہے + نبض کے ضربات کے شمار کے لئے صرف ایک ہی انگشت کافی ہے لیکن اسلئے تاکہ نبض کی بار یکیان بخوبی معلوم ہو جائین اپنے ہاتھ کی چار اُنگلیون کو بیمار کی ریڈیل - آرٹری (یعنے زندا علی) پر رکھکر آہستہ اور یکسان دبانا چاہئے اور اگر شرایین مذکور کو چنگیا سے دبا دین تو پہلے اُنگلی سے اُسکی لچک بہی دریافت ہوسکتی ہے + بچون کی نبض کلائی پر چونکہ بدقت محسوس ہوسکتی ہے اسلئے اُنکے قلب کے ضربات کا ملاحظہ کرنا کافی ہے لیکن بہتر تو یہ ہے کہ بچہ جسوقت خواب مین ہو اُسوقت اُسکی نبض دیکہین +

واضح ہو کہ نبض کی جتنی خاصیتین ہین سب سے اُسکا تواتر نہایت آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور نبض کی یہ خاصیت اکثر قلب کی حرکات کی تعداد کے برابر ہوتی ہے کبہی اُس تعداد سے زیادہ نہین ہوتی بلکہ اس سے کم ہوسکتی ہے بعض اوقات قلب مین بطون (ون - ٹری - کلس) کے اندر خون اسقدر کم آتا ہے

کہ جسم کی کُل رگون مین اُس خون کی حرکات کا اثر نہین پہونچتا اسلئے ری-ڈیل ارٹری
پر بہی نبض محسوس نہین ہوتی علاوہ اسکے نبض کئی اَور بواعث سے بھی محسوس نہین
ہوسکتی چنانچہ جب قلب بغیر خون کے حرکت کرتا ہے یا جب شریان مذکور کسی سبب سے
دب جاتی ہے اور حالت غشی مین (سن-کو-پی) قلب کی ضربان ایسی ضعیف ہوجاتی
ہین کہ اُنکا اثر ری-ڈیل-ارٹری تک پُہنچ نہین سکتا اسلئے وہان پر نبض بہی محسوس
نہین ہوتی +

نبض مین کئی باتون سے اختلاف پڑجا سکتا ہے چنانچہ عمر سے مزاج سے اور
عورت اور مرد کے ہونے سے اور خواب غذا ورزش اور مریض کے جسم کے موقع سے
بہی یعنے وہ کہڑا یا بیٹھا یا لیٹا ہوا اور دن کے مختلف وقتون کی نبض مین بہی بڑا اختلاف
ہی اور ان باتون سے بہی نبض مین فرق پڑجاتا ہے مثلاً جسم مین کمی بیشی خون کی
اور طاقت یا ضعف وغیرہ سے +

اول عمر-عہد طفلی-بچون کی نبض کی تعداد مین بڑا فرق ہوتا ہے
چنانچہ پیدایش کے روز جسوقت بچہ سوتا رہتا ہے اُسکی نبض عرصہ ایک منٹ کے
اندر ۱۳۰ سے ۱۴۰ مرتبہ تک چلتی ہے اور عہد طفلی سے لیکر جوانی تک نبض
کی ضربات تعداد مین گھٹتی رہتی ہین اور جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے ضربات
نبض کی بہی کسیقدر بڑہتی جاتی ہین +

دوم نبض عورت اور مرد کی-تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سات برس
کی عمر تک مرد اور عورت کی نبض کی تعداد مین چندان فرق نہین پایا جاتا لیکن جب
عمر زیادہ ہوجاتی ہے تب عورت کی نبض بہ نسبت مرد کے چھ سے چودہ مرتبہ زیادہ
حرکت کرتی ہے +

فہرست نبض کی مختلف عمر اور عورت اور مرد مین

۱- بعد پیدا ہونے کے نبض عرصۂ ایک منٹ کے اندر ۱۴۰ مرتبہ چلتی ہے +

۲- نہایت ننھے بچہ کی " " " ۱۲۰ " "

۳- عہدِ طفلی مین " " " ۱۰۰ " "

۴- بلوغت مین " " " ۹۱ " "

۵- جوانی مین " " " ۷۵ " "

۶- بڑھاپے مین " " " ۷۰ " "

۷- نہایت ضعیفی مین " " " ۷۵-۸۰ " "

دفعات ۴ اور ۵ اور ۶ مین اگر ۱۰ ضربات زیادہ کرین تو عورت کی نبض کے تعداد حاصل ہوسکتی ہے +

دوم - مزاج - مختلف مزاج کے آدمی کی نبض مین اختلاف ہی یا نہین اس بات مین رائے دینی مشکل ہے لیکن علی العموم ایسا کہہ سکتے ہین کہ دموی اور عصبی مزاج کے آدمی کی نبض بہ نسبت بلغمی اور صفراوی مزاج کے زیادہ تر سریع ہوتی ہے +

جسم کے موقعے - تندرست جوان مرد کے جسم کے مختلف موقعون مین نبض کی اوسط سُرعت یہ ہی کہ کُل حالات غیر معمولی کا لحاظ رکھکر اگر نبض کا ملاحظہ کرین تو کھڑے رہنے کے موقع مین نبض ۷۹ دفعہ چلتی ہے + بیٹھے رہنے کے موقع مین ۷۰ + اور لیٹے رہنے کے موقع مین ۶۷ + اور جب حالات غیر معمولی کے شمار کے بغیر نبض کی ضربات کو گنتے ہین تو کھڑے رہنے کے موقع مین ۸۱ + بیٹھے رہنے کے موقع مین ۷۱ + اور لیٹے رہنے کے موقع مین ۶۶ +

جوان عورت کی نبض کی اوسط سُرعت کُل حالاتِ غیر معمولی کو شامل کرنے سے

کھڑے رہنے کے موقع مین ۸۹ + بیٹھے رہنے کے موقع مین ۸۲ + لیٹے رہنے کے موقع مین ۸۰ + اور جب حالات معمولی کے بغیر نبض کی ضربات کا شمار کرتے ہین تو کھڑے رہنے کے موقع مین ۹۱ + بیٹھے رہنے کے موقع مین ۸۴ + اور لیٹے رہنے کے موقع مین ۸۰ + جب سر بہ نسبت جسم کے نیچا رکھا جاتا ہے تب نبض گھٹ جاتی ہے +

دن کے مختلف وقتون کے اندر نبض مین اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ یہ قاعدہ ہے کہ تندرست جوان آدمی کی نبض صبح کے وقت زیادہ تر جلد چلتی ہے بہ نسبت شام کے اور جون جون دن چڑہتا جاتا ہے نبض گھٹتی جاتی ہے اور یہ بھی ایک قاعدہ اکثر یہ ہے کہ اثر اسباب خارجی کا نبض پہ صبح کے وقت زیادہ تر ہوتا ہے بہ نسبت شام کے

سوم خواب - نیند کے وقت نبض بہت گھٹ جاتی ہے اور بے خوابی مین چونکہ دوران خون تیز ہوتا ہے تو نبض بھی سریع ہو جاتی ہے +

چہارم ورزش - اس باعث سے نبض زیادہ تر تیز ہو جاتی ہے اور بعد ورزش کے جو تکان ہوتا ہے اُس سے نبض گھٹ جاتی ہے +

پنجم - اکل و شرب - بقولات کے کھانے سے نبض مین بہت ہی تھوڑا فرق پڑتا ہے مگر اغذیہ حیوانی کا اثر نبض پر بہت ہوتا ہے اور گرم چیزون کے پینے سے نبض بہت ہی تیز ہو جاتی ہے لیکن عرقیات سرد کے پینے سے نبض بہت گھٹ جاتی ہے +

غصہ و غضب یاس و حرمان - غصہ و غضب کے وقت نبض تیز ہو جاتی ہے اور یاس و حرمان کی وقت کمزور + اور خوف بھی بڑا بھاری سبب نبض کے کمزور کر دینے کا ہے +

اثر گرم و سرد ہوا کا نبض پر - جب سرد ہوا چلتی ہے اُس وقت نبض گھٹ جاتی ہے اور گرم ہوا کے چلنے سے نبض بڑہتی ہے +

کمی بیشی خون کی تعداد مین - دموی مزاج کی نبض سریع ہوتی ہے لیکن جسم کے اندر جب خون اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ جس سے قلب دب جاوے اور اپنا فعل انقباض اور انبساط کا اچہے طور پر نہ کر سکے تب نبض کسیقدر کمزور ہو جاتی ہے +
خون کی تعداد مین جب صرف تہوڑی ہی کمی ہوتی ہے تب نبض بطی ہو جاتی ہے مگر جب خون جسم کے اندر بہت ہی تہوڑا ہوتا ہے تب نبض سریع ہو جاتی ہے +

ضعف - جب بیماری کے بغیر جسم مین ضعف آجاتا ہی تب نبض گہٹ جاتی ہو لیکن نہایت ضعف کیحالت مین نبض سریع ہو جاتی ہے +

یاد رہے کہ تندرست آدمیون کی نبض اِن باتون سے سریع ہو جاتی ہے کُشتی - دوڑ دہوپ - کہیل کود - اشیاء اکل و شرب خاصکر گرم چیزین خمر اور تمبنا کو - گرمی - نہایت ضعف - بیخوابی - دموی مزاج - غصہ اور غضب - اور نبض کے بطی کر دینے والے اسباب یہ ہین خواب - تکان - عرصہ تک حرکت نہ کرنا - کمزوری بغیر بیماری کے بشرطیکہ غایت درجہ کی ہو - سردی خواہ بیرونی یا اندرونی - یاس اور حرمان +

بیانِ مذکورۂ بالا سے نبض کا صرف بڑہنا اور گہٹنا ہی ثابت ہوتا ہی مگر نبض کی اور بہی خاصیتین ہین جنکا جاننا بہی ضروریات سے ہے مثلاً جسوقت نبض کے اوپر اُنگلی رکہتے ہین اسوقت جو حرکت محسوس ہوتی ہے وہ کئی حالتون سے مرکب ہوتی ہے چنانچہ الف قلب کیحرکت ب صدمہ اُس حرکتِ قلب کا اوپر اور بطی (ڈایارٹا) اور بڑی بڑی شرائین کے ت حالت شریان کے پردون کی ث قوام خون کا ج دہانہ اور بطی کے کیواڑون کا (ڈایارٹک وانوش) +

الف - خاصیت نبض کی جو قلب کیحرکت کرنیکے طور اور خون کی مقدار پر منحصر ہے +
اول - قلب کی حرکتون کے طور کے لحاظ سے نبض کو سریع (فری - کوئینٹ) یا بطی (ران - فری - کوئینٹ) کہتے ہین +

دوم - جب قلب اپنے قاعدہ مقررہ پر برابر حرکت کرتا ہے تب نبض کو باقاعدہ (رِ ری - گیو - لر) اور جب قلب کی حرکت کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہے تب نبض کو بے قاعدہ (اِرِ ری - گیو - لر) کہتے ہین - یاد رہے کہ اِن دونو صورتون مین نبض کی دونو حرکات کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے وہ کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا ہے لیکن جب کچھ عرصہ تک برابر چلتے چلتے نبض ایک دفعہ رُک جاتی ہے اور پھر چلنے لگتی ہے تب نبض کو نوبتی (اِن - ٹر - مے - ٹنٹ) کہتے ہین +

سوم - جو خون دل سے شرائین مین جاتا ہے اُس خون کی مقدار کے بموجب نبض کو پُر (فُل) یا باریک (اسمال) کہینگے - جب دل کی ہر حرکت کے ساتھ مقدار خون کی برابر پہنچتی ہے تب نبض کو برابر (ای - کوئیل) اور جب مقدار مختلف ہوتی ہے تب نبض کو کم و بیش (اَن - ای - کوئیل) کہتے ہین +

چہارم - بلحاظ وقت کے جو قلب کی دونو حرکتون کے انجام پانے کو لگتا ہے نبض کو بطی (سلو) سریع (کوئیک) اور نہایت سریع (جر - کنگ یا باؤنڈنگ) کہینگے +

ب - جب قلب کی حرکتون کا صدمہ شرائین کے پردون پر پہنچتا ہے تب نبض مین یہ خاصیتین پائی جاتی ہین +

اوّل - جب شرائین کی لچک زیادہ ہو جاتی ہے تب نبض کو سخت (ہارڈ) کہتے ہین +

دوم - جب لچک کم ہو جاتی ہے تب نبض کو ملائم (سافٹ) بولتے ہین +

سوم - جب وہ لچک بڑی بڑی شرائین میں ختم ہو جاتی ہے اور ری - ڈیئل - آر - ٹری تک نہین پہونچتی تب نبض کو جر - کنگ یا تھرے - لنگ بولتے ہین +

ت - چونکہ کل شریانون کے پردون مین عضلاتی ریشے موجود ہین اور چھوٹی شرائین مین بھی ہین اور چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ عضلاتی ریشے بسبب عصبی طاقت کے ہمیشہ سکڑتے اور پھیلتے رہتے ہین اسلئے اُن ریشون کے سکڑنے اور پھیلنے سے شریانون کے حرکات

یعنی نبض مین فرق پڑجاتا ہے ریشہ مذکور حالتِ صحت مین تنے ہوئے ہوتے ہین
اور حالتِ بیماری مین بسبب ضعف اعصاب کے ڈہیلے پڑجاتے ہین +

ث - خون کے پتلے یا گاڑہے ہوجانے سے بہی نبض کی طاقت مین فرق
پڑجاتا ہے مثلاً اُسحالت مین جسکو اصطلاح مین انے - میا کہتے ہین خون مین
ریڈ - کار - پسکل کم ہوجاتے ہین اور سفید کیسون کا غلبہ ہوتا ہے اِسواسطے خون پتلا
پڑجاتا ہے اور نبض کمزور +

نبض کی چال دریافت کرنے کے لیے حال مین ایک آلہ ایجاد ہوا ہے جسکو
اصطلاح مین اس - فائی - مو - گراف کہتے ہین - پُرزے اِس آلہ کے ایسے پیچیدہ
ہین کہ جبتک آلہ کو اچھی طرح دیکہا نہ جائے تبتک سمجھ مین نہین آتے اور تا کہ
اِس آلہ سے نبض کی چال دریافت ہوسکے اُسکو اپنے ہاتہہ سے لگانا چاہیے غرض
اِسیواسطے اِس آلہ کے لگانے کی ترکیب اور اُسکے الگ الگ پُرزون کا بیان اِس
موقع پر نہین کیا گیا ۔ طب کے طالبعلم اِس آلہ کو مطب مین ہر روز لگایا کرتے ہین +

علاوہ نبض کے جلد کی رنگت سے بہی دورانِ خون کا حال معلوم ہوسکتا ہے
چنانچہ جب جلد کی رگون مین دوران تیز ہوتا ہے تب جلد سُرخ نظر آتی ہے . جیسے
اشتعال عمومی مزاج مین ہوا کرتا ہے اور جب رگون مین خون کم ہوتا ہے تو جلد
پہیکی پڑجاتی ہے جیسے انے - میا کیحالت مین جلد ہوا کرتی ہے اور جب جگر خون
کے کل صفرا کو علیحدہ نہین کرسکتا ہے کسیقدر صفرا باقی رہ جاتا ہے تب جلد
کی رنگت زرد ہوجاتی ہے اور نہایت ضعف کیحالت مین جیسے اسکر - وی
او ییی - مے - ٹنٹ اور ٹائی - فس وغیرہ کیحالت ردی مین ایسا ہوتا ہے کہ جلد کی
باریک رگین پہٹ جاتی ہین اور اُن سے خون نکلکر جلد کے نیچے جمع ہوجاتا ہے +
جب اجتماع خون کا زیادہ ہوتا ہے تب اِسکو اصطلاح مین اکسٹرا - وی - سی - شن

کہتے ہین اور جب اِسقدر رکم کہ جس سے خون کے چھوٹے چھوٹے اور گول گول دہبّے یا چتیان جلد پر پیدا ہوجاتے ہین تب اُنکو پے۔ ٹے۔ کی کہتے ہین +

فقرہ - ۲ - وِنیش یعنی وریدین - وریدون کی پہیلی اور پہولی ہوئی حالت کے ملاحظہ کرنے سے بہی امراض کی تشخیص کو بہت مدد ملتی ہے مثلاً اگر قلب کے مقام پر کان لگاکر سُننے سے اُسکے کیواڑون کی بیماری ثابت ہوجاوے لیکن یہ اگر ثابت نہوکہ خاصکر کونسے کیواڑمین بیماری ہے تو دل کی ہر ایک حرکت کے ساتہہ جوگو - لر - وینون کے تڑپنے سے یہ ثابت ہوگا کہ ٹرائی - کس - پڈ کیواڑمین بیماری ہے یعنے وہ کیواڑ چونکہ اچھے طور پر بند نہین ہوسکتے اسلئے کسیقدر رخون وہنے ون - ٹری - کل سے وہنے آدی - کل مین لوٹ جاتاہے اور جب اُن وینون کی تڑپ بہت زیادہ ہوتی ہے تب اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دہنا وان - ٹری - کل موٹا ہوگیا ہے +، بعضدفعہ لیکن شاذونادر ایسا بہی ہوتا ہے کہ قلب کی حرکت کا دہکا کے - پے - لے - ریز یعنے عروق شعریہ سے گزر کر وریدون کو پہونچتا ہے جس سے انمین ضربان مثل نبض کے پیدا ہوتے ہین اِس کو اصطلاح مین وی - نس پلس بولتے ہین اور اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قلب بے تحاشہ تڑپ رہا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی ورید کسی شریان کے اوپر ہوتی ہے تو اُس شریان کی حرکت اُس ورید مین بہی حرکت پیدا کردیتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا خود وہ ورید حرکت کررہی ہے - پس اِس قسم کی ورید کی تڑپ کو اصل وی - نس پلس سے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے فرق کرنا ضرور چاہیئے +
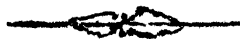
مقالہ سوم

آلاتِ تنفس

فقرہ - ۱ - حرکاتِ تنفس - تشخیص مرض کے لئے تنفس کی حرکتون کا شمار کرنا بھی ضروریات سے ہے ۔ ترکیب اسکی یہ ہے کہ بیمار کو چت لٹا کر اپنے ہاتھ کو اُسکے شکم پر رکھ دین اور اُس سے گفتگو کرین تاکہ اُسکی توجہ شکم پر نہ جا پڑے کہ جس سے دم کی حرکتون مین فرق پڑ جاتا ہے لیکن تنفس کی حرکتون کو کان سے سُنکر شمار کرنا بہتر ہے ۔

تعدادِ حرکاتِ تنفس

جیسے نبض کی حرکتون مین کئی باتون سے فرق پڑ جاتا ہے اُسیطور پر تنفس کے حرکات مین بھی چند بواعث سے فرق آجاتا ہے لیکن علے العموم ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ ایک منٹ کے عرصہ مین آدمی ۱۸ دفعہ دم لیتا ہے یعنے نبض کی چار ضربان کے عرصہ مین دم قریب ایک دفعہ لیا جاتا ہے لیکن جیسے نبض مین ویسے تنفس کے حرکتون مین بھی ان باتون سے فرق پڑ جاتا ہے جیسے عمر سے - عورت اور مرد کے ہونے سے - جسم کس موقع پر ہے اسبات سے - شب و روز کے مختلف وقتون سے - ورزش سے - ورزش کے نکرنے سے - نیند کیحالت سے - چنانچہ

عمر اور عورت اور مرد کا ہونا - اس امر کا تجربہ جو مختلف عمر کی عورت اور مرد مین کیا گیا تو یہ نتیجہ حاصل ہوا ۔

عمر	تعداد حرکات تنفس	
	مرد	عورت
پیدائش کے وقت	۱۷ سے ۲۳	۱۸ سے ۳۷
۵ سال	۳۴	..
۲۰ سال ۱۵	۲۴ سے ۱۶	۱۹
۲۵ .. ۲۰	۲۴ سے ۱۴	۱۵
۳۰ .. ۲۵	۲۱ سے ۱۵	..
۵۰ .. ۳۰	۲۳ سے ۱۱	۱۹

جسم کے مختلف موقعے - تجربات وسیع سے یہ بات پائی گئی ہے کہ
جب نبض ۶۴ دفعہ چلتی ہے اُسوقت کھڑے ہونے کے موقع مین دم ۲۲ دفعہ لیا
جاتا ہے اور بیٹھے رہنے کے موقع مین ۱۹ دفعہ اور لیٹے رہنے کے موقع مین ۱۳ دفعہ
پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جسم کے مختلف موقعون مین نبض کی چال کا جو قاعدہ
بیان کیا گیا ہے وہ تنفس کے باب مین راست نہین آتا وہ قاعدہ یہ تھا کہ کھڑے اور
بیٹھے رہنے کے موقع کی نبض مین زیادہ تر فرق ہے بہ نسبت کھڑے اور لیٹے رہنے کے
موقع کے (دیکھو مضمون نبض کو) *

دن کے مختلف اوقات مین - اسمین بھی نبض کی ضربان کا قاعدہ حرکات
تنفس کے قاعدہ کے برخلاف ہے کیونکہ جون جون دن زیادہ چڑھتا جاتا ہے نبض
گھٹتی جاتی ہے مگر تنفس جلد جلد لیا جاتا ہے * نبض کی تعداد چاہے کتنی ہو
ہو دم شام کیوقت ۱۸ دفعہ لیا جاتا ہے اور صبحکو ۱۷ بار *

خواب - جاگنے کیحالت مین تنفس جلد جلد لیا جاتا ہے بہ نسبت سونے کے
چنانچہ کسی عورت کا ذکر ہے کہ اُسکے تنفس کی حرکت جاگنے کیحالت مین ۲۷ تھی

اور سونے کیحالت مین ۱۰ + علاوہ اُن اسباب کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہی حرکاتِ تنفس پہ
ایسے سببونکا بہی اثر پیدا ہو جاتا ہے جو حالتِ صحت مین نبض کی سُرعت پر موثر ہوتے
ہین مثلاً وے اسباب جن سے نبض سریع اور دوران خون تیز ہو جاتا ہے تنفس
کی حرکتون کو بہی زیادہ کر دیتی ہین اور وے جن سے نبض بطی اور دوران خون کمزور
ہو جاتا ہے حرکاتِ تنفس کو بہی گہٹا دیتے ہین چنانچہ ورزش کرنے سے تنفس کی
تعداد بڑہ جاتی ہے اور سکوت سے گہٹتی ہے اور نبض اور تنفس دونو کا یہ حال ہے
کہ گرمی سے بڑہتے اور سردی سے گہٹتے ہین مگر حالت کمزوری مین اس قاعدہ کا
خلاف وقوع مین آتا ہے کیونکہ جب بلا بیماری کے آدمی کمزور ہو جاتا ہے بشرطیکہ
وہ کمزوری نہایت درجہ کی نہ ہو تب نبض تو بطی مگر حرکاتِ تنفس ہر درجہ کمزوری مین
زیادہ ہو جاتے ہین +

فقرہ - ۲ - دم لینے کی تیز آواز تندرستی مین آدمی ایسی آسانی سے

دم لیتا ہے کہ کوئی بہی آواز نہین پیدا ہوتی مگر بعض بیماری مین دم کشی کے ساتھ
خاص آواز پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوپنگ - کاف یعنی کو کر کہانسی مین نوبت کیوقت
بچہ کہانستے کہانستے بے دم ہو جاتا ہے اور جب دم زور سے کہینچتا ہے تو ایک
ایسی تیز آواز پیدا ہوتی ہے کہ جو مشابہ ہوتی ہے اور مرض کروپ مین دم لینے کی آواز
مرغ کے بانگ کے طور پر ہوتی ہے اور دمہ کی بیماری مین مریض جب دم کہینچتا
ہے تو اُس سے ایک سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے اور چونکہ خواب مین تالو کا
ملائم حصہ (سافٹ - پالٹ) بے حرکت رہتا ہے اور مرض اپو - پلکسی (سکتہ)
مین مفلوج ہو جاتا ہے تو سانس کے ساتھ خراٹے کی آواز نکلتی ہے جسکو اصطلاح
مین اسٹر - تو - رس یعنی - رنک بولتے ہین اور آہ کرنے اور جمائی لینے کے
وقت بہی دم زور سے لیا جاتا ہے - یہ دو نو حرکتین اکثر اسطور پر پیدا ہوتی ہین

کہ جب کسیوقت عصبی طاقت کم ہوجانیسے دم اچھے طور پر نہین لیا جاتا ہے تب آدمی یا
تو جمائی لیتا یا آہ کرتا ہی اور یہ قاعدہ اکثر یہ ہے کہ بسبب یاس اور حرمان کے آدمی آہ کرتا
ہے یا جب دیر تک طبیعت کیطرف متوجہ رہتی ہے اُسوقت آہ نکلتی ہے اور جمائی
اُسوقت لیجاتی ہے کہ جب بسبب جسمانی محنت کے آدمی تہک جاتا ہے +
علاوہ ازین بہت سے عصبی امراض مین بھی جمائیان آتی ہین اور یہ بات اُس
وقت بھی ہوتی ہے کہ جب پیشاب مین خرو یو-ریا کا زیادہ ہوتا ہے اور
بعد غشی کے جب بیمار ہوش مین آجاتا ہے اور ہس-ٹے-ریا کی نوبت کے
وقت بہی جمائیان کثرت سے آتی ہین + دم کشی کی تیزی کے دوسری مثال ہچکیان
ہین جنکو انگریزی مین ہے-کپ بولتے ہین اور جب ڈا-یا-فرام (عضلۂ ڈایافرام)
اور اُسکے متصل کے اعضا مین مثلاً جگر پنکر-یاس گلٹی (یعنے لبلبا) اور ڈیو-ڈی نم
(معا اثنا عشری) یا معدہ کے قسم اعلی مین انفلامیشن ہوتا ہے تب بھی ہچکیان
ستاتی ہین اور گُردون کی بیماریون کی تو یہ ایک عام علامت ہے اور جب
نیو-مو-گسٹرک نرو کو کوئی رسولی دباتی ہے تب بہی شدت سے ہچکیان
آتی ہین اور جب ہر-نیا (یعنے فتق) کی بیماری مین رودہ کو پہانسی لگجاتی ہے
اور اُس باعث براز کی قے آتی ہے تب بہی ہچکیان آتی ہین اور اُور بہت
سی شدید امراض کے اخیر مین بہی ہچکیان آتی ہین اُسوقت یہ ایک علامت غیر
محمودہ ہے +

فقرہ-۳-دم چھوڑنے کی تیز آوازہ- اِسکی مثال چھینکین اور کہانسی
ہے جب چھینک آنے لگتی ہے تب آدمی پہلے خوب لمبی سانس بھر لیتا ہے
بعد ازان چھینک کے ذریعہ ناکون سے زور سے ہوا چھوڑتا ہے عطسہ کے مطلب
اکثر دو ہی ہوا کرتے ہین یعنے چھینک یا تو اِسواسطے آتی ہے کہ ناک صاف

ہوجاوے یا یہ ایک علامت زکام اور مے۔زلس کی ہے +

دوم کہانسی۔چھینکون کے وزریعہ جسطور پر ناک صاف ہوتی ہے اسیطور کہانسی کے وسیلہ سے ہوا کی نالیان صاف ہوتی ہین جوشے کہانسی کے وزریعہ باہر نکلتی ہے اسکو اصطلاح مین اس۔پیو۔ٹا یعنے بلغم بولتے ہین +

کہانسی کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ خشک کہانسی ہوتی ہے جسمین بلغم نہین آتا اور تر وہ جسمین بلغم آتا ہی مثلاً جب نیو۔مو۔گسٹرک نروکے پھیپڑون کی شاخون مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہی یا جب ہوا کی نالی کا کوئی حصہ کسی سولی یا کسی اور قسم کے غیرطبعی اُبہار سے دبجاتا ہی تب کہانسی خشک آنے لگتی ہے اور بعضدفعہ ا۔یار۔ٹا کے اینو۔ریزم مین عرصہ تک خشک کہانسی آتی رہتی ہے اور ہوا کی نالیون کے ابتدائی درجہ انفلامیشن مین کہ جب خون کی رگین پُر رہتی ہین مثلاً کٹار زکام اور ان۔فلو۔انز۔زا (قسم زکام) اور کروپ کی بیماری مین کہانسی خشک ہوتی ہے علاوہ ازین بدہضمی کی بیماری مین اور جب شدت سے قبض ہوجاتا ہے اور امعا مین جب کرم ہوتے ہین تب بہی خشک کہانسی آتی ہے اور ہس۔ٹے۔ریا کی بیماری مین بہی بلند خشک اور کُتے کے بہونکنے کے طور کی کہانسی آتی ہے سل کی بیماری کے شروع مین صبحکو بستر خواب سے اُٹھتے ہی یا عرصہ بعد خشک یا کسیقدر تر کہانسی آتی رہتی ہے + اور فا۔ئسس یعنے حلق مین جب انفلامیشن ہوتا ہے اور اُس باعث لوزتین جب بڑہ جاتی ہین اور کوا لٹک پڑتا ہے تب ہی خشک کہانسی آیا کرتی ہے اور لا۔رنگس (حنجرہ) اور ٹرے۔کیا (حنجرہ کے نیچے کا حصہ) مین جب انفلامیشن یا زخم پڑجاتا ہے تب نہایت تکلیف دہندہ خشک یا کسیقدر تر کہانسی آتی ہے اور جب حنجرہ کے اوپر کے حصہ مین کوئی بیماری ہوتی ہے تب علاوہ خشک کہانسی کے آواز بہی بیٹھہ جاتی ہے + اگر کہانسی خشک اور تہوڑی ہو اور ساتھ اُسکے پسلی مین شدت کا

درد تب یہ ایک علامت ذات الجنب کی ہوتی ہے * جب خشک کہانسی نوبت بنوبت آتی ہے تب اُسکو اصطلاح مین اسپازموڈک کاف بولتے ہین - یہ بات اکثر جگر یا ڈایافرام کے کسی عضو متصل کے انفلامیشن مین یا صفرا کے رُک جانے مین پائی جاتی ہے لیکن خشک کی بہ نسبت تر کہانسی زیادہ تر ہوتی ہے چنانچہ سینے کے اکثر امراض مین کہانسی کے ساتھہ بلغم آیا کرتا ہے *

فقرہ - ۴ - بلغم یعنے اس پیوٹا - اگرچہ یہ بات درست ہے کہ کہانسی کے وزریعہ جو شئے شُش سے باہر آتی ہے اُسکے اچھے طور پر ملاحظہ کرنے سے بہت سی امراضِ سینہ کی تشخیص کامل ہو جاتی ہے لیکن یاد رہے کہ کہانسی کے ذریعہ جو شئے خارج ہوتی ہے وہ صرف بلغم ہی نہین ہوتا بلکہ اُسکے ساتھ لعابِ دہن اور گلو اور رطوبات بینی اور بعض دفعہ معدہ کی رطوبتین اور جو چیز اُس عضو مین موجود ہوتی ہے وہ بھی ملی ہوئی ہوتی ہے پس صرف بیمار کے بیان سے ہم یہ نہین معلوم کر سکتے کہ جس رطوبت کا ذکر کرتا ہے وہ کسی خاص مقام کی ہے مثلاً جب وہ رطوبت خون آمیز یا نرا خون ہی ہو تو صرف بیمار کے بیان سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ خون شُش ہی کا ہے یا بذریعہ قے کے معدہ ہی سے آیا ہے اور جب مقدار خون کی بہت کم ہوتی ہے تب بھی یہ کہنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ خون شُش یا حلق کا ہے اور بچے تو اکثر اپنے بلغم کو نگل ہی جایا کرتے ہین جب ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ بلغم شُش ہی کا ہے تب اُسکی مقدار کا ملاحظہ کرنا چاہیئے اور یہ کہ اسقدر بلغم کتنے عرصہ مین خارج ہوا ہوگا اور وہ کس قسم کا ہے مگر اکثر یہی قاعدہ ہے کہ جب تھوڑی سی کہانسی کے ہمراہ بلغم آسانی سے زیادہ مقدار مین آتا ہے تو اُسکو ایک نیک علامت کہتے ہین یعنی اس معنی پر یہ علامت نیک ہے کہ اُسوقت تک بیمار کی حالت اچھی ہوتی ہے * اس قسم کا

بلغم زکام کے درجۂ اخیر مین سل کے درجۂ دوم اور سوم مین اور ہو-پنگ - کاف یعنے
کوکر کہانسی مین آتا ہے ٭ برعکس اسکے شُشش کے کُل امراض شدید کے ابتدا مین بلغم قلیل آتا
ہے ٭ جب قلت سے بلغم کی کثرت ہو جاوے تو اُسکو ایک علامت نیک سمجہنا چاہئے
اورجسصورت مین بلغم کثرت سے آتا ہو اور پہر کم آنے لگے تو اس سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ
بیماری نے پہر شدت پکڑا ہے اور جب تہوڑا تہوڑا بلغم تکلیف سے آتا ہو اور اسمین
خون کی دہاریان بہی ہون تب اس سے یہ سمجہنا چاہیے کہ شُشش مین یا تو بہت سا خون
جمع ہے یا انفلامیشن کا زور و شور ہے اور جب ایک ہی مرتبہ کی کہانسی سے بہت سا
بلغم خارج ہو جاوے تب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ یا تو وہ بلغم شُشش کے کسی غار مین یا اُسکے
قُرب کے کسی اَور عضو مین جمع تہا اور پہیپہڑے کے دبع حصہ میو-کس ممبرین سے وہ بلغم
آتا ہے ٭ بلغم کی خاصیتون کے دریافت کرنے سے بہی بیماری کی تشخیص کو بہت مدد
ملتی ہے چنانچہ کٹارر (زکام) برانکائی-ٹِس اور نیوموـنیا (ذات الریہ) کی بیماری مین
بلغم کبہی گاڑہا اور کبہی پتلا آتا ہے اور بعضدفعہ سل کے ابتدا مین بلغم پتلا مثل پانی کے
آتا ہے اور شُشش کی بیماری کے خشک درجہ کے بعد جب رطوبت آنے لگتی ہے تو
بلغم لیسدار کسیقدر منجمد آتا ہے اور اُسمین بہورے یا سیاہ رنگ کے داغ اور ہوا
کے بُلبلے ہوتے ہین اور جو بلغم مرض نیو-مو-نیا کے پہلے درجہ مین آتا ہے وہ لیسدار تار
کے طور پر زردی مائل یا زنگ کے رنگ کا ہوتا ہے اِس بلغم کو اصطلاح مین رس- ٹے
اِس-پیو-ٹم بولتے ہین اور شدت کی کہانسی مین اور بعض وقت سل کی بیماری مین بلغم
مین خون کے نقطہ یا دہاریان ہوتی ہین اور زکام یا برانکائی-ٹِس کی بیماری کے بڑہ
جانے سے اور سل کی بیماری مین بہی بلغم پیپ آمیز آتا ہے اور جب سل کی بیماری
مین شُشش کے اندر کا کوئی غار پہٹ جاتا ہے اور پلورا کی تہیلی کی پیپ یا جگر کا دُنبل
شُشش کے اندر پہوٹ جاتا ہے تب بلغم مین نری پیپ ہی ہوتی ہے لیکن جگر کے

نبل کی پیپ یین بہت صفرا ملا ہوا ہوتا ہی +

بعض دفعہ بلغم ہین نہایت بدبو ہوتی ہے چنانچہ یہ بات اُسوقت ہوتی ہے کہ جب بلغم ایک ہی جگہہ مین جمع ہوکر متعفن ہوجاتا ہے یا جب وہ بلغم گنگرین آفدی۔ لنگس کی بیماری مین آتا ہے +

فقرہ ۔ ۵ ۔ خون تہوکنا ۔ ایسا اکثر کم ہوتا ہے کہ سل کی بیماری مین مریض خون نہین تہوکتا اسواسطے خون تہوکنے سے سل کی بیماری کا گمان اکثر ہوتا ہے لیکن علاوہ اِس مرض کے بعضے دفعہ مرض نیو ۔ مو ۔ نیا اور برانکائی ۔ ٹِس اور دمہ کی بیماری مین بھی تہوک کے ہمراہ کسیقدر خون آسکتا ہے اور جب برانکیل ۔ ٹیوب کے اندر پا ۔ لی ۔ پَس کی رسولی ہوتی ہے اور جب اینو ۔ ریزم کی تہیلی کسی ہوا کی نالی مین پہوٹ جاتی ہے اور بعضے دفعہ سل کی بیماری مین بھی یکلخت بہت زیادہ خون آسکتا ہے + خون کی رنگت اور اُسکے ہمراہ جو کوئی شے ملی ہو اور اُس خون کے آنے کا طور ضرور دریافت کرنا چاہئے تاکہ یہ معلوم ہوجاوے کہ وہ خون معدہ یا شش سے آیا ہے ۔ اِسکا ذکر آیندہ آئیگا +

فقرہ ۔ ۶ ۔ دریافت کرنا مرد کے اعضاے تناسل کا حال بھی تشخیص مرض کو بہت مدد دیتا ہے مثلاً جب قضیب کے سر یا حشفہ کے چمڑے مین درد ہوتا ہی اور قضیب کو بار بار جنبش ہوتی ہے تو ان علامتون سے مثانہ کے اندر پتہری ثابت ہوتی ہی اور جب گردون مین اجتماع خون کا ہوتا ہے یا مثانہ مین خراش یا نا یزہ مین انفلامیشن تب بہی قضیب کو جنبش ہوتی ہے مگر حشفہ یا سپاری مین کسی طرحکا درد نہین ہوتا اور سوزاک کی بیماری مین جنبش درد کے ساتھ ہوتی ہے اور قضیب خم کیا جاتا ہے جس علامت کو اصطلاح مین کار ۔ ڈی کہتے ہین اور کن ۔ تہے ۔ ری ۔ ڈس اور روغن تار مین جب زہر کی مقدار مین کہا یا جاتا ہے اور ہر قسم کے تیز زہر مین بہی قضیب کو

خیزش ہوتی ہے اور پہانسی کیسی اور قسم کے مرگ ناگہانی مین اور پرو۔سیک ایسڈ
کے زہر اور صرع کی نوبت کے وقت بہی قضیب کو خیزش ہوتی ہے ٭

فقرہ۔ ۷۔ عورت کے اعضاے تناسل مین بہت قسم کی بیماریان ہوتی ہین جنمین سے چند کا ذکر یہان کیا جاتا ہے کیونکہ وہ جسم کی اور بیماریون کی علامتین ہوتی ہین مثلاً جب جسم مین خون کم ہوتا ہے تب عورت کو حیض نہین آتا اور بعض دفعہ جسم مین خون کے زیادہ ہونے سے بہی یہ بات ہوتی ہے۔ اور بعض قسم کی دیوانگی مین بہی یا تو حیض بند یا تکلیف سے آتا ہے اس امر مین زیادہ علم حاصل کرنا ہو تو دیکھو میری کتاب امراض النسوان ٭

مقالہ چہارم

نظامِ عصبی

نظام عصبی مین تین طور سے خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ اوّل حس مین تغیر واقع ہو سکتا ہے ٭ دوم عضلات کی حرکت مین فرق پڑ سکتا ہے ٭ سوم عقل و ہوش و حواس مین خلل واقع ہو سکتا ہے ٭

فقرہ۔ ۱۔ درد۔ جب درد کی علامت سے کسی بیماری کو پہچاننا منظور ہو تو اس درد کی شدت خاصیت جگہہ جلد و دور مدت کا لحاظ کرنا چاہئے علاوہ ازین ان باتونکو بہی دیکہنا چاہئے کہ وہ درد قائم رہتا یا کبہی رفع بہی ہو جاتا ہے اور ساتھ اُس درد کے کوئی اور بہی علامت موجود ہے یا نہین ٭ جب درد کی شدت دریافت کرنا چاہین تو یہ بات ضرور یاد رکہین کہ ہر ایک بیمار اپنے درد کو مختلف طور پر بیان کرتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ کسیکے جسم مین حس زیادہ اور کسی مین کم ہوتا ہے اور کوئی بڑے حوصلہ کے ہوتے ہین اور کوئی بزدلے اور کوئی راست گو اور کوئی فریبی ٭

درد جب کم ہوتا ہے تو بیمار اُسکو خفیف یا مدہم یا قابل برداشت کہتے ہین اور جب
زیادہ ہو تو اُسکو درد شدید یا نہایت سخت درد کہتے ہین ٭٭ درد کی شدت کے باب
مین یہ بات قابلِ یاد رکھنے کے ہے کہ نہایت شدت کا درد بہی کسی ایسی ادنی بیماری
سے پیدا ہو سکتا ہے کہ جو بالکل خطرہ جان نہین ہوتی برعکس اِسکے خفیف درد اکثر
کسی مُہلک بیماری مین پیدا ہو سکتا ہے علاوہ ازین یہ بہی بات قابلِ یاد ہے
کہ ہس ۔ ٹے ۔ ریا کی بیماری مین مریضا اپنے درد کو مبالغہ سے بیان کرتی ہے اور لیتھار
ردی مین چہپاتی ہے ٭ خاصیت درد کی مثل شدت کے بہتیری قسم کی ہو سکتی ہے ۔
اور اسی خاصیت سے درد کی جگہہ اور اصل سبب معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ سب ۔ اے ۔ کیوٹ
انفلامیشن اور ملایم اور پہیلنے والے حصون کے اکیوٹ انفلامیشن مین بھی بعض ۔ دفعہ میٹھا میٹھا
درد ہوتا رہتا ہے مثلاً جب جگر مین اجتماع خون کا ہوتا ہے تب دہنی پسلی کے نیچے میٹھا
درد ہوتا رہتا ہے اور گردون کے اجتماع خون مین کمر پر اور جب بخار شدت سے
آتا ہے تب سر اور پُشت اور ہاتھ اور پیرون مین درد ہوتا ہے اور جب یہ میٹھا
درد کسیقدر شدت کا ہوتا ہے تب اُسکو انگریزی مین نا ۔ اَینک ۔ پین بولتے
ہین یعنی اِس قسم کا درد مثل چہبانے کے محسوس ہوتا ہے اور مرض پے ۔ رِیُس ٹائی ٹِس
اور رو ۔ ما ۔ ٹیزم (وجع مفاصل) اور گاؤٹ (نقرس) کی بیماری مین پیدا ہوتا ہے
اور شدید انفلامیشن مین بسبب گرمی اور کہچاوٹ کے درد ساتھہ جلن کے معلوم ہوتا
ہے جسکو انگریزی مین بر ۔ ننگ ۔ پین بولتے ہین اور جب کوئی دُنبل ایسی جگہہ مین
ہوتا ہے جو بہت پہیل نہین سکتی تب اُس درد کے ساتھہ ٹپک ہوتی ہے ۔ اِس درد
کو انگریزی مین تہرا ۔ بنگ ۔ پین بولتے ہین ٭ اور امعا کے درد کو انگریزی مین
اکثر گرا ۔ پنگ بولتے ہین یعنے پیچش اور کن ۔ سر یعنے سرطان کی بیماری ۔ اور
نیو ۔ رلجیا یعنے پٹھون کے درد مین ٹیسین پڑتی ہین جس درد کو انگریزی مین

شو۔ ٹنگ۔ پین بولتے ہین ٭

درد کی جگہہ۔ یہ بہی دریافت کرنا ضرور ہے کہ درد کونسے مقام پر ہوتا ہی مثلاً درد یا تو خاص عضو ماؤف پر ہو سکتا ہے یا کسی ایسے مقام پر ہو سکتا ہے کہ جس جگہہ کا نرو (عصب) بیمار عضو سے تعلق رکہتا ہے مثلاً جب بیماری کولہے کے جوڑ مین ہوتی ہے تب گہٹنون مین شرکت کا درد ہونے لگتا ہے اور سنگ مثانہ مین قضیب کے سر پر اور عورت کے نائزہ کے سوراخ پر درد ہوتا ہے اور گردون کے انفلامیشن مین اور بجری بول مین جب پتہری یا ریت پہس جاتی ہے تب چڈون یا انوز اور خصیون مین درد ہونے لگتا ہے اور رحم کی بیماری مین کمر پر اور قبضیت مین انوز کے پیچہے اور جگر کے انفلامیشن مین دہنے کندہے پر اور قلب کی بیماری مین بائین شانہ یا ساعد تک درد پہیلجاتا ہے ٭

مرض لیو۔ کو۔ ریا یا کسی اور باعث سے جب عورت کمزور ہو جاتی ہے تو بائین پسلی مین درد ہونے لگتا ہے اور جب اسپائی۔ نل۔ کارڈ یعنی نخاع مین خفیف درد ہوتا ہے تب سینا اور شکم کے عضلون مین درد پیدا ہوتا ہے اور جب کبہی کسی نرو کی جڑ مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تب جہان جہان اُس نرو کی شاخین پہیلی ہوتی ہین اُن سب مین درد پیدا ہوتا ہے۔ اِن دردون کو اصطلاح مین سم۔ پے۔ تہو۔ ٹک۔ پینز یعنی درد شرکی بولتے ہین ٭

درد کی حد۔ اکثر یہ قاعدہ ہو کہ جب درد کسی خاص ہی جگہہ پر محدود ہوتا ہے تو اس سے شدید بیماری کا احتمال ہوتا ہے بنسبت اُس درد کے جو زیادہ دور تک پہیلا ہوا ہوتا ہے چنانچہ جب رو۔ ما۔ ٹیزم کا درد صرف عضلون ہی مین ہوتا ہے یا جب درد ہس۔ ٹے۔ ریا کے بیمار کو ہوتا ہے تب دور تک پہیلجاتا ہے لیکن ساتھہ اُسکے یہ بہی یاد رہے کہ صرف پٹہونکا درد بہی اکثر اوقات ایک ہی جگہہ پر محدود رہ سکتا ہے

مثلاً ابرو یا کسی ایک عضو پر یا خصیے یا پستان پر +

مدت درد کی - درد کی مدت کو جب خاصکر صحت کیحالت سے مقابلہ کرتے ہین تو اس سے بہت سی فائدہ مند باتین حاصل ہوتی ہین مثلاً جب درد عرصہ دراز تک ہوتا رہتا ہے اور اُسکے ہونے سے بیمار کی صحت مین خلل نہین پڑتا تو اُس درد کو عصبی قیاس کرنا چاہیے اور اگر اس قسم کا درد عورت کو ہو تو ساتھ اُس کے اکثر اَور علاماتِ مرض ہسں - ٹے - ریا کی بھی پائی جاتی ہین اور یہ بھی قاعدہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب کوئی سخت بیماری کسی خاص مقام پر محدود رہتی ہے تب اُس جگہہ درد اکثر برابر ہوتا رہتا ہے مگر کبھی زیادہ اور کبھی کم بھی ہوجاتا ہے اور دوا سے اُسکو تخفیف بھی ہوجاسکتی ہے اور یہ کہ خفیف امراض کا درد ایک جگہہ سے دوسری جگہہ منتقل ہوتا رہتا ہے اور درد شقیقہ یعنے ہے - مے - کرے - نیا مین درد نوبت بنوبت ہوتا رہتا ہے اور درد کے ساتھ یہ باتین بھی پائی جاتی ہین کہ انفلامیشن کے درد کو دبانے سے شدت ہوتی ہے اور گوشت کے درد کو حرکت یا اُنگلیون سے ٹھونکنے سے زیادتی ہوتی ہے برعکس اِسکے عصبی اَور تشنجی دردون کو مثلاً درد قولنج کو دبانے سے تخفیف ہوتی ہے ۔ عصبی درد - ماٹیزم اور گاؤٹ کے درد مین صحت کے اندر چندان فرق نہین پڑتا مگر ماسوا اِنکے اَور خلقی قسم کے درد مین اکثرون مین بیمار کی صحت مین فرق آجاتا ہے +

فقرہ - ۲ - دوم کم ہوجانا حسّ کا - اعضاے حواسِ خمسہ کا حسّ کم ہوجا سکتا ہے - مثلاً لمس کی نسبت یہ بات ہوسکتی ہے کہ کوئی حصہ جسم کا سُن ہوجا سکتا ہے جیسے سردی کے لگنے اور کسی مقام کے پٹھون کے دب جانے سے + جب کوئی مقام عرصہ دراز تک سُن رہتا ہے تو یہ بات اُس جگہہ کے پٹھے کے دب جانے یا اُسکے کسی مرض کے سبب سے ہوتی ہے اور جب کسی مقام کا حسّ بالکل جاتا رہتا ہے تو اِسصورت مین

مقام مذکور کا عصب یا تو بالکل دب جاتا یا اُسمین یا دماغ یا حرام مغزمین کوئی سخت بیماری ہوتی ہے + جب ہاتھون ٹانگون یا سارے جسم کا حس جاتا رہتا ہے تو یہ بات اُن مقامون کے عضلات کے مفلوج ہوجانے سے پیدا ہوتی ہے +

فقرہ ۔ ۳ ۔ بصارت مین کئی باتون سے فرق پڑسکتا ہے مثلاً بدہضمی اور بخار کیحالت مین تہوڑے عرصہ کے لئے بینائی مین کسیقدر فرق پڑجاسکتا ہے مثلاً آنکھون کے سامنے کالے یا روشن نقوط نظر آتے ہین یا چنگاریان یا نہایت شوخ رنگ (جیسے دُھبّے یا پہانسی کے وقت) دکھلائی دیتے ہین + اور بصارت صرف دُھندلی یا کاہتی رہتی ہے یا مریض ایک چیز کو دو دیکھتا ہے (جیسے حالت نشہ مین) اور بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک چیز کا صرف نصف ہی دیکھلائی دیتا ہے اور جب آنکھون یا دماغ مین انفلامیشن ہوتا ہے تب بیمار کو روشنی کی برداشت نہین ہوتی ۔ یہ بات بسبب زیادہ خون کے نکلجانے اور کمزور بیماریون مین بھی پائی جاتی ہے اور جب خاص آپ ٹک نرو یا دماغ کے اُس حصہ مین بیماری ہوتی ہے کہ جہان سے نرو مذکور نکلتا ہے تب بصارت بالکل جاتی رہتی ہے جب خون بہت نکلجاتا ہے یا عورت عرصہ دراز تک بچہ کو دودہ پلاتی ہے یا جب جسم کی کوئی رطوبت زیادہ خارج ہوتی رہتی ہے اور جب حالت غشی طاری ہونیوالی ہوتی ہے تب اکثر یا تو بصارت تہوڑے عرصہ کے لئے دُھندلی یا بالکل جاتی رہتی ہے + جب مریض تہوڑی عرصہ کے لئے احول ہوجاتا ہے تو اکثر اس سے دماغ کی بیماری ثابت ہوتی ہے یہ ایک علامت غیر محمودہ ہے چنانچہ جب بچون کے دماغ مین کوئی بیماری ہوتی ہے اور تشنج ہونے لگتا ہے تب یہ علامت اکثر پیدا ہوجاتی ہے اور جس کسیکو بچپن مین کوئی بیماری دماغ کی ہوجاتی ہے وہ شخص ساری عمر احول رہتا ہے +

آنکھون کے حدقہ کے ملاحظہ سے بھی بیماری کی تشخیص کو بڑی مدد ملتی ہے

چنانچہ یہ قاعدہ اکثریہ ہے کہ جب دماغ مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہے خواہ وہ انفلامیشن
کے باعث یا کسی اور سبب سے ہو تب پُتلیان سُکڑی رہتی ہین اور افیون اور
کے - لے - بارہ بین کے زہر مین بھی پتلیان آنکھون کی بہت سُکڑی رہتی ہین اور
جب دماغ مین بلا خراش کے اجتماع خونکا ہوتا ہے اُسوقت پتلیان پھیلجاتی ہین
اور یہی حالت پتلیون کی ہائیڈرو - کفلس (دماغ مین پانی بھرجانا) اور گلار
بعضدفعہ ا - پو - پلکسی کی بیماری مین اور قبضیت اور شکم کے کرم کی بیماری مین
بھی ہوجایا کرتی ہے علاوہ ازین بلا - ڈو - نا اور ہائیو - سئے مُس اور دھتورے
کے زہر دینے مین بھی آنکھون کا حدقہ پھیلجاتا ہے ۰ اور حدقہ کے انقباض اور انبساط
سے آنکھ کے پردہ رے - ٹے - نا کا حال دریافت ہوسکتا ہے مثلاً روشنی کے
لگنے سے اگر پتلی سُکڑ جاوے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ پردہ مذکور مین حس موجود ہی
اور جو روشنی کا اثر پتلیون پر کچھ بھی نہو تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پردہ
رے - ٹے - نا مفلوج ہوگیا ہے ۰ آنکھون مین جب کوئی بیماری نہو اور ایک
پُتلی سُکڑی اور دوسری پھیلی ہو تو اس سے دماغ کی بیماری کا احتمال ہوتا ہے ۰
آنکھ کے ڈھیلے کو انگلیون سے چھونے سے اگر بیمار کو کچھ معلوم نہو تو اس سے یہ
سمجھنا چاہیے کہ سارے جسم کے اعضا کا حس زائل ہوگیا ہے مثلاً کلو - را - فارم
کے سونگھنے سے اور مصروع کی آنکھون کا یہی حال ہوتا ہے لیکن جب کوئی شخص
مرگی کی بیماری کا فریب کرتا ہے تب آنکھون کو چھوتے ہی وہ بند ہوجاتی ہین
اور یاد رہے کہ جس شخص کو جلق کی عادت ہوتی ہے اُسکی آنکھون کی پُتلیان اکثر
پھیلی ہوئی ہوتی ہین ۰

فقرہ - ۴ - شنوائی - شنوائی مین اسطور پر فرق آجاتا ہے کہ بعضدفعہ
کانون مین شن شن کی آواز سُنائی دیتی ہے یا باجا بجتا سا معلوم ہوتا ہے یا گاڑی

چلتی ہوی معلوم ہوتی ہے * بعضدفعہ تو یہ باتین ایسے خفیف سبب سے پیدا ہوتی
ہین کہ ان سے کچھہ اندیشہ پیدا نہین ہوتا لیکن بعضدفعہ دماغ کی حادیا مزمن بیماریون
مین یہ آواز سُنائی دیتی ہے اور جب دماغ مین شدید انقلا مبشن ہوتا ہے اُسوقت
بیمار کو آواز نہایت بُری معلوم ہوتی ہے اور جب دماغ مین خون کم ہوتا ہے اور
ہسٹیریا کی بیماری مین بھی بعض اوقات مریضکو آواز سے تکلیف ہوتی ہی
اور بخار کی بیماریون مین اکثر کان بند ہوجاتے ہین اُسوقت اُسکو ایک نیک علامت
سمجھنا چاہیے *

فقرہ - ۵ - قوتِ شامہ - مثل قوت سامعہ اور باصرہ کے اِس قوت
مین بھی فرق پڑجاتا ہے مگر یہ فرق چندان بھاری نہین ہے * قوتِ ذایقہ کا ذکر
باب سوم کے اول مقالہ کے دسوین فقرہ مین کیا گیا ہے *

فقرہ - ۶ - فرق عضلات کی حرکت مین - جسم کے کُل عضلات مین تین
طرح کی خرابی پیدا ہوسکتی ہے یا تو وہ مفلوج ہوجاسکتے ہین یا اُنمین تشنج پیدا ہوسکتا
ہے یا عضلات ندکورہ کھچکر اینٹھے رہتے ہین *

فقرہ - ۷ - فالج کئی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ بعض وقت صرف ایک ہی جانب
کا جسم مفلوج ہوتا ہے اور کبھی جسم اسفل مین فالج ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک جانب
چہرہ کی مفلوج ہوجاتی ہے اور کبھی کسی خاص مقام کی حسّ و حرکت مین فرق پڑجاتا ہے
اِسکا ذکر عصبی بیماریون کے باب مین مفصل آیگا *

فقرہ - ۸ - عضلات کا تشنج - بعضدفعہ بخار کی بیماری مین مریض کے ہاتھوں
کی اُنگلیان خود بخود کانپتی ہین یا مریض اپنے بسترہ کو اُنگلیون سے نوچتا رہتا ہی
اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مریض جب زبان نکالتا ہے تو وہ کانپنے لگتی ہے - یہ
علامتین نہایت ضعف کیحالت مین پیدا ہوتی ہین اور اِن سے نظام عصبی کا ضعف

ثابت ہوتا ہے - اگرچہ مہلک نہین ہوتین تاہم اُنکو علاماتِ غیر محمودہ کہتے ہین +
بچون کو دانت نکالنے کیحالت مین اور قبض اور کرم کی بیماری مین اکثر تشنج ہوجایا
کرتا ہے اور ہائیڈ - رو - فوبیا کی بیماری کے ابتدا مین بہی بعضدفعہ یہ علامت
پیدا ہوتی ہے +

فقرہ - ۹ - کہچ جانا عضلون کا - ٹے - ٹے - نس (کزاز) اور ہائیڈرو - فو - بیا
(سگِ دیوانہ کے کاٹنے سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے) مین کُل عضلات جسم کے کہچ
جاتے ہین اور دماغ کی ساخت مین جب بیماری ہوتی ہے تب اکثر ایک جانب
کے عضلے کہچ جاتے ہین +

فقرہ - ۱۰ - ہوش وحواس مین فرق پڑجانا - جن بیماریون مین یہ فرق
پڑتا ہے اُنکا ذکر خاص اُن امراض کے ساتھ کیا جائیگا اِس موقع پر صرف ایک علامت
کا ذکر کرنا پڑ ضرور ہے جسکو اصطلاح مین کو - ما کہتے ہین یہ وہ حالت ہے جس مین آدمی
بالکل بے حس اور بے حرکت ہوجاتا ہے یہ حالت کئی سبب سے پیدا ہوسکتی ہے
چنانچہ مرض ا - پو - پلکسی اور اَفیون کے زہر مین اور خمر کے نشہ مین مریض بالکل بے
حس اور بے حرکت ہوجاتا ہے اور زیادہ سردی کے لگنے سے اور خون مین جب
پیشاب کے اجزا رُک جاتے ہین اور آبِ خون یعنی سیرم جب دماغ کے اوپر یا اندر جمع
ہوجاتا ہے تب بہی کو - ما کیحالت پیدا ہوسکتی ہے +

مقالہ پنجم

مریض کا چہرہ

واضح ہو کہ آدمی کا چہرہ دل کا آئینہ ہے - جیسا جو کوئی ہوتا ہے اِسکے
چہرہ سے اکثر معلوم ہوجاتا ہے - بشرہ شناسی بہی ایک علم ہے جو صرف

تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل ہو سکتا ہی کتابون کے پڑہنے سے نہین ۔ طبیب کو اس علم کا
حاصل کرنا نہایت ضروری ہی ۔ جس طبیب کو بشرہ شناسی نہین آتی وہ اپنے فن مین کامل
نہین کہلا سکتا ۔ جو طبیب اپنے فن مین کامل ہوتے ہین آلات کے ذریعہ امتحان کرنے
سے پہلے اپنے بیمار کا چہرہ خوب غور سے دیکہتے بہالتے ہین ۔ اور اکثر اوقات
چہرہ کے دیکہتے ہی کہہ دیتے ہین کہ فلانی بیماری مین مریض مبتلا ہے اور
ننہے بچون کی بیماری تو اکثر چہرہ ہی کے ملاحظہ سے پہچاننی پڑتی ہے کیونکہ وہ
اپنا مرض خود آپ بتا نہین سکتے ۔ پس مین تمکو اسبات کی تاکید کرتا ہون کہ
جب کوئی بیمار تمہارے سامنے آوے پہلے اُسکے چہرہ کو خوب غور سے ملاحظہ کرو
دماغ کی بیماری دل کی شش کی اور شکم کی اکثر بیماریان صرف چہرہ کے ملاحظہ ہی
پہچانی جا سکتی ہین ۔ اور بیمار چہپانے کے لئے ہزار کوشش کرے آتشک کا مرض
تو چہپ ہی نہین سکتا تجربہ کار طبیب مریض کا چہرہ دیکہتے ہی پہچان جاتے ہین
اگر تم پوچہو کہ حضرت وہ کونسے آثار ہین جو مختلف بیماریون مین چہرہ پر
پیدا ہوتے ہین تو اس کے جواب مین مین یہی کہونگا کہ مصرع

دل من داند و من دانم و دواند دل من ۔

قلم کو اس قدر طاقت نہین کہ اُن آثار کے تصویر کاغذ پر
کہینچ کر تم کو دکہلا سکے ۔ اور زبان بہی ان کے بیان سے عاجز
ہے ۔ عرصۂ دراز کے مشاہدہ سے لوح دل پر وہ تصویر کہچ جاتی ہے
اور مریض کا چہرہ دیکہتے ہی آنکہون کے سامنے آکہڑی ہوتی ہے تم
بہی جب اس امر مین کوشش کروگے تب عرصہ دراز کے بعد یہ بات حاصل
ہوگی ۔ ذیل مین چند بیماریون کے آثار بیان کرتا ہون ان کی تصویر
شاید تمہارے دل پر کہچ جاوے ۔ مثلاً دیوانگی کامل مین چہرہ پر

نہایت جوش ظاہر ہوتا ہے اور مالیخولیا کے چہرہ پر مایوسی پائی جاتی ہے اور سادہ لوح کا چہرہ ایک عجیب قسم کا بالا بہولا ہوتا ہے اور ڈے - لے - ریم ٹرینس کے مریض کے چہرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُسکے دل مین کسی کسی بات کا اندیشہ رہتا ہے اور مصروع کا چہرہ ایک نرالی ہی قسم کا ہوتا ہے اور سل اور مرض ام - فائی - سی - ما (نفخ الریہ) اور قلب کی ساخت کی بیماری اور مرض ذیابطوس اور گردون کی بیماریوں کا اثر چہرہ پر ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسکا بیان نہین کیا جا سکتا ہے مگر مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے اور ہس - ٹے - ریا کے مریضہ کی صورت کبھی رونی اور کبھی ہنستی ہوتی ہے اور باوجودیکہ صدہا باتون کی شکایت ہوتی ہے تبھی بھی مریضہ تندرست نظر آتی ہے ٭

مقالہ ششم

بیمار کے جسم کے موقع

جب بیمار کے ہاتھ پاؤن ڈھیلے ہوجاتے ہین اور وہ چیت پڑا رہتا ہے تب اِس سے کمال ضعف ثابت ہوتا ہے اور جب دہنی یا بائین کروٹ پر لیٹا رہتا ہے تب یہ علامت طاقت کی ہے پس نہایت ضعف کی حالت سے جب بیمار کو طاقت آنے لگتی ہے تب بعوض چیت کے دہنی یا بائین کروٹ پر لیٹا رہتا ہے ٭ مریض اگر بیٹھا رہے یا نصف جسم کو ٹیک لگا کر سیدھا رکھے تو اِس سے تکلیف تنفس ثابت ہوتی ہے مثلاً شدید امراض شش اور قلب کی بیماریون مین یہ بات پائی جاتی ہے ٭ جب بیمار پاؤن کو سمیٹ کر چیت پڑا رہتا ہے تب اِس سے شکم کی بیماری ثابت ہوتی ہے ٭٭

مقالہ ہفتم

نشوونما مین فرق پڑجانا

واضح ہو کہ بدن کی بافت یا اعضا کے نشوونما مین دو قسم کا فرق واقع ہو سکتا ہے یا تو وہ بافت یا اعضا معمولی مقدار سے بڑھ جا سکتے ہین تب اُس حالت کو اصطلاح مین ہائے پر ٹروفی کہتے ہین اور جب مقدار گھٹ جاتی ہے یعنے وہ لاغر ہو جاتے ہین تب اُس حالت کو اصطلاح مین اٹروفی بولتے ہین ÷

اول ہائے پرٹروفی

جب جسم کی کسی بافت یا عضو کی ساخت کے معمولی اجزا زیادہ پیدا ہو جاتے ہین تب اسکو ہائے پرٹروفی کہتے ہین - لیکن بافت مذکور دو طور سے بڑھ کر موٹی ہو جا سکتی ہے - ایک تو اسکے اصلی اجزا کے زیادہ ہو جانے سے - دوسرے اسمین نئے اجزا کے پیدا ہو جانے سے - لیکن یہ یاد رہے کہ جسم کے ہر ایک عضو مین کئی قسم کی بافت ہوتی ہے اور انمین سے کوئی موٹی ہو جا سکتی ہے جس سے اُس عضو کا فعل یا تو بہتر یا بدتر ہو جا سکتا ہے مثلاً دل مین مسکیولر ٹشیو اور فائبرس ٹشیو اور چربی ہوا کرتی ہے - پس انمین سے کوئی بھی جب بڑھ جاتی ہے تب بھی یہی کہینگے کہ ہائے پرٹروفی اف دی ہارٹ ہو گیا ہے - مگر اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی عضو کی وہی ساخت بڑھ جاتی ہے جس پر اُس عضو کے فعل کی تیزی اور تندی منحصر ہوتی ہے اور اُس سبب سے اُس عضو کا فعل تیز ہو جاتا ہے ÷ مسلس بھی خاصکر بڑھ کر موٹے ہو جاتے ہین ÷

اسباب - ہائے پرٹروفی کا اکثر سبب یہ ہے کہ جب کسی عضو کو معمول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ برائیان جو نہونے پاوین جو اُسکے بغیر واقع ہو سکتی ہین

تب وہ عضو بڑھ کر موٹا ہو جاتا ہے ٭ مثلاً جب کبھی مجوف لحمی اعضا کے جیسے معدہ یا دل یا مثانہ کے دہانہ مین یا کسی اور مقام مین اس قسم کا مدک پڑ جا وسے جس سے انکے اندر کے اجزا داخل یا خارج نہونے پاوین تب اعضا سے مذکور کی ساخت مگر خاصکر سکیو-لر ٹے یشو بڑھ کر موٹی ہو جاتی ہے لیکن وہ سکیو-لر ٹے شیو جنکو اصطلاح مین رٹ-ون-ٹ ری سکیو-لر ٹے شیو کہتے ہین اکثر موٹی ہو جاتی ہے جیسے رحم تا کہ حمل کا بوجھ اس سے اٹھ سکے - اور جب خون کا کوئی فضلہ جسکا پیدا ہو کر جسم سے خارج ہو جانا نہایت ضروری امر ہے خون ہی مین رکا رہ جاتا ہے تب وہ اعضا جنکا کام اُس فضلہ کو خون سے علیحدہ کر کے خارج کر دینے کا ہے بڑھ جاتے ہین مثلاً جب گردون مین سے کوئی گردہ اپنا کام اچھی طرح نہین کر سکتا ہے تب اسکا کام دوسرے کو کرنا پڑتا ہے جس سے یہ دوسرا گردہ بڑھ جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس پھیپڑونکا بھی یہی حال ہے کہ جب ایک بیکار ہو جاتا ہے تب اُسکا کام دوسرے کو کرنا پڑتا ہے جس سے وہ دوسرا پھیپڑا بڑھ جاتا ہے ٭ جب کسی عضو کو عرصہ دراز تک معمول سے زیادہ حرکت دیا جاتا ہے تب بھی وہ بڑھ جاتا ہے جیسے زیادہ ورزش کے سبب سے کشتی گیرون کا گوشت بڑھ جاتا ہے ٭ علاوہ ازین جب کسی عضو مین معمول سے زیادہ خون آتا ہے تب بسبب زیادہ غذا پہنچنے کے وہ عضو بڑھ جاتا ہے ٭

دوم - اٹرو-فی

یہ حالت خلاف ہے حالت اول ہاے-پرٹرو-فی کے اٹرو-فی مین ایسا ہوتا ہے کہ کسی عضو کے معمولی ساخت کے اجزا یا تو مقدار مین گھٹ جاتے ہین یا تعداد مین کم ہو جاتے ہین ٭

اسباب خون کے پرورشی اجزا مین جب فرق پڑ جاتا ہے تب جسم کم و بیش

لاغر ہونے لگتا ہے یا جب خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے جیسے زیادہ خون کے نکل جانے سے یا خون کی مقدار یا خاصیت مین فرق پڑ جانے سے - اور ان بیماریون کے سبب سے بھی لاغری پیدا ہو سکتی ہے جنمین ہاضمہ بگڑ جاتا اور غذا کا استحالہ اچھی طرح نہین ہونے پاتا اور اُن مرضون کے سبب سے بھی بدن لاغر ہو جاتا ہے جنمین خون کے پرورشی اجزا زائل ہو جاتے ہین - جیسے گردون کے برائیٹس ڈیزیز اور ڈوا - بیا - بیٹیز اور سل مین ہوا کرتا ہے +

جب جسم کے کسی حصہ مین شریانی خون کم پہونچتا ہے تب وہ حصہ دُبلا ہو جاتا ہے جب کسی عضو یا بافت پر دباؤ پہونچتا ہے تب دب جانے کے سبب سے وہ عضو دُبلا ہو جاتا ہے مثلاً رسولیون کے دبانے سے ہڈیان اور جسم کے دیگر اعضا لاغر ہو جاتے ہین + بعض دوائین بھی ایسی ہین جنکے استعمال سے خاص اعضا یا بدن کی خاص بافت دُبلی ہو جاتی ہے جیسے سیماب یا آئیوڈائیڈ یا برومائیڈ اف پوٹاسیم اور کہاد دوائین یعنے جب اس قسم کی دوائین عرصہ دراز تک استعمال مین آتی ہین تب اٹرو - فی پیدا ہو جاتی ہے + اٹرو - فی مین یا تو سارا بدن مبتلا ہو جا سکتا ہے یا کوئی خاص عضو مین یہ حالت پیدا ہو جا سکتی ہے - پہلے بدن کی چربی جذب ہو جاتی ہے تب گوشت اور بعد ازان دیگر ساخت مین اٹرو - فی ہونے لگتا ہے اخیر مین خون کے اجزا کم ہونے لگتے ہین اور اندرونی اعضا مین بھی یہی بات پیدا ہو جاتی ہے + جب کوئی خاص عضو لاغر ہو جاتا ہے تب وزن اُسکا گھٹ جاتا ہے - رنگ اسکا بہ نسبت صحت کے پھیکا پڑ جاتا ہے اور اُسمین خون کی مقدار بھی کم آتی ہے +
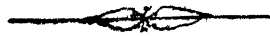
مقالہ ہشتم

ڈی-جی-نے-ریشن

جب کوئی بافت معمولی حالت سے ابتر حالت مین بدل جاتی ہے جس سے اپنا معمولی کام نہین کرسکتی ہے تب اسکو ڈی-جی-نے-ریشن کہتے ہین اور ڈی-جی-نے-ریشن کا لفظ اسصورت مین بہی بولاجاتا ہے کہ جب خون سے کوئی نئی شئے نکلکر کسی بافت کی معمولی اجزا مین جمع ہوجاتی ہے جس سے اجزاء کو راکثر جذب ہوجاتے ہین اور اخیر مین اکثر نیست ونابود بہی ہوجاسکتی ہین * ڈی-جی-نے-ریشن یعنے ابتری کئی قسم کی ہوتے ہے چنانچہ

اول فے-ٹے ڈی-جی-نے-ریشن

یعنے

چربی مین بدل جانا کسی عضو یا ساخت کا

اس قسم کی ابتری دوطور کی ہوتی ہے-ایک تو جب کوئی عضو یا بافت بالکل چربی مین بدل جاوے یا دوم اُس عضو کی ساخت مین چربی کا مادہ پیدا ہوجاوے-ذیل مین جسم کی مختلف بافت کا بیان کیاجاتا ہے کہ جب وہ چربی مین بدل جاتی ہین چنانچہ مسکیو-لر ٹے-شیو-اگرچہ اُن عضلات کے ریشہ بہی چربی مین بدل جاسکتے ہین جنکو ہم اپنے ارادہ سے حرکت مین لاسکتے ہین تاہم اس قسم کی ابتری دل کے عضلاتی ریشون ہی مین اکثر پیدا ہوتی ہے *

خون کی رگین-جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے خون کی رگین چربی مین بدل جانے کے لئے زیادہ تر قابل ہوجاتی ہین *

عصبی بافت-عصبی کیسے اور بافت بھی چربی مین بدل جاسکتے ہین چنانچہ دماغ

اور نخاع بیماری کے سبب سے جب قائم ہوجاتے ہین تب ایسا ہی ہوتا ہے کہ عضلی مادہ چربی مین بدل جاتا ہے +

اسباب - اس قسم کی ابتری کے ظاہر اسباب یہ معلوم ہوتے ہین کہ جب سارے جسم یا جسم کے خاص حصہ کی پرورش مین خلل واقع ہوتا ہے تب بافت چربی مین بدل جاتی ہین اور بڑھاپے مین اکثر بافت صحت کی حالت سے ابتری مین بدل جاتے ہین - جب جسم کے کسی حصہ مین رگون کے دب جانے یا اُنکے منفذ کے بند ہوجانے سے خون بخوبی نہین پہونچ سکتا ہے تب وہ حصہ چربی مین بدل جاسکتا ہے اور ایسی بیماریون مین بھی اِس قسم کی ابتری پیدا ہوسکتی ہے جنمین مریض بہت کمزور ہوجاتا ہے جیسے سل یا سرطان کی بیماریان ورفاس - فو - رس یا سنکھیا یا انٹے - منی کا زہر ہوجاتا ہے تب بھی یہ بات ہوسکتی ہے +

جب کوئی بافت چربی مین بدل جاتی ہے تب رنگ اُسکا پھیکا ہوجاتا ہے اور اخیر مین زردی مائل یا خفیف بھورا ہوجاتا ہے اور دبانے سے بآسانی چرجاتا ہے اور نرم ہوکر پلپلی ہوجاتی ہے - نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ ساخت عضو کی شق ہوجاتی ہے جیسے دل یا رگون مین اکثر ہوا کرتا ہے +

دوم - دفعہ اول کی ابتری مین یہ بتلایا گیا ہے کہ اعضا کی بافت بالکل چربی مین بدل جاتی ہین اس سبب سے اِنکا یہ حال ہوجاتا ہے کہ ادنی صدمہ سے بافت مذکور چرجاسکتی ہین یا ٹوٹ جاسکتی ہین - لیکن اِس دفعہ دوم کی ابتری مین ایسا ہوتا ہے کہ خود بافت مین کسی قسم کا تغیر نہین واقع ہوتا - چربی کا مادہ خون سے نکلکر اُن بافتون کے بیچ بیچ کی جگہہ مین ایسا جمع ہوجاتا ہے کہ بافت مذکور اُسمین دب جاتی ہین مگر زائل نہین ہوتی لیکن کچھہ عرصہ بعد اُس چربی کے دباؤ کے سبب سے بافت مذکور کی حالت بھی ابتر ہونے لگتی ہے یہانتک کہ جاذب ہوکر نیست و نابود ہوجاتی ہین - چنانچہ شحم

آدمی مین اور دل مین اور جگر کے کیسون مین ایسا ہی ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا +

اسباب - جب خون مین بکثرت چربی ہوتی ہے تب آدمی شحیم ہوجاتا ہے اور اندرونی اعضا کی بافت کے درمیان بہی چربی جمع ہوجاتی ہے اور خون مین زیادہ چربی اسوقت ہوتی ہے کہ جب آدمی زیادہ روغن دار قسم کی غذا کہاتا ہے جس سے چربی بن سکے اور عیش وعشرت مین رہنا ریاضت کا نہ کرنا ہی باعث چربی کے زیادہ جمع ہوجانیکا ہوتا ہے علاوہ ازین عادات مذکورہ بالا سے جسم مین جو چربی بنتی ہے وہ جسم کے کام مین خرچ نہین ہونے پاتی خون ہی کے اندر جمع ہوتی رہتی ہے +

بعض ایسی بیماریون مین جیسے آدمی کا بدن لاغر ہوجاتا ہے اعضا مین چربی جمع ہوجاتی ہے خاصکر جگر مین مثلاً سل کی بیماری مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ سارا بدن لاغر ہوجاتا ہے اور اسکی چربی جذب ہوکر جگر مین جمع ہوجاتی ہے جس سے جگر چربی مین بدل جاتا ہے +

جب دم لینے کا کام اچھی طرح انجام نہین پاتا ہے یعنے آدمی دم اچھی طرح نہین لے سکتا ہے تب جسم کی چربی بہی معمولی طور پر خرچ ہونے نہین پاتی مثلاً بعض شش اور دل کی بیماریون مین ایسا ہی ہوتا ہے +

جب اعضا کی ساخت کے درمیان چربی جمع ہوجاتی ہے تب وہ بڑہ جاتے ہین اور انکی شکل مین بہی فرق پڑجاتا ہے اور انکے کنارے گول ہوجاتے ہین اور رنگ انکا چربی کے رنگ کا سا سفید ہوجاتا ہے اور ساخت نہایت ملائم انگلی سے دبائیے یا انکو کاغذ پر رکھ دیجئے تو چربی کا دہبا لگ جاتا ہے +

کیال - کے - ری - اَش

ڈی - جی - نے - ریشن

اعضاء کی ساخت مین ایک اور قسم کی ابتری ہوجاتی ہے جسمین یا عضون کے

درمیان چونہ یا مٹی کے قسم کا مادہ جمع ہوجاتا ہے - یہ مادہ ابتدا مین خرد خرد ذرات
کی شکل کا ہوتا ہے اور خاصکر بافتون کے درمیان مگر بعض دفعہ خود اُنکے اندر بہی جمع
ہوجاتا ہے - مادہ مذکور بظاہر چربی کی شکل کا ہوتا ہے معدنی تیزابون کے ملانے سے
حل ہوجاتا ہے اُسوقت جوش کہاکر اس سے کار - با - نک ایسڈ کی ہوا کے بُلبُلے پیدا
ہوتے ہین کیونکہ وہ مادہ از قسم کار - بو - نٹ کے ہوتا ہے - پہلے پہل تو یہہ مادہ
خون کی چہوٹی چہوٹی رگون کے چارون طرف جمع ہوتا ہے مگر کچہہ عرصہ بعد اسقدر
بڑہ جاتا ہے کہ اُسکے بڑے بڑے ڈلے بنجاتے ہین + اُس مادہ مین چونا اور مگنیشیا
کے مرکبات از قسم کار - بونیٹ اور فاس - فٹ کے ہوتے ہین + یہ مٹی کا مادہ خاصکر
ایسے بافتون مین جمع ہوتا ہے جنمین جان نہین ہوتی اور جنمین پہلے کسی اَور قسم
مگر خاصکر چربی کے قسم کی ابتری پیدا ہوگئی ہو - اِس مٹی کے قسم کی ابتری مین شرائین
اور دل کے کیواڑ اور دل کے دہانے اکثر مبتلا ہوتے ہین اور انکا نقصان اُنہی کی
ساخت مین زیادہ تر نمایان ہوتا ہے - مگر یہ مادہ جسم کی اَور اَور ساخت مین بہی
پیدا ہوسکتا ہے +

اسباب - جیسا کہ اوپر بتلایا گیا ہے اِس قسم کی ابتری کیحالت اُسوقت
پیدا ہوتی ہے کہ جب ساخت بیجان ہوجاتی ہے یا اُسمین خون سے پرورشی
اجزا کے لینے کی طاقت نہین ہوتی جیسا کہ بڑہاپے مین ہوتا ہے اور جب کسی خاص
مقام پر یہ بات ہوتی ہے تب اِسلئے ہوتی ہے کہ وہان خون شریانی کافی مقدار
مین نہین پہونچتا یا آہستہ آہستہ دورہ کرتا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب بافتون
مین اِس قسم کی طاقت نہین ہوتی ہے کہ جس سے وے اُس خون کو اپنی پرورش
کے لئے لے سکین جسمین کار - بو - نٹ اور فاس - فٹ کے قسم کے نمک حل شدہ
ہوتے ہین تب نمک مذکور کسی عضو مین جمع ہوجاتے ہین یا ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ

خود وہ نمک خون سے نکلکر جمع ہوجاوین کیونکہ جب خون کا دورہ سست ہوجاتا ہے
تب وہ کار - با - نیٹ - اسڈ کی ہوا جسمین نمک مذکور حل کئے ہوتے ہین خون سے
علیحدہ ہونے لگتے ہین اور اُسوقت بہی وہ نمک جمع ہوجا سکتے ہین کہ جب خون مین
بکثرت ہوتے ہین جیسے کے - ریٹ اور ٹیکٹ - رو - سیشن کی بیماری مین ہوا کرتا ہے +
جس مقام پر وہ اجزا مٹی یا پتہر کی قسم کے جمع ہوتے ہین وہ جگہہ کہُردری اور سخت
مثل سینگ کے ہوجاتی ہے اور ایسی کہ دبانے سے جلد ٹوٹ بہی جاتی ہے - جب
ساخت کی یہ حالت ہوجاتی ہے تب نتیجہ اسکا بہت بُرا ہوتا ہے مثلاً جب شرائین
مین اس قسم کی ابتری واقع ہوتی ہے تب منفذ انکا تنگ ہوجاتا ہے اور نرمی اور لچک
انکی جاتی رہتی ہے جس سے بآسانی ٹوٹ پہوٹ جا سکتی ہین تب اُس حصہ مین
خون کم پہونچتا ہے اور وہ حصہ جسم کا لاغر (اٹرو - فی) ہونے لگتا ہے یا حالت اُس
کی ابتر ہوجاتی ہے یا وہ مُردار پڑجاتا ہے یا اُسمین خون جم کر ڈلے بنجاتے ہین جس سے
منفذ اُن رگوں کا رُک جاتا ہے یا رگہاے مذکور کے ٹوٹ جانے سے خون جاری
ہوپڑتا ہے اور جب اس قسم کی ابتری دل کے کیواڑون اور دروازون مین لاحق ہوتی
ہے تب دل کے اندر خون کے آنے جانے مین اور دل کے صحیح افعال کے اچھی طرح
انجام پانے مین نہایت مزاحمت ہوتی ہے علاوہ اُن ابتریون کے جنکا ذکر اوپر
کیا گیا ہے جسم کی ساخت کئی اَوْر حالتون مین بدل جاسکتی ہے مثلاً دباؤ یا رگڑ کے
سبب سے انکی حالت فائی - برس ٹے ریشو مین بدل جاسکتی ہے تب اُس کو
فائی - برائیڈ ڈی - جی - نے - ریشن کہتے ہین اور جب بافت اصلی حالت سے نرم
ہوجاتی ہین یا پگہل جاتی ہین تب اُسحالت کو میو - کائیڈ ڈی - جی - نے - ریشن بولتے
ہین اور کو - لائیڈ ڈی - جی - نے - ریشن اُس ابتر حالت کو کہتے ہین جسمین ساخت گل کر
پلپلی مثل فالودہ کے ہوجاتی ہے +

مقالہ نہم

چھوت

چھوت کیا چیز ہے - اکثرون کو اس بات کی سمجھ اچھی طرح نہین ہے پس اسکا مفصل حال اس موقع پر بیان کیا جاتا ہے ؛

اصطلاح مین چھوت کو کن - ٹے - جی - ان کہتے ہین - واضح ہو کہ چھوت کی بیماری یعنے کن - ٹے - جی - اس ڈیزیز وہ بیماری ہے جو ایک متنفس سے دوسرے کو لگ جاتی ہے چاہے وہ دونو متنفس ایک ہی نوع کے ہون یا الگ الگ دو نوع کے - اور جس شے کی چھوت لگ جاتی ہے اسکو اصطلاح مین کن - ٹے - جی - ان یعنے چھوت کہتے ہین ؛

چھوت کی اصل کیا ہی کن حالتون مین ہوتی ہی اور کیونکر پہیلتی ہے

اُن جھگڑون کو ہم چھوڑ دیتے ہین کہ چھوت کا زہر ابتدا کیونکر پیدا ہوتا ہے اور یہ کہ وہ ازخود پیدا ہو سکتا ہے یا نہین - شاید متعدد بیماریان ایسی ہون کہ جن مین چھوت ازخود پیدا ہو جاتی ہے بلکہ اکثر امراض متعدی کا یہ قاعدہ ہے کہ اُنکی چھوت ایک انسان سے دوسرے کو لگ جاتی ہے اور چند ایسی بھی ہین کہ جنکی چھوت حیوان سے آدمی کو لگ جاتی ہے جیسے وِکٹ - سا - نا اور ہائیڈرو - فو - بیا اور گلان - ڈرس اور ان امراض مین سے بعض بیماریان ایسی بھی ہین کہ جنکی چھوت دوبارہ اُسی یا کسی اور حیوان مین پہنچائی جا سکتی ہے مگر اس صورت مین اُس چھوت مین تغیرات پیدا ہو جاتے ہین ؛ بعض محققین کا ایسا بھی خیال ہے کہ گاہے گاہے چھوت کا زہر نباتات سے بھی حاصل ہو سکتا ہے ؛

چھوت مختلف شکلونمین ہوتی ہے اور مختلف طریقون سے لگ جاتی ہی ایک
خاص جماعت کی بیماریان ایسی ہین جو جسم پر حیوانی یا نباتی مادہ کے پیدا ہونے سے
ظاہر ہوتی ہین جیسے اِس - کے - ہیز اور مختلف قسم کے ٹے - نیا (دیکھو باب امراض
جلدیہ) اور بعض ایسا قیاس کرتے ہین کہ جاندار کیسون سے چھوت پیدا ہوتی ہی
جیسے سرطان کی بیماری ہی مین ہوا کرتا ہے - اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ انفلامیشن
کے مقام یا زخم کی جگہہ کی پیپ یا کوئی اور موذی مادہ سے چھوت کا زہر پیدا ہوتا
ہے جیسے سوزاک اور آتشک اور چیچک اور گلان - ڈراس اور پرسوت کی بیماری
(پیوزٹ - پے - رل پے - ری - ٹو - نائی - ٹس) مین ہوا کرتا ہے علاوہ ازین چھوت
کا زہر پھنسیون کے مادہ مین یا اُسکے کھرنڈ مین بھی ہوا کرتا ہے جیسے چیچک کی بیماری
مین ہوتا ہے - بہتیرے چھوت کے زہر ایسے ہی ہین کہ اُنکی صورت شباہت کچھہ
بھی نہین ہوتی اِس قسم کے زہر جسم کی مختلف رطوبتون کے تبخیر اور فضلات سے اُڑنے
لگتے ہین خاصکر اُن رطوبات اور فضلات سے جو تشش اور جلد سے پیدا ہوتے ہین اور
انمین سے بعض زہر ایسے ہین جو سانس کی ہوا مین ہوا کرتے ہین جیسے ہوپنگ کاف
مین اور بعض مختلف فضلات کے تبخیر مین ہوتے ہین جیسے چیچک مین ہمرض
رسکار - لے - ٹے - نا کا زہر جلد کے اُس اپے - تھے - لیم مین بکثرت ہوا کرتا ہی
جو اِس بیماری مین جھڑ جاتا ہے اور اُس زہر کی چھوت عرصہ دراز تک مریض کے
کمرہ مین چھپی رہ سکتی ہے ۔ ہیضہ اور ٹائی - فائیڈ فیور کی چھوت صرف براز
کے ذریعہ پھیل سکتی ہے - یہ چھوت رو در ن سے حاصل ہوتی ہے اور ہر قسم کے فضلات
مین لگ جا سکتی ہے بشرطیکہ اُن فضلات مین چھوت مذکور مخلوط ہو جاوے "
مرض ہائیڈرو - فو - بیا کی چھوت لعاب دہن کے ذریعہ لگ جا سکتی ہے - یہ بھی یاد
رہے کہ جب کوئی شخص کسی متعدی بیماری سے مرجاتا ہے تو اُسکی نعش کے تبخیر سے

اُس مرض کی چہوت اَوْروں کو لگ جاسکتی ہے تجربہ مذکور کا یہ اثر موت کے بعد عرصہ تک رہ سکتا ہے +

اِس چہوت کی نسبت دوسری بات یہ دریافت کرنی چاہئے کہ یہ چہوت ایک حیوان سے دوسرے کو یا ایک انسان سے دوسرے کو کیونکر لگ جاتی ہے اور جسم کے اندر کیونکر داخل ہوتی ہے بعضدفعہ تو اسبابات کا کرنا ضرور پڑتا ہے کہ جس چیز مین اُس چہوت کا زہر ہوتا ہے اُسکو جسم کی بافت کی باریک رگون مین داخل کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ جذب ہوجاوے جیسے ٹیکا لگانے مین کیا کرتے ہین علاوہ ازین زہر مذکور جب جلد یا میوکس پردہ کے کسی زخم یا چہلی ہوئی جگہہ مین لگ جاتا ہے تب وہ خون مین جذب ہوجاتا ہے مثلاً ہایڈرو - فو - بیا اور آتشک اور وک - سائی نا ایسی بیماریان ہین جنکا زہر ترکیب مذکورۂ بالا سے خون مین جذب ہوکر وہ بیماریان پیدا کردیتا ہے - ایک اَوْر ترکیب چہوت لگجانے کی یہ ہی سبب کہ زخم نہی ہو زہر اگر کسی خاص مقام پر صرف لگ ہی جائے تب بہی اپنا اثر پیدا کرکے اُس خاص مرض کو ظاہر کردیتا ہے جسکا وہ زہر ہوتا ہے - لیکن وہ طریقہ چہوت کے لگ جانے کا صرف اِسطرح ہوتا ہے کہ جب زہر مذکور جسم کے میوکس پردون مین لگ جاتا ہے جیسے سوزاک مین اور پیو - ریو - لنشٹ اف - تہال - میا مین ہوا کرتا ہے +

پے - رہی - سائیٹ قسم کی بیماریون کی چہوت ایک جسم سے دوسرے جسم مین لگ جانے سے بیماری پیدا کرتی ہے + جیسے اس - کے - بیز کی بیماری مین ہوا کرتا ہے - بہتیری چہوت کی بیماریان ایسی بہی ہین جو بلا کسی قسم کے سبب کے لگاؤ کے ایک انسان سے دوسرے کو لگ جاتی ہین - چنانچہ اِسصورت مین ایسا ہوتا ہے کہ چہوت کا مادہ اِردگرد کی ہوا مین پہیلجاتا ہے اور تب اچہوتا آدمی یا تو اُسکو سونگہہ لیتا یا کہا جاتا ہے یا اس شخص کی جلد اُس مادہ کو جذب کرکے خون مین پہونچادیتی ہے - چہوت جب

اِس ترکیب سے لگ جاتی ہے تب اُسکو اصطلاح مین اِن فکشن کہتے ہین علاوہ
ازین مادہ چہوت کا کہانے پینے کی چیزون مین بہی ملجا سکتا ہے جیسے دودہ مین جسکی پینے
سے انسان کے جسم مین وہ مادہ داخل ہوسکتا ہے اور وہی چہوت کا مادہ کپڑون مین
بہی لگ جاسکتا ہے خاصکر پشمینہ یا ریشمی یا سوتی کپڑون مین اور بستر مین بہی لگ جا سکتا
ہے جیسے توشک رزائی اور لحاف وغیرہ مین اور مادہ مذکور بالوئین بھی چمٹا رہ سکتا ہے۔
غرض اشیاے مذکورہ بالا سے لوگون مین پہیلجا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ چہوت کا مادہ
اُن چیزون مین عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے اور عرصہ دراز بعد پہیلکر بیماریان پیدا کرسکتا
ہے ہان اسصورت مین ایسا ہوسکتا ہے کہ جب کچہہ عرصہ گذر جاتا ہے تب تیزی اسکی
کم ہوجا سکتی ہے ۔ ایسا بھی دیکہا گیا ہے کہ جو لوگ مریض کے پاس سے ہوکر تندرست
آدمیون مین جاملے ہین اُنکے ذریعہ چہوت کا مادہ اُن تندرست آدمیون مین پہیل گیا
ہے جس سے وہ لوگ مرض مین مبتلا ہوگئے ہین اور ایسا بھی دیکہا گیا ہے کہ دہوبی کے
گہر سے جو دُہلے ہوئے کپڑے آئے ہین یا جب مدرسہ مین کوئی وبائی بیماری موجود ہو وہان سے
بچون کے کپڑے جب گہر بہیجے گئے ہین تو اُن کپڑون کے ذریعہ بہی مرض پہیل گیا ہے علاوہ
ازین خون کے ذریعہ گاڑیون کے ذریعہ اور بہتیری اور چیزون کے ذریعہ بہی چہوت کا مادہ
پہیل جا سکتا ہے ۔ اور گہرون کے اسباب اور صحن اور کمرون کی دیوارون مین مادہ مذکور
لگا رہ سکتا ہے ۔ پس یاد رہے کہ جب کسی گہر مین کوئی مریض ہوتا ہے تو اُسمین اُس
وبائی مرض کا مادہ عرصہ تک لگا رہتا ہے پس جبتک اُس گہر کو ترکیب دافع عفونت
سے اچھی طرح پاک نہ کیا جاوے تبتک لوگون کو اُسمین بسنا نہ چاہئیے ۔ وبائی مرضون
کا مادہ مورومگس کے ذریعہ بہی پہیل سکتا ہے چنانچہ بیمار پر بیٹہکر جب وہ مکہیان تندرست
آدمیون پر جا بیٹہتی ہین تب وہ بھی اِس مرض مین مبتلا ہوسکتے ہین اور ایسا بہی ہو سکتا
ہے کہ مکہیان مریض کے بول و براز سے مرض کی چہوت کو اور جگہہ پہیلا سکتی ہین

لیکن سب سے بہاری ذریعہ وبائی مرضون کے پہیلا دینے کا پینے کا پانی ہے - مثلاً اس ترکیب سے ہیضہ اور ٹائی - فائیڈ فیور کی وبا اِسطرح پہیل سکتی ہے کہ اُن امراض کے بیمارونکا بول وبراز اُس پانی مین ملجا سکتا ہے جو پینے کے کام مین آتا ہے (دیکہو باب حفظ صحت)*

جب چہوت کا مادہ ہوا مین ملکر کسی آدمی کو جالگتا ہے تب اُسکی جلد پر یا اُسکے منہہ یا ناک حلق ہوا کی نالیون معدہ اور رودہ اور جسم کے دیگر حصون کے بیرو - کس پردہ پر چمٹ جا سکتا ہے اور وہان سے زیادہ تر باریک پردون مین نفوذ کرکے میو - کس پردہ کی موٹی ساخت مین جمع ہوکر جلد کے ایپے - تہے - لی - ال کیسون کے نہایت باریک باریک مشبک کے اندر سے باریک باریک عروق شعریہ اور عروق جاذبہ مین منجذب ہوجاتا ہے اور تب سارے جسم کے خون مین ملجاتا ہے جلد جب پہٹ لی ہوئی ملایم اور مرطوب ہوتی ہے یا عروقِ شعریہ جب کمزور اور پہیلی ہوتی ہین اور جب اُن مقامات مذکورۂ بالا کے کسی جگہہ کوئی زخم یا کوئی جگہہ چہلی ہوئی ہوتی ہے تب اُس مادہ کو خون مین جذب ہوجانے کا نہایت عمدہ اور آسان موقع ملجاتا ہے اور ایک اَور موقع اِسکے جذب ہوجانیکا وہ بہی ہے کہ بچہ پیدا ہوجانے کے بعد جب رحم پہیلا ہوا اور ڈہیلا ہوتا ہے ؞

مختلف بیماریون کی چہوت کے لگ جانے کے طور مین بہی فرق ہے - مثلاً چیچک اور مے - زلس اور اسکار - لٹ فیور کا زہر ایک آدمی سے دوسرے مین نہایت آسانی سے سرایت کرجاتا ہے مگر ٹائی - فائیڈ فیور کا کم ؞ اِن - فلو - اِن - زا کی بیماری کی چہوت نہایت پہیلانے کے قابل ہے ؞ ٹائی - فس فیور کی چہوت کا یہ حال ہے کہ مریض کے اِردگرد گہرا رہتا ہے اور باہر کی ہوا مین ملکر زایل ہوجاتا ہے ؞ اگرچہ یہ بات ہے کہ چہوت کا مادہ جسقدر زیادہ اور جتنا تیز ہوتا ہے اُتنا ہی جلد ایک سے دوسرے آدمی کو لگجاتا ہے لیکن گاہے ایسا بہی ہوتا ہے کہ اُس مادہ کی مقدار بہت ہی تہوڑی ہو پہر بہی اُس سے بیماری پہیلا سکتی ہے ؞ مختلف اوقات کے اندر چہوت کے مادہ کی تیزی

مین بھی فرق ہوتا ہے چنانچہ اِسیواسطے کوئی وبا شدید اور کوئی خفیف ہوتی ہے اور چہوت کے مادہ کی تیزی یا گندے جسم کے اندر اِسکے داخل ہونے کی ترکیب پر بھی منحصر ہے مگر مادہ مذکور اُسوقت زود اثر ہوجاتا ہے کہ جب اِس سے کسی اَور کو ٹیکا لگایا جاتا ہے + اور ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب کوئی چہوت کا مادہ کسی آدمیون کے جسم کے اندر سے گزر لیتا ہے تب طاقت اُسکی گھٹ جاتی ہے +

چہوت کے مادہ کے لگ جانے سے اُس بیماری کا ظاہر ہوتا یا نہونا اُس شخص کے مزاج اور طبیعت اور صحت کیحالت اور اُسکے عادات پر بہت سا کچھہ حصر رکھتا ہے + اگرچہ یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شخصکو کوئی متعدی بیماری ایک دفعہ ہوجاتی ہے تب وہ شخص اُس بیماری مین دوسری دفعہ اکثر مبتلا نہین ہوتا لیکن ایسا بہی ہوتا ہے کہ گاہے گاہے اُسکو وہ مرض کئی مرتبہ ہوجاتا ہے مگر جب وہ بیماری دوسری دفعہ ہوجاتی ہے تب بہ نسبت دفعہ اول کے خفیف ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی شخص ایک ہی وقت کے اندر دو متعدی بیماریون مین مبتلا ہو جاوے لیکن جب ایسا ہوتا ہے تب وہ دونو بیماریان آپسمین مل جلکر ایک دوسرے کے اثر مین فرق ڈالدیتی ہین - بعض حالات مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک متعدی بیماری دوسری متعدی بیماری کو پیدا ہونے نہین دیتی ہے خواہ کچھہ عرصہ کے لئے خواہ ہمیشہ کیواسطے نہین تو اُنکے اثر کو بہت ہی کم کر دیتی ہے جیسا کہ گاے کی سیتلا کے ٹیکا سے چیچک کا حال ہوجاتا ہے - بعض شخص ایسے بہی ہوتے ہین کہ جنکو متعدی بیماریون کی چہوت لگتی ہی نہین اِسصورت مین ایسا قیاس کرتے ہین کہ اُس شخصکو شکم مادر مین وہ بیماری نکل چکی تہی + چہوت کے مادہ کا کم یا زیادہ پھیلنا خارجی حالات پر بہی بہت حصر رکھتا ہے چنانچہ حفظ صحت کے قاعدون کی پابندی جب اچھی طرح نہین ہوتی ہے تب بہتیری متعدی زہرون کا اثر تیز ہوجاتا ہی خاصکر

ٹائی - فس فیور اور ری - لیپ - سنگ فیور کے زہرونکا یہ حال اکثر ہوتا ہے ایسا
قیاس کرتے ہین کہ ہیضہ اور ٹائی - فائیڈ فیور کی چہوت مین جب پانی ملجاتا ہی تب
زیادہ تر تیز اور تند ہوجاتا ہے اور بعض محققین یہ بہی فرماتے ہین کہ چہوت کا مادہ جب
پہلے پہل خارج ہوتا ہے تب وہ مضر صحت نہین ہوتا بلکہ کچہہ عرصہ بعد اُسمین سمیت آجاتی
ہے چہوت کے مادہ کا کم یا زیادہ تند ہونا آب وہوا اور موسم پر زیادہ حصر رکہتا ہے
مثلاً بعض چہوت کی بیماری کے پیدا ہونے کے لئے حرارت زیادہ چاہئے برعکس اسکے
بعض چہوت کی بیماری زیادہ گرمی سے رُک جاتی ہے * مگر جب چہوت کے مادہ مین
نہایت شدت کی گرمی یا نہایت شدت کی سردی لگائی جاتی ہے اور جب اس پر
کیمیائی اشیا کا اثر پہنچایا جاتا ہے تب وہ زہریلا مادہ زایل ہوکر بیکار ہوجاتا ہے -
چنانچہ جو بیماریان چہوت کے زہرون سے پہیلتی ہین انہین ترکیبون سے اُنکو ہم روک
سکتے ہین مثلاً وہ کیمیائی اشیا جو چہوت کے زہریلے مادہ کو زایل کرکے بیکار کردیتے
ہین یہ ہین جیسے کلو - رین اور آیو - ڈین اور ہائی - پو - کلورائیڈ اف لایم اور کلورائیڈ
اف زنک اور سل - فیو - رس اسڈ اور کار - بو - لک اسڈ اور کرے - سی - لک اسڈ
اور کان - ڈیز - فلوئیڈ اور کلو - ری - لم *

کن - ٹے - جی - ان یعنی چہوت کیا چیز ہے - واضح ہو کہ بعض متعدی
امراض صریحاً نباتی یا حیواتی مادہ سے پیدا ہوتے ہین کہ جنکا تخم انسان کے جسم پر ہوتا
ہے - مگر اُن بیماریون مین سے ہر یک بیماری الگ الگ قسم کی نباتی یا حیوانی مادہ
سے پیدا ہوتی ہے - پس وہ خاص مادہ جس سے وہ خاص قسم کے متعدی امراض پیدا ہوتے
ہین اُنکی نسبت ایسا قیاس کرتے ہین کہ اُن ہرایک مرض کے پیدا کرنے کے لئے خاص
خاص قسم کا موذی مادہ یا زہر ہوتا ہے جس سے وہی خاص بیماری پیدا ہوتی ہے کوئی اَور
بیماری اُس خاص مادہ سے نہین پیدا ہوسکتی اور جبتک اُس خاص زہر کا اثر جسم مین

نہین ہوتا تبتک وہ خاص بیماری پیدا نہین ہوسکتی غرض اسی قیاسی امر کو اصطلاح
مین کن - ٹے - جی - ان یا وائی - رش کہتے ہین ۰

بعض متعدی امراض مگر خاص کر وہ جو انفلامیشن کے قسم کے ہوتے ہین اُن مین خاص
قسم کے موذی مادے پیدا ہوجاتے ہین جیسے پیپ ۰

کن - ٹے - جی - ان یعنی چہوت کی اصلیت کی نسبت فی زمانا دو اصول کو نہایت
غلبہ ہے - ایک کو کے - می - کل تہیوری اور دوسرے کو وائی - ٹل تہیوری کہتے ہین ۰
پہلے اصول کی نسبت ایسا قیاس کرتے ہین کہ مختلف متعدی مرض کی چہوت کا مادہ الگ
الگ ہوتا ہے یا وہ چہوت کا مادہ منجمد یا سیال یا ہوائی ہوتا ہے اور یہ کہ اسمین کیمیائی
تغیرات جلد پیدا ہوجاتے ہین جس سے اُسکی شکل بدل جاتی ہے ۰

چہوت کی اصلیت کی نسبت دوسرا اصول جسکو اصطلاح مین وائی - ٹل یا جرم تہیوری
بہی کہتے ہین یہ ہے کہ اس اصول کے بموجب ایسا قیاس کرتے ہین کہ کل متعدی امراض جاندار
مادہ سے پیدا ہوتے ہین جنکو جرم کہتے ہین ۰ اور یہ کہ ہر ایک چہوت کی بیماری الگ
الگ جاندار مادہ سے پیدا ہوتی ہے لیکن اس بیماری پیدا کرنیوالے جرم یعنی تخم کی
خاصیت کی نسبت اور اسباب کی نسبت کہ تخم مذکور ٹہیک کس ترکیب سے بیماری کو پیدا
کرتا ہے اطبا کی رائے مین اتفاق نہین ہے لیکن علی العموم ایسا قیاس کرتے ہین کہ جرم
مذکور نہایت خرد و خرد جاندار ہوتے ہین اور یہ کہ نباتات کے قسم کے ہوتے ہین گو
بعض محققین اُنکو حیوانی مادہ بتلاتے ہین اور کوئی تو اُنکو بیک - ٹری - آ اور کوئی
بے - سی - لائی اور کوئی مائی - کرو - کاک - سائی اور کوئی اُسکو کسی اَور نام سے نامزد
کرتے ہین ۰ اور یہ جاندار مادے کس قسم کا اثر پیدا کرکے بیماری کو ظاہر کرتے ہین اس
باب مین بہی اطبا کی رائے مین اختلاف ہے لیکن ایسا اکثر قیاس کرتے ہین کہ خود وہ
مادے ہی چہوت ہین اور یہ کہ اُنکے جاندار ہونے کے سبب سے انمین بیماری پیدا

کرنے کی استعداد موجود ہے ٭

چھوت کا مادہ جسم پر کس قسم کا اثر پیدا کرتا ہے اور اُس مادہ مین کس کس قسم کے تغیرات واقع ہوتے ہین - واضح ہو کہ چھوت کے مادہ کا اثر یا تو کسی خاص مقام کی صرف سطح پر محدود رہتا ہے جیسے اِسکے - ہیٖر اور شاید سوزاک مین بھی ہوا کرتا ہے یا بعض چند موقع مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ بظاہر تو اثر اُسکا کسی خاص مقام پر پیدا ہوتا ہے لیکن آخر کار سارے جسم مین پھیلجاتا ہے جیسے آتشک کے مادے یا ٹیکا کے وزریعہ گاے کی سیتلا یا چیچک کا مادہ لیکن ایسے مادہ کے اثر کی نسبت قاعدہ یہ ہے کہ اِس مادہ کا پہلا اثر سارے جسم پر ہوتا ہے جس سبب سے جسم کے خاص خاص مقامات پر اسکا اثر ظاہر ہو پڑتا ہے ٭

جب خاص خاص بیماریان خاص خاص مقامات سے شروع ہوتی ہین جیسے آتشک یا ٹیکا لگانیسے چیچک کی بیماری تب وہ لم - فاٹک گلانڈس کے وزریعہ (یعنے غدود جاذبہ) جو اُس مقام کے عین اوپر ہوتے ہین اُس خاص زہر کا اثر پیدا ہوجاتا ہے ٭ خاص اُسی وقت یا قریب اُسوقت کے کہ جب اِس قسم کے تغیرات کا زور و شور رہتا ہے بخار کی علامتین ظاہر ہو پڑتی ہین اور تب تھوڑے عرصہ بعد خاص قسم کے بخارات نمودار ہوجاتے ہین لیکن گاے کی سیتلا مین اِس قسم کے بخارات نہین پیدا ہوتے ٭ جن بیماریون مین پہلے پہل بظاہر کسی خاص مقام پر اُس زہر کا اثر نمودار نہین ہوتا تو اُسصورت مین ایسا قیاس کرتے ہین کہ اُن مختلف چھوت کے مادونکا اثر پہلے پہل خون پر یا جیسے بعض تصور فرماتے ہین وہ اثر نظام عصبی پر ہوتا ہے - لیکن بعض محققین ایسی بیماریون کی نسبت بھی یہ قیاس کرتے ہین کہ اُنکے بھی زہر کا اثر پہلے پہل ایسے مقام یا مقامات پر ہوتا ہے کہ جہان سے زہر مذکور جسم کے اندر سما گیا تھا اور تب اوپر کی لم - فاٹک غدود مین تغیر پا کر سارے جسم کو مبتلا کر لیتا ہے ایسا قیاس خاصکر مرض ٹیف - تھے - ریا

اور ربیضیہ اور ٹائی - فایئڈ فیور کے پیدا ہونے کی نسبت کیا جاتا ہے لیکن چاہے وہ قیاس کیسا ہی کیا جاوے اُن مختلف بیماریونکا اثر سارے جسم پر اور خون پر بھی نہایت جلد ہو جاتا ہے +

غرض جب چھوت کا مادہ جسم مین سرایت کر گیا تب جلد بڑھنے لگتا ہے اور جرم - تھیوری کے بموجب (دیکھو اوپر) جرم یعنے تخم بکثرت پیدا ہونے لگتے ہین شاید خون کے البیومن کو کھا کر یا رگون کی دیوارون یا جسم کی بافتون کا ناس کر کے بڑھتے جاتے ہون - غرض اس ترکیب سے نہایت ہی تھوڑا سا چھوت کا مادہ جب جسم کے اندر داخل ہو جاتا ہے تب اُس سے اور پیدا ہو کر بہت سا بنجاتا ہے +

پس وہ چھوت کا مادہ خون کے وسیلہ سے سارے جسم مین پھیلتا ہے اور جسم کے اُن بافتون مین پہونچ جاتا ہے جہان اُسکے بڑھنے کے لیے عمدہ موقع ملتا ہے + پہلے تو جسم مین اسکے اثر کی کوئی بھی علامت ظاہر نہین ہوتی یعنی مادہ مذکور کچھہ عرصہ تک بیکار پڑا رہتا ہے - اگرچہ بیکاری کا زمانہ مختلف بیماریون مین مختلف ہوتا ہے پھر بھی ہر ایک مرض مین وہ زمانہ قریب ایک خاص حد تک کا ہوتا ہے - چھوت کی بیکاری کا وہ زمانہ ہوتا ہے جو چھوت کے مادہ کے جسم کے اندر داخل ہونے سے لیکر مرض کی ابتدائی علامتون کے پہلے پہل ظاہر ہونے تک رہتا ہے اور اس عرصہ کے مابین یا تو بیماری کی کوئی بھی علامت نہین پیدا ہوتی یا جو ہوتی ہے وہ اُس خاص مرض سے چندان تعلق نہین رکھتی بعض دفعہ زہر کی بیکاری کا زمانہ دراز ہوتا ہے مثلاً ہائیڈ - روفو - بیا مین مہینون تک زہر بیکار پڑا رہتا ہے +

اس بیکاری کے زمانہ کو اصطلاح مین پیریڈ اف انکیوبیشن کہتے ہین - چھوت کے زہر کا یہ قاعدہ ہے کہ جب اس قسم کا ہوتا ہے جس سے بخار ہو جاوے تب اُسکے اثر کی پہلی علامت بخار کی ہوتی ہے چنانچہ لرزہ ہو کر کل علامات بخار کی

پیدا ہوجاتی ہین - اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاوہ بخار کے بیماری علامات خاصہ بھی ظاہر ہوجاتی ہین بعضے دفعہ جسم پر چھوت کا اثر اس شدت سے ہوتا ہے اور وہ اثر اسقدر جلد بڑہ جاتا ہے کہ اُسکے عین ابتدا ہی مین بیمار تلف ہوجا سکتا ہے - اور جو بچ رہا تو ایک خاص عرصہ کے بعد وہ اثر جس بیماری کے زہر کا ہوتا ہے یا تو خاص جگہہ پر پیدا ہوجاتا ہے یا اُس بیماری کی خاص خاص بُرائیان ظاہر ہوجاتی ہین مثلاً وہ بُرائیان یا تو ایک ہی بافت یا صرف ایک ہی عضو مین محدود رہتی ہین یا جسم کے کئی حصّے اُس مین مبتلا ہوجاتے ہین جب چھوت کے زہر کے خاص اثر کے پیدا ہونے کو کچھہ عرصہ گزر جاتا ہے تب علامتون کو تخفیف ہونے لگتی ہے زہر بڑہنے سے رُک جاتا ہے آخر کار جسم سے بالکل خارج ہوجاتا ہے ❊

یہ بات یاد رہے کہ چھوت کی جو جو خاص بیماریان ہین اُنکے ہر ایک کے اپنا اپنا دور باقاعدہ پورا کرتے ہین اور صرف یہی نہین بلکہ اُن درجونکا دور ایک حد تک ہٹتا ہے علاوہ ازین امراض مذکور بعض دفعہ تو نہایت خفیف ادرکا ہے ایسے شدید ہوجاتے ہین کہ ردی علامت پیدا کر کے بیمار کو ہلاک کر ڈالتے ہین ❊

مقالہ دہم

اپے - ڈی - مک یعنی وبا

بعض بیماریان مخلوق مین خاص خاص طور پر پہیلتی ہین غرض بموجب اِسکے اُن کو کئی قسمون مین تقسیم کرتے ہین مثلاً اِن کو اس - پو - راڈِک اُسصورت مین کہتے ہین کہ جب اِنہین خال خال آدمی مبتلا ہوتے ہین جیسے برانکائی - ٹس یا وہ امراض اِن - ڈی - مک ہوتے ہین کہ جب خاص خاص اضلاع مین محدود ہوتے یا اُن اضلاع مین اکثر ظاہر ہوا کرتے ہین جیسے تپ لرزہ یا گھیگہ کی بیماری ❊

اپیے - ڈی - مِک بیماری وہ ہوتی ہے جو بہت سے آدمیون مین عالمگیر ہو جاتی ہے اور
اُنمین نہایت جلد پہیلکر لوگون کو پامال کر دیتی ہے - لیکن اس قسم کے مرض کے
ظاہر ہونے کا کوئی خاص وقت مقرر نہین ہے اور ظاہر ہو کر ایک محدود وقت تک
رہ کر غائب ہو جاتے ہین جیسے ہیضہ اور اِن - ٹے - رِک فیور یا چیچک - مگر یاد رہے
کہ اکثر اوقات اسپو - راڈِک اور اِن - ڈے - مِک اور اپیے - ڈی - مِک بیماریان
ایک دوسری مین بدل جاتی ہین مثلاً اپیے - ڈی - مِک قسم کی بیماریان بعض دفعہ عالمگیر
نہو کر صرف متعدد آدمیون مین ظاہر ہوتی ہین تب اپیے - ڈی - مِک مرض اسپو - راڈِک
ہو جاتا ہے جیسے ہیضہ کہ جب یہ بہت سے لوگون مین پہیلتا ہے اور پامال کر دیتا ہے تب
اُس ہیضہ کو اپیے - ڈی - مِک کالرہ کہتے ہین - لیکن بعض موسم مین ایسا ہی ہوتا ہے
کہ وہی ہیضہ کی بیماری خال خال آدمیون مین ظاہر ہوتی ہے مگر چندان مُہلک نہین ہوتی
تب اِسکو اسپو - راڈِک کالرہ کہتے ہین - مزید برآن اپیے - ڈی - مِک اور اسپو - راڈِک
بیماریان کسی جگہہ اِن - ڈی - مِک بہی ہوتی ہین جیسے ٹائی - فس فیور اگرچہ اپیے - ڈی - مِک
یا اسپو - راڈِک ہوتا ہے پہر بہی اکثر ایسے بڑے شہرون مین اِن - ڈی - مِک بہی
ہو جاتا ہے کہ جہان حفظ صحت کا انتظام اچہا نہین ہوتا ہے +

وباؤن کا حال یہ ہے کہ وبا کن - ٹے - جی - ان کے سبب سے اکثر پہیلتی ہے اور
اِسکے پہیلنے کو اُن باتون سے مدد ملتی ہے جو حفظ صحت کے مخالف ہین یا کسی اور ظاہری
سبب سے جیسے قحط سالی اور بہتیری دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ وبا کیونکر پیدا ہوتی ہے -
یہ بات ٹہیک طور پر نہین کہی جا سکتی - مزید برین بعض بیماریان ایسی بہی ہین جو وبائی
ہو جاتی ہین مگر جنکے متعدی ہونے کے باب مین ہنوز بحث چلی آتی ہے جیسے
اِن - فلو - اِن - زا کی بیماری اگرچہ اُنکے اپیے - ڈی - مِک ہو جانے کی نسبت بہتیرے
اصول بتائے گئے ہین مثلاً ایسا قیاس کرتے ہین کہ ہمارے ارد گرد کی ہوا مین کوئی بات

ایسی پیدا ہو جاتی ہے جس سے بیماریان وبائی ہو جا سکتی ہین - اور کہتے ہین کہ ہوا
مین یہ کیفیت سیّارون کے اثر سے یا اُن گیاس ہواؤن کے اثر سے پیدا ہو جاتی ہے
جو آتشیخز پہاڑون یا زلزلے سے اُٹھتی ہین یا جب اِرد گرد کی ہوا مین برقی اثر آجاتا ہے
یا جب اسمین نہایت خُرد خُرد باریک بینی کرم پیدا ہو جاتے ہین تب ہی ان کے سبب سے
بیماری اپنے - ڈوی - پاک ہو جاتی ہے - لیکن یہ سب خیالات ہین انکی نسبت کوئی بات
ٹھیک نہین قرار پائی ہے ٭ مگر ہان یہ قرین قیاس ہے کہ بعض بعض ایام اسوقت ضرور
پیدا ہوتی ہے کہ جب ہوا مین بعض کیفیات ایسی آجاتی ہین جن سے چھوت کے تخم یعنی
جرم پیدا ہو کر زندہ رہ سکتے ہین ٭

جب حفظ صحت کے قاعدون کے خلاف کیا جاتا ہے یا کسی اُور ظاہری سبب سے
کوئی متعدی بیماری وبائی ہو جاتی ہے تب ایسا قیاس کرتے ہین کہ اُس متعدی بیماری
کا خاص زہر اُن سببون سے یا تو بڑھ جاتا ہے یا زیادہ تر تیز اثر ہو جاتا ہے یا ایسا
ہوتا ہے کہ اُن اسباب مذکورۂ بالا سے لوگون کی طبیعت مین ایسا تغیر پیدا ہو جاتا
ہے کہ وہ طبیعت اُس متعدی مرض مین مبتلا ہونے کے قابل ہو جاتی ہے اور اس سے
مقابلہ نہین کر سکتی - وباؤن کی نسبت یہ باتین دریافت کیگئی ہین کہ متعدی بیماریان
اکثر وبائی ہو جاتی ہین اور وہ بھی جو مے - لے - ریا کے سبب سے پیدا ہوتی ہین ٭ مگر
قاعدہ یہ ہے کہ متعدی امراض اور مے - لے - ریا زہر کی بیماریون سے ایک ہی وقت
کے اندر صرف ایک ہی قسم کی بیماریان وبائی ہو جاتی ہین مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا
ہے کہ خاص خاص زہرون کی شدید بیماریان ایک ہی دفعہ پھیلکر وبائی ہو جاتی ہین اور
لگا ہے گا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاوہ اِن کے کوئی اُور بیماری بھی وبائی ہو جاتی
ہے ٭ جب کوئی وبا پھیلی ہوئی ہوتی ہے تب اِس سے اُور بیماریون کی خاصیت
مین فرق پڑ جاتا ہے چنانچہ ہیضہ کی وبا کے ایام مین لوگون کو دست لگجاتے ہین اور

اِن ـ فلو ـ اِن ـ زا کی وبا کے وقت لوگ زکام کے قسم کے امراض مین اکثر مبتلا ہوجاتے ہین ٭

وبا کے پہیلنے کی حدود مین بڑا فرق ہوتا ہے مثلاً جب کوئی وبا بہت ہی پہیلجاتی ہے تب ایک جگہہ کو چہوڑکر دوسری مین اور دوسری کو چہوڑکر تیسری مین علے ہذا القیاس اسیطرح پہیلتی جاتی ہے لیکن جب ایک جگہہ کو چہوڑکر دوسری مین داخل ہوتی ہے تب پہلی جگہہ مین اُسکا اثر کم ہوجاتا ہے ٭ اور ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ کسی جگہہ مین کسی خاص خاص سبب سے وہ وبا محدود رہتی ہے ٭

امراض مفصلۂ ذیل وہ ہین جنکی وبائین اکثر بہت دور دراز تک پہیلجاتی ہین چنانچہ اِن ـ فلو ـ اِن ـ زا اور مے ـ زلس اور اسکار ـ لے ـ ٹے ـ نا اور چیچک ٭

ٹائی ـ فس فیور اور ری ـ لپ ـ سنگ فیور کی وبا اکثر ایسے مقامات مین محدود رہتی ہے کہ جہان حفظ صحت کے قاعدون کے خلاف کیا جاتا ہے اور ہیضہ اور ٹائی ـ فایڈ فیور اور ڈف ـ تھے ـ ریا کی وبا کسی کسی جگہہ بقاعدہ ظاہر ہوپڑتی ہے وبا کی چال اور رفتار مین بہی فرق ہے مثلاً وبا اکثر ایک خاص سمت کو باقاعدہ آگے بڑہتی جاتی ہے غرض اِس ترکیب سے ساری دنیا کی سیر کرسکتی ہے لیکن یا تو بہت تیز رفتار ہوتی ہے یا نہایت آہستہ اور بتدریج ایک جگہہ سے دوسری جگہہ آگے بڑہتی ہے ـ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ کسی جگہہ کو چہوڑکر پہر اُسمین آموجود ہوتی ہے یا خاص خاص جگہہ کو بالکل چہوڑدیتی ہے اور دوسرون مین ظاہر ہوپڑتی ہے اور وبا کا یہ بہی دستور ہے کہ اپنی سمت کو چہوڑکر دہنے بائین مُڑجاتی ہے اور اُن مقامات مین ظاہر ہوجاتی ہے جو اُسکے رُخ پر نہین ہوتے ٭ وبائین ہوا کے رُخ کی تابع نہین ہوتین کیونکہ اکثر ایسا دیکہا گیا ہے کہ ہوا کے رُخ کے خلاف بہی وبا پہیلی ہے وبا یا تو دفعتاً تہوڑی بہت رفتہ رفتہ ظاہر ہوسکتی ہے لیکن اکثر بتدریج ہی

ظاہر ہوتی ہے - وبائی بیماری کا اکثر یہ بہی قاعدہ ہے کہ جب کسی جگہہ ظاہر ہونے
والی ہوتی ہے تب اُسکے آثار خفیف طور پر پہلے ہی سے پیدا ہونے لگتے ہین مثلاً ہیضہ
کی وبا کے ظاہر ہونے سے پہلے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگون کو دست آنے لگتے ہین یا
کسی کسیکو خفیف ہیضہ بہی ہو جاتا ہے ان علامتون کو پری مانے - ٹری سم تخم کہتے
ہین * وبا کی شدت مین بہی بہت اختلاف ہے مثلاً بعضدفعہ تو وبا بہت ہی خفیف
ہوتی ہے اور بعض اوقات نہایت ہی مہلک - لیکن یہ قاعدہ ہے کہ شروع مین وبا
بہت ہی شدید ہوا کرتی ہے اسبات کا سبب شاید یہ ہے کہ اُس وبا مین پہلے وہی لوگ
مبتلا ہوتے ہین جنکی طبیعت اُسکے اثر کو اخذ کرنے کے لئے نہایت مستعد ہوتی ہی *

وبا جب کسی جگہہ سے سدہارنے لگتی ہے تو بتدریج سدہارتی ہے اُسوقت
جو جو اُسمین مبتلا ہوتے ہین اُنمین مرض خفیف ظاہر ہوتا ہے مگر کسی سبب سے یا بلا
کسی ظاہر سبب کے بہی وبا فوراً دور ہو جا سکتی ہے *

کس جگہہ مین وبا کس عرصہ تک رہتی ہے یہ بات بہی ٹہیک نہین کہی جا سکتی
چنانچہ دفعہ دیگر کسی جگہہ ہیضہ برسون رہ سکتا ہے بعضدفعہ کئی وبائی بیماریون کا
پے درپے دَوَرہ ہی ہو جاتا ہے مثلاً کسی جگہہ کوئی وبائی بیماری ظاہر ہے تو اُسکے دور ہو جانے
کے تہوڑے بہت عرصہ بعد اُسی جگہہ کوئی اَور وبائی بیماری ظاہر ہو جا سکتی ہے اور
اُسکے رفع دفع ہو جانے کے بعد اُس جگہہ کوئی اَور وبائی بیماری آن موجود ہو سکتی ہے
علیٰ ہذا القیاس اُسکے بعد کسی اَور کا غلبہ ہو جا سکتا ہے *

یہ بات ضرور یاد رہے کہ وبا کا پہیلنا یا نہ پہیلنا آدمی کے بہت اختیار مین ہے کیونکہ
حفظ صحت کے قاعدون کے خوب طرح پابند رہنے سے آدمی یا تو وبا کو روک دے سکتا
ہے یا اُسکی شدت کو کم کر دے سکتا ہے *

واضح ہو کہ بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب کسی وبا کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے

تب اسمین حیوانات بھی مبتلا ہو جاتے ہین اور اسمین کچھہ عجب نہین کہ اس ایام مین نباتات پر بھی اُس وبا کا اثر ہو جاتا ہے ؛

مقالہ یازدہم

تدابیر حفظ ماتقدم امراض متعدی اور وبائی کی

اوّل ۔ جب ہیضہ یا کسی اَور بیماری کی وبا پھیلنے والی ہو تو حاکمون کو فوراً اطبا کی صلاح لینی چاہیے اور اُس وبا کو روکنے کے لئے جو جو تدبیرین وہ بتاوین اُنپر عمل کرنا چاہئے ؛

دوم ۔ اگرچہ وبا کے روکنے کے لئے ہر قسم کے لوگون کو کوشش کرنی چاہیے لیکن غربا کو اِس امر مین زیادہ تر جستجو چاہئے پس جس شہر مین وبا پھیلی ہو وہان کے حاکمون کو ہر گلی کوچہ کی خبر گیری کرنی چاہیے اور طبیب کی ہدایت کے بموجب وبائی بیماریون کے روکنے کی جو جو تدبیرین ذیل مین درج کیجاتی ہین اُن کو حکماً لوگون پر جاری کرنا چاہیے ؛

سوم ۔ جس جس مقام مین گندگی جمع ہو اور جہان جہان اجزاے نباتاتی یا حیوانی سڑ گئی ہون اور اُن سے عفونت پیدا ہوتی ہو اُن مقامون کو فوراً صاف کراوین اور دیکھین کہ پھر وہان پر اس قسم کی گندگی جمع نہ ہونے پاوے اور شہر کے بدررو میلی اور متعفن ہون یا شہر کے کسی مقام پر گندہ پانی جمع ہو تو فوراً اُسکی صفائی کیطرف متوجہ ہون قصاب خانے اور گوجرون کے مکانات کہ جہان کثرت سے مویشی رہتے ہین اکثر میلے ہوا کرتے ہین اُنکو بھی فوراً صاف کراوین ؛

چہارم ۔ جب کسی مقام پر گندگی کے ایسے بڑے بڑے ڈھیر ہون کہ سر دست اُٹھ نہین سکتے تو حکیم کی صلاح لیکر اُنپر ایسی دوا چھڑک دین جس سے عفونت زایل ہوجاے

جس کبھی مکان کا صحن خام اور ایسا ہو کہ اُسمین گندگی یا عفونت غرق ہو جاتی ہے تو
اُسپر بھی اِس دوا کو چھڑک دین اور جب کسی گھر یا شفاخانہ یا پلٹن کے بارکون مین ہیضہ
کی وبا پھیلی ہو تو وہان کے جاے ضرور ومین بھی اُس دوا کو ضرور چھڑک دیا کرین *

پنجم - پینے کا پانی جن جن چاہات یا تالاب سے آتا ہو اُنکو اچھے طور پر ملاحظہ
کرین اور مناسب ہے کہ کیسکے اندر سڑے حیوانی یا نباتی اجزا کا گذر ہو یا کسی بدررو یا نالا
کا گندہ پانی رس رس کے پڑتا ہو تو ہرگز اُس چاہ یا تالاب کا پانی نہ پینا چاہیئے *

ششم - مکانات خاصکر ایسون کو کہ جہان لوگون کا بہت مجمع ہو فوراً دہوالین
اور سفیدی کر دین *

ہفتم - ایک ہی جگہہ مین بہت سے آدمیون کا اژدحام نہونا چاہیئے خاصکر
جس گھر مین بیمار ہو وہان پر فالتو آدمیون کی کچھہ ضرورت نہین *

ہشتم - مکان کے اندر ہوا کی آمد و رفت کا پکا بندوبست کرین اور مکان کے
دروازے اور کھڑکیون کو کھولدین *

نہم - ہر قسم کے خانگی کاروبار مین صفائی کو زور دین اور مکان کے اندر یا
اُسکے احاطہ مین کہین گندگی ہو تو اُسکو اُسیوقت اُٹھوا دین اور مکان کے اسباب
اور باورچیخانہ کے ظروف فوراً صاف کرین اور تدابیر دافع عفونت سے اُنکو پاک کرین
(دیکھو آگے اُن تدبیرون کو) *

دہم - یاد رکھنا چاہیئے کہ چیچک کی بیماری کی وبا دانون کی پیپ کے ذریعہ
پھیلتی ہے اور ہیضہ کی وبا اور ٹائی فائیڈ فیور کی وبا مادہ دست و قے کے ذریعہ
اور مرض ٹائفس - تپ سرسام - اور اسکارلیٹ - ٹینا کی وبا بیمار کے کپڑون مین جو
رطوبت یعنی اور گلو اور پسینہ جذب ہو جاتا ہے اُس سے پھیلتی ہے اسواسطے اِس
بات کی احتیاط چاہیئے کہ جن چیزون مین وہ رطوبات جذب ہو گئی ہون اُن سے

پرہیز کرادین مثلاً مریض کے اوڑھنے یا بچھانے کے کپڑون اور اُن اشیا سے جو
مریض کے استعمال مین آئی ہون پرہیز کرین - درباب ہیضہ اورٹائی فائیڈ فیور
کے یہ بات یاد رکھین کہ بیمار کے دست و قے کے اندر چونکہ مادہ وبا کا موجود
ہوتا ہے اسلئے اُنکو جا ے ضرور یا بدررو مین پھینکنا نہ چاہئے بلکہ تدابیر دافع
عفونت سے اُنکے اثر کو زائل کردین تاکہ اُنکے ذریعہ وبا پھیلنے نہ پاوے اور خاصکر اس
بات کی ضرور احتیاط رکھین کہ وہ دست و قے کسی تالاب یا چاہ کے کنارے یا کسی اور
پینے کے پانی کی جگہہ کے قریب نہ پھینکے جاوین کیونکہ اس سے یہ خطرہ ہے کہ وبا کا
مادہ جو اُنکے اندر موجود ہے پانی مین ملجائیگا اور سارے کو بگاڑ دیگا اُس پانی کے
پینے سے وبا عالمگیر ہوجائیگی ٭

یازدہم جو کوئی شخص وبائی مرض مین مبتلا ہو اُسکے ساتھہ تندرست آدمیون
کو بلا ضرورت ملنا نہ چاہئے ٭

دوازدہم جس مکان مین وبا موجود ہو اگر اُس وبا کا دفعیہ نہ کیا جاسکے تو مناسب
ہے کہ ساکنین کسی اَور مکان مین جا بسین ٭

سیزدہم - ایام وبا مین اغذیہ کا پرہیز ضرور چاہئے مثلاً اُس موسم مین بقولات سے
پرہیز چاہئے خاصکر کھیرے ککڑی خربوزہ و تربوز وغیرہ اور اگر ہاضمہ بگڑ جاوے یا دست
آنے لگین تو ادویات مناسب سے فوراً روک دین ٭ مکان مین سرکہ چھڑکنا یا سرکہ
پینا اُس موسم مین فائدہ مند ہے ٭

تدابیر دافع عفونت

اگرچہ عفونت کے دفع کرنے کی بہتیری ترکیبین ہین مگر اُنمین سے کوئی بھی ایسی
تدبیر نہین ہے جو صفائی کا مقابلہ کرسکے مکان کو صاف ستھرا رکھنا - ہوا سے

خوش کی آمد و رفت کیطرف توجہ کرنی اور متعفن اور گندہ پانی وغیرہ کیطرف متوجہ ہونا سب سے بہتر ہے کیونکہ اور تدبیرین کُل مصنوعی ہین اسلئے اُسکو خاص حالات کے اندر کام مین لانا چاہیے *

اوّل - مصنوعی ترکیب سے عفونت دفع کرنے کے لئے ایسی چیزین اچھی ہین جیسے کلو - رائیڈ اف لایم * تازہ چونہ * کار - بالک اسڈ * کان ڈیز - فلوئیڈ اور بعض حالات مین پر - کلورائیڈ اف ایرن * سلفٹ اف ایرن اور کلو - رائیڈ اف زنک بھی مفید ہے اور بعض صورتون مین کلو - رین ہوا اور گندہ بک کی ہوا کار آمد ہوسکتی ہے اور کوئلا اور تازی مٹی بھی عفونت کو دفع کرتی ہے *

دوم - پر - کلورائیڈ اف ایرن یا کلورائیڈ اف زنک کام مین لانا منظور ہو تو انکا گاڑھا عرق جو قرابادین مین مذکور ہے اُسمین آٹھہ یا دس گونہ پانی ملاکر استعمال کر سکتے ہین اور جب سلفٹ اف ایرن یا کلورائیڈ اف لایم استعمال کرنا چاہین تو اُن کے نصف سیر مین چار سیر پانی ملاکر خوب حل کرلین * کان ڈیز - فلوئیڈ کے ایک حصہ مین ۵۰ حصہ پانی ملانا چاہیے * جب کسی چیز سے بدبو کو دفع کرنا ہو تو اُسمین ادویات دافع عفونت تبتک ملادین جبتک اُسکی ساری بدبو زایل نہوجاوے *

سوم - دبائی بیمار کے براز کی بدبو دور کرنی ہو تو پاخانہ کی جگہ مین یا تو کلو - رائیڈ اف لایم یا کان ڈیز - فلوئیڈ چھڑک دین *

چہارم - جہانپر گندگی کے بڑے بڑے ڈھیر ہون گو وہ سردست نہ اُٹھائے جاسکین تو اُنپر دو یا تین انچ دبیز لکڑی کا کوئلا کوٹ کر جمادین * تازہ جلا ہوا چونہ بھی اسباب کو فائدہ کرتا ہے مگر کوئلے کے برابر نہین اگر ان دونون سے کوئی بھی اُسوقت پاس نہو تو اُن ڈھیرون پر کئی انچ موٹی خشک چکنی مٹی بچھادین *

پنجم - مکانات کے مٹی کے صحن مین اگر حیوانی یا نباتاتی متعفن مادہ عرق

ہوگیا ہو اور اُس باعث اُس جگہہ سے بدبو آتی ہو تو اُس صحن کی عفونت کو بہی
اُسی ترکیب سے زایل کرین جسکا ذکر دفعہ چارمین کیا گیا ہے *

ششم - موری اور بدرو کی عفونت کے دفع کرنیکے لئے کلورائیڈ اف لایم
یا کان - ڈیز - فلوئیڈ یا پر - کلورائیڈ اف - ایرن فایدہ مند ہے *

ہفتم - پہننے کے کپڑے یا نہانے دہونے کی لنگیان وغیرہ پاک کرنی ہون
تو پانچ سیر پانی مین ایک آونس کان ڈیز - فلوئیڈ ملاکر اُس عرق مین اُن کپڑون کو فوراً
ڈبودین یا ایسا کرین کہ اُنکو نے الفور کہولتے ہوئے گرم پانی مین ڈبودین اور تب دہونے
کے وقت دہوبی کو کہہ دین کہ اُنکو اچہے طور پر پانی مین جوش دیدے *

ہشتم - کمبل یا اوڑہنے بچہانے کے کپڑے دُہل نہین سکتے اُنکی نسبت ایسا کرین
کہ کسی مکان کو ۲۲۰ یا ۲۵۰ درجہ تک گرم کرکے اُسکے اندر اُن کپڑون کو کئی گہنٹہ برابر
رہنے دین *

نہم - مکانات کی دیوار اور چہتون پر چونہ پہیر دین اور لکڑی کے کیواڑ اور شہتیر
وغیرہ چوبی اسباب کو پہلے صابون اور پانی سے صاف کرکے کلورائیڈ اف لایم کے
عرق سے دہوڈالین جسکے ۵ سیر پانی مین دو آونس کلورائیڈ اف لایم پڑا ہو *

دہم جس مکان مین کوئی نہ رہتا ہو اُسکے پاک کرنے کی ترکیب یہ ہی کہ اُس
مکان مین نصف یا ایک پاؤ گندہک جلادین یا نصف سیر نایک - اکسایڈ اف مینگے - نیز
لیکر اُسمین نمک کا تیزاب پاؤ بہر اور نیم سیر پانی چہوڑ دین * اس سے کلو - رین ہوا پیدا
ہوگی کہ نہایت دافع تعفن ہے * مگر ان ترکیبون کے کرنے کیوقت مکان کے دروازے
اور کہڑکیون کو کئی گہنٹے برابر بالکل بند رکہنا چاہئے *

یازدہم - ہاتہون کو متعدی مادہ سے پاک کرنا - امسٹرڈام کے پروفیسر فارسٹر
فرماتے ہین کہ مین نے بارہا اسبات کو آزمایا ہے کہ جب ہاتہون مین کوئی متعدی

مادہ لگ جاتا ہے جیسے نعش کے امتحان مین یا کسی وبائی بیماری کے دست وقے وغیرہ کے امتحان مین تب چاہیے کار-بالک اِسڈ یا بو-را-سک اِسڈ یا کلورائیڈ آف زنک یا ٹنکچر آف-اسٹیل وغیرہ کے عرق سے کتنا ہی صاف کیجئے وہ متعدی مادہ ہرگز دور نہین ہوتا چمٹا ہی رہتا ہے اور یہ بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ اکثر طبیب جو فیصدی ڈہائی حصہ کار-با-لک اِسڈ کے عرق سے یا ڈاکٹر بے-لارتھ کی ترکیب کے بموجب ہائیڈرو-کلو-رک اِسڈ اور فیصد حصہ گلائی-سی-رین مین س حصہ کار-بالک اِسڈ ملاکر اپنے ہاتہون کو دہوتے ہین تو ان عرقون سے بہی متعدی مادہ دور نہین ہوتا بلکہ عرق مذکورہ ذیل اسباب کے لئے بہت ہی مفید ہے کہ ہاتہون کو پہلے صابون اور پانی سے خوب طرح دہوکر ساڑہے چودہ گرین یا پندرہ گرین کرو-سیو-سب-لی-مٹ لیکر ۲۵ آونس ڈسٹلڈ واٹر مین حل کرین اور اُس عرق سے ہاتہون کو دہو ڈالین ٭ پس صاحب موصوف فرماتے ہین کہ جب ہاتہون کو متعدی مادہ سے خوب طرح پاک کرنا ہو تو صابون اور پانی سے خوب طرح دہوکر کرو-سیو-سب-لی-مٹ کے عرق سے اُنکو اچھی طرح دہو ڈالنا چاہیے ٭

مقالہ دوازدہم

تدابیر حفظ صحت

سچ ہے ایک تندرستی ہزار نعمت - آدمی بیمار ہوکر یا تو کام ہی نہین کرسکتا یا کام کرنا اُسکے واسطے نہایت دشوار ہوجاتا ہے اور جن باتون سے پہلے اُسکا جی خوش ہوتا تہا وہی باتین بیماری مین اُسکو بُری معلوم ہوتی ہین ٭

بیماری آدمی کی زندگی کو صرف تلخ ہی نہین کردیتی بلکہ بارہا بے سروسامان اور مفلس بھی بنادیتی ہے کیونکہ جب بیماری کے سبب اپنے معمولی کاروبار سے

معذور ہو جاتا ہی تو خود اُسکو اور اُسکے بال بچون کو وہ آسائشین نصیب نہین ہو سکتین جو تندرستی کیحالت مین ہوتی تہین اور اکثر صحت کے بعد بہی وہ اور اُسکے بال بچے عرصۂ دراز تک اِس تکلیف مین مبتلا رہتے ہین اور کبہی بیماری مُہلک ہوتی ہے اور وہ شخص جسکی کمائی سے سارا کنبا پلتا تہا بیمار ہو کر شباب مین مرجاتا ہے - یہ مثال شہر اور دیہات کے کل لوگون پر صادق آ سکتی ہے - باوجودیکہ تندرستی ہر شخص کے واسطے بڑی نعمت ہی اور عام خلق اللہ کے واسطے بڑی دولت پہر بہی اکثر لوگ اُسکی طرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور ایسے تو بہت ہی کم آدمی ہونگے جو بیماری سے پہلے تندرستی کی قدر کرتے ہون *

جب کوئی شخص بیمار پڑتا ہے تو ڈاکٹر یا حکیم کی صلاح لیتا ہے اور تندرست ہونے تک بہت سا وقت اور روپیہ بہی خرچ کر دیتا ہے *

خیال کرو اگر وہ بیماری سے پہلے ہی مرض کے سبب کو روکنے مین کوشش کرتا تو بیماری سے بالکل محفوظ رہتا تکلیف نہ پاتا ڈاکٹر کی فیس سے بچ جاتا اور روپیہ کا نقصان بہی نہ اُٹھاتا جو ایام مرض مین کام نہ کر سکنے سے اُٹھانا پڑتا ہے البتہ مرض کے سبب رفع کرنے مین بہی روپیہ صرف ہوتا ہے لیکن یہ صرف اُن نقصانونکا پاسنگ بہی نہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے خصوصاً جبکہ بیماری کا سبب خفیف ہو * پس یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی کی ادنٰی کوشش سے اکثر بیماریان رک جائین کیونکہ یہ بیماریان جن سے لوگ دکھ بہرتے ہین اور مرتے بہی ہین اُنہین کی غفلت اور بے توجہی سے پیدا ہوتی ہین *

حفظ صحت جسکو اصطلاح مین ہائیجین کہتے ہین اُس علم کا نام ہے جو آدمی کو مرض کے روکنے کی تدبیرین بتلاتا ہے *

چند سال پہلے مرض کے روکنے مین بہت کم کوشش ہوتی تہی بلکہ جو تہا بیماری

کے پیدا ہی کرنے مین سرگرمی سے مدد دیتا تھا - ایسے بہت تھوڑے تھے کہ اُسکے روکنے مین کوشش کرتے ہون - اِسمین کچھہ شک نہین کہ اِسکے روکنے مین ہر شخص کچھہ نہ کچھہ مدد کر سکتا ہے لیکن اِس بات کے سمجھنے کے واسطے کہ مرض کے روکنے کے لئے آدمی کو کیا کرنا چاہئے اُن باتون سے آگاہ ہونا لازم ہے جن سے صحت قائم رہتی ہے ✦

یہ ممکن نہین کہ اِس کتاب مین وہ ساری باتین سما جاتین جو صحت کے متعلق ہین بلکہ اُنمین سے ایک کا پورا پورا بیان کرنا بھی ممکن نہین ہاں اُنمین سے چند ایسی باتون کا ذکر آسان عبارت مین ہو سکتا ہے جو نہایت قابل توجہ ہین - اور اُنہین بچے بھی آسانی سے سمجھہ سکتے ہین - مثلاً اِن باتون کو آسانی سے سیکھہ سکتے ہین کہ صحت کے بڑے بڑے قانون کیا ہین اور یہ بھی کہ ہندوستان کے ہر شہر اور گانو مین لوگ اُن قوانین کی طرف کس طرح توجہ نہین کرتے یا کس طرح اُنکے خلاف کرتے ہین اور اِس لیے تو بھی اِس مخالفت کا تدارک کیونکر ہو سکتا ہے جس سے شہرون اور گانوون مین حالت موجودہ کی نسبت زیادہ تر صحت قائم رہے ✦

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اکثر طبیب مرض کے دفعیہ کے لئے دوا ہی کو مقدم سمجھتے ہین اور اُن باتون پر جن سے بیماری رُک جاتی ہے یا صحت قائم رہتی ہے مطلق توجہ نہین کرتے اب ہم اِس موقع پر اُن تدبیرون کا ذکر کرتے ہین جنکے بغیر دوا کارگر نہین ہو سکتی اور نہ آمد بیماری کی رُک سکتی ہے وہ یہ ہین -

اول ہوا - دوم پانی - سوم غذا - چہارم پوشاک - پنجم ریاضت - ششم فضلات - ہفتم خواب ✦

ہوا کے اجزا

کُرۂ ہوا کے جزو اعظم یہ ہین اکسیجن اور نائیٹروجن اور کسیقدر

کار-بانک ایسڈ اور پانی کے بخارات اور ذرہ سانا سے-ٹرک ایسڈ اور امونیا اور جھیلون کی ہوا-ہوا کو اُسوقت کثیف کہتے ہین کہ جب اسکے معمولی اجزا معمول سے زیادہ ہوتے ہین یا علاوہ اِنکے جب ہوا مین کوئی شے غیر ملی ہوئی ہوتی ہے ہوا کے ۱۰۰ حصہ مین اکسیجن کی معمولی مقدار ۹۶ء۲۰ ہوتی ہے مگر پہاڑون کے اوپر کی صاف ہوا مین وہ مقدار بڑھکر ۹۸ء۲۰ ہوجاتی ہے-شہرون کی ہوا مین ۹۰ء۲۰ تک بلکہ اِس سے بھی کم ہوجاتی ہے ؀

اُو-زُون اکسیجن جب متغیر ہوکر تیز ہوجاتا ہے تب اسکو اُو-زُون کہتے ہین-ہوا مین اُو-زُون اکثر ہوتا ہے مگر رات کے وقت بہ نسبت دن کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ فائدہ مند ہے الّا جب مقدار اِسکی زیادہ ہوتی ہے اُس وقت شُشں کی نالیون مین خراش پیدا ہوتی ہے-بیمار کے کمرے مین جب ہوا کی آمد و رفت کا انتظام ناقص ہوتا ہے تب اِسمین اُو-زُون نہین ہوتا ہے اور ہیضہ کی وبا جب پھیلی ہوئی ہوتی ہے تب بھی ہوا مین مقدار اُو-زُون کی بہت کم ہوتی ہے-جب ہوا مین برقی اثر کا گزر ہوتا ہے تب اور دیگر ترکیبون سے بھی اُو-زُون پیدا ہوتا ہے-جب اِسمین حرارت آجاتی ہے تب بدلکر اکسیجن بنجاتا ہے چنانچہ جب سی-ٹی-گریڈ تھر-ما-میٹر کا پارا سو درجہ پر ہوتا ہے تب یہ تغیر آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے مگر ۳۰۰ درجہ مین اُو-زُون فوراً بدل کر اکسیجن بنجاتا ہے ؀

نائٹروجن-یہ ہوا اسیقدر مضر نہین ہے بلکہ معمولی مقدار سے جب تھوڑا ہی زیادہ ہوجاتی ہے جیسا کہ گاہے گاہے قلیل عرصہ کے لئے ہوجاسکتا ہے تب بھی مضر صحت نہین ہے-نائٹروجن کی معمولی مقدار ہوا کے ۱۰۰ حصہ مین ۷۹ ہوتے ہے ؀

کار۔ بانک اسڈ۔ صاف ہوا مین کار۔ بانک اسڈ کی معمولی مقدار مین اختلاف ہی چنانچہ ہوا کے ایک ہزار حصہ مین ۲۰ سے لیکر ۵۰ حصہ ہوتی ہے ۔ مگر اوسط مقدار اسکی ۴۰ ہے اور اگر ۵۰ سے زیادہ ہوجاوے تب اُس مقدار کو زیادہ تصور کرنا چاہئے ۔ سمندر مین کار۔ بانک اسڈ کی مقدار بہ نسبت زمین کے کم ہوتی ہے اور سمندر کی ہوا مین بہ نسبت رات کے دن کو زیادہ ہوتی ہے ۔ بارش کی کثرت سے کار۔ بانک اسڈ گھل جاتی ہے تب ہوا مین اسکی مقدار کم ہوجاتی ہے ۔ ہوا مین کار۔ بانک اسڈ کی مقدار ان سببون سے عموماً زیادہ ہوجاتی ہے جیسے حیوانات کے سانس سے ۔ اِنکے بدن کے بخارات سے ۔ آگ کے جلنے سے اور اشیا کے سڑ جانے سے ۔ پس ان اضلاع مین کار۔ بانک اسڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جہان آبادی گنجان ہوتی ہے ۔

دم چھوڑنے کی ہوا کے ایک ہزار حصہ مین کار۔ بانک اسڈ ۴۰ حصہ ہوتا ہے ۔ جوان آدمی کے دم چھوڑنے کی ہوا مین کہ جب وہ اپنے معمولی کاروبار مین مصروف ہوتا ہے چوبیس گھنٹہ کے اندر ۱۲ سے ۱۶ مکعب فٹ کار۔ بانک اسڈ ہوتا ہے اور اسکی جلد سے بھی تخمیناً کسیقدر خارج ہوجاتا ہے ۔ نصف سیر تیل کے جلنے سے قریب ۱۰ مکعب فٹ یہ ہوا پیدا ہوتی ہے ۔ نصف سیر خشک لکڑی کے جلنے کے لئے ۱۲۰ مکعب فٹ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ بالکل جلکر خاکستر ہوجائے اور اسکے جلنے سے جو ہوا پیدا ہوتی ہے بہت سا حصہ اُسکا کار۔ بانک اسڈ ہوتا ہے ۔ اگر نصف سیر کوئلہ کے کامل طور پر جل جانے کے لئے ۱۴۰ مکعب فٹ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے ۔ پس نتیجہ اسکے جلنے کا نرا کار۔ بانک اسڈ ہوتا ہے ۔

سڑاند کے معنی ہین جاندار مادہ مین اکسیجن کا بتدریج جذب ہوجانا جس سے اُس مادہ کا کار۔ بن نیز کوئلہ اکسیجن کے ملجانے سے کار۔ بانک اسڈ بنجاتا ہی ۔

بدررو کی غلاظت سے جو عفونت خارج ہوتی ہے اسکے سو حصہ مین سولہ حصے کار-با-نک ایسڈ ہوتا ہے اور بدررو کی ہوا مین فیصدی ۲ یا ۳ حصہ ہوتا ہے قبرستان کی ہوا مین ہزار حصہ مین ۷۰ سے ۹۰ حصہ کار-با-نک ایسڈ ہوتا ہے اور جھیلون کی ہوا مین ۷۰ سے ۸۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے *

اثر کار-با-نک ایسڈ کی ہوا کا - سانس کے ذریعہ جب زیادہ کار-با-نک ایسڈ سونگھا جاتا ہے تب بموجب سونگھنے والون کے مزاج کے اسکا اثر مختلف طور پر نمایان ہوتا ہے چنانچہ بعض اشخاص مین جب کار-با-نک ایسڈ باہر کی ہوا کے فی ہزار ۱۵ سے ۱۶ حصہ کی مقدار مین سونگھا جاتا ہے تب شدت کا درد سر ہوتا ہے مگر اسکے اس سے بھی زیادہ کار-با-نک ایسڈ ملی ہوئی ہوا مین دم لیتے ہین پھر بھی تکلیف نہین ہوتی ہے - لیکن جب ہوا کے فی ہزار حصہ مین کار-با-نک ایسڈ پچاس سے سو حصہ ہوتا ہے تب اُس ہوا مین سانس لینے سے آدمی مرجاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب ہوا کے ہزار حصہ مین پندرہ حصہ سے کم کار-با-نک ایسڈ ہوتا ہے تب اسمین دم لینے سے خمار چڑھ جاتا ہے - ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب ہوا مین کار-با-نک ایسڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تب سل کی بیماری پیدا ہوتی ہے لیکن اسصورت مین علاوہ کار-با-نک ایسڈ کے اُن اشیاء فاسدہ کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے جو دم چھوڑنے کی ہوا مین ہوتی ہین صرف کار-با-نک ایسڈ کے ہونے سے تو اتنا ہی ہوتا ہے کہ خمار چڑھ جاتا ہے کیونکہ جب یہ ہوا زیادہ مقدار مین ہوتی تب خون مین آکسیجن کافی مقدار مین ملنے نہین پاتا جس سے خون کا کاربن یعنی کوئلا خون ہی مین رہ جاتا ہے اور شش سے کار-با-نک ایسڈ بنکر اچھی طرح خارج نہین ہونے پاتا - جب کسی مکان کی ہوا مین کار-با-نک ایسڈ زیادہ ہوتا ہے اور اسمین رہنے والے اُس ہوا مین دم لیتے ہین تو تھوڑے ہی عرصہ بعد اُنکے

سرون مین درد ہونے لگتا ہے اور دم گھبراتا ہے ٭

پانی کا بخار - ہوا جب پانی کے مقابلہ مین ہوتی ہی تب اس سے رطوبت جذب کرتی ہے - برآمدگی دم کی ہوا پانی کی بھاپ سے تر بتر رہتی ہے اور ایک جوان آدمی کے شش اور جلد سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر ۲۵ سے ۴۰ آونس تک پانی بشکل بخار خارج ہوتا ہے اور جب لکڑی جلتی ہے تب اس سے بھی پانی بھاپ بنکر خارج ہوتا ہے ٭

نائیٹرک اسڈ - ہوا مین کسیقدر نائیٹرک اسڈ ہمیشہ موجود ہوتا ہے اور زیادہ بارش کے بعد اور ہوا مین جب برقی اثر زیادہ ہوتا ہے تب نائیٹرک اسڈ کا ہونا صاف پایا جاتا ہے مگر اسکا اثر انسان کے صحت پر کچھہ بھی نہین ہوتا ٭

ایمو-نیا - صاف ہوا مین ایمو-نیا کے آثار بھی پائے جاتے ہین اور شدت سے مینہ برسنے کے بعد ہوا مین یہ شے زیادہ ہوجاتی ہے اور کوئلہ کے جلتے وقت بھی یہ شے پیدا ہوتی ہے مگر ہوا مین اسکی مقدار کبھی اتنی نہین ہوتی کہ جس سے صحت کو نقصان پہنچے ہان شاید اتنا ہو کہ آنکھین جلنے لگین ٭ بدررو کی ہوا اور اُنکے پانی مین ایمو-نیا کا جزو ہوتا ہے - قبرستان کی ہوا مین یہ شے بکثرت ہوتی ہے اور گاہے گاہے جھیلون کی ہوا مین بھی ہوا کرتی ہے ٭

مفصل بیان ہوا کی کثافتون کا - ہوا مین دو قسم کی کثافتین ہوتی ہین - منجمد یا ہوائی - منجمد تو اسمین تیرتے پھرتے ہین اور ہوائی اسکے ساتھہ مل جل کر جزو بنجاتے ہین ٭ منجمد کثافتین دو قسم کی ہوتی ہین - ایک اِن-آر-گے-نک یعنے غیر جاندار - دوسری آر-گے-نک کثافتین جنمین جان پڑجانیکی قابلیت ہوتی ہی اِن-آر-گے-نک منجمد کثافتین یا تو زمین سے یا سمندر سے ہوا مین آملتی ہین اور عمارات سے اور بعض پیشون کے سامان سے بھی پیدا ہوکر ہوا مین ملجاتی ہین - مثلاً باریک سنگ ریزہ - کھریا مٹی اور صرف مٹی کے باریک ریزے العقطرہ کے اجزا اور گندہک

وغیرہ - کہانے کا نمک جو سمندر سے یا زمین سے پیدا ہوتا ہے علی العموم ہوا مین ملا ہوا ہوتا ہے - اور لوہے اور پتہر کاٹنے کے کارخانون سے بہی اُن دہاتون کے ذرات اُڑکر ہوا مین ملجاتے ہین *

آر - گے - نِک منجمد اجزا ہوا مین بکثرت ہوتے ہین اور یہ مختلف قسم کے اور زیادہ تر مضر ہوتے ہین - آندہی جب زمین سے خاک وگرد اُڑا لیجاتی ہے تب اسکے سو حصہ مین ۳۶ سے ۶۴ حصہ آر - گے - نِک قسم کے منجمد اشیاء ہوتے ہین کہ جنمین جان پڑجانے کی قابلیت ہوتی ہے اور پانی جب تبخیر بنکر اُڑتا ہے خاصکر جہیلون کا پانی تب اِس سے بکثرت جاندار مادے اُڑکر ہوا مین ملجاتے ہین * جیسے حیوانی اور نباتاتی مردہ مادے - نہایت خرد خرد کرم جنکو اصطلاح مین بِکٹ - ٹریا کہتے ہین کرمون کے انڈے نباتات کے بیج وغیرہ وغیرہ * بد - ررو کی ہوا مین گوشت اور دودہ بہت جلد بگڑجاتا ہے کیونکہ اسمین حیوانی اور نباتاتی جاندار مادے بکثرت ہوتے ہین - ہوا مین بال پشم روئی کے ریشہ وغیرہ کارخانجات سے اور لوگون کے رہنے کے مکانات سے اُڑکر جاملتے ہین * اور پیپ کے کیف بول براز کے اجزا خشک اور نہایت باریک اور بدن کی وہ کثافتین بہی جو جلد اور تنفس کے ذریعہ خارج ہوتے ہین ہوا مین جاملتے ہین اور اسکو کثیف کردیتے ہین اور یہ اجزا ایسے مکانات سے پیدا ہوتے ہین جنمین ہوا کی آمد ورفت کا اچہا بندوبست نہین ہوتا اور شفاخانہ جات سے پیدا ہوکر ہوا مین ملجاتے ہین * یہ مضر مادے جو ہوا مین ہوتے ہین کئی طور سے صحت مین خلل ڈالتے ہین - مثلاً آنکہہ آئی ہوئی کی پیپ کے کیسے اُڑکر کسی تندرست آدمی کی آنکہہ مین پڑجائین تو اسکی آنکہہ آجائیگی - بعض پے - را - سائیٹ قسم کی جلد کی بیماریان اور بہی تپ دِق بہی ہا ہنین بیماریون کے مادہ سے ہوا کے ذریعہ پیدا ہوسکتے ہین * اور ٹائی فایڈ

فیوبر کا زہر بہی ہوا سے آدمی کے رودون مین داخل ہوکر اُس مرض کو پیدا کر سکتا ہے*
ناک اور شش کے میوکس پردہ مین دہاتی ذرات روئی کے اور پشم کے ریشہ داخل
ہوکر خراش کر سکتے ہین جس سے برانکائی ٹس اور دیگر امراض شش پیدا ہوسکتے ہین*
جس ہوا مین ہیضہ اور ٹائی فس اور ٹائی فائیڈ فیور اور ڈی سنٹری اور چیچک
اور اسکار لٹ فیور - ٹائی - زلس کا زہر ہو اُسکے سونگہنے سے وہ زہر حلق
کو بگاڑ کر اُن امراض کو پیدا کر سکتا ہے - اور شاید سل کی بیماری بہی مگر حیوانات
کے پلو - رو - نیو - مو - نیا کا مرض تو ضرور ہے بلغم کے وزلیعہ حیوانی زہرون سے
پیدا ہون مضر مادہ شش کے وسیلہ سے خون مین داخل ہوجاتا ہے - جو کثافتین
ہوا مین صرف تیرتے پہرتے ہین اور اُسکا جزو نہین بنتے ہین وہ غالباً شش
مین نہین پہونچ سکتین الا جب بہت ہی باریک ہوتی ہین بلکہ ناک کے نتہنون
مین حلق یا دہن کے اندر چمٹ کر رہ جاتے ہین پہر اُنکو آدمی نگل جاتا ہے اور اِس
ترکیب سے وہ کثافتین معدہ اور رودون مین داخل ہوجاتے ہین - اور جب یہان تک
آجاتے ہین تب خراش کرکے ڈس - پیپ - سیا وغیرہ مرض پیدا کر دیتے ہین
اور اگر اُن کثافتون مین خاص بیماریون کا زہر موجود ہے تو رودون کے میوکس
پردہ کے وسیلہ سے وہ خاص بیماریان بہی پیدا ہوجائینگی - جب ایسی بیماریان
جو شش کی نہین ہوتی ہین ہوا مین تیرتے ہوئے غیر اجزا کے سبب سے پیدا
ہوتی ہین تب وہ اجزا شش کے وسیلہ سے خون مین نہین پہونچتے بلکہ غالب ہے
کہ آدمی اُنکو نگل ہی جاتا ہے اور تب معدہ کے وسیلہ خون مین داخل ہوکر اُن
امراض کو پیدا کر دیتے ہین - یہ قاعدہ صرف اُن بیماریون کے پیدا ہونیکی نسبت
نہین راست آتا جو جاندار زہریلے مادون سے پیدا ہوتی ہین وہ امراض بہی
اِسی قاعدہ سے پیدا ہوتے ہین جو پارا اور تانبا اور سیسہ اور سنکہیا کے زہر

*ہوا سے جا سکتا ہے چاہے جاندار کرمون کے اندر ہون یا مردہ

کے سبب سے ہوا کرتے ہین علاج اِس قسم کے موذی مادون کے اثر سے محفوظ رہنے
کا یہی ہے کہ اُسں جگہہ جہان یہ مادے موجود ہون حرارت پیدا کرین ایسے
ڈس - اِن - فِک - ٹینٹ چیزون کو کام مین لاوین جن سے وہ مادے زائیل
ہوجاوین اور اِن ترکیبون سے ہی وہ مادے انسان کے جسم مین داخل نہین ہونے
پاتے جیسے روئی کے اس - پائی - رے - ٹر سے سانس لینا - کیونکہ روئی کے ریشون
مین ہوا کے منجمد ذرات پہنس جاتے ہین اور مصنوعی ترکیب سے کارخانجات مین ہوا
کے تیز دہار چہوڑنے سے - اور قدرتی ترکیبون سے ہی ہوا کی کثافت کے منجمد ذرات
کی مقدار کم ہوجاتی ہے مثلاً جو انمین سے زیادہ تر وزنی ہوتے ہین وہ تو خود بخود زمین
پر گر پڑتے ہین - دوسرون کا یہ حال ہوتا ہے کہ بارش سے دُہلکر زمین پر آجاتے ہین
یا حل ہوکر پانی کے ساتھہ بہ جاتے ہین اور انمین سے جو مادہ جاندار ہوتا ہے اُسمین
بتدریج اکسے جن ملجاتا ہے اور تب وہ کار - با - نک ایسڈ اور پانی کی شکل
بنکر یا کسی اَور ہوائی شکل مین ہوکر تبدیل ہوجاتا ہے +

ہوا کی لطیف کثافتین - یہ ہین فاسد بخارات - جہیلون کی ہوا -
سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈرو - جن + سلفیورٹ اف ایمو - نیا + سلفیورس اور
سل - فیو - رک ایسڈ + ہائیڈرو - کلو - رک اور نا - ٹرس ایسڈ وغیرہ +
ان سب مین فاسد بخارات ہی زیادہ مضر صحت ہین + یہ فاسد بخارات انسان
یا حیوانات کے جسم کے سڑ جانے سے پیدا ہوتے ہین + مگر سب سے بڑا بہاری منبع انکے
پیدا ہونے کا وہ بخیر ہے جو انسان یا دیگر حیوانات کے پسینہ اور سانس سے پیدا ہوتی
ہی اور اگرچہ یہ فاسد بخارات بدررو اور قبرستان کے ہوا مین ہی ہوتے ہین لیکن
وہ فاسد مادے نہایت مضر اور بکثرت ہوتے ہین جو ایسے مکانات مین جمع ہوجاتے
ہین جنمین ہوا کی آمد و رفت کا اچہا بند و بست نہین ہوتا اور جنمین آدمی بکثرت

رہتے ہین کیونکہ آدمی کے پھیپڑے اور جلد کے وسیلہ سے بہت زیادہ فاسد مادہ پیدا ہوتا
ہے اور شفاخانون اور ایسے کمرون مین تو بہت ہی کثرت سے ہوتا ہے کہ جہان بیمار اور
زخمی ہوا کرتے ہین کیونکہ وہان علاوہ سانس کے معمولی کثافتون کے جلد کے بخارات
اور بول و براز اور پیپ اور خون کی عفونت بہی ہوا مین ملجاتی ہے - یاد رہے کہ جو
ہوا سانس چھوڑنے سے باہر نکلتی ہے اسمین کئی قسم کے زہر ملے جلے ہوتے ہین
جو فاسد بخارات پھیپڑے اور جلد سے پیدا ہوتے ہین انمین ایک خاص قسم کی بساینڈ
بدبو ایسی ہوتی ہے کہ کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی ناکون کو محسوس ہوجاتی ہے
چنانچہ سپاہیون کی بارک جیلخانون اور مدرسون کے کمرے اور وہ مکانات جنمین کوئی
میٹنگ منعقد ہوتی ہے اور لوگون کا وہان اژدہام ہوتا ہے جب انمین ہوا کی آمد
و رفت کا اچھا بندوبست نہین ہوتا ہے تب لوگون کے تنفس اور جلد سے ایسے بدبودار
بخارات خارج ہوتے ہین کہ ناکون کو فوراً محسوس ہوجاتی ہین لیکن یہ یاد رہے کہ جو لوگ
وہان ہوتے ہین انکو وہ بدبو محسوس نہین ہوتی لیکن جب کوئی شخص باہر سے ان
مکانات کے اندر داخل ہوتا ہے تب وہ فوراً تاڑجاتا ہے ٭

پھیپڑے سے نکلے ہوئے فاسد بخارات زیادہ مضر ہوتے ہین

جھیلون کی ہوا - جھیلون مین یہ ہوا اکثر ہوتی ہے اور وہان نباتاتی
مادون کے گل جانے سے پیدا ہوتی ہے اور پتھر کے کوئلہ کے ہوا کا یہ جزو اعظم ہے
اگر یہ ہوا برابر سونگھنے مین آوے تو صحت کو ضرر مضر پڑتی رہتی ہے ٭

سلفیوریٹڈ ہائیڈروجن - یہ ہوا ایسی جاندار اشیاء
کے سڑجانے سے پیدا ہوتی ہے جنمین گندہک ہوتی ہے اور گاہے گاہے کوئلہ اور لکڑی
کے جلنے سے بہی پیدا ہوتی ہے اور گندگی مین بہی بکثرت ہوتی ہے - اس ہوا کے
سونگھنے سے جسم مین کس قسم کا اثر پیدا ہوتا ہے اسبات پر رائے مین اختلاف
ہے - لیکن اسبات مین تو شک نہین ہے کہ خالص سونگھی جاوے تو ہلاک کرڈالتی ہے

لیکن جب تہوڑی تہوڑی مقدار مین عرصہ تک سونگہی جاتی ہے تب کمزوری پیدا ہوجاتی ہے بہوک جاتی رہتی ہے اور انیمیا ہوجاتا ہے ؞

اثر کثیف ہوا مین دم لینے کا - واضح ہو کہ کثیف ہوا مین سانس لینے سے نہ صرف خاص بیماریان پیدا ہوتی ہین بلکہ صحت کو بہی نقصان پہونچتا ہے چنانچہ وہ لوگ جو اس قسم کی ہوا مین دم لیتے ہین طبیعت انکی بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے اور وہ بیماری نہایت شدت سے ظاہر ہوتی ہے اور جب وہ مرض روبصحت لاتا ہے شفاء کلّی عرصہ بعد ہوتی ہے - ایسے لوگون کی عمر کم ہوجاتی ہے اور مرتے بہی زیادہ ہین ؞ ہوا کی جن کثافتون کا ذکر اوپر ہوا ہے چونکہ ان مین سے کوئی ایک تنہا نہین ہوتی بلکہ مختلف حالات مین مختلف طور پر ملے جلے ہوتے ہین اور اثر بہی انکا مختلف ہوتا ہے تو اُن کے اثرون کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے پس -

ہوا اُن کمرون یا مکانات کی جنکی تہوڑی سی جگہہ مین بہت آدمی رہتے ہین -

اِس ہوا کے بہت سے حصہ مین پانی کا بہاپ اور کاربانِک ایسڈ ہوتا ہے اور بدبودار اور نہایت زہریلے جاندار بخارات بہی ہوتے ہین جو باشندگان کے شش اور جلد سے پیدا ہوتے ہین - پس اس ہوا مین دم لینے کا اثر عمدہ طور پر معلوم ہوتا ہے چنانچہ اسمین دم لینے کے چند گہنٹہ بعد بخار کی علامتین ظاہر ہو پڑتی ہین - جسم گرم ہوجاتا ہے - نبض سریع ہوجاتی ہے - زبان میلی ہوجاتی ہے - بہوک جاتی رہتی اور تشنگی کا غلبہ ہوتا ہے وغیرہ - اُس ہوا سے باہر نکل آنے کے بعد بہی یہ علامتین کئی دن تک جاری رہتی ہین ؞ جب بہ نسبت آدمیون کے تعداد کی رہنے کی جگہہ بہت ہی تہوڑی ہوتی ہے تب بسبب کم ہوجانے اکسیجن کی مقدار کے دم گہٹنے لگتا ہے اور قیاس ہے بخارات کے زہر کے سبب سے جو باشندگان کے سینہ اور شش

سے پیدا ہوتے ہین انہین سے ایسے تو جلد ہلاک ہوجاتے ہین جنکی طبیعت اُس زہر کو جلد قبول کرلیتی ہے اور اَوْرونکا جو زندہ رہتے ہین وہی حال ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے اور جن لوگون کی عادت ایسی ہوا مین رہنے کی ہے جو برآمدگی دم کی ہوا سے تہوڑی ہی کثیف ہوگئی ہو انکی صحت کو بہت ہی نقصان پہونچتا ہے اور یہ نقصان ایسی حالتو نمین زیادہ بڑہ جاتا ہے کہ جب کہلی ہوا مین ریاضت نہین کیجاتی ہے جیسے خیاط اور مدرسون کے لڑکے ہوا کرتے ہین ـ چہرہ انکا پیلا پڑجاتا ہے ـ بہوک مرجاتی ہے ـ حوصلہ پست ہوجاتا ہے ـ طاقت گہٹ جاتی ہے ـ اور انکی صحت اسقدر بگڑجاتی ہے کہ وبائی اور متعدی بیماریونکا مقابلہ نہین کرسکتی ہے ـ اور ایسے لوگ سل اور دیگر امراض شش مین مبتلا ہونے کے لئے مایل ہوتے ہین اور گاے گہوڑے اور دیگر حیوانات بہی اس قسم کی ہوا مین عرصہ تک رہتے ہین تو مثل انسان کے بیمار ہوجاتے ہین *

جن کمرون یا مکانات مین بیمار رہتے ہین اُنکی ہوا مین تو زیادہ کثافتین ملجاتی ہین کیونکہ جاندار مادون کی انہین کثرت ہوجاتی ہے ـ اگر ان مادون کے دور کرنے مین کوشش نہ کیجائے تو طبیعت اسقدر کمزور ہوجاتی ہے کہ ان مریضون کی بیماریان شدت پکڑجاتی ہین اور انہین سے جو رو بصحت لاتے ہین وہ عرصہ تک لٹکے رہتے ہین علاوہ ازین وہ خاص بیماریان بہی ظاہر ہوجاتی ہین جنکے پیدا ہونے کے اسباب اگر دور نہ کئے جائین تو جمع ہوتے رہتے ہین *

آگ کے جلنے کی کثافتین اکثر جمع نہین ہونے پاتین ـ بند مکانون مین جو تیاز جلتی ہین انکی کثافت آمیز ہوا مین دم لینے سے بعضدفعہ درد سر ہوجاتا ہے اور دم گہٹنے لگتا ہے ـ جب کوئی شخص ایسے بند اور گرم مکان سے نکلکر باہر چلا جاتا ہے تب وہ بیمار ہوجاتا ہے *

بدبو رو کی ہوا - اسمین بعض اجزا تو ایسے ہوتے ہین جنکے سونگہنے سے دم گہٹنے لگتا ہے اور بعض بالکل زہر کا کام کرتے ہین چنانچہ اسیواسطے موریون اور بدررؤون کے صاف کرنیوالے گاہے گاہے ہلاک ہوجاتے ہین اور اسیواسطے اُن لوگون کو اکثر بدہضمی ہوتی ہے اور دست آتے ہین اور انکی آنکہین ہمیشہ آئی ہوئی ہوتی ہین - اور جس ہوا کا تعلق بدررو کی ہوا سے ہوتا ہے اسمین برابر دم لینے سے دردسر ہوجاتا ہے - جی متلانے لگتا ہے دست آتے ہین اور تمام بدن سست رہتا ہے اور جب عرصہ تک اسمین دم لیاجاتا ہے تو صحت مین بہت ہی خرابی پڑجاتی ہے اور انیمیا ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ ایسا ہی دیکہا گیا ہے کہ گاہے گاہے تہوڑے عرصہ کے لیئے بخار ہوجاتا ہے اور دردسر اور ہاضمہ بگڑجاتا ہے - اور بدررؤون مین چونکہ براز کے تخم بہی ہوا کرتی ہے تو اسکے سونگہنے سے اسہال ہوجاسکتا ہے خاصکر جب وہ زہریلی تخم زیادہ حرارت اور خشکی کے سبب سے تیز ہوجاتی ہے - اور اسی بدررؤون کی ہوامین دم لینے سے ٹائی - فائیڈ فیور بہی ہوجاتا ہے ٭

بول و براز - جہان کہین پیشاب اور پاخانہ کا ڈہیر ہوتا ہے اور اُس جگہہ کی ہوا ان سے گندی ہوجاتی ہے تو وہ ضرور صحت کو نقصان دیتی ہے لیکن بول اور براز کو زمین پر پہیلا دیاجاتا ہے تب وہ چندان ضرر نہین پہونچاتے گو وہ مکروہ ہوتے ہین کیونکہ ان سے جو تخم پیدا ہوتی ہے وہ باہر کی ہوا کے ساتہہ فوراً ملجاتی ہے - لیکن جب بول و براز کو مٹی مین ملادیتے ہین تب انکی خاصتین دور ہوجاتی ہین گو بیماری کا خاص زہر اس ترکیب سے زایل نہین ہوسکتا جیسے انٹے - رک فیور کا زہر اور جب بہتے ہوئے دریا مین اس قسم کی گندگی چہوڑی جاتی ہے تب بہی پانی مین ملجانے کے سبب سے اسکا مضر اثر دور ہوجاتا ہے ٭

قبرستان - قبرستانون مین یا انکے قرب وجوار مین بود و باش کرنا بہی ضرور تا

مضر صحت ہے اور اگرچہ اُس مقام کی کثیف ہوا سے کوئی خاص قسم کی بیماری نہین پیدا ہوتی تاہم وہان کے باشندون کی صحت اسقدر بگڑ جاتی ہے کہ طبیعت اُنکی مہلک بیماریون کے حملون کا مقابلہ نہین کر سکتی - ایسے مقام کے پانی کے پینے سے بہی صحت کو ضرر پہونچتا ہے - بعضدفعہ جنازہ کے ساتھہ جانا بہی صحت کو نقصان پہونچاتا ہے ٭

جہیلون کی ہوا - جہیلون کی ہوا اور دیگر مقامات کی ہوا بہی کہ جہان نباتاتی مادہ گلنے لگتا ہے باری کے تپون کو پیدا کرتی ہے - طحال مین اجتماع خون کا ہوجاتا ہے - خون تہوڑا ہوجاتا ہے اور عمر کم ٭ اور بعض اوقات ڈیسنٹری کی بیماری بہی ہوجایا کرتی ہے - اور علاوہ اس ہوا کے ایسے مقامات کے پانی سے بہی وہی نقصانات پیدا ہوتے ہین ٭

مجمل بیان ہوا کی کثافتون کا - دنیا مین ہمیشہ ایسے بڑے بڑے قدرتی کام ہوتے رہتے ہین جن سے ہوا کثیف ہوجاتی ہے - چنانچہ پہلے حرکات تنفس یعنے دم لینا ہے - حیوانات کے ہر سانس کی حرکت سے کچھہ نہ کچھہ ہوا کثیف ہوجاتی ہے مثلاً ہوا کا جزو اعظم آکسیجن ہے جسپر زندگی منحصر ہے - اِس جزو کا کچھہ حصہ پہیپڑون مین جاتا ہے اور اُسکی جگہہ وہ فاسد مرکب پیدا ہوجاتا ہے جسکو کاربانک ایسڈ گاس کہتے ہین اور ساتہہ ہی بہت سا پانی کا بخار اور مختلف قسم کے مرکبات فاسدہ بہی جو جسم مین پیدا ہوتے ہین ہوا مین ملجاتے ہین ٭

جس چوہے کا ذکر آگے کیا جائیگا اُسکے بند مرتبان کے اندر مرجانے کا ایک تو یہ سبب تہا کہ ہوا مین سے آکسیجن گاس صرف ہوگئی - اور زندگی قائم رکہنے کے واسطے اس گاس کے سوا نہ تو کاربانک ایسڈ کارآمد ہوسکتی ہے نہ پانی کا بخار اور دوسرا سبب وہ فاسد مرکبات تہے ٭ جلنے کے فعل کو اصطلاح مین کمبسچن کہتے ہین اس سے بہی ہوا کثیف ہوجاتی ہے کیونکہ ہر ایک چیز کے جلنے کے لیئے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ وہ جل نہین سکتی - اور اُسکے جلنے سے جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس کا

بہت سا حصہ یہی فاسد کاربانک ایسڈ گاس کی ہوا کا جزو ہوتا ہے جو سانس کے ساتھہ نکلتی ہے - اگر چوہے کی جگہہ تم ایک بند مرتبان مین کسی جلتی ہوئی چیز کو رکھہ دو تو وہ بہی جلد بجھہ جائیگی کیونکہ آکسیجن جلد خرچ ہو جاتی ہے اور بغیر آکسیجن کے کوئی شے جل نہین سکتی ہے +

اشیا کے سڑ جانے سے بہی ہوا کثیف ہو جاتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ کل اجزاے حیوانی یا نباتی مرنے کے تہوڑی دیر بعد سڑنے لگتی ہین - اور گرم ملکون مین تو ادہر وہ مرے اُدہر سڑانا شروع ہو گئی تب اُن سے مختلف قسم کی ہوائین پیدا ہوتی ہین جن مین سے بعض نہایت زہریلی بہی ہوتی ہین - آدمی اور جانورون کے مُردے اور کُل مردہ نباتات یا اُنکے کچہہ کچہہ حصے سڑتے اور گلتے ہین پہر اُن سے فاسد ہوائین پیدا ہوتے ہین + انہی مین زندہ حیوانون کے فضلے بہی شامل ہین مثلاً پسینہ جو جلد سے نکلتا ہی بول و براز اور بیکار اجزا جو کُل زندہ حیوانات کے جسم سے نکلتے ہین اور انمین سے بعض ایسے ہین کہ کبہی کبہی جسم سے جدا ہونے سے پہلے ہی بوسیدہ ہونے لگتے ہین علاوہ اسباب مذکورۂ بالا کے زمین کے بخارات سے بہی ہوا کثیف ہو جاتی ہے کیونکہ زمین جیسی کہ ہم کو معلوم ہوتی ہے اس طرح ٹہوس مٹی یا ریت کا ڈلا نہین ہے جسکے اندر کوئی شے نفوذ نہ کر سکے بلکہ سطح زمین اور اُس پانی کی سطح کے مابین جو اسکے نیچے ہوتا ہے ہوا کی آمد و رفت کم و بیش جاری رہتی ہے اور یہ ہوا زمین سے نکلکر باہر کی ہوا مین آملتی ہے - پس اگر زمین مین کوئی شے ایسی ہو جس سے اُسکی ہوا کثیف ہو سکتی ہے تو وہ کثافت زمین کے مسامات کے رستے ہوا کے ذریعہ سے اوپر نکل آئیگی اور باہر کی ہوا کو کثیف کر دیگی جو ہمارے سانس کے کام مین آتی ہے - کُل جاندار مادے جو انسان یا اور حیوانات کے جسم سے نکلتے ہین لوگ اُنہین بالکل مضر صحت نہین سمجہتے اور یہ نہین جانتے کہ انمین اثر بد ہوتا ہے اور اسی خیال سے اکثر زمین ہی پر پڑا رہنے دیتے ہین گہاس بہوس سڑتے

اور آذوز نباتی اجزا جو گلنے لگتے ہین اُنمین بھی یہی اثر پیدا ہوتا ہے - اِس اثر کی بدی اُسوقت
زیادہ تر بڑہ جاتی ہے جب زمین سیلی ہوتی ہے کیونکہ زمین کے اِسطرح سیلنے سے وہ چیزیں
جلد سڑنے لگتی ہین اور اُس سیل یعنے پانی کے بخار کو ہوا اُڑا لیجاتی ہے جس سے ایک
مضر صحت سردی پیدا ہوتی ہے - زمین علے العموم مرطوب یعنی سیلی ہوئی ہوتی ہے
اور اِسی سیل اور سڑی ہوئی نباتات کے باعث اُن مقامون کی ہوا جہان دلدل ہوتی
ہے مضر صحت ہوجاتی ہے اور اگرچہ وہ دلدل کسیقدر دور و دراز ہی ہو تو بھی ہوا کے جھوکے
اُسکی کثافت کو شہرون اور گاؤن مین اُڑا لیجاتے ہین - گھر کے روزمرہ کے ایسے کامون
سے جیسے نہانا - دہونا - کھانا پکانا ہے جو جو کثافتین پیدا ہوتی ہین اگر اُنہین باحتیاط
تمام رفع دفع نہ کیا جائے تو اُن سے بھی ہوا کثیف ہوجاتی ہے ؁

بعض پیشے اور حرفے بھی ایسے ہین کہ جنسے ہوا کثیف ہوجاتی ہے - مثلاً چمڑا رنگنے
والے قسائی رنگ ساز وغیرہ جنکا پیشہ حیوانات و نباتات کے اجزاے مُردہ سے تعلق
رکھتا ہے ہوا کو کم و بیش کثیف کردیتے ہین اور بعض اہل حرفہ ایسے بھی ہین جنکی دستکاری
سے چھوٹے چھوٹے کرکرے یا اَور قسم کے اجزا ہوا مین اُڑ کر ملجاتے ہین - مثلاً سوہن
گر - سان گر یا کارخانون مین کام کرنے والے غرض یہ چھوٹے چھوٹے کرکرے یا اَور
قسم کے اجزا بھی جب ہوا مین سے سانس کے ذریعہ پھیپھڑے مین پہنچتے ہین تو ان سے
بیماری پیدا ہوسکتی ہے ؁

پاک اور صاف ہوا کی ضرورت - پانی یا غذا کے بغیر تو آدمی کچھہ دن جی بھی
سکتا ہے لیکن ہوا بغیر چند منٹ کے اندر ہی مرجاتا ہے ؁ پس زندگی کے کل ضروریات
مین سے ہوا نہایت ضروری چیز ہے اگرچہ ہوا کو نہ تو تم دیکھہ سکتے ہو نہ معلوم کر سکتے ہو
جبتک کہ تم سے آکر ٹکر نہ کھائے اور اُسوقت اُسکو جھوکا یا جھکڑ کہتے ہین تم ہمیشہ ایک
بڑے ہوا کے کرہ مین رہتے سہتے ہو اور اُسکی تہ مین اُسیطرح چلتے پھرتے ہو جس طرح

مچھلیان پانی کی تہ مین چلتی پہرتی ہین - پس چونکہ زندگی کے واسطے ہوا ایک نہایت ضروری چیز ہے تو تندرستی کیواسطے بہی پاک اور صاف ہوا کا ہونا ایک امر ضروری ہے اگر کسی جانور کو گہٹی ہوئی ہوا مین بند کردو مثلاً ایک چوہے کو کسی شیشے کے مرتبان مین تو پہلے وہ ہانپنے لگیگا اور پہر مر جائیگا + ایسا کم اتفاق ہوتا ہے کہ ہوا ایسی کثیف ہوجائے کہ اُسمین حیوانات زندہ نہ رہ سکین مگر اسقدر کثیف تو بارہا ہوجاتی ہے کہ جو اُسمین رہتے ہین اُنکا رنگ پیلا پڑجاتا ہے - تندرستی مین فرق آجاتا ہے اور انواع و اقسام کے امراض مین مبتلا ہوجاتے ہین +

ہوا کے پاک کرنیکے قدرتی عمل - تم نے دیکہہ لیا کہ ہوا کو کثیف کردینے کے بہت سے سبب ہین جو ہمیشہ جاری رہتے ہین پس اگر قدرتی ترکیبون سے اُنکا دفعیہ ہوتا رہتا تو زندگی محال ہوجاتی مگر بعض ایسے قدرتی قانون ہین جو بہت کچہہ اِس خرابی کو رفع کردیتے ہین + اول مختلف قسم کے گاسون کا منتشر ہوتے رہنا جس سے خود بخود فاسد ہوائین پراگندہ ہوکر عام ہوا مین ملجاتی ہین + دوسرے ہوا کا تیز چلنا جس سے مختلف ہواؤنکا آپسمین مبادلہ ہوجاتا ہے + تیسرے جو کاربانک ایسڈ زندہ حیوانات و نباتات سے بکثرت پیدا ہوتی ہے اُسکے اجزا کو ہرے پودونکا جدا کردینا اور اسطرح اکسیجن کو خالص کرکے ہوا مین ملا دینا - پس یہ تین ترکیبین ہوا کی صفائی کی ہین جو کہ ہمیشہ اُن کثافتون کے بہت سے حصہ کو صاف کرتی رہتی ہین جو اوپر کی صورتون سے پیدا ہوا کرتی ہین +

مگر افسوس یہ ہے کہ لوگ اکثر اُن صفائی کی ترکیبون کو کارگر ہونے نہین دیتے - وہ ہوا مین کثافتین پیدا کرنے کے علاوہ اپنی جان کو ایسے گہٹے ہوئے گہرون مین بند کردیتے ہین جہان کثافتون کے صاف کرنے مین اُن قدرتی ترکیبون کی بہت تہوڑی بلکہ کچہہ بہی پیش نہین جاتی اور شہرون مین مکانات ایسے گنجان بناتے ہین

ہین کہ اکثر لوگ نہایت تنگ جگہہ مین رہتے ہین اور اِسلئے کثیف ہوا مین دم لینے سے
جو ضرر ہوتا ہے وہ بہت بڑھ جاتا ہے *

ہوا کے پاک کرنے کی مصنوعی ترکیبین - بذریعۂ ڈس - ان - فک - ٹینٹ چیزونکے
اور ہوا کی آمد و رفت کے عمدہ بند و بست سے ہوا پاک ہوجاتی ہے -

ڈس - اِن - فِک - ٹِنٹ اشیا - مصنوعی ترکیبون سے ہوا کی عفونت دفع کرنے
کے لئے جن اشیا کی ضرورت ہوتی ہے - اُنکو اصطلاح مین ڈس - اِن - فِک - ٹِنٹس کہتے ہین -
یہ وہ اشیا ہین جو ہوا کی ایسی کثافتون کو یا تو زایل کردیتی ہین یا پیدا نہین ہونے
دیتی ہین جو مضر صحت ہین * ڈس - اِن - فِک - ٹِنٹ اشیا اپنا اثر اسطور پر پیدا کرتی
ہین کہ مضر گیاس ہواؤن یا بخارات کے اجزا کو الگ الگ کرکے ایسے جز و یا مرکبات پیدا
کردیتے ہین جو مضر صحت نہین ہین یا گندہ ہونے اور خمیر اُٹھنے کی ترکیبون کو روک دیتے
ہین یا اُن جاندار جرم یعنے تخم کو ہلاک کر ڈالتے ہین جن سے بیماریان پیدا ہوتی ہین یا جاندار
سمیات کو زایل کردیتی ہین یا گندہ ہونیوالی اشیا کو اِس قابل کردیتے ہین کہ اِن مین
اکسیجن گیاس جلد ملجائے اور وہ گندہ ہونا نہ پاوین * ڈس - اِن - فِک - ٹِنٹ
اشیا تین قسم کی ہوتی ہین اول منجمد - دوم سیال - سوم ہوائی *

اول منجمد ڈس - اِن - فِک - ٹِنٹ اشیا - اِن سب مین سے کوئلہ
بہتر ہے - یہ چیز سلفیو - ری ٹیڈ ہائیڈرو - جن گیاس اور دیگر ہوائی اشیاء کے اجزا
کو ایک دوسرے سے علیحدہ کردیتی ہے جو نباتاتی اور حیوانی مادہ کے سڑجانے سے پیدا
ہوتے ہین - علاوہ ازین کوئلہ مرض کے لطیف جاندار عفونتون کو بھی اپنے اندر جذب کرکے
اُس اکسیجن گیاس کے ساتھہ مخلوط کردیتا ہے جو اُسکے مسامات کے اندر موجود ہوتی ہے
اور اِس ترکیب سے عفونت ہاے مذکورہ کو ضرر رسان ہونے نہین دیتا - لیکن کوئلہ کا
سیدھا اثر اُن کثافتون پر نہین ہوتا جو ہوا مین بہتے پھرتے ہین لیکن ہان ہوا کے

بعض ایسی حالتون کو دور کردے سکتا ہے جن سے مرض پیدا کرنیوالے جاندار مادے
کے نشو و نما ہوتی ہے * کوئلہ چونکہ سستا اور کارگر ڈس - انفکٹنٹ ہے اسکو
شفاخانون کے وارڈس مین اور جاے ضرورون مین اور بدررؤن مین اور دیگر ان کل مقامات
مین ہونا چاہئے کہ جہان بدبو اور مضر صحت عفونیتن ہوا کرتی ہین - مگر کوئلہ کو خوب طرح
کوٹ کر بچھا دینا چاہئے مگر یاد رہے کہ کوئلہ جب ایک مرتبہ استعمال مین آجاتا ہے تب اثر نہین
کرتا مگر دوبارہ جلا کر استعمال کیا جاوے تو مثل سابق کے کارگر ہو جاتا ہے *

خشک مٹی - خاصکر جب اسمین کنکریلی اجزا اور اُس قسم کے بہورے رنگ کے بہربہری
مٹی بہی ملی ہوئی ہوتی ہے جو نباتاتی اور حیوانی اجزا پر ہوا کے اثر سے بنجاتی ہے اور جسکو اصطلاح
مین ہیومس کہتے ہین - غرض اس قسم کی سوکہی مٹی عفونتون کو خوب جذب کرتی ہے - لیکن
اس بارے مین کوئلہ کی بہ نسبت کم اثر رکہتی ہے - اگرچہ سوکہی مٹی مین یہ طاقت نہین ہے -
کہ جاندار مادہ کو یا اُن سمیات کو زایل کردے سکے جن سے بیماریان پیدا ہوتی ہین پہر بہی جب
بیمار کے دستون مین خوب طرح سوکہی مٹی ملا دیجاتی ہے تب بہت حصہ اُس دست کے مضر مادہ کا
جس سے وہ بیماری لوگون مین پہیل جاسکتی ہے زایل ہو جاتا ہے * خشک مٹی سے بدبو زایل
ہو جاتی ہے لیکن اُس بدبو کے مضر اجزا پر اثر کم کرتی ہے *

لائم یعنے چونا - چونا دو قسم کا ہوا کرتا ہے - ایک بجہایا ہوا چونا یعنے ہیڈریٹ آف
لائم اور دوسرا اَنبجہہ چونا یعنے کاسٹک لائم - یہ دونو قسم کا چونا ہوا کے ساتھ ملجاتا ہے
اور اُس ہوا کے کاربانک ایسڈ کو اور اُسمین جو گندہک کے قسم کی بدبودار اجزا ہوتے
ہین اُنکو بہی زایل کر دیتا ہے * کاسٹک لائم جب جاندار مادہ کے مقابلہ مین آتا ہے تو اُنکو
ہلاک کر ڈالتا ہے - پس اس قسم کا چونا جب گندہ مردون مین اور بیمار کے دستون مین ملا دیا جاتا
ہے تب وہ مضر صحت کم ہوتے ہین * مکانات کی دیوارون پر جب بجہائے ہوے چونے
کی سفیدی کرتے ہین تب ایسے زندہ یا مردون مادہ کے اثر کو زایل کر دیتا ہے جو اُن دیوارون پر

لگے ہوئے ہوتے ہین مگر دوبارہ سفیدی کرنے سے پہلے درازون کو خوب طرح کہرچ ڈالنا چاہئے اور کہرچن کو یا تو جلا ڈالنا یا مٹی مین دبا دینا چاہئے ✤

مرکبات جنمین کار - با - لک اسڈ ہوتا ہے جیسے ٹک - ڈو - گلس پاوڈر وغیرہ لیچیے ڈس - ان - فک - ٹنٹ چیزین ہین - انمین جو کار - با - لک اسڈ ہوتا ہے اُس سے سٹرانڈ رک جاتی ہے اور جو مٹی کا جزو جیسے چونا وغیرہ ہوتا ہے وہ متعفن ہواؤن کو جذب کرلیتا ہے ✤

کلو - ری - لم - یہ مرکب کلو - رائیڈ اف الو - مے - نم ہے - ہوتا ہی یہ منجملہ لیکن ہوا لگنے سے گلجاتا ہے - اِسمین یہ خاصّہ ہے کہ اِس قسم کی عفونت جیسی سلفیو - رے ٹڈ ہایڈر وجن اور فاس - فیو - رے ٹڈ ہایڈرو جن اور سلفائیڈ اف امو - نی - ام ہین - انکی مضر خاصیت کو زایل کر دیتا ہے - یہ چیز بہت عمدہ انٹے - سپ - ٹک ہے اور یہ خود بدبودار نہین ہوتی ہے ✤ اور نہ زہر کا اثر رکہتی ہے ✤ اِسکا استعمال عرق اور خشک طور پر بہی کیا جاسکتا ہے ✤

دوم - سیّال ڈس - ان - فک - ٹنٹ چیزین - جب ڈس - ان فک - ٹنٹ چیزین عرق کے طور پر ہوتی ہین تب بہ نسبت خشک چیزون کے زیادہ تر آسانی سے استعمال کیجاسکتی ہین - مگر انکا اثر متعفن ہوا کے اسی حصہ پر ہوتا ہے جو انکے نہایت قریب ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ جب ان عرقیات کا استعمال کرین تب انکو چوڑی رکابیون مین بہر کر جابجا رکہہ دین یا کپڑون پر چہڑک دین - بادررو اور موریونکی عفونت دور کرنے کے لئے یہ عرق بہت اچہا ہے چنانچہ نصف سیر مردار سنگ کو قدرے پانی مین ملاکر اُسپر سات آونس نائیٹرک اسڈ آہستہ آہستہ چہوڑ دین - اب اسمین اسیقدر اور پانی ملاوین جس مین کُل عرق دو گیلن ہوجاوے جس جگہہ بدبو ہو وہان اسکو ڈالدین ✤

کلو - رائیڈ اف زنک کا عرق - اِسکے فی ڈرام مین ۲۵ گرین کلورائیڈ اف زنک

ہونا چاہئے - اِس عرق کا ایک پائینٹ ایک گیالن پانی مین ملاکر استعمال کرین - اِس سے علاوہ متعفن ہواؤن کے جاندار مادہ بہی ہلاک ہوجاتا ہے ؛

سلفٹ اف زنک اور سلفٹ اف ایرن کا عرف بہی اچہا ڈس - اِن - فِک - ٹنٹ ہے ؛

کان - ڈیز فلوئیڈ کہ جسمین پر - منگنے - نٹ اف پوٹاش ہوا کرتا ہے بہت اچہا ڈس - اِن - فِک - ٹنٹ ہے - اِس سے جاندار مادہ ہلاک ہوجاتا ہے اور سٹراند بہی رُک جاتی ہے ؛

کار - با - لِک ایسڈ جب پانی مین ملاکر استعمال کیا جاتا ہے تب سٹراند رُک جاتی ہے اور جاندار مادہ ہلاک ہوجاتا ہے ایک آونس کار - با - لِک ایسڈ اور آٹہہ آونس سلفٹ اف ایرن تین گیا - لن پانی مین ملاکر اسکار - لے - ٹے - نا اور چیچک کے بیمار کے کپڑون وغیرہ پر لگانے سے اُن بیماریون کی چہوت کے مادہ کا اثر زایل ہوجاتا ہے اور دس حصہ پہلے کار - با - لِک ایسڈ مین سو - لیو - شن اف کلورائیڈ اف زنک ملاکر اور اسکو بہت سے پانی مین حل کرکے پاخانہ اور موریون اور بدبودار گڑہون مین چہڑکنے سے عفونت دور ہوجاتی ہے ؛

سوم ہوا کے قسم کے ڈس - اِن - فِک - ٹنٹ چیزین - اِن سب مین سے کلو - رین عمدہ ڈس - اِن - فِک - ٹنٹ ہے جتنے قسم کی مضر ہوائین ہین جیسے سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈرو - جن وغیرہ اُن سب کے اثر بد کو یہ کلو - رین ہوا زایل کردیتی ہے اور اِس سے جاندار مادے بہی ہلاک ہوجاتے ہین کہ جن سے وبائی بیماریان جیسے ہیضہ اسکار - لٹ فیور - چیچک وغیرہ پیدا ہوتی ہین - کسی مکان کو وبا کے اثر سے پاک کرنے کے لئے ایسا کرین کہ اُسمین کلو - رین ہوا پیدا کرکے سارے دروازے اور کہڑکیون کو بند کردین اور ایک شبانہ روز اسیطرح رہنے دین بعد ازان سب دروازون اور کہڑکیون کو خوب طرح کہول دین تاکہ مکان کے اندر باہر کی کہلے طور پر

داخل ہو سکے کیونکہ کلو-رین ہوا ایک نہایت تیز چیز ہے - ذرہ بہی مکان کے اندر جاویگی تو ناکون مین خراشس پیدا کریگی ✣

کلو-رین ہوا کے پیدا کرنے کی کئی ترکیبین ہین چنانچہ کلو-ری-نے-ٹڈ لایم یا کلو-ری-نے-ٹڈ سو-ڈا کو پانی سے مرطوب کر کے مٹی کی رکابیون مین مکان کے اندر جا بجا رکہہ دین یا چہڑک دین تاکہ جو کلو-رین ہوا اس سے آہستہ آہستہ پیدا ہوتی جاوے وہ اُس مکان کے ہر ایک گوشہ مین خوبطرح بہر جاوے - اور اس ترکیب سے بہی یہ ہوا پیدا کیجا سکتی ہے کہ چار حصے بازار کا ہایڈرو-کلو-رک اسڈ ایک حصہ بلاک اکسایڈ اف منگنے - نیز کے سفوف (انجنے) مین ملا دین - نہین تو ایک کام کرین کہ چار حصہ کہانے کا نمک لیکر ایک حصہ انجنے اور دو حصہ میلا سلفیو-رک اسڈ اور دو حصہ پانی ملا کر دہیمی آنچ پر رکہہ دین - اِس سے کلو-رین ہوا پیدا ہو جائیگی - اور یون تو اگر صرف کہانیکا نمک آگ کے انگارون پر چہڑک دیا جاوے تب بہی کسیقدر کلو-رین ہوا پیدا ہو جائیگی اور مرض کے مضر مادہ کو زایل کر دیگی ✣

آیو-ڈین کا بخار بہی اچہا ڈس-اِن-فِک-ٹنٹ ہے ایک ڈرام آیو-ڈین ٹیکیہ چہت سے لٹکا دین - آہستہ آہستہ سب اُڑ جائیگا اور مضر مادہ کو زایل کر دیگا - چنانچہ شفاخانہ جات مین یہی ترکیب عمدہ کارآمد ہے - اور جو یہ چاہو کہ آیو-ڈین کا بخار جلد پیدا ہو کر اپنا اثر ظاہر کرے تو ایسا کرو کہ گرم توے پر یا انگارون پر قدرے آیو-ڈین چہوڑ دو یا آیو-ڈین کو پانی مین حل کر کے سارے مکان مین اُس عرق کو پچکاری سے چہڑک دو ✣

سلفیو-رس اسڈ بہی بدبو دار ہوا و مکے اثر بد کو زایل کر دیتا ہے اور سڑاند اور خمیر اُٹھنے کو روک دیتا ہے - اس ہوا سے ایسے مکانات نہایت عمدہ طور پر پاک کئے جا سکتے ہین جنمین متعدی بیماریونکا علاج کیا گیا ہو - چونکہ یہ ہوا بہت تیز ہوتی ہے مکان کو

بالکل خالی کرکے اِس ہوا کو پیدا کرنا چاہیئے - بہت آسان ترکیب اِس ہوا کے پیدا کرنے کی یہ ہے کہ گندہک کا سفوف آگ کے انگارون پر چھڑکدین یا ایسا کرین گندہک پر اسپرٹ اف وایمین ڈالکر یا اُسپر القطرہ چھوڑکر اُسمین آگ لگا دین اگرچہ اوپر کئی ترکیبین بیان کی گئی ہین جن سے بیمار کا مضر مادہ یا متعفن ہوائین زائل ہوسکتی ہین مگر اِن پر بہروسہ کلی نکرنا چاہیئے بلکہ یاد رہے کہ جبتک کسی مکان مین ہوا کی آمد و رفت کا کامل طور پر بندوبست نہوگا ادویات دافع عفونت سے بہت تہوڑا فائدہ ہوگا - پس

بیان ون - ٹے - لی - شن کا - اِس لفظ کے معنی ہین ہوا کی آمد و رفت کا بندوبست یعنی حیوان یا انسان کے رہنے کے مکانون مین پاک اور صاف ہوا کا بکثرت ہونا ۔ اگرچہ اِس موقع پر صرف رہنے کے مکانات کی باعث ہوا کی آمد و رفت کا ذکر کیا جائیگا لیکن یاد رہے کہ سڑکون - بازارون - دیہاتون - شہرون - مکانات کے احاطون اور پلٹنون کی چہاونیون مین ہوا کی آمد و رفت کا انتظام ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسے ہنی کے کمرون اور مکانات مین ہونا چاہیئے ۔

ون - ٹے - لے - شن کے باب مین اِن امور کا ذکر ہونا چاہیئے مثلاً - اوّل مقدار ہوا کی جو قیام صحت کے لئے درکار ہے - دوم وہ ترکیبین جن سے مقدار مطلوبہ حاصل ہوسکے - سوم وہ شرایط جو ہوا کے عمدہ طور پر پہیلنے کے لئے درکار ہین ۔

واضح ہو کہ ون - ٹے - شن کی نسبت سب سے پہلے تجویز یہ کرنی چاہیئے کہ سانس چہوڑنے سے جو کثیف ہوا پہیپڑے سے باہر نکلتی ہے اُسکو مکان سے کس طرح نکال دینا چاہیئے یا کس ترکیب سے اسکا مضر اثر ہلکا ہوجا سکتا ہے - یاد رہے کہ ایک جوان آدمی کی سانس کی ہر ایک حرکت سے ۳۰ مکعب اِنچ ہوا کی گندہ ہوجاتی ہے اور چونکہ علی العموم ہر ایک بشر عرصہ ایک منٹ مین ۱۶ دفعہ دم لیتا ہے تو اُس عرصہ مین ۴۸۰ مکعب اِنچ ہوا کی خراب ہوجاتی ہے اور اُس حساب سے ایک گہنٹہ کے اندر ۲۸۸۰۰ مکعب اِنچ

یعنے ۵۶ و ۱۶۱ مکعب فٹ ہوا بگڑ جاتی ہے - اور جو ہوا برآمدگی دم سے باہر نکلتی ہے اس کے ہزار حصہ مین ۴۰ حصہ کار۔ با۔ نک اسڈ کا ہوتا ہی اور باہر کی ہوا کے ۱/۲ حصہ مین صرف ۴۰ حصہ کار۔ با۔ نک اسڈ کا ہوتا ہے - پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُس بگڑی ہوئی ہوا کے اثر کو اسقدر کم کرنے کے لئے کہ جس سے اسمین اوسط اندازہ کار۔ بو۔ نک اسڈ کا آجاوے یہ ضرور ہوگا کہ اُسمین ایک سو گُنا اتنی ہی ہوا کہ جسمین کار۔ با۔ نک اسڈ نہو داخل کرنا چاہئے جتنی شش سے باہر نکلی ہے یعنے ۱۶۶۶ مکعب فٹ فی گھنٹہ ہر ایک آدمی کے واسطے - لیکن باہر کی ہوا مین کسیقدر کار۔ بانک اسڈ بھی ہوتا ہے اور سانس کے کام مین آئی ہوئی ہوا مین صرف کار۔ با۔ نک اسڈ ہی زیادہ مقدار مین نہین ہوتا بلکہ اُس ہوا مین علاوہ کار۔ با۔ نک اسڈ کے جو خون کو صاف کرتے وقت اسمین شامل ہو جاتا ہے پانی کا بخارا اور تھوڑی سی دیگر کثافتین بھی ہوتی ہین اور پسینہ کے ذریعہ بدن سے جو کثافتین خارج ہوتی ہین ان سے باہر کی ہوا کسیقدر کثیف ہو جاتی ہے - پس ان کثافتون کے باعث اگر ہوا کے اوپر کی مقدار مین اسکا چوتھائی حصہ اور ہوا شامل کر دین تب تندرست آدمیون کے کسی رہنے کی جگہہ کی ہوا کو پاک اور صاف رکھنے کے لئے خالص ہوا کی کم سے کم مقدار ہر ایک گھنٹہ ۲۰۰۰ مکعب فٹ درکار ہی اور ایک گھوڑے کے لئے ۲۵۰۰ + لیکن شفاخانون اور دیگر کسی ایسے مکانات کے واسطے جہان بیمار رہتے ہون زیادہ تر مقدار ہوا کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ بعض بیماریون مین مریض کے جسم سے اسقدر متعفن جاندار مادہ خارج ہوتا ہے کہ اسکی عفونت کو دور کرنے کے لئے کافی مقدار ہوا کی پہنچانی ممکن نہین ہوتی + اور شفاخانہ کے کسی وارڈ مین جب بہتیرے زخم کے بیمار ہوتے ہین تو ہر ایک بیمار کے لئے فی گھنٹہ ۵۴۰۰ مکعب فٹ تازی ہوا درکار ہوتی ہے اور جب شفاخانہ مین ایسے مرضون کی کثرت ہو جیسے ہسپتل گنگرین اور پائی۔ میا اور ارسی۔ پے۔ لس

اور ٹائی فس فیور یا چیچک تپ زمین جسقدر تازی ہوا کی آمدورفت ہو وہ تہوڑی ہے یعنے مریضون کو سردی نہ لگ جائے اسبات کا خیال رکہکر شفاخانہ مین ہوا کہلے طور پہ آنے دین تاکہ مریضونکو جلد شفا ہوجاے اور شفاخانہ مین بیماری کا مادہ پہیلنے نہ پاوے - تجربہ سے یہ بات پائی گئی ہے کہ بعض بیماریونکا چابندار زہریلا مادہ بہ نسبت اورون کے تازی ہوا مین ملجانے سے کم ترضرررسان ہوتا ہے مثلاً ٹائی فس فیور کا بیمار اگر چہوٹے کمرے مین رکہا جاوے کہ جسمین ہوا کی آمدورفت کا بندوبست اچہا ہو تو اسکی چہوت کا زہر زایل ہو جا سکتا ہے مگر چیچک اور اسکارلٹ فیور کا زہر ایسا موذی ہوتا ہے کہ باوجود تازی ہوا کے افراط کے بہی پہیلجاتا ہے صرف یہی نہین بلکہ ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ مہینون تک صاف ہوا لگی ہے پہر بہی اُن بیماریون کی چہوت پہیل پڑی ہے اور مے - لے - ریا زہر پر صاف ہوا کا اثر اسقدر کم ہوتا ہے کہ ہوا کے ذریعہ کوسون تک وہ زہر پہیلجاتا ہے اور بعض طبیب ایسا قیاس کرتے ہین کہ ہیضہ کا زہر ہوا کے ذریعہ جابجا پہنچا پہرتا ہے پہر بہی اسکے اثر مین کمی نہین ہوتی ✣

علاوہ سونگہنے کے کام کے صاف ہوا جلانے کے کام کے لئے بہی درکار ہوتی ہے مثلاً بتیوات کی روشنی کے لئے اور آگ کے جلنے کے واسطے بہی آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور نیز اُن بتیون سے اور آگ سے جو کثیف دخان پیدا ہوتا ہے اُسکے اثر کو زائیل کرنے کے لئے بہی آکسیجن درکار ہے ✣ نصف سیر کوئیلہ کے جلکر خاکستر ہونے کے لئے ۰ ۲۴ مکعب فٹ ہوا چاہئے اور نصف سیر خشک لکڑی کے واسطے ۱۲۰ مکعب فٹ ہوا چاہئے - ایک شمعی تیل کے چراغ سے فی گہنٹہ آدہا مکعب فٹ کاربانک ایسڈ خارج ہوتا ہے - پس اسکے اثر کو کمزور کرنے کے لئے ۰۰ ۲۴ مکعب فٹ ہوا چاہئے اور ایک اچہی موم بتی کے جلنے کے لئے ۵۰۰ مکعب فٹ

کی ضرورت ہوتی ہے + مگر یہ بات یاد رہے کہ جب کوئی مکان ایسا ہو کہ جسمین رہنیوالے بہت اور جگہہ کم ہو تو اُسمین ہوا کی مقدار زیادہ ہونی چاہئیے ورنہ باشندون کو نقصان پہونچیگا + یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو چھاونیان بڑے بڑے شہرون کے قریب اور پہاڑون کے نیچے ہین اُنکے بارکون کے کمرون مین ہریک آدمی کو ۱۰۰۰ مکعب فٹ اور ۹۰ مسطح فٹ جگہہ دیجاوے اور اُن چھاونیون مین جو پہاڑون پر ہین ۱۲۰۰ سے ۱۴۰۰ اور ۷۵ دیجاوے - یوروپین کے شفاخانونمین جو نیچے ہین ۱۴۰۰ فٹ اور ۱۲۰ مسطح فٹ جگہہ دیجاوے اور پہاڑون پر ۱۶۰۰ سے ۱۸۰۰ فٹ اور ۱۲۰ فٹ مسطح فٹ + ہندوستانیون کے شفاخانون مین جو نیچے تعمیر کئے گئے ہین ۱۵۰۰ مکعب فٹ اور ۹۹ مسطح فٹ اور یوروپین اور یو-رپی پشیئن کے لاک ہسپتالون مین ۱۰۰ مسطح فٹ اور ہندوستانیون کو ۶۰ اور جیلخانون کے وارڈون مین ۶۴۸ مکعب فٹ اور ۵۴ مسطح فٹ جگہہ ہریک قیدی کے لئے چاہئیے + اِسبات کا دریافت کرنا کہ کسی کمرے مین اوپر کے حساب کے مطابق جگہہ ہے یا نہین اسطور پر ہو سکتا ہے کہ اسکے مکعب فٹ اور مسطح فیٹ کو اُس مکان مین رہنے والون کی تعداد پر تقسیم کرنا چاہئے + تاکہ رہنے کے مکانات مین ہوا کی اچھی آمد و رفت ہو یہ ضرور چاہئیے کہ اِسمین بذریعہ دروازون اور کھڑکیون کے ہوا کے داخل ہونے اور خارج ہونے کا عمدہ بندوبست ہونا چاہئیے ورنہ باشندگان کی صحت کبھی اچھی نہین رہ سکتی +

ہندوستان کے شہرون اور دیہاتون مین ہوا کے کثیف ہو جانے کے اسباب - جن خرابیون کا ذکر اوپر ہوا ہندوستان کے ہر شہر اور گانو مین پائی جاتی ہین مگر ہان کسی مین کم کسی مین زیادہ اور اِنمین دو قسم کے مکانات ہوتے ہین ایک تو صحن دار - دوسرے جھونپڑے - صحن دار مکانون کے صحن چار دیواری سے گھرے ہوتے ہین جنمین روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کے لئے نہ دروازہ ہوتا ہے نہ کھڑکیان ہوتی ہین

جھونپڑونکا حال یہ ہے کہ اگر اُنکا دروازہ بند کر دیجیئے تو نہین ہوا اور روشنی کسی طرح
آ ہی نہین سکتی ۔ رہنے والونکا یہ حال ہے کہ بہت سے آدمی ملکر ایسی تنگ کوٹھریون مین
سوتے ہین کہ نہ تو اُنمین سے سانس کے کام آئی ہوئی ہوا اچھی طرح باہر نکل سکتی ہے
نہ اُنمین باہر کی لطیف ہوا آسانی سے آسکتی ہے تاکہ اُس کثیف ہوا کا مبادلہ ہو سکے
پس جو ہوا دم لینے سے کثیف ہو چکی ہے اُسیکے کچھہ حصہ سے بار بار سانس لیتے ہین
اور فقط یہی خرابی نہین ہے بلکہ اِس سے بدتر ایک اَور خرابی یہ ہے کہ لوگون
کا یہ عام قاعدہ ہے کہ اپنے سر منہہ کو کمبل مین خوب لپیٹ کر سوتے ہین علاوہ
انہین جو آگ کہانا پکانے مین جلتی ہے اور چھوٹے چھوٹے تیل کے چراغ جو رات کو
روشن ہوتے ہین وہ ہوا سے صرف اکسیجن ہی کو نہین کہینچتے بلکہ اُسمین زہریلی
ہوائین اور اَور اجزا بہی ملا دیتے ہین اُن سے ہوا اَور بہی کثیف ہو جاتی ہے +

گہرون کے پاس اکثر مُردے بہی دفن کرتے ہین یا تہوڑے ہی فاصلہ پر ادہورا جلا
دیتے ہین ۔ جانور جہان مرے وہین پڑے رہے جبتک اُنکو پرندے یا درندے کہا
نہ جائین اور ناکارہ نباتات دروازون کے عین سامنے رُکتی ہین اُنہین گرتی ہین ہین
سڑتی ہین اُٹہا کر پھینک بہی نہین دیتے جسم کی صفائی پر جیسا چاہئے خیال نہین کرتے
نہاتے ہین اور میلے ہی کپڑے پہن لیتے ہین جن لحافون کو اوڑھ کر سوتے ہین وہ پسینہ
اور جسم کے اَور فضلون سے بہرے ہوئے ہوتے ہین کہات کے پہینکنے کا بندوبست
اچھا نہین کرتے ۔ راستہ کے آس پاس بلکہ شارع عام مین بہی نجاست پڑی رہتی ہے
یہ لوگ اکثر ایسا بہی کرتے ہین کہ بہت سویرے اُٹہہ کر اُن کہیتون مین رفع حاجت کے
لیئے جاتے ہین جہان اونچے کہیت کہڑے ہوتے ہین یا جہان پردہ کی جگہہ پاس ملجاتی
ہے وہین بیٹہہ جاتے ہین اور بعض دفعہ گہرون کی چھتون پر بہی پاخانہ پہرتے ہین
وہ وہین پڑا رہتا ہے سوکہہ کر خاک ہو جاتا ہے اور گرد کے ساتھہ ہوا مین اُڑتا پہرتا ہے

یا مینہہ مین بہ کر نیچے پہیلتا ہے - جہان جا ضرور ہین وہ اکثر گندگی سے بہرے رہتے
ہین اُنکی نجاست تہوڑی بہت پاس کی زمین مین بہتی ہے یا بازار مین یا گہر کے صحن
مین یا جدہر کو رستہ پاتی ہے بہ جاتی ہے - اگر کسی طرف نکاس نہین ہوتا تو نیچے کسی
گوشہ مین یا گہرے غار یا سنڈاس مین جا گرتی ہے - اور پیشاب تو جس گوشہ مین چاہین
کر دیتے ہین - گوبر کا یہ حال ہے کہ یا تو بے غوری سے روندن مین رُل جاتا ہے یا کہاد
مین ڈالنا ہوتا ہے تو گہر کے پاس ڈہیر لگا دیتے ہین تاکہ گلجائے اِس سے ہوا کثیف ہو جاتی
ہے کیونکہ وہان بد بو پیدا ہوتی ہے یا جب وہ سڑنے لگتا ہے تو پہلے زمین پہر اُس کے
نیچے کی ہوا کثیف ہو جاتی ہے اور اِن دونو سے یکسان خرابیان پیدا ہوتی ہین بلکہ دوسری
صورت مین سیل کے سبب زمین جلد تر گندی ہو جاتی ہے ۔۔

نہانے کا یہ حال ہے کہ جہان موقع پاتے ہین کہڑے ہو جاتے ہین اور وہان زمین
پر جو گلنے قابل چیزین ہوتی ہین پانی اُنہین لیکر زمین مین پیوست ہو جاتا ہے پانی کے
نکاس کا بہی اچہا انتظام نہین - مینہہ کا پانی یا تو گڑہون مین بہت سا جمع ہو جاتا ہے
ہو جاتا ہے یا گہر کے پاس کہڑا رہتا ہے اور یہ اُس سے بہی بُرا ہے کیونکہ گہر کا فرش
بہ نسبت باہر کی زمین کے اکثر نیچا ہوتا ہے پہر جب اُس نواح مین ایسی دلدل بہی ہوتی
ہے جسکے پانی کا نکاس نہو تو وہان کی گلی سڑی ہوئی نباتات اور سیل کی کثافت سے ہوا
بگڑ جاتی ہے اور اُس کثافت کو گرد و نواح مین پہیلاتی اور وہ بیماریان پیدا کرتی ہے جو
دلدل کے آس پاس کے مقامات مین عام ہوتی ہین ۔۔

باورچیخانہ کا آخورا اور بعض دفعہ میلے کپڑے دہونے کا دہون بہی جہان جی چاہتا ہے پہینک دیتے
ہین لیکن کپڑے اکثر کوئون اور تالابون پر دہوئے جاتے ہین اِسکا ذکر آگے آئیگا ۔۔

قسایون کا جس جگہہ بس چلتا ہے وہین جانورون کو ذبح کر ڈالتے ہین اور اُنکے اندر کی
آلایش بہی وہین پہینک دیتے ہین - چمڑا رنگنے والے رنگریز اور اَور پیشہ ور بہی بازار اپنا

اپنا کام کرتے ہین جس سے اردگرد کے لوگون کو ایذا پہونچتی ہے +

کیا ترکیب ہے کہ ہوا کثیف نہونے پاوے - اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ جو کثافتین
پیدا ہوتی ہین اُنکی روک یا دفعیہ کسیطرح ہو بہی سکتا ہے یا نہین - ازنمین سے بعض تو
ایسی ہین کہ اُنکا دفعیہ ہو ہی نہین سکتا مثلاً سانس کا چلنا اور آگ کا جلنا کیونکر بند ہو -
اور جہان یہ ہونگی وہان ہوا کا اصل جز واکسیجن ضرور خرچ ہوگا - پہر اُسکی جگہہ وہ ہوا
بہی ضرور ہی پیدا ہوگی جو زندگی کو زہر ہے لیکن جبتک قدرتی قاعدون مین کچہہ خلل نہ
پڑیگا اُسوقت تک اِس سانس لینے اور جلنے کے عمل سے کچہہ خرابی عائد نہین ہوسکتی
چنانچہ اِس ہوا کی اصلاح کے لئے گہر مین ایسا بندوبست ہونا چاہیئے کہ باہر کی ہوا آتی
جاتی رہے کیونکہ اگرچہ کسی گہر یا کمرے مین ہوا کا چلنا معلوم نہین ہوتا مگر ہوا ہمیشہ ادلتی
بدلتی رہتی ہے - ہان اِسلیئے کہ لطیف ہوا پہونچ سکے مگر نیز نہو چاہیئے کہ ایک ہی کمرے مین ایک
ہی وقت بہت آدمی نرہین ورنہ وہ لوگ اُس مکان کی ہوا کو اتنا کثیف کردینگے کہ اُس
عرصہ مین باہر کی لطیف ہوا اُتنی وہان نہین پہونچ سکتی یعنے اُس مکان مین آدمیونکا
ہجوم نہ چاہیئے +

سرکاری مکانات مثلاً بارکون اور جیلخانون مین ہر ایک آدمی کے رہنے کے لئے
جتنی جگہہ درکار ہے وہ خوب سوچ سمجہکر مقرر کیگئی ہے اُس جگہہ کی مقدار مکعب پیمایش سے
دریافت ہوسکتی ہے مثلاً اگر کوئی کمرہ دس فٹ چوڑا دس فٹ لمبا دس ہی فٹ اونچا
ہو تو اُسمین ہزار مکعب فٹ ہوا ہوگی - ہر ایک قیدی کو ۶۴۸ مکعب فٹ دیا جاتا ہی
اور یہ بات مکان کی سطح زمین کی پیمایش سے بہی دریافت ہوسکتی ہے مثلاً جو مکان
دس فٹ لمبا دس فٹ چوڑا ہو اُسمین ۱۰۰ فٹ مربع جگہہ ہوگی -

دیسی سپاہیون کو ۶۴ مربع فٹ زمین دیجاتی ہے اور قیدیون کو ۷۶ فٹ وجہہ
یہ ہے کہ قیدیون کی بارکون کی چہتین عام دیسی مکانون سے بہت اونچی ہوتی ہین اور

اُنہین کہمرے بہی ہوتے ہین جن سے ہوا کی آمد و رفت اچہی طرح ہوتی رہتی ہے + معمولی کارروائیون کیواسطے سطحی مربع فٹ کی پیمایش کافی ہے اگر ممکن ہو تو ایک آدمی کیواسطے ۴۸ فٹ مربع چاہئیے یعنے اِسقدر زمین جو ۸ فٹ لمبی ۶ فٹ چوڑی ہو اور کمرے کی دیوارمین اوپر کیطرف کہڑکیان ہونی چاہئین تاکہ سانس کی کثیف ہوا اُنہین سے نکل جایا کرے کیونکہ اکثر موسمون مین سانس مین سے نکلی ہوئی ہوا بہ نسبت اِردگرد کی ہوا کے گرم ہوتی ہے اسواسطے اکثر اوپر کو جاتی ہے رہنیوالون کی تعداد کے بموجب ہر کمرے کی کہڑکیون کو فراخ رکہنا چاہئیے ۔

یاد رکہو جب باہر سے کسی ایسے مکان مین داخل ہو جسمین ایک یا کئی آدمی رہتے ہون اور اُسمین بدبو معلوم ہو تو جان لینا کہ اُس کمرے مین ہوا کی آمد و رفت کا بندوبست کافی نہین ہے جب فی آدمی کے حساب سے جگہہ کی مقدار مقرر کرنی ہو تو خیال رکہنا چاہئیے کہ بیمارون کو بہ نسبت تندرست آدمیون کے زیادہ مقدار کی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو حالت صحت کی نسبت اُسکی جلد اور پہیپڑے سے زیادہ کثافتین نکلتی ہین اور اُن سے جلد ہی عفونت پیدا ہو جاتی ہے ۔ پس اِسلئے کہ بیمارون کے اِردگرد کی ہوا متعفن کے قابل ہو یہ چاہئیے کہ ہوا معمولی مقدار سے زیادہ ہو بلکہ جو تندرست بیمار کیخدمت کرتے ہین اُنکے لئے بہی یہ بات واجب ہے +

بچون کو لطیف ہوا کی ویسی ہی ضرورت ہوتی ہے جیسے جوانون کو + یہ بات رسم مین داخل ہو گئی ہے کہ زچہ کو ایسے کمرون مین بند رکہتے ہین جنمین ہوا کا بالکل دخل نہو اُسپر طرہ یہ کہ ہمسایون اور رشتہ دارون کا ہجوم ہوتا ہے یہ بات صرف زچہ ہی کے لئے مضر نہین ہے بلکہ خاص بچہ کیواسطے بہی نہایت پُرخطر ہے ۔ بہت سے بچے پیدا ہو کر چند ہی روز کے اندر مر جاتے ہین سبب یہ ہے کہ دم لینے کو خالص ہوا کی کافی مقدار نہین ملتی جس کمرے مین لوگ رہتے ہین اگر وہان دود کش یا کوئی اور رستہ کثیف ہوا اور

دہوان نکلنے کا نہ ہو تو اُسمین آگ نہ جلانی چاہیئے *

روشنی کے لئے مٹی کے بہاسے چراغ جلاتے ہین اور اُن سے دہوان اور کثیف ہوائین پیدا ہوتی ہین مگر اُنکے نکلنے کا بہی کوئی ویسا ہی آسان بندوبست ہوسکتا ہے جیسا آگ کے دہوئین وغیرہ ہوسکتا ہے *

سڑاند کے سبب سے جو برائیان پیدا ہوتی ہین اُنکے دفعیہ کے لئے اِس عام اصول کو مد نظر رکہنا چاہیئے کہ کل مرے ہوئے حیوانات اور مُرجہائی ہوئی نباتات کو جہانتک ممکن ہو سڑنے سے پہلے احتیاط کے ساتہہ کسی جگہہ پہنکوا دیا کرین - اور مردون کو آبادی سے دور اچہی طرح دفن کردیا کرین یا جلا دیا کرین * دفن کرنا ہو تو قبر بشرط امکان کم سے کم ۸ فٹ گہری ہو - اور مٹی سے خوب طرح بند کردین جلانا ہو تو خوب اچہی طرح جلائین - مُردار جانورون کو فوراً اُٹہوا کر دور گڑوا دین اور اوپر خوب دبا دبا کر مٹی جما دین - گلے سڑے گہاس بہوس اور اَور ٹولا دُ جیسے لید گوبر وغیرہ جو کہات مین کام آتے ہین جمع کرکے کم سے کم آبادی سے .. اگز کے فاصلے پر سب کا ڈہیر لگا دینا چاہیئے اگر اُس ڈہیر پر کبہی کبہی تہوڑی مٹی ڈالدیا کرین تو اُس سے نہ تو بدبو پیدا ہوگی نہ زراعت پر اُسکا اثر کم ہوگا *

جلد کو درست رکہنے اور اُس سے میلے پن کی حالت مین جو عفونت پذیر مادہ نکلا کرتا ہے اُسکے دور کرنے کے واسطے جسم کو صاف اور ستہرا رکہنے کے سوا کوئی ترکیب نہین * سارے بدن کو روز پانی سے ضرور دہو ڈالنا چاہیئے پانی خواہ سرد ہو خواہ گرم * البتہ جوان اور طاقتور آدمیون کے واسطے اکثر سرد پانی بہتر ہے لیکن بُڈہے ہون اور کمزور آدمیون اور بیمار آدمیون کے لئے نیم گرم زیادہ مناسب ہی *

جلد سے بہی بڑے بڑے کام متعلق ہین اور اِن کامون کو بخوبی انجام دینے کے لئے اُسکا پاک صاف رکہنا ضرور ہے * جلد اگرچہ جسم کا بیرونی حصہ ہے مگر رتبہ مین کسی اندرونی

عضو سے کم نہین ،، اِسمین جو بے حساب مسامات ہین وہ بے فائدہ نہین ہین اِن سے
ہمیشہ بدبودار فضلے نکلتے رہتے ہین - پس اگر جلد کو صاف نہ رکہو گے تو وہ بند ہو جائینگے
اور بیماری پیدا ہوگی لیکن اگر تمہارے پہننے کے کپڑے اور سونے کا بستر میلا ہوگا تو جلد
کے صاف رکہنے سے بہی بہت فائدہ نہوگا اِسلئے اِن سب کو بہی ہوا دیتے رہو اور خوب
صاف رکہو ٭
یوروپ مین جو شہر صحت کے لحاظ سے اچہے شمار کئے جاتے ہین اُنمین زمین کے
نیچے موریان بنی ہین شہر کی ساری گندگی جیسے بول و براز یا ورچیخانے اور نہانے دہونے
کا پانی اُنمین سے نکل جاتا ہے اِن سبکو اصطلاح مین سو - اِج یعنے گندگی کہتے ہین - عام
ٹٹیون کی جگہہ گہرون مین جاے ضرور ہوتے ہین - اُنکی گندگی اور ہر قسم کا گندہ پانی
جو حوض اور گڑہون مین جمع ہوتا ہے یہ سب ملکر لوہے کی نلیون مین جا پڑتا ہے اور
گہر گہر کی نلیان ملکر بڑے بڑے نلونمین جا ملتی ہین - یہ نل ملکر یا تو اِن سے بہی بڑے بڑے
نلونمین یا خشتی بدررو مین جا گرتے ہین - اِن سب کی گندگی ہکیجا سمندر مین جا پڑتی ہے
یا ایک مفید کام مین صرف ہوتی ہے یعنی کسی خاص قطعہ زمین کی پیداوار کو قوت دیتی ہی ٭
جب ایسی صفائی کا سامان ایک مرتبہ بنگئے تو پہر اُنکی مرمت مین بہت لاگت نہین
آتی خیال کرو اِس بندوبست مین اُس محنت اور لاگت کی نسبت کتنی بچت ہے جو آدمیون
سے اُٹہوانے مین پڑتی ہے کیونکہ اس ترکیب سے گندگی اپنے ہی بوجہ سے ڈہلان کیطرف بہ جاتی
ہے بعض دفعہ جہان گندگی کے بہنے کے لئے ڈہلان کافی نہین ہوتی وہان اُسکو پہلے کسی
نیچی جگہہ مین جمع کرتے ہین پہر پمپ سے اونچی جگہہ چڑہاتے ہین مگر اُسمین زیادہ خرچ بیٹہہ
جاتا ہے افسوس ہے کہ ہندوستان مین یہ دقت بارہا پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ ملک ہموار
ہے اور اسمین ڈہلان کم ہے مثلاً کلکتہ مین اِس قسم کی دشواری پیش آئی تہی اِسلئے ایسی کل کے
ضرورت پڑی جس سے گندگی اتنی اونچی چڑہ جاے کہ پہر آپ ڈہلک کر شور جہیلونمین جا پڑے

کلکتہ مین جو صفائی کا طریقہ جاری ہے وہ کل شہر مین یکسان نہین اور شہر کے
جن حصونمین بدررئین بنگئی ہین وہان بہی یہ کامل انتظام نہین ہے کہ گہرون کی چہوٹی
چہوٹی موریان باہر کی بڑی بدررو سے ملی ہوئی ہون بلکہ خاکروب نجاست اور غلاظت
کو اُٹہا اُٹہا کر موریون مین ڈالدیتے ہین جہان سے وہ ڈہلک کر اُن کہتیون مین جا
پڑتی ہین جو شہر کا ریا اور لوگون کیطرف سے اسی کام کے لئے بنے ہین ؞
ہندوستان کے شہرون کی صفائی نلون اور بدررون سے ہونے مین کئی
مشکلین ہین اول یہ کہ اگرچہ ہمیشہ بنانا پڑے پہر بہی سکے جاری کرنے مین پہلے پہل بڑی
لاگت آتی ہے - دوسرے پانی کا سامان کافی بہم نہین پہونچ سکتا - تیسرے نلون اور
موریون کی نسبت آدمیون سے کم لاگت مین اُٹہہ سکتا ہے لیکن ان مین سے بعض
قباحتین رفع بہی ہو سکتی ہین چنانچہ بہت کہلے کہلے نل نہون پتلی نلیون سے بہی بڑی
آبادی کی گندگی صاف ہو سکتی ہے بشرطیکہ انمین ڈہلاؤ بہی ڈالا جاوے کیونکہ یہ نلیان
زمین کے نیچے صرف نجاست ہی کے لیجانے کے لئے ہین اور پانی کے نکاس کے لئے
زمین کی سطح پر الگ بندوبست کرنا چاہئے اسکا ذکر آئندہ آئیگا ؞ اگر یہ نل مٹی کے
پنجتہ بنین کہ شاید رفتہ رفتہ ہندوستان مین بنجائینگے تو لوہے کے نلون سے درحقیقت
بدررو سے بہت کم لاگت بیٹہیگی ؞ اُسوقت اُمید ہے کہ شہرون کے پینے کے پانی کا
انتظام بہی بخوبی ہو جائیگا بالفعل بہت کم ہے اگر اسقدر پانی بہم پہونچ سکے جس سے
گہر کے روزمرہ کے کام بخوبی چل جائین تو وہی پانی نلیون کے رستہ نجاست بہا دینے
کو بہی کافی ہو سکتا ہے - آدمیون سے ڈلاؤ اُٹہوانے مین بڑی قباحت ہے کہ ہمیشہ
اُنکی گردن پر سوار رہو تو بہی اچہی طرح صفائی نہین ہو سکتی اور اسکی نسبت نلیون مین بہانے
کا انتظام بہت عمدہ ہے ؞
بالفعل ہم بدررو کی بحث کو یہین ختم کرتے ہین کیونکہ ہندوستان مین ایسی موریون کا

کم رواج ہے جنکے رستہ زمین کے نیچے نیچے نجاست اور غلاظت بہاکر دریا مین ڈالی جاتی ہو اور بڑے شہرون مین بہی اس انتظام کے جاری ہوئے کو ایک عرصہ جاہئے *
بلکہ چہوٹے شہرن اور گاؤن مین تو یہ کام آدمیون کے ذریعہ ہو سکتا ہے اور یقین ہے کہ عرصہ دراز تک یونہی رہیگا لیکن احتیاط رکہنی چاہئے کہ نجاست زمین پہ نہ گرنے پائے مٹی کے طشتون مین رہے اور اُسے اُٹھا کر کم سے کم دن مین دو دفعہ کہیں دور حفاظت سے ڈالدینا چاہئے *

مختلف نمونون کے پائے خانے بنانے کی تجویز کیگئی ہے لیکن خواہ سرکاری ہون خواہ گہر کے عموماً پاخانون کے بنانے مین اِس بات کا خیال رکہین کہ گندگی زمین پہ گرنے نہ پاوے اور اگر ہر دفعہ پاخانہ پہرنے کے بعد اُسپر تہوڑی خشک مٹی ڈالدیجائے تو ہوا بہی صاف رہ سکتی ہے اشیاے دافع عفونت کی کچہہ ضرورت نہین اِن پہ روپیہ مفت ضایع ہوتا ہے۔ اکثر اوقات صرف کارندون کی غفلت کو چہپاتی ہین *
پس بہتر یہی ہے کہ ڈلاؤ کو اُٹھوا کر گڑہون مین ڈلوا دیا کرین۔ یہ گڑہے فٹ بہر چوڑے فٹ بہر گہرے ہونے چاہئین جنمین چہ انچ تو ڈلاؤ ہو اور باقی چہ انچ مٹی بہر دین پہر اس زمین پر زراعت کرین کیونکہ جبتک زراعت نہوگی اس ترکیب سے فائدہ نہوگا وجہ یہ ہے کہ زراعت سے نجاست کے اجزا الگ الگ ہوجاتے ہین پہر کہیتی اُنہین اپنی غذا کے لئے جذب کرلیتی ہے اور اُنکا نام و نشان تک نہین رہتا *

اگر ہو سکے تو غسل خانے اور باورچیخانے کے پانی کو بہی اِس ترکیب سے اُٹہوا کر کہیتونکی زمین پر پہینکوا دیا کرین کہ کہیتی اُسے جذب کرلے اگر یونہی پہینک دینگے تو زمین بہیجائیگی اور جو جاندار مادے اُسمین ہوتے ہین اُن سے ہوا کثیف ہوجائیگی جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ سیل کے انسداد کیواسطے پانی کا نکاس ضرور ہے تاکہ بارش کا پانی کسی پاس کی ندی مین جا پڑے ورنہ اتنا تو ضرور ہو کہ مکانون کے پاس پانی کہڑا تو رہنے پائے

جب ہو سکے نالیون کو پختہ بنانا چاہئے تاکہ میلا پانی زمین مین جذب نہو اور جہانتک ممکن ہو گڑھون اور نشیبون کو بھی بھر دینا چاہئے ٭

گھر کی کُرسی اونچی ہونی چاہئے تاکہ اُسمین سیل نہونے پاوے کیونکہ اگر کُرسی زمین کی سطح سے نیچے یا برابر بھی ہوگی تو گھر سیلا رہیگا اور ایسے گھر مین رہنا بیماری کا مول لینا ہے ٭ زمین پر سونے سے چارپائی پر سونا بہتر ہے اور جہان کی آب و ہوا مرطوب ہو یا جہان بخار کا غلبہ ہو وہان زمین سے خوب اونچے ہو کر سونا چاہئے نہین تو ایسے گھر مین سوئین جنکی کُرسی اونچی ہو یا مکان کی دوسری منزل پر جا سوئین لیکن یہ نہ کرین کہ آپ تو اوپر سوئین اور مویشی کو نیچے باندہین کیونکہ مویشی سے ہوا کثیف اور اُنکے گوبر اور مُتالی سے زمین گندی ہو جاتی ہے اگرچہ گھر کے لیپنے سے صفائی خوب ہو جایا کرتی ہے لیکن بار بار لیپنے سے گھر سیلا رہتا ہے ۔ لپائی کے گارے مین گوبر نہ ملانا چاہئے کیونکہ گوبر کے سڑنے سے بھی بدبو پھیلکر بیماری پیدا ہوتی ہے ٭

جھیلون اور دلدلون کے پانی کے نکاس کے انتظام مین بڑی لاگت بیٹھتی ہے اور اُسکا بندوبست اکثر شہر اور دیہات کے لوگون کی طاقت سے باہر ہے ٭ ہے ۔ لے ۔ ریا زہر اور اُس سے جو تپ پیدا ہوتی ہے اِن دونو کے کامل طور پر روکنے کی حکمت یہی ہے کہ دلدل کی زمین مین سے پانی نکالدیا جائے اور اُسپر کاشتکاری کیجاسکے ۔ اور اگر یہ نہو سکے تو ایسے مقام اور شہر کے درمیان خوب گنجان درخت لگا دئے جائین کیونکہ درختون سے ملے ریا زہر کا زور کم ہو جاتا ہے لیکن اصل علاج وہی ہے یعنے پانی کے نکاس کا اچھا بندوبست کرنا اور زمین کو بو دینا ٭

گندگی اور موریون کے پانی کے سوا سڑکون کے کوڑے کرکٹ کو بھی ہر روز اچھی طرح جھاڑو دیکر جمع کرکے یا تو جلا دین یا مٹی مین دبا دین نہین تو کہات کے ڈھیر مین دو ڈالدین کیونکہ اسمین بھی نباتی اور حیوانی اجزا بہت ہوتے ہین اگر اُنکو

نہ اُٹھوائینگے تو اُنکے سڑ جانے سے بھی ہوا کثیف ہو جائیگی * ایسے پیشونکا بھی اُنتظام کرنا
چاہئے جنسے بدبو پیدا ہوتی ہے مثلاً بوچڑ خانے اور قسایون کی دوکانون کو پاک صاف
رکہین تاکہ گوشت پر مکھی بیٹھنے نہ پاوے اور بوچڑ خانے کے اوجہر کو باحتیاط اُٹھوا دیا کرین
اِسیطرح رنگریز۔ چمڑا رنگنے والے اور اس قسم کے اَور پیشہ ور یا تو شہر اور گاؤن کے باہر
رہین اور شہر کے اندر ہی بسانا ہو تو ایسی جگہہ بسائین جہان آمد و رفت کم ہو۔ اگر
ان سب باتون پر توجہ کیجاے تو ہوا صاف رہیگی *

قیام صحت کے لئے ہواے خوش کئی باتون سے مفید ہے چنانچہ اس قسم کی ہوا کے
سونگہنے سے تنفس کی حرکات اچہے طور پر انجام پاتی ہین اور اعصاب اور عروق شعریہ
(رگے۔ پہے۔ لے۔ ریزہ) بیرونی کو بہی ترو تازگی حاصل ہوتی ہے اور اُنکی ترو تازگی
سے سارے جسم کو فرحت پہونچتی ہے مثلاً دیکہئے کہ حالت غشی مین جب پنکہا کیا جاتا ہے
یا کسی اَور طور سے مریض کے جسم کو تازی ہوا لگتی ہے تب بیمار فوراً ہوش مین آجاتا ہے
اور باغات اور کہلی جگہہ مین سیر کرنے سے طبیعت کیسی خوش ہوتی ہے * ہوا کی مختلف
خاصیتونکا اثر جسم انسان پر مختلف طور کا ہوتا ہے مثلاً جب خشک ہوا جسم کو لگتی ہے
تب جسم کی رطوبات بہت جلد باہر نکل آتی ہین اور اکثر جسم کی مختلف ساخت کو طاقت
آتی ہے چونکہ اس قسم کی ہوا سے جلد کو تحریک بہی ہوتی ہے۔ اسواسطے بلغمی مزاج
کے آدمیون کو یہ ہوا مفید پڑتی ہے لیکن صفراوی اور دموی مزاج کو یہ ہوا مضر ہے *
جب ہوا نہایت خشک اور گرم ہوتی ہے تب جلد کی طاقت پسینہ پیدا کرنے کی کم
ہو جاتی ہے جس باعث مختلف قسم کے امراض جلدیہ پیدا ہوتے ہین اور اکثر تشنگی زیادہ
اور بخار ہو جایا کرتا ہے لیکن جب ہوا مین یبوست اور حرارت اعتدال پر ہوتی ہے
تب تنفس مین خون اچہے طور پر صاف ہوتا ہے عضلات کو طاقت آتی ہے رطوبات جسم
کی اچہے طور پر خارج ہوتی ہین اور اس قسم کی ہوا سے جسم کے اندر اور باہر کی عفونت بسبب

برودت کے پیدا ہوتی ہے کم ہوجاتی ہے اور یہ توظاہر ہے کہ جب ہوا مین یبوست زیادہ ہوتی ہے تب تپ[1] ملے ۔ ریا کم ہوجاتی ہے ✦ خشک ہوا کے حاصل کرنے کے لئے ایسی جگہہ پر مکان بنانا چاہئے جسکی زمین ریتلی اورکنکریلی ہو جہان بارش کا پانی پڑتے ہی غرق ہوجاوے اور جو زمین اونچی نیچی اور جسپر اشجار کم ہوتے ہین خشک اوراکثر صحت بخش ہوتی ہے ۔پس یاد رہے کہ زمین کی خاصیت پر ہی ہوا کا خشک ہونا حصر رکہتا ہے ✦

مرطوب ہوا خواہ وہ سرد ہو یا گرم بہ نسبت خشک ہوا کے کمتر صحت بخش ہوتی ہے کیونکہ اسمین مقدار آک ۔ سے جن ہوا کی کم ہوتی ہے اور چونکہ یہ ہوا بہت پہیل نہین سکتی اسلئے حرکات تنفس اس سے اچہے طور پر انجام نہین پا سکتی اور وہ سری وجہ بارد ہوا کے صحت بخش نہونے کی یہ ہی ہے کہ اس سے عفونت جلد تر پیدا ہوتی ہے ✦

گرم اور تر ہوا مضعف معدہ ہوتی ہے اور اس سے پسینہ رک جاتا ہے لیکن سرد و تر ہوا صحت کو زیادہ تر مضر پڑتی ہے کیونکہ اس سے فضلات جسم کے رک جاتے ہین اور پسینہ بہی اچہے طور پر پیدا نہین ہوسکتا چنانچہ اسیواسطے نوکشیا منیڈ لیکٹ ٹیکیڈ ایسڈ رک جاتا ہے اوربعوض لے تہک ایسڈ کے اِکث ۔ ز ۔ ا ۔ لِک ایسڈ بنتا ہے جس سے نقصان یہ ہوتا ہے کہ خون کے اندر لے تہک ایسڈ کے ہونے سے مختلف قسم کے امراض دموی پیدا ہوتے ہین اور خون کے دورہ کرنے مین خلل پڑ جاتا ہے چنانچہ وجع مفاصل وجع العصب بعض قسم کے امراض جلدیہ اور خنازیر اور سل کی بیماری پیدا ہوتی ہے جو سرزمین چکنی مٹی کے اور نشیب ہوتی ہے اور جسپر عرصہ تک پانی کہڑا رہتا ہے اور جسپر درختون کی بہت کثرت ہوتی ہے اور جو زمین کسی بلند پہاڑ

سلہ[1] ایک زہریلی ہوا ہے جو مادہ نباتاتی اور حیوانی کے متعفن ہوجانے سے پیدا ہوتی ہے اور جس سے نوبتی امراض مثلاً تپ نوبتی وغیرہ پیدا ہوتے ہین ✦

کے نیچے ہوتی ہے اُسکی ہوا مرطوب ہوتی ہے لیکن قطع نظر زمین کی خاصیت کے
رہنے کا مکان خود اپنے مصالح کی جہت سے کہ جس سے وہ بنا ہو مرطوب ہو سکتا ہی

دوم پانی - پاک وصاف پانی کی ضرورت - تندرستی کیواسطے دوسری
بڑی ضروری چیز خالص پانی ہے مگر بعض آدمی پانی کو لطیف ہوا پر فوق دیتے ہین جو جو
ترکیبین ہوا کے صاف رکھنے کے لئے اوپر بتائی گئی ہین اُنہی ترکیبون سے پانی بھی
صاف رہ سکتا ہے کیونکہ اُسمین اکثر کثافتین ہوا ہی سے ملا کرتی ہین - اگر گندگی کے
اُٹھوانے کا معقول بندوبست کیا جائے تو ہوا اور پانی دونو صاف رہ سکتے ہین مگر کئی
خاص باتین بھی ہین جن سے پانی گندہ ہو جاتا ہے وہ کونسی باتین ہین اور اُنکا دفعیہ
کیونکر ہو سکتا ہے ہم آگے اُنکا ذکر کرتے ہین *

اُن وسیلون کا ذکر جن سے پانی بہم پہونچتا ہے

پانی کے بہم پہونچنے کا سب سے بڑا ذریعہ بارش ہے جب مینہہ برستا ہے تو کسیقدر پانی
دریا اور ندی اور تالابون مین بہ جاتا ہے کچھہ زمین پی جاتی ہے جس سے جاری کوئین
اور چشمے بھرتے رہتے ہین اور بڑا حصہ دریا اور ندیون کے پانی کا بھی زمین ہی سے
رس رس کر آتا ہے * پہاڑون پر بجاے مینہہ کے برف پڑتی ہے - گرمی مین جب برف
پگھلتی ہے تو اُسکا پانی بہ کر دریا مین جاتا ہے - چنانچہ پہاڑی دریا گرمی کے موسم مین
چڑھ جاتے ہین *

یہ بات سب جانتے ہین کہ خشک سالی مین دریا اور ندیون کا پانی کم ہو جاتا ہے کوئین
اور چشمے اُتر جاتے ہین یا بالکل خشک ہو جاتے ہین مگر برسات مین جب بہت مینہہ برستا
ہے تو دریا بہت چڑھ جاتے ہین اور تالاب اور کوؤن مین بھی پانی بھر جاتا ہے * ظاہر
ہے کہ مینہہ کے قطرے ہوا مین ہو کر زمین تک پہونچتے ہین اِس سے اُسمین کسیقدر ہوا کی

کثافتین ملجاتی ہین چونکہ شہرون کی ہوا زیادہ کثیف ہوتی ہے اس سبب سے جو پانی شہرون مین برستا ہے اُسمین ہوا کی کثافت زیادہ ملجاتی ہے تب بارش کا پانی بہی خراب ہوجاتا ہے علاوہ اِسکے مینہہ کے پانی کی خرابی کا ایک اَور بہی سبب ہے یعنے جب وہ پانی زمین مین پیوست ہوجاتا ہے تب اُسمین چونا اور رنگ تانبے جستا اور اَور معدنی چیزین ملجاتی ہین لیکن یہ چیزین ایسی نہین ہین جن سے پانی بالکل خراب ہوجائے ہان جب آدمی اُسے گندہ کردیتا ہے یا جہیلون یا ایسے مقامات سے پانی لیا جاتا ہے جنمین بہت سے گہاس پہوس گلے ہوئے ہون تب وہ پانی کام کا نہین رہتا ✤

ہندوستان کے شہرون اور دیہاتون مین پانی اکثر کیونکر گندے ہوجاتے ہین اور وہ خرابی کیونکر رُک سکتی ہے

ہندوستان کے لوگ پانی دریا یا ندیون یا تالابون یا کوؤن سے بہرتے ہین اب دیکہنا چاہیے کہ یہ کیونکر خراب ہوجاتے ہین اور کونسی ترکیبین ہین جن سے وہ خراب ہون - تم ابہی سُن چکے ہو کہ دریا اور ندیون مین دو طرح سے پانی آتا ہے ایک تو وہ کہ زمین پر سے بہ کر جاتا ہے - دوسرا وہ پانی جسکو زمین پی جاتی ہے اور رِس رِس کر دریاؤن اور کوؤن مین پہونچتا ہے پس یہ بات بخوبی سمجہہ مین آسکتی ہے کہ جو جو کثافتین زمین کے اوپر ہوتی ہین اور جو اُسکے اندر ہوتی ہین وہ ساری اُس مین ملجاتی ہین اور اُسکو گندہ کردیتی ہین - بارش کے بعد اُن کثافتون کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے اور دریاؤن اور کوؤن مین گاد بہی ملجاتی ہے جس سے پانی گدلا ہوجاتا ہے - علاوہ اِسکے دریاؤن مین اکثر ڈلاؤ ڈالدیتے ہین اور مُردے بہادیتے ہین اور جو مُردے دریا کے کنارے جلاتے ہین اُنکی راکہہ بہی اُسمین پہینک دیتے ہین اور لوگ دریا کے کنارے پاخانہ بہی پہر دیتے ہین اور ساری نجاستین مینہہ کے پانی سے بہ کر دریا مین جا پڑتی ہین

اور جس گہاٹ پر لوگ نہاتے دہوتے ہین اُسی سے پینے کا پانی بہی بہرتے ہین *
پس یہ بات قابل غور ہے کہ بڑے اور نہایت تیز رو دریا جبکہ اِن کثافتون سے خراب ہوسکتے ہین تو چہوٹے چہوٹے ندی نالے جنمین پانی کم اور آہستہ چلتا ہے وہ تو زیادہ تر خراب ہوجاینگے اور اُنہین سے لوگ پینے کا پانی بہرتے ہین اسکا تدارک یہ ہوسکتا ہے کہ زمین پر نجاست اور گندہ پانی نہ پہینکین تاکہ اُسکی سطح بہی صاف رہے اور اُسکے اندر بہی گندگی کا اثر نہ پہنچے یہ بہی خیال رہے کہ جہان سے پینے کا پانی بہرتے ہین وہان نہانا دہونا نہ چاہئے بلکہ ین گہٹ سے دور بہاؤ سے نیچے کیطرف کو نہائین دہوئین * دریا کے کنارے ریتے ہین چند فٹ گہری اگر ایک چہوٹی سی خندق کہودلین تو وہ چہلنی کا کام دے سکتی ہے کیونکہ جب پانی اُسمین نہتر جائیگا تو گادسے صاف ہوجائیگا اور اُن کثافتون سے بہی کچہہ نہ کچہہ صاف ہوگا جو دریا مین ہوا کرتی ہین *

جو جو خرابیان دریا اور ندیون کے پانی مین ہوتی ہین بہت سی اُنمین سے تالاب کے پانی مین بہی ہوسکتی ہین لیکن تالاب کا پانی چونکہ کہڑا رہتا ہے اِس سبب سے وہ برائیان اُسمین زیادہ تر مضر ہین *

بعض اوقات تالابون مین بول و براز اور ایسی چیزین سطح زمین سے بہکر جا لگتی ہین یا پاس کی زمین مین نجاست بہری ہوتی ہے تو وہ آہستہ آہستہ جذب ہوکر اندر رسکر اُنمین جا پہنچتی ہے اور جس تالاب کا پانی پیتے ہین لوگ اُسی مین یا اُسکے کنارے نہاتے دہوتے ہین اور ہند کے بعض مقامون مین عورتین تالابون مین نہاتے وقت اکثر پیشاب بہی کر دیا کرتی ہین *

تالابون کے کنارے پر اکثر پاخانے بہی ہوتے ہین * اور خاصکر صبح کیوقت اکثر ایسا دیکہا جاتا ہے کہ اُسی تالاب مین جسکا پانی میلا اور سڑا ہوا ہوتا ہے کوئی تو نہاتا اور کلی کرتا جاتا ہے اور کوئی مسواک کرتا اور اُسی مین تہوکتا جاتا ہے - کوئی کہانے پکانے کے

برتنون کو مانجھتا ہے - کوئی اپنے میلے کپڑے یا اناج دہوتا ہے - اور کوئی جائے ضرور ہے اُٹھکر اُسمین آب دست لیتا ہے - اور جائے ضرور کی موری سے نجاست بہی اُسمین جا ملتی ہے - بعضدفعہ اُسمین مویشی کو نہلاتے اور پانی پلاتے ہین اور کبہی رستی بٹنے کے لیئے سن یا اور کسی قسم کے ریشہ دار درخت کو بہی اُسمین ڈبو رکہتے ہین کہ وہین گلتا رہے - یہ سب خرابیان اسیطرح دفع ہوسکتی ہین کہ گندگی نہ زمین کے اوپر رہنے پائے اور نہ اُسکے اندر نفوذ کرسکے اور کوئی ایسا امر ہونے پائے جس سے تالاب گندہ ہوجائے اور جسقدر زمین کا پانی تالاب مین پہونچتا ہو اُسکو اچہیطرح صاف رکہنا چاہئے اور اُسکے آس پاس نہ تو جائے ضرور ہو اور نہ سنڈاس بہتر ہے کہ چند تالابون کو صاف اور ستہرا رکہین تاکہ اُنہین سے لوگ پینے کا پانی بہرا کرین اور نہانے دہونے کے لیئے اور تالاب ہون *

اگر تالابون کے کنارون پر چہوٹے چہوٹے کوئین ہون تو بیچ کی زمین مین سے صاف پانی رس کر آئیگا پہر لوگون کو پینے کا پانی تالاب کے اُنہین مقامون سے بہرنا چاہئے جہان وہ کوئین ہون - پانی مین ہرے پودون کا ہونا بُرا نہین بلکہ اچہا ہے لیکن جو مرجہا جائین اُنہین باحتیاط نکالکر پہینک دینا چاہئے *

ایسے تالابون مین جو شہر یا گاؤن کے آس پاس ہون سن یا اسی قسم کی اور چیزون کو نہ بہگویا کرین کیونکہ اس سے صرف پانی ہی گندہ نہین ہوتا بلکہ ہوا بہی کثیف ہوجاتی ہے *

پینے کا پانی نہایت صاف ہونا چاہئے اور یہ بہی سمجہنا کہ خراب پانی سے نہانے دہونے کا کچھ مضایقہ نہین بلکہ میلے پانی مین نہانا دہونا بیماری کا مول لینا ہی *

کوؤن مین زمین کے چشمون سے پانی آنا چاہئے *

ہندوستان مین اکثر کوؤن پر منڈیر نہین ہوتے اسیواسطے بارش وغیرہ کا گندہ پانی

اُن مین جا پڑتا ہے اور اکثر کوئین ایسی زمین مین کھو دلیتے ہین جہان سالہاسال گندگی
جمع ہوتی رہتی ہو - اُنمین جو زمین کے چشمون سے پانی آتا ہے وہ گندہ ہوتا ہے اسلئے
بہتیرے پُرانے شہرون کے کوؤن کے پانی مین اسقدر جاندار مادے ہوتے ہین
کہ اُنکا پانی پینے کے قابل نہین ہوتا *

کوئین کے نزدیک سنڈاس کا ہونا نہایت بُرا ہے کیونکہ جو پانی زمین کے چشمون
سے کوئین مین رِستا رہتا ہے وہ بھی گندہ ہی رِستا ہے پس اگر کوئی سنڈاس کوئین
کے پاس ہو تو اُسے اچھی طرح صاف کرواکر بند کردینا چاہئے - ہندوستان کے کوؤن
مین ایک اَور بُرائی یہ ہے کہ اُنکے گرد نشیب ہوتا ہے جسمین بھرتے وقت تھوڑا بہت
پانی ہمیشہ گرتا رہتا ہے یہ پانی آدمی اور مویشی کی لتاڑ مین رہتا ہے اور اُسمین جانورونکا
گوبر اور مُتالی بھی پڑتی ہے - یہی پانی پھر رِس رِس کر کوؤن مین جاتا ہے اور سارے
پانی کو گندہ کردیتا ہے *

بعض کوؤن کے گرد مویشی کے پینے کے لئے پکّے حوض بنے ہوتے ہین لیکن اکثر خراب
رہتے ہین اور ٹوٹے ہوئے بھی ہوتے ہین اِنکا میلا پانی بھی کوئین مین جاتا ہے *

آدمی کوئین پر اکثر نہاتے ہین یا میلے کپڑے دھوتے ہین اس سے بھی کثافت کوئین
مین جاتی ہے - اکثر کوئین کھلے ہوتے ہین اسلئے درختون کے پتے وغیرہ یا تو یونہی مین گرتے
ہین یا ہوا اُڑا لاتی ہے - پانی اگر میلے ڈول یا گندی رسی سے بھرا جائے تو بھی خراب ہوسکتا
ہے اور بھرنے والے کے پاؤنکا دھوون تو کوئین مین جاتا ہی ہے پس کوؤن کے پاک صاف
رکھنے کے لیئے اِن باتون کی احتیاط رکھنی چاہئے چنانچہ کیچڑ یا ڈلاؤ وغیرہ سے جو جگہہ خراب
رہتی ہے وہان کوئین نہ بنائین - کسی موری کا پانی کوئین مین نہ جانے پائے نہ اُسکی ہوا
سے رِسنے پائے - کوئین کے پاس نہانا دھونا بند کرین کوئین کے گرد منڈیر اور اُسکی چاروں
طرف کئی فٹ چوڑا چبوترا ہونا چاہئے *

کوئین کے قریب ایسے نشیب اور خندق نہوں جنہیں موری یا کسی اور قسم کا
پانی جمع ہو + پانی اس ترکیب سے بہرنا چاہئے جس سے کو آن گندہ نہونے پائے + کوئین
پر لوہے یا لکڑی کی جالی رکہیں تاکہ اُسمین نہ پتے وغیرہ گر سکیں نہ ہوا سے اُڑکر جاسکیں
ممکن ہو تو اُسمین پانی کھینچنے کا ایک پمپ لگا ئین لیکن اُسمین لاگت بہت پڑتی ہے
اور جلد بگڑ بہی سکتا ہے مگر ہان ڈول اور رسی کا صاف رکہنا تو کچھہ مشکل نہین ہے +
پانی کے صاف کرنے کی بہتیری ترکیبین ایجاد ہوئی ہین مگر پانی جب تہوڑی دیر ٹہیرا رہتا
ہے تو گاد خود بخود نیچے بیٹہہ جاتی ہے - بعض پہٹکری وغیرہ سے ہی صاف کرتے ہین اسکے خوب
صاف کرنے کے لئے طرح طرح کی چہلنیان ایجاد ہوتی ہین لیکن اگر وہ صاف جگہہ سے بہرا
جائے تو چہاننے کی کچھہ ضرورت نہین ہے - بڑی بات تو یہ ہے کہ صاف پانی بہرنا چاہئے
اور صاف ہی رکہنا چاہئے + لیکن چونکہ اتنا صاف پانی جس سے گہر کا کل کام چل سکے
ملنا مشکل ہے بلکہ بعض دفعہ ممکن نہین اسواسطے اکثر شہرونمین ایسا بندوبست کیا گیا ہے
کہ دریا سے یا کسی بڑے تالاب سے جس مین بارش کا بہت سا پانی جمع کیا ہو یا کسی گہرے
کوئین سے لیکر نلون کے ذریعہ سے شہر مین لاتے ہین اور بازارون اور گہرون مین
تقسیم کردیتے ہین - اس ترکیب کے فائدہ مند ہونے مین تو کچھہ شک نہین لیکن یہان
بہی پہروہی لاگت کا جہگڑا پڑتا ہے خصوصاً شمالی ہندوستان مین تو ایسے شہر
بہت کم ہین جو اسکام کیواسطے روپیہ خرچ کرسکتے ہون ہان لوگون کو جب اپنی تندرستی کا
کامل خیال ہوگا تب البتہ ایسی باتونمین ضرور حوصلہ کرینگے لیکن اب بہی اگر کوشش
کرین تو بہت ہی کم لاگت مین حال کی بُرائیون کے رفع کرنیکا معقول بندوبست کرسکتے ہین +
یہ بات ضرور یاد رہے کہ جیسے انسان کی تندرستی کیواسطے صاف پانی کی ضرورت ہے
ویسے ہی حیوان کیواسطے بہی ہے لیکن افسوس ہے کہ بیچارے ڈہور ڈنگرون کو اکثر اُسی گڑہے
مین سے پانی پینا پڑتا ہے جو پاس ہوتا ہے خواہ اُس مین آس پاس کی موریون کی غلاظت

بھی کیون نہ پڑتی ہو ان بے زبانون کے لئے ہر ایک قسم کا پانی اچھا سمجھا جاتا ہے پس
اُنکا دُبلا پتلا اور مریل رہنا کچھہ تعجب کی بات نہین اور یہی سبب ہے کہ اُنکے پیٹ مین
کیچوے پیدا ہو جاتے ہین اور اَور بیماریان بھی ستاتی ہین ✦

مقدار پانی کی - تاکہ تندرستی قائم رہے تین مطلب کیواسطے پانی کی ضرورت
ہوتی ہے - چنانچہ غذا کے واسطے نہانے دہونے کیواسطے اور موری وغیرہ کے صاف رکھنے
کے لئے - واضح ہو کہ جسقدر پانی کی فراط ہو اُسیقدر اچھا ہے لیکن اکثر اوقات پانی افراط سے
نہین مل سکتا پس اُس صورت مین اسبات کا جاننا مناسب ہے کہ کم سے کم کسقدر پانی کے
ہونے سے صحت قائم رہ سکتی ہے - پانی کس ترکیب سے حاصل ہو سکتا ہے اُسیر بھی اسکا کم یا
زیادہ خرچ ہونا منحصر ہے مثلاً پانی اگر گہرے چاہات سے بہرا جائے یا پنپ کے ذریعہ نکالا
جائے تو ضرورت سے بھی خرچ مین کم آتا ہے لیکن جب پانی برابر ملتا رہتا ہے یا جب
صرف بنبے کے پیچ کے گہمانے سے حاصل ہو سکتا ہے تب پانی کا بہت نقصان ہوتا
ہے اور ضرورت سے بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے ✦

غذا کیواسطے کچھہ تو پانی پیا جاتا ہے اور کچھہ پکانے کے کام مین آتا ہے - اگر کوئی
شخص معمولی محنت کرتا ہو اور گرمی بھی نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم ہو تو اُسکو ۲۴ گھنٹہ
مین قریب دو سیر پانی کی ضرورت ہوتی ہے - لیکن محنت اگر زیادہ کرے یا گرمی کی شدت
ہو تو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے ✦ چونکہ عورات اور بچے بہ نسبت مرد کے کم پانی پیا
کرتے ہین تو پلٹن کی بارکون اور جیلخانون کے رہنے والون اور شہر کے باشندون
اور کنبون کے لوگون کے ہر ایک آدمی کے لئے وہی دو سیر پانی کافی ہے اور کہانا
پکانے کے واسطے تین سیر پانی چاہئے - بس ہر ایک متنفس کے پینے اور کہانا پکانے کے واسطے
ہر روز قریب پانچ سیر پانی درکار ہے ✦

علاوہ اِنسان کے حیوانات کے لئے بھی پانی کی مقدار کا بندوبست کرنا چاہئے

لیکن جیسے انسان مین ویسے حیوان کے پینے کے پانی کی تعداد گرمی کی شدت اور کام کی کثرت پر منحصر ہے - مگر معمولی حالات مین نقشۂ ذیل کی مقدارون کو کافی سمجھنا چاہئے ✦

گھوڑا	———	۴۰ سیر
بیل یا گاے	———	۴۰ ״
خچر	———	۳۰ ״
ٹٹو	———	۳۰ ״
ہاتھی	———	۱۵۰ ״
شتر	———	۶۰ ״
بھیڑ ی	———	۵ ״
خوک	———	۵ ״

مویشی یا گھوڑے کا دانہ بھگونے یا پکانے کیواسطے سات یا آٹھ سیر پانی کی اُور بھی ضرورت ہوتی ہے ✦ مثل انسان کے انکا بھی پانی پاک اور صاف ہونا چاہئے - انسان و مویشی کے نہانے دہونے اور کپڑے اور مکان اور اسباب اور باسن برتن کے دہونے کے لئے پانی کا کھلا بندوبست ہونا چاہئے کیونکہ اسبات پر صحت کا بہت ساکچھہ منحصر ہے ✦ نہانے دہونے کا پانی بھی پاک صاف ہونا چاہئے کیونکہ پانی جب گدلا اور میلا ہوتا ہے اور اُس پانی سے جب غسل کیا جاتا ہے تب جلد کی بیماریان پیدا ہوتی ہین جیسے نہروا اور خارش وغیرہ اور پتیین بھی اُچھل آتے ہین ✦

حیوانات کے نہانے دہونے کا بھی عمدہ بندوبست کرنا چاہئے کیونکہ انکی بھی صحت بڑی ضروری ہے - پس گھوڑا - بیل - گاے اور بھینس کے لئے پندرہ یا بیس سیر مگر کم سے کم دس سیر تو ضرور ہی چاہئے - اور اسی حساب سے بموجب انکے قدوقامت کے دیگر حیوانات کے نہانے دہونے کے لئے صاف پانی کی ضرورت ہے ✦

ہمارے کپڑے چونکہ دہوبی دہولاتے ہین تو اسباب کا انتظام دہوبی کے سپرد کر دینا چاہیے ٭

مکانات کی دیواریں اور صحن چونکہ پختہ ہوتے ہین اور جو گلی بہی ہون تو اُن کے دہونے کی ضرورت نہین ہوتی ہے گاہے گاہے انکو لیپ دینا یا اُنپر سفیدی کر دینی کافی ہے لیکن اُن گہرون کے ہریک رہنیوالون کی تعداد کے بموجب فی نفر دس یا پندرہ سیر پانی کافی ہے۔ اور باسن برتن دہونے کے لئے پندرہ یا بیس سیر ضرور ہوا ہیے ٭

اوپر کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ کسی ایک گروہ کی حاجت روائی کے لئے جسقدر پانی درکار ہے اُسمین بموجب مختلف حالتون کے بہت اختلاف ہے پس پانیکی مقدار کے باب مین کسی عام قاعدہ کے قائم کرنے مین کوشش کرنا بے فائدہ ہے۔ ہان جو مقداریں اوپر لکہے گئے تہے اُنسے اتنا تو ضرور ہو سکتا ہے کہ ہم کسی خاص صورت مین ضرورت کیوقت پانی کی مقدار کا تخمینہ کر سکتے ہین ٭ معمولی حالتومین ایک آدمی کے لئے کم سے کم روزانہ ۶۰ سیر پانی درکار ہے تاکہ اُسکے اور گہر کے کامون کے لیے کافی ہو مگر اسمین نہانے کا پانی شامل نہین ہے۔ پس غسل کا پانی بہی شامل کیا جاوے تو ۸۰ سیر چاہیے مگر اس مقدار مین سے ایسا نہین ہو سکتا کہ پاخانہ مین ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کیا جاوے۔ جب کسی موقع پر پانی کی نہایت قلت ہوتی ہے تب فی نفر ۲۰ سیر پانی سے کم مین کام نہین چل سکتا ٭

اوپر صرف اُن لوگون کے لئے پانی کی مقدار کا بیان کیا گیا ہے جو تندرست ہوتے ہین۔ شفاخانون مین بنسبت دیگر مکانات کے پانیکی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ شفاخانون مین زیادہ پانی پیا جاتا ہے۔ زیادہ رقیق غذا پکائی جاتی ہے۔ بیمارون کو غسل بہی بار بار اور زیادہ کہلے طور پر کرایا جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریضون کے کپڑون کو دہوبی کو دینے

سے پہلے پانی مین جوش دیا جاتا ہے علاوہ ازین شفاخانون کے صحن اور دیوارین اور
بیمارون کی چارپائی اور باسن برتن اچھے طور سے دہوئے جاتے ہین زخمون وغیرہ پر
پانی ٹپکانا اور اُنکو دہونا بھی پڑتا ہے جسمین بہت زیادہ پانی خرچ مین آتا ہے - پس
شفاخانون مین پانی کی بہت افراط ہونی چاہیے - اگر پانیکے بارے مین کفایت کرنا
ہی ضرور ہو تو تندرستون کے حصہ سے کم کردین مگر شفاخانہ مین پانی اچھی طرح پہنچائین
اگر شفاخانہ کے استعمال کیواسطے پانی کا تکدمہ بنانا ضرور ہو تو فی بیمار کے لیئے ڈیڑہ سو سیر
پانی چاہیے تاکہ اُسکے پینے کے لئے کہانا پکانے کے لیئے اور نہانے دہونیکے لئے کافی ہو*

موریون مین ہر روز کسقدر پانی بہانا چاہیے تاکہ پاک اور صاف رہین یہ مقرر
نہین کیجا سکتی کیونکہ یہ مقدار کئی باتون پر منحصر ہے مثلاً دیکھنا چاہئے کہ موریون کیصورت
کیا ہے اور انکا ڈہلاؤ کسقدر ہے اور انمین سے کس قسم کی نجاست خارج ہوتی ہے -
اگر منجملہ اور نجاست خارج ہوتی ہو تو اُس مکان مین رہنے والون کے فی نفر کے حساب سے
۲۵ اسیر پانی موری کے صاف رکھنے کے لئے درکار ہے - لیکن علی العموم ہمارے گھرون کی
موریون مین سے باورچیخانہ کا آخور گھر اور باسن برتن کے دہون اور نہانے دہونکے
کا پانی خارج ہوتا ہے - اور صرف نہانے کا پانی ہی اُس موری کے صاف رکھنے کے
لئے کافی ہوسکتا ہے بشرطیکہ موری اچھی طرح بنی ہو - موریون کو ہمیشہ دیکھنا بھالنا
چاہئے تاکہ بند نہو جائین کہ جس سے اسمین مضر ہوائین پیدا ہوسکتی ہین - جب ایسا ہو
تو اُنمین کھلا پانی بہا دینا چاہئے *

پانی جب کم ملتا ہے تب اسکا اثر بد ویسا ہی پیدا ہوتا ہے جیسا گندہ پانی کے
پینے یا گندی ہوا مین دم لینے سے ہوا کرتا ہے - پینے کو پانی جب کم ملتا ہے تب ایسی
تکلیف ہوتی ہے کہ پیاس بجھانے کے لئے جیسا ملتا ہے ویسا پی لیتے ہین بلکہ نہایت
گندہ پانی بھی پی لیتے ہین - پانی جب پینے کو کافی مقدار مین نہین ملتا ہے تب ہاتھ

پاؤن ڈہیلے ہوجاتے ہین ہلنا جلنا دشوار معلوم ہوتا ہے اور کام کاج کو طبیعت نہین چاہتی - پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ مشقت اچہے طور پر کیجاے پینے کا پانی عمدہ ہو اور برابر ملتا رہے - پلٹن جب کوچ پر ہو یا بر سر کارزار اور مزدور جب کام کرتے ہون اور قیدی جب سخت مشقت کرتے ہون تب انکو پینے کا پانی برابر ملتا رہے تاکہ پہیپڑے اور جلد کے ذریعہ جسم کی جو رطوبت تبخیر بنکر خارج ہوتی ہے اسکا بدلا ہوتا رہے - جب کہانا پکانے کو کافی مقدار پانی کی دستیاب نہین ہو سکتی تب وہ کہانا کچا رہ جاتا ہے اور ہضم نہین ہوتا - اسباب کا جتلانا فضول معلوم ہوتا ہے کہ جسم کی صفائی صحت کے لئے کیسا ضروری امر ہے - نہانے دہونے کے لئے جب پانی کم ملتا ہے تب جلد اپنا کام اچہی طرح نہین کرسکتی ہے اور جلد کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین اور تندرستی مین اور طرح سے بہی خلل واقع ہوجاتا ہے + علاوہ ازین پانی کی کمی کے سبب سے جسم جب میلا رہتا ہے اور پہننے کے کپڑے جب نہین دہلتے یا کافی طور پر صاف نہین کئے جاتے تب ان سے مضر ہوائین کہ جنمین جاندار مادے ہوا کرتے ہین پیدا ہوتے ہین اور صحت کو بگاڑ دیتے ہین - اور پانی جب اُن باتون کے لئے کم ملا تب موریون کے دہونے کے لئے تو بہت ہی کم ملیگا اور جب اُن موریون سے صرف نہانے دہونے کا میلا پانی ہی نہین بلکہ نجاست بہی خارج ہوتی ہے تب ان سے گندی ہوا پیدا ہو کرٹائی - فائیڈ فیور اور ہیضہ اور دیگر بیماریان پیدا ہوجاتی ہین +

سوم غذا - غذا اُس چیز کو کہتے ہین جس سے جسم کی پرورش ہوتی ہے پس جس صورت مین غذا کافی نہ پہونچے یا اُسکے اجزا مین کسی طرح کا فرق ہو تو انواع واقسام کی بیماریان پیدا ہوتی ہین چنانچہ قحط سالی مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ بسبب کمی یا خراب غذا کے لوگ صدہا قسم کی بیماریون مین مبتلا ہوجاتے ہین اور ایسے مقامات مین جہان

لوگون کا مجمع ہوتا ہے جیسے جیلخانہ جہاز وغیرہ مین جب قیدیون یا ملاحون کو غذا کم یا خراب ملتی ہے تو اُنکو اسکروی کی بیماری ہو جاتی ہے اور پیچش اور اسہال اور بخار کی وبا پھیلجاتی ہے *

واضح ہو کہ انسان اور حیوان کے جسم اور روح کی ہر ایک حرکت سے بدن کی بافت گھسکر برباد ہو جاتی ہے اور یہ بھی سبب بافت کی بربادی کا ہے کہ بدن کی حرارت غریزی صحت کی مقدار پر قائم رکھنے کے لئے اکسیجن اور کاربن آپسمین ملتی رہتی ہین اور جسم کی سطح بیرونی سے رطوبت تبخیر بنکر ہمیشہ اُڑتی رہتی ہین - غرض اِن نقصانات کو پورا کرنے کے لئے غذا کی ضرورت ہوتی ہے - پس وہ کُل اشیا غذا ہین جن سے برباد بافت کا بدلا ہو سکے یا بافت کو برباد نہونے دین یا دیر سے برباد ہونے دین یا بلا واسطہ اُن بافت کی مرمت مین امداد دے سکین * اور وہ اشیا غذا کے قابل ہوسکتی ہین جنمین یہ صفتین موجود ہون *

الف - اِنمین ہونا اُن مفرد چیزونکا جن سے جسم بنا ہوا ہے *

ب - وہ مفرد اجزا آپسمین ملکر ایسی خاص شکلونمین مرتب ہو جاوین جن سے جسم عمدہ طور پر پرورش پا سکے *

ت - اور یہ کہ وہ ساری مل جل کر آتی ہون جس سے مختلف حالتونمین جسم کی ضرورتین بخوبی پوری ہو سکین مثلاً محنت اور مشقت کیحالت مین اور مختلف آب و ہوا وغیرہ مین *

ث - علم اور تجربہ کے ذریعہ ہم نے اُن غذائی اشیاء کو جن جماعتون مین تقسیم کیا ہے اُن جماعت کی چیزون کو ایک دوسرے سے مل جل کر خاص مقدار مین مرتب ہونا چاہئے *

ج - یہ کہ غذا کی چیزین اِس قسم کے اور ایسی حالت مین ہون جو انسان یا حیوان جنکے واسطے وہ غذا تجویز کیگئی ہو اُنکی قوت ہاضمہ کے موافق ہو -

چ - یہ کہ غذا اور اُسکے تیار کرنے کی ترکیب طرح طرح کی ہونی چاہئے تاکہ کافی طور پر ہضم ہو جاوے

اور کامل طور پر اسکا استحالہ ہو سکے *

انسان اور حیوان کا جسم ان مفردات سے بنا ہوا ہے چنانچہ نائے ٹروجن *
کاربن * اکسیجن * ہائیڈروجن * پوٹاسیم * سوڈیم * کیالسیم *
مگنیشیم * ایرن * کلورین * فاسفورس اور سلفر *

اکسیجن اور ہائیڈروجن کی نسبت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ جن
اغذیہ مین نائٹروجن اور کاربن ہوتا ہے اُنمین اکسیجن اور ہائیڈروجن بھی کافی مقدار
مین ضرور ہوگا * کل حیوانی اور نباتی اغذیہ مین اور پانی مین بھی وہ دونو مفرد ہوا مین
موجود ہین *

یاد رہے کہ جسم کی اُن کل بافتون مین نائٹروجن موجود ہے جنکا تعلق قوت
پیدا کرنے سے ہے جیسے اعصاب اور عضلات اور غدود وغیرہ - پس انکی مرمت کے
لئے نائٹروجن کا ہونا نہایت ضروریات سے ہے اور چونکہ صفرا مین اور دیگر رطوبات
جسم مین جنکا تعلق ہاضمہ سے ہے نائٹروجن ہوتا ہے اسلئے اُن رطوبتون کو صحت
کے درجہ پر قائم رکھنے کے لئے بھی نائٹروجن کا پہونچانا ضرور چاہئے * پس چونکہ اعضا
کے افعال کی تیزی و تُندی جسقدر زیادہ ہوگی نائٹروجن کو بھی اسیقدر زیادہ
پہونچانا چاہئے اسلئے اُن حیوانات کی غذا مین جو مخلوقات مین بڑا درجہ رکھتے ہین
نائٹروجن کا ہونا اشد ضروریات سے ہے * محققین کے مشاہدہ اور تجربہ سے یہ
ثابت ہے کہ ایک جوان آدمی کے جسم کے اندر کے کام جو لابدی ہین جیسے سانس کا لینا -
خون کا دورہ کرنا اور غذا کا ہضم ہونا تاکہ وہ کام اچھے طور پر جاری رہین ۲۴ گھنٹہ مین ۱۳۸
گرین نائٹروجن کی ضرورت ہوتی ہے * اور جسم اور دماغ دونو سست پڑے رہین
تو کم سے کم مرد کے لئے ۲۰۰ گرین اور عورت کے لئے ۱۸۰ گرین نائٹروجن ضرور چاہئے
اِس سے کم مقدار مین صحت قائم نہین رہ سکتی * معمولی حالات مین کسی سپاہی یا حرفت

پیشہ کے لئے یا کرسان یا کسی جیلخانہ کے قیدی کیواسطے کم سے کم نایٹروجن ۳۰۰ گرین ضرور چاہئے ۔ جسمانی محنت اگر بہت زیادہ کیجاوے تو ۵۰۰ گرین بلکہ اس سے بھی زیادہ چاہئے + غذا کی بہتیری چیزون مین نائٹروجن بہتا فراط سے اور مختلف مقدار مین ہوتا ہے + ان اشیا مین سے ایک جماعت غذا کی وہ ہے جسکو اصطلاح مین ال - بیو - مے - نیڈس کہتے ہین انمین نائٹروجن بکثرت ہوتا ہے + نقشہ ذیل مین نا اکی اُن چیزون کی فہرست دیگئی ہے جنمین خاصکر نایٹروجن زیادہ ہوتا ہے ۔ چنانچہ اُنکے ایک پاونڈ مین کسقدر نائٹروجن ہوتا ہے اُسکی مقدار گرین کے حساب سے درج کیگئی ہے +

نام اشیا	مقدار	نام اشیا	مقدار
جو کا آٹا	۸۶ گرین	ماہی	۱۹۵ - گرین
گوشت پکا ہوا	۴۳ ”	مکئی کا آٹا	۱۲۰ ”
بسکوٹ	۳۶۳ ”	تازہ دودھ	۴۴ ”
معمولی روٹی	۲۸۸ ”	گوشت بزیا بھیڑی پکا ہوا -	۳۰۴ ”
” کا گودا	۵۸ ”	” ” خام ...	۱۸۹ ”
” کا چھلکا	۷۲ ”	مٹر	۲۴۸ ”
مکھن	۲۰۰۰۰ ”	آلو	۲۲ ”
لسی یعنے مٹھا	۴۴ ”	چاول	۶۸ ”
گاجرین	۴۱ ”	ساگودانہ	۱۳ ”
پنیر	۲۰٫۶۰ ”	شلجم	۱۳ ”
ناریل	۱۴۰۰۰۰ ”	ساگ	۱۴ ”
بیضہ	۱۳۹ ”	آرد گندم	۱۱۶ ”

کار-بن-جسم کی ساخت کے ہر ایک ریشہ مین کار-بن ہوتا ہے اور بجز چند رطوبت کے ہر ایک رطوبت مین بہی ہوتا ہے اور جسم کی حرارت اور قوت کا بہی یہی کار-بن منبع ہے کہ جب یہ اکسیجن کے ساتہہ ملجاتا ہے-پس غذا مین اس چیز کا ہونا نہایت ضروریات سے ہے + ایک اوسط جوان کی پرورش کے لئے کہ جب وہ محنت نہ کرتا ہو ۲۴ گہنٹہ مین ۸ آونس کار-بن کی ضرورت ہے + اور جا ہے وہ کتنا ہی سخت کرتا ہو ساڑہے گیارہ آونس کی ضرورت ہے + نقشہ ذیل مین اُن اشیار کی فہرست دیگئی ہے جنمین علاوہ نائے-ٹروجن کے کار-بن بہی ہوتا ہے-اور چند ایسی بہی چیزین ہین جنمین نائے-ٹروجن نہین ہوتا ہے مگر کار-بن موجود ہے + ان اشیار کے ایک پاونڈ مین کار-بن کی مقدار بحساب گرین کے دیگئی ہے +

نام اشیار	مقدار	نام اشیار	مقدار
جو کا آٹا	۲۵۶۳-گرین	ناریل	۴۳۹۳ گرین
گوشت گاؤ پکا ہوا ...	۱۸۵۴ ″	بیضہ	۱۱۴۴ ″
گاے کی چربی خام ...	۱۵۷۳ ″	ماہی	۸۷۴ ″
گوشت گاؤ خام ...	۱۰۴۴ ″	پکائی ہوئی چربی ...	۴۸۱۹ ″
روٹی	۱۹۷۵ ″	جوار کا آٹا	۳۰۱۶ ″
بسکوٹ	۲۹۲۸ ″	شیر	۵۹۹ ″
مکہن تازہ	۶۴۵۶ ″	گوشت بُزیا بہیڑی پکا ہوا-	۱۸۸۳ ″
″ نمک ملا ہوا-	۴۵۸۵ ″	مٹر دلا ہوا	۲۶۹۹ ″
لستی یعنے مٹہا ...	۳۸۷ ″	آلو	۷۶۹ ″
گاجر	۵۰۸ ″	چاول	۲۷۳۲ ″
پنیر	۳۳۴۴ ″	ساگو دانہ	۲۵۵۵ ″

نام اشیا	مقدار	نام اشیا	مقدار
بہیڑی کے شکم کی چربی	۱۰۷۴ گرین	شکر	۲۹۵۵ گرین
شلجم	۲۶۳ "	آرد گندم	۲۷۰۰ "
ساگ	۲۰۴ "		

غذا مین کاربن پانچ طور سے مرکب بنکر انسان کے جسم مین داخل ہوتا ہے (۱) چیدہ دار چیزون کے ساتھ (۲) اسٹارچ کے ہمراہ + شکر کے ہمراہ + چربی کے ہمراہ اور چند نباتی نمکون کے ساتھ + البیومن دار چیزون کے سو حصہ مین اوسط مقدار کاربن کی ۵۳۵ ہوتی ہے + چربی کی ۷۹ + اسٹارچ مین ۴۴ + شکر مین ۴۲ + نباتی نمکون کا ذکر اسواسطے نہین کیا گیا کہ وہ جسم مین داخل ہو کر کاربونٹ قسم کے مرکب بنجاتے ہین + تجربہ سے یہ بہی ثابت ہے کہ البیومن دار چیزون کے ایک اونس مین ۲۳۴ گرین کاربن ہوتا ہے + چربی مین ۳۴۶ گرین + اسٹارچ مین ۱۹۲ گرین + شکر مین ۱۸۴ گرین

پوٹاسیم اور سوڈیم - یہ دونو چیزین جسم کے قریب کل حصہ مین ہوتی ہین اور تندرستی کے لئے ان دونو چیزونکا ہونا ضروریات سے ہے + جسم مین یہ دونو دہات کلورین اور فاس-فارک ایسڈ کے ہمراہ ملے ہوئے ہوتے ہین اور نباتی اور حیوانی دونو قسم کی غذا مین اور پینے کے اکثر پانی مین بہی اکثر ہوا کرتی ہین + چنانچہ کلورائیڈ اف سوڈیم یعنے کہانے کا نمک علاوہ معمولی اشیاء غذا کے سبہی کہایا کرتے ہین + بہ نسبت پوٹاسیم کے تندرستی کے لئے سوڈیم کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ۱۱۰ گرین سوڈیم چاہئے تو ۵۰ گرین پوٹاسیم درکار ہے +

کیال سیم یعنے چونہ - غذا مین اسکا بہی ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ ہڈیوں کا بہت سا حصہ چونہ کا ہوتا ہے اور ہر ایک ریشہ اور کیسون کے پیدا ہونے کے لئے بہی چونہ ضرور چاہئے - چونہ اکثر فاس-فارک ایسڈ کے ہمراہ بشکل فاس فٹ اف لائم

کے ہوتا ہے + اِس مرکب کا قریب ۳۰ گرین ۲۴ گہنٹہ مین چاہیے - یہ مرکب ہر قسم کی شے مین
مین ہوتا ہے اِسلیے یہ شے حیوانات کو نباتات سے حاصل ہوتی ہے - اور پانی
مین اکثر ہوا کرتا ہے - ہڈیون کو مضبوط رکھنے کے لیے نمک - نے شیئم بھی درکار ہے
مگر بنسبت کیال - سیئم کے کم مقدار مین - چنانچہ ۲ گرین کافی ہے + خون کے سرخ
کیسون کے لئے فولاد کی ضرورت ہوتی ہے - یہ بھی قریب ہر ایک قسم کی غذا مین
ہوتا ہے +

کلو - رین - یہ شے کلو - رائیڈ اف سو - ڈیئم یعنے کہانے کے نمک سے حاصل ہوتی
ہے اور کہانے کے اکثر اشیا مین ہوا کرتا ہے - نمک جب جسم مین داخل ہوتا ہے
تب اُسکے اجزا الگ الگ ہوکر ہائیڈرو - کلورک اسڈ بنجاتا ہے جو البیو - می نٹ
قسم کی غذا کو ہضم کرتا ہے + فاس - فرس بشکل فاس - فا - رک اسڈ کے جسم کی پرورش
کیواسطے نہایت کار آمد ہے + ہڈیون اور اعصاب کی ساخت مین فاس - فرس
بکثرت ہوتا ہے + فاس - فرس حاصل ہوتا ہے البیو - من دار چیزون سے اور قریب
ہر قسم کی غذا مین بھی ہوتا ہے + ۲۴ گہنٹہ مین قریب ۴۵ گرین فاس - فرس چاہیئے +
غذا مین گندھک کا بھی ہونا چاہئے + البیو - من دار اشیا اور بعض قسم کی نباتات
کے ذریعہ جسم مین گندھک داخل ہوتی ہے مثلاً گوبھی پیاز وغیرہ اور پینے کے پانی میں
بھی گندھک کے مرکبات اکثر ہوا کرتے ہین +

مقدار غذا کی

صحت کے قائم رکھنے کے لئے کسقدر غذا کی ضرورت ہے
یہ بات کئی [illegible] باتون پر منحصر ہے مثلاً عورت اور مرد کے ہونے پر عمر پر - آب و ہوا پر حالات
طبیعتون پر - غذا کی خاصیت پر اور ریاضت کی مقدار پر - اکثر ایسا دیکھا جاتا ہے
کہ بہ نسبت مردون کے عورات کم غذا پر زندگی بسر کرسکتی ہین لیکن یہ بات بہ نسبت
جنسیت کے ریاضت پر زیادہ منحصر ہے یعنے کوئی عورت کسی مرد کی نسبت زیادہ

محنت کرے تو اُسکو اُس مرد کی نسبت زیادہ غذا چاہیے ۔

عمر ۔ بلحاظ جسم کے وزن کے شیرخوارہ طفل کے بہ نسبت کسی جوان آدمی کو بطور غذا کے کاربن والی چیزین تگنے اور نائٹروجن دار چیز ڈیوڑھا چوگونہ چاہیے ۔ بچے کی عمر جب دس سال کی ہو جاتی ہے تب جوان آدمی کی غذا کی نصف مقدار اور چودہ سال کی عمر مین جوان کے برابر غذا چاہیے ۔

آب و ہوا ۔ بہ نسبت گرم ملکون اور گرم موسم کے سرد مین زیادہ تر غذا کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ حرارت غریزی کے قایم رکھنے کے لئے غذا کا خرچ زیادہ ہوتا ہے اور اسصورت مین مشقت بھی زیادہ کیجاتی ہے ۔

طبیعت کا اختلاف ۔ ہر فرد بشر کی طبیعت چونکہ یکسان نہین ہوتی ہے تو غذا کی مقدار مین بھی اختلاف ہونا چاہیے مثلاً ہر ایک شخص کے قد و قامت یکسان نہین ہوتے اور نہ طاقت اور قوت ہاضمہ اور نہ تیزی دوران خون اور دل و دماغ کی قوت ایک جیسی ہوتی ہے پس ان بواعث سے اُنکی غذا کی مقدار مین بھی فرق ہونا چاہیے ۔ غذا کی مقدار پر کہانے کی عادت کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے مثلاً لڑکپن سے جس کیسکو بہت کہانا کہانے کی عادت ہوتی ہے اُسکو ضرورت سے زیادہ غذا کی خواہش ہوتی ہے ۔ پس ٹہیک مقدار غذا کی قائم کرنا دشوار ہے ۔

ریاضت یا مشقت ۔ جو لوگ زیادہ محنت اور مشقت کرتے ہین اُنکو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً سپاہی یا قیدی یا مزدور کیونکہ جبتک زیادہ غذا نہین ملیگی تبتک زیادہ کام نہین کیا جا سکتا ۔ اوسط قد و قامت کا جوان جو اوسط درجہ تک محنت کرتا ہو ۲۴ گہنٹہ مین اُسکے جسم کے وزن کا $\frac{1}{20}$ سے $\frac{1}{18}$ حصہ غذا کی مقدار چاہیے ۔ اسمین پانی کی مقدار بھی آگئی ۔

کمی غذا کی مقدار مین ۔ غذا جب کم مقدار مین ملتی ہے تب طبیعت

گرنے لگتی ہے - کاروبار کو جی نہین چاہتا - مرض مین مبتلا ہونے کے لئے طبیعت
مایل رہتی ہے ﴿ اور جب ایسی اشیا کہاتی جاتی ہین جنمین تغذیہ کم ہوتا ہے تب
بہی جسم کی پرورش اچہی طرح نہین ہونے پاتی ہے اور محنت نہین ہو سکتی - مثلاً پلٹن جب
ایسے اسٹیشن مین ہوتی ہے جہان غلہ کی گرانی ہو یا جب پلٹن ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ بار بار بدلتے رہتے ہین اور اس سبب سے سپاہی مقروض ہو جاتے ہین یا جب ان
کے ساتہہ فالتو رشتہ دارون کو رہنے کی اجازت ہوتی ہے یا جب اپنے بال بچون کو
چہوڑ کر پلٹن کے ساتہہ کسی غیر ملک مین جاتے ہین اور اپنی تنخواہ مین سے بچا کر روپیہ انکے لئے
کو بہیجتے ہین اور آپ مختصر غذا پر زندگی بسر کرتے ہین تب جسم کے اچہی طور پر پرورش نہ
پانے سے نوجی نوکری کے قابل نہین رہتے ﴿ عرصہ کی فاقہ کشی کا نتیجہ بہت ہی برا
ہوتا ہے چنانچہ خون کم ہو جاتا ہے اور سارا بدن پیلا پڑ جاتا ہے - بدن لاغر ہونے
لگتا ہے - سارے بدن مین سستی چہا جاتی ہے - زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور تازہ
میوہ جات اور ترکاری کے نہ کہانے سے اسکروی ہو جاتی ہے اور اسہال یا
پیچش یا استسقا ہو جاتا ہے - جلد خشک ہو جاتی ہے اور اسپر سے بوسہ جہڑنے لگتا
ہے اور ہاتون کی رنگت پہیکی پڑ جاتی ہے اور قوت باہ بہی کم ہو جاتی ہے ﴿

غذا کی مقدار مین زیادتی - بہتیرے تندرست آدمی ایسے ہین کہ غذا ضرورت
سے زیادہ کہاتے ہین اور انکو بظاہر تکلیف نہین ہوتی اور گاہے گاہے ایسا ہی ہوتا ہے
کہ جب عرصہ تک غذا نہین ملتی ہے - بہوک کے مارے اسقدر کہا لیتے ہین کہ وہ
غذا تحلیل نہین ہونے پاتی تب معدہ مین متعفن ہو جاتی ہے اور کل خرابیان بدہضمی
کی پیدا کرتی ہے ﴿

زندگی کے لئے اور صحت کے قائم رکہنے کیواسطے صرف یہی ضرور نہین ہے کہ
جسم کے مختلف مفرد اجزا کی پرورش کے لئے غذا کے مفرد اجزا جسم مین داخل ہون بلکہ

جتبک اور شرائط بہی پوری ہونگی تبتک اُس غذا سے جسم کی پرورش نہین ہوسکتی مثلاً یہ بات ضرور ہونی چاہئے کہ غذا کی جتنی پرورشی اجزا ہین اُن سبکو مناسب طور پر علیحدہ علیحدہ جماعتون مین ترکیب دینا چاہئے تاکہ غذا مین وہ علیحدہ علیحدہ مرکبات کی مقدار مناسب طور پر آجاوے جس سے تندرستی قائم رہے۔ پس کہانے کی چیزون کے مفرد اجزا کو الگ الگ مناسب مقدار مین ترکیب دیتے ہین غذائی اشیا ان جماعتون مین خود مرکب بنجاتی ہین مثلاً البیو۔ مے۔ نیٹس + ڈہنیات یعنے روغندار + کار۔ بو۔ ہائیڈریٹس + نمک اور پانی +

البیو۔ مے۔ نیٹس غذا کی وہ جماعت ہے جس مین حیوانات سے یہ چیزین شامل ہین جیسے البیو۔ من + فائی۔ برین + کے۔ ثرین وغیرہ اور نباتات سے لے۔ گیو۔ مین اور گلو۔ ٹین وغیرہ۔ اُن چیزونمین نائے۔ ٹرو۔ جن موجود ہے اور کسیقدر گندہک اور فاس۔ فو۔ رس بہی ہے + یاد رہے کہ جس غذا مین البیو۔ من دار چیزین نہین ہوتی ہین اُس غذا سے چستی اور چالاکی اور طاقت نہین پیدا ہوسکتی ہے اور اُن اشیا کے نائے۔ ٹرو۔ جن اور کار۔ بن مین جب اکسے۔ جن شامل ہوجاتی ہے تب جسم کی حرارت غریزی اور دیگر قوتین بہی پیدا ہوتی ہین اور وہ چیزین چربی مین بہی بدل جاتی ہین + انسان اور حیوان کا بڑا فرض یہی ہے کہ طاقت کو پیدا کرین اور اُس طاقت کے پیدا ہونے کے لئے خون کے کار۔ بن اور ہائیڈروجن کو اکسے۔ جن کے ساتھہ ملنا چاہئے + پس اس بات کے لئے جسم مین اُن بافتون کا ہونا ضروریات سے ہے جنمین نائے۔ ٹرو۔ جن موجود ہے +

صحت کے قائم رکہنے کے لئے البیو۔ مے۔ نٹ قسم کی غذا کی کسیقدر ضرورت ہے۔ یہ بات ریاضت کی مقدار پر منحصر ہے مگر یہ تحقیق ہے کہ جب مقدار البیومن دار غذا کی حد سے بہت کم ہوجاتی ہے تب نہ تو خون اچہے طور پر دورہ کرسکتا ہے نہ سانس

اچھے طور پر لیا جا سکتا اور نہ غذا کامل طور پر ہضم ہو سکتی ہے نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے
کہ پہلے تو عضلات کمزور ہو جاتے ہین اور تب دماغ کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ بعد
ازان بخار ہو جاتا ہے اور ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور اُس سبب سے خون رقیق ہو کر
اینیمیا کیحالت پیدا ہو جاتی ہے ✦

البیو۔من دار غذا کا حد سے زیادہ استعمال کرنے سے جسم پر کس قسم کا اثر پیدا
ہوتا ہے یہ بات ہاضمہ کی طاقت اور اُس غذا کے کہانے والے کی عادت پر منحصر ہے
مثلاً بہتیرے آدمی ایسے ہین کہ جسم کی ضرورت سے زیادہ البیو۔من دار غذا کہاتے
ہین اور اُس سے کسی قسم کا نقصان نہین پیدا ہوتا۔ اور جو لوگ گوشت
کی غذا کثرت سے کہاتے ہین یا بالکل گوشت کی غذا پر زندگی بسر کرتے ہین اپنے جسم
مین حد سے زیادہ نائٹروجن دار مادہ داخل کرتے ہین اور اِس سے تب ہی
تک نقصان نہین پہونچتا کہ جبتک خوب ریاضت کرتے رہتے ہین مگر گوشت کے
بکثرت کہانے سے کبھی نہ کبھی نقصان ضرور پہونچتا ہے کیونکہ آخرکار مزاج دموی ہو جاتا
ہے اور جگر مین اجتماع خون کا ہو کر وہ عضو بڑہ جاتا ہے ✦ اور جب ریاضت اچھی طرح
نہین کیجاتی ہے تب نائٹروجن آکسیجن کے ساتھ اچھی طرح شامل نہین
ہو سکتا نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ اُس گوشت کی غذا سے جو نائٹروجن دار اجزا
پیدا ہوتے ہین اور جنکا جسم سے خارج ہونا بشکل یو۔ریا ن ریو۔رک اسڈ کے
موجب تندرستی کا ہے خون ہی مین رہ جاتا ہے اور ایسے امراض پیدا کرتا ہے
جیسے گاوٹ یعنی نقرس ✦

نائٹروجن دار غذائین جن سے جسم کو البیو۔من دار اجزا حاصل ہوتے
ہین ایسی چیزین ہین دودہ۔ پنیر۔ گوشت۔ بیضہ۔ گندم وغیرہ اناج اور مختلف قسم
کی دالین ✦

چربی ہین اور اُن غذائی اشیا ہین جنکو اصلاح مین کاربو ہائیڈریٹس
بولتے ہین کاربن اسپنے کوئلا اور اکسیجن اور ہائیڈروجن ہوتا ہے - ان مین
نائٹروجن نہین ہوتا اور جب سانس کی حرکتون سے ان اشیا کے ساتھہ
اکسیجن ملجاتا ہے تب بدن کی حرارت غریزی پیدا ہوتی ہے +

یاد رہے کہ غذا مین روغندار چیزون کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ ان سے
عضلات اور اعصاب کی ساخت کی پرورش ہوتی ہے - اور ہاضمہ کو بہی مدد ملتی ہے
کیونکہ معدہ مین جب مُدہنات موجود ہوتے ہین تب البیو من دار چیزین آسانی سے
ہضم ہوجاتی ہین اور ہم اوپر یہ بتلاچکے ہین کہ جب روغندار چیزون کے ساتھہ کیسے نر
شامل ہوتا ہے تب حرارت غریزی اور جسم کی دیگر قوتین بہی پیدا ہوتی ہین + غذا
مین مدہنات روغن دار یا چربی کے قسم کی چیزین کس مقدار مین ہونی چاہیئن
یہ ریاضت کی مقدار پر منحصر ہے مثلاً جب ریاضت زیادہ کیجاتی ہے تب غذا مین
مُدہنات اور البیو من دار چیزون کی بہی زیادہ ضرورت ہوتی ہے چنانچہ جب
ریاضت نہین کیجاتی ہے تب ایک آونس سے او معمولی مشقت مین ڈیڑہ آونس
سے ۳ آونس تک اور جب زیادہ مشقت کیجاتی ہے تب ساڑہے ۳ آونس سے ساڑہے
چار آونس تک مُدہنات کی ضرورت ہوتی ہے + مگر یہ یاد رہے کہ حیوانات سے جو
روغن حاصل ہوتے ہین وہ بہ نسبت نباتی روغنون کے زود تر مستحیل ہوجاتے ہین
مگر جب حد سے زیادہ کہائی جاتی ہے تب کچہہ حصہ اسکا اجابت کی راہ خارج ہوجاتا
ہے اور جو حصہ خون مین شامل ہوجاتا ہے وہ جسم مین جمع ہونے لگتا ہے اور آدمی
کو موٹا کر دیتا ہے اور اسکے بعض اعضا چربی مین بدل جاتے ہین پس روغندار چیزون
کا حد سے زیادہ کہانا خالی از نقصان نہین ہے جیسے گہی مکہن وغیرہ +

ایک اور جماعت غذا کی ہے جسکو کاربو ہائیڈریٹس کہتے ہین - اس جماعت

ہین دو قسم کی غذائی اشیاء شامل ہین - ایک اسٹارچ دوسری شیرینی + اس قسم کی غذا تندرستی کے لئے اور نہ زندگی کے لئے لابدی ہے - لیکن اگرچہ ضروری نہین ہے مگر ہر کوئی جسکو میسر ہے اسکو کہاتا ہے - شیرینی اور اسٹارچ کے قسم کی چیزونکا اثر جسم پر ایسا ہوتا ہے جیسا روغندار اشیاء کا ہوتا ہے - لیکن ان سے حموضات (ترش رطوبتین) جیسے لیکٹک ایسڈ وغیرہ حموضات بہی پیدا ہوتی ہین - اور جب زیادہ مقدار مین کہائی جاتی ہین تب شکم مین ترشی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور پیٹ پہول جاتا ہے ◆

اسٹارچ کے قسم کی غذائین یہ ہین جیسے ساگودانہ - اراروٹ - گندم - برنج - آلو - دال ہر قسم کی - جوار - باجرا - مکی - شیرینی - نئی شکر اور کہجور اور شیرین میوہ جات وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے -

نمک کے قسم کی چیزین بہی صحت کے لئے بہت ضروری ہین کیونکہ ان سے جسم کی بافت اور رطوبتین پیدا ہوتی ہین - یہ نمکین اشیاء اسطور سے پیدا ہوتی ہین کہ کہار چیزین الکلائن ایسڈ اور دیگر نباتی ترش اجزا کے ساتھ ملکر انکو بنا دیتے ہین مثلاً پوٹاسیم اور سوڈیم کے کہار ان ترشیون کے ساتھ ملکر ٹارٹریٹ آف پوٹاسیم یا ٹارٹریٹ آف سوڈیم بنجاتا ہے اسیطور پر ٹارٹریٹ اور سائٹریٹ اور ایسے ٹارٹریٹ وغیرہ نمک بہی بنجاتے ہین جس غذا مین اس قسم کی نمکین چیزون کی کمی ہوتی ہے وہ تندرستی کے لئے بہت مضر پڑتی ہے چنانچہ اسکروی اسی سبب سے ہوجاتی ہے - اور جب غذا مین کہانے کے نمک کی کمی ہوتی ہے تب شکم مین کرم پیدا ہوجاتے ہین اور معدہ کی رطوبت ہاضم مین ہائیڈروکلورک ایسڈ کی کمی ہوجاتی ہے جس سے غذا اچہے طور پر ہضم نہین ہونے پاتی - غذا اگر صرف گندم کا رسیدہ کی ہو تو ہر چند سوگرین نمک کافی ہے مگر چاول کی غذا کے لئے دوگنی مقدار

چاہیے لیکن نمک کی بابت کوئی عام قاعدہ مقرر نہین کیا جا سکتا مگر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ نمک کی زیادتی سے نقصان نہین ہے مگر کمی سے صحت کو نقصان عظیم پہونچتا ہے۔

غذا کے ساتھہ کافی مقدار پانی کی بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ جسم کی جتنی بافت ہین اُن ساروں کی پرورش کے لیئے پانی کا ہونا اشد ضروریات سے ہے ورنہ اُن کی زندگی محال ہے - مزید برین جو رطوبت جلد اور گرودن کے ذریعہ جسم سے خارج ہو جاتی ہے پانی کے بغیر اسکا بھی بدلا نہین ہو سکتا۔

پانی کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے تاکہ صحت قائم رہے کئی باتون پر منحصر ہے مثلاً کام کی مقدار پر - موسم کی گرمی پر - عادت پر - لیکن عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک جوان آدمی کے لیئے ۷۰ سے ۹۰ آونس تک پانی ہر روز چاہیئے - پانی ضرورت سے جب زیادہ پیا جاتا ہے تب فالتو پانی جلد اور گرودن کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے لیکن پانی کی کمی سے جسمانی اور روحانی دونو قوتین گھٹ جاتی ہین۔ جتنی منجملہ اشیاء غذا کی ہین سب مین پانی ہوتا ہے لیکن جسم کو خاصکر پینے کی چیزون سے پانی حاصل ہوتا ہے جیسے دودہ چا ر کافی وغیرہ - تم کہوگے کہ شراب مین بھی پانی ہے تو شراب بھی پینا چاہیئے - اِسپر لعنت بھیجو ہان کتون سے مُنہہ چھوانا ہے - جگر اور دل اور دماغ اور گرودن کی بیماری خریدنی ہے اور جوانی موت مرنا ہے تو اسکو مُنہہ لگاؤ ورنہ اِسپر لعنت ہی بھیجو - ہم ہندوستانیون کو تندرستی کیحالت مین چا ر اور کافی پینے کی بھی ضرورت نہین ہے - پاک اور صاف پانی صحت کے قائم رکھنے کے لیئے کافی اور وافی ہے - مگر ہان جب کوئی بیماری ایسی ہو تو حسب ہدایت طبیب کے اُن ممنوعات کا استعمال صرف بیماری کیحالت مین کر سکتے ہین - مگر یہ دیکھہ لینا چاہیئے کہ وہ طبیب خود ہی نہ شراب خوار ہو ورنہ اپنے طرح تم کو بھی شرابی بنا دیگا۔

علاوہ اُن شرایط کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کامل تغذیہ کے واسطے دیگر شرایط

کی بہی ضرورت ہے مثلاً غذا ایسی ہونی چاہئے اور اس ترکیب سے تیار کرانی چاہئے جو کافی مقدار مین کہائی جاسکے اور جب کہائی گئی تو آسانی سے ہضم ہوجاسکے ہ جب آدمی تندرست ہوتا ہے تب اسکو بہوک اچہی لگتی ہے اور سیر ہوکر کہانا خوب کہالیتا ہے مگر بیماری کیحالت مین اور نیز ایسون کے لئے جو کاہل المزاج ہوتے ہین اشتہا پیدا کرنے کے لئے چٹنی اور اچار کی ضرورت ہوتی ہے - غذا کا ہضم ہونا یا نہونا غذائی چیزون کی خاصیت اور اُنکے تیار کرنے کی ترکیب پر بہت سا کچہہ حصر رکہتا ہے - غذا کی تجویز کیوقت کسی خاص شخص یا گروہ کی طاقتِ ہاضمہ کا لحاظ رکہنا چاہئے مثلاً جنکی عادت دال چاول روٹی اور ترکاری کہانے کی ہے وہ گوشت کی غذا ہضم نہین کرسکینگے ہ غذائی چیزون کے ہضم ہونے کے باب مین ذیل مین چند نقشے دیتے ہین -

حیوانی اشیاء غذا کی

اشیاء غذائی	کیونکر پکی ہین	مدت ہضم ہونے کی	
بیضہ	نیم برشت	۳ ساعت	۳۰ منٹ
بیضہ	خام پہینٹا ہوا	۱ "	۳۰ "
بیضہ	تلا ہوا	۲ "	۱۵ "
ہرن کا گوشت	بُہنا ہوا	۱ "	۳۰ "
مغز	بُہنا ہوا	۱ "	۴۵ "
گوشت نفس راج	کباب	۳ "	۳۰ "
حلوان	بُہنا ہوا	۲ "	۳۰ "
چوزہ مُرغ	بُہنا ہوا	۲ "	۴۵ "
گوشت گاؤ	اُبالا ہوا	۲ "	۴۵ "

اشیاء غذائی	کیونکر پکی ہیں	مدت ہضم ہونے کی	
		ساعت	منٹ
گوشت گاؤ	کباب	۳ ساعت	۰ منٹ
گوشت بڑہ یا بھیڑی	کباب	۳ ″	۱۵ ″
پنیر	خام	۳ ″	۳۰ ″
گوشت مرغ	کباب	۴ ″	۳۰ ″
بط	کباب	۴ ″	۳۰ ″

نباتی اشیاء غذائی

اشیاء غذائی	مدت ہضم کی	
	ساعت	منٹ
چاول	۱ ″	″
سیب شیریں	۱ ″	۳۰ ″
ساگو دانہ	۱ ″	۴۵ ″
سیب ترش	۲ ″	″
سیم کی پھلیاں	۲ ″	۳۰ ″
آلو	۲ ″	۳۰ ″
روٹی جوار یا باجرے کی	۳ ″	۱۵ ″
گاجریں	۳ ″	۱۵ ″
روٹی آرد گندم کی	۳ ″	۳۰ ″
شلجم	۳ ″	۳۰ ″
چقندر	۳ ″	۴۵ ″
گوبھی	۴ ″	۰

کہانے کی چیزون کو ایس ترکیب سے تیار کرنا جس سے وہ آسانی سے ہضم ہوسکین۔
یہ بات اِسطور سے حاصل ہوسکتی ہے کہ اُنمین حسب مناسب مصالحہ وغیرہ ملاکر انکو آنچ
کے ذریعہ اسطرح پکانا جس سے وہ اچہے طور پر گلجائین تاکہ آسانی سے ہضم ہوسکین اور
مزہ دار بہی ہون۔ اِسلیئے تاکہ اشتہا پیدا ہو کہانے کی مختلف چیزون کو طرح طرح کی ترکیب
سے ملانا اور انکو قسم قسم کی شکلون پر پکانا چاہیے۔ مصالحہ سے معدہ کی رطوبتین
زیادہ پیدا ہوتی ہین جس سے ہاضمہ کو مدد ہوتی ہے۔ مگر سب سے بڑی احتیاط یہ ہے کہ
کہانے پینے کی چیزین تازی اور عمدہ ہون کیونکہ جب وہ گندی اور خراب ہوتی ہین تب
ہضم نہین ہوتین اور بیماری پیدا کرتی ہین۔ غذا کے باب مین اوپر جو کچھہ بیان ہوا
ہے اُس سے یہ ظاہر ہے کہ جب غذا کا نقشہ تیار کرین تو ان باتون کو لحاظ رکہین۔
اوّل یہ کہ جنکے لئے غذا تجویز کرین انکی عمر انکی عادت انکی صحت کا حال انکی طبیعت
کا حال انکی محنت اور مشقت کا حال وہ جس قسم کی آب وہوا مین رہتے ہین اسکا حال
یہ ساری باتین دریافت کرین ٭
دوم۔ کہانے پینے کی چیزون کی نسبت ان باتونکا لحاظ رکہنا چاہیے کہ مناسب قسم کے
اور مناسب خاصیت کی اور ہضم ہونے کے قابل ہین یا نہین اور یہ بہی کہ اُن سے جسم کی پرورش
ہوسکتی ہے یا نہین اور یہ کہ خوش مزہ اور اشتہی بہی ہین یا نہین۔
سوم۔ اِس بات کا بہی لحاظ رکہین کہ وہ چیزین مختلف قسم کی ہون اور طرح طرح کی ترکیبون
سے پکائی جاوین اور حسب مناسب مصالحہ بہی پڑے تاکہ جلد ہضم ہوجاوین ٭
چہارم۔ کہانے کے اوقات ایسے مقرر کئے جاوین کہ کہانیوالون کی عادت کے مناسب ہون
انسان عموماً جو جو چیزین بطور غذا کے استعمال کرتے ہین اب اُنکا بیان علیحدہ علیحدہ
کیا جاتا ہے۔ پہلے غذا کی اُن چیزونکا بیان کیا جائیگا جنکا ذکر اوپر پہلے کیا گیا تہا جنسے
وہ جنمین کم و بیش ال۔ بیو۔ مے۔ نیٹرس قسم کے اجزا موجود ہون۔ پس پہلے دودہ کا

ذکر کیا جائیگا کیونکہ خدا تعالے نے انسان اور حیوان دونو کے بچون کی پرورش کے لئے دودہ پیدا کیا ہے - علاوہ ازین دودہ ایسی اجزا سے مرکب ہے کہ ہر قسم کی غذا مین کام آتے ہین پس بیان -

دودہ - اِسمین دو نامے ٹرو جن کے قسم کے جزو ہوتے ہین - ایک کو ال - بیو - مین اور دوسرے کو کے - ژین کہتے ہین - دوسرا جزو روغن کا بشکل مکہن - تیسرا جزو کار - بو ہائیڈریٹ یعنی ملک شوگر اور چوتہا جزو نمک اور پانی ٭ خدا تعالے نے شیر مین ان جزون کو ایسی مناسب مقدار مین شامل کیا ہے کہ برابر کئی مہینے تک بچہ صرف دودہ ہی پر پرورش پاتے ہین ٭

اگرچہ ہر قسم کے دودہ مین وہی اجزا ہوتے ہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے مگر اسمین کئی باتون سے اختلاف پڑجاتا ہے مثلاً جانور کی قسم سے عمر سے اور اسکی غذا سے اور ان باتون سے بہی کہ بچہ پیدا ہونے کو کتنا عرصہ گزرا اور کتنے عرصہ بعد دودہ دوہا گیا کیونکہ بعض قسم کی گاے کے دودہ مین روغن یعنے مکہن بہ نسبت اَورون کے زیادہ ہوتا ہے اور بعض مین کے - ژین یعنے جُبنیت زیادہ ہوتی ہے جس سے پنیر بنتا ہے - متوسط عمر کے جانور کا دودہ بہ نسبت کم عمر یا بڈہے جانور کے دودہ کے بہتر ہوتا ہے - اور اسمین پانی کی مقدار بہی کم ہوتی ہے جن جانورون کو میٹہی چیزین کہانے کو ملتی ہین جیسے گاجرین انکے دودہ مین شکر زیادہ ہوتی ہے - گہاس جب افراط سے ملتی ہے تب دودہ مین مکہن زیادہ ہوتا ہے مگر خشکسالی مین کم اور یہ یاد رہے کہ جن چیزونکے کہانے سے جانور موٹا ہوتا ہے ان سے دودہ پتلا اور اسمین مکہن کم ہوجاتا ہے - بعد ہی بچہ جننے کے گاے کے دودہ مین مکہن زیادہ ہوتا ہے - اور جون جون دوسری دفعہ بچہ جننے کا موقع نزدیک آتا جاتا ہے دودہ مین مکہن کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے - شام کے وقت جو دودہ دوہا جاتا ہے اسمین زیادہ تر پرورشی اجزا ہوتے ہین بہ نسبت اسکے جو

صبح کیوقت دوہا جاتا ہے کیونکہ اس شام کے دودہ مین فیصدی تین حصہ زیادہ منجملہ اجزا اور قریب ۲۵ حصہ فیصدی زیادہ دُہنیت اور قریب ۵۰ حصہ فیصدی زیادہ پنیر ہوتا ہے ٭ کسی ایک جانور کے دودہ مین اتنی باتون سے فرق پڑجاتا ہے کہ نقشہ ذیل کے منجملہ مختلف جانورون کے دودہ کی اجزا کو کامل ٹہیک نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ قریب ٹہیک کے تصور کرنا چاہیئے ٭

	عورت	بکری	بہیڑی	گدہی	گہوڑی
پانی ——	۸۹و۵۴	۸۵و۶۰	۸۱و۰۰	۹۰و۵۰	۸۹و۳۳
دُہنیت یعنے مکہن ——	۳و۳۴	۴و۱۰	۶و۵۰	۱و۴۰	۰و۲۰
شکر اور محلل نمک ——	۳و۷۷	۵و۸۰	۴و۵۰	۶و۴۰	۸و۷۵
جُبن یعنے پنیر اور غیر محلل نمک	۳و۳۵	۴و۵۰	۸و۰۰	۱و۷۰	۱و۶۲
اسپے۔سے۔فِک گراولٹی یعنے وزن متناسبہ	۱۰۳۰ سے ۱۰۳۴ تک	۱۰۳۶	۱۰۳۵ سے ۱۰۴۱ تک	۱۰۲۳ سے ۱۰۳۵ تک	...

بہ نسبت دیگر جانورون کے گاے کا دودہ زیادہ تر معتبر ہے کیونکہ اکثر یہی دودہ انسان کے غذا مین شامل ہوتا ہے۔ اسکے اجزا یہ ہین پانی ۸۷و۳ کے۔ ژین یعنے جُبن یا پنیر ۳و۲۰ شکر ۴و۷ ٭ مکہن ۳و۶ ٭ نمک ۰و۸ ٭

دودہ نہایت عمدہ غذا ہے جوانون اور بچون دونو کے لئے۔ مگر بعضدفعہ ایسا ہوتا ہی کہ جب معدہ مین تُرشی کا غلبہ ہوتا ہے تب دودہ پہٹ جاتا ہے اور اُسکا جبن یعنے پنیر ڈلے بنکر تکلیف دیتا ہے اور ریح پیدا کرتا ہے۔ بعضدفعہ تو دست آنے لگتے ہین اور کبھی قبض ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت مین کہ جب دودہ ہضم نہو تو ایک کام کرین کہ کچا دودہ یا صرف تہوڑا سا گرم کرکے پلاوین نہین تو چونہ کا پانی ملا کر استعمال کرین۔

اور شیرخوارہ کو پلانا ہو تو اسمین بیسواں حصہ آب گرم ملالین نہین تو بکری یا خر مادہ کا دودہ پلاوین ۔ جب دودہ کئی گھنٹہ تک ٹہرا رہتا ہے تب اسپر بالائی جم جاتی ہے لیکن آنچ دینے سے ملائی جلد جم جاتی ہے ۔ جب ملائی علیحدہ کر لیتے ہین تب جو کچھہ باقی رہ جاتا ہے اُسکو اسکمڈ ملک بولتے ہین ۔ اسمین بہ نسبت تازہ دودہ کے پنیر کسیقدر کم ہوتی ہے اور مکھن بہی قریب نصف ہوتا ہے مگر پانی اور شکر کی مقدار کسیقدر زیادہ ہوجاتی ہے ۔ جب مکھن متھہ لیا جاتا ہے تب جو کچھہ باقی رہ جاتا ہے اُسکو انگریزی مین بٹر ملک یعنے لسی کہتے ہین

نمک ۔ دودہ مین یہ نمک ہوتے ہین کلورائیڈ اف سوڈیم (یعنے کہانے کا نمک) کلورائیڈ اف پوٹاسیم اور فاس ۔ فٹ اف سوڈیم اور فاس ۔ فٹ اف پوٹاسیم اور فاس ۔ فٹ اف کلسیم اور فاس ۔ فٹ اف مگ ۔ نے ۔ شیئم ۔

بہینس کے دودہ مین بہ نسبت گاے کے منجمد اجزا زیادہ ہوتے ہین خاصکر مکھن ۔ پس اس جانور کا دودہ ثقیل ہوتا ہے ۔ مگر بہینس کی خوراک گندی ہوتی ہے کیونکہ گہوڑے کی لید بہت کہاتی ہے ۔ پس اگر بہینس کے دودہ کا استعمال کرنا ہو تو دانہ گہاس احتیاط سے دینا چاہیے ۔ اس دودہ کی اس ۔ پے ۔ سی ۔ فک گراوٹی ۱۰۲۸ سے کم نہونی چاہیے ۔

بکری کے دودہ مین بہ نسبت گاے کے کم پنیر اور شکر بہی کم ہوتی ہے ۔ مگر روغنیت کسیقدر زیادہ مگر اسمین سے ایک قسم کی بو آتی ہے جسکو بچّے پسند نہین کرتے ۔ اس کی اس ۔ پے ۔ سی ۔ فک گراوٹی ۱۰۳۲ سے کم نہونی چاہیے ۔ بہیڑی کا دودہ بہ نسبت گاے کے کسیقدر زیادہ ثقیل ہوتا ہے ۔ گدہی کے دودہ مین ۹۰ فیصدی پانی ہوتا ہے اور بہ نسبت اَور دودہ کے اسمین پنیر اور مکھن کم مگر شکر کسیقدر زیادہ ہوتی ہے ۔ خر مادہ کا دودہ عورت کے دودہ سے بہت ہی مشابہ ہے ۔ اور اسمین

پرورش کی قابلیت بہی کم ہوتی ہے مگر بیماروں اور بچون کے لیے مفید ہے کہ جب
انکا ہاضمہ کمزور ہوجاوے ✢ گہوڑی کا دودہ گدہی کے دودہ کے مشابہ ہے اور اہی
سے وہ شے بنتی ہے جسکو کیومِس کہتے ہین۔ گہوڑی کے دودہ مین خمیر پیدا کرکے
کیومِس بناتے ہین۔ یہ چیز سِل کی بیماری کے علاج مین مفید خیال کیجاتی ہے ✢
جب جانور تندرست ہوتا ہے اور اُسکے دانہ گہاس کی نگرانی کیجاتی ہے تب اسکا
دودہ بہی اچہا ہوتا ہے مگر ان باتون کی نگرانی بہت کم کیجاتی ہے پس اسواسطے دودہ بہی
اکثر اوقات اچہا نہین ہوتا اور اسکے امتحان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دودہ مین اکثر
پانی ملا دیتے ہین تاکہ مقدار بڑہ جاوے۔ اسکی گرَیفِت اِسپے۔سی۔فِک گرَاوِٹی کے دریافت
کرنے سے ہوسکتی ہے جسکا تو کر نقشہ بالا مین کیا گیا ہے۔ پس علاوہ وزن متناسبہ کے
جب دودہ کا قوام اور اُسکی رنگت دیکہی جاتی ہے اور یہ کہ اسمین کسقدر مکہن اور ملائی
ہے تب علی العموم یہ کہا جاسکتا ہے کہ دودہ اچہا ہے یا خراب۔ مگر جب دیکہین کہ دودہ
کی اِسپے۔سی۔فِک گرَاوِٹی ۱۰۲۳ سے کم ہے تب یقین جانین کہ اسمین پانی ملایا گیا
ہے پس اُس دودہ کو ناپسند کرنا چاہئے۔ وزن متناسبہ کے دریافت کرنے کے لئے ایک
آلہ کا استعمال کرتے ہین جسکو اصطلاح مین لَکٹ۔ٹا۔مے۔ٹر کہتے ہین مگر وزن متناسبہ کے
دریافت کرنے مین اسبات کو نہ بہولنا چاہئے کہ جب دودہ پر سے ملائی اُتار لیجاتی ہے
تب اسکا وزن متناسبہ بڑہ جاتا ہے مگر پانی ملاتے ہی پہر گہٹ جاتا ہے پس آلہ مذکور
اُس دودہ کو بہی درست بتلا سکتا ہے جو حقیقت مین ناقص ہے کیونکہ اس سے ملائی
اُتار لی گئی ہے اور پانی ملا کر اسکا وزن پورا کردیا گیا ہے۔ اِسصورت مین یہ دریافت
کرنا چاہئے کہ اُس دودہ مین چکنیت کسقدر ہے یعنے دیکہین کہ اسمین ملائی کی مقدار
کتنی ہے جسکے دریافت کرنے کی ترکیب پیچہے بتلائی گئی ہے۔

علاوہ مذکورۂ بالا خاصیتون کے اچہے دودہ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ کوئی شے

اُسکے نیچے نہین بیٹھہ جاتی اور اچھے دودہ کا ذایقہ اور بو خاص قسم کی ہوتی ہے - جوش دینے سے پہٹ نہین جاتا اور نہ کسی اور قسم کا تغیر اُسمین پیدا ہوتا ہے باریک بینز سے دیکھین تو اُسمین روغن کے قطرات اور کسیقدر ایپے - تہے - لی - ام کے چھلکے دکھلائی دینگے - لیکن یہ چھلکے اگر بکثرت ہون یا اُسمین پیپ کیسے پائے جاوین یا پستان کے غدودون مین جو دودہ کی نالیان ہوتی ہین انکے سانچے دکھلائی دیز تو ان سے بیماری ثابت ہوتی ہے -

یہ چاہو کہ دودہ کچھہ عرصہ تک نہ بگڑے تو ایسا کرو کہ دودہ تازہ ہو یا اُبالا ہوا اُسمین قاررے کار - بو - نٹ اف سوڈا یا بائی - کارہ - بونٹ اف سوڈا اور تہوڑی سی شکر ملا دو - اِس ترکیب سے دس بارہ روز تک دودہ بگڑنے نہین پاتا - کہولتے ہوئے دودہ مین قدرے شکر ملا کر کسی بوتل مین بہر کر خوب مضبوط ڈاٹ لگا دو اِس سے مہینون تک دودہ بگڑنے نہین پاتا +

پنیر بہی اچھی غذا ہے مگر ثقیل ہے - ایک وقت کی غذا کے ساتھہ ایک آونس سے زیادہ نہ کہانا چاہئے - مگر یہ چیز جلد بگڑ جاتی ہے تب نقصان دیتی ہے +

نامئے - ٹرو - جن دار اغذیہ مین گوشت عمدہ غذا ہے مگر گرم ملکون مین اسکا استعمال کم کرنا چاہئے +

ہندوستان مین اِن جانورون کا گوشت اکثر کہایا جاتا ہے - گاے - بہیڑی اور بکری اور پرند کا گوشت - مچھلی بہی گوشت مین شامل ہے + اِن گوشتون کا بیان علیحدہ علیحدہ کرنے سے پہلے کچھہ تہوڑا سا ذکر ایسا کرنا چاہئے جو سب قسم کے گوشت پر حاوی ہو چنانچہ جس جانور کا گوشت کہانے مین آوے اُسکی عمر نہ تو بہت زیادہ اور نہ بہت کم ہونی چاہئے - اور جانور کو سب باتون مین تندرست ہونا چاہئے - اُس گوشت مین موافق اندازہ کے چربی اور استخوان بہی ہونا چاہئے

کسی قسم کا کرم اسمین نہوا درنہ وہ گوشت گندہ ہوا اور اسطور پہ پکا یا جاوے کہ کہانے سے ہضم ہوجاوے ٭

حلوان کے گوشت مین پانی بہت ہوتا ہے اسلئے جسم کی پرورش اس سے کم ہوتی ہے - اور بڈہے جانور کا گوشت سخت اور دیر ہضم ہوتا ہے اور اسمین چربی بہی کم ہوتی ہے ٭

تندرست جانور کی پہچان یہ ہے کہ وہ آسانی سے چلتا پہرتا ہے - آنکہین اسکی چمکیلی ہوتی ہین - نتہنون کے اندر کا پوکس پردہ مرطوب اور سرخ - سانس آسانی سے لیتا ہے - سانس کی ہوا مین بدبو نہین ہوتی ہے - چمڑا ملائم اور چکنا ہوتا ہے ٭

جس جانور کو ذبح کرنا ہو کئی گہنٹے پہلے اسکا دانہ گہاس بند کردینا چاہئے ورنہ نیم ہضم غذا بعد ذبح کے جلد گندی ہو جاتی ہے - ذبح کرنے سے ایک دن پہلے جانور کو باندہ رکہنا چاہئے - دیکہین کہ ذبح کے بعد سارا خون نکلجاوے کیونکہ گوشت مین جب خون رہ جاتا ہے تب وہ جلد بگڑ جاتا ہے ٭

گوشت کا ملاحظہ آٹہہ یا دس گہنٹہ بعد ذبح کے کرنا چاہئے - گوشت کو ملائم اور لچکدار ہونا چاہئے - رنگت اسکی ہلکی نہونی چاہئے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جانور کی عمر یا تو چہوٹی تہی یا وہ جانور بیمار تہا اور نہ رنگت بہت گہری ہو جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جانور یا تو مذبوح تہا یا اسکے گوشت مین خون رہ گیا تہا - گوشت کے ریشون کے مابین پیپ یا کسی اور قسم کی رطوبت نہونی چاہئے اور ریشہ مذکور بہت نرم بہی نہون جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب وہ گوشت گندہ ہونیوالا ہے - اچہے گوشت مین ہاتہہ لگانے سے انگلیان تر نہین ہوجاتین کیونکہ خراب گوشت بہیگا ہوا اور پلپلا ہوتا ہے اسمین بو کم یا کچہہ بہی نہونی چاہئے کیونکہ بیمار جانور کے گوشت مین بساندین بو ہوتی ہے ٭ گوشت جب گندہ ہونے پر ہوتا ہے تب ابتداءً مین رنگت اسکی ہلکی ہونے

لگتی ہے اور ریشہ اُسکے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین اور اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے
جب سڑاند زیادہ بڑہنے لگتی ہے تب گوشت کا رنگ سبزی مایل ہوجاتا ہے اور
اس سے بدبو آنے لگتی ہے - جہازون اور فوجون مین اکثر نمک ملا ہوا گوشت استعمال
مین آتا ہے کیونکہ تازہ گوشت ہمیشہ میسر نہین ہوتا - پس دیکہنا چاہئے کہ وہ گوشت بگڑا
ہوا نہو - بڈہے جانور کے گوشت مین جب نمک ملایا جاتا ہے تب وہ سخت ہوکر سکڑ
جاتا ہے - نمک ملانے سے پہلے اگر گندہ ہوگیا ہو تو یہ بات اُسکی بو سے دریافت ہوسکتی
ہے جس پیپے مین نمکین گوشت ہو اُسکو کہول کر سارے ٹکڑون کو ملاحظہ کرنا چاہئے
کیونکہ بے ایمان ٹہیکدار ایسا کرتے ہین کہ اچہون کے نیچے گندے ٹکڑے رکہہ دیتے
ہین - اُس گوشت کے نمکین پانی کو بہی امتحان کرنا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ ایسا کرتے
ہین کہ ایکہی پانی مین جب کئی دفعہ گوشت کو نمکین کرتے ہین تب وہ پانی بگڑجاتا
ہے اور گوشت کو زہریلا کردیتا ہے +

گوشت کے پکانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اسکے ریشون کے اندر جو البیومن
اور خون ہوتا ہے وہ جم جاوے اور گوشت مزہ دار رہے اور جلد ہضم ہوجاوے اور نیز اسکے
اندر جو کرم ہون وہ ہلاک ہوجاوین - جب گوشت ۱۵۰ سے ۲۱۲ درجہ کی گرمی تک
پکایا جاتا ہے تب کرم ضرور ہلاک ہوجاتے ہین ورنہ وہین تک آنچ کافی ہے کہ جہانتک
پانی کے جوش کہانے کو چاہئے - اس سے ایسا ہوتا ہے کہ گوشت پر ایک پردہ البیومن
کا جم جاتا ہے جس سے اسکا عرق جسمین پرورشی اجزا بہت ہوتے ہین ضائع نہین ہونے
پاتا + گوشت تین ترکیب سے پکتا ہے یا تو کباب کرتے ہین یا صرف اُبال لیتے ہین یا اسکا
قلیہ پکاتے ہین - چاہے کسی ترکیب سے پکاوین آنچ دہیمی ہونی چاہئے کیونکہ گوشت
جب تیز آنچ پر پکتا ہے تب وہ گوشت دیر ہضم ہوجاتا ہے اور اجزا پرورشی اسکے بغیر
بنکر اُڑجاتے ہین +

گوشت کے کہانے سے یہ فائدے ہین کہ اسمین اجزا از قسم البیو۔ مے۔ نیٹش کے موجود ہین اور شوہیئیت اور دہاتی اجزا بہی ہوتے ہین جیسے کلو۔ رائیڈ اف پوٹاسیم اور فاس۔ فیٹ اف پوٹاش اور لائک۔ ٹیٹ اف پوٹاش اور کسیقدر فولاد وغیرہ۔ یہ کل اجزا ویسے ہی ترکیب سے ملے جلے ہوتے ہین جیسے انسان کے جسم کی بافت مین ہوا کرتی ہین۔ علاوہ ازین گوشت آسانی سے پک سکتا ہے اور آسانی سے ہضم بہی ہوتا ہے۔ مگر گوشت مین اجزا از قسم کار۔ بو۔ ہائیڈ ریٹ کے کمی ہے سو وہ بذریعہ روٹی چاول اور آلو کے جسم مین پہونچایا جاتا ہے۔

گاے یا بیل کا گوشت اگر استعمال کرنا ہو تو جانور کی عمر ۳ سے ۸ سال تک کے ہونی چاہئیے۔ جانور کے عمر قریب ٹہیک طور پر اُسکے سینگ اور دانتون کے ملاحظہ سے دریافت ہوسکتی ہے۔ مثلاً دیکہین کہ اسکے سینگ پر کتنے چکر ہین کیونکہ پانچ سال کی عمر تک سینگ پر ہر سال ایک ایک چکر پیدا ہوتا ہے اور بعد اُس عمر کے پہلے تین سال کے چکر میٹ جاتے ہین اور جس جانور کے سینگ کے کل چکر مِٹ گئے ہون اُسکی عمر کم سے کم آٹہہ سال کی ہوتی ہے۔ چوتہے سال کی عمر تک کل بچے دانت اپنی اپنی جگہہ پر ہوتے ہین۔ پانچوین سال کی عمر مین ان۔ سائی۔ سر دانت کسیقدر گہس جاتے ہین۔ چہٹے برس اول کے مو۔ لر دانت گہسکر ان۔ سائی۔ سر دانت کے برابر ہوجاتے ہین۔ اور آٹہہ سال کی عمر مین وہ دانت بہت ہی گہس جاتے ہین۔

جب جانورون کے دانتون کے باہر کی سطح پر کوئی چوڑا یا گول نشان نظر آوے تب سمجہہ جانا چاہئیے کہ وہ جانور بہت ہی بڈہا ہے اور اُسکا گوشت کام کا نہین۔

گاے کے گوشت مین کسقدر پرورشی اجزا ہوتے ہین اِس نقشہ سے معلوم ہوتے ہین۔

	البیومےنٹ اجزا گرین کے حساب سے	چربی گرین کے حساب سے	نمک گرین کے حساب سے
بغیر چربی کا گوشت —	۱۳۵۱ —	۲۵۳ —	۳۵۷ —
چربی دار گوشت —	۱۰۳۶ —	۲۰۸۶ —	۳۰۸ —
جگر	۱۳۴۳ —	۲۸۷ —	۲۱۰ —
اُجھڑی بچون سے	۹۲۴ —	۱۱۴۸ —	۱۶۸ —
بچھیرے کا گوشت	۱۱۵۵ —	۱۱۰۶ —	۳۲۹

بھیڑی کے گوشت کے باب مین جانور کی عمر ۱۸ مہینے سے ۵ سال تک کی ہونی چاہیے ۱۸ مہینے کے عمر مین پہلے دو ۔ آر دانت کے چار یا پانچ جوڑے نکل آتے ہین ۔ بعد اس عمر کے دانتون پر گھس جانیکے آثار پیدا ہوجاتے ہین ۔ کم چربی دار بھیڑی کے گوشت کے نصف سیر مین البیو ۔ مے ۔ نٹ قسم کے اجزا ۱۲۸۱ گرین ہوتے ہین ۔ چربی ۳۴۳ ۔ نمک کئی قسم کے ۳۶۳ گرین ۔ چربی دار گوشت مین ۸۶۸ گرین البیو ۔ مے ۔ نٹ ۲۱۷۷ گرین چربی ۔ اور ۵۴۴ گرین اقسام نمک +

بکری کا گوشت بہ نسبت بھیڑی کے مزہ مین گھٹ کا ہوتا ہے ۔ اور چربی بھی اسمین کم ہوتی ہے ۔ ہرن کا گوشت بھی مثل گاے اور بھیڑی کے گوشت کے طاقت مین کم نہین ہوتا بلکہ زیادہ تر زود ہضم ہے ۔ مگر ہرن کے گوشت مین خون زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اُن جانورون کے جو معمولی طور پر ذبح کئے جاتے ہین +

مچھلی بھی اچھی غذا ہے مگر گرم ملک کی بعض مچھلیون مین یا بعض موسم کے اندر مچھلیون مین زہریلا مادہ پیدا ہوجاتا ہے جسکے کھانے سے دست وقے آنے لگتے ہین + خشک کھائی ہوئی مچھلیون مین بہ نسبت تازہ مچھلی کے پرورشی اجزا قریب نصف کے کم ہوتے ہین +

مرغ تیتر بٹیر کبوتر وغیرہ پرند کا گوشت عمدہ غذا ہے اور اسمین بہ نسبت گاے کے گوشت کے ہی ناے - ٹرو جن دار مادہ زیادہ ہوتا ہے - مگر اس گوشت مین چربی اور نمک کے اجزا کم ہوتے ہین ॥

نصف سیر پرند کے گوشت مین ال - بیو - مے - نیٹ قسم کے اجزا ۰۰۷ گرین ہوتے ہین - چربی ۶۶۳ - نمک ۴۸ ॥ ہنس راج اور بطخ کے گوشت مین چربی زیادہ ہوتی ہے مگر دیر ہضم ہے - جس پرند کا گوشت کالا نکلتا ہے وہ دیر ہضم ہوتا ہے پس اسکے پکانے مین احتیاط چاہئے ॥

بیضہ - انڈون مین نایٹرو - جن اجزا بہت کثرت سے ہوتے ہین لیکن کاربن کی کمی ہوتی ہے - پس انڈون کے ساتھ چاول اور روٹی ضرور کھانی چاہئے اور روغن کے استعمال سے ہی کاربن کی کمی پوری ہوجاتی ہے ॥ مرغی کا معمولی انڈا قریب ۱۰۰۰ گرین وزن مین ہوتا ہے - اسمین سے چھلکے کیواسطے فیصدی ۱۰ منہا کر دینا چاہئے کیونکہ وہ کھانے مین نہین آتا - سفیدی کا وزن بہ نسبت زردی کے دونا ہوتا ہے ॥ انڈے کی سفیدی مین فیصدی ۸۷ پانی ہوتا ہے ۱۴ و ۲۰ ال - بیو - مے - نیٹ اور ۶ و انمک - اسمین روغن نہین ہوتا ॥ انڈے کی زردی مین روغن بکثرت ہوتا ہے یعنے فیصدی ۳۰ و ۳۰ اور ۱۶ فیصدی ال - بیو - مے - نیٹ اور ۳ و انمک اور ۵۲ فیصدی پانی ہوتا ہے ॥ کل انڈے مین ۱۴ فیصدی نائٹرو - جن دار غذا ہوتی ہے اور ۵ و ۱۰ روغن اور ۵ و انمک ॥ انڈے جب اسقدر پکائے جاتے ہین جس سے سفیدی بالکل جم کر سخت ہوجائے تو جلد ہضم نہین ہوتے مگر نیم برشت انڈا زود ہضم ہوتا ہے - انڈے جب عرصہ تک پڑے رہتے ہین تب انکا وزن گھٹ جاتا ہے اور وہ گندہ بھی ہوجاتے ہین ॥ انڈا جب تازہ اور اچھا ہوتا ہے تب کسیقدر شفاف ہوتا ہے اور نمکین پانی مین ڈوب جاتا ہے کہ جسکے فیصدی مین ۱۰ حصہ نمک ملا ہو ॥ خراب انڈا تازہ پانی مین تیرتا رہتا ہے اور جسکے اچھا ہونے مین

شک ہوتا ہے وہ اوپر کے نمکین پانی مین تیرتا ہے ۔

انڈے جب ایسی ترکیب سے رکہے جاتے ہین کہ جس سے چہلکے کے اندر ہوا کا گزر نہو سکے تب عرصہ دراز تک بگڑتے نہین ہین مثلاً اُنپر گوند مَلدین یا چربی لگا دین یا میٹھے تیل مین موم پکا کر اسکا لیپ کر دین یا لکڑی کے برادہ مین سجا کر ڈہانپ دین یا ایسا کرین کہ چونہ کے پانی مین قدرے کریم اف ٹارٹار حل کر کے اس عرق مین انڈون کو ڈبو رکہین ۔

اب ایسی نباتاتی غذا کا بیان کیا جاتا ہے جسمین بکثرت ال-بیو-مے-نٹ اجزا ہوتے ہین - اس قسم کی دو بڑی جماعتین یہ ہین ایک تو اناج دوسری دالین ۔

اناج کی قسم مین سے دو معتبر غذائین یہ ہین ایک تو چاول دوسری گندم - جوار باجرا کنگنی بہی اناج کی قسم سے ہین مگر بہ نسبت چاول اور گندم کے کہٹ ہین ۔

چاول - آدمی چاول بکثرت کہاتے ہین اور یہ عمدہ زود ہضم غذا ہے جسمین اسٹارچ بکثرت ہوتا ہے اور البیو-مے-نٹ اور نمک بہی کسیقدر ہوتے ہین مگر نائیٹروجن دار اجزا بہت ہی کم - پس ہمیشہ چاول کے ساتہہ گوشت مچہلی یا دال یا دودہ یا لسّی پینی چاہئے ۔ اور چونکہ اسمین روغن نہین ہوتا تو مکہن یا گہی اسکے ہمراہ ضرور کہانا چاہئے اور چاول مین نمکین اجزا بہی بہت کم ہوتے ہین پس چاول کی خوراک مین زیادہ نمک ضرور ہونا چاہئے - نئے چاول کو کم سے کم چہہ مہینے رکہکر کہانا چاہئے ورنہ بدہضمی اور اسہال پیدا کرتا ہے اور نیا چاول پکاتے وقت گلتہے بنجاتا ہے ۔

گندم - گندم مین پانی فیصدی صرف پندرہ حصہ ہوتا ہے اور قریب ۱۰ حصہ ال-بیو-مے-نیٹس اور کار-بو-ہائیڈریٹس بکثرت اور نمکین اجزا بہی ہوتے ہین جیسے فاس-فٹ اف مگ-نے-شیم اور فاس-فٹ اف پوٹاسیم مگر گندم مین روغندار اجزا نہین ہوتے پس اسکے ساتہہ گہی یا مکہن ضرور کہانا چاہئے - گندم جب

پیسی جاتی ہے تب اسمین دو حصہ ہوتے ہین ایک تو چوکر دوسرے آٹا ÷ گندم کے
چوکر مین دو حصہ ہوتے ہین ایک بیرونی جو بالکل ناکارا ہوتا ہے - اور دوسرے اندرونی
حصہ جسمین نمک اور نا ے - ٹرو جن دار اجزا بکثرت ہوتے ہین ÷ آٹے اور سوجی مین
تھوڑا بہت چوکر بھی ہوتا ہے مگر باریک میدہ مین نہین ÷ جس آٹے مین چوکر کے اندر
کا حصہ خوب باریک پسا ہوا ہوتا ہے وہ زیادہ تر پرورش کے قابل ہوتا ہے ÷
لیکن جس آٹے مین چوکر بالکل نہین ہوتا اُسکے نصف سیر مین ال - بیو - مے - نیٹ اوسط
۵۶۷ گرین اور روغن ۱۴ گرین اور اسٹارچ وغیرہ ۲۱۴۶ گرین اور شکر ۲۹ گرین
اور نمک ۱۱۹ گرین ہوتا ہے ÷
اچھا آٹا سفید مگر جب چوکر ملی ہوئی ہوتا ہے تب بموجب چوکر کی مقدار کے آٹے
مین کسیقدر بھوری رنگت آجاتی ہے - سُرخ گندم کے آٹے مین نہایت خفیف سرخی ہوتی
ہے - گوندھے ہوئے آٹے مین لیس ہونا چاہئے اور کسی قسم کی بدبو نہونی چاہئے ÷ آٹا
جب عرصہ کا ہوجاتا ہے تب رنگت اسکی زرد ہوتی ہے اور ذایقہ کھٹا اور دہن میز
کرکراہٹ معلوم ہوتی ہے ÷

دالین - ہندوستان مین مختلف قسم کی دالونکا استعمال کثرت سے ہوتا ہے
جیسے مونگ - مسور - ماش - چنا - کھساری وغیرہ - ان سارون مین یہ اجزا ہوتے ہین
ال - بیو - مے - نیٹس ÷ روغن ÷ کار - بو - ہائیڈریٹس اور نمک ÷ کہتے ہین کہ
کھساری کی دال جب بکثرت کھائی جاتی ہے تب بے - را - بلی - جیا کی بیماری
ہوجاتی ہے ÷

مُدہنات یعنے روغن - یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک حیوانی - دوسری
نباتی ÷ حیوانی روغن یہ ہین جیسے چربی اور مکھن یا گھی ÷ چربی کا بیان ہم اسواسطے
نہین کرتے کہ ہندوستان مین یہ چیز بطور غذا بہت کم استعمال مین آتی ہے کیونکہ

ہضم نہین ہوتی - اِسکے کہانے سے پیٹ پہول جاتا ہے اور دست آنے لگتے
ہیں یا قبض ہو جاتا ہے ٭ غذا مین تازہ مکھن یا عمدہ گھی کا ہونا بہی ضرور چاہئے کیونکہ
اِن سے جسم کی حرارت غریزی قایم رہتی ہے ٭ مکھن اگر عرصہ تک رکھہ چھوڑنا ہو تو فیصدی
چار سے آٹھہ حصے اِسمین نمک ملا دین - اور شکر مین قدرے نمک ملاکر مکھن مین ملا دینے
سے کچھہ عرصہ تک بگڑتا نہین اور چند دانے مرچ سیاہ کے ملا دین تو بہی اچھا ہے ٭
ایک گیلن پانی مین دو آونس اسےٹِک یا ٹار - ٹا - رک اسڈ ملاکر اسمین مکھن
چھوڑکر خوب بند برتن مین رکھہ دینے سے بہت عرصہ تک بگڑتا ہی نہین ٭

کاربو - ہائیڈریٹس - غذا کی اس جماعت مین اِسٹارچ اور شکر کے
قسم کی چیزین شامل ہین ٭ اگرچہ نباتات کی بہتیری چیزون مین اِسٹارچ موجود ہے
مگر غذا مین اکثر آلو اور ارارُوٹ اور ساگودانہ استعمال مین آتا ہے ٭ شکر دو قسم کی
ہوتی ہے ایک وہ جو بیٹ شکر سے حاصل ہوتی ہے دوسری کہجور کی رس سے ٭

آلو - مین اسٹارچ کا حصہ زیادہ ہوتا ہے - علاوہ اِسکے نمک اور کسیقدر
ال - بیو - مے نٹس اور روغن اور شکر بہی ہوتی ہے ٭ آلو کے سو حصہ مین ۷۵ حصہ
پانی ہوتا ہے - اور آدہ سیر آلو مین تین آونس اسٹارچ ہوتا ہے اور ۲۱۴ گرین شکر
اور ۷۴ گرین ال - بیو - من اِراخیرا اور ۱۴ گرین روغن اور ۴۹ گرین نمک ہوتا ہے
آلو بہت اچھی غذا ہے اور خاصکر اسکر - وی کی بیماری مین بہت مفید ہے ٭ ارا - روٹ
اور ساگودانہ بیمارون اور بچون کے لئے سریع الہضم غذا ہے - غذا کے نقشون مین
مختلف قسم کے میوہ کو بہی شامل کرنا چاہئے جیسے انگور سیب آم شریفہ وغیرہ
وغیرہ ٭ علاوہ ازین تاکہ اشتہا پیدا ہو کہانا ہضم ہو اور غذا خوش مزہ ہو مختلف قسم کا
مصالحہ بہی شامل غذا ہونا چاہئے ٭

مشروب یعنی پینے کی چیزین - ہماری ہندوستان مین سب سے عمدہ پینے

کی چیز پانی ہے - اگر پینے کو پاک اور صاف پانی ملجائے تو ہم ہندوستانیوں کو کسی
اَور پینے کی چیز کی ضرورت نہین ہے - چاء اور کافی یہ دولتمند ونکا ڈہکوسلا ہے
ہان گرمی کے دنون مین طرح طرح کے شربت خوش مزہ اور مفرح دستیاب ہوسکتے
ہین - مگر یہ بہی پاک اور صاف پانی کی نسبت گہٹیا ہین - باقی رہی شراب تو اسکی نسبت
یہ سن لو - اور جو کچھ لکھتا ہون اُسکو سچ مان لو کیونکہ حکمت کی رو سے لکھتا ہون - یقین
جان لو اسمین مذہبی تعصبات کو بالکل دخل نہین دیا ؞

شراب - ہمارے نئی روشنی کے ہندوستانی نوجوانون کا یہ خیال ہے
کہ اگر دنیا کی مہذب قومون مین اپنے کو شمار کرنا چاہو تو شراب ضرور پیو یعنے جو شراب نہین
پیتا ہے اُسکا نام مہذب قومون کی فہرست مین درج ہونے کے قابل نہین ہے - پتھر پڑے ان
سنگدلون کی عقل پر ان کی عقل پر ایسا پردہ چہا گیا ہے کہ صریحًا دیکھتے ہین کہ جن قومون
مین شراب جائز ہے وہ بہی اب اسکو ترک کرتی جاتی ہین - کمیٹیان اور سوسایٹیان قائم
ہوتی جاتی ہین حلف اُٹھائے جاتے ہین کہ شراب نہ پینی چاہئے - ہم پوچھتے ہین کہ یہ سارا
جھگڑا کس لئے کیا جاتا ہے - شراب اگر اچھی چیز ہوتی تو لوگ اُسکو کیون ترک کرتے ؞
مگر ہم کو اَور قومون سے کچھہ غرض نہین - ہمین ہندوستانیون سے واسطہ ہے پس
انکی خام خیالی دور کرنے کے لئے حکمت کی رو سے شراب کی مضرتون کا کچھہ تہوڑا سا نیچے
ذکر کرتا ہون - سنو - شراب جب پی جاتی ہے تب پہلے پہل معدہ مین داخل ہوتی ہے
مگر وہان سے مثل اور اغذیہ کے اسکا کیموس (کائیم) اور کیلوس (کائیل) نہین بنتا -
اسکو ایک سیدہی سڑک ملجاتی ہے جس سے دغا باز دشمن کیطرح ایک چشم زدن مین
کہاب کرنے کے لئے جگر مین آموجود ہوتی ہے - یعنے رودون مین گزر کر گسٹرک - وین
کے ذریعہ پورٹل - وین کے رستہ جگر مین آجاتی ہے - اب اسکو بہون بہاکر خون مین پہنچ
جاتی ہے اور اسکو کثیف کردیتی ہے - پہر اسی خون کے وسیلہ سے دماغ پر اپنا تسلط جماتی ہے

جس سے عقل کا چراغ گل ہوجاتا ہے اور آدمی جو اشرف مخلوقات کہلاتا ہے حیوان
سے بدتر بنجاتا ہے - پھر اس سے افعالِ شنیعہ کیونکر نہ سرزد ہون - گردے بیچارے
مفت مین گرفتار بلا ہوجاتے ہین - جہانتک ان سے ہو سکتا ہے خون کے صاف
کرنے مین کمی نہین کرتے - مگر تا بکے - آخرکار تھک کر وہ بہی رہ جاتے ہین اور اپنے
بیوقوف خمر نوش کو یہ کہکر مار کر بیٹھ رہتے ہین کہ اِسکو راہ خدا پر چھوڑ دو جا ہے خدا جو
ہو سو ہو - آخرکار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کُل اعضاء رئیسہ مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین جس سے
کبھی تو فالج - کبھی سکتہ - کبھی دیوانگی اور گاہے آتشک اور بعض اوقات استسقا ہی
ہوجاتا ہے اور شرابی کتّون کی موت مرجاتا ہے - جنازہ کے پیچھے پیچھے خویش و اقارب
تو گریہ وزاری کرتے جاتے ہین مگر شراب یہ کہکر ہنستی جاتی ہے دیکھا میرے سے دل
لگانے کا کیسا مزہ چکھا - تم حیران ہوکر یہ کہتے ہو گے کہ شراب کے پینے سے آتشک کیونکر
ہوجاتی ہے - یہان شراب آتشک کی اکسائے ٹننگ کا رنجاتی ہے - اِسکا ذکر آگے
چلکر آتشک کے باب مین کرونگا۔

غذا کیوقت از روئے حکمت شراب پینی اِس خیال سے کہ اشتہا پیدا ہو اور غذا ہضم ہو
قطعی منع ہے وجہ اِسکی یہ ہے کہ اِس نابکار چیز کے پینے سے جو بھوک لگتی ہے وہ اشتہا
کاذب کہلاتی ہے - پس اس جھوٹی بھوگ مین جو غذا کھائی جاتی ہے وہ ہرگز ہضم نہین
ہوتی - دوسری وجہ یہ ہے کہ شراب کے پینے سے معدہ کی رطوبت ہاضم جسکے بغیر غذا
کا ہضم ہونا ممکن نہین بالکل پیدا نہین ہوتی - اور تیسری وجہ یہ ہے کہ حالت سُکر
مین آدمی کو کھانا کھانے کا ہوکا ہوجاتا ہے جس سے نہایت جلد جلد مُنہہ کے اندر
نوالے داخل کرتا ہے اور بلا اچھے طور چبانے کے اُس لقمہ کو نگل جاتا ہے صبح کیوقت
کھٹے ڈکار - نفخ شکم اور اسہال یا قبض وغیرہ تکلیفون مین مبتلا ہوجاتا ہے - بعض کہتے
ہین - شراب جب تھوڑی مقدار مین پیجاتی ہے تب بھوک خوب لگتی ہے اور کھانا بھی

خوب کہایا جاتا ہے - ہمنے ابہی اسباب کا ذکر کیا ہے کہ شراب کے نشہ مین جو بہوک لگتی ہے وہ اشتہاے کاذب کہلاتی ہے اور یہ کہ جو غذا اُس حالت سکر مین کہائی جاتی ہے وہ ہضم نہین ہوتی پس یہ محض غلط ہے کہ شرابی کو اشتہاے صادق کبہی بہولے سے بہی لگتی ہو - کیونکہ شراب معدہ کے اُس پردہ کا ستیاناس کردیتی ہے جسمین حکیم مطلق نے اپنی حکمتِ کاملہ سے مثل عطار کی دوکان کے عرقیات ہاضم کے شیشہ اور قرابے چُن دے ہین - حالت غیر سکر مین کہانا کہایا جاتا ہے تب وہ رطوبتین دگسٹرک - جوس) اُن قرابون سے (گسٹرک - گلانڈس) نکلکر غذا مین ملجاتے ہین اور اُسکو ہاضم کردیتے ہین - شرابی کو یہ بات کہان نصیب - شرابی کا معدہ تو بہاڑے کا ٹٹو ہے - جب شراب کا کوڑا لگتا ہے تب ہی چلتا ہے ورنہ مردہ حالت مین پڑا رہتا ہے - اب ہم ان سے یہ پوچہتے ہین کہ شراب کی مقدار پر کوئی بہی قادر رہ سکتا ہے - کوئی نہین - کیا وہ اسباب کو نہین جانتے کہ جب چار یار مل بیٹہتے ہین اور شراب کا دور چلتا ہے اُسوقت خُم کے خُم لُڑہ جاتے ہین نسیر ہی بہی صد مچہتی ہے کہ

بیت

ساقیا برخیز و در دہ جام را خاک بر سر کن غم ایام را

اب بتلائے اعتدال کہان رہا - جب شراب سے پیٹ مشک ہوگیا تب کہانے کی دیگا پڑتی ہے اور کہانا ہنوز چُنا ہی نہین گیا کہ جو کچہہ سامنے آیا دونو ہاتہون سے ٹہونستے جاتے ہین بال ادرکہی کا بہی تو خیال نہین رہتا پہر بتلائے غذا کیونکر ہضم ہو - پس ہم نے ثابت کردیا کہ غذا کے وقت شراب کا پینا نہایت مضر ہے - بہوک نہین لگتی حکیم کی صلاح لیو اور دوا سے اسکا علاج کرایئن +

یہ کتاب چونکہ حکمت کی ہے اخلاق کی نہین اسلئے ہم شراب کی اُن برائیونکا ذکر نہین کرتے جو منسوب باخلاق ہین + کیا تم نہین دیکہتے کہ صدہا نوجوان اس شراب

کے پنجہ مین آکر بن آئے اپنی جانین گنواتے ہین۔ کتون کی موت مرتے ہین۔ تم نہین دیکھتے کہ شراب جگر کا کیا حال کر دیتی ہے۔ کبھی تو جگر پھول جاتا ہے کبھی سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور اکثر بڑے بڑے دنبل پیدا ہو جاتے ہین۔ تم نہین دیکھتے کہ شراب بیچارہ گردون کو جو خدا کی طرف سے انسان کے جسم کے لیئے داروغہ صفائی کے مقرر ہین کس حالت کو پہونچا دیتی ہے۔ کبھی تو گردون مین ورم ہو جاتا ہے کبھی وہ بیچارے سکڑ کر ایسے چھوٹے ہو جاتے ہین کہ بعد از وفات نعش کے امتحان سے انکا پتہ تک نہین ملتا انکی ساخت ایسی بگڑ جاتی ہے اور شرابی مستقی ہو کر فِی النَّارِ وَالسَّقَرِ ہو جاتا ہے۔ تم نہین دیکھتے کہ شراب دماغ کو جو خدا کی طرف سے جسم انسان کا وائسرائے اور گورنر جنرل مقرر ہے کیسا بگاڑ دیتی ہے جس سے شرابی دیوانہ ہو جاتا ہے۔ آدھے یا سارے جسم کا فالج ہو جاتا ہے۔ کھٹیا پر زندہ درگور پڑا رہتا ہے۔ آخر کار تھوڑے عرصہ مین جہنم داخل ہو جاتا ہے۔ تم نہین دیکھتے کہ اسی شراب کے پینے سے وہ لاعلاج مرض پیدا ہو جاتا ہے جسکو اصطلاح مین ذیابیطس کہتے ہین اور موتتے موتتے شرابی مر جاتا ہے۔ تم نہین دیکھتے کہ اسی شراب کی بدولت آتشک ہو جاتی ہے اور شرابی کی ناک گل جاتی ہے۔ تالو مین سوراخ ہو جاتا ہے۔ نرخرا زخمی ہو کر چھید جاتا ہے تب شرابی سے بولا چالا تک نہین جاتا۔ تم نہین دیکھتے کہ شراب کے پینے سے خون کیسا کثیف ہو جاتا ہے جس سے دل کی مہلک بیماریان پیدا ہو جاتی ہین اور نقرس اور وجع مفاصل کی بیماریان بھی ہو جاتی ہین جن سے شرابی لنگڑا اور لولا بنکر جھینون لُنج پڑا رہتا ہے۔ شراب کے پینے مین جو ذلت و رسوائی منسوب باخلاق ہین وہ اظہر من الشمس ہین۔

اے ہموطنو اِس موذی کو منہہ نہ لگاؤ سر چڑھ جائیگا۔ بھوت کی طرح چمٹ جائیگا۔ تب یہ چلاؤ گے کہ بنی جان پر آب + شراب کو سنکھیا سے بڑھ کر زہر قاتل سمجھو اور سچ جانو طب کی رو سے تندرستی کیحالت مین شراب کا پینا اپنی جان پر کھیلنا ہے۔ انتہا

مطلب یہ ہین شراب کی مضرتین جو جو دیکھی ہین یہ ین تم سے کیا کہون - انکو اس شعر پر ختم

کرتا ہون -

شعر

اپنے یار ایسے موے چند کہ جی چاہا چھوٹ گیا | ہم نے جو دیکھا کسیکو وہ نہ دکھلا ئے خدا
تن سے دم عین جوانی ہین نکلتے دیکھا | دیدۂ بخشیمون کو آنکھون سے بدلتے دیکھا

شراب بمثل سنکہیا کے زہر قاتل ہے جسطرح سنکہیا کے شیشہ پر لفظ زہر کا ٹکٹ لگا کر دیگر سمیات

کے ساتھہ علیحدہ بکس مین مقفل رکھتے ہین اور بیماری کیحالت مین نہایت احتیاط سے برتتے

ہین اسیطرح شراب کو بھی برتنا چاہئے *

تنباکو - اگرچہ غذا نہین ہے مگر بہت لوگ پیتے ہین اسکے جوہر کو نے - کوٹین کہتے

ہین جو ایک سم قاتل ہے - تنباکو ایک مفرح چیز ہے جسکے پینے سے چین آجاتا ہے اور

بہوک کی تکلیف کسیقدر کم ہوجاتی ہے اور رودون کو اجابت کی تحریک ہوتی ہے پس اعتدال

پر پیا جائے تو مضر نہین ہے لیکن جب اسکی کثرت کیجاتی ہے تب دل کمزور ہوجاتا ہے -

اطراف مین رعشہ آجاتا ہے - اور بصارت مین فرق پڑجاتا ہے * سب سے عمدہ ترکیب اسکے

پینے کی ہندوستانی حقہ ہے اور گڑگڑے سے بہتر پیچوان ہے - چرٹ اور پائپ

مین تنباکو پینا مضر ہے - وجہ یہ کہ چرٹ اور پائپ کا دہوان خالص شش تک پہونچ جاتا

ہے جس سے تنباکو کا جوہر نے - کوٹین جسم مین بکثرت داخل ہوجاتا ہے علاوہ ازین

چرٹ اور پائپ پینے والون کے لب پر کن - سر (سرطان) کی بیماری پیدا ہوجاتی

ہے اور انکے منہہ سے سخت بدبو آتی ہے خاصکر جب اسپر شراب کی گھونٹ بھر لیجاتی

ہے - مگر ہندوستانی حقہ ان برائیون سے محفوظ ہے وجہ یہ کہ جو تنباکو حقہ کے ذریعہ

پیا جاتا ہے اسمین علاوہ مصالحہ کے آدہے سے زیادہ گڑ ملایا جاتا ہے - اور جب پیا جاتا

ہے تب اسکا دہوان حقہ کے پانی مین غوطہ کھاتا ہے پھر وہان سے نہا دہو کر او رہبت

ساحصہ تنباکو کے نے - کوہ ٹہن کا جو اشد درجہ کا زہر قاتل ہے اُس پانی مین چھوڑ کرنے کے
بذریعہ دور و دراز کا سفر کرتا ہے اور تب مُنہہ کے اندر داخل ہوتا ہے علاوہ ازین وہ
دہوان سرد ہوتا ہے اِسلئے حقہ کے پینے سے لبون پر سرطان کی بیماری نہین ہوتی
حقہ کی نسبت ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے - **شعر**

مگر حقہ کے پینے سے دہوان دل کا نکلتا ہے — صنم پوچھے سلگتا ہے کہو ہان جی سلگتا ہے

چرٹ پینے والے حقہ کی نسبت یہ اعتراض کرتے ہین کہ دم زور سے کہینچا جاتا ہے جس سے
پہیپڑون کو صدمہ پہونچتا ہے - انہون نے کوئی منٹرل ساحقہ پیا ہوگا جو دم چرانا ہے
اِسوقت جو حقہ مین پی رہا ہون اگر قرینہ سے اُسکی گہونٹ بہرین - اپنی چرٹ بہول
جائین - پیچ وان کوئی نہ چلے - حلق کے سٹک جانیکا قصد کرنا پڑے ؎

غذا کی تجویز کرنے کے باب مین حکیم کو اِس امر کا تجربہ حاصل کرنا چاہئے کہ جس ملک مین
طبابت کرتا ہو اُسکے باشندون کی خورش کس چیز کی ہے مثلاً ہندوستان مین ''
بڑی قومین بستی ہین ایک مسلمان دوسرے ہندو - اہل اسلام کی غذا نباتی اور حیوانی ہے
اور اہل ہنود کے بعض فرقے حیوانی غذا سے بالکل نفرت کرتے ہین اور اِس فرقہ کی عورات
کو حیوانی غذا سے اِسقدر تنفر ہے کہ گوشت یا مچہلی اپنے گہر تک آنے نہین دیتین اگرچہ
مرد اُنکے لحم کا استعمال باہر کر لیا کرتے ہین - حکیم کو ان باتونکا ضرور لحاظ رکہنا چاہئے کیونکہ
فرض کیجئے کسی مریضکو گوشت سے نفرت ہے اور معالج نے ناواقفیت سے اُسکے گوشت
کہانے پر اصرار کیا تو مریضکا اعتقاد اُس حکیم پر ہرگز نہین جمنے کا اور جو لاعلمی کے سبب مریض
نے گوشت کہا بہی لیا تو اُس غذا سے فائدہ ہرگز نہ ہوگا بلکہ نقصان متصور ہے کیونکہ وہم کا
اثر جسم انسان پر بہت ہوتا ہے ایسے موقع پر دال کی تجویز کرنی چاہئے - دال کے اندر کل
پرورشی اجزا موجود ہین ورنہ ہندوستان کے کروڑ برہمن اور قوم بنیون کی زیست
کیونکر ہو سکتی - یہ لوگ بباعث ممنوعات مذہبی گوشت کے نزدیک تک نہین جاتے

اور صرف لعوٰلات کی غذا سے زندگی بسر کرتے ہین *

علاوہ اسباب کے غذا کی تجویز کرنے کے وقت حکیم کو اپنے مریض کی طاقت کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے چنانچہ بیمار اگر کمزور ہے تو بجز پتلی غذا کے اشیاے ثقیل ہرگز تجویز نہ کرین مثلاً ارارو٘ٹ۔ ساگو دانہ۔ آب گوشت یعنے یخنی۔ دال وغیرہ۔ لیکن مریضکو اگر ان اشیا سے پرہیز ہو جیسے اہل ہنود کو اکثر ہوا کرتا ہے تو اسصورت مین نخود آب یا صرف شیر مادہ گاو (بشرطیکہ بیمار کو ہضم ہو) یا دال مونگ تجویز کرین *

ہماری دانست مین بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب غذا تجویز کرنے لگین اُسوقت بیمار سے دریافت کرلین کہ کون کونسی چیز اُسکے ناموافق ہے * غذا کے کہلانے کی ترکیب سے بہی طبیب کو واقفیت پیدا کرنی چاہئے مثلاً جب مریضکو غذا سے نفرت ہو یا وہ اِسقدر کمزور ہو کہ غذا ہضم نہوتی ہو یا بعد غذا کے قے ہوجایا کرتی ہو تو اِن صورتون مین غذا تہوڑی تہوڑی اور دو تین کئی مرتبہ وقت مقررہ پر دیا کرین۔ فرض کیجئے صبح یا شام کی غذا کے بعد کسیکو قے ہوجایا کرتی ہے تو ایسا کرین کہ اُس بیمار کی غذا بدلدین اور ایک وقت کی غذا کو تین یا چار دفعہ کہلاوین امد کمزوری کیحالت اور نفرت کی صورت مین بہی اسی ترکیب سے غذا کہلانی چاہئے کیونکہ کمزور یا بگڑے ہوئے معدہ کے اندر اگر تم نے ایک ہی دفعہ مین بہت سی غذا بہردی تو اُس بیچارہ عضو کو اُس غذا کے ہضم کرنے مین بڑی دقت پڑیگی اور اُس مقدار کو کئی مرتبہ تہوڑا تہوڑا کہلاؤگے تو معدہ اُس تہوڑی مقدار غذا کو بخوشی تمام ہضم کرلیگا اور دوسری مرتبہ کی غذا کی اُسکو تمنا رہیگی۔ دیکہئے دودہ ایک ایسی شے ہے جسکو ہر کوئی ہضم نہین کرسکتا لیکن بہت تہوڑا تہوڑا اور بار بار پلائے اور بتدریج اُسکی مقدار بڑہاتے جائیے تو چند روز کے اندر بیمار سیرون دودہ ہضم کرلیگا کہ جسکا ایک قطرہ بہی پہلے زہر قاتل کے طور پر مضر تہا *

غذا کے کہلانے مین بہت سی احتیاطین چاہئین چنانچہ کہانا آہستہ کہانا چاہئے

اور دہن کے اندر جب نوالہ داخل کریں تو خوب طرح چباویں اور تب نگلیں - غذا جب اچھی طور پر
چبائی نہیں جاتی ہو تب دیر سے ہضم ہوتی ہی کیونکہ فعل انہضام طعام منہ سے شروع ہوتا ہے
اور لعاب دہن کے ملنے سے غذا کا جزو نشاستہ شکر مین بدل جاتا ہو تا کہ معدہ مین جاتے ہی جزو بدن ہو جائے +
کہانا کہانے وقت طبیعت کو خوش رکہنا چاہئے کیونکہ رنج و غم فکر و غصہ سے ہاضمہ
بگڑ جاتا ہے - قبل از غذا پانی نہ پینا چاہئے کیونکہ اس سے معدہ کی رطوبت ہاضم (گسٹرک
جوس) پتلی ہو جاتی ہے اور غذا پر اپنا اثر اچھے طور پر کر نہیں سکتی - درمیان اور بعد غذا
کے بہی پانی کم پینا چاہئے + کہانے کے ظروف اور جگہہ کو صاف و ستہرا ہونا چاہئے کیونکہ
میلے پن سے جو کہانا کہایا جاتا ہے وہ اچہے طور پر ہضم نہیں ہوتا - اجزا غذا کے جہانتک مختصر
ہونگے بہت جلد ہضم ہو جاینگی کیونکہ جب کئی قسم کا کہانا ایک ہی وقت کے اندر کہایا
جاتا ہے تو دیر سے ہضم ہوتا ہے کسلئے کہ بعض کہانا اسمین ثقیل اور بعض لطیف ہوتا
جس کہانے مین زیادہ مصالحہ اور گہی پڑتا ہے وہ بہی دیر ہضم ہو جاتا ہے
ایک اور بات غذا کی نسبت ہم یہ بتلانا چاہتے ہین کہ کہانے کو ہمیشہ وقت معمولی
پر کہانا چاہئے اس سے یہ فائدہ ہے کہ معدہ کو اُس معمولی وقت کی جب عادت پڑ جاتی
ہے تب منتظر غذا کا رہتا ہے اُسوقت جب اُسمین غذا پڑتی ہے تو نہایت خوشی سے
ہضم کر لیتا ہے + کوئی خاص وقت غذا کا ہم مقرر نہین کر سکتے - ہر ایک شخص کو چاہئے
کہ اپنی عادت کے بموجب اوقات خاص کہانا کہانے کے مقرر کر لین بہر دکہانا کہانے
کے حرکت نہ کرنا چاہئے کیونکہ حکمت سے ثابت ہے کہ بعد غذا کے جب حرکت
کیجاتی ہے تب وہ کہانا ہضم نہین ہوتا چنانچہ اسیواسطے بعد غذا کے قیلولہ مفید ہے

چہارم پوشاک - جسم کو کپڑون سے پوشیدہ رکہنے مین کئی فائدے
متصور ہین چنانچہ پوشاک سے جسم کی حرارت غریزی قائم رہتی ہے خون کا دورہ سارے
جسم مین برابر ہوتا رہتا ہے مسامات بدن کے کہلے رہتے ہین جن سے عرق آتا رہتا ہے

اور جسم کے بیرونی اعصاب کا حس بھی قائم رہتا ہے علاوہ اِن باتون کے جب جسم کپڑون
سے پوشیدہ رہتا ہے تو بدن صدمات بیرونی سے محفوظ رہتا ہے مثلاً سردی اور گرمی
خشکی اور رطوبت - مختلف ملک اور موسم مین مختلف قسم کی پوشاک کی ضرورت ہوتی
ہے چنانچہ موسم سرما مین ایسے کپڑے پہننے چاہئین جن سے جسم کی حرارت غریزی باہر نکلنے
پاوے جیسے پشمینہ اور روئی دار کپڑے ہین - اور گرمی کے موسم مین سوتی کپڑون کا استعمال
کرنا چاہئے - اور اِس بات کا ضرور لحاظ رہے کہ سردی کی پوشاک گرما کی آمد کیوقت دفعتًہ نہ
بدل ڈالین بلکہ جب خوب طرح گرمی شروع ہولے تب پوشاک سرما کو بتدریج کم کرتے جاوین -
ہندوستان مین پارچہ سرما کو ماہ اپریل کے ابتدا یا بیچ مین بدلنا چاہئے مگر گرمی کی پوشاک
کی نسبت ہرگز یہ قاعدہ راست نہین آتا بلکہ ماہ ستمبر مین جب راتین کسیقدر سرد اور دن گرم ہوتا ہی
تب سردی کے کپڑون کو پہننا شروع کرین اور جون جون سردی زیادہ ہوتی جاوے گرم کپڑے
زیادہ پہننے چاہئین ؎

پوشاک کی نسبت ایک اَور بات یاد رہے کہ بعض حالات جسم کے ایسے ہین جنمین حرارت
غریزی کم ہوتی ہے اسواسطے گرم کپڑون کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے مثلاً عہد طفلی اور زیادہ
بڑھاپے مین - امراضِ شدیدہ سے جبوقت صحت ہونے لگتی ہے - جب آدمی تھک جاتا ہے
اور دیگر حالات کمزوری مین - امراضِ قلب مین کہ جب دوران خون سست ہوجاتا ہے
حالت فاقہ کشی مین اور جب ادویات مسہلہ اور معرقہ کا استعمال ہوتا ہو - اور جب ریاضت
اچھے طور پر نہین کیجاتی ہے - اگرچہ از روے حکمت سر کو سرد اور پاؤن کو گرم رکھنا مناسب
ہے لیکن اِس بات کو ہر شخص کی عادت پر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ ہمارے ملک مین اکثر لوگ
اِس قاعدہ کے خلاف سے تندرست رہتے ہین یعنی پاؤن کو ننگے اور سر پر پگڑی باندھتے ہین
اور اِس عادت سے اُنکو کسی طرح کا ضرر نہین پہونچتا بلکہ یہ فائدہ ہے کہ تمازت آفتاب کے
صدمہ سے محفوظ رہتے ہین ؎

پنجم ریاضت - اسباب امراض مین اسبات کا ذکر ہو چکا ہے کہ ریاضت کا بالکل نہ کرنا اور سُست رہنا باعث امراض کا ہے اور یہ کہ جب ریاضت حدت زیادہ کیجاتی ہے تب بھی صحت مین خلل واقع ہوتا ہے بس آدمی کو لازم ہے کہ ریاضت حد اعتدال پر کرے۔ جب ہواخوش مین پیدل یا گھوڑے پر ہواخوری کرنے ہین تب جسم کے اکثر فعل درنما صکم افعال تنفس ودوران خون کو ترو تازگی ہوتی ہے فضلات خارج ہوتے ہین اور بدن کی حرارت غریزی کم ہونے نہین پاتی - عضلات مضبوط اور خون کی رگون کو طاقت آتی ہے جس سے ہر ایک عضو کی پرورش کیواسطے خون بآسانی اور برابر مقدار مین پہنچتا اور کسی حصہ جسم مین خونکا اجتماع نہین ہونے پاتا - علاوہ ازین یہ کتنی بڑی بات ہے کہ جب ریاضت اعتدال پر کیجاتی ہے تب بھوک کھلتی ہے طاقت ہاضمہ بڑھتی ہے - امعا کی قوت دافعہ باقاعدہ ہوتی رہتی ہے قبض ہونے نہین پاتا - ہاتھہ پاؤن کو طاقت اور کل جسم کی حرارت غریزی یکسان درجہ پر رہتی ہے اور طبیعت کو فرحت اور جسم ہلکا معلوم ہوتا ہے - چونکہ یہ ساری باتین ریاضت کی مقدار اور قسم اور وقت اور آدمی کی طاقت اور عادات اور پیشہ اور عمر اور دیگر حالات پر منحصر ہین اسلئے انمین سے چند اہم باتون کی نسبت جو احتیاطین درکار ہین انکا مختصر ذکر کرنا واجب ہے چنانچہ عہد طفلی اور ابتدا سے جوانی مین ہاتھہ پاؤن مین طاقت اور طبیعت کو حرکت سے رغبت اور سکوت سے نفرت ہوتی ہے اسلئے ایسی ریاضت کرنی چاہئے جس سے کُل عضلات جسم کے حرکت مین آجاوین مثلاً دوڑنا دھوپنا کودنا پہاندنا تیرنا کشتی مگدر ہلانا بانک پٹا اور گتکا اور گیند کھیلنا وغیرہ - لیکن یاد رہے کہ اس عمر مین طبیعت کو زیادہ تھکاوٹ کی برداشت نہین ہے اسلئے بعد ریاضت کے آرام کرنا چاہئے - جب آدمی پورا جوان ہو جاتا ہے اسوقت طبیعت اُسکی ایسی بازیون سے نفرت کرتی ہے نہین زیادہ حرکت کرنی پڑتی ہے - اس عمر مین کسی خاص وقت کے اندر دفعتہ زیادہ حرکت نہ کرنی چاہئے بلکہ ہر روز یکسان کثرت کرین اور بڑھاپے مین اگر طاقت ہو تو پیادہ ہواخوری کرین

یا گھوڑے یا گاڑی کی سواری پر ہوا خوری کرین ٭

بلحاظ غذا پیشہ اور آسایش کے ریاضت کا وہی وقت اچھا ہوتا ہے کہ جب جسم بسبب بے خوابی یا فاقہ کے کمزور نہوا ہو قبل از غذاے صبح وہی لوگ ریاضت کرسکتے ہین جنکے جسم مین طاقت ہوتی ہے یا وہ جو رات کی غذا دیر سے کرتے ہین ٭ فوراً بعد غذا کے ریاضت منع ہے کیونکہ اس سے کہانا ہضم نہین ہونے پاتا اور ضعیف الجسم آدمیون کو گہنٹہ یا دو گہنٹہ پیدل پہرنا ہی کافی ہے ٭ ریاضت کی قسم مین بہی فرق ہے چنانچہ پیدل پہرنے سے ٹانگون مین طاقت آتی ہے اور چونکہ اسصورت مین جسم اسفل کا دوران خون تیز ہوجاتا ہے تو یہ بہی سر اور سینہ کا ایک نوع کا امالہ ہوجاتا ہے ٭ گہوڑے کی سواری سے کمر کو طاقت آتی ہے اور چونکہ اس قسم کی ریاضت مین شکم اور سینہ کو یکسان حرکت ہوتی رہتی ہے تو عضلاے شکم اپنا اپنا کام اچہے طور پر انجام دیتے ہین ٭

ششم فضلات - یہ بات ظاہر ہے کہ ایسے فضلے جیسے بول و براز اور پسینہ ہین اگر جسم سے معمولی وقت پر اور مقدار معمولی مین خارج نہون تو صحت قائم نہین رہ سکتی اور اگرچہ ان فضلون کا بے قاعدہ خارج ہونا بیماری مین داخل ہے اور علاج طلب ہے پہر بہی اسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ تدابیر حفظ صحت کے اچہے طور پر پابند رہنے سے دفعیہ ان فضلون کا باسانی ہوسکتا ہے کہ جس سے صحت قائم رہ سکتی ہے - مگر ان فضلون کا کامل طور پر خارج ہونا کئی باتون پر منحصر ہے مثلاً خون اسطور پر دورہ کرے کہ جن اعضا سے فضلات پیدا ہوتے ہین اُس خون سے انکی پرورش اچہے طور پر ہوسکے - سانس اچہے طور پر لیجاوے تاکہ خون کامل طور پر صاف ہوجاوے - غذا اچہے طور پر ہضم ہوجاوے تاکہ اُسکا استحالہ بخوبی ہوسکے اور فضلون کی اجزا مین کمی نہونے پاوے - عضلات کی معمولی حرکتین اچہے طور پر ہوتی رہین تاکہ جسم سے فضلات کامل طور پر خارج ہوجاوین اور بدن کے اندر جمع نہونے پاوین جس سے بیماری کا اندیشہ ہے اور اعصاب کی حس میز

کسیطرح کمی نہونے پاوے تاکہ اُن فضلات کے دفع کرنے کی ضرورت بروقت معلوم ہوجائے
پس وہ ساری قوتین جبتک قوی نہونگی جسمے فضلات اچہے طورپر دفع نہین ہوسکتے اور
فضلے جب جسم کے اندر جمع ہوجاتے ہین تب انواع واقسام کی بیماریان پیدا ہوجاتی
ہین جنکا مفصل بیان آیندہ کیا جائیگا ؞

اب ہم اُن فضلاوں کے دفع کرنے کی نسبت چند نکتے اس موقع پر بتلاتے ہین جن کے
پابند رہنے سے قیام صحت متصور ہی چنانچہ تاکہ پاخانہ اچہے طورپر آجاوے ہرروز جاے ضرور
جانے کی عادت ایک معمولی وقت پر ڈالنی چاہئے اور جنکو قبض کی عادت ہی اُنکو چاہئے
کہ اپنے وقت مین سے تہوڑا سا وقت اس اہم کام کے لئے ہی صرف کرین اور جبتک اجابت
اچہے طورپر نہ آلے تبتک اُسکے منتظر بیٹہے رہین اور جلدی کے مارے براز کے خارج کرنیکے
لئے زور زور سے نہ کونتہین کہ اس حرکت سے دماغ مین خونکا غلبہ ہوسکتا ہے جس سے
سکتہ یعنے ا۔پو۔پلکسی کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ؞ اُن لوگون کی نسبت جنکو عرصہ
تک کام کی دُھن مین گہنٹون بیٹہے رہنا پڑتا ہے اور کثرت کار کے باعث ریاضت نہین
کرسکتے ہم یہ صلاح دیتے ہین کہ ہرروز کسی ملین دوا کا استعمال رات کے وقت کرلیا کرین
مثلاً لے۔کوئیڈ اکسٹرکٹ اف کسکے۔را سگرا۔ڈا خمیرہ بنفشہ یا گلقند یا صبر یا ریوند کی
گولیان یا ہلیلہ زرد تاکہ صبحکو ایک اجابت بافراغت آجایا کرے کیونکہ اس عادت کے آدمی
کو ہمیشہ قبض رہا کرتا ہے ۔ اسبات کے بیان کرنے کی کچہہ ضرورت نہین کہ قبض
کی عادت جنکو ہوتی ہے وہ صدہا قسم کی بیماریونمین مبتلا رہتے ہین اور یہ تو ہر کوئی
جانتا ہے کہ جس روز کسیکو قبض رہتا ہے اُس روز نتو بہوک لگتی ہے اور نہ طبیعت کام
یا رکیطرف متوجہ ہوتی ہے کنپٹی کی رگین تڑپتی ہین اور دردِ سر رہتا ہے ؞

پیشاب ۔اگرچہ اس فضلہ کی نسبت توجہ کم ہوا کرتی ہے پر جب عمر زیادہ ہوجاتی ہی
اُسکے کم یا زیادہ آنے سے طبیعت مین ایک طرح کی بے چینی پیدا ہوتی ہے ۔پیشاب کرنیکی

نسبت مختلف آدمیون کی عادت مختلف طور پر ہوتی ہے بعض کو پیشاب کے روکنے کا اسقدر ضبط ہوتا ہے کہ گہنٹون تک مثانہ پیشاب سے پُر رہتا ہے اور تکلیف نہین ہوتی اور بعض کی عادت ایسی ہوتی ہے کہ مثانہ مین پیشاب اُترا نہین کہ اُنکو حاجت ہوئی نہین یہ دونو عادتین خراب ہین یعنے زیادہ دیر تک پیشاب روکنے سے اُسکے منجمد اجزا مثانہ مین جمع ہو جاتے ہین کہ جس سے پتھری پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور جنکو پیشاب روکنے کا بالکل ضبط ہی نہین ہوتا اُنکو محفل مین بڑی دقت پڑتی ہے اور نیند مین خلل آتا ہے۔ پانی کم پینا اور سرد چیزون کے کم کہانے سے یہ عادت جاتی رہتی ہے ؞

پسینہ۔ اس فضلے کے خارج ہونے سے کئی فائدے ہین چنانچہ کثرت محنت یا شدت گرمی سے جب جلد کی رگین خون سے پُر ہو جاتی ہین تب پسینہ کے ذریعہ خون کی فضول مائیت اور دہنیت اور حموضات خارج ہو جاتے ہین اور جب بدن گرم ہو اور اُسوقت پسینہ آوے تو اُسکے تبخیر سے بدن سرد ہو جاتا ہے اور جلد کے مسامات پسینہ کیحالت مین کہلے رہتے ہین تو باہر کی ہوا کا اثر خون پر اچھی طرح ہو جاتا ہے جس سے وہ خون صاف ہو جاتا ہے ؞ کہلکر پسینہ آنے کے لئے کپڑے گرم پہننے چاہیئن اور ریاضت کرنی چاہئے ؞ علاوہ ازین نہانا دہونا اور بدن کو ملنا بہی پسینہ لاتا ہے چنانچہ جب آب گرم سے غسل کیا جاتا ہے تب جلد کی رگون مین خونکا دورہ تیز ہوتا ہے اور پسینہ آتا ہے جس سے اعضاے اندرونی مین اجتماع خونکا نہین ہونے پاتا لیکن یاد رہے کہ گرم پانی سے اگر دیر تک غسل کیا جاوے تو جسم کمزور ہو جاتا ہے ؞

ہفتم خواب۔ نیند وہ شے ہے جسکے فوائد سے ہر ایک واقف ہے۔ قیام صحت کیواسطے نیند بہر سونا اشد ضروریات سے ہے۔ سارے دن کی مصروفیت سے آدمی جب تہک جاتا ہے تو جسم اُسکا کمزور ہو جاتا ہے اور جب کئی گہنٹے برابر سو لیتا ہے تو اپنے کو پہر ترو تازہ پاتا ہے ؞ جب نیند آنیوالی ہوتی ہے تو پہلے اس سے اونگہہ آتی ہے اور جمائیاں اور انگڑائیان

آنے لگتی ہین اور جب نیند آجاتی ہے تب آدمی کے ہوش و حواس معطل رہتے ہین اور حرکات تنفس بہ نسبت جاگنے کے سُست اور کسیقدر لمبے ہوجاتے ہین اور نبض بہی کمزور ہوجاتی ہے پس چونکہ نیند کے وقت حرکات تنفس اور دوران خون سُست ہوجاتا ہے اسلئے حالت خواب مین حرارت غریزی بہی کم ہوجاتی ہے ۔ جن حالات سے نیند کو ترغیب ہوتی ہے وہ یہ ہین تھک جانا رنج و غم فکر اور تردد کا نہونا ۔ ایسی کروٹ پر سونا جس سے ہاتھ پاون اور کل عضلون کو آرام آجاوے ۔ بہوک ۔ پیاس ور طبیعت کے اندر امتلا کا نہونا ۔ سردی اور گرمی کا نہونا ۔ آجانا سونے کے معمولی وقت کا ۔ اور رات کے اندہیرے اور سنسان کا ہونا ۔ علاوہ اِن باتون کے قصہ اور کہانی کا کہنا اور آہستہ آہستہ گیت گانا اور آہستہ آہستہ جھلانا جیسے بچون کو کیا کرتے ہین ۔

جن باتون سے نیند نہین پڑتی یا بدخوابی ہوجاتی ہے وہ مراتب مذکورہ بالا کے خلاف ہین مثلاً طبیعت مین فکر اور تردد کا ہونا خواہ تعزیت یا تہنیت کا ہو ۔ بے آرام کروٹ پر سونا ۔ نہایت درجہ کا تھکان تنگی نفس وہڑکنا دل کا بہوک پیاس ناآسودگی طبیعت کی شکم مین نفخ یا کسی قسم کی بے چینی کا ہونا ۔ نہایت سردی یا گرمی کا ہونا ۔ ہاتھ پاون کا سرد رہنا وقت معمولی پر نہ سونا ۔

چونکہ بے خوابی سے صحت کو نقصان عظیم پہونچ سکتا ہے اِسلئے ہم چند نکتے ایسے بتاتے ہین جو کارآمد اُن لوگون کے ہین جنکو نیند اچھے طور پر نہین آتی چنانچہ ایسے لوگون کو علی الصباح اُٹھنے کی عادت ڈالنی چاہئے پہلے پہل تو یہ بات مشکل سے ہوتی ہے لیکن تہوڑے عرصہ مین یہ عادت پڑجاتی ہے ۔ کہانا کہانے اور ریاضت کے وقت کو مقرر کرین اور اِن باتون کی عادت دوپہر سے پیشتر ڈالین جب سونے کا وقت قریب آجاوے تو کل ترددات کو دل سے دور کرین ۔ ضرورت ہو تو اُسوقت ایسی گفتگو کرین یا ایسی کتاب پڑہین جسکے سمجھنے مین زیادہ دقت نہو اور نہ توجہ کی بہت ضرورت ہو ۔ بستر کو صاف ستہرا رکہین اور پہلے دہنی کروٹ پر

سوئین کیونکہ اس سے جگر اور قلب کو ایسا سہارا ہوتا ہے کہ جس سے شش اور امعا دب نہین سکتے ۔

کسقدر سونا چاہیے ۔ یہ بات عمر پیشہ اور عادت پر منحصر ہے چنانچہ ننھے بچون کا روز شب وروز سونے ہی مین گزرتا ہے جب بچہ کی عمر چھہ سال کی ہوجاتی ہے تب اسکو بارہ گھنٹہ تک سونا چاہیے اور ایک یا دو گھنٹے دنکو بھی آرام کرنا چاہیے اور جب عمر دس سال کی ہوجاوے تب ایک دو گھنٹہ کم کردین اور بعد اس عمر کی بلوغت تک نو یا دس گھنٹے کافی ہین جب جسم کی نشو ونما پوری ہوجاوے تب ایک دو گھنٹہ کم کردین اور بعد اس عمر کے بلوغت تک نو یا دس گھنٹے کافی ہین جب جسم کی نشو ونما پوری ہوجاوے تب آٹھ یا سات یا دو گھنٹہ سونا کافی ہے اور بڑہاپے مین بھی اسیقدر سونا چاہیے پر افسوس نیند نہین پڑتی اور بے خوابی ستاتی ہے مصرع

پیری و صد عیب چنین گفتہ اند ۔

عورتون کو بہ نسبت مردون کے زیادہ سونا چاہیے خاصکر ایام حمل اور رضاعت مین کیونکہ جب ان حالات مین نیند نہین پڑتی ہے تب صدہا قسم کی تکلیفین پیدا ہوتی ہین مثلاً طبیعت بے چین رہتی ہے ۔ بصارت مین فرق پڑ سکتا ہے ۔ سماعت کم ہوجا سکتی ہے فالج کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے ۔ دل زیادہ دھڑکنے لگتا ہے ۔ بھوک مرجاتی ہے کمزوری لاحق ہوتی ہے اور بعض دفعہ تشنج بھی ہوجا سکتا ہے ۔ جو لوگ شدید امراض سے رو بصحت لاتے ہین یا کسی اور باعث سے کمزور یا لاغر ہوجاتے ہین انکو نیند زیادہ آتی ہے گویا طبیعت اس ترکیب سے انکے جسم کو حسب دستور کرنا چاہتی ہے ۔ اگرچہ نیند بھر سونا ایک نہایت فائدہ مند بات ہے پر زیادہ یا غیر وقت مین سونا بیماری کا گھر ہے کسلیئے کہ زیادہ سونے سے دوران خون کمزور ہوجاتا ہے ۔ فضلات جسم کے وقت سے خارج ہوتے ہین عضلات کی پرورش مین فتور برپا ہوتا ہے مزاج دموی اور جا بجا اجتماع خون کا ہوتا ہے اور جسم مین چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے امراض عصبی کا اسصورت مین زیادہ

غلبہ ہوجاتا ہے چنانچہ اسیواسطے جو لوگ عصبی بیماریون مین مبتلا ہوتے ہین مثلاً مرگی وغیرہ انکو کم سونا چاہیے ورات کیوقت بہرصورت نصف شب سے پیشتر سونا چاہیے

مقالہ ہیژدہم

میڈیکل۔تھرما۔مٹری یعنے

حرارت شناسی طب مین

بیماری کی تشخیص مین آلہ تھرما۔مٹرکسقدر کار آمد ہے۔

اطبا رزمانہ حال نے مرض کے پہچاننے کے لئے طرح طرح کے آلات اور ترکیبین بجائے کی ہین مثلاً سینہ کے امراض کی تشخیص کے لئے اسکل ٹیٹ۔شن اور پرکشن کی ترکیب نبض کے شمار کے لئے اور دم کشی اور برآمدگی دم کی ہوا کی مقدار کے دریافت کرنے کے لئے لے۔ بنگس کے مرضون کے پہچاننے کے واسطے جسم کی حرارت کوبہی بذریعہ آلے کے دریافت کرتے ہین جسکو اصطلاح مین کلے۔نی۔کل تھرما۔مٹر بولتے ہین ٭ مگر اطبا کی توجہ اس ترکیب پر صرف چند سال سے مبذول ہوئی ہے سابق مین بیمار کے بدن کو صرف ہاتہون سے چہونا مرض کی تشخیص کے لئے کافی سمجہتے تہے مگر جب سے کلی۔نے۔کل تھرما۔مٹر ایجاد ہوا ہے تب سے ہم ٹہیک ٹہیک بند سونمبر بتلا سکتے ہین کہ جسم کی حرارت کس درجہ پر ہے اور اُس درجہ کی حرارت کی کمی یا بیشی سے ہم یہ بہی کہہ سکتے ہین کہ بیماری کس درجہ پہ ہے اور کہ شفا عنقریب ہے یا دور۔ اگرچہ یہ باتین مرض کی دیگر علامتون سے بہی بتائی جاسکتی ہین تاہم اسقدر جلد نہین کہ جس قدر

۷ انواع و اقسام کی ترکیبین اور آلے بنائے ہین۔ اسیطور پر بیماری کی تشخیص کیواسطے

آلہ تھرما میٹر سے کہی جا سکتی ہین کیونکہ وہ علامتین اکثر دفعتہً نہین پیدا ہوتین بلکہ
بتدریج ظاہر ہوتی ہین علاوہ ازین روزمرہ ہماری مطب مین اسباب کی تشخیص کے
ضرورت پڑتی ہے کہ آیا فلانا شخص درحقیقت بیمار ہے یا نہین - غرض یہ بات جسقدر جلد
آلہ تھرما میٹر سے دریافت ہوسکتی ہے کسی اور ترکیب سے نہین ہوسکتی کیونکہ اس آلہ
کو بدن پر لگاتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ جسم کی حرارت صحت کی مقدار پر ہے یا نہین
فرض کرو کوئی شخص اپنی بیماری کی علامتون کو ایسے طور پر بیان کرتا ہے جس سے
تم کوئی کافی نتیجہ نہین نکال سکتے آلہ تھرما میٹر فوراً بتلا دیگا کہ وہ شخص حقیقت مین بیمار
ہے یا مرض کا بہانہ کرتا ہے - بعض بیمار مطب مین ایسے بھی آتے ہین کہ اپنے کو بیمار نہین
تصور کرتے یا اپنے کو بالکل تندرست قیاس کرتے ہین حالانکہ تھرما میٹر کے ذریعہ بدن
جب صحت سے زیادہ گرم پایا جاتا ہے تب ہم فوراً کہہ سکتے ہین کہ بیماری کی بنیاد
اُنکے جسم مین ابتک قائم ہے اور یہ کہ اُنکو ہنوز زیر علاج رہنا چاہئے مگر اس آلہ کے
ذریعہ صرف یہی نہین معلوم ہوسکتا کہ بیماری ہے یا نہین بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ بیماری
شدید ہے یا خفیف مثلاً حرارت کا درجہ اگر صحت پر ہو یا صحت سے کسیقدر کم وبیش تو ہم
یہ کہہ سکتے ہین کہ مرض خفیف ہے اور کوئی اندیشہ نہین برعکس اسکے اگر حرارت جسم کی صحت سے
بہت منحرف ہوگئی ہو تو بیشک مقام اندیشہ کا ہے - پس دیکھا تم نے کہ تھرما میٹر کے مدد
سے ہم کیسے ٹھیک طور پر بتلا سکتے ہین کہ بیماری خفیف ہے یا شدید - مثلاً اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
بچون کی کسی بیماری کی علامات اچھے طور پر ظاہر نہین ہوتی ہین تب حکیم اٹکل سے ایسا
علاج کرتا ہے کہ اُسکا اثر مرض پر بالکل نہین ہوتا یا شدید علاج کو کام مین لاتا ہے جس سے
بعوض فائدہ کے نقصان ہوتا ہے مگر ایسی صورت مین تھرما میٹر استعمال کیا جائے
تو اُس سے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ علامات خفیف ہین یا کسی مرض شدید کی علامات
سنذرہ ہین - پوشیدہ بیماریان اس آلہ کی مدد سے اکثر گرفت مین آجاتی ہین - اگر کوئی بیمار

تم سے صرف یہ کہے کہ میرا جی اچھا نہین ہے لیکن تھر-ما-میٹر دکھلاوے کہ اُسکے جسم کی حرارت تیز ہے تو جان لو کہ اُس شخص کو شدید بیماری ہونیوالی ہے ؛ مگر اس آلہ سے صرف بیماری کی تشخیص ہی نہین ہوسکتی بلکہ اِسکے ذریعہ یہ بہی کہا جاسکتا ہے کہ مرض ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر منتقل ہوگیا ہے یا نہین یا اِسکے سبب سے کوئی اور مرض عارض ہوگیا ہے یا نہین یا اُس مرض کو کس وقت شدت اور کس وقت تخفیف ہوتی ہے ؛

جبتک جسم کی حرارت کسی بیماری مین درجہ صحت پر رہتی ہے تبتک معالج کو کسی بات کا اندیشہ نہین ہوتا مگر جب حرارت کے درجہ مین بہت فرق پڑجاتا ہے تب مقام خوف کا ہے ؛

جب بیماری کو تخفیف ہونے لگتی ہے اور مریض رو بصحت لاتا ہے تب بہی ہم تھر-ما-میٹر کی مدد سے یہ کہہ سکتے ہین کہ مرض کو درحقیقت تخفیف ہے یا ہم صرف دہوکہا کہا رہے ہین کیونکہ اگر دیگر علامتون کو تخفیف ہو مگر جسم کی حرارت تیز ہو تو جان لو کہ ہنوز شفا دور ہے - برعکس اسکے ایسا اکثر ہوتا ہے کہ جب بیماری کو تخفیف ہونے لگتی ہے تب علامتون کو نہایت شدت ہوجاتی ہے لیکن تھر-ما-میٹر اگر یہ دکہلاوے کہ جسم کی حرارت مین چندان فرق نہین ہے تو اِن علامتون سے ہم کو ڈرنا نہ چاہیے ؛

علاوہ ازین اسی آلہ کے وسیلہ سے ہم کو اپنے علاج کا فائدہ مند ہونا یا نہ ہونا بہی ثابت ہوسکتا ہے ؛ غرض آلہ تھر-ما-میٹر کے ذریعہ ہم بیماری کو پہچان سکتے ہین اسکی تخفیف یا شدت کو آسانی سے دریافت کرسکتے اور اُسکا انجام نیک یا بد بہی کہہ سکتے ہین - بدن کو صرف ہاتہون سے چہوکر مرض کے ہر آن کے خفیف تغیرات کو ٹہیک طور پر نہین کہا جاسکتا کیونکہ ہمارے ہاتہون کا حس ایسا باریک شناس نہین ہے پس جب مرض کی تشخیص کرو تب آلہ تھر-ما-میٹر کو ضرور کام مین لاؤ ورنہ غلطی کہا جاوگے - لیکن صرف ایک ہی دفعہ کا امتحان کافی نہین ہے بلکہ اس آلہ کو کم سے کم دنمین دو دفعہ تو ضرور ہی

لگانا چاہیے ٭

پس واضح ہو کہ تھرما میٹر کے وزریعہ بیماری پہچانی جا سکتی اسکا انجام نیک یا بد کہا جا سکتا ہے اور اُس بیماری کے علاج مین بہی وہ آلہ مدد دے سکتا ہے ٭ اِن باتونکا مفصل ذکر ذیل مین بہی کیا جاتا ہے ٭

تندرستی کیحالت کی حرارت اور اُسکی حرارت مین جن باتون سے فرق پڑجا سکتا ہے - واضح ہو کہ حالت صحت مین بغل کے اندر گرمی کا درجہ قریب ۴ء۹۸ ہوتا ہے اور بعضدفعہ ۳ء۹۷ درجہ سے ۵ء۹۹ درجہ بلکہ سنو درجہ تک بہی ہوجاتا ہے لیکن ۹۶ درجہ سے کم یا ۱۰۰ درجہ سے گرمی زیادہ بڑہ جاوے توجاننا چاہیے کہ جسم کے اندر کوئی نہ کوئی خرابی ضرور ہے ٭ تندرستی کیحالت مین جسم کی حرارت کے اندر اِن باتون سے فرق پڑجاتا ہے مثلاً وہ حصہ جسم کا جسکی حرارت دریافت کیجاتی ہے چنانچہ جسم کے اندرونی حصّون کی حرارت بہ نسبت بیرونی حصّون کے کسیقدر زیادہ ہوتی ہے جیسے مقعد یا عورت کے اندام نہانی کی نالی جسم کے اُن حصّون کی حرارت زیادہ ہوتی ہے جو کپڑون سے پوشیدہ رہتے ہین بہ نسبت اُنکے جو کُھلے رہتے ہین اور بہ نسبت اطراف کے سینہ اور شکم زیادہ تر گرم ہوتا ہے ٭

عمر - بہ نسبت جوانی کے بچون اور بالغون مین حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ایسا ہی کہتے ہین کہ بڑہاپے مین گرمی پہر بڑہنے لگتی ہے ٭

وقت - صبح سے لیکر شام تک جسم کی گرمی بڑہتی جاتی ہے اور تب وے سہری صبح تک بتدریج گھٹتی جاتی ہے اور تب پہر بڑہنے لگتی ہے - غرض اسطور سے ۱ء۰ درجہ کا فرق شب و روز مین پڑجاتا ہے لیکن اِس قسم کا فرق بچون مین زیادہ پڑا کرتا ہے ٭

موسم اور گرمی اور سردی کا لگ جانا - بہ نسبت متوسط اور سرد ملکون کے

ممالک گرم مین جسم کی حرارت کسیقدر زیادہ ہوتی ہے چنانچہ ۵ و ۹۹ بلکہ ۱۰۰ درجہ تک
بھی ہو جاتی ہے - عرصہ تک گرمی یا سردی کے لگنے سے بھی حرارت کے درجہ مین کسیقدر
فرق پڑجاتا ہے ٭

اکل و شرب - سیر ہو کر کہانا کہانے کے بعد حرارت کا درجہ پہلے تو گہٹ جاتا ہی
لیکن جون جون وہ غذا ہضم ہوتی جاتی ہے حرارت بھی بڑہتی جاتی ہے - فاقہ کے
وقت بدن کی گرمی کم ہو جاتی ہے ٭ شراب کے پینے سے حرارت جلد کی گہٹ جاتی
ہے لیکن یہ بات تہوڑے ہی عرصہ تک رہتی ہے ریاضت سے بدن کی حرارت خاصکر
ہاتھ پاؤن کی بڑہ جاتی ہے بشرطیکہ ریاضت اسقدر نہ کیجاے جس سے تہکان پیدا ہو
طبیعت کے حالات - عرصہ دراز تک مطالعہ کرنا یا طبیعت کو کسی امدبات
مین زیادہ عرصہ تک لگانے سے بھی جسم کی حرارت کسیقدر کم ہو جاتی ہے ٭

استعمال آلہ تھرمامیٹر کا بیماری مین

اکثر صورتون مین بیماری کے سبب سے جسم کی حرارت بہ نسبت صحت کے بڑہجاتی
ہے اور تہوڑی بہت تپ رہتی ہے - غرض جسم کی اسی متجاوز حرارت کے دریافت کرنے
کے لیئے اس آلہ کا استعمال کیا جاتا ہی اگرچہ تندرستی کے درجہ کی نسبت جسم کی حرارت
گہٹ بھی جاتی ہے یا جسم کے مختلف حصون مین حرارت کے درجہ مین اختلاف ہو جاتا
ہے پھر بھی یہ قاعدہ ہے کہ ان اختلافات سے بیماری کی تشخیص مین چندان فرق
نہین پڑتا ٭

اس آلہ کے ذریعہ بیماری کی تشخیص اور انجام نیک یا بد کہنے مین اور علاج کرنے مین
مدد مل سکتی ہے مثلاً مرض کی تشخیص کے باب مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی شدید بیماری کے
شروع ہونے سے پہلے چند علامتین ظاہر ہو سکتی ہین مگر علامات مذکورہ اس مرض کے

مندرہ علامتین ہین یا نہین اسباب کا شک حرارت کے دریافت کرنے سے رفع
ہوسکتا ہے مثلاً جب بیمار ایسی علامتون کی شکایت کرے جو اُسکے نزدیک چیچک
یا اسکارلٹ فیور کی علامات مندرہ ہین تب اِس آلہ کے لگانے سے اسباب
کی تصدیق ہوجاسکتی ہے کہ وہ علامتین جنکی شکایت بیمار کرتا ہے واقعی ہین امراض
مذکورہ کی مندرہ علامتین ہین یا نہین کیونکہ آلہ مذکور کے لگانے سے یہ معلوم ہوجاتا ہی
کہ بخار ہے یا نہین اور جو ہی تو کسقدر ہے علاوہ ازین آلہ کے ایک یا دو دفعہ کے لگانے سے
ٹہیک طور پر لگا ہے گا ہے یہ بہی دریافت ہوسکتا ہے کہ وہ بخار کس قسم کا ہے مثلاً بیمار
اگر چنگا بہلا ہوا اور اُسکے بدن کی حرارت دفعتہ ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ تک بڑہ جاوے تو اِس
سے ہم کو مے-لے-ریا کے قسم کے بخار کا گُمان ہوسکتا ہے اور جو چند گہنٹہ کے اندر جلد
کم ہوکر پہر اصلی حالت پر آجاوے تب تو ہمارا گمان پکا ہوجاتا ہے کہ ہان بخار مذکور
مے-لے-ریا ہی قسم کا ہے زمانہ حال کی تحقیقات سے یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ بخار کے
قسم کی بہتیری بیماریون کے شروع سے لیکر اخیر تک حرارت کے اختلافات باقاعدہ اور
ایک جیسے ہوا کرتے ہین اور شب و روز مین اُس حرارت کے اندر ایک خاص قسم کی کمی بیشی
پائی جاتی ہے اور حرارت مذکور جیسے تندرستی کیحالت مین ایسی ہی اُن بخار کی بیماریون مین
بہ نسبت دن کے رات کیوقت اکثر زیادہ ہوجاتی ہے-پس اُن بیماریون مین جو یہ خاص
بات پائی جاتی ہے تو تہر-ما-میٹر کے ذریعہ اُسکو ضرور دریافت کرنا چاہیے تاکہ ہم اُنکی تشخیص
ایک دوسرے سے اور اُن بیماریون سے کیجاسکے جنکی شکل بعضدفعہ وہ پکڑ لیتے ہین +
علاوہ ازین جب کسی طبیب کو اِس آلہ کے استعمال کرنے کی عادت پڑجاتی ہے
تب وہ یہ بہی بتلا سکتا ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی بیماری موجود ہے گو بظاہر اُس مرض
کی کوئی علامت موجود نہ ہو+ کیونکہ بظاہر کسی مرض کی کوئی علامت موجود نہ ہو پہر
بہی جسم کی حرارت بہ نسبت صحت کے اگر زیادہ پائی جاوے تو دل کے اندر مرض کے ہونیکا

شک ضرور پڑنا چاہیے اور تب اُس بیماری کی تشخیص کیطرف بدل متوجہ ہونا چاہیئے
چنانچہ پاگلخانون مین ایسا اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی اَور ترکیب سے پاگلون مین سل کی بیماری
دریافت ہنین ہوئی ہے تب اِس آلہ کے ذریعہ وہ مرض پہچانا گیا ہے ۔ جب تپ
کے مرضون کے دورمین یا کسی مرض سے شفا پانے کے اثنا مین اِس آلہ کے لگانے سے
یہ پایا جاتا ہے کہ اُن مرضون کے خاص درجہ حرارت مین فرق پڑ گیا ہے کہ جس سے بخار
اُترتا ہنین ہے یا بخار اُترکر حرارت پھر بڑھ گئی ہے تب یہ یقین ہوجاتا ہے کہ اُن مرضون
کے اثنا مین کوئی نہ کوئی اَور بیماری ضرور عارض ہوگئی ہے پس اسیواسطے یہ اشد ضرورت
ہے کہ جبتک بیمار کو شفا کُلّی ہوجائے اِس آلہ کو بلاناغہ لگا کر جسم کی حرارت ضرور دریافت
کرتی چاہیے ۔ بعض بیماریون مین اِس آلہ کے وسیلہ سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ بیماری
زور و شور سے بڑھتی جاتی ہے یا قائم ہے مثلاً سل کی بیماری مین اثنا مرض کے اندر
جب ٹیو-بر-کل کے مادہ کا نیا غلا پیدا ہونے لگتا ہے تب اِس آلہ کے ذریعہ یہ بات معلوم
ہوسکتی ہے کیونکہ اُسوقت بخار کی شدت ہوجاتی ہے علاوہ ازین اِسی آلہ کے ذریعہ
کا ہے گا ہے سل کے مختلف اقسام بھی دریافت ہوسکتے ہین ۔ جب نفث الدم یعنے
ہے-ماپ-ٹے-سِس مین شُش کی ساخت مین خون بکر انفلٹریشن پیدا ہوجاتا ہی
تب بھی وہ بات اِسی آلہ کے ذریعہ دریافت ہوسکتی ہے اور اپو-پلکسی کی بیماری مین بھی
وہی بات اسی آلہ کے وسیلہ سے معلوم ہوسکتی ہے کہ جب دماغ مین خون بکر انفلٹریشن
ہوجاتا ہے ۔

اِس آلہ کے ذریعہ جب جسم کی حرارت کم معلوم ہو تب اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے
کہ مریض بہت کمزور ہوگیا ہے مثلاً حالت ردی مین (کولیپس) یا نہایت جلد نیچے اُتر
جاتا ہے اور یہی بات اُسوقت بھی ہوتی ہے کہ جب نخاع کے اوپر کے حصہ مین سخت ضرب
پہونچتا ہے اور دماغ اور نخاع کی بعض بیماریون مین فاقہ کشی مین اور خون کے زیادہ نکلجانے

مین اور بعض بعض ایسی بیماریون مین بھی جبکہ جسم لاغر ہوتے لگتا ہے تب بھی لگے اندر کی پارا نیچے اُترآتا ہے کیونکہ امراض مذکورۂ بالا مین جسم کی حرارت گھٹ جاتی ہے ⁂ اور غشی اور قلب کے بعض بعض مزمن امراض مین بھی جسم کی حرارت بہ نسبت صحت کے کسیقدر کم ہوجاتی ہے اور حرارت کا یہی حال مزمن برائیٹس ڈیزیز مین بھی ہوا کرتا ہے اور یہ یاد رہے کہ حالات مذکورۂ بالا مین اگر تپ عارض ہوجائے تب بھی جسم کی بیرونی سطح کی حرارت کم ہی رہتی ہے اور بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم کی بیرونی سطح کی حرارت تو کم مگر اندر کی زیادہ ہوتی ہے جیسے ہیضہ مین ⁂

جب جسم کے مختلف حصہ مین حرارت کہین کم اور کہین زیادہ ہوتی ہے تب اس سے فالج اور دیگر امراض عصبی کی تشخیص ہوجاتی ہے چنانچہ مفلوج ہاتھ یا پاؤن کی حرارت بہ نسبت جانب تندرست کے زیادہ یا کم ہوسکتی ہے ⁂ ہے۔ مے پلے جیا مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جانب تندرست کی بہ نسبت مفلوج جانب کے حرارت نصف یا دو تہائی درجہ زیادہ ہوتی ہے ⁂ نیورلجیا مین ایسا ہوسکتا ہے کہ خاص درد کی جگہہ کی حرارت کسیقدر زیادہ ہوجا سکتی ہے اور یہی بات ہس۔ ٹیے۔ ریا مین بھی ہوسکتی ہے جب کسی خاص مقام مین خون کا اجتماع ہوجاتا ہے اُسوقت اور اُس اجتماع خون کے سبب سے جو خرابیان پیدا ہوتی ہین اُنمین بھی حرارت کم ہوجاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ جسم کے مختلف مقامات کی حرارت کی کمی بیشی اسباب خارجی کے باعث سے بھی پیدا ہوسکتی ہے ⁂ بچون کی نسبت یہ بات ضرور یاد رہے کہ بعضدفعہ ایسا ہوجاتا ہے کہ جسم کی حرارت بلا کسی خاص سبب کے نہایت جلد بہت بڑھ جاتی ہے۔ پس بلا سوچے سمجھے اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے کہ اگر تھرما میٹر سے چونکہ جسم کی حرارت بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے تو بچہ کو کوئی سخت کوئی اندیشناک بیماری ضرور ہوگی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حرارت جیسے جلد بڑھ جاتی ہے ویسی ہی جلد گھٹ بھی جاتی ہے ⁂

مرض کے انجام (ڈا-یاگ-نو-سس) نبات یا بد کہنے مین بہی آلہ
تہر-ما-میٹر مدد دے سکتا ہے یعنے بعضدفعہ تو صرف حرارت کے دریافت ہونے سے ہی
اور بعضدفعہ جب حرارت کے ساتہہ نبض کی چال تنفس کی حرکت اور فضلات کی مقدار کا بہی
لحاظ رکہا جاتا ہے تب مرض کا انجام کہا جا سکتا ہے مثلاً کسی تپ کی قسم کے مرض کے ابتدا
درجہ مین جب جسم کی حرارت کے درجہ کو دیگر بیماری علامتون کے ساتہہ شامل کر کے
نتیجہ نکالا جاتا ہے تب ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ خاص بیماری جسکا انجام کہنا چاہتے ہین
خفیف ہوگی یا شدید - چنانچہ اگر حرارت کا درجہ کچہہ ہی زیادہ ہو تو اس سے یہ معلوم
کرنا چاہئے کہ مرض مذکور شدت پکڑیگا اور یہ کہ اس مرض کے سبب سے خون مین جو عفونت
پیدا ہو گئی ہے اُس باعث بیماری مذکورہ بالا مین اور بیماریان عارض ہو سکتی ہین پس
اسصورت مین مرض کا انجام خوب سوچ سمجھکر کہنا چاہئے ٭ حرارت کا درجہ جب
بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے خاصکر اگر جلد بڑہتا جاوے اور علی الخصوص اُسوقت فضلات
بہی کم خارج ہون تو یہ باتین نہایت خوفناک ہین -

حرارت کے درجہ مین اگر دفعتہً کمی بیشی ہو جاوے تو اس بات کو کسی مرض کی ایک
علامت منذرہ سمجہنا چاہئے - خاص مرض کے ظاہر ہونے سے کئی دن پیشتر یہ بات معلوم
ہو سکتی ہے مثلاً ٹائی-فائیڈ فیور مین جب حرارت دفعتہً کم ہو جاتی ہے تو یہ بات اکثر
روده سے خون بہنے سے پہلے ظہور مین آتی ہے جب ایسا ہو تو یہ سمجہنا چاہئے کہ اب خون کا
سیلان عنقریب ہی ہے ٭

اگر درجہ حرارت کا نہ بڑہے یا اگر صبح سے شام تک گہٹتا جاوے تو اُسکو ایک نیک
علامت سمجہنا چاہئے لیکن پچہلے شام کیوقت کی نسبت حرارت کا درجہ صبح کے وقت
زیادہ ہو جاوے تو اس سے یہ سمجہنا چاہئے کہ بیماری شدت پکڑتی جاتی ہے
پس اسصورت مین اُس مرض کا انجام بد کہنا چاہئے ٭

بہتیری بخار کی بیماریون مین ایسا ہوتا ہے کہ کسی خاص دن بخار اکثر اُتر جاتا ہے - پس اُس روز اگر تمہارے بیمار کی حرارت کا درجہ کم ہو جاوے اور بخار باقاعدہ برابر کم ہوتا جاوے تو اس بات کو نیک تصور کرنا چاہئے - اگر اسکا خلاف ہو یا اگر بخار کبھی کم کبھی زیادہ ہو جاوے تو اُسکو بُرا جاننا چاہئے ۰

پس شدید بخار کی بیماریون مین جیسے نیو-مونیا یا ٹائی-فس فیور مین اگر حرارت کا درجہ بہت جلد کم ہونے لگے اور اُن امراض کی دیگر علامتون کو تخفیف نہو بلکہ علامات مذکور شدت پکڑ جاوین تو یہ بات نہایت بُری ہے اور ایسے امراض مین جب صرف حرارت ہی کا درجہ کم ہوتا ہے تب بھی یہ بات بڑی اندیشناک ہے -

درجہ حرارت کا جب بہت کم ہوتا ہے جیسے حالتِ ردّی مین ہوا کرتا ہی (کولیپس) تو یہ بات بہی تہوڑی بہت اندیشناک ہے اور جب حرارت کا درجہ ۹۲ سے بہی کم ہو جاوے تبتو مریض اکثر تلف ہی ہو جاتا ہے ۰

یہ بات بہی ضرور یاد رہے کہ جیسے صحت کیحالت مین ویسے ہی بیماری مین بہی اتفاقیہ حالات کے سبب سے کچھ عرصہ کے لئے حرارت مین کمی یا بیشی ہو جا سکتی ہے جیسے غذا - ریاضت طبیعت کا جوشش وغیرہ وغیرہ -

اور پیشاب کے رُک جانے اور تنقیض ہو جانے سے بہی کچھ عرصہ کے لئے جسم کی حرارت کا درجہ بڑہ جاتا ہے اور جب پیشاب نکال دیا جاتا ہے اور بیمار کو دست آجاتے ہین تب حرارت بہی اکثر کم ہو جاتی ہے -

جب سخت دائمی قسم کے بخارون سے بیمار رو بصحت لاتا ہے تب حرارت کا درجہ اکثر عرصہ تک گہٹا ہوا ہوتا ہے اور حرارت کی یہی حالت اُسوقت بہی ہوتی ہے کہ جب اِن-ٹر-مے-ٹنٹ فیور مین مریض بخار کی نوبت سے محفوظ رہتا ہے اور یہی بات ری-می-ٹنٹ فیور کی ری-مے-شن کیوقت بہی ہوتی ہے ۰

حرارت شناسی سے علاج کو بہی مدد ملتی ہے یہ بات اوپر کے بیانات سے
ثابت ہے مگر بطور تمثیلوں کے یہ بتایا جاتا ہے کہ جب جسم کی حرارت بہت ہی تیز ہو
اور بڑہتی جاوے اُسوقت فوراً اسکی لگانی چاہئے ۔ بخار کی بیماریوں سے جب
بیمار کو شفا ہونے لگتی ہے تب جسم کی حرارت بعضدفعہ بڑہ جاتی ہے چنانچہ جب غذا
مین کسی طرح کی بے اعتدالی کیجاتی ہے یا بعض دوا کا استعمال کیا جاتا ہے غرض ان باتوں
کو دریافت کرنا چاہئے تاکہ کسی طرح کی غلطی ہو تو فوراً اُسکا تدارک کیا جا سکے ۔

ترکیب حرارت شناسی کی

فقرہ ۔ اول ۔ جسم کی حرارت کئی طور سے دریافت ہو سکتی ہے ۔ چنانچہ ہاتہ سے
بہی جسم کی حرارت دریافت ہو سکتی ہے مگر اسپر اعتماد نہین کیا جاتا کیونکہ ہاتہ تمہارے اگر
سرد ہون تو ان سے ٹہیک درجہ حرارت کا دریافت نہین ہو سکتا البتہ سرسری طور پر تم کہہ
سکتے ہو کہ بدن مریضکا بہ نسبت صحت کے زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہے لیکن یہ بات بہی
صرف مریض کے ہاتہ یا چہرہ کے چہونے سے معلوم نہین ہو سکتی بلکہ اُن حصہ جسم پر ہاتہ
لگانا چاہئے جو کپڑون سے ڈہکے ہون ۔

فقرہ دوم ۔ پس بدون آلون کے جسم کی حرارت کا ٹہیک درجہ دریافت نہین
ہو سکتا چنانچہ سیماب کا تہر ۔ ما ۔ مٹر اسبات کے لئے کام مین لاتے ہین ۔ حرارت
شناسی کیواسطے جو تہر ۔ ما ۔ مٹر بنتے ہین وہ اکثر ۵ سے ۱۰ انچ یا زیادہ لنبے ہوتے ہین
اور انپر ۸۵ یا ۹۰ یا ۹۵ درجہ سے ۱۱۰ یا ۱۱۵ درجہ تک کے نشان ہوتے ہین ۔ اور ہر ایک
درجہ کے مابین کی جگہ کو ۵ حصہ مین تقسیم کرتے ہین مگر ایک درجہ سے کم کا بہی حصہ آسانی
سے پتلایا جا سکتا ہے ۔

حرارت شناسی کے تہر ۔ ما ۔ مٹر مین ایک قلم پارہ کے نشان کیواسطے ہوتی ہے

جسکو انڈکس کہتے ہین - ترکیب ان انڈکس کے تیار کرنے کی یہ ہے کہ تھر ما میٹر کی گھنڈی یعنی بلب کے سیماب اور نشان کے سیماب کی قلم کے باہین تہوڑی سی ہوا بند کر دیتے ہین جس سے بلب یعنی گھنڈی کے سیماب کی قلم اور نشان کے سیماب کی قلم علیحدہ ہو جاتی ہے + ترکیب اس تھر ما میٹر کے استعمال کرنے کی یہ ہے کہ ان انڈکس یعنی نشان کو پہلے ٹہیک موقع پر لگانا چاہئے چنانچہ ایسا کرین کہ گھنڈی یعنی بلب کے پارے کی قلم کو انگلیون کی گرمی لگا دین تاکہ وہ قلم بلب سے قریب ایک انچ کے اوپر چڑہ جاوے - اب آلہ کی نوک کے سرے کو دہنے ہاتھ سے پکڑ کر ہاتھ کو کندہے تک اُٹھا کر پہر نیچے جھٹکے کے ساتھ گرا دین - اِسیطرح ایک یا دو دفعہ کرین جبتک نشان کی قلم ۹۵ درجہ کے خط پر آجاوے - نہین تو ایک اور کام کرین کہ آلہ کی نوک کے سرے کو دہنے ہاتھ سے پکڑ کر بائین ہاتھ کی ہتھیلی پر آہستہ چند مرتبہ ٹہونکین اس سے بہی نشان کے سیماب کی قلم نیچے اُتر آئیگی - مگر نشان کے سیماب کی قلم کو اسقدر حرکت نہ دین جس سے گھنڈی یعنے بلب کی قلم سیماب مین آگرے +

فقرہ سوم - آلہ تھر ما میٹر کے لگانے کی نہایت مناسب جگہہ ہر حالت مین یکسان نہین ہوتی بلکہ طبیب کو اپنی ضرورت کے بموجب جہان موقع ملے لگانا چاہئے + جب جسم کے کسی خاص حصہ کی حرارت دریافت کرنی ہو تو آلہ کو اُسی حصہ پر لگانا چاہئے اور جب عام جسم کے درجہ حرارت دریافت کرنی ہو تو بغل کا مقام سب سے بہتر ہے بعض طبیب آلہ کو مریض کے مُنہہ کے اندر رکھکر حرارت کا قیاس کرتے ہین مگر یہ جگہہ اچھی نہین ہے کیونکہ جو سرد ہوا تنفس کے ذریعہ اندر جاتی ہے اُس سے مُنہہ کے اندر کی حرارت کم ہو جاتی ہے - بعض طبیب مقعد کے اندر آلہ کو داخل کرنا بتلاتے ہین - اسمین کئی قباحتین ہین - ایک تو یہ کہ بیمار اُسکو پسند نہین کرتا - دوسرے آلہ کے داخل کرنے سے پاخانہ نکل جانے کا اندیشہ ہے - جب بغل مین آلہ کو رکھکر حرارت کا درجہ دریافت کرنا ہو تو ان باتون کی احتیاط

درکار ہے چنانچہ بغل مین پسینہ زیادہ ہو تو اُسکو پونچھکر خوب خشک کر ڈالین اور آلہ کے
رکھنے سے پیشتر بازو کو پہلو پر لاکر بغل کو بند کر دین اور تب اُسمین آلہ کو رکھدین ٭ مگر
اوپر کے طور پر بغل کو پہلے بند رکھنے اور تب آلہ کو داخل کرنے سے بعض دفعہ دیر لگجاتی ہے اس
صورت مین آلہ کو پہلے ہاتھ مین دبا کر گرم کر کے بلب کے سیماب کو ۸۵ یا ۹۰ درجہ تک لانا
چاہئے اور اگر آلہ مین انڈکس لگا ہو تو اُسی ترکیب سے ۸۰ یا ۹۰ درجہ تک قائم کرنا چاہیے
جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے ٭ غرض جب سیماب اپنے ٹھکانہ پر آ جائے تب پک۔ ٹورل مسل
کیجانب بغل مین آلہ کی بلب کو داخل کر کے مریض کے بازو کو کسیقدر پہلو کیطرف لاکر سینہ
کیجانب ترچھا رکھدین اس سے بلب بالکل بغل کے دیوارون سے ڈہکا رہیگا اُسکو ہوا
بالکل نہین لگیگی ٭ بیمار بے چین ہو یا ہٹ کرے۔ خواب مین ہو یا اُسکو بالکل خبر نہو
یا نہایت لاغر ہو اور ان سببون سے آلہ اپنی جگہہ پر اچھی طرح قائم نہ رہ سکے تب طبیب
کو اپنے ہاتھ سے قائم رکھنا چاہئے ٭ مگر ہر حالت مین گاہے گاہے دیکھنا چاہئے کہ
آلہ اپنی جگہہ پر قائم ہے یا نہین ٭ ایک ہی دو منٹ کے عرصہ مین یہ معلوم ہو سکتا ہے
کہ آلہ کا پارا اوپر کو چڑہتا ہے یا نہین اور بخار کیحالت مین تو چند سکنڈ ہی کے اندر یہ بات
دریافت ہو سکتی ہے۔ آلہ جب بغل مین لگایا جاتا ہے تب ۱۰ منٹ سے کم بلکہ اکثر
۱۵ منٹ بلکہ بعض دفعہ ۲۰ منٹ سے کم مین بھی سیماب اُس موقع کے حرارت کے درجہ
پر قائم نہین رہتا۔ یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ پہلے پہل تو پارہ خوب جلد چڑہنے
لگتا ہے اور جب جسم کی اصلی حرارت تک پہونچنے کو ایک درجہ کا دسوان ($\frac{1}{10}$) حصہ باقی
رہ جاتا ہے تب اُسکے چڑہنے کو کئی منٹ کا عرصہ لگ جا سکتا ہے۔ پس تا کہ تحقیق بغیر
غلطی ہو پارہ کے قائم ہو جانے کے بعد بھی آلہ کو اپنی جگہہ پر کئی منٹ تک رکھا رہنا
چاہئے مگر بہت عرصہ تک بھی نہ رہنا چاہیے کیونکہ جب بیمار اپنے بازو کو غیر معمولی
حالت مین جو کہ آلہ کو بغل مین دبا رکھنے سے پیدا ہوتی ہے عرصہ تک جبراً رکھتا ہے

تپ بے چین ہوجاتا ہے اور اُس غیر معمولی حالت کے سبب سے عضلات بہی عرصہ
تک تنے ہوئے رہتے ہین غرض ان سببون سے پارہ کے قائم ہوجانے کے بعد
جسم کی حرارت کسیقدر بڑہ جاسکتی ہے جس سے سیماب اُوپر بہی چڑہ جاسکتا ہے اور مشاہدہ
کا غلط نتیجہ نکل سکتا ہے * آلہ کو منہہ کے اندر رکہنا ہو تو زبان کے نیچے رکہکر منہہ
بند رکہین اور ناکون سے دم لین *

جسم کی حرارت کس وقت اور کتنی دفعہ دریافت کرنی چاہئے - یہ باتین مرض کے حالات
پر منحصر ہین - مگر علی العموم دنمین دو دفعہ دریافت کرنا چاہئے ایک تو صبح کوئی سات آٹہہ
یا نو بجے کہ جب ٹھنڈا وقت ہوتا ہے اور دوسرے شام کو کوئی چار یا پانچ بجے کہ جب
وقت گرم ہوتا ہے - لیکن مشاہدہ سے یہ معلوم ہو کہ کسی خاص بیماری کی شدت یا تخفیف
کا کوئی اَور وقت ہی تو اُنہین وقتونمین حرارت دریافت کرنی چاہئے اور خاصکر جب
کسی سخت بیماری کی نسبت کوئی خاص بات دریافت کرنی ہو تو دو دو یا چار چار گہنٹہ
بعد آلہ کو لگانا چاہئے *

یہ کچہہ ضرور نہین ہے کہ طبیب ہی حرارت کو دریافت کرے کیونکہ اکثر طبیب جنکا
مطلب وسیع ہوتا ہے اپنے کاروبار مین اسقدر مصروف رہتے ہین کہ اُنکو نہایت کم
فرصت ہوتی ہے مگر ہان حرارت کا دریافت کرنا اگر صرف دو ہی دفعہ صبح یا شام ہو
تو مضایقہ نہین مگر شب و روز مین کئی دفعہ دریافت کرنا ایسے عدیم الفرصت طبیبون سے
نہین ہوسکتا اور اس بات کی کچہہ ضرورت بہی نہین ہے کیونکہ کوئی سمجہدار عقلمند آدمی
جسکی بینائی بہی اچہی ہو نہین تو عینک لگالے آلہ کا استعمال کرنا جلد سیکہہ جاسکتا ہے
پس بیمار کے کسی رشتہ دار کو آلہ کا استعمال کرنا سکہا دینا چاہئے اور آپ خود اُسکے
نتائج کو ملاحظہ کرنا چاہئے *

ترکیب آلہ کے استعمال کرنے کی یہ ہے کہ مریض کے پاس آتے ہی اُسکی بغل کو

پونچھکر اور آلہ کو ہاتھہ سے پہلے گرم کرکے اُسکے اندر رکھدین اس ترکیب سے کہ آلہ کی بلب اور بغل کے درمیان کوئی کپڑا نہ آجائے اور اُسی وقت اپنی گھڑی مین وقت بھی دیکھہ لین اب ایسا کرین کہ جبتک بغل مین آلہ ہو بیمار کی نبض اور زبان کا ملاحظہ کرین اور بول و براز کو بھی دیکھین - بعد دو یا تین منٹ کے آلہ کو دیکھین کہ پارہ جلد اوپر چڑھتا ہے اور بلب اُسکا اپنی جگہہ پر قائم ہے یا نہین - بغل کے کھولنے کی کچھہ ضرورت نہین ایک اُنگلی سے بلب کو ٹٹولین اور آلہ کی ڈنڈی سے سیماب کا اوپر کو چڑھنا ملاحظہ کرین - جب پارہ کا چڑھنا موقوف ہو جاوے اور وہ قائم کھڑا ہے اور اسبات کو عرصہ ۵ منٹ کا گزر جاوے تب آلہ کو نکالکر حرارت کا درجہ ملاحظہ کرین + اور کسی رول کئے ہوئے نقشہ مین ہر دفعہ کے درجہ حرارت کو درج کرین اس ترکیب سے ایک مسلسل پیچدار خط بنجائیگا جس سے حرارت کی کمی بیشی بخوبی معلوم ہو جاسکتی ہے - علاوہ ازین نبض اور تنفس کے تواتر کو بھی اسیطرح سرخ یا سبز رنگ کی پنسل سے درج کر سکتے ہین - اس قسم کے رول کئے ہوئے نقشے دوا کی دوکانون مین فروخت ہوا کرتے ہین - فائدہ ان نقشون کا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک مرض کا دور نقشہ پہ نگاہ ڈالتے ہی معلوم ہو جاسکتا ہے +

باب چہارم

بیان امراض عامہ

مقالہ اوّل

زیادتی خون کی

اصطلاح مین اسکو پلے - تھو - را کہتے ہین - یہ وہ حالت جسم کی ہے جسمین مزاج

دموی ہوجاتا ہے اور بدن کے اندر خون زیادہ پیدا ہوتا ہے *

ایسے آدمیون کا مزاج دموی ہوجاتا ہے جو نہایت تندرست ہوتے ہین جنکی اشتہا نہایت تیز اور کہانا خوب کہاتے ہین ریاضت کم اور فضلات کے دفع کرنے پر توجہ کم کرتے ہین ان لوگون کے بدن مین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور رگین بہی زیادہ خون سے پُر ہوجاتی ہین جس سبب سے اُنکا چہرہ - آنکہین - لبین - مسوڑے وغیرہ سُرخ ہوجاتے ہین اور نبض نہایت پُر - قلب کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور اُسپر نہایت بوجہ پڑتا ہے جس سے دل دہڑکنے لگتا ہے اور تنگی نفس کی ہوتی ہے - اونگہہ آتی ہے اور طبیعت کاروبار سے نفرت کرتی ہے * علاوہ اُن بواعث کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے طبیعت اِن سببون سے بہی دموی ہوجا سکتی ہے مثلاً جب عرصہ تک کسی مقام سے خون یا کوئی اَور رطوبت جاری رہی ہے اور پہر کم ہوجاوے یا جب کوئی مدت کا زخم خشک ہوجاوے یا عمل جراحی سے ہاتہہ یا اُن کاٹ کر علیحدہ کردیا جائے * یہ حالت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جسمین مریض طاقتور رہتا ہے - اور دوسری باوجود ہونے زیادہ خون کے بہی بیمار کمزور ہوجاتا ہے * قسم اول مین خون کے زیادہ ہونے سے قلب کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور نبض پُر اور باقاعدہ چلتی ہے - رطوبات جسم کے باَفراط پیدا ہوتی ہین - بہوکنا حس تیز ہوتا ہے - حرارت غریزی تیز ہوتی ہے اور طاقت جسمانی اور قوت روحانی تیز و تند * اگر خون کی مقدار یہین تک قائم رہے تو بیمار کی صحت مین کسی طرح کا خلل نہین پڑتا - لیکن جب خون اِس مقدار سے زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے تب مزاج دموی طرف بیماری کی مائل ہوجاتا ہے چنانچہ اِس صورت مین قلب کی حرکت بہت تیز ہوجاتی ہے - نبض سریع پُر اور سخت ہوجاتی ہے - چہرہ سُرخ و تمتماتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور حرارت غریزی اسقدر بڑہ جاتی ہے کہ مثل تپ کی حرارت کے ہوجاتی ہے - غدودون کی رگون مین طرح طرح کی خرابیان پڑجاتی ہین جس سبب سے

کبھی تو اُن سے رطوبت بکثرت پیدا ہونے لگتی ہے اور بعض دفعہ وہ رگین خون سے اسقدر پُر ہو جاتی ہین کہ خون بہنے لگتا یا انفلامیشن ہو جاتا ہے اور تب امراض صفراوی پیدا ہونے لگتی ہین تئے آتی ہے۔ پیشاب ہین لے۔ تہک اِسڈ کی ریت جمنے لگتی ہے اور پیشاب سرخ اور تیز ہو جاتا ہے اور بیمار نقرس (گاوٹ) کے مرض ہین مبتلا ہو جاتا ہے *

اِس قسم کی زیادتی خون ہین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو جوان اور چُست و چالاک ہوتے ہین یا جنکا مزاج پیدایش سے دموی ہوتا ہے * قسم دوم کی زیادتی خون ہین قلب اور دیگر اعضاے بعوض چُست ہونے کے خون کے بوجہ سے سست ہو جاتے ہین اور نبض باوجودیکہ پُر ہوتی ہے مگر بطی ہو جاتی ہے * مریض کی طبیعت بیہوشی (کوما) کیطرف مایل رہتی ہے اور اُسکا دل دہڑکتا ہے۔ قلب بیمار کا بڑا ہو جاتا ہے اور چہرہ بعوض سُرخ ہونے کے اودا ہو جاتا ہے۔ وریدین (وینس) اکثر خون سے پُر اور ہاتھہ پاوُن بعض دفعہ سرد ہو جاتے ہین۔ پاخانہ قبض پیشاب کم سُرخ یا گدلا جسکی تیزی کم ہو جاتی ہے۔ عضلے کمزور۔ قواے روحانی سُست اور بیمار کو اونگھہ آتی ہے چُستی اور چالاکی جاتی رہتی ہے اور بیمار بالکل پست ہمت ہو جاتا ہے۔ اِس قسم کی بیماری ہین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو بسبب زیادہ عُمر کے کمزور ہو جاتے ہین اور جنمین فضلات اچھے طور پر خارج نہین ہوتے * جنکے جسم ہین اِس قسم کی زیادتی خون کی ہوتی ہے وہ استسقا کی بیماری اور اجتماع خون کے مرضون ہین اکثر مبتلا ہو جاتے ہین اور جب یہ حالت دیر تک رہتی ہے تو بعض اعضا کی ساخت ہین نقص پڑ جاتا ہے مثلاً قلب پہیلجاتا اور جگر بڑہ جاتا ہے اور بعض دفعہ سکتہ (اپوپلکسی) یا فالج (پال سی) یا دماغ ہین کسی اور قسم کی خرابی پیدا ہو جاتی ہے *

علاج ۔ یہ حالت چونکہ زیادتی خون کے باعث پیدا ہوتی ہے تو اِسکا علاج

تنقیہ سے کرنا چاہیے مثلاً قسم اول مین فصد لین اور مرکبات انٹے - مو - نی اور نمکین
دواؤنکا استعمال کرین اور ڈوہی - جی - ٹے - لس ⁂ ایکو - نائیٹا ورہایئڈرو - سیانک ایسڈ
بہی مفید ہین - ینبو کا عرق بہی اس مرض کو نہایت فائدہ کرتا ہے اسکے استعمال سے
نبض کی طاقت اور سرعت گہٹ جاتی ہے اور مرکبات سیما اور کالچی - کم بہی اس بیماری
کو فائدہ بخشتے ہین ⁂ اگر کسی خاص حصہ جسم مین یہ حالت پیدا ہوجاوے تو وہان سے
خون لینا چاہیے - قسم دوم کے علاج مین بھی فصد لے سکتے ہین مگر بعد ہی فصد کے
مقویات اور مفرحات کا استعمال کرنا چاہیے چنانچہ عرصہ تک مرکبات سیماب ہمراہ وریٹ
اور ایلوز اور ٹراگ - زی - کم کے استعمال کرین اور تب نایٹرک ایسڈ یا آیو - ڈائیڈ اف
پو - ٹاسیم کہلاوین بعدہ ان مقویات مثلاً فولاد یا سنکو - نا - بارک اور کلمبو کا
استعمال کرنا چاہیے ⁂

اس بیماری مین غذا کی بڑی احتیاط چاہیے چنانچہ قسم اول مین غذا کم دیوین تاکہ
خون زیادہ پیدا نہ ہونے پاوے ⁂ گوشت بالکل موقوف کردین صرف دال روٹی یا چاول
اور لبقولات پر غذا کو منحصر رکہین خمر کا استعمال یک قلم بند کردین ⁂ قسم دوم میز
بہت ہی احتیاط سے غذا کو کم کرنا چاہیے اور اغذیہ گرم اور زیادہ مرغن کا استعمال ہرگز
نہ کرین ⁂ صبح شام کی ریاضت حسب طاقت بیمار کے عین مناسب ہے ⁂

مقالہ دوم

کمی خون کی

جسم کی اس حالت کو اصطلاح مین انے - میا کہتے ہین - یہ وہ حالت ہے جسمین خون رقیق
ہو اسکے سرخ کیسے کم اور سفید کیسے زیادہ ہوجاتے ہین اور خون کی مقدار گہٹ جاتی ہے

انے - میا کے معنے بڑے وسیع ہین مگر مطب مین اکثر تین قسم کے انے - میا کے بیمار آتے
ہین - اوّل وہ جنکے بدن مین خون کی مقدار کم ہوتی ہے - دوّم وہ جنکے خون کی خاصیت
مین فرق پڑجاتا ہے - سوم وہ جنکے بدن کی شرائین کامل طور پر خون سے پُر نہین ہوتین
لیکن اکثر یہ تینون حالتین ایک ہی بیمار مین پائی جاتی ہین - خون کی خاصیت مین
اس قسم کا تغیر واقع ہوجاتا ہے کہ اسمین سُرخ کیسے کم ہوجاتے ہین اور اکثر البیو - من
کی مقدار بہی کم ہوجاتی ہے - مگر خون مین پانی اور نمک کی کثرت ہوتی ہے اور سیرم
کی اسپے - سی - فک گراوٹی کم ہوجاتی ہے اور وریدون مین خون آسانی سے جم جانے
کے قابل ہوجاتا ہے ۔

اسباب - انے - میا بہتیرے سببون سے پیدا ہوسکتا ہے مگر بہاری سبب
اسکے یہ ہین کہ ایک ہی دفعہ زیادہ خون کا نکل جانا یا تہوڑے تہوڑے خون کا بار بار نکلجانا -
حفظ صحت کے قواعد کے خلاف وقوع مین آنا خاصکر ایسے مکانات مین سست پڑے
رہنا یا سرگرمی سے کام مین مصروف رہنا جنمین ہوا کی آمدورفت کا اچھا بندوبست
نہو اور مکان بند ہو کہ جسمین ہوا اور روشنی کا گزر نہ ہو - غذا کی کمی اور ایسی چیزونکا کہانا
جن سے جسم کی پرورش اچھی طرح نہو سکے - ہاضمہ کا بگڑجانا - زیادہ عرصہ تک بچہ کو
دودہ پلانا - اسہال جسم کے کسی مقام سے زیادہ عرصہ تک پیپ کا جاری رہنا -
عرصہ دراز تک مے - لے - ریا ہوا کے اثر مین رہنا جاہے تپ لرزہ ہو یا نہو مختلف قسم
کی مزمن بیماریان جنمین جسم کی پرورش مین خلل واقع ہوجاتا ہے - جیسے سل کی بیماری -
سرطان - گُردہ کی بیماریان - معدہ کا زخم - کثرت مجامعت اور حلق رنج وغم فکر وغیرہ
عرصہ تک سیسہ اور پارا اور دیگر دہاتون کا اثر جسم مین ہونا + مائیٹرل - وانو یا ایارٹک وانو
کے دہانیکے بیماری یا خود ایارٹا کا مرض - خاصکر عورتین جنکی عمر ۱۵ سے ۲۵ سال کی ہو
اس بیماری مین اکثر مبتلا رہتے ہین تب اس مرض کو کلو - روسس کہتے ہین +

نے ۔ میا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکو پر۔ نے ۔ شس انے ۔ میا کہتے ہین اسمین خون کے کیسے بکثرت ہوجاتے ہین اور یہ مرض کم علاج پذیر ہوتا ہے ؀

علامات ۔ مریض کمزور اور ادنی باعث سے اسکو غش (سِن۔ کو۔ پی) آجاتا ہے اور تہوڑی ہی محنت مین بے دم اور تہک جاتا ہے ۔ نبض کمزور اور دل دہڑکنے لگتا ہے اطراف سرد ہوک مرجاتی ہے ۔ ہاضمہ بگڑجاتا ہے ۔ پاخانہ کم اور رطوبات جسم کی بدلجاتی ہین خون اچہے طور پر پیدا نہین ہوتا اسکی ہائیت زیادہ اور ریڈ۔ کا ۔ سپکل کم ہوجاتے ہین جلد کی رنگت پہیکی اور چہرہ لبین مسوڑے اور زبان بہی پہیکی پڑجاتی ہے اور بسبب پتلا پڑجانے خون کے قلب کے مقام پر ایک آواز سُنائی دیتی ہے جسکو انے ۔ مک (مرمر) کہتے ہین ؀ عصبی افعال کو بہی اِس بیماری مین بعضدفعہ تحریک ہوتی ہے چنانچہ مریضکو آواز اور روشنی کی برداشت نہین ہوتی ۔ آنکہون کے سامنے چنگاریان اُڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہین ۔ کانون مین طرح طرح کی آوازین سُنائی دیتی ہین اور جسم مین جابجا عصبی درد پیدا ہوتے ہین ۔ سر گہومنے اور درد کرنے لگتا ہے ۔ اونگہہ آتی ہے اور بیمار بالکل پست ہمت ہوجاتا ہے ؀ بعضدفعہ آنکہہ کے پردہ قرنیہ (کار۔ نیا) مین زخم پڑجاتا ہے اور مسوڑے اور ناک سے خون جاری ہونے لگتا ہے ؀ جسم کے مختلف مقامون مین پانی جمع ہوجاتا ہے ؀

علاج ۔ چونکہ خون اس بیماری مین کم پیدا ہوتا ہے اور پتلا بہی پڑجاتا ہے اسلئے ایسا علاج کرنا چاہئے جس سے یہ باتین رفع ہون چنانچہ تجربہ سے ثابت ہے کہ مرکبات فولاد اچہی غذا ہوائے خوش مین ریاضت کرنا محنت کم اور طبیعت کو خوش رکہنا ان ساری باتون سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے لیکن انکے استعمال مین احتیاط چاہئے مثلاً اگر ہاضمہ بگڑا ہو تو غذا تہوڑی اور لطیف دین اور مقویات کے باب مین ایسی تجویز کرین جو بیمار کی طبیعت کے موافق ہو اور بشرط موافقت فولاد سب سے عمدہ مقوی دوا ہے

لیکن اسکے مختلف مرکبات کے استعمال مین احتیاط درکار ہے چنانچہ اگر معدہ قبول کریے اور دور دِ سر اور بخار نہو تو سلفٹ یا فاس - فٹ یا آیوڈائیڈ آف ایرن مناسب ہے اور ٹنکچر آف اسٹیل کا بھی استعمال کر سکتے ہین لیکن جب انکی برداشت نہو تو ہلکے مرکبات کو کام مین لاوین مثلاً ڈا - یا - لائیزڈ ایرن یا سٹ ریٹ اف ایرن اینڈ امو - نیا یا سٹ - ریٹ اف ایرن اند - کونین یا کاربونٹ اف ایرن یا اسے - ٹیٹ اف ایرن اور بیمار کو فولاد کی بالکل برداشت ہی نہو تو نباتی مقویات کا استعمال کرین مثلاً کلمبو * سنکو - نا - بارک * چرتیا - کوا - شیا وغیرہ * عصبی علامتین ظاہر ہون تو وائین امو - نیا * ایتھر اور وہی - لے - ریئن اور سنبل وغیرہ کا استعمال مناسب ہی * بیمار کو غذا مقوی دین اور تبدیل آب ہوا کراوین *

مقالہ سوم

انفلامیشن

معنے اِس لفظ کے آگ لگ اُٹھنے کے ہین - یہ وہ بیماری ہے جسکے سبب سے خون اور اعضا کی ساخت مین طرح طرح کے تغیرات پیدا ہو جاتے ہین چنانچہ یہ بات اِسکی ماہیت سے معلوم ہو جائیگی *

ماہیت تشریحی - واضح ہو کہ انفلامیشن ایک وہ حالت غیر طبعی ہے کہ جس مقام پر پیدا ہوتی ہے اُسکی ساخت اور فعل مین فتور پڑجاتا ہے خون اور عروق شعریہ (کے - پے - لے - ریز) کیحالت بھی متغیر ہو جاتی ہے اور اکثر اُس مقام پر یہ چار علامتین پیدا ہوتی ہین - سُرخی (یعنے ریڈ - نس) ورم (یعنے سوے - لنگ) درد (یعنے پین) اور گرمی (یعنے ہیٹ) * اور اِس مرض کا اثر چونکہ سارے

جسم پر ہوتا ہے تو تہوڑا بہت بخار بھی ہو جاتا ہے جسکو انفلامٹری فیور بولتے ہین۔
فرض کرو کسیکی جلد مین کوئی کانٹا چُبھا اگرچہ اثر اسکا اُس مقام کے ہر ایک جزو پر ہوگا
لیکن وہان کے اعصاب ہی زیادہ تر متاثر ہو جائینگے۔ پس اسیواسطے کانٹے کے چُبھتے
ہی پہلے درد ہوا کرتا ہے اور تب وہان پر خون کا غلبہ ہوتا ہے جس باعث باریک
شرائین اور عروق شعریہ کی نالی تنگ ہو جاتی ہے لیکن تہوڑے ہی عرصہ بعد وہ
رگین پہیلکر مفلوج ہو جاتی ہین اسلئے جون جون خون زیادہ آتا جاتا ہے وہ رگین
زیادہ تر پہیلتی جاتی ہین لیکن جب بہت زیادہ پہیلجاتی ہین تب خون کا دورہ
سست پڑجاتا ہے اور مائیت اُسکے مقام ماؤف کی ساخت مین تراوش پانے
لگتی ہے + پس یہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے انفلامیشن کا **درجہ اول** کہلاتا ہے
یعنی اس درجہ کے اندر مقام سقیم مین خون زیادہ آتا ہے اُسکا دورہ نہایت تیز ہو جاتا
ہے اور اُسکی مائیت رگون کے مسامات سے تراوش پاکر مقام مرض کی ساخت مین
نفوذ کر جاتی ہے۔ اگر اس درجہ مین وہ کانٹا نکل جاوے تو وہ مقام بہی اپنی اصلی
حالت پر آسکتا ہے ورنہ انفلامیشن درجہ دوم مین منتقل ہو جاتا ہے ⁂

درجہ دوم۔ مقام مذکور کی شرائین پہیلنے اور زیادہ تڑپنے لگتی ہین اور وہانپر
خون جون جون زیادہ آتا جاتا ہے باریک شرائین اُسکے بوجہ سے ناچار ہوکر زیادہ
پہیلجاتی ہین اور خون گاڑہا ہو جاتا ہے اُسکا دورہ سست اور مائیت اور فائی برین
اُسکی بہ نسبت درجہ اول کے زیادہ تر تراوش پانے لگتی ہے + پس یاد رہے کہ اس
دوسرے درجہ مین شرائین کی تڑپ تیز ہو جاتی ہے لیکن خون کا دورہ سست اور
رگین چونکہ خون سے بہت پُر ہو جاتی ہین اسلئے اُنکی طاقت انقباض جاتی رہتی ہے
اور وہان کے خون کی خاصیت بہی بدلجاتی ہے کیونکہ مقدار اُس خون کے فائی برین
کی زیادہ ہو جاتی ہے اور اُسکی مائیت اب کثرت سے تراوش پانے لگتی ہے اور مقام

ماؤف کے فعل اور پرورش مین بہی فتور پڑجاتا ہے + اگر اس حالت مین بھی
کانٹا نکال لیا جاوے تو مرض رفع ہوسکتا ہے ورنہ درجہ سوم یعنے خاص انفلامیشن کے
آثار پیدا ہونے لگتے ہین +

درجہ سوم - یعنے خاص انفلامیشن - جو جو تغیرات خون کے درجہ دوم مین شروع ہوئے
تہے اب کامل ہوجاتے ہین - اور باریک رگین بھی اب خون سے خوب پُر ہوجاتی ہین
اُنکی طاقت انقباض اور انبساط کی جاتی رہتی ہے اور خود اُنکی ساخت مین ایسا تغیر
پیدا ہوجاتا ہے - کہ وہ اب بالکل یا قریب گلنے کے ہوجاتے ہین - خون کا دورہ جو
پہلے صرف سست تہا اب رُکتا جاتا ہے اور عروق شعریہ سرخ اور سفید خون کے کیسولز
سے پُر ہوجاتے ہین - مائیت خون کی اب کثرت سے بہنے لگتی ہے اور ملایم رگون کے
پہٹ جانے سے خون بہنے بہی لگتا ہے اور اب پیپ پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے
اور مقام ماؤف کی ساخت بہی گلنے لگتی ہے + غرض خاص مقام انفلامیشن مین خون
بالکل ٹہیر جاتا ہے مگر اُسکے گرد دورہ خونکا نہایت تیز ہوجاتا ہے اور جبتک انفلامیشن
رہتا ہے تبتک نہ تو لمفاٹکس اور نہ وریدین اُس مقام کے مادہ کو جو بسبب انفلامیشن
کے پیدا ہوتا جاتا ہے جذب کرتے ہین لیکن جسوقت مرض رفع ہونے لگتا ہے اُسوقت
مادہ بہی کم پیدا ہوتا ہے اور جسقدر پیدا ہوا ہے وہ جذب ہونے لگتا ہے جس باعث
مرض کا مقام اکثر حالتِ اصلی پر آجاتا ہے مثلاً جب سیرس ممبرین مین انفلامیشن ہوتا
ہے تب ایک مادہ آبی اُس پردہ کے جوف مین کثرت سے پیدا ہونے لگتا ہے اور تا
ایام مرض یا تو وہ مادہ اُتنا ہی رہتا ہے جتنا پہلے تہا یا بڑہنے لگتا ہے جب انفلامیشن
رفع ہونے لگتا ہے اور وہ مقام حالتِ اصلی پر آجاتا ہے تب وہ مادہ بہی کم ہوتا جاتا
ہے اور تہوڑے ہی عرصہ مین بہت ہی کم ہوجاتا ہے +

تغیرات خون بسبب انفلامیشن کے - اول لائی کوار سنگوی نِس کے مقدار

زیادہ ہوجاتی ہے اور اُسکے سیرم یعنے مائیت مین البیومن زیادہ ہوتا ہے +
دوم مقدار رقائی - برین کی بہ نسبت سُرخ کارپسکل کے زیادہ ہوتی ہے اور سیرم
کم ہوجاتا ہے + سوم سُرخ کارپسکل کی تعداد گھٹ جاتی ہے اور اُنکے آپسمین جُڑجانے
کی استعداد زیادہ ہوجاتی ہے + چہارم سفید کارپسکل کی تعداد اکثر زیادہ ہوجاتی
ہے خلاصہ خاص انفلامیشن کا یہ ہے کہ خون حالت اصلی سے بہت بدلجاتا ہے اور
بعوض دورہ کرنے کے ٹہیر جاتا ہے + عروق شعیریہ خون سے اسقدر پُر ہوجاتی ہیں
کہ اُنکی طاقت انقباض اور انبساط کی جاتی رہتی ہے اور اُنکا پردہ ملائم ہوکر گلنے
لگتا ہے + مقام مرض کے قرب کا دوران خون تیز ہوجاتا ہے + لائیکوارسنگوئی
نس کثرت سے خارج ہوتا ہے + بسبب پہٹ جانے عروق شعیریہ کے بیماری کے
مقام مین خون بہ جاتا ہے + اُس مقام کی قوت جاذبہ جاتی رہتی ہے اور اُس
کی پرورش اور فعل مین فتور پڑجاتا ہے + پیپ پیدا ہوجاتی ہے اور مقام مرض
کی ساخت گلنے لگتی ہے +

علامات خاصہ انفلامیشن کی - واضح ہو کہ چار علامتون سے انفلامیشن
پہچانا جاتا ہے اول رُڈ - نیس یعنے سرخی + دوم سوے - لنگ یعنے ورم + سوم
ہیٹ یعنے حرارت + چہارم پین یعنے درد + لیکن ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ جب
کسی مقام مین انفلامیشن ہوتا ہے تو صرف اُسی مقام پر اس مرض کا اثر محدود رہتا ہے
بلکہ بقول سعدی رحمۃ اللہ **بیت**

چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار

اثر اس مرض کا سارے جسم پر نمایان ہوتا ہے چنانچہ اسیواسطے انفلامیشن کی بیماری میں
علاوہ اُن چار علامتون کے جو خاص مقام مرض پر پیدا ہوتی ہین بیمار کو بخار بھی
ہوجاتا ہے جسکو اصطلاح مین انفلامٹری فیور کہتے ہین +

علامات عامہ - علامات اس بخار کی بعینہٖ مثل اَور بخارون کے ہوتی ہین لیکن شدت کا زیادہ یا کم ہونا اُس بافت پر منحصر ہے جو انفلامیشن مین مبتلا ہو - انفلامیشن مین جب پیپ پڑنیوالی ہوتی ہے تب بیمار کو لرزہ ہوتا ہے + اب ہم اُن چارون علامتون کا بیان الگ الگ کرتے ہین جو انفلامیشن کے خاص مقام پر ہوتی ہین

اول - رِڈ - نِس یعنے سُرخی - جب ہم انفلامیشن کی ماہیت کو دیکھتے ہین تو سبب اس سرخی کا ہم کو صاف معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ہم نے دیکھا کہ جس مقام مین انفلامیشن ہوتا ہے وہان پر خون زیادہ آتا ہے اور یہ کہ سبب نکلجانے اسکی مائیت کے خون گاڑھا بھی ہو جاتا ہے پس اسواسطے وہ مقام سُرخ نظر آتا ہے + مگر انفلامیشن کی سرخی مین ایک بات نرالی یہ پائی جاتی ہے کہ یہ سُرخی نتو دفعتہً رفع ہو جاتی ہے اور نہ بڑھ جاتی ہے بلکہ جبتک مرض رفع نہین ہوتا تبتک ایکسان قائم رہتی ہے لیکن تا وقتیکہ اَور تینون علامتین نہ پائی جاوین صرف اس سرخی کے ہونے سے کسی مقام پر انفلامیشن کا ہونا ثابت نہین ہوتا +

دوم سوے - لِنگ یعنے ورم - انفلامیشن کا مقام سوج جاتا ہے - اسکا بھی سبب عیان ہے کیونکہ مقام انفلامیشن مین خون کا زیادہ ہونا ہی کافی سبب ورم کا ہی لیکن قطع نظر اسکے مقام مذکور کی ساخت مین درجہ اول کے اندر سیرم بھی تو تراوش پاتا ہے اور درجہ دوم مین فائی - برین جو ایک نہایت گاڑھا جزو خون کا ہے اور درجہ سوم مین علاوہ فائی - برین کے خون اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے + یاد رہے کہ خاص مقام انفلامیشن کا ورم دبانے سے ملائم محسوس ہوتا ہے کیونکہ وہان پر خون اور پیپ ہوتی ہے مگر اُسکے گرد کا ورم سخت اور دبانے سے رفع نہین ہوتا اور بہ نسبت اگلے ورم کے زیادہ پہیلا ہوا اور اکثر کمتر اونچا ہوتا ہے کیونکہ یہان پر خون سے فائی - برین نکلکر جمع ہو جاتا ہے لیکن ان دونو مقامون کے گرد جو ورم ہوتا ہے وہ ملائم اور اُسکے دبانے

سے وہاں پر اُنگلیون کے داغ پڑجاتے ہین اور یہ ورم بہ نسبت اگلے دونو مقامون کے زیادہ تر پھیلا ہوا بھی ہوتا ہے کیونکہ وہان پر خون کا سیرم ہوتا ہے ٭ لیکن صرف ورم کے ہونے سے انفلامیشن ثابت نہین ہوتا اَور علامتون کا ہونا بھی ضروریات سے ہے کیونکہ صرف تہیج دا۔ڈسی۔ما) کے ہونے سے بھی ورم ہوجاتا ہے لیکن وہان پر انفلامیشن نہین ہوتا ٭ ایک اَور بات اِس ورم کی نسبت ہم یہ بھی بتلانا چاہتے ہین کہ انفلامیشن کا ورم رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہے اور تھوڑے عرصہ کا ہوتا ہے نہ کہ دفعتہً جیسے ورم فتق (یعنے ہرنیا) یا کسی جوڑ کے اُکھڑ جانے سے وہ مقام جوڑ کا پھول جاتا ہے ٭

سوم ہیٹ یعنے حرارت - انفلامیشن کا مقام بہ نسبت صحیح مقامات جسم کے حقیقت مین زیادہ تر گرم ہوتا ہے کیونکہ حالت صحت مین سینہ اور بغل پر ۹۸ سے ۱۰۰ درجہ تک کی حرارت غریزی ہوتی ہے اور اطراف مین کچھ کم لیکن انفلامیشن کے مقام پر ایسا تجربہ کیا گیا ہے کہ حرارت غریزی ۱۰۱ یا ۱۰۴ یا ۱۰۵ یا ۱۰۷ درجہ تک کی بڑھ جاتی ہے ٭ سبب اِسبات کا عیان ہے کیونکہ حالتِ صحت مین جو حرارت پائی جاتی ہے وہ عروق شعریہ کے اندر خون کے متغیر ہونے سے پیدا ہوتی ہے - پس انفلامیشن کے مقام کی عروق شعریہ مین چونکہ خون کی کثافت (یعنے کاربن) اور اک۔سے۔جن مین تبادلہ نہایت جلد جلد اور تیزی سے ہوتا رہتا ہے اسواسطے چھونے سے وہ مقام بہ نسبت صحیح جسم کے زیادہ تر گرم معلوم ہوتا ہے ٭ مزید برین مقام ماؤف کے اعصاب حسسہ بھی چونکہ مرض مین شامل ہوتے ہین تو انکے بھی فعال کو تحریک ہوتی ہے اسواسطے مریضکو زیادہ گرمی معلوم ہوتی ہے - پس یاد رہے کہ انفلامیشن کی حرارت کسیقدر تو اصلی ہوتی ہے کہ جو چھونے یا بذریعہ آلہ تھرما۔میٹر کے محسوس ہوتی ہے اور کسیقدر اعصاب کے فعل کے بگڑجانے سے پیدا ہوتی ہے کہ جسکو صرف بیمار ہی معلوم کرسکتا ہے ٭ لیکن ثبوت انفلامیشن کیواسطے علاوہ اِس علامت کے اَور بھی علامتون کا ہونا ضرور ہے انفلامیشن

کی گرمی برخلاف اور قسم کی حرارت کے اکثر قائم رہتی ہے ٭

چہارم پین یعنے درد - انفلامیشن کے مقام پر درد بھی ہوتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ خون کے زیادہ آنے اور اُس مقام مین لمف اور سیرم کی تراوش پانے سے وہان کے اعصاب دب جاتے ہین اسواسطے وہ درد کرنے لگتے ہین علاوہ اسکے چونکہ مقام مرض کی رگون مین خون زیادہ آتا ہے اسلئے دل کی ہر ہر حرکت مین وہ بڑہتی دلبی بھی ہو جاتی ہین نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ وہ باریک اعصاب کی شاخین جو واسطے حس وحرکت کے اُن رگون کے پردو پر پہیلے ہین (وا-سا-وی-سوُ-رَم) رگہاے مذکورہ کے پہیلنے اور بڑہ جانے سے وہ بہی کسیقدر تن جاتی ہین اور درد کرنے لگتی ہین ٭ لیکن ماسوائے انفلامیشن کے درد اور سبب سے بھی پیدا ہو سکتا ہے مثلاً صرف تشنج اور خراش سے بہی درد ہو جاتا ہے لیکن تشنجی درد عین ابتدا ہی سے تیز ہوتا ہے اور اگرچہ مدت مرض مین تہوڑا بہت کم بہی ہو جاتا ہے پر شدت اسکی جتنی ابتدا مین ہوتی ہے اُس سے زیادہ نہین بڑہتی برعکس اسکے انفلامیشن کے سبب سے جو درد پیدا ہوتا ہے وہ پہلے تو کم مگر بتدریج بڑہتا جاتا ہے تاوقتیکہ یا تو بیماری رفع یا مقام ماؤف مُردار نہ پڑجاوے علاوہ ازین تشنجی درد کو دبانے سے اکثر آرام آجاتا ہے لیکن انفلامیشن کے درد کو دبانے کی برداشت بالکل نہین ہوتی مثلاً قولنج مین شکم کو جتنا دبایئے اُتنا ہی آرام آجاتا ہے لیکن مرض پے-ری-ٹو-نائی-ٹِس مین ذرا سا چہونا بہی قیامت دکہلا دیتا ہے اور عصبی دردون کا حال یہ ہے کہ مثل تشنجی درد کے ابتدا مین یہ بہی شدید ہوتی ہین لیکن پہر کم ہو جاتے ہین اور اکثر نوبت بنوبت ظاہر ہوتے ہین لیکن انفلامیشن کا درد شاید کسیوقت ذرا کم ہو جاوے پر نوبتی نہین ہوتا - اور جب یہ درد دفعتہً غائب ہو جاتا ہے تو پہر نہین لوٹتا کیونکہ مقام ماؤف مُردار پڑ جاتا ہے ٭ پس یاد رہے کہ انفلامیشن کا درد پہلے خفیف اور بعد ازان بڑہتا جاتا ہے اور جبتک یا تو بیماری رفع نہو یا عضو سقیم مُردار نہ پڑجائے

یکسان رہتا ہے ÷

اسباب - سبب انفلامیشن کے دو حصوں مین منقسم ہین ایک پری ڈسپو-زنگ اور دوسرا اکسائی-ٹنگ کاز ÷

اول - پری-ڈسپو-زنگ کاز - کل یا کسی خاص مقام جسم مین زیادہ خون کا ہونا - کل یا کسی خاص مقام جسم کا کمزور ہو جانا ÷

دوم اکسائی-ٹنگ کاز - تیز چیز کا لگنا اور ضربہ و زخم گرمی اور سردی و ہوا - زیادہ مشقت - کسی زہر کا جسم کے اندر سرایت کرجانا ÷

نتائج انفلامیشن کے - اوّل - رفع ہوجانا انفلامیشن کا جسکو اصطلاح مین ری زولیوشن کہتے ہین - جب انفلامیشن اول اور دوم درجہ مین ہوتا ہے تب علاج سے یہ نتیجہ حاصل ہوسکتا ہے لیکن تیسرے درجہ مین یہ ممکن نہین کہ ری-زو-لیوشن ہو اور عضو ماؤف کی ساخت یا فعل مین کسی طرح کا نقص نہ رہ جاوے ÷

دوم - مقام مرض مین یا تو سیرم یا فائی-برین یا دونو باہم پیدا ہو سکتے ہین ÷

سوم - پیپ کا پیدا ہونا - جب کسی عضو اندرونی مین انفلامیشن ہوتا ہے اور اسمین پیپ پڑنیوالی ہوتی ہے اسوقت یہ علامتین ظاہر ہوتی ہین کہ سارے جسم مین لرزہ ہوتا ہے اور کثرت سے پسینہ آتا ہے - نبض سریع اور سخت ہوجاتی ہے - زبان کانپتی ہے اور اسپر ایک بدبودار اور بدرنگ تہ جم جاتی ہے اور وہ سخت اور خشک ہوجاتی ہے - پیشاب کم اور سرخ رنگ کا اور بدبودار آتا ہے - بعض دفعہ دست آنے لگتے ہین یا قبض ہوجاتا ہے - بیمار بے چین اور چہرہ اسکا فکرمند ہوجاتا ہے اور نفس جلد جلد لیتا ہے - سینہ پر بوجھ معلوم ہوتا ہے اور بعض دفعہ ہذیان بھی ہوجاتا ہے ÷

چہارم - چوتھا نتیجہ انفلامیشن کا یہ ہوتا ہے کہ مقام ماؤف مین زخم پڑجاتا ہے ÷

پنجم - بافستون کا طلائم ہوجانا یعنے صاف ننگ ہو

ششم - وہ مُردار بھی پڑ جاتا ہے ٭

اقسام انفلامیشن کے - انفلامیشن تین قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ یعنی حاد - دوسرا سب اکیوٹ یعنی کچھہ کم تیز - اور تیسرا کرانک یعنی مزمن قسم حاد کی بیماری شدید ہوتی ہے اور اُسکی علامات خاصہ اور عامہ نہایت تیزی سے اور جلد ظاہر ہو کر نتیجہ نیک یا بد جلد پیدا کر دیتی ہین - لیکن قسم مزمن کی علامتین ابتدا ہی سے خفیف اور عرصہ تک اُنکا نتیجہ نہین پیدا ہوتا - اور اس قسم کے مرض مین بہت کم پیپ پڑتی ہے اور بمقام مرض شاذ و نادر مُردار پڑ جاتا ہے ٭

بیان اُن اختلافات کا جو جسم کی مختلف بافت کے انفلامیشن مین پائے جاتے

ہین جسم کی ہر ایک ساخت کا انفلامیشن ایک ہی طور کا نہین ہوتا بلکہ کچھہ نہ کچھہ اختلاف ضرور پایا جاتا ہے چنانچہ ارِی - او - لر ٹے یشو مین جب انفلامیشن ہوتا ہے تب اکثر محدود دنبل پیدا ہوتے ہین اور اس ساخت مین بسبب کہچاوٹ کے درد زیادہ ہوتا ہے مگر بعض دفعہ محدود دنبلون کے عوض اس ساخت کا انفلامیشن پہیلجاتا ہے جیسے ارِی - سے - پے - لَس مین ہوا کرتا ہے ٭

جسم کے بڑے بڑے غدود اور ٹہوس اعضاے کا انفلامیشن مثل ارِی - او - لر ٹےیشیو کے ہوتا ہے یعنے اگر ری - زو - لیو - شن نہو تو پیپ پڑکر دُنبل پیدا ہوجاتا ہے جیسے جگر اور دماغ کے انفلامیشن مین ہوا کرتا ہے مگر شُش مین دُنبل بہت ہی کم پیدا ہوتا ہے ٭ اور پہیپہڑے کی ساخت مُردار بہی بہت کم پڑتی ہے اور جگر تو مُردار پڑتا ہی نہین اور گردون مین بہی بہت ہی کم گنگ - رین ہوتا ہے ٭

کرانک انفلامیشن کے باعث ارِی - او - لر ٹے یشو موٹا ہوکر سخت ہوجا سکتا ہے اور یہی حال اندرونی اعضاے کا بہی ہو سکتا ہے کہ جب وہ جلد کے نیچے یا سیرس یا میوکس ممبرین کے نیچے واقع ہوتے ہین ٭

سی۔رس ممبرین مین جب انفلامیشن ہوتا ہے تب نہایت شدت کا تیز درد ہوتا ہے۔نبض سخت چلتی ہے۔خون کے سُرخ کیسے آپسمین جُڑجاتے ہین + یہ انفلامیشن پہیلنے کیطرف مایل رہتا ہے اور اسمین خون کا سیرم اور لمف اخراج پاتا ہے +
بعض دفعہ جب انفلامیشن نہایت شدید ہوتا ہے یا مرض کے مقام مین ہوا کا گزر ہوتا ہے تب پیپ بہی پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ بات اکثر نہین ہوتی بلکہ اِس پردہ کے انفلامیشن مین لمف اور سیرم ہی اکثر پیدا ہوتا ہے + اِس انفلامیشن مین لمف کے کاذب پردے بہی بنجاتے ہین اور مقابلہ کی سطحون کو آپسمین جوڑ دیتے ہین۔بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ پردہ کی شکل نہ بنکر لمف کے چہوٹے چہوٹے دانے بنجاتے ہین +

سائنو۔وی۔ال ممبرین۔یہ پردہ بہ نسبت سی۔رس ممبرین کے انفلامیشن کی بیماری مین کمتر مبتلا ہوتا ہے اور اُسکے انفلامیشن مین لمف شاذ و نادر پیدا ہوتا ہے اسواسطے اِسکے دونو مقابلہ کی سطح آپسمین بہت کم جُڑجاتی ہین۔چنانچہ اسیواسطے جب جوڑون مین انفلامیشن ہوتا ہے تو سائنو۔وی۔ال ممبرین کے آپسمین جُڑجانے سے وہ جوڑ نہین جُڑجاتے بلکہ جب اُس سائنو۔وی۔ال ممبرین کی سطحون پر زخم پڑکر انگور پیدا ہوتے ہین تب البتہ وہ جوڑ جُڑجاتا ہے +
سائنو۔وی۔ال ممبرین کی تہیلی مین پیپ شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے الّا بسبب ضرب یا زخم کے جب جوڑ کے اندر ہوا داخل ہو جاتی ہے + اِس پردہ کے انفلامیشن مین سیرم بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے +
جلد پر جب انفلامیشن ہوتا ہے تب طرح طرح کے نتایج پیدا ہوتے ہین چنانچہ کبہی جلد بہت سُرخ ہو جاتی ہے جیسے مرض اری۔ثہی۔ما مین ہوا کرتا ہے اور کبہی اُس کی بیرونی فرد کے

پہنچے صرف سیرم ہی پیدا ہوتا ہے اور کبھی پیپ پڑجاتی ہے وغیرہ ٭

میو کس ممبرین - اِس پردہ مین اُڑ ہے سیو (جوڑ نیوالا) انفلامیشن نہین ہوتا جیسے سیرس پردون مین ہوا کرتا ہے اِسمین حکیم مطلق کی کاریگری یہ ہے کہ سیرس ممبرین کے طور پر اگر میو-کس ممبرین کے انفلامیشن مین بھی لمف پیدا ہوتا تو اُسکی دونو سطحین آپسمین جُڑ جاتین تب مریض کا بچنا محال ہوجاتا کیونکہ ہوا کی نالیان بند ہوجاتین - نائیزہ مسدود ہوجاتا اور رودون کی نالیان مُڑجاتین کسواسطے کہ جسم کے یہی تینون مقام ہین جنکا تعلق باہر کی ہوا سے ہے اور جنپر میو-کس پردہ چسپان ہے ٭ بلکہ میو-کس پردہ کے انفلامیشن مین یا تو سیرم پیدا ہوتا ہے یا لیسدار میو-کس (بلغم) یا پیپ یا خون بہ جاتا ہے مگر ہان بعضدفعہ انفلامیشن کے سبب سے ایک شے نہایت مشابہ لمف کے پیدا ہو بھی جاتی ہے جیسے کروپ اور ڈفتھیریا کی بیماری مین ٹریکیا اور برانکیا کے اندر اور ایسافیگس (مری) اور رودہ اور نائیزہ مین مگر اِس لمف مین اور اِسمین کئی باتون کا فرق ہے جو سیرس ممبرین کے انفلامیشن مین پیدا ہوتا ہے - چنانچہ یہ ملائم ہوتا ہے - پردہ کی سطحون کو عرصہ تک مضبوطی سے جوڑ نہین دیتا بلکہ سیرم یا پیپ کے ذریعہ پردے کی سطحون سے کسیقدر الگ رہتا ہے اور اِس لمف مین نشو و نما کی بھی طاقت نہین پیدا ہوتی ہے جیسے سیرس ممبرین کا لمف ہوا کرتا ہے ٭ غرض تا وقتیکہ اِسمین زخم نہ پڑجائین میو-کس ممبرین کے مقامات آپسمین جُڑ نہین جاتے ٭ میو-کس اور سیرس پردون کے انفلامیشن کے درد مین بھی فرق ہے چنانچہ میو-کس پردہ کے انفلامیشن مین درد اکثر دھیما ہوتا ہے بجز اُن تینون مقامات کے مخرجون مین جہان یہ پردہ جلد کے ساتھہ ملجاتا ہے مثلاً دہن اور گلو اور فے-رنگس اور ریکٹم اور نائیزہ اور عورت کی شرمگاہ ٭ اور جیسے میو-کس پردہ کے انفلامیشن مین درد کم ہوتا ہے ویسے ہی بہ نسبت سیرس پردہ کے اِسمین بخار بھی کم ہوتا ہے ٭

مس-کیو-لر ٹے-شیو (عضلاتی ریشہ) اِس ریشہ مین انفلامیشن بہت
کم ہوتا ہے اور اسکی رگون سے سیرم اور لمف بہت کم تراوشس پاتا ہی مگر مسل پر انفلامیشن
کا اثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسکے اینٹھنے کی طاقت جاتی رہتی ہے ✣

آر-ٹیریز (شراین) شراین مین جب انفلامیشن ہوتا ہے تب لمف بہی پیدا ہوتا
ہے اور انکے اندر کا خون جم جاتا ہے مگر پیپ اکثر نہین پڑتی - اور شراین مین انفلامیشن بہی
آسانی سے نہین ہوتا الا ضرب و زخم کے باعث ✣ اور شراین مردار بہی شاذو نادر
پڑتی ہین ✣

علاج - ناظرین جسوقت انفلامیشن کی ماہیت کو ٹہ ہینگے تو اسکے علاج کا بہی اصول
نکالینگے کہ اِس بیماری مین مقام ماؤف مین چونکہ حد سے زیادہ خون آتا ہے اور
سارے جسم کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور بخار بھی ہوتا ہے تو ایسی تدبیر کرنی
چاہیے جس سے وہ خون ہٹ جاوے اور دورہ آسکا کمزور ہو جاوے اگرچہ یہ اصول
ازروے قیاس کے درست ہے تاہم تجربہ کی شہادت اسکے مخالف ہے کیونکہ
اطبا کا اسبات پر اتفاق ہے کہ جب انفلامیشن کا علاج مضعف دوا یا مضعف
ترکیبون سے کیا جاتا ہے تب اس سے نقصان ہوتا ہے - اور یہ بات ہم روزمرہ اپنے
تجربہ مین بہی دیکھتے ہین کہ جب نیو-مو-نیا یا پلو-ری-سی کی بیماری کا علاج فصد اور
ٹار-ٹار اے-مٹک یا کیا-لو-مل سے کیا جاتا ہے تب بعوض رفع ہونے کے بیماری
بڑہتی جاتی ہے - اور مریض کمزور ہوتا جاتا ہے اور جب ان بیماریون کا علاج مقویات
سے کرتے ہین تب مرضکو شفا ہو جاتی ہے - یہ باتین دو طور سے حاصل ہوسکتی ہین ایک
تو پرہیز اور دوسرے دوا سے چنانچہ انفلامیشن کے علاج مین ان باتونکا پرہیز چاہیے
کہ اول غذا ایسی ہونی چاہیے جس سے خون پیدا ہونے پاوے اور پلانا ایسی چیزون کا
جو سرد ہون - انکو تہوڑی تہوڑی مقدار مین اور باربار دینا چاہیے ✣ دوم آرام چین

روحانی اور جسمانی ۔ سوم رہنا ایسے مکان مین کہ جسمین ہوا کی آمد و رفت اچھی ہو اور جو شب و روز یکسان درجہ پر گرم ہو ۔ دوم دوا ۔ مثلاً خون نکالنا ۔ جلاب دینا اور مرکبات انٹے ۔ مو ۔ نی اور سیماب اور فیدون ارادویات کہا ریاٹمکین کا استعمال کرنا ۔ یہ دونو قسمین علاج کی علاج عامہ مین داخل ہین علاج خاصہ کا ذکر نیچے ہوگا ۔ اگرچہ یہ اصول علاج کا جو ناظرین نے نکالا ہے درست ہے لیکن اسکو کام مین لانے کے لئے کئی باتون کا لحاظ رکھنا چاہئے جنکا ذکر ہر ایک کی نسبت الگ الگ کیا جاویگا ۔

اول خون نکالنا ۔ یہ بات دو طور سے حاصل ہو سکتی ہے ایک تو فصد اور دوسرے حجامت (کپنگ) یا جوکون کے لگانے سے ۔ اول بیان فصد کا ۔ جب کسی رگ مین شگاف دیکر خون لیتے ہین تب اُس عمل کو فصد کہتے ہین ۔ فصد کے لینے سے کُل جسم کا دوران خون سُست ہو جاتا ہے اور مریض کمزور ۔ پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس عمل سے کمال درجہ کا ضعف پیدا ہوتا ہے ۔ اب ہم کو دیکھنا چاہئے کہ فی زمانناً ہم اِس عمل کو جو اشد درجہ کا مضعف ہے انفلامیشن کے علاج مین کام مین لاسکتے ہین یا نہین اور جو لاسکتے ہین تو کن کن حالتون مین اور کسوقت ۔ یہ بات ہمارے دیکھنے کی ہے اور اسکو عرصہ بہی کل ۲۰ برس کا گزرا ہوگا کہ اطبائے اہل فرنگ تہوڑی سی بات کیواسطے فصد لیا کرتے تھے اور کسی مرض شدیدہ کے علاج مین تو تامل ہی نہین کرتے تھے پھر ایک زمانہ ہم نے یہ بہی دیکھا کہ چرچا اِس عمل کا اِسقدر کم ہوگیا کہ فلاطون زمان اِس بندہ کے اُستاد جناب مستطاب ایڈورڈ گوڈیو صاحب مرحوم و مغفور ہم کو مطب کیوقت یہ فرمایا کرتے تھے کہ جیسے تمہارے اسلام مین بعض اشیاء حرام ہین اور اُنکا کہانا منع لکھا ہے الا اشد ضرورت کیوقت اسیطرح پر تم فصد کو بھی سمجھو یعنی ہرگز فصد نہ لینا تاوقتیکہ اُسکی نہایت ضرورت نہو ۔ ایام طالب علمی مین ہم نے کُل عمل جراحی کے اپنے ہاتھ سے کئے ۔ ٹانگ بہی کاٹی اور ہاتھ بہی کاٹا

پتہری بہی لگالی لیکن کبہی کبہی فصد نہین لی + جب فارغ التحصیل ہوکر مدرسہ سی نکلے اور مریضون کا علاج و معالجہ بطور خود کرنے لگے اور جون جون تجربہ حاصل ہوگیا تصدیق اپنے استاد صاحب کے قول کی ہوتی گئی حقیقت مین فصد بُری چیز ہے اور ہم ہندوستانیون کو یہ نہایت ناموافق پڑتی ہے بفضل خدا ہم کو نہایت وسیع میدان تجربہ کا ہاتھہ آیا ہے کہ جس سے ہر روز یہ بات حاصل کرتے ہین کہ جن انفلامیشن کی بیماریون کی نسبت کتابون مین فصد کے لئے تاکید لکھی ہے اُنکو ہم ایسے علاج سے رفع ہوتے دیکھتے ہین جس سے خون پیدا ہوتا ہے مثلاً ذات الجنب (یعنے مرض پلو-رہی سی) اور ذات الریہ (مرض نیو-مو-نیا) کے ابتدا و رجون مین اگلی کتابون کے اندر فصد کی نہایت تاکید کی ہے اور اطبا روپیسی تو اب بہی ادنی سی بات کے لئے لہو کی متمین مرہ دیکر لوگونکی فصدین کہلواتے ہین مگر اپنا تجربہ ان سارون کے خلاف ہے ہم نے ابتک کسی بیمار کی کبہی فصد نہین لی بلکہ برعکس اسکے امراض مذکورۂ بالا کا علاج شروع سے لے کر انتہا تک مقویات سے کرتے ہین اور بفضل خدا اُنکو شفا ہوجاتی ہے + حقیقت تو یہ ہے کہ آجکل فصد مضر پڑتی ہے جس کسیکی فصد لیجاتی ہے اُسکو ہم نے کبہی پنپتے نہین دیکہا ساری عمر کیواسطے وہ شخص دائم المریض ہوجاتا ہے + اگرچہ ہماری رائے فصد لینے کے بالکل برخلاف ہے لیکن صرف بخیال اسکے کہ شاید انفلامیشن کے علاج مین کسیوقت فصد کی نہایت ضرورت ہو اسواسطے اِس عمل کے باب مین چند احتیاطین بتلاتے ہین ۰

اول فصد لینے کیوقت مرض کی شدت او قسم اور مریض جس ملک اور موقع پر ہو اُسکا لحاظ رکہکر فصد لینی چاہیے +

دوم - جب انفلامیشن کی بیماری جسم مین کسی زہر کے سرایت کرجانے سے پیدا ہوا ُس وقت یا تو فصد بالکل نہ لین یا صرف تہوڑا ہی خون نکالنے پر اکتفا کرین کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ

جسم کے اندر جب کوئی زہر سما جاتا ہے تو چاہیے کچھ ہی کیجیئے اپنا اثر وہ ضرور پیدا کرتا ہو
پھر فصد لینے سے کیا حاصل ❊

سوم - انفلامیشن کی علامات خاصہ و عامہ کی شدت اور دور کو بغور ملاحظہ کرین اور
تب اگر مناسب سمجھین تو فصد لین ❊

چہارم - انفلامیشن کے عین ابتدا مین کہ جب عضو ماؤف کی ساخت مین فائی - برین
تراوش نہ پائی ہو فصد کے لینے سے فائدہ متصور ہے ❊

پنجم - جب علامات انفلا - مٹری فیور کی نہایت شدید ہون اور مرض ایسے آدمی کو
ہوجائے جسکی صحت مین پہلے کسیطرحکی خرابی نہ آئی ہو تب فصد لے سکتے ہین ❊

ششم - لیکن ابتدا مرض مین اگر انفلا - مٹری فیور کے آثار خفیف ہون کہ جس سے بیماری
پہلے درجہ سے بغیر اطلاع یابی حکیم کے بڑہ گئی ہو یا جب یہ مرض کسی کمزور آدمی کو ہوجاوے
یا جب ساتھ اس بیماری کے کوئی عضو اندرونی بہی شریک ہوگیا ہو یا جب بخار مذکور
کی علامتین کمزوری کی بارزدی ہون تو ان حالات مین ہرگز فصد نہ لین ❊

ہفتم - اگر بخار شدت کا ہو اگر تشخیص تمہاری اسبات پر درست ہو کہ عضو ماؤف مین
خون کا نہایت غلبہ ہے اور خون اُسکی ساخت مین ٹہر گیا ہے اور اُسکی رگین خون سے
اسقدر پُر ہین کہ پہٹنے والی ہین یا پہٹ گئی ہین اور ان سے خون نکلکر عضو مذکور کی
ساخت مین بہ گیا ہے اور اُس خون مین تغیر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے مگر ہنوز درجہ
غایت کو نہین پہونچا اور اگر بیمار کو فصد کی برداشت بہی ہے تو فصد لینا مضایقہ نہین ❊

ہشتم - ہر عضو کے یا پردون کے انفلامیشن مین فصد مفید نہین پڑتی مثلاً جب سیرس
پردہ اس مرض مین مبتلا ہوتا ہے تب بیمار کو فصد کی اچہی برداشت ہوتی ہے اور اس
سے فائدہ بہی ہوتا ہے اور در باب اعضاے اندرونی کے یہ بات ثابت ہے کہ دماغ کو
بہ نسبت جگر کے فصد سے کم فائدہ ہوتا ہے اور جگر کو بہ نسبت پہیپڑی کے ❊

دوسری ترکیب خون لینے کی بذریعہ جوکون یا کپنگ گلاس کے ہے - جوکون سے اُسوقت خون لیتے ہین کہ جب کپنگ گلاس کے لگانے کا موقع نہین ہوتا جس مقام پر جوکین لگانی منظور ہون اُسکو اچھے طور پر دہوکر خشک کر ڈالین تاکہ اگر اُسپر کوئی بدبودار یا تیز ضما د یا روغن لگا ہو وہ صاف ہوجاوے ورنہ جوکین نہین لگینگی ۔ جوکون مین آستہا پیدا کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ لگانے سے پیشتر تہوڑے عرصہ تک اُنکو پانی سے نکال کر باہر رکہین اور لگاتے وقت باریک کپڑے سے اچھے طور پر مگر آہستگی سے پونچھکر خشک کر ڈالین تسپر بھی نہ لگین تو اُس مقام پر روغن یا تازہ خون ملدین اور جب پُر ہوکر گر پڑین تو اُس مقام کو اچھے طور پر آب گرم سے سینک ڈالین تاکہ زخمون سے اَور بہی خون بہجاوے " بعضدفعہ زخمون سے اسطور پر خون رستا رہتا ہے کہ بمشکل بند ہوتا ہے اِسصورت مین اُس زخم کو دبا رکہین یا اُسپر ما - ٹیکو کی پتے لگا کر دبا دین - اگر اس سے بہی خون بند نہو تو نائٹریٹ اف سلور کی قلم کو چہری سے چہیلکر اُسکی باریک نوک بناوین اور اُس نوک کو جس زخم سے خون آتا ہو اُسکے اندر چند لمحہ تک دبا رکہین اور تب لگا لگر خشک لنٹ کی گدی سے اُس زخم کو دبا کر باندہ دین اکثر تو یہ ترکیب خون کے بند کرنے کے لیئے کافی ہوتی ہے لیکن فرض کیجیے اِس سے بہی خون بند نہو تو زخم پر مضبوط ٹانکا لگا دین - بچون کی نسبت یہ بات یاد رہے کہ اپنیر چند جوکون کے لگانے سے اثر فصد کا ہوجاتا ہے اور یہ کہ ایک سال کے بچہ کیواسطے تین جوکون کا خون برابر ایک بودے فصد کے خون کے ہوتا ہے اور اگر پانچ سال کی عمر تک ہر سال کے لیئے ایک ایک جوک بڑہاتے جادین تو اُن عمرون کیواسطے اُتنی ہی جوکین برابر فصد کے ہوتی ہین اور بعد پانچ سال کے اگر اشد ضرورت ہو اور مرض بہی شدید قسم کا انفلامیشن ہو تو جوکون کے بدلے فصد لینی بہتر ہے - علاوہ اُن کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان احتیاطون کو بہی مدنظر رکہنا چاہیئے چنانچہ

اول - جونکین ایسی جگہہ پر نہ لگاوین جنکو ہمیشہ حرکت رہتی ہے مثلاً گلو اور پسلیون پر ورنہ خون کے بند کرنے مین وقت پڑیگی ❊

دوم - جونکون کو خاصکر عورتون کی ایسی جگہہ پر نہ لگانا چاہئے جو ہمیشہ برہنہ رہتی ہین مثلاً گلو اور چہرہ ورنہ اُنکے داغون سے حُسن پر بٹہ لگ جائیگا ❊

سوم - بچون کی ٹڑی وریدون پر خاصکر گلو کی وریدون پر جونکین نہ لگاوین ❊

چہارم - ایسے مقامونپر جونکین نہ لگاوین جہان کی ساخت ڈھیلی اور ملایم ہو مثلاً آنکھون کے پپوٹون پر ورنہ وہان پر خون جم جائیگا اور وہ مقام سوج جائیگا ❊

پنجم - جس مقام کی جلد کے نیچے ہی بہت سی شاخین پٹھون کی ہون وہان پر بھی جونک نہ لگانا چاہئے ورنہ نہایت درد اور اری سیپلس کی بیماری کا اندیشہ ہے مثلاً جب بازو پر جونک لگانا ہو تو بہ نسبت اندر کی طرف کے بازو کی پشت پر لگانا بہتر ہے ❊

ششم - جونکون کو عین مقام انفلامیشن پر نہ لگانا چاہئے کیونکہ اگرچہ کثیر التعداد ہونگی تو بعوض فایدہ کے ضرر متصور ہے اور بعوض روکنے کے جونکون کے زخم سے اُس مرض کو اور بھی زیادتی ہوگی ❊

ہفتم - جونکون کو کسی ایسے زخم کے قریب نہ لگانا چاہئے جو نہایت شدید ہو اور کسی خاص قسم کے زہر کے سبب سے پیدا ہو مثلاً زہر آتشک وغیرہ ورنہ اُنکے زخمون مین وہ زہریلا مادہ سرایت کر جائیگا - اور زخم بڑہنے لگینگے کہ جس سے انفلامیشن بعوض رفع ہونے کے بڑہ جائیگا ❊

حجامت یعنی کپنگ گلاس - ترکیب انکے لگانے کی اگرچہ آسان ہے تاہم جس شخص نے اپنے ہاتہہ سے گلاس نہین لگایا ہے وہ کتابون کے پڑہنے سے ہرگز نہین لگا سکتا - اِس ترکیب کو اپنے ہاتہہ سے کئی مرتبہ کرنا چاہئے ❊

دوم مسہلات - انفلامیشن کی بیماری مین جلاب بھی دیتے ہین جن سے معا کا

تنقیہ ہوجاتا ہے اور تسکین پانی کے طور پر دستون کے آنے سے قلب کی تیزی کم ہوجاتی
ہے اور دوران خون کا زور گھٹ جاتا ہے جس سے مقام انفلامیشن مین خون کم پہونچتا ہے
اور وہ مرض رفع ہوجاتا ہے ۔ دماغ اور جگر کے انفلامیشن مین جلاب سے نہایت فائدہ
ہوتا ہے مگر شُش کے انفلامیشن مین کم اور رودون کے انفلامیشن مین مضر لیکن جب شدت
مرض کی کم ہوجاوے اُسوقت مضایقہ نہین کسی ہلکے مسہل کا استعمال کرین تاکہ امعا سے سُدے
خارج ہوجاوین ۔

سوم سیماب ۔ جب اِس کی چند خوراکین کہائی جاتی ہین تو ان سے مُنہہ
آجاتا ہے خون پتلا پڑجاتا ہے اور مریض لاغر ۔ پس اِسکے استعمال مین نہایت احتیاط
چاہیئے مثلاً پارہ کو صرف ایسی حالت مین دینا چاہیئے کہ جب مریض طاقتور ہو اور مرض شدید
لیکن بیمار اگر کمزور اور مزاج اُسکا اسکرا ۔ فیو ۔ لس اور اگر بیماری درجہ ردّی کو پہونچ گئی ہو تو
اسکے استعمال سے ضرور نقصان ہوگا ۔ جب پارہ کا استعمال کرین تو ہر روز بیمار کے
مسوڑون کو ملاحظہ کرین اور جب دیکہین کہ وہ سُرخ ہوکر پہول گئے ہین اُسیوقت پارہ موقوف
کردین ۔ اِس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے اکثر کیا ۔ لو ۔ مل کا استعمال کرتے ہین
اور تاکہ پارا دستون کے راہ نکل نہ جاوے اُسکو افیون کے ہمراہ دینا چاہیئے ۔
بہرحال ممبرین کے انفلامیشن مین پارا زیادہ تر مفید پڑتا ہے بہ نسبت میوکس ممبرین
کے اور کرانک انفلامیشن مین یہ دوا زیادہ تر مفید ہے بہ نسبت شدید کے ۔

چہارم انٹے ۔ مو ۔ نی ۔ اِس دوا کو خاصکر بعد فصد کے زیادہ تر استعمال کرتے
ہین تاکہ فصد کا اثر قائم رہے کیونکہ اسکے استعمال سے قلب کی حرکت اور خون کا دورہ سُست
ہوجاتا ہے علاوہ اسکے جب انفلامیشن کی بیماری طاقتور آدمی کو ہوتی ہے تب اِس
دوا کو دینا چاہیئے مثلاً کروپ اور برانکائی ۔ ٹس اور نیو ۔ مو ۔ نیا کے مرض مین یہ دوا
فائدہ مند ہے ۔ انٹے ۔ منی کا وہ مرکب اکثر استعمال مین آتا ہے جس کو

ٹار-ٹار ا سے ٹاک کہتے ہین +

کہا یا اور نکلین دوا سے خون کا فائی-برین حل ہوجاتا ہے اور کم پیدا ہوتا ہے +

افیون - انفلامیشن کی ہر حالت مین افیون کا استعمال مناسب ہے اِس سے

درد کو آرام آجاتا ہے اور مریض کو تسکین + دماغ اور اُسکے پردون کے انفلامیشن مین

(ان-کف-لائی-ٹس) افیون نہ دینی چاہئے اور جو کہلاوین بھی تو نہایت احتیاط

سے کیونکہ اسکے استعمال سے دماغ مین زیادہ خون کے رجوع کرنے کا اندیشہ ہے +

علاج خارجی انفلامیشن کا - اول سردی - یاد رہے کہ سردی انفلامیشن

کے عین ابتدا مین لگانی چاہئے کہ جسوقت مقام ماؤف پر خون کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ کہ جتنی

دیر تک سردی لگانی منظور ہو اُتنے عرصے تک ایکسان درجہ کی سردی ہونی چاہئے

ورنہ نقصان متصور ہے اور تیسری بات یہ کہ دماغ کے انفلامیشن کو ہمیشہ سردی سے فائدہ ہوتا ہے

اور شکم اور سینہ کے انفلامیشن پر ہمیشہ گرمی ہی لگایا کرتے ہین +

دوم **گرمی** - گرمی ہمیشہ اُسوقت لگاتے ہین کہ جب مقام مرض کی ساخت مین

سیرم یا فائی-برین کے پیدا ہوجانے سے وہ مقام زیادہ تن جاتا اور اسکے اعصاب پر

زیادہ بوجہ کے پڑنے سے درد کی شدت اور چپک اور ٹیسین پیدا ہوتی ہین - غرض اسحالت

مین جب گرمی لگائی جاتی ہے تو درد کو بڑا آرام آجاتا ہے کیونکہ گرمی کا قاعدہ پھیلانیکا ہے

تو مقام ماؤف کی ساخت گرمی کے لگانے سے پھیلجاتی ہے جس سے اعصاب پر سے بوجہ

کسیقدر کم ہوجاتا اور درد کو آرام آجاتا ہے +

کاؤنٹر-اری-ٹے-شن - عربی مین اس ترکیب کو امالہ کہتے ہین

مطلب اِس علاج سے یہ ہے کہ مثل خاص مرض کے اُسکے قرب مین ایک اور انفلامیشن

پیدا کیا جاوے تاکہ غلبہ مرض کا خاص مقام سقیم سے ہٹ کر جو انفلامیشن گویا مصنوعی

ترکیب سے پیدا کیا گیا ہے اُسکی طرف رجوع لاوے + لیکن اِس علاج کے کرنے مین کبھی

احتیاطین ورکار ہین مثلاً: یتدا انفلامیشن مین ہرگز کاؤن - ٹر - اری - ئے ٹے - شن نہ لگانا
چاہئے اِس سے نقصان متصور ہے جب بیماری کرانک یعنی مزمن ہوجاوے اُسوقت عین
وقت کاؤن - ٹر - اری - ٹلے - شن کا ہے - دوسرے یہ کہ خاص مقام مرض پر اِس علاج
کو نہ کرنا چاہئے بلکہ اس سے کسیقدر فاصلہ پر کاؤن - ٹر - اری - ٹلے - شن لگادین
مگر بہت دور بھی نہ لگادین کہ جس سے خاص بیماری پر اُسکا اثر پہونچنے پاوے -
کاؤن - ٹر - اری - ئے ٹے - شن یہ چیزین ہین جیسے عرق امیو - نیا + ام - پلاسٹر لے ٹے
ٹنکچر آف آیو - ڈین + ٹار - ٹار امے - ٹک کا مرہم سے - ٹن + اور اے پشیو
وغیرہ

مقالہ چہارم

کن جش - چن یعنی اجتماع خون

جب کسی مقام کی رگین خون سے پُر ہوجاتے ہین اور وہ خون رُک رُک کر حرکت
کرتا ہے تب اِسکو اصطلاح مین کن - جش - چن کہتے ہین - یاد رکھنا چاہئے کہ کن جشچن
کے مقام کی وریدون ہی مین اجتماع خون کا ہوتا ہے اور اُسکی شرائین اِس سے
محفوظ رہتی ہین - یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو اصطلاح مین اک - ٹیو کہتے
ہین + یہ بیماری طاقت سے تعلق رکھتے ہے + دوسرے کو پے - سیو بولتے ہین کہ جب
مرض مذکور متعلق ضعف کے ہو + قسم اول مین باریک وریدین خون سے پُر ہو جاتی
ہین مگر وہ خون تیزی سے دورہ کرتا ہے اور مقام مرض کی رنگت خوب سرخ ہوجاتی ہے
لیکن دوسری قسم کی بیماری مین عروق شعریہ اور باریک وریدین بسبب زیادتی خون کے
پھیلجاتی ہین - اور رنگ مقام مرض کا اودا ہوجاتا ہے - قسم اول کے علاج مین جو کیز

لگاوین یا بذریعہ گلاس کے خون لین اور بیماری کی جگہہ پر سرد یا ادویات گاوین ٹرار ٹیٹ لگاوین اور بذریعہ نمکین جلاب کے تنقیہ شکم کر کے مقویات کا استعمال کرین۔ دوسری قسم کی بیماری مین یا تو بذریعہ جوکون کے خون لین یا ڈرائی۔ کپنگ لگاوین (یعنے حجامت بغیر پچھنے کے) ہلکے مسہلات سے تلیین کرین تا کہ خون کسیقدر کم ہو جاوے تب ادویات محرک سے (اسٹی۔میو۔لنٹ) دوران خون کو تیز کرین بعد ازان مقویات کا استعمال کرین تا کہ دوران خون کی طاقت قائم رہے ؞

مقالہ پنجم

ڈراپ۔سی

جب کسی مقام مین پانی جمع ہو جاتا ہے تب اسکو ڈراپ سی کہتے ہین۔ یہ پانی یا تو جسم کے کسی جوف مین یا سی۔لیو۔لر ٹے رشیو کے مشبک مین یا ان دونو مقامون مین ایک ہی وقت کے اندر جمع ہو جا سکتا ہے ؞ بعض دفعہ پانی انفلامیشن کے سبب سے بھی جمع ہو جاتا ہے لیکن اکثر بغیر انفلامیشن کے بھی یہ بات ہو سکتی ہے ڈراپ سی بذاتہ مستقل مرض نہین ہے بلکہ ایک نہایت بھاری علامت کئی مرض کی ہے اور اصلی سبب اس مرض کے تین ہین۔ اول وریدون مین دوران خون کا رک جانا ؞ دوم پتلا پڑجانا خون کا جیسے انے۔میا کی بیماری مین ہوا کرتا ہے ؞ سوم جمع ہو جانا فضلات کا خون مین ؞ لیکن اکثر یہ تینون باتین باہم ملکے ڈراپ۔سی کی بیماری پیدا کرتی ہین یعنی ڈراپ۔سی کے مرض مین خون رک رک کر دورہ کرتا ہے۔ اسمین پانی کی زیادتی ہوتی ہے اور جگر یا گردون کے فعل مین خلل پڑجانے کے سبب سے اُس خون مین صفرا یا پیشاب کے اجزا بھی ہوتے ہین جن سے خون بگڑجاتا ہے۔ پس ہر ایک ڈراپ۔سی کے بیمار (مستسقی) مین دو قسم کی علامتین پائی جاوینگی یعنے

ایک تو وہ جو اصل مرض کے سبب سے پیدا ہونگی اور دوسری وہ جو پانی کے جمع
ہوجانے سے ظاہر ہونگی ۔ جب پانی دماغ کے بطون مین جمع ہوجاتا ہے تب
اصطلاح مین اس قسم کی ڈراپ ۔ سی کو ہائیڈرو ۔ کے ۔ فے ۔ لس لو لینگے ۔ جب پانی
پلورا کی تہیلی مین جمع ہوجاتا ہے تب اسکو ہائیڈرو ۔ تہو ۔ را ۔ کس بولتے ہین اور جب
پے ۔ ری ۔ کار ۔ ڈی ۔ اَم مین اجتماع پانی کا ہوجاتا ہے تب اسکا نام ہائیڈرو ۔ پیری ۔ کارڈیم
رکہتے ہین اور جب پانی پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ ام کے جوف مین جمع ہوجاتا ہے تب اس مرض
کو اسائی ۔ ٹیس کہتے ہین اور جب پانی کا اجتماع انثئین کے پردہ ٹیو ۔ نے ۔ کا وی ۔ جی ۔ نے ۔ لس
مین ہوتا ہے تب اُس مرض کو ہائیڈرو ۔ سیل کہتے ہین اور جب کسی خاص مقام جسم کے
کن ۔ نک ۔ ٹیو ٹے ۔ شیو مین پانی جمع ہوجاتا ہے تب اُس جگہہ کے تہیج کو اوڈی ما
بولتے ہین لیکن جب کُل جسم کی کن ۔ نک ۔ ٹیو ٹے ۔ شیو مین پانی جمع ہوکر مریض کا
جسم پہول جاتا ہے تب اُسحالت کو ا ۔ نا ۔ سار ۔ کا بولتے ہین اور جب ساتہہ انا سار کا
کے پلو ۔ را یا پے ۔ ری ۔ کار ۔ ڈی ۔ اَم یا پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ ام کی تہیلی مین بہی پانی
جمع ہوجاتا ہے تب اُس بیماری کو جے ۔ نے ۔ رل ڈراپ ۔ سی کہتے ہین ۔

ڈراپ ۔ سی کے مرض مین پانی کیونکر جمع ہوجاتا ہے اسبات کے سمجہنے کے لئے
اسکو یاد رکہنا چاہئے کہ صحیح وسالم جسم کی اندرونی سطحون سے پانی برابر ٹپکتا رہتا ہی
مگر ساتہہ ہی اسکے قوت جاذبہ اُس پانی کو جذب بہی کرتی جاتی ہے ۔ پس جبتک یہ دونو
قوتین یعنی ایک تو پانی پیدا کرنے کی اور دوسرے اسکو جذب کرنے کی مناسب مقدار
مین جاری رہتی ہین تبتک پانی جمع نہین ہونے پاتا بلکہ وہ سطحین جن سے پانی پیدا
ہوا ہے صرف مرطوب ہی رہتی ہین لیکن فرض کرو کہ متعدد اُن قوتون کی کسی سبب سے کم وبیش
ہوگئی یعنی فرض کرو کہ پلو ۔ را یا پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ اَم کی تہیلی یا جسم کے کسی اور جوف مین
پانی بہ نسبت صحت کے زیادہ تر جلد پیدا ہوتا جاتا ہے اور کمتر جذب ہوتا ہے یا یہ فرض کرو

کہ پانی تو پیدا ہوتا جاتا ہے لیکن جذب نہین ہوتا تو ان صورتون مین صاف ظاہر ہے
کہ ڈراپ ۔سی کی بیماری ضرور پیدا ہوگی ۔ جسم کے پانی یا کسی اور رطوبت کو جذب
کرنیوالے آلات وینز یعنے وریدین اور لم ۔ فاٹکس یعنی عروق جاذب اور لکٹ ٹیل
یعنے ماسا ریقہ ہین چنانچہ وریدین بلکہ وریدی جانب عروق شعریہ کے پانی کو جذب
کرتے ہین اور اُن اشیار کو بھی جو پانی مین ملی ہوئی ہوتی ہین ۔ اور عروق جاذبہ جو
اعضاے کی ساخت کے مشابک مین ہوتی ہین اُس بچے ہوئے پرورش کرنیوالے جزو
کو پھر خون مین پہونچاتے ہین جو اعضاے کی پرورش کیواسطے اُس خون سے نکلتا ہے
اور علاوہ اُس جزو کے عروق جاذبہ کے ذریعہ وہ اشیار بھی گزرتی ہین جو حل نہین
ہوسکتین اور ماسا ریقہ کا کام ہی امعاسے کیلوس (یعنے کا میل) کو لیجانیکا ۔

جب ڈراپ ۔سی کی بیماری دوران خون کی رکاوٹ سے پیدا ہوتی ہے تب
ورید اور اُنکی عروق شعریہ ہی کا خاصکر قصور ہوتا ہے ۔ مثلاً فرض کرو کہ کسی حصہ جسم کی
بڑی ورید کسی رسولی سے دب گئی اور اُس سبب سے اِسکے اندر خون کی آمد و رفت اچھی
طور پر نہو سکے تو نتیجہ اس دباؤ کا یہ ہوگا کہ اِسکے پیچھے جو وریدین اور عروق شعریہ ورید ان
ہونگی ُان پر بھی اُس رسولی کے دباؤ کا اثر پیدا ہوگا یعنے وہ رگین خون سے اسقدر بھر جاینگی
کہ اُنمین رطوبت کے اُوپر جذب کرنے کی گنجایش نہوگی اور تا کہ خون کے بوجھ سے سکڑ ورم
ہو جاوین اُنکے پردون کے مسامات سے سیرم یعنے آب خون تراوش پانے لگیگا مگر
عروق شعریہ اور چھوٹی وریدون ہی سے سیرم زیادہ تراوش پاتا ہے کیونکہ اُنکے
پردون کے مسامات سے وہ سیرم نہایت آسانی سے تراوش پاسکتا ہے ۔

جب قوت جاذبہ کم ہو جاتی ہے اور اُس سبب سے جو ڈراپ ۔سی پیدا ہوتی ہے
اُسکو اصطلاح مین کرانک یا پیسیو ڈراپ ۔سی کہتے ہین اور جب سیرم بہت تراوش
پانے لگتا ہے تب اُس ڈراپ ۔سی کو اکیوٹ یا ایکیوٹ ڈراپ ۔سی بولتے ہین ۔

قسم اول کی ڈراپ۔سی ایسے دل کی بیماری سے پیدا ہوتی ہے جس سے دوران
خون کو روکاوٹ ہوتی ہے اور اُس باعث خون میں کسی نہ کسی طرح کا تغیر پیدا ہوجاتا ہے
اور اکیوٹ ڈراپ۔سی یا تو سردی کے لگجانے یا پیشاب یا پسینہ کے دفعتہً رُک جانے
یا مرض اسکار۔لیٹ۔نا وغیرہ کے زہر سے پیدا ہوتے ہین ؛ اُن حالات کے پیدا
کرنیوالے سبب جن سے ڈراپ۔سی کے بیماری ہوجایا کرتی ہین یہ ہین کہ

اول وہ سبب جن سے ہاتھون کا خون وریدی وریدون مین اچھے طور پر لوٹ نہین
سکتا اور اُس باعث وریدونمین اجتماع خونکا ہوجاتا ہے ؛

ٹانگ یا بازو کی محدود ڈراپ۔سی اسطور سے پیدا ہوسکتی ہے کہ جب اُن مقامات
کی وریدکسی سوجی یا کوئی بڑہی ہوئی غدود یا انیو۔ریزم سے دب جاتی ہے یا جب خود اُس
ورید مین کوئی ایسی بیماری ہوجاتی ہے کہ جس سے یا تو وہ دب جاتی ہے یا نالی اُس کی
بالکل مسدود ہوجاتی ہے ۔ کل جسم کی وریدون کے خون مین اُسوقت رکاوٹ ہوتی
ہے کہ جب دل کے بائین جانب کے کیواڑون مین بیماری ہوتی ہے اور جب اِن کیواڑونمین
بیماری ہوتی ہے تب پہلا اثر اُس مرض کا یہ ہوتا ہے کہ خون کشش سے قلب کیطرف رُک
رُک کر لوٹتا ہے کہ جس سے کھانسی ہوتی ہے اور بیمار اچھے طور پر دم نہین لے سکتا
وغیرہ آخر کار جسم کی کل وریدون کے دوران خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے نتیجہ جس مرض
کا یہ ہوتا ہے کہ پہلے بیمار کے پاؤن سوج جاتے ہین اور یہ سوجن رفتہ رفتہ ٹانگون ۔فوطہ
قضیب یا اندام نہانی اور تب سارے جسم مین پیدا ہوجاتی ہے اور پے۔ری ٹو۔نی۔ام
کی تھیلی مین بھی پانی پیدا ہوسکتا ہے تب مریض کو جنرل ڈراپسی ہوجاتی ہے ؛

اور شش کی مزمن بیماریون کے سبب سے بھی مثلاً کرانک برانکائی۔ٹس اور امفائی سی ما
وغیرہ کے سبب سے بھی جنرل ڈراپ۔سی پیدا ہوسکتی ہے اُسوقت یہ مرض بھی بعینہ
اُسیطور پر بڑہتا جاتا ہے کہ جسطور پر مذکور ہوا ہے ؛ اور جب اسائی۔ٹس جنرل ڈراپ سی

کا نتیجہ نہین ہوتا ہے تب وہ اکثر جگر کی بیماری کے سبب سے پور ٹل - وین کے دوران خون مین روک پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب اِس ورید مین خون رُک کر آتا ہے تب اُن وریدون مین بھی خون رُک جاتا ہے کہ جن سے پور ٹل - وین بنتی ہے نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ اُنکے پردون کے مسامات سے سیرم یعنے آب خون تراوش پاکر پردہ پے - ری - ٹو - نی - ام کی تہیلی مین جمع ہوجاتا ہے یعنے اسائی رٹس کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے مزید برین جب پور ٹل - وین خود کسی مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اُس سبب سے یا کسی رسولی کے دباؤ کے باعث جگر مین داخل ہونے سے پیشتر وہ ورید مسدود ہوجاتی ہے تب بھی اسائی - ٹس کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے + اور شکم مین التہاب کے سبب سے بھی پانی جمع ہو سکتا ہے +

دوم جب بسبب کمی غذا کے یا خون کے بہت نکل جانے سے یا ضعف پیدا کرنیوالی بیماریون کے باعث اور امراض اسکر - وی اور انے - میا اور کلو - رو سس اور مے لے ریا زہر کے باعث جسم کی بافت بگڑ جاتی ہے اور خون بہی پتلا پڑ جاتا ہے تب بھی ڈراپ سی کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے +

سوم گردہ کی بیماری کے سبب سے جب خون متغیر ہوجاتا ہے تب بھی ڈراپ سی کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے کیونکہ اِس صورت مین خون کی کثافت خون ہی مین رہ جاتی ہے جس سے وہ خون کثیف رُک رُک کر دورہ کرتا ہے وہ مرض گردہ کا یا تو حاد یعنی اکیوٹ یا کرانک یعنی مزمن ہوسکتا ہے جب مرض مذکور اکیوٹ یعنی حاد ہوتا ہے تو سردی کے لگ جانے سے یا پسینہ کے رُک جانے سے یا مرض اسکارلٹ - نا یا دیگر امراض کے زہر سے پیدا ہوتا ہے + یاد رہے کہ گردون کی اکثر بیماریون مین پیشاب اچھے طور پر پیدا نہونے کے سبب سے خون زیادہ تر پتلا پڑ جاتا ہے اور اُن امراض گردہ مین چونکہ پیشاب کے ہمراہ البیو - من بھی خارج ہوتا رہتا ہے اِسلئے

جسم کا خون کمزور ہوجاتا ہے اور ان بیماریون مین چونکہ پیشاب کے اجزا خون سے خارج ہنہین ہوسکتے اسواسطے وہ خون زہریلا ہی ہوجاتا ہے جس سبب سے اچھے طور پر دورہ ہنہین کر سکتا ؛

چہارم بعض حالتین جن سے اِک۔ٹیو کن جیش چن ہوجاتا ہے مثلاً جب جلد کی کوئی پرانی بیماری جلد رفع ہوجاتی ہے یا جب کوئی رطوبت عرصہ سے جاری رہے اور دفعتاً رُک جاوے تب اِک۔ٹیو کن جیش چن ہوجاتا ہے اور آب خون تراوش پانے لگتا ہے ؛

بافتون مین جو پانی جمع ہوتا ہے تو صرف دوران خون مین مزاحمت پڑجانے سے ہی ہنہین ہوتا بلکہ خون اور اُن بافتون کے رشتہ مین چونکہ فتور برپا ہوجاتا ہے اسواسطے بھی سیرم یعنی آب خون اُنہین جمع ہوجاتا ہے۔ پس اسواسطے تہیج صرف جسم اسفل ہی مین محدود ہنہین رہتا بلکہ ابتدا ہی سے چہرہ اور آنکھون کے نیچے کے پپوٹے سوج جاتے ہین اور اِس مرض کا ٹانگو نکا ورم بہ نسبت اُس تہیج کے جو دل کی بیماری کے سبب سے ٹانگون مین پیدا ہوتا ہے زیادہ ترسخت ہوتا ہے ؛

کن۔نِک۔ٹیو ٹے بشیو کی ڈراپ۔سی مین درد ہنہین ہوتا الّا جب پانی کے جمع ہونے سے جلد بہت ہی تنجاتی ہے ؛ اسصورت مین اگر انفلامیشن ہنو تو مقام مرض سُرخ ہنہین ہوتا بلکہ برعکس اسکے وہ جگہہ پھیکی پڑجاتی ہے ماسوا اِن باتونکے کن۔نِک۔ٹیو ٹے بشیو کی ڈراپ۔سی مین اگر مقام مرض کو اُنگلی سے دبایئے تو وہان غار پڑجاتا ہے اور جب اِس قسم کی ڈراپ۔سی مین پانی بہت بھرجاتا ہے اور عرصہ تک وہان ٹھیرا رہتا ہے تب دبانے سے ہٹ ہنہین جاتا جس سبب سے غار بھی بہت کم نمایان ہوتا ہے اور وہ جگہہ سخت ہوجاتی ہے اور جب وہان کی جلد مین انفلامیشن ہوتا ہے تب وہ جگہہ جابجا سے پھٹ جاتی ہے اور شقوق سے پانی رسنے لگتا ہے ؛

اِساٹی۔ٹس یعنے جب پیٹ مین پانی بھر جاتا ہے تب شکم بڑہ جاتا ہے اور
مریض کے کھڑے ہونے کی حالت مین زیادہ بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور لیٹے رہنے
کی حالت مین زیادہ پھیلجاتا ہے اِسصورت مین شکل اُسکی زیادہ تر بدلجاتی ہے بہ نسبت
اُس شکل کے جو حمل اور رسولی کی بیماری مین شکم کی ہوتی ہے ٭ جب شکم مین بہت
پانی ہوتا ہے تب بیمار کے چت لیٹے رہنے کیحالت مین شکم کو دونو جانب پر ٹھونکنے
سے آوازہ ٹھوس پیدا ہوتی ہے اور مقام ناف پر آواز صاف ہوتی ہے کیونکہ جب بیمار چت
پڑا رہتا ہے تب پانی شکم کے اِدھر اُدھر ہو جاتا ہے اور امعا اوپر کو تیرنے لگتے ہین ٭

خاصیت ڈراپ۔سی کے پانی کی - اکثر یہ رطوبت پانی کیطرح رقیق ہوتی ہے
اور یا تو بالکل بے رنگ یا خفیف زردی مایل ہوتی ہے لیکن گاہے گاہے اِسمین خون یا
صفرا کی رنگت بھی آجاتی ہے - رطوبت مذکور صاف اور قدرے شفاف بھی ہوتی ہے
اور اکثر تو کھاری مگر گاہے گاہے خفیف تُرش اور نہ کھاری ہوتی ہے - کیمیائی خاصیت
اِس رطوبت کے خون کے سیرم کیطرح ہوتی ہے اور اسکے پانی مین البیو۔من اور کھارے
نمک خاصکر کلورائیڈ کے قسم کے نمک ہوا کرتے ہین - جب ڈراپ۔سی گردونکی بیماری کے
سبب سے ہوتی ہے تب اِسکی رطوبت مین یو۔ریا بھی ہوا کرتا ہے ٭

علامات اور دور - قاعدہ تو یہی ہے کہ ڈراپ۔سی اکثر آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے
مگر بعضدفعہ نہایت جلد پیدا ہو جاتی ہے یعنے چند گھنٹہ کے اندر سارا بدن سوج جاسکتا
ہے - ورم جسم کے اُن حصونمین پہلے اور بکثرت ہوا کرتا ہے جنکا میلان نیچے کیطرف
ہوتا ہے اور خاصکر جو دل سے دور واقع ہوتے ہین اور وہ حصے جو کھلے ہوتے ہین اور
جسم کی ایسی جگہہ واقع ہوتے ہین جہان بکثرت ڈھیلے سی۔لیو۔لر ٹشیو ہوتے ہین ٭
جس حصۂ جسم مین انا۔سارکا یا اے۔ڈی۔ما ہوتا ہے وہ جگہہ سوج جاتی ہے اور
دبانے سے پچک جاتی ہے اور وہان کی جلد اکثر پیلے رنگ کی ہوتی ہے مگر بعضدفعہ

سُرخ بھی ہوتی ہے ✦ ڈراپ۔سی کی جگہہ کبھکر تنجاتی ہے اور چمکنے لگتی ہے اور بعض دفعہ اِسقدر
کھچ جاتی ہے کہ چِر جاتی ہے اور وہ جگہہ زخمی ہو کر گلنے لگتی ہے ✦ جن بافتونمین پانی جمع
ہوتا ہے وہ اکثر کم جاندار ہوتے ہین اِسلئے ادنی سبب سے اور خود بخود بھی اِن مین
اری۔سی۔پے۔لَس اور ردی قسم کا انفلامیشن ہوجاتا ہے ✦ جب سیرس ممبرین کے
جوف مین پانی جمع ہو جاتا ہے تب وہ جوف پھولا ہوا نظر آتا ہے اور پھولا ہوا نہ بھی ہو
پھر بھی اسمین پانی کا ہونا چند علامتون سے دریافت ہوسکتا ہے جنکا ذکر کسی موقع پر
کیا جائیگا ✦ جب جسم کے کسی بیرونی حصہ مین پانی جمع ہوجاتا ہے تب اُس جگہہ تھوڑی
بہت بےچینی یا سختی معلوم ہوتی ہے مگر درد نہین ہوتا ✦ ڈراپ۔سی کی رطوبت کے
جمع ہوجانے سے اعضا دب جاتے ہین اِس سبب سے اُنکے فعل مین خلل واقع ہوجاتا
ہے اور بعض مقامات مین مُہلک بھی ہوجاتا ہے جیسے اُسوقت کہ جب ورم گلا ٹِس
کے قرب وجوار مین ہوجاتا ہے ✦ علاماتِ عامہ کا کم یا زیادہ پیدا ہونا ڈراپ۔سی کے
سبب پر منحصر ہے لیکن جب پانی کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے تب رطوبات طبیعی
اکثر بہت کم خارج ہوتی ہین ✦

تشخیص ۔ ڈراپ۔سی ہے یا نہین۔یہ بات آسانی سے دریافت ہوسکتی ہے۔مگر
ڈراپ۔سی کی تشخیص کی نسبت بڑی بھاری بات جسکے دریافت کرنے کی بڑی ضرورت
ہے وہ یہ ہے کہ کس سبب سے ڈراپ۔سی پیدا ہوئی ہے اُس سبب کے دریافت کرنے
کے لئے بیمار کے پہلے حالات کو دریافت کرنا چاہیے اور یہ کہ علاوہ ڈراپ۔سی کے
اور کون کونسی علامتین موجود ہین اور یہ کہ کن کن اعضا کی بیماری کے سبب سے وہ ڈراپ۔سی
پیدا ہوسکتی ہے چنانچہ اِس خاص علامت کے دریافت کرنے کے لئے یہ چند باتین
نہایت توجہ کے قابل ہین چنانچہ
اول ڈراپ۔سی کہان سے شروع ہوئی کس جگہہ پر ہے اور کس قدر ہے۔مثلاً جب دل

پاشدہ شریان کے سبب سے ڈراپ-سی ہوتی ہے تب پاؤن اور ٹخنون سے شروع ہوکر اوپر کی طرف بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ تھوڑی بہت تمام جسم مین بھی پھیلجاتی ہے ٭

ایسائی-ٹس کی ڈراپ-سی اکثر اسصورتمین پیدا ہوتی کہ جب عرصہ تک جگر کے دوران خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے ٭

جب ڈراپ-سی گردون کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب اکثر پہلے چہرہ و جسم اعلی پر ظاہر ہوتی ہے خاصکر آنکھون کے پپوٹے سوج جاتے ہین کیونکہ ان مین سی-ییو-لر ٹشیو بکثرت ہوتا ہے اور دونو ہاتھہ بھی ورم کرآتے ہین کیونکہ وہ کھلے رہتے ہین اس قسم کی ڈراپ-سی سارے جسم مین پھیلجاسکتی ہے اور اسمین سی-رس ممبرین کے جوفون مین بھی پانی پیدا ہوجاسکتا ہے اگرچہ اکثر بہت نہین ہوتا ٭ جگر کی بیماری کے سبب سے جب ڈراپ-سی ہوتی ہے تب پانی پہلے پے-ری-ٹو-نی-ام کے جوف مین پیدا ہوتا ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے کیونکہ پورٹل-وین کے دوران خون مین رکاوٹ ہوتی ہے اور اس قسم کی ڈراپ-سی مین اگرچہ پیٹ مین پہلے پانی جمع ہوتا ہے مگر اکثر کچھہ عرصہ بعد ٹانگین سوج جاتی ہین کیونکہ شکم کے پانی کا دباؤ ان-فے-ری-اَر وی-نا-کے-وا پر پہونچتا ہے کہ جب ورید مذکور ڈایا-فرام کے سوراخ سے گزرنے سے پہلے دب جاتی ہے - اسصورت مین ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ پیٹ مین پانی پیدا ہونے ہی ٹانگین بھی سوج جاتی ہین اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ رگ مذکور مقام بالا سے نیچے بھی دب جاسکتی ہے - اس حالت مین دونو ٹانگین سوج جاسکتی ہین ٭

صرف انے-میا کے ہونے سے ڈراپ-سی بہت وسیع نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ جلد کے نیچے کے سی-لیو-لر ٹشیو ہی مین محدود رہتی ہے اور اسمین اکثر پاؤن اور ٹخنے سوج جاتے ہین یا آنکھون کے پپوٹے متورم ہوجاتے ہین ٭ جب ڈراپ-سی کسی خاص مقام پر محدود رہتی ہے جیسے ٹانگ یا ایک بازو مین تب ان مقامات کے کسی ورید مین رکاوٹ ہوجانے

سے پیدا ہوتی ہے +

دوم ڈراپ سی کا اندازہ اور طریقہ اُسکے بڑہنے کا۔ جو ڈراپ سی دل کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے وہ آہستہ اور بتدریج بڑہتی ہے اور بموجب موقع کے اُسکی تعداد مین تہوڑا بہت اختلاف پڑجاتا ہے۔ لیکن آخرالامران باتون سے کچہہ فرق نہین پڑتا اور شُش کی کسی اکیوٹ بیماری کے سبب اس قسم کی ڈراپ سی جلد بڑہ جاسکتی ہے + گردہ کی بیماری کے سبب سے جب ڈراپ سی ہوجاتی ہے تب اگر وہ مرض اکیوٹ ہو تو نہایت جلد بڑہ جاتی ہے یعنے بعض صورتون مین تو چند گہنٹہ کے اندر سارا بدن سوج کر کُپا ہوجاتا ہے اور چہرہ کا نقشہ بگڑجاتا ہے۔ یاد رہے کہ صرف اسی قسم کی ڈراپ سی مین وہ باتین پائی جاتی ہین جنکا ذکر اوپر ہوا ہے اور اس ڈراپ سی کا یہہ بہی قاعدہ ہے کہ جسقدر جلد بڑہ جاتی ہے اُسیقدر جلد رفع بہی ہوجاتی ہے۔ جب جگر کے مرض کے باعث ڈراپ سی پیدا ہوتی ہے تب استقامت کے ساتہہ آہستہ آہستہ بڑہتی جاتی ہے + اور جب ڈراپ سی انیمیا کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب وہ جلد پیدا ہوجاتی ہے اور جلد رفع بہی جاتی ہے چنانچہ شام کیوقت پاؤن اکثر سوج جاتے ہین اور رات کے آرام کے بعد سوجن دور ہوجاتی ہے اور صبح کیوقت پپوٹے سوج جاتے ہین +

سوم۔ دل اور گُردون کی بیماریون کے سبب سے جو ڈراپ سی ہوجاتی ہے کہتے ہین کہ جلد کے سوجن کو دبانے سے اُن دونون مین فرق کیاجاسکتا ہے۔ مثلاً گُردون کی ڈراپ سی مین جلد کی سوجن کو دبانے سے وہ جگہہ کمتر پچکتی اور اُسپر اُنگلی کا جو نشان پڑجاتا ہے وہ زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے مگر اس علامت پر اعتماد نہین کیاجاسکتا +

چہارم۔ ڈراپ سی کے مقام کے ملاحظہ سے بہی تشخیص کو مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً گُردون کی بعض بیماریون مین جلد کی رنگت ایک خاص طور کی سفیدی مائل ہوجاتی ہے اور دل کی بیماری کے سبب سے جو ڈراپ سی ہوتی ہے اُسمین وریدین اکثر خون سے پُر نظر

آتی ہین اور جلد چمکیلی اور تنی ہوئی ہو سکتی ہے +

پنجم ڈراپ ـ سی کی رطوبت کی خاصیت ـ ری ـ نل ڈراپ سی کے پانی کی اِس ـ پے ـ سی ـ فِک گراوٹی بہت ہی کم ہوتی ہے اور اسمین بہت ہی تہوڑا البیو ـ من ہوتا ہے اور بعض صورتونمین یو ـ ریا بہی پایا جاتا ہے +

خلاصہ اوپر کے بیان کا ـ فرق درمیان مختلف قسم کے ڈراپ ـ سی کے یہ ہے کہ جب ڈراپ ـ سی دل یا شُش کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب بتدریج بڑہتی ہے اور پاؤن سے شروع ہو کر بتدریج اوپر کو چڑہتی جاتی ہے +
جب ڈراپ ـ سی گُردہ کی اکیوٹ بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب دفعتاً ظاہر ہو کر جنرل یعنی عام ہو جاتی ہے اور پہلے پہل اسمین چہرہ سوج جاتا ہے خاصکر جب بیمار صبح کو اُٹھتا ہے تب صرف پپوٹے ہی نہین بلکہ سارا چہرہ سوجا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گُردہ کی ڈراپ ـ سی مین جا ہے وہ کرانک ہو چاہے اکیوٹ چہرہ پر تہبج ہوتا ہے اور آنکہون کا نیچے کا حاقہ سوجا ہوا ہوتا ہے اور بہ نسبت دل کی ڈراپ ـ سی کے اِسمین ٹانگون کا ورم زیادہ تر سخت ہوتا ہے اور فوطہ بہی زیادہ تر سوج جاتا ہے +
جب یہ مرض جگر کی بیماری کے سبب پیدا ہوتا ہے تب پہلے پیٹ مین پانی جمع ہوتا ہے اور اُس سبب سے جسم کے کن ـ نک ـ ٹیو ٹِشیو مین بہی اجتماع پانی کا ہوتا ہے +

انجام ـ ڈراپ ـ سی کی بیماری کا سبب پر موقوف ہے مثلاً کسی معتبر عضو اندرونی کی ساخت مین جب کوئی بیماری نہین ہوتی ہے تب ڈراپ ـ سی کو شفا ہو سکتی ہے اور جب گُردہ یا دل یا جگر مین بیماری ہوتی ہے تب تہوڑے عرصہ کے لئے ڈراپ ـ سی رُک جا سکتی ہے +

ششم ـ علاج کا اثر ڈراپ ـ سی پر ـ انے ـ میا کی ڈراپ ـ سی کو علاج سے

جلد ظاہر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ڈراپ سی علاج مناسب ہونے سے زمانہ کے لیئے
اکثر رفع ہو جاتی ہے اور بالکل بھی دور ہو جا سکتی ہے لیکن دل کی بیماری کی ڈراپ سی
اگر نہ بارہ ہو جاسکے تو اسکا پانی مشکلون سے جذب ہوتا ہے اور جذب ہو بھی جاسکے
تو جلد پھر جاتا ہے ؞

علاج ڈراپ سی کے علاج کے مطالب تین ہوتے ہین ایک تو وجہ کرنا ڈراپ سی
کو۔ دوسرے پھیلنے نہ دینا۔ اور سوم روکنا اور اسکے اثر بد کا علاج کرنا ہیں

اول سبب کو دور کرنا۔ جب کسی ورید پر کسی قسم کا دباؤ پہونچے یا وہ ورید سکڑ جاتے
تو اسکا تدارک کرنا ؞ دل کی بیماری کے سبب سے جب ڈراپ سی ہو جاتے تو اسمین
اکثر برانکائٹس ہو جایا کرتی ہے تو اس کھانسی کو رفع کرنا کیونکہ اس سے ڈراپ سی
مذکور بڑھ جایا کرتی ہے۔ اس بات کو یاد رکھین کہ جب کسی خاص عضو کی بیماری کے
سبب سے ڈراپ سی جاری ہے تو اسپر توجہ کرکے اس مرض کو رفع کرنا چاہیئے نہین
تو ایسی کوشش کرنی چاہیئے جس سے عضو ماؤف کا فعل بحال رہے ؞

دوم ڈراپ سی کے علاج مین آرام دینا اور بیماری کی جگہہ کو مناسب موقع پر رکھنا ہرگز
نہ بھولنا چاہیئے مثلاً جس حصہ مین ڈراپ سی ہو بشرط ضرورت ہموار یا کچھہ عرصہ تک
اٹھائے رکھنا چاہیئے چنانچہ ٹانگین سوج جاوین تو بہ نسبت جسم کے انکو اونچا رکھنا چاہیئے
فوطہ سوج جاوے تو اسکے نیچے روئی کی گدی رکھکر اونچا رکھنا چاہیئے۔ بہتیری صورتون
مین احتیاط اور دوا ئی سے ورم کے مقام پر دباؤ پہونچانے سے بھی بہت فائدہ
ہوتا ہے ؞

سوم ڈراپ سی کے پانی کو جذب کرنا۔ یہ بات معرقات اور مدرات اور ایسے
مسہلات سے حاصل ہو سکتی ہے جو نمکین ہوتے ہین اور جن سے پانی کیطرح کھل کر
رقیق دست آتے ہین ؞ پسینہ لانے کے لیئے گرم پانی یا گرم ہوا کا بھپارا جیسا مفید

پڑتا ہے دیسی کوئی اَور معرق دوا مفید نہین پڑتی لیکن یہ ترکیب پسینہ لانے کے
گردون کے ڈراپ ـ سی خاصکر اُسکی اکیوٹ قسم مین نہایت فائدہ مند ہے معرق
دوائین جیسے نائے ـ ٹر وغیرہ بہین مفید ہین مگر اِن سے تہوڑا ہی فائدہ ہوتا ہے ٭
بعض صورتون مین جے ـ بو ـ ران ـ ڈائی سے فائدہ ہوتا ہے ڈراپ ـ سی کی بیماری
مین ایسے مسہلات بہی فائدہ کرتے ہین جن سے پانی کی طرح رقیق دست آتے ہین ـ
مگر انکے استعمال مین احتیاط درکار ہے کیونکہ بیمار کے کمزور ہوجانیکا اندیشہ ہے ـ بعض
قسم کی ڈراپ ـ سی کو مدرات سے بہت فائدہ ہوتا ہے جیسے پوری مقدارون مین
نائے ـ ٹرٹ یا اسے ٹیٹ یا سائی ٹریٹ اف پٹاش یا ٹنکچر اف اسکوئیل
یا اسپرٹ اف جو ـ نی ـ پراو ـ کے ـ نفن جی عمدہ معرق دوا ہے ٭ اور یہ گولیان بہی
بہت ہی فائدہ مند ہین انکو ہر دوسری رات کہلانا چاہئے چنانچہ
نسخہ ـ ای ـ لا ـ ٹری ـ ام ایک گرین کے چہٹے حصہ سے نصف گرین تک ٭
پاوڈر اف اسکوئیل نصف گرین سے ایک گرین تک ٭ ڈی ـ جی ـ ٹے ـ لس
کے پتون کا سفوف نصف گرین سے ایک گرین تک ٭ اور اکسٹرکٹ اف ہن بن
ڈیڑہ گرین ٭ سبکو ملاکر ایک گولی بنالین ٭

چہارم عمل جراحی سے پانی نکال لینا ـ مثلاً ٹرو ـ کار سے چہید کرپانی نکالنا ـ
سوزن سے یا چہوٹے چہوٹے ٹرو ـ کار سے چہید کرپانی کو بہنے دینا ٭

پنجم بیمار کو طاقت بخشنا اور خون کیحالت کو بہتر کرنا ـ مثلاً انے ـ میا
مین فولاد کا استعمال کرنا اور بیمار کی غذا کا عمدہ بندوبست کرنا ٭

حصّہ دوم

عمل طب

باب اوّل

امراضِ عامہ

مقالہ اوّل

اری سی پے لس

تعریف - اِس بیماری مین تپ ہوتی ہے اور جلد پر بخارات نکل آتے ہین اور اِن بخارات کے نکلتے وقت جو انفلامیشن ہوتا ہے وہ پھیلتا جاتا ہے اور جلد کے نیچے تک پہونچ جا سکتا ہے ❊

ماہیت تشریحی - اِس مرض مین خون کے اندر ایک خاص قسم کا زہر سرایت کر جاتا ہے جو عرصہ تک بیکار رہ کر بخار پیدا کرتا ہے ❊ اثر اِس زہر کا خاصکر جلد پر بطور انفلامیشن کے ظاہر ہوتا ہے اور بعض وقت اِس زہر کا اثر دماغ کے پردون پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے

مقام مرض کی جلد بسبب انفلامیشن کے خوب سُرخ ہو جاتی ہے اور اکثر وہ سُرخی دور دور تک پھیل جاتی ہے چنانچہ سارا چہرہ سر اور گردن اور سینہ یا ایک طرف کا ہاتھ یا پاؤں سُرخ ہو جاتا ہے - یہ سرخی یا تو از خود رفع ہو جا سکتی ہے جس صورت میں مقام مرض کی جلد پر سے بھوسی اُڑ جاتی ہے یا جہاں یہ بیماری پیدا ہوتی ہے وہاں چھالے نکل آتے ہیں جنمیں ایک شفاف زردی مائل رطوبت ہوتی ہے - جب یہ آبلے ٹوٹ جاتے ہیں تب اُنکی جگہہ پر خفیف زخم رہ جاتے ہیں نہیں تو مقام مرض مُردار پڑ جاتا ہے اور وہاں کی جلد اودی یا سیاہ ہو جاتی ہے ❊

علاماتِ منذرہ - اِس مرض کا زہر دس سے چودہ دن تک بلکہ بعضے تین ہفتہ تک بھی بیکار پڑا رہتا ہے اور تب ہمیشہ نہیں مگر اکثر یہ چند علامات منذرہ ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ مریض اپنے کو بیمار تصور کرتا ہے - بے چینی ہوتی ہے اور سارا بدن ٹوٹنے لگتا ہے - ہاضمہ بگڑ جاتا - گلا دُکھنے لگتا ہے - دردِ سر ہوتا ہے - اور خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے - یہ علامتیں کئی گھنٹہ سے لیکر چار یا پانچ دن تک رہتی ہیں اور تب خاص بیماری کی علامتیں شروع ہوتی ہیں - اور جب خاص علامتیں شروع ہوتی ہیں تب گاہے گاہے نکسیر بھی پھوٹتی ہے ❊

علاماتِ خاصہ - جس جگہہ یہ بیماری ظاہر ہونیوالی ہوتی ہے پہلے وہاں پر گرمی محسوس ہوتی ہے خراش ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے اُس جگہہ کو جکڑ کر باندہ دیا ہے - جلد وہاں کی درد کرنے لگتی ہے اور وہاں پر چُبھن اور ٹیسیں معلوم ہوتی ہیں اب اُس مقام پر سُرخی اور ورم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ جگہہ کھچکر تن جاتی اور چکنا ہو جاتی ہے اور درد کی کُل تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں اور اب وہ مقام زیادہ گرم بھی محسوس ہوتا ہے ❊

اریسی پےلس کا انفلامیشن کسی خاص جگہہ سے اکثر کسی خاص جانب کو

پہیلتا جاتا ہے مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ چاروں طرف پہیل پڑتا ہے لیکن مریض
اور صحیح جلد کے مابین ایک خط کہچا ہوا صاف نظر آتا ہے کیونکہ ان دونو کی سطح
مین فرق ہوتا ہے - اِس مرض کی سُرخی مین بہی فرق ہے یعنی جون جون مرض بڑہتا
جاتا ہے وہ سرخی گہری ہوتی جاتی ہے - اور جس جگہہ سے - ٹیو - لر - ٹشیو بکثرت
ہوتا ہے وہان ورم بہی زیادہ ہوتا ہے اور دبائے تو وہان پر اُنگلیون کے نشان پڑجاتے
ہین جسم کا جونسا حصہ کہچا ہوا او سخت ہوتا ہے جیسے سر کی جلد وہان بہ نسبت اس مقام
کے جو ڈہیلا ہوتا ہے درد کی شدت بہت ہوتی ہے *

بیماری جب خفیف ہوتی ہے تب انفلامیشن رفع ہوجاتا ہے اور اُس جگہہ پر سے
بہوسی کے طور پر چہلکے جہڑ جاتے ہین لیکن اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرض کے مقام کی جلد
پر مختلف معدار کے چہالے پیدا ہوجاتے ہین جنمین زردی مایل رطوبت ہوتی ہے اور
مرض جب شدید ہوتا ہے تب خوب اُبہرے ہوئے بڑے بڑے چہالے نکل آتے ہین -
جب یہ چہالے ٹوٹ جاتے ہین اور اِن سے رطوبت خارج ہوجاتی ہے تب اینر کہرنڈ
بندہ جاتے ہین جنکے جہڑ جانے سے وہان پر زخم رہ جاتے ہین - گاہے ایسا ہی ہوتا ہے
کہ اُن چہالون مین پیپ پڑجاتی ہے اور بڑے بڑے زخم یا وہ جگہہ مُردار پڑہ جاتی ہے *
مختلف حالتونمین اری - سی - پے - لس کے انفلامیشن کی جگہہ اور حدود مین اختلاف
ہوتا ہے مثلاً اِی - ڈیو - پا - تِہک اری - سی - پے - لس سر اور چہرہ پر اکثر ہوا کرتا ہی
اور اکثر ناک کان منہہ کی باچہون نیچے کے پپوٹے یا گال سے شروع ہوتا ہے اور اِسقدر
جلد پہیلتا ہے کہ چہرہ سر کی جلد اور گردن اِس بیماری مین مبتلا ہوجاتی ہے اور سوجن
اِسقدر بڑہ جاتی ہے کہ بیمار کا چہرہ بگڑ جاتا آنکہین پپوٹون سے ڈہک جاتی ہین - ناک
کے نتہنے بند ہوجاتے ہین اور بیمار کی سماعت مین بہی فرق پڑجاتا ہے - یہ انفلامیشن
مُنہہ اور حلق کے اندر بالکلے - رنگس تک بہی پہیل سکتا ہے اور مرض سے - نن - جائیٹس

کے ہوجانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے +

علامات عامہ - اِس مرض مین یہ قاعدہ ہے کہ جون جون علامات خاصہ کو ترقی ہوتی جاتی ہے تون تون علامات عامہ بھی بڑہتی جاتی ہین - اور یہ کہ اِس مرض مین بخار کی علامتین اکثر پیدا ہوتی ہین چنانچہ نبض پُر اور طاقتور رہوتی ہے اور عرصہ ایک منٹ مین ۱۰۰ یا ۱۲۰ دفعہ چلتی ہے اور مرض کے شروع مین جسم کی حرارت جلد بڑہتی جاتی ہے اِسقدر کہ جس روز بخارات نمودار ہوتے ہین اُسی شام کو ۱۰۴ بلکہ ۱۰۵ درجہ تک چڑہ جاتی ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرض کے تیسرے دن حرارت درجہ اتم کو پہونچ جاتی ہے لیکن حرارت تب ہی تک بڑہتی جاتی ہے کہ جبتک نفلامیشن ترقی پکڑتا جاتا ہے اور ۱۰۶ بلکہ ۱۰۸ درجہ تک حرارت بڑہ جا سکتی ہے - جب یہ مرض رو بہ تخفیف ہونیوالا ہوتا ہے تب مرض کے پانچوین یا چھٹے دن بخار کو تخفیف ہوجاتی ہے اور حرارت بھی کم ہوتی جاتی ہے اور ۱۲ سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر صحت کے درجہ پر آجاتی ہے - اوپر کی علامات خاصکر اُسوقت پائی جاتی ہین کہ جب یہ مرض چہرہ پر پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب یہ بیماری جسم کے کسی اَور حصہ مین ظاہر ہوتی ہے تب اُن علامات مذکورہ بالا مین بہت اختلاف پڑجاتے ہین + اِس مرض مین قارورہ سُرخ آتا ہے اور اِسمین یو - ریا کی زیادتی اور کلو - رائیڈ قسم کے مرکبات کی کمی ہوتی ہے اور پیشاب کے اندر البیو - من بھی اکثر پایا جاتا ہے + جب یہ مرض چہرہ پر پیدا ہوتا ہے تب کمال بے چینی ہوتی ہے اور اکثر خاصکر رات کیوقت ہذیان بھی ہوجاتا ہے - زبان ہمیشہ خشک اور بھوری ہوتی ہے اور لبون اور مسوڑہون کے کنارون پر سار - ڈیز پیدا ہوجاتی ہے - نبض نہایت سریع اور کمزور ہوجاتی ہے اور دیگر علامات ردیہ پیدا ہوجاتی ہین - شکم مین نفخ ہوجاتا ہے اور ہچکیان آنے لگتی ہین +

عارضات - اِس مرض مین سی - ری - برل یا اسپائی - نل مے - نن - جائٹیز کے ہوجانیکا بڑا اندیشہ ہے اور برانکائی - ٹس ورگردون مین کن جسٹ - چن یا انفلامیشن

بھی ہوجا سکتا ہے - اوپر اسباب کا ذکر کیا گیا ہی کہ ار ی - سی - پے - لس کی بیماری حلق یا
لا - رنگس تک بلکہ سی - رس ممبرین مین بھی پھیلجا سکتی ہے ✤

اقسام - مرض کی شدت اور طرلقیہ دور اور بخارات کی شکلون اور مرض کے خاص متعلقات
کے تغیرات کے بموجب ار ی - سی - پے - لس کی بیماری کئی قسم مین منقسم کیگئی ہے چنانچہ
اس مرض کے دانون یا چھالون کی مقدار کے بموجب اس مرض کو مے - لیئے - ری یا
فلک - ٹے - نئس ار ی - سی - پے - لس کہتے ہین اور جب اس بیماری مین سوجن
بہت ہوتی ہے تب اسکو اڈی - مے - ٹس بولتے ہین اور جب یہ مرض عمیق ریشون تک
پہونچ جاتا ہے اور ریپ پڑجاتی ہے تب اسکو فلگ - مو - نئس ار ی - سی - پے - لس
کہتے ہین ✤ علاوہ اقسام مذکورۂ بالا کے جسم کے جس حصہ پر یہ مرض پیدا ہوتا ہے
اُس بموجب بھی اسکا نام رکھتے ہین مثلاً جب چہرہ پر ہوجاتا ہے تب اسکو فی ‌شیل
ار ی - سی - پے - لس ✤ جب فوطہ پر ہوجاتا ہے تب اسکرو ٹل ✤ جب چڈون پر
ہوجاتا ہے تب کرو - رل اور یہ بیماری شکم پر ظاہر ہوجاتی ہے تب اسکو ابڈا - مے - نل
بولتے ہین ✤

اسباب - پری ڈسپو - زنگ سبب وموی یا خاص مزاج - جب یہ بیماری
ایک دفعہ ہوتی ہے تب طبیعت اسمین دوسری دفعہ مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے اور عالم
شباب بھی اس مرض کا میلان طباع ہوسکتا ہے اور اُن بیماریون مین بھی یہ مرض ظاہر
ہوسکتا ہے جنمین کمزوری لاحق ہوتی ہے مثلاً ڈراپ - سی کی بیماری اور خاصکر جب مرض
ڈراپ - سی گردہ کی بیماری کے باعث پیدا ہوتا ہے ✤

اکسائے ٹنگ کاز یعنے وہ اسباب جن سے میلان طبع کو اشتعالک ہوتی ہے
وہ یہ ہین چھوت - سردی زیادہ گرمی - دھوپ مین پھرنا - بول و براز کا بند ہوجانا - ضرب و
زخم - بعضدفعہ اس بیماری کی وبا شفاخانہ وغیرہ مقامات مین کہ جہان لوگون کا مجمع ہوتا ہی

پہیلجاتی ہے +

پراگ-نوسس-اِس بیماری مین ہمیشہ جانکا خطرہ ہوتا ہے ہواسطے
اِسکا انجام نیک یا بد کہنے مین نہایت احتیاط چاہیے خاصکر جب یہ بیماری سر کی جلد یا
چہرہ پر پیدا ہو-حالات مفصلہ ذیل وہ ہین جنمین ہمیشہ بیمار کے تلف ہوجانیکا اندیشہ
ہوتا ہے چنانچہ جب بیمار بہت کم عمر یا بہت زیادہ عمر کا ہوتا ہے-جب یہ پہلی
کے سبب جسم کمزور ہوگیا ہو-جب کسی عضو اندرونی مین بیماری ہو خاصکر گردون
مین اور ساتھ اِسکے استسقا بھی ہو-جب یہ بیماری بائی ہوتی ہے-جب اِسمین
علامات ردیہ پیدا ہون یا خون کے اندر کوئی زہر سرایت کر جاوے-جب دماغی علامتین
خاصکر مے-نن-جاتی-ٹیس کی ظاہر ہوجاوین-جب اِس بیماری کا انفلامیشن حلق اور
لے-رنگس تک پہونچ جاوے-جب بخارات کے رنگ سیاہ یا اودے ہوجاوین جب
یہ بیماری بہت عمیق ہو اور پیپ پڑجاوے یا سڑاند شروع ہوجاوے-جب بیرونی
انفلامیشن کی علامتین دفعتاً مفقود ہوجاوین اور اِنکے گم ہوجانے ہی ایسی علامتین
ظاہر ہوجاوین جن سے ثابت ہو کہ مرض باہر سے اندر کیطرف انتقال کرگیا ہے اور اِسمین
کوئی اندرونی عضو مبتلا ہوگیا ہے + یا جب ابتدا کی جگہہ کو نہ چہوڑکر اور بہی پہیلتا جاتا
ہی یا جب چہالے اودے ہوجاتے ہین-نبض سریع اور بے قاعدہ اور مریض نڈھال اور
بیہوش ہوجاتا ہے یا جب یہ بیماری وبائی ہوتی ہے یا جب بچون یا بوڑہون کو
ہوجاتی ہے تب اِسکا انجام بد ہوتا ہے +

علاج عامہ-ارِی-سی-پلے-لس کی اکثر صورتون مین ایسا علاج نہ کرنا چاہئیے
جس سے ضعف پیدا ہو بلکہ مقویات سے اکثر فائدہ ہوتا ہے-پس مرض کے شروع ہی
سے غذا مقوی دینی چاہیے اور پینے کو تبدیرات-اور شاید خمر کا بہی استعمال کرنا پڑتے
بیمار کو اَورون سے علیحدہ ایسے مکان مین رکھین جسمین ہوا کی آمد و رفت کا اچھا

بند و لیست ہو مگر زور کی ہوا نہ آتی ہو اور حفظ صحت کے قواعد کی خوب پابندی ہونا چاہئے (دیکھو صفحہ) + ار - سی - پی - ایس کی ہر حالت مین نمکین جلاب سے تنقیہ شکم کرنا چاہئے - بیماری کے روکنے کیواسطے ٹنکچر اف اکو - نائیٹ اور بیلا ڈونا بہت مفید ہین لیکن ٹنکچر اف اسٹیل سب سے عمدہ دوا ہے چنانچہ ۲۰ سے ۳۰ قطرے تک تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد پلانا چاہئے - نیند لانے کے لئے اور درد موقوف کرنیکے واسطے افیون یا کلو - رل یا برو - مائیڈ اف پو - ٹا - سیم کا بہی استعمال اکثر کرنا پڑتا ہے +

علاج خاصہ - ایسا کرین کہ دہنتکی ہوئی روئی پر پیرا اکسائیڈ اف زنک چہڑک کر بیماری کے مقام پر بچہا دین - مرض چہرہ پر ہو تو اسی روئی کا ٹکہا بنا کر جسمین منہہ اور ناک اور آنکہون کے لئے سوراخ ہون چہرہ پر رکھ دین - بعض مرض کے مقام پر کلو - ڈی - ان یا فلاکس - زی - بل کا - ڈو - ان لگاتے ہین - بعض نائیٹریٹ اف سلور خشک یا اسکا عرق لگانا بتلاتے ہین - بعض اکسٹراکٹ یا لیکوئر اف بیلا - ڈونا کی تعریف کرتے ہین - بعض طبیب ہموزن اکسٹراکٹ اف بیلا - ڈونا اور گلائی سی رین کالیپ کر دیتے ہین اور کبہی گلائی - سی - رین اف کار - با - لک ایسڈ بہی لگاتے ہین - درد بہت ہو تو پوست کی تکمید کر کے مقام مرض کو پہونچکر دہنتکی ہوئی روئی جماوین - مرض کی حد سے ذرہ تفاوت صحیح جلد پر نائیٹریٹ اف سلور رگڑ دیتے ہین تاکہ بیماری آگے کو بڑہنے نہ پاوے - اس سے کبہی فائدہ ہوتا ہے اور کبہی نہین - پیپ پڑ جاوے تو نشتر سے اچہی طرح کہولدین اور سوجن وسیع ہو تو نشتر سے پچہنے لگا دین + عارضات کا علاج حسب مناسب کرنا چاہئے - اور جب گلا - ٹیس سوج جاتا ہے تب میو - کس ممبرین کو پانچہہ دینا پڑتا ہے بلکہ لے - رنگا - ٹمی یا ٹریکیا - ٹمی بہی کرنی پڑتی ہے +

علاج حفظ ما تقدم - یعنے جب یہ بار اس بیماری کی کسی جگہہ پہیلی ہو تب

ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے آدمی لوگ جو تندرست ہین یا کسی اور مرض مین مبتلا ہین
اِس بیماری سے محفوظ رہین وہ تدبیرین یہ ہین کہ لوگون کو صاف ستھرا اور اِس مرض کے
بیمار سے علیحدہ رہنا چاہیے جس مکان مین اِس قسم کے بیمار ہون اُس مکان کو خوب طرح صاف کرکے
اُسمین چونہ پھیرین شفاخانون مین یہ بیماری اکثر دو طور سے پھیلتی ہے ایک تو جب سارے
مریضونکا زخم ایک ہی اسفنج سے صاف کیا جاتا ہے دوسرے جب شفاخانہ کے صحن کو
پانی سے دہوتے ہین - وقیعہ اول سبب کا اِسطور سے کرنا چاہیے کہ بعوض اسفنج کے
ہر ایک بیمار کے زخم کو علیحدہ علیحدہ سن سے دہویا کرین اور دوسرا سبب اِسطور سے
دفع ہو سکتا ہے کہ جبتک اِس قسم کے بیمار شفاخانہ مین ہون تبتک اُسکے صحن کو
پانی سے ہرگز نہ دہوئین بلکہ خشک جہاڑ دیا کرین ؀

مقالہ دوم

بیان بخارون کا

مجموعی بیان بخار کیحالت کا - واضح ہو کہ بخار کیحالت دو قسم کی ہوتی ہے - ایک وہ کہ جب جسم کی کسی بافت یا کسی عضو کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اُسکو اصطلاح مین سی-کن-ڈری فیور کہتے ہین ؀ دوم کہ جب بخار از خود پیدا ہو جاتا ہے اور کسی عضو یا بافت کی بیماری کے سبب سے نہین اور اکثار بخار مین اگر کوئی عضو بیمار ہو جائے تو وہ عارضی ہوتا ہے - اِس قسم کے بخار کو اِڈیوپیتھک فیور کہتے ہین ؀

خاص علامتین بخار کیحالت کی - اگرچہ مختلف بخار کی بیماریون مین جو علامتین پیدا ہوتی ہین انمین اختلاف ہوتا ہے پھر بھی چند علامتین بخار کی

حالت مین ایسی ظاہر ہوتی ہین جو ہر قسم کے بخار کی بیماریون مین عام ہوتی ہین وہ علامتین یہ ہین کہ۔

اول بڑہ جانا جسم کی حرارت کا۔ یہی ایک علامت ہے جو ہر قسم کے بخار مین ضرور پائی جاتی ہے بشرطیکہ کچھ عرصہ تک قائم رہے۔ بدن زیادہ گرم ہے یا نہین یہ بات اگرچہ مریض کے جسم کو چہونے یا مریضکو خود گرم معلوم ہونے سے دریافت ہو سکتی ہے مگر بجز آلہ تہرمامیٹر کے لگانے کے ایسی نہین دریافت ہو سکتی ہے جس سے اطمینان ہو چنانچہ آلہ مذکور کے لگانے سے درجہ حرارت کا ۱۰۰ یا ۱۱۰ یا ۱۱۲ بلکہ اس سے بہی زیادہ ہو سکتا ہے مگر اکثر ۱۰۵ یا ۱۰۶ سے زیادہ نہین ہوتا + جب حرارت کا درجہ ۱۰۱ سے کم ہوتا ہے تب اُس بخار کو خفیف کہتے ہین اور جب ۱۰۳ تک ہوتا ہے تب متوسط بخار کہا جاتا ہے اور اور جب ۱۰۵ ہوتا ہے تب اسکو تیز بخار کہتے ہین اور جب حرارت کا درجہ ۱۰۶ سے اوپر ہوتا ہے تب اُس حالت کو اصطلاح مین ہائی۔پر۔پائی۔رکسیا بولتے ہین۔ اس حالت مین بیمار جب تلف ہو جاتا ہے تو بعد موت کے بہی کچھ عرصہ تک حرارت بڑہتی جاتی ہے۔

تغیرات جسم کی رطوبتون مین بخار کیحالت مین ۔ بخار کیحالت مین جسم کی رطوبتین کم پیدا ہوتی ہین اور جسم کی بافت کثرت سے زایل ہونے لگتی ہے جس سبب سے جسم کی رطوبتین کم پیدا ہوتی ہین اور کم ہی خارج بہی ہوتی ہین اور اُنکی خاصیت بہی بدل جاتی ہے جس باعث چند بہاری علامتین پیدا ہو جاتی ہین چنانچہ جلد خشک ہو کر کہردری ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ علامتین بعض دفعہ نہین بہی پیدا ہوتی ہین بلکہ بعض اوقات تہوڑا بہت پسینہ آتا ہے نہین بلکہ زیادہ پسینہ بہی آجاتا ہے +

بخار کے سبب سے شکم مین خرابیان بہی پیدا ہو جاتی ہین۔ مثلاً زبان میلی ہو جاتی ہے۔ منہہ خشک اور چپچپا اور دہن کا ذائقہ بُرا ہو جاتا ہے۔ پیاس بشدت ہوتی ہے مگر بہوک نہین لگتی سانس سے بدبو آتی ہے اور تبض ہو جاتا ہے غثیان اور قے بہی اکثر ہوتی ہے +

تغیرات پیشاب مین - چنانچہ پیشاب کم آتا ہے بہت ترش اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے بو اسکی تیز اور وہ وزنی ہوتا ہے - اسمین یو۔رک اسڈ اور یو۔ریا بکثرت ہوتا ہے اور جب کچھہ عرصہ تک ٹھیرا رہتا ہے تب اُس برتن مین مرکبات ازقسم یو۔ریٹ یا یو۔رک اسڈ نیچے بیٹھہ جاتے ہین - اور بعضدفعہ اُس پیشاب مین ہائی۔پیو۔رک اسڈ اور مرکبات ازقسم سلفٹ اور فاس۔فٹ اور پوٹاش بہی زیادہ ہوجاتے ہین مگر مرکبات ازقسم کلو۔رائیڈ اکثر کم ہوجاتے ہین یا بعضدفعہ بالکل نہین ہوتے - اور مرکبات سو۔ڈا کے بہی بہ نسبت صحت کے کم ہی ہوا کرتے ہین - پیشاب کے غیر معمولی اجزا بہی ہوسکتے ہین اور بخارون مین پیشاب کے اندر کسیقدر البیو۔من بہی اکثر ہوا کرتا ہے ؛

خرابیان نظام دموی کی - چنانچہ نبض اسقدر سریع ہوجاتی ہے کہ عرصہ ایک منٹ مین ۱۲۰ یا ۱۴۰ یا ۱۶۰ تک چلنے لگتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جون جون جسم کی حرارت تیز ہوتی جاتی ہے تون تون نبض بہی جلد چلنے لگتی ہے - مثلاً یہ دریافت ہوا ہے کہ جب جسم کی حرارت ایک درجہ زیادہ ہوجاتی ہے تب نبض کے ضربان ایک منٹ کے اندر آٹھہ گونہ بڑہ جاتی ہے مگر اسپر اعتماد نہین کیا جاسکتا ؛ اگرچہ مختلف حالتون مین نبض کی حالت مین اختلاف ہوتا ہے پہر بہی بخار کی نبض پر تیز اور سخت ہوتی ہے - لیکن بخار جب عرصہ کا ہوجاتا ہے یا سخت ہوتا ہے تب دل کی حرکت پست ہوجانے کے سبب سے نبض کمزور اور بے قاعدہ چلنے لگتی ہے بلکہ ضربان مین اسکے وقفہ پایا جاتا ہے ؛ بخار کیحالت مین خون کے اجزا مین بہی فرق پڑجاتا ہے - مثلاً اسکے کہار اجزا کم ہوجاتے ہین اور اسکے سیرم کی کہاریت بہی کم ہوجاتی ہے بعد کچھہ عرصہ کے البیو۔من اور خون کے سُرخ کیسے بہی کم ہوجاتے ہین اور سفید کیسون کی تعداد اکثر بڑہ جاتی ہے اور بعض بخارون مین خون رقیق اور رنگت اُسکی سیاہی مائل ہوجاتی ہے ؛

حرکات تنفس مین خلل واقع ہوجانا - بخار کی حالت مین دم جلد جلد لیا جاتا ہے

لیکن حرارت کی کمی یا بیشی یا تنفس کے حرکتوں کا بڑہ جانا یا گہٹ جانا منحصر نہین ہے ٭

نظام عصبی مین خرابی پیدا ہوجانی - بخار کیحالت مین ایسی علامتین ہی اکثر پیدا ہوجاتی ہین جنکا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے - مثلاً بخار کے ابتدا درجہ مین جہرجہری یا لرزہ ہوتا ہے - عضلات درد کرنے لگتے ہین - اعضاشکنی ہوتی ہے - بیمار کمزور اور تھکا ہوا اور کاروبار سے اُسکو نفرت ہوجاتی ہے - بعض بیمارونمین جسم کے خاص خاص مقام پر درد محدود ہوتا ہے مگر درد سر اور دوران سر اکثر ہوا کرتا ہے ٭ بے چینی اور بے خوابی اور رات کیوقت کسیقدر ہذیان بہی ہوجاتا ہے ٭ بعض حالتون مین نظام عصبی مین اسقدر شور برپا ہوجاتا ہے کہ بیمار نہایت نڈہال ہوجاتا ہے - شدت کا ہذیان یا بیمار آہستہ آہستہ بکنے لگتا ہے غنودگی یا بیہوشی طاری ہوجاتی ہے - عضلات مین ایسی خرابیان پیدا ہوجاتی ہین کہ بدن کانپنے لگتا ہے یا صرف ہاتہون کی اُنگلیان کانپنے لگتی ہین (سب سل - ٹش ٹن - ڈ ی - نم) یا بیمار اپنی انگلیون سے بستر کو نوچتا رہتا ہے یا اُسکو تشنج ہوجاتا ہے یا دیگر عصبی علامات خاص خاص قسم کی پیدا ہوجاتی ہین ٭ علامات عامہ کا حال یہ ہے کہ بخار مین چونکہ جسم کی بافت زایل ہونے لگتی ہے اور چونکہ غذا نہین کہائی جاتی ہے تاکہ اُسکا بدل ہوجاوے اور جو کسیقدر غذا کہائی بہی جاتی ہے اُسکا بدل اما تحلیل نہین ہونے پاتا ہے اسواسطے بیمار لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور انیمیا کی علامتین بہی پیدا ہوجاتی ہین ٭ بخار کے اقسام کئی ہوتے ہین اور یہ قسمین کئی باتون پر منحصر ہین - مثلاً

بخار کے دورا اور اُسکی علامتون کے بڑہنے گہٹنے پر - چنانچہ ایک قسم کا بخار وہ ہوتا ہے جسکو اصطلاح مین کن - ٹے - نیوڈ فیبر کہتے ہین اس قسم کے بخارون کا دور کسیقدر باقاعدہ ہوتا ہے اور دن کے مختلف اوقات مین حرارت مین بہی چنداں تغیر واقع نہین ہوتا چنانچہ اس قسم کے بخار کی مثال ٹائیفس اور ٹائی - فایڈ اور چیچک اور اسکارلیٹ - ینا وغیرہ مین پائی جاتی ہے کیونکہ ان بخارون مین حرارت

ایک خاص درجہ تک جلد بڑہ جاتی ہے اور تب کچھہ عرصہ تک اسی درجہ تک قائم رہتی ہے اخیر مین بخار اترنے لگتا ہے ٭

دوسری قسم کے بخار وہ ہوتے ہین جنکو ری-می ٹینٹ فیور کہتے ہین انمین ایسا ہوتا ہے کہ کسی خاص وقت پر بخار کی علامتون کو کسیقدر تخفیف ہو جاتی ہے اور پہر کل علامتین بخار کی شدت پکڑ جاتی ہین ری-مے-شن کیوقت حرارت صحت کی بہ نسبت بہی کم ہو جاسکتی ہے-یہ باتین اُن بخارون مین پائی جاتی ہین جومے-لے-ریا زہر کے سبب سے پیدا ہوتی ہین اور ہاِک ٹِک فیور (یعنے تپ دق) مین بہی ری-مے-شن پایا جاتا ہے ٭

تیسری قسم کے بخار وہ ہین جنکو انٹر-مے-ٹینٹ فیور کہتے ہین-انمین ایسا ہوتا ہے کہ کچھہ عرصہ تک بخار بالکل اُتر جاتا ہے اور وقتِ مقررہ پر پہر چڑہ جاتا ہے مثلاً تپ لرزہ مین یہ بات پائی جاتی ہے ٭

چوتہی قسم کے بخار وہ ہوتے ہین جنکو ری-لپ-سنگ فیور بولتے ہین-انمین ایسا ہوتا ہے کہ کچھہ عرصہ تک بخار مدام چڑہا رہتا ہے اور تب ترکر بظاہر رفع ہو جاتا ہے مگر چند روز بعد پہر چڑہ جاتا ہے-یہ بات کئی دفعہ ہوتی رہتی ہے ٭

پانچوین قسم کا بخار وہ ہوتا ہے جسکو ان-فلا-مے-ٹری کہتے ہین-اس قسم کا بخار خاص مقام کے اکیوٹ انفلامیشن مین ہوا کرتا ہے-مگر یہ کچھہ ضرور نہین کہ ہر ایک انفلامیشن کی بیماری مین بخار ہو جاوے اور یہ بہی کچھہ ضرور نہین ہے کہ بموجب انفلامیشن کے وسعت اور شدت کے بخار کی شدت بہی ایسی ہی ہو اس قسم کا بخار بہ نسبت اَور کے بعض بعض بافت کے انفلامیشن مین زیادہ شدید ہو جاتا ہے اور جوان اور دموی مزاج کے آدمیون مین زیادہ شدت کا ہو جاتا ہے-اس قسم کے بخار کی علامتین اچہی طرح ظاہر ہوتی ہین ٭

چہٹی قسم کے بخار وہ ہوتے ہین جنکو لو فیور کہتے ہین-انمین بخار کی کل علامات

ردی قسم کی ظاہر ہوتی ہین +

بخار کی ماہیت - اسوقت تک بحث چلی آتی ہے کہ بخار کیا شے ہے مگر بخار کے پیدا ہونے کی نسبت یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی زہر جسم کے اندر یا تو باہر سے داخل ہو جاتا ہے یا خود جسم کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تب بخار ہو جاتا ہے یا کسی خاص عضو کی بیماری کے سبب سے پیدا ہو جاتا ہے بیماری مذکور انفلامیشن کے قسم کی ہوتی ہے +

ماہیت - بخار کے پیدا ہونے کی نسبت بعض طبیب کی یہ رائے ہے کہ جب ایک قسم کے کرم (بیکٹیریا) باہر سے جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہین تو انکے ہونے سے جسم کے بافتون مین تغیرات پیدا ہوکر تڑاند شروع ہو جاتی ہے جس سبب سے نظام عصبی کی حس و حرکت مین فرق پڑ جاتا ہے اور بخار ہو جاتا ہے + ایک اَور رائے کو بہت ہی غلبہ ہے یعنے وہ یہ ہے کہ نیو - موگیش - ٹرک یا سم - پے - تھے - ٹک نرو یا بعض بعض عصبی مرکزون کے وسیلہ سے بخار پیدا ہو جاتا ہے - یعنی سیدھا یا تو انہین اعصاب کے وزیعہ بخار پیدا ہوتا ہے یا اینر کسی زہر کے اثر کے ہونے سے تپ ہو جاتی ہے لیکن بعض محققین عصبی تعلق کو نہین مانتے بلکہ یہ کہتے ہین کہ جس سبب سے بخار پیدا ہوتا ہے اُسکا سیدھا اثر جسم کے خون اور بافتون پر ہوتا ہے +

پراگ - نوسِس - بخار کا انجام نیک یا بد کہنا اُس سبب پر منحصر ہے جس سے وہ بخار پیدا ہوا ہو لیکن صرف بخار کیحالت کے انجام نیک یا بد کہنے کے لئے ان چند باتون کو مدنظر رکھنا چاہیے + مثلاً بخار کی شدت جسم کی حرارت جسقدر زیادہ ہوگی اُس بخار کا انجام بھی اسیقدر بد ہوگا اور حرارت اگر ۱۰۶ یا ۱۰۷ درجہ سے بڑھ جاوے تو اُس بخار کا پراگ - نوسِس بہت ہی خراب ہوتا ہے + اگرچہ ایسی حالت مین بھی مناسب علاج سے بیمار جانبر ہو جاتے ہین + بخار کے قسم پر بھی نیک یا بد انجام

منحصر ہے مثلاً جب بخار ردّی قسم کا ہوتا ہے اور خاصکر جب نظام عصبی کو اِس سے بہت
ہی صدمہ پہونچتا ہے تب بیمار کی جان کا بہت خطرہ ہوتا ہے +
معمولی فضلات جب کم خارج ہوتے ہین اور خاصکر جب اُسحالت مین جسم کی حرارت
بہی بہت زیادہ ہو تب اندیشہ ہے + علاوہ ازین جوان طاقتور اور جنکا مزاج دموی
ہوتا ہے اُنمین شدت کا بخار ہوتا ہے + بعض بیماریان ایسی بہی ہین جن مین بخار
اندیشناک ہوجاتا ہے مثلاً نقرس اور جب بخار کیحالت مین کوئی عضو اندرونی مبتلا
ہوجاتا ہے جیسے گُردہ یا دل یا شُش تب بہی یہ بات اندیشہ کی ہے +
علاج - ذیل مین بخار کیحالت کے علاج کے چند اصول بتلائے جاتے ہین
مگر یاد رہے کہ یہ اصول صرف بخار کیحالت کے لیئے ہین کیونکہ جب بخار کیحالت مین
کوئی اَور بیماری عارض ہوجاوے تب اسکا علاج حسب مناسب کرنا چاہئے - پس اوّل
مطلب علاج کا یہ ہونا چاہئے جس سے جسم کی حرارت کم ہوجاوے چنانچہ جسم پر سردی
لگانا اُسصورت مین کہ جب جسم کی حرارت بہت ہی بڑہ جاوے + اِس مطلب کے
حاصل کرنے کی ایک عمدہ ترکیب جسم پر سردی لگانے کی ہے جسم پر جب سردی
لگائی جاتی ہے تب جلد کے مسامات کے ذریعہ اندر کی گرمی خارج ہوجاتی ہے اور
اثر اسکا نظام عصبی پر بہی ہوتا ہے علاوہ ازین اسطور پر سردی لگانے سے جسم کی
طاقت بہی زائل ہونے نہین پاتی - جسم پر کئی طور سے سردی لگائی جاسکتی ہے مثلاً
گرم یا سرد پانی مین اسفنج ترکرکے بدن کو پونچھہ دینا - واٹر بڈ مین سرد پانی بہرکر اُسپر
بیمار کو لٹا دینا + بیمار کو آب گرم مین بٹہا کر اُسکے سر پر آب سرد چہڑکنا یا اُسکا تراڑا
چہوڑنا + بہیگی ہوئی چادر مین بخار کے بیمار کو لپیٹ دینا جسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک
چادر کو گرم یا سرد پانی مین ترکرکے خوب طرح نچوڑ ڈالین - اب پہیلا کر اُسمین مریضکو
لپیٹ ڈالین بعد ازان اُس چادر پر ایک کمبل لپیٹ کر تین یا چار کمبل اُسپر اَور لپیٹ دین

اب مریضکو کسی کروٹ پر نصف گھنٹہ یا پورے ایک گھنٹہ تک لیٹے رہنا چاہئے - اِس
ترکیب سے اگرچہ پسینہ اکثر بہت کثرت سے نہین آتا مگر بیمار کے پیشاب مین یو-ریا
اور نمک اور پانی کی مقدار کسیقدر بڑھ جاتی ہے اور جب بیمار چار گھنٹہ تک برابر پڑا رہتا
ہے تب اجزا مذکورۂ بالا کی مقدار بہت ہی زیادہ ہوجاتی ہے - علاوہ اُن ترکیبون
کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے جسم پر سردی لگانے کی اور بھی ترکیبین ہین مثلاً سرد یا شیر گرم
پانی مین مریضکو بٹھلانا ⁂ برف کی پوٹلی جسم کے مختلف مقامون پر لگانا ⁂ سر پر برف
کا لگانا ⁂ ریکٹم کے اندر برف کے پانی کی پچکاری کرنی - لیکن اِن کُل ترکیبون کی اکثر ضرورت
نہین پڑتی - صرف بدن کو اسفنج بھگوکر پونچھہ دینا یا کپڑے کی گدیان ترکرکے سینہ و شکم
پر رکھہ دینا کافی ہے ⁂ جب جسم کی حرارت بہت تیز نہو مگر عرصہ تک قائم رہے تب ۷۰
یا ۶۵ درجہ کا سرد پانی ہی لگانا کافی ہے - لیکن اُن صورتون مین جسم کے باہر سردی لگانے
سے نہایت فائدہ ہوتا ہے جنمین حرارت بہت ہی جلد جلد بڑھتی ہو یا نہایت شدید ہو کر اسی شدید
درجہ پر عرصہ تک قائم رہے ⁂

بخار کی حالت مین ادویات کا استعمال اِس غرض سے کیا جاتا ہے کہ جسم کی حرارت کم
ہوجائے لیکن جن ادویات کا استعمال کرتے ہین اُن سے صرف حرارت ہی کم نہین ہوتی
بلکہ نبض بھی گھٹ جاتی ہے جیسے اکو-نائیٹ اور ڈی-جی-ٹے-لِس ⁂ اور ٹار-ٹار ایمٹک
اور انٹی-پائی-رین ⁂ بعض طبیب اکو-نائیٹ کا استعمال اسطور سے کرتے ہین
کہ ایک یا دو منم کی مقدار مین آدہ آدہ گھنٹہ بعد پلاتے ہین اور بعض پانچ پانچ منٹ بعد دینا
بتلاتے ہین جبتک ۲۰ یا ۳۰ قطرے تک نہ پی جائین ⁂

بخار کے علاج مین دوسری بات طبیب کو یہ دیکھنی چاہئے کہ بول و براز کا کیا حال
ہے - بعض طبیب اِس امر مین نہایت کوشش کرتے ہین کہ پیشاب پاخانہ اور پسینہ خوب کُھلکر
آجاوے تاکہ جو کوئی خاص زہر جسم کے اندر ہو کہ جس سے وہ بخار پیدا ہوا ہو (دیکھو بخار

کی ماہیت) وہ زہر اور وہ ردی مادہ بہی جسم سے خارج ہوجاوے جو اُس بخار کے سبب سے جسم کی بافت کے زایل ہوجانے سے پیدا ہوا ہو (دیکھو بخار کی ماہیت) لیکن یہ طریقہ بخار کے علاج کا اکثر کارگر نہین ہوتا الا اسقدر کہ جس سے اجابت کہلکر آجاوے اور ہلکے مدرات اور معرقات کا استعمال کرکے پیشاب اور پسینہ بہی آجاوے - بخار جب شدت کا ہو تب اثناء مرض مین فضلات مگر خاصکر پیشاب کا امتحان ضرور کرنا چاہئے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ بافت کے زایل ہوجانے سے جو ردی مادہ پیدا ہوا ہے وہ جسم سے خارج ہوجاتا ہے یا نہین - اگر نہوتا ہو تو اُسکے خارج کرنے کے لئے جلد تدارک کرنا چاہئے - بخار کیحالت مین جب ایسی علامتین ظاہر ہوجائین جن سے یہ معلوم ہو کہ اُس ردی مادہ کے جمع ہوجانے سے زہر کی علامتین پیدا ہوگئی ہین تب البتہ اس قسم کا علاج ضرور کرنا چاہئے جس سے دفعیہ اُس مادہ کا ہوجاوے - چنانچہ وہ علاج مدرات و معرقات و مسہلات سے کرنا چاہئے چنانچہ فیور مکسچر (جسکا نسخہ آگے دیا جائیگا) یا فیور پاؤڈر (دیکھو نسخہ آگے) ✣

جی - یو - انڈہائی بہی نہایت عمدہ معرق دوا ہے ✣ جب شدید بخار کیحالت مین پیشاب کم آتا ہے تب پیشاب پیدا کرنے کے لئے گردون کو تحریک دینی چاہئے - مثلاً کمر پر فومن - ٹٹے - شن کرین یا السی کے پول - ٹس یا رائی کی پٹی لگائین نہین تو خشک گلاس لگائین - مسہلات کے دینے مین احتیاط چاہئے کیونکہ ان سے بیمار کمزور ہوجاتا ہے لیکن اکثر دینا ہی پڑتا ہے اُسصورت مین نمکین جلابون سے فایدہ ہوتا ہے - بخار کیحالت مین جب دست لگجاتے ہین تب دفعتہ اُنکو روکنا نہ چاہئے کیونکہ اسہال کے ذریعہ طبیعت اُس ردی مادہ کو دفع کرتی ہے جو بخار مین جسم کے بافتون کے زایل ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے - ہان دست بہت زیادہ آدین تو اُنکو روکنا چاہئے ورنہ بیمار کمزور ہوجائیگا ✣

غذا بخار کی حالت میں - بخار کے بیمار کی غذا کے بارے میں نہایت احتیاط درکار ہے - چنانچہ ابتدا بخار میں غذا بہت تھوڑی اور تسیقو دینی چاہیے جیسے آش جو یا نخود آب یا ساگو دانہ وغیرہ لیکن کچھ عرصہ بعد غذا پتلی اور سریع الہضم تھوڑی تھوڑی مقدار میں اور بار بار دینی چاہیے تاکہ بیمار کی طاقت قایم رہے جیسے شوربا انڈے وغیرہ *

خمر کا استعمال بخار کی حالت میں - اس بارے میں جو کچھ میری رائے ہے باب حفظ صحت میں دے چکا ہون - وہ اسکے طور پر جیسے سنکھیا بعض حالتو نمین فایدہ مند ہوتا ہے اسیطرح شراب بھی بعض صورتوں مین اگر دیجائے تو مضایقہ نہین لیکن یاد رہے کہ بخار کی حالت مین شراب نہ دینی چاہیے اور یہ بھی یاد رہے کہ جنکو دختِ رز سے محبت زیادہ ہوتی ہے وہی شراب کا استعمال ادنیٰ سی بات مین کیا کرتے ہین - ہان جب دیکھین کہ بخار کا مریض نہایت کمزور ہوتا جاتا ہے اور دل کی حرکت اور نبض بھی سست چلتی ہے تب خمر کا استعمال کر سکتے ہین پیشاب اگر کم آتا ہو اور اسمین البیومن ہو تو خمر کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے *

حفظ صحت کے قانون کا پابند ہونا بخار کی حالت مین - اس امر مین دو باتون پر نہایت توجہ ضرور کرنی چاہیے ایک تو یہ کہ جس مکان مین بخار کا بیمار ہو وہان تازی ہوا کی آمد اچھی ہو تاکہ اُس گھر مین صاف ہوا آتی رہے اور کثیف خارج ہوتی رہے اور دوسری بات یہ کہ بیمار صاف و ستھرا رہے * بخار کے بیمار کو حرکت نہ کرنی چاہیے - بستر پر لیٹے رہنا اشد ضروریات سے ہے - بخار شدید اور اندیشناک ہو تو خویش و اقارب کو بھی سکے پاس نہ آنا چاہیے بلکہ بیمار کو چُپ چاپ بستر پر لیٹے رہنا چاہیے کوئی بات بیمار سے ایسی نہ کرنی چاہیے جس سے اُسکی طبیعت کو تحریک ہو *

بخار کی حالت مین بہتیری علامتین ایسی پیدا ہوتی ہین جنکے دفعیہ کے لیے کوشش

ضرور کرنی چاہئے تاکہ ہر بخار کے علاج مین انکا ذکر بار بار نہ کرنا پڑے اسواسطے یہان
کیا جاتا ہے ۔ مثلاً بخار کیحالت مین پیاس بہت لگتی ہے تو نیبو کا آب شورا پلاوین
یا کچے آبنون کو گرم راکہہ مین رکہکر جب پلپلے ہوجاوین انکو نچوڑ کر شربت بناکر بیمار
کو پلاوین یا املی کا پنا پلاوین یا سرکہ کی سکنجبین یا آش جو پلاوین* اور پانی مین
ہایڈرو-کلو-رک ایسڈ یا اسے-ٹرک ایسڈ ملاکر پلاوین یا برف کے ٹکڑے
چوسنے کو دین ۔

* نہین تو برف کا پانی یا سوڈا واٹر یا سوڈا لیمونیڈ کا استعمال کرین

قے (وامے-ٹنگ) اور ہچکیان (ہے-کپ) - بخار کیحالت
مین بعض دفعہ قے اور ہچکیان بہت ستاتی ہین - بعض طبیبون کا یہ قاعدہ ہے کہ چاہے
بخار کیسا ہی ہو ابتدا مین بیمار کو قے کروایا کرتے ہین - لیکن یہ قاعدہ ہمیشہ راست نہین
آتا ہان معدہ کی خرابی کے سبب طبیعت قے کرنا چاہتی ہو تو سلفٹ اف زنک یا
اپے-کِک نہین تو صرف نمک پانی مین گہولکر بیمار کو پلاوین تاکہ قے کہلکر آجاوے اور
معدہ کی خرابی رفع ہوجاوے - قے بکثرت ہوتی ہو تو غذا کے باب مین احتیاط کرین
مثلاً چونہ کا پانی ملاکر دو دو چار چار تولہ صرف دودہ پلاوین یا رقیق ساگودانہ یا صرف
آش جو کا استعمال کرین - بیمار کو برف کے ٹکڑے چوسنے کو دین یا برف مین سرد کرکے
سوڈا واٹر پلاوے - مونہہ تہوڑا تہوڑا پلاوین - نہ ملے تو نیبو کا آب شورا بہی پلا سکتے
ہین * اور دوا کے طور پر بخار کیحالت مین قے اور ہچکیان روکنے کے لئے یہ نسخہ
ڈائیلوٹ - ہایڈرو سیانک ایسڈ کا بہت خوب ہے -
نسخہ کار-بو-نٹ اف سوڈا ۴۰ گرین اسکی ایک پڑیہ بناوین اور ۱۷ گرین
ٹار-ٹارک ایسڈ کی ایک پڑیہ الگ بناکر ان دونو دوا کو ایک ایک آونس پانی مین
علیحدہ علیحدہ حل کرین اب ایسڈ کے عرق مین دو بوند سے ۴ بوند تک ڈائیلوٹ
ہایڈرو سیا-نک ایسڈ چہوڑ کر دونو عرقون کو ملاوین اور جوش کیحالت مین

بیمار کو پلادین - اس سے تے اور ہچکیان دو نو اکثر رک جاتے ہین - انہون و ینی مناسب ہو تو اوپر کے ا - فر - وی - سنگ ڈرافٹ بین تین سے پانچ قطرہ تک لاڈ - نم یا ۱۰ سے ۲۰ قطرے تک لائیکوار مار - فیا ملا کر بیمار کو پلادین - ان سے بہی تے اور ہچکیان تہمین تو قدرے پانی مین دو یا تین قطرے لائیکوار - اسٹر کینیا پلا سکتے ہین - اس سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے - اور معدہ کے مقام پر السی کے پول - ٹش یا رائی کی پٹی یا بلسٹر کا لگانا بہی نافع ہے - اور گاہے گاہے معدہ کی جگہہ پر برف کی پوٹلی لگانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے - دیکہین کہ بیمار کے مکان مین کسی قسم کی بد بو ہوا ور ہوا بند نہو کیونکہ ان دونو سبب سے بہی بعض اوقات قے ہونے لگتی ہے + بخار کے بیمار کا شکم اکثر بگڑا رہتا ہے مگر قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے تو مسہلات سے رفع کرنا چاہیے مثلاً تماسا ور سنا یا صرف سلفٹ اف مگ - نے - شیا ہمراہ عرق پودینہ یا سڈ لٹنر پاوڈر کا جلاب دین - مگر بعض اوقات کیا - لو - مل اور جلیپ یا کینیاونڈ اسکامنی یا پاوڈر کا جلاب بہی دینا پڑتا ہے +

قبض کے عوض بعضدفعہ بخار کے بیمار کو دست آنے لگتے ہین ان دستون کو بے سمجھے بوجہے رد کرنا نہ چاہیے کیونکہ ان دستون کے وزیعہ طبیعت اس موذی مادہ کو جسم سے خارج کرتی ہے جو بخار کیحالت مین جسم کے بافتون کے زایل ہونے سے پیدا ہوتا ہے (دیکہو بخار کی ماہیت) ہان بہت آدین کہ بیمار کمزور ہو جاوے تو ہلکے قابضات سے ضرور روکنا چاہیے جیسے چاک مکسچر یا کینیاونڈ چاک پاوڈر وبتہ - اوپیم وغیرہ وغیرہ +

دماغی عـلامتین بخار کیحالت مین - بخار جب شدت کا ہوتا ہے تب دماغی عـلامتین اکثر پیدا ہو جاتی ہین - مثلاً بعضدفعہ شدت کا درد سر عرصہ تک ہوتا رہتا ہے تو سر یا گردن پر برف لگاوین ضرورت ہو تو بال کترو دین یا سر منڈا دین - بعضدفعہ گردن پر خشک گلاس کا لگانا بہی فائدہ مند ہوتا ہے - بیمار جوان اور طاقتور ہو تو کنپٹیون پر

چند جونکین لگادین - اِسی قسم کے علاج سے وٹی لے - ریئم (یعنے ہذیان) کو بہی فائدہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ گردن پر یا کنپٹیون پر پلیسٹر کے لگانے سے بہی ہذیان رفع ہوجاتا ہے - لیکن بخار کی ردّی حالت مین جو بیمار آہستہ آہستہ بڑاتا ہے اُسمین مفرحات دینا چاہئیے جیسے ایمو-نیا خمر وغیرہ +

بخار کے بیمارونکو بے خوابی اکثر ستاتی ہے - افیون اور اُسکا جوہر مار-فیا یہی دوائین ہین جنپر اعتماد کیا جاسکتا ہے - انکو عرق کے اوپر دینا چاہئیے بیخوابی ہو مگر ساتہ اُسکے کنپٹی کی رگین تڑپتی ہون یا ہذیان شدید ہو تو افیون کے ہمراہ ٹار-ٹار امٹک ملاکر دینا چاہئیے - ردّی حالت مین بیمار اگر بڑاتا ہو تو مفرحات کے ہمراہ افیون دے سکتے ہین - لیکن بخار کی مفصلہ ذیل حالتون مین افیون کا استعمال نکرنا چاہئیے مثلاً بخار کے دورین پہیپہڑے اگر مبتلا ہوگئے ہون اور دم لینے مین بہت تکلیف ہو یا گردے مبتلا ہوگئے ہون یا غشی طاری ہونیوالی ہو یا پتلی آنکہون کی بہت سکڑی ہون تو افیون کا استعمال نہ کرنا چاہئیے + بعض طبیب افیون کی جگہہ نیند لانے کے لیے ہائیڈریٹ اف کلورل یا برو-مائیڈ اف پو-ٹاسیئم یا ۵۰ سے ۸۰ قطرے تک ٹنکچر اف ہن-بن کا استعمال کرتے ہین +

بخار کیحالت مین جب بے چینی بہت ہوتی ہے تو اسفنج پانی مین ترکرکے بدن کو پونچہہ دین یا بیمار کو گرم پانی مین بٹہادین - آواز کی برداشت نہو تو کانون مین تہوڑی روئی رکہہ دین + غشی یا بیہوشی (کو-ما) طاری ہونیوالی ہو تو سرپر کہیلے ول سے ٹہنڈا پانی لگادین رائی کی پٹی یا پلسٹر گردن اور سینہ اور پنڈلیون پر لگادین اور مفرحات پلادین بیہوشی غایت درجہ کی ہو تو سرکو منڈوا کر اُسپر پلسٹر لگادین + یاد رہے کہ جن عصبی اور دماغی علامتون کا ذکر اوپر ہوا ہے جسم مین موذی مادہ کے ہونے سے بعض دفعہ پیدا ہوجاتی ہین پس اسبات کو تہ ہولین کہ جن اعضاء کے ذریعہ وہ مادہ جسم سے خارج

ہو سکتا ہے انکا دہیان رکہین کہ وہ اپنا کام اچہے طور پر کرتے ہین یا نہین مثلاً گردے اور رودے اور جگر وغیرہ ۔

واضح ہو کہ اکثر بخارون مین علامات ردیہ پیدا ہو جاتی ہین ۔ ہر ایسی حالت مین خمیرا اغذیہ مقوی کا استعمال جیسے شوربا انڈے وغیرہ تہوڑی تہوڑی مقدار مین بار بار کہلانا چاہئے اور ساتہہ اُنکے مفرحات (اس ٹے میو لنٹ) اور مقویات (ٹانک) کا استعمال بہی کرنا ضرور ہے جیسے ہیو ۔ ٹیا ہمراہ ڈیکاک شن آف بارک اور کوینن اور معدنی تیزاب اور سلفیورک یا کلو رک ایتہر اور کلوروفارم اور کافور اور جسم کے مختلف حصون پر رائی کی پٹی لگا دین ۔ ضعف بہت ہو گیا ہو تو فاس ۔ فورس کا استعمال فائدہ مند ہے ۔ ضعف اور بیہوشی اس درجہ پر ہو گئی ہو کہ بیمار نگل نہین سکتا تو ریکٹم کے اندر دوا اور غذا کی پچکاری کرین ۔ مثانہ کی حالت کو نہ بہولین پیشاب سے پُر ہو تو سلائی سے نکالدیا کرین ۔

شدید بخارون کے دور مین اندرونی اعضا اکثر مبتلا ہو جایا کرتے ہین خاصکر شُش بیمار کے چت لیٹے رہنے کے سبب سے خون سے پُر ہو جاتے ہین (کن ۔ جش ۔ چن) یا انمین انفلامیشن ہو جا سکتا ہے ۔ کروٹین بیمار کی بدلدیا کرین اور سر کو بہت نیچا نہ رکہین اور ایسی دوا دین جن سے کہانسی ہو اور بلغم خارج ہوتا رہے تاکہ ہوا کی نالیان بلغم سے پُر ہونا پاوین اور گاہے گاہے بیمار کو زور زور سے دم لینا کہین تاکہ پہیپہڑے کے پیندے مین ہوا پہنچتی رہے اور وہ سکڑنے نہ پاوین بڈسور کا خیال رکہین کیونکہ اس قسم کے بخارون مین برابر لیٹے رہنے کے سبب سے زخم پڑ جایا کرتے ہین ۔ بیمار کو ایسے بستر پر نہ لٹادین جو بہت ملایم اور گُدگُدا ہو ۔ جو حصہ جسم کا بستر پر ہمیشہ لگا رہتا ہو اُسکو ملاحظہ کرتے رہین اور خشک اور صاف رکہین کروٹین ہمیشہ بدلدیا کرین اور اُنکے نیچے گدیان رکہہ دیا کرین اُن مقامون پر ذرا بہی سرخی کے آثار پیدا ہون تو بیمار کو ہوا یا پانی کے بستر پے

پر لٹکادین اور اسپرٹ اف وائین تھالص یا پانی ملاکر اُسپر لگادین یا اکسائیڈ اف زنک اُسپر چھڑک دین یا سوپ پلاسٹر چھڑے پر بچھاکر لگادین * بخار کا بیمار جب رو بصحت لاتا ہے تب اُسکی غذا اور دوا کا عمدہ بندوبست کرنا چاہئے اور صفائی کیطرف بہی دہیان رکہنا چاہئے چنانچہ مقویات اور ادویات ہاضم کا استعمال کرین اور ایسی حالت مین تبدیل آب وہوا سے بہی بہت فائدہ ہوتا ہے *

اقسام بخارون کے ۔ واضح ہو کہ کُل بخارون کو دو حصہ مین تقسیم کیا ہے ایک غیر متعدی یعنی جنکی چہوت ایک سے دوسرے کو نہین لگتی ۔ دوم متعدی جنکی چہوت کا اثر دوسرے پر ہوجایا کرتا ہے *

اوّل بخار غیر متعدی

جو انمین سے خفیف قسم کا ہے یعنے فیبری ۔کیو ۔لا وہ تو ایک ادنی باعث سے پیدا ہو سکتا ہے مثلاً بدہضمی قبضیت وغیرہ لیکن انٹر ۔ مے ۔ٹنٹ ۔ ریمی ۔ٹنٹ اور یا ۔لو فیور ہمیشہ مے ۔لے ۔ریا ہوا کے باعث پیدا ہوتے ہین ان تینون مین چندان فرق نہین ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ جب مقدار مے ۔لے ۔ریا ہوا کی جسم کے اندر بہت ہی تہوڑی سرایت کر جاتی ہے تب انسان کو دوسرے تیسرے یا دیر دیر بعد بخار ہوجایا کرتا ہے لیکن جب مقدار اُس ہوا کی زیادہ ہوتی ہے تب بعوض انٹر ۔ مے ۔ٹنٹ فیور کے ری ۔ مے ۔ٹنٹ فیور ہوجاتا ہے جسمین یوم راحت نہین ہوتا بلکہ تہوڑے عرصہ کے لئے بخار کی چند علامتون کو قدرے تخفیف ہوجاتی ہے اور ہوا مذکورہ کی مقدار جب اِس سے بہی زیادہ ہوتی ہے تب نہ تو یوم راحت اور نہ تخفیف ہوتی ہے بلکہ بخار یکسان برابر چڑہا رہتا ہے اُترتا ہی نہین ۔ اور اعضاے اندرونی اِس تیسری مقدار مے ۔لے ۔ریا مین زیادہ تر مبتلا ہوجاتے ہین بہ نسبت اول اور دوم مقدار

کے۔ ان بخاروں کی نسبت ایک اور بات قابل یاد رکہنے کے یہ ہے کہ مے۔ لے۔ ریا
کے موثر ہونے کے لئے حرارت بہی درکار ہے یعنے جہان یہ ہوا ہو اگر وہان گرمی بہی
زیادہ ہو تو اثر اسکا شدت سے ہوتا ہے چنانچہ اسیواسطے زور اسکا ممالک سرد میں
بہت کم یا بالکل نہین ہوتا اور اقالیم گرم مین زیادہ ۔ اس موقع پر ماہیت مے۔ لے۔ ریا
کی اور حقیقت اُسکے پیدا ہونے کی مختصر طور پر بیان کرنی عین مناسب جانتا ہون ۔
چنانچہ ۔

مے۔ لے۔ ریا

ماہیت ۔ بقراط سے لیکر آجتک سب اسبات کے قایل ہین کہ دنیا کی سطح میں
کوئی جگہ تو ایسی ہے کہ جسمین بیماری کم ہوتی ہے اور کوئی ایسی کہ جسکے باشندے ہمیشہ
کسی خاص قسم کے مرض مین ضرور مبتلا رہتے ہین اور جب اس امر کا تجربہ کیا جاتا ہے اور اُس
مین عقل دوڑائی جاتی ہے تب سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہین مقامات مین زیادہ بیماری
پائی جاتی ہے جنکے قرب جوار مین جہلین اور دلدلین ہوتی ہین یا جو ایسے نشیب کہ اُنمین بارش
کا پانی کہڑا رہتا ہے یا ایسے شہر جو دریا کے کنارون پر ہوتے ہین یا جنکی زمینون پر
پانی بہر جایا کرتا ہے یا دامان کوہ اور جنگلی مقامات جیسے بنگالہ مین سندربن کا جنگل
جسمین ہمیشہ پانی بہر جایا کرتا ہے ۔ پس وہ کونسی شے ہے جس سے اُن مقامات کے
رہنیوالے خاص قسم کے امراض مین مبتلا رہتے ہین مثلاً اُن لوگون کو اگر دیکہیے تو
چہرہ اُنکا پیلا ۔ لبین پیلی ۔ نبض کمزور اور وہ لوگ ایسے پست ہمت اور کم طاقت ہوتے
ہین کہ ذراسی محنت سے تہک جاتے ہین اور اکثر تپ لرزہ مین مبتلا رہتے ہین ۔
غرض اس سے صاف ظاہر ہے کہ مقامات مذکورۂ بالا مین کوئی شے ایسی ضرور ہوگی
جس سے وہان کے باشندے ہمیشہ مرض مین مبتلا رہتے ہین اُس شے کو گرمی کہین
تو نادرست ہے کیونکہ ہندوستان کے جو جو مقامات بہت گرم ہوتے ہین وہان کے

لوگ اکثر تندرست ہوتے ہین اور اُس چیز کو بر دوت بہی نہین کہہ سکتے کسلیئے کہ دریا اور سمندر مین ملاح لوگ مرض سے اکثر محفوظ رہتے ہین اور یہ بہی نہین کہا جاسکتا کہ شے مذکورہ ہوا ہی ہے کہ جو جہیلون سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ اِس امر کا تجربہ کیا گیا ہے کہ لوگون نے جہیلون کے پیندے کو خوب ہلایا ہے اور اِس سے جو ہوا پیدا ہوئی ہے اُسکو سونگھا ہے تسپر بہی اِس قسم کے مرض مین مبتلا نہین ہوئے ہین جیسے تپ لرزہ ہے۔ پس اِس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ شے ضرور کوئی زہر ہوگی جسکا نام اطبا نے مے۔ لے۔ ریا رکہا ہے اِس مے۔ لے۔ ریا زہر کی نسبت اطبا کے دلون مین دو طرح کے خیالات پیدا ہوئے ہین یعنے کوئی تو کہتا ہے کہ نباتات کے سڑ جانے سے یہ زہر پیدا ہوتا ہے اور کوئی یہ کہ مے۔ لے۔ ریا ایک خاص قسم کی تخمیر ہے جو جہیلون سے پیدا ہوتی ہے اور بعضون نے عقل کے تکلّے لگا کر یہ بات نکالی ہے کہ باعث مے۔ لے۔ ریا کا ایک قسم کی کائی ہے جو نہایت باریک اور بہت جلد پیدا ہوتی ہے * لیکن اسبات مین کچہہ شک نہین کہ نباتات کے سڑ جانے سے مے۔ لے۔ ریا زہر پیدا ہوتا ہے کیونکہ تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ نشیب مقامات مین جبتک فصل کہڑی رہتی ہے تبتک وہان پر تپ لرزہ کے قسم کی بیماریان پیدا نہین ہوتین لیکن بعد درو ہوجانے فصل کے جو نباتی اجزا اُس مین پڑے رہ جاتی ہین بارش کے پڑنے سے سڑ جاتی ہین تب اُن مقامات مین مے۔ لے۔ ریا کا زور شور ہوتا ہے اور تپ لرزہ بہی اُسوقت پیدا ہوتی ہے۔ اور دلدلون کا بہی یہی حال ہے کہ جبتک اُن مین پانی کہڑا رہتا ہے تبتک تو مرض سے محفوظ رہتے ہین لیکن جب گرمی کے موسم کی دہوپ پڑتی ہے اور پانی اُنکا خشک ہوجاتا ہے تب مے۔ لے۔ ریا ہوا کا بہی درست ہوتا ہے کیونکہ جس مقام کا پانی خشک ہوجاتا ہے وہان پر بہت سے نباتی اجزا پیدا ہوتے ہین جنکے سڑ جانے سے کثرت سے کائی پیدا ہوتی ہے جو یا تو خود زہر ہوتی ہے یا

جسکے اندر یہ زہر مے ۔ لے ۔ ریا ہوتا ہے جس سے امراض ازقسم تپ نوبتی پیدا ہوتے ہیں
ہندوستان میں اِس زہر کا یہ قاعدہ ہے کہ قبل از شروع یا بعد از ختم ہونے برسات
کے زور شور ہوتا ہے چنانچہ پنجاب میں ایسا ہوتا ہے کہ جولائی سے لیکر نصف
نومبر تک مے ۔ لے ۔ ریا کا زور شور رہتا ہے اور کُل امراض جو اِس زہر سے پیدا ہوتے
ہیں اُنکی بھی شدت اِنہیں مہینوں میں ہوتی ہے ٭ اِس زہر کی نسبت یہ بھی دیکھا
گیا ہے کہ نیچی زمینوں میں اور بہ نسبت اوپر کے نیچے کی ہوا میں مے ۔ لے ۔ ریا کی شدت
ہوتی ہے ٭

جب اسبات کو ہم مانتے ہیں کہ مے ۔ لے ۔ ریا زہر نباتات کے سڑ جانے سے پیدا
ہوتا ہے تو ہم کو یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ اِس زہر کے پیدا ہونے کے لئے چار چیزوں کا باہم
ہونا ضروریات سے ہے اوّل حرارت دوم رطوبت سوم مادہ نباتاتی چہارم خاص قسم
کی زمین ۔ کیونکہ بدون اِن چار چیزوں کے نباتات سڑ نہیں سکتے ۔ پس اِس سے
یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ بیماریاں جو مے ۔ لے ۔ ریا سے پیدا ہوتی ہیں خاص مقامات
خاص موسم اور خاص بلندی پر ظاہر ہوا کرتی ہیں اور تجربہ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ
جب دلدلیں خشک ہونے لگتی ہیں تب اُن بیماریوں کا زور ہوتا ہے اور جب انمیں
پانی ہوتا ہے تب مرض سے محفوظ رہتے ہیں لیکن خشک زمینوں اور پہاڑوں میں
انکا خلاف وقوع میں آتا ہے کیونکہ اِن مقامات میں جب بارش کثرت سے ہوتی ہے
تب مرض کا غلبہ ہوتا ہے اور جب بارش کم یا بالکل نہیں ہوتی تب بیماری بھی نہیں
ہوتی ٭

مے ۔ لے ۔ ریا کی بیماریاں ہر سال کسی خاص جگہہ پر محدود رہتی ہیں اور بعض دفعہ عالمگیر
بھی ہو جاتی ہیں اور چونکہ مے ۔ لے ۔ ریا کا اثر نیچی جگہہ پر زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوپر
کے اِسلئے جن مقامات میں اِس زہر کا زور ہے وہاں کے باشندوں کو چاہئے کہ اپنے

مکان کے اوپر کی منزل پر ہمیشہ رہا کرین اور چونکہ اس زہر کا اثر درختون کے سبب سے بہت زایل ہو جاتا ہے تو ایسا کرنا مناسب ہے کہ جن مقامات مین اس زہر کی شدت ہو وہان پر سورجمکھی خوب طرح کردین *

فقرہ اول - انٹرمے ٹنٹ فیور یعنی تپ لرزہ

اِس قسم کا بخار باری سے ہوا کرتا ہے اور وہ باری چند گھنٹہ تک رہکر جب رفع ہو جاتی ہے تب مریض بخار سے بالکل محفوظ رہتا ہے - اِس یوم راحت کو اصطلاح مین انٹرمے ۔ شن کہتے ہین * قسمین اِس بخار کی اکثر تین ہوا کرتی ہین ایک تو وہ بخار جو روز ہو جایا کرتا ہے اور جسمین وقفہ ۲۴ گھنٹہ کا ملتا ہے اِس قسم کو اصطلاح مین کوٹے ڈی - اَن فیور بولتے ہین * قسم دوم اِس بخار کی وہ ہے جس کو ٹرشن فیور بولتے ہین - یہ بخار دوسرے روز آیا کرتا ہے اور اسمین مریض ۴۸ گھنٹہ تک بخار سے محفوظ رہتا ہے * اور چوتھی قسم بخار تیسرے دن آیا کرتا ہے یعنے جس کسیکو آج بخار آیا ہو وہ کل اور پرسون بخار سے محفوظ رہیگا مگر تیسرے دن پہر مبتلا ہو جائیگا پس اِس بخار مین مریض ۷۲ گھنٹہ تک بخار سے محفوظ رہتا ہے اصطلاح مین اِس بخار کو کوارٹن فیور کہتے ہین - یہ بات یاد رہے کہ کوٹی ڈین بخار اکثر ہوجایا کرتا ہے مگر ٹرشن بہ نسبت اُسکے کم اور کوارٹن سب سے کم اور یہ کہ کوٹی ڈین فیور اُس موسم مین زیادہ ہوتا ہے کہ جب مے لے ریا کی شدت ہوتی ہے چنانچہ اُن مقامات مین کہ جہان بارش دکہن پچہم کی ہوا کے ساتہہ ہوتی ہے اِس قسم کے بخار کی شدت ماہ مئی سے لیکر اکتوبر تک رہتی ہے اور جہان اُتر پورب کی ہوا بہتی ہے یہ بخار نومبر اور دسمبر مین ظاہر ہوتا ہے اور جن جگہون مین دریا کی طغیانی ہوتی ہے وہان پر اِس بخار کی شدت اگست سے لیکر اکتوبر تک رہتی ہے اور ٹرشن فیور کا

یہ حال ہے کہ اِس قسم کا بخار اُنہین لوگون کو زیادہ ہوا کرتا ہے جو کبھی پہلے بھی اُس
مین مبتلا ہوئے تہے اور جنکے جسم مین زہر اسکا بیکار پڑا رہتا ہے مگر ادنی سبب سے پھر
ظاہر ہو پڑتا ہے اور یہ بخار جاڑو نمین اکثر ہوجاتا ہے چنانچہ اِسکے زور و شور کے مہینے
دسمبر جنوری اور فروری ہین اور تبدلات موسم مین بھی یہ پیدا ہوا کرتا ہے مثلاً موسم
خزان اور بہار کے شروع مین اور چونکہ اِس قسم کا بخار اکثر اُنہین لوگون کو ہوا کرتا ہے
جنکے جسم مین انکا زہر یعنے مے - لے - ریا برابر موجود رہتا ہے اسواسطے اِسمین اکثر طحال
بڑہ جایا کرتی ہے - دوسری بات انٹرمے ٹنٹ فیور کی نسبت یہ بھی یاد رہے
کہ اسکی قسمین آپسکے اندر ایک دوسری مین بدل جایا کرتی ہین مثلاً بعض دفعہ جب ایسا
ہوتا ہے کہ کو - ٹی - ڈین بخار ٹر - شن مین بدل جاتا ہے تب بیمار رو بصحت لانے لگتا
ہے لیکن جب کبھی یہ بات ہوتی ہے کہ ٹر - شن بدلکر کو - ٹی - ڈی - اَن اور
کو - ٹی - ڈی - اَن بدلکر ری - مے - ٹنٹ ہوجاتا ہے تب اِس سے یہ معلوم کرنا چاہئے
کہ مرض بڑہتا جاتا ہے اور کوئی عضو رئیس اس مین شامل ہوگیا ہے اور یہ بھی بات
اکثر دیکھنے مین آتی ہے کہ کو - ٹی - ڈی - اَن بخار شام کو اور ٹر - شن قریب دوپہر
کے اور کوار - ٹن بعد دوپہر کے چڑہا کرتا ہے ؛

علامات - اِس بخار کی علامات تین درجہ مین منقسم ہوسکتی ہین یعنے پہلے
بیمار کو سردی معلوم ہوتی ہے بعدازان بدن گرم ہوجاتا ہے اور تب پسینہ آکر بخار چھوٹ
جاتا ہے چنانچہ جب بخار چڑہنے لگتا ہے تو پہلے بیمار سست ہوجاتا ہے انگڑائیان آتی
ہین ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین اور مریض بار بار جمائیان لیتا ہے پھر سردی معلوم ہونے
لگتی ہے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین بیمار کو پھریری چڑہ آتی ہے اور جاڑے سے
کانپنے لگتا ہے اور دانت سے دانت بجنے لگتے ہین ہاتھ پاؤن سکیڑ کر گٹھری سا بنکر
بستر پر پڑ جاتا ہے اور اسقدر سردی ہوتی ہے کہ سنون کپڑے اُڑہائے تسپر بھی تسکین

نہین ہوتی اور جسم مین چونکہ سمہ ـ لے ـ ریا زہر کا اثر ہوتا ہے اس لئے قلب کی حرکت
سست ہو جاتی ہے جس سبب سے خون آہستہ آہستہ دورہ کرتا ہے اور بعض اعضاے
رئیسہ مین جمع بھی ہو جاتا ہے چنانچہ جب اس درجہ مین خون دماغ کے اندر جمع ہوتا ہے تب
بیمار کو اونگھہ آتی ہے سر مین بوجھہ معلوم ہوتا ہے اور کانون مین باجے سے بجتے ہین ٭
جب قلب مین اجتماع خونکا ہوتا ہے تب سینہ پر بوجھہ معلوم ہوتا ہے دم جلد جلد اور
بہ تکلیف لیا جاتا ہے اور نبض کمزور اور پست ہو جاتی ہے اور جب معدہ یا جگر مین خون جمع
ہو جاتا ہے تب اُبکائیان اور قے ہوتی ہے اور جب رودون مین خون کا غلبہ ہوتا ہے تب
مریض کو دست آتے ہین اس سردی کے درجہ مین نبض کمزور ـ جلد کی رنگت پیلی اور چہرہ
مریض کا سکڑا ہوا ہوتا ہے ٭ بعد سردی کے مریض کو گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چنانچہ
رفتہ رفتہ بیمار کا سارا جسم گرم ہو جاتا ہے اُسوقت جلد کی رنگت حالتِ اصلی پر آ جاتی ہے
اور چہرہ مریض کا سرخ ہو جاتا ہے قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور نبض سریع اور سر درد
کرنے لگتا ہے اُسوقت کپڑے بُرے معلوم ہوتے ہین اور بیمار نہایت بےچین ہو جاتا ہے
بعد کچھہ عرصہ کے پیشانی پر نمی آ جاتی ہے رفتہ رفتہ مریض پسینہ سے نہا جاتا ہے تب بخار
بالکل ٹوٹ جاتا ہے ٭
گرمی کے درجہ کی نسبت یہ باتین یاد رہین کہ کو ـ ٹے ـ ڈی ـ ان فیور مین بہ نسبت
ٹر ـ شن فیور کے دراز ہوتا ہے اور یہ کہ طاقتور آدمیون مین بھی گرمی بےچینی اور درد سر
زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت کمزورون کے ٭ اس درجہ مین زبان کا یہ حال ہوتا ہے کہ کوٹے ـ ڈی
ان فیور مین اور مریض اگر طاقتور ہو تو زبان زیادہ تر میلی ہوتی ہے بہ نسبت ٹر ـ شن
فیور اور کمزور آدمی کے ٭ بعض دفعہ خاصکر جب مریض کمزور ہوتا ہے تو پسینہ کیحالت مین
اسقدر نڈھال ہو جاتا ہے کہ بچنے کی اُمید نہین ہوتی ٭ مدت ان تینون درجون کی جنکا ذکر
اوپر کیا گیا ہے ہمیشہ ایکسان نہین ہوتی چنانچہ سردی کا درجہ چند منٹ سے ۵ یا ۶ گھنٹہ

برابر رہ سکتا ہے اور جب یہ بخار شدت کا ہوتا ہے تب سردی کا درجہ کوتاہ اور گرمی کا دراز ہوتا ہے اور گرمی کا درجہ نصف گھنٹہ سے کئی گھنٹے برابر رہ سکتا ہے مگر ۲ گھنٹہ سے کبھی زیادہ نہین رہتا لیکن پسینہ کا درجہ اور دونون درجون سے کم ہوتا ہے اور بعض دفعہ پسینہ آتا ہی نہین اور یہ کہ کو۔ٹے۔ ڈی۔اُن فیور مین سردی کا درجہ نہایت تھوڑا اور گرمی کا نہایت دراز ہوتا ہے اور ٹرشن فیور مین بہ نسبت کو۔ٹے۔ اُن فیور کے سردی کا درجہ دراز اور گرمی کا کوتاہ ہوتا ہے اور کوار۔ٹن فیور مین بہ نسبت اور دونو قسم کے سردی کا درجہ بہت ہی زیادہ اور گرمی کا بہت ہی کم ہوتا ہے؂

عوارض۔ جب یہ بخار مرکب ہوتا ہے تب اکثر اسمین طحال بڑھ جایا کرتی ہے اور مریض کو انے۔ میا ہو جاتا ہے اور کبھی یرقان کی بیماری بھی ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ مریض پیچش یا اسہال مین مبتلا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس بخار کے بیمار کو مرض برانکائی۔ٹس۔ (سرفہ کہنہ) یا نیو۔مو۔نیا (ذات الریہ) یا ریو۔ما۔ٹیزم (وجع مفاصل) یا اسکا۔یہ۔ٹس اور رمہ کی بیماری بھی ہو جاتی ہے؂

فقرہ دوم ری۔می۔ٹنٹ فیور

علامات۔ یہ بخار اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ پہلے مریض کو خفیف پھریری معلوم ہوتی ہے بعد اس کے جسم گرم ہو جاتا ہے سر درد کرنے لگتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے نبض سریع ہو جاتی ہے بعض دفعہ قے ہوتی ہے زبان میلی اور تشنگی کا غلبہ ہوتا ہے کمر مین درد اور ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین پاخانہ کم اور بدبودار آتا ہے پیشاب سرخ اور تھوڑا آتا ہے۔ یہہ حالت نہین کچھ عرصہ تک رہ کر درجہ تخفیف یعنی۔ری۔می۔شن شروع ہو جاتا ہے جسمین اگرچہ نبض کی سُرعت کسقدر کم ہو جاتی ہے پر حالت صحت پر نہین آتی۔ درد سر اور اعضا کی شکنی

گو بہی کسیقدر تخفیف ہوجاتی ہے لیکن بالکل جاتی نہین رہتی حرارت جسم کی کم ہوجاتی ہے
لیکن بالکل مفقود نہین ہوتی جلد کسیقدر ملائم ہوجاتی ہے اور سر اور سینہ پر تہوڑا سا پسینہ
بھی آجاتا ہے۔ تشنگی کم اور زبان کسیقدر صاف ہوجاتی ہے ٭ یہ حالت تخفیف یعنی
ریمیشن کی تہوڑے عرصہ تک رہتی ہے تب بتدریج بخار کی علامتین بڑہتے بڑہتے شدید
ہوجاتی ہین ٭ اس بخار کی شدت اور تخفیف کیوقت مین اختلاف ہی چنانچہ بعض دفعہ شدت
بخار کی دوپہردن کو ہوجاتی ہے اور دوپہر رات کو تخفیف ہونے لگتی ہے اور باقی کی رات
تا دوپہر دن بخار کو تخفیف رہتی ہے اور تب پہر شدت ہونے لگتی ہے ٭ بعض اوقات ایسا
بھی ہوتا ہے کہ دوپہر رات کو بخار کی شدت ہونے لگتی ہے اور یہ شدت صبح تک رہکر تخفیف ہونے
لگتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شدت بخار کی دوپہردن کو ہوجاتی ہے اور شام تک رہتی ہے
اُسوقت سے دوپہر رات تک تخفیف رہتی ہے ٭ شدت اور تخفیف کے وقت مین اگرچہ اسقدر
اختلاف ہے تاہم یہ قاعدہ ہی کہ صبح کے وقت اکثر تخفیف ہوجایا کرتی ہے ٭

واضح ہو کہ بعض دفعہ شدت اور تخفیف کیوقت مین بالکل امتیاز نہین ہوتا یعنی بخار کیحالت
یکسان برابر رہتی ہے۔ یہ بات اُسوقت ہوتی ہے کہ جب مے۔ لے۔ ریا زہر بہت زیادہ مقدار
مین جسم کے اندر سرایت کرجاتا ہے یا جب کم مقدار مے۔ لے۔ ریا زہر کی کمزور آدمی کے جسم مین سما
جاتی ہے اور یہ بخار برابر اُسوقت بھی رہ سکتا ہے کہ جب کسی عضو اندرونی کے شامل ہونیسے
مرکب ہوجاتا ہے ٭ جب یہ ترکیبی ری۔ می۔ ٹنٹ فیور بسبب زیادہ ضعف دماغ اور ضعف قلب
یا بباعث کسی عضو رئیس کے شامل ہوجانے کے مین ابتدا مین مُہلک نہین ہوتا تب ایک اور قسم
کی علامتین ظاہر ہوتی ہین یعنی زبان خشک بھوری اور باہر نکلتے وقت کانپنے لگتی ہے نبض نہایت
سریع اور کمزور ہوجاتی ہے اُنگلیان کانپنے لگتی ہین جس علامت کو اصطلاح مین سب۔ سل۔ ٹز
ٹن۔ ڈی۔ نم کہتے ہین بیمار کو ہذیان ہوجاتا ہے اور اونگھ آتی ہے تب نہایت کمزور ہوکر
حالت بیہوشی مین مرجاتا ہے ٭ بعض دفعہ اسی قسم کے ری۔ مے۔ ٹنٹ فیور مین جسم پر خون

کے چھوٹے چھوٹے داغ پڑجاتے ہین (پے - تے - کے) یا مسوڑون لبون اور ناک سے خون جاری ہونے لگتا ہے اور کبھی قے اور دستون کی راہ بھی خون آجاتا ہے ؛

ترکیب - ری - مے - ٹنٹ فیور مین اکثر دماغ شامل ہوجاتا ہے اُسوقت بیمار کو ہذیان اور تشنج ہوتا ہے ، کبھی سُست دقے شروع ہوجاتے ہین اور کبھی جگر اور طحال بڑھ جاتی ہے اور مریض کو یرقان ہوجاتا ہے اور لگاہے نیو - مو - نیا اور برنکائی ٹس بھی ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی دونو لگن سپیڑی بھی پھول جاتے ہین (پے - رو - ٹائی - ٹس) ؛

تشخیص - فرق درمیان - ری - می - ٹنٹ ؛ ان - ٹر - مے - ٹنٹ اور آر - دنٹ - لگن - ٹے - نیوڈ فیور کے یہ ہے ؛ ری - می - ٹنٹ اور انٹر - می - ٹنٹ فیور کا سبب ایک ہی ہے یعنی مے - لے - ریا - زہر مگر ان دونو بخارون مین فرق یہ ہے - کہ ری - مے - ٹنٹ فیور مین تھوڑے عرصہ کے لئے بخار کی علامتون کو کسیقدر تخفیف ہوجاتی ہے (ری - مے - شن) لیکن انٹر - مے - ٹنٹ فیور مین ایک خاص وقت تک بیمار بخار سے بالکل محفوظ رہتا ہے (انٹر - می - شن) اور ری - می - ٹنٹ فیور مین چونکہ بخار کی علامتین عرصہ دراز تک موجود رہتی ہین اس لئے یہ بیماری زیادہ تر اندیشناک ہے اور اس مین مے - لے - ریا زہر بھی جسم مین زیادہ تر سرایت کرجاتا ہے ؛

یہ بات کہ ری - می - ٹنٹ اور انٹر - مے - ٹنٹ فیور ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین اور یہ کہ دونو قسم کے بخار اُس سبب کے مختلف درجے ہین حالات مفصلہ ذیل سے ثابت ہوسکتی ہے چنانچہ ایسا اکثر دیکھا گیا ہے کہ جس سال مے - لے - ریا زہر کی کثرت ہوتی اُس سال ری - می - ٹنٹ فیور کی بھی کثرت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ جو بخار ابتدا مین ری - می - ٹنٹ تھا اخیر کو انٹر - می - ٹنٹ ہوجاتا ہے برعکس اسکی ری - می - ٹنٹ بخار انٹر - مے - ٹنٹ ہوجاتا ہے اور کا - من - لگن - ٹے - نیوڈ فیور کو جو ہندوستان مین موسم گرما کے اندر خاصکر اپریل اور مئی اور جون مہینہ مین ہوجاتا ہے ری - می - ٹنٹ فیور سے اسطور پر فرق کیا جاسکتا ہے

کہ بخار کے موسم کو دیکھین کہ وہ موسم مے ملے - ریاکا ہے یا نہین اور گرمی کی شدت ہے یا نہین اور بیمار کو پہلے کبھی مے ملے - ریا زہر سے صدمہ پہنچا تھا یا نہین ؎

علاج - انٹر - مے - ٹنٹ اور ری - می - ٹنٹ فیور ان دونونکا علاج یکجا کیا جاتا ہے ؎ انٹر - می ٹنٹ فیور کے سردی کے درجہ مین بیمار کو گرم کپڑے پہنادین اور ہوسکے تو گرم گرم چاء پلاوین - بعض دفعہ سردی اس شدت سے چڑھتی ہے کہ مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے اور نبض نہایت کمزور ہوجاتی ہے - اس صورت مین اسٹی میو - لنٹ دواکا استعمال کرنا چاہیئے مثلاً کاربونٹ اف امونیا اور اسپرٹ ورنہ معمولی حالت مین اس نسخہ کا استعمال کرنا چاہیئے

نسخہ - سلفٹ اف مگنے شیا ———— ۲ ڈرام

سلفٹ اف سوڈا ———— ۲ ڈرام

ٹائیٹر اس ایتھر ———— ۲ ڈرام

کونین ———— ۲۰ گرین

پانی ———— ۱۹ آونس

سبکو ملاکر بہ مقدار ڈیڑہ آونس کے تین تین گھنٹہ بعد شیشے کو ہلاکر پلادین کیونکہ کونین نیچے بیٹھہ جاتی ہے - یاد رہے کہ ان دونون قسم کے بخارون مین صفرا کا استفراغ غلبہ ہوتا ہے کہ مریض کو اکثر صفراوی قے بشدت آتی ہے اور قے کے مادہ مین نرا صفرا خارج ہوتا ہے اور بعض دفعہ صفراوی دست بھی آتے ہین مگر اکثر قبض ہوا کرتا ہے پس نسخہ بالا کے استعمال سے قبض رفع ہوجاتا ہے اور کھلکر صفراوی دست آتے ہین اور جون جون دست آتے جاتے ہین بخار فرو ہوتا جاتا ہے اور پسینہ آنے لگتا ہے ؎

اوپر کے نسخہ مین کونین نوبت کے روکنے کے لحاظ سے نہین ملائی گئی بلکہ جرمی سائیڈ کرم کش فائیدہ کے واسطے شامل کی گئی ہے - کیونکہ ان بخارون کی ماہیت سے

ظاہر ہے کہ ہوا مین جانفار وے ہوا کرتے ہین جن کے خون مین داخل ہو جانے سے بخار
ہو جاتا ہے ❊

واضح ہو کہ اوپر کے نسخہ کا نام سے - لائن مکسچر رکہا ہے ❊ یہ نسخہ ہر قسم کے بخار مین
کہ جسمین صفرا کا غلبہ پایا جاوے اور خاصکر قبض موجود ہو نہایت فایدہ کرتا ہے ❊ پس اس
کتاب مین جہان کہین اس نسخہ کا استعمال کیا جائے گا وہان بعوض پورے نسخہ کے لکہنے کے صرف
سے - لائن - مکسچر - لکہا جائے گا جس سے نسخہ بالا سے مراد ہو گی ❊ پرانے نسخے فیور مکسچر
اور فیور پاؤڈر گئے ایسے مفید نہین ہین جیسے سے - لائن - مکسچر کا نسخہ ہے - مگر شاید
کسی موقع پر ان کے بہی استعمال کرنے کی ضرورت پڑ جائے اسواسطے دونون نسخہ ذیل
مین درج کرتا ہون ❊ **نسخہ فیور مکسچر کا -**

لائیکوار امو - نیا اسے - ٹیشن ایک ڈرام ❊ نائیٹریٹ اف پوٹاش - ۵ گرین ❊
اسے - ٹٹ - اف پوٹاش - ۱۰ گرین ❊ نائیٹرس ایتہر - ۱۰ قطرے ❊ پانی - ایک آؤنس
سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد جب تک بخار رہے استعمال
کرتے جاوین - مگر واضح ہو کہ - انٹر - مے ٹنٹ اور ری - مے - ٹنٹ فیور مین اس نسخہ
کی کچہہ بہی پیش نہین چلتی - سے - لائن - مکسچر کا نسخہ ضرور مفید پڑتا ہے چنانچہ مین اب
اسی نسخہ کا استعمال کرتا ہون ❊

نسخہ فیور پاؤڈر کا - انٹی مونیئل پاؤڈر - ۲ گرین ❊ اپی کاک پاؤڈر - ½ گرین ❊
کیا مول - ½ گرین ❊ نائیٹر - ۵ گرین ❊ سب کی ایک پڑیہ بناوین اور دو دو یا تین
تین گہنٹہ بعد کہلاوین یہ نسخہ بہی ضعیف العمل ہے ❊ نیبو اور املی کا آب شورہ بہی نہایت فائدہ کرتا ہے
بدن زیادہ گرم ہو تو نصف سرکہ اور نصف آب گرم ملا کر مریض کے بدن کو پونچہہ دین ❊
درد سر ہو تو کن پٹی پر جونکین لگا دین اور سر پر برف رکہین اور برف کے ٹکڑے کہلا دین جسوقت
پسینہ آنا شروع ہو جاوے مریض کو کپڑے اڑہا دین اور اسبات کی احتیاط رکہین کہ حالت

عرق مین ہوا نہ لگ جاوے لیکن اسحالت مین بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مریض کو کمال ضعف ہو
جاتا ہے اور بعض دفعہ مر بھی جاتا ہے - خدانخواستہ جب بیمار کیحالت اسقدر ردی ہوجاوے
فوراً ادویات سٹی میو لنٹ مثلاً ایتھر اور ایمو - نیا اور برانڈی بلا استعمال کرین پسینہ کے
آجانے سے بخار ٹوٹ جاتا ہے اور مریض کو راحت حاصل ہوتی ہے - ایام راحت مین جسکو اصطلاح
انگریزی مین - انٹر - مے - شن کہتے ہین ایسا علاج کرنا چاہیئے جس سے بخار کی نوبت پھر نہو
پاوے - چنانچہ یہ بات ادویات مفصلہ ذیل سے حاصل ہو سکتی ہے کونین * سنکھیا * اتیس
کٹ کرنجا * گلو * پاپیتا * رسوت * بعض دفعہ اشرکینا اور نار - کوٹین سے بھی باری
رک جاتی ہے * جتنی دواؤن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اسمین کچھ شک نہین کہ ان سب سے
کونین زیادہ تر مفید ہے لیکن مثل اَوَرون کے ہم اسبات کو نہین مان سکتے کہ کونین سے بخار
کی نوبت ضرور رک جاتی ہے بلکہ اس امر مین اپنا تجربہ یہ ہے کہ جس موسم مین مے - لے - ریا زہر
کا اثر کم ہوتا ہے اسمین کونین سے ضرور فایدہ ہوتا ہے لیکن جس موسم مین زہر مذکور کا نہایت
زور و شور ہوتا ہے اُس موسم مین کونین سے بہت کم یا بالکل فایدہ نہین ہوتا بلکہ نقصان
ہوتا ہے کیونکہ ایسے موسم مین جب کسی بیمار کو بخار کی نوبت روکنے کے لیئے کونین دی ہے اسکا
جسم اس شدت سے گرم ہوگیا ہے کہ بیمار نے کیا بلکہ ہم نے بھی پھر کبھی کونین کا نام تک نہین
لیا ہے * ایک اور بات اپنے تجربہ کی ہم یہ بھی بتلانا چاہتے ہین کہ ہر حالت مین سے - اپی کیچ
کے نسخہ بالا کا استعمال پہلے کرین اور جب کئی دست خوب کھلکر آجاوین اور بخار بھی اتر جاوے تب
کونین کا استعمال باری روکنے کے لیئے کرین قبض کیحالت مین کونین ہرگز نہ دین اسمین نقصان
متصور ہے *

اب سنکھیا کا حال سنئے ہم نے ایسا کیا ہے کہ جب کونین نے ہمکو دھوکہا دیا ہے تب اپنے
بیمار کو سنکھیا کھلایا ہے اس خیال سے کہ شاید نوبت بخار کی رک جاوے لیکن اس نے ایسا
نا اُمید کیا ہے کہ ہم بے دھڑک کہہ دیتے ہین کہ سنکھیا کو انٹے - پے - ریا - ڈک ماننا

بعض تھوڑے عرصہ نہ ہے شاید خفیف قسم کے تپ نوبتی کی نوبت سنکھیا کے استعمال سے دو چار روز کے بعد رُک جاوے تو رُک جاوے لیکن اس صورت میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ نوبت بخار کی قسم خفیف کی سنکھیا ہی کے استعمال سے رُکی ہے کیونکہ ایسا بخار دو چار روز کے بعد اکثر خود بھی تو رفع ہوجاتا ہے۔ پس جبکہ کونین اور سنکھیا کا یہ حال ہے تو اتیس او رگلو اور پاپتیا اور نیم وغیرہ کس شمار مین ہین ☆ پہر بخار کی نوبت کیونکر رُکے۔ اپنا تجربہ اس امر مین یہ ہے کہ بخار کیحالت مین اوپر کے سے۔ لائن مکسچر کا استعمال کرتا ہون بعد اُتر جانے بُخار کے ایک خوراک ۵ اگرین کونین کی بیمار کو کہلا دیتا ہون اِس سے نوبت بخار کی رُک گئی تو بہتر ورنہ پہر اسے سے۔ لائن مکسچر کا استعمال کرتا ہون اور بخار فرو ہو جانے کے بعد پہر کونین دیتا ہون ؞

کونین کے استعمال کی ترکیب مین حکما کی رائے مین اختلاف ہے یعنے بعض کہتے ہین کہ جسوقت بیمار پسینہ مین تر بتر ہو اُس وقت کونین دینی چاہیئے اور بعض کی رائے یہ ہے کہ نوبت کے آنے سے ۳ گہنٹہ پیشتر کونین کہلانی چاہیئے اور کوئی یہ کہتے ہین کہ کونین ۵ سے ۱۵ گرین کی مقدار تک کہلانی چاہیئے اور کوئی صاحب ۲۰ سے ۳۰ اور ۴۰ سے ۶۰ گرین تک کونین کہلانا بتلاتے ہین اور کوئی حکیم گرمی کے درجہ مین بہی کونین کے دینے کی صلاح دیتے ہین لیکن اس امر مین اپنا تجربہ یہ ہے کہ جب ہم نے کونین ۲۰ گرین سے زیادہ دی ہے تب بیمار نے گرمی اور خشکی اور بے چینی ہو درد سر اور تشنگی کی اسقدر شکایت کی ہے کہ پہر کبہی مریض نے کونین کا نام تک نہین لیا اور ناچار ہو کر ہم نے کونین کا دینا موقوف کر دیا ہے اور چونکہ ہمارے ملک کے لوگ اِس دوا کو نہایت گرم خشک سمجہتے ہین تو بارہا ہم نے کونین کو چھپا کر دیا ہے چنانچہ ایسے لوگون کو جو سیت اور حرارت کے نہایت معتقد ہین چاندی کے ورق مین لپٹ کر بطور گولیون کے کونین کہلاتے ہین لیکن بخار کی حالت مین کونین کبہی نہین کہلائی ہے ؞ ایک اور ترکیب کونین کے استعمال کی بذریعہ پچکاری کے ہے ہم نے اِس ترکیب کا بہی تجربہ قریب ۲۰۰ بیمار مین کیا ہے اور نتیجہ اِسکا یہ دیکہا ہے کہ اِس ترکیب سے بہی کونین مفید پڑتی ہے لیکن ایک خرابی بعض دفعہ اسمین یہ پیدا ہو جاتی

ہے کہ جبکہ بدن جس جگہہ پچکاری کی نوک داخل کیجاتی ہے وہ جگہہ سرخ ہوکر ورم کر آتی ہے اور
دو چار روز کے اندر اُس مین بڑا سا زخم پڑجاتا ہے جو نہایت دقت سے خشک ہوتا ہے - ایک
لڑکے کا حال تو ہم کو خوب یاد ہے کہ اس پچکاری کے زخم کے باعث اُس کو ٹرا - مے - ٹک
ٹے - رس ہوگیا تھا دیہ کزاز کی بیماری ہے جو ضرب یا زخم سے پیدا ہوتی ہے) ٭ کبھی بیر
کہ آگ پر پھٹکری بھون کر کھلانے سے بھی نوبت بخار کی رک جاتی ہے مگر وہی نوبت اِس دوا سے
رُکتی ہے جو کسی ٹھیک وقت پر ظاہر ہوتی ہے ٭

خوراک ۸ گرین ٭ پہلی خوراک نوبت سے ۳ گھنٹہ پہلے اور دوسری نوبت سے ایک گھنٹہ
پہلے دینی چاہئے ٭ کہتے ہین کہ آیوڈین بھی نوبت کو روکتا ہے چنانچہ ۱۰ قطرے ٹنکچر کے
ایک آونس پانی مین تین دفعہ دن مین پلانا چاہئے - مگر جب کوئی عضو اندرونی اس مرض مین
شامل ہو جاتا ہے تب آیوڈین سے فائدہ نہین ہوتا ٭ انٹے - پائی - رین بھی اچھی
ہے مگر اس مین ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ پسینہ اِس کثرت سے آتا ہے کہ مریض نہایت نڈھال
ہو جاتا ہے - علاوہ اِس کے اِس دوا سے پسینہ آکر کچھ عرصہ بعد بدن پھر گرم ہو جاتا ہے ٭
پسینہ لانے کے لئے سے - لی - سے - لٹ آف سوڈا بھی بہت اچھی دوا ہے مگر بعض
دفعہ اس مین بھی وہی بات ہو جاتی ہے کہ پسینہ آکر کچھہ عرصہ بعد پھر بخار ہو جاتا ہے ٭
قے - نا - سی - ٹین - یہ بھی دوا بخار مین مفید ہے - اثر اسکا جلد پیدا ہوتا ہے اور اسمین
کسی قسم کی برائی بھی نہین ہے جب آٹھہ گرین کی مقدار مین چار چار گھنٹہ بعد کئی خوراکین
کھلائی جاتی ہین تب حرارت جلد کی کم ہو جاتی ہے مگر اِس سے بھی بخار بالکل ٹوٹتا نہین ٭
انٹے - فا - ئی - رین - اِس دوا سے بھی پسینہ آجاتا ہے اور حرارت کم ہو جاتی ہے - خوراک
۴ سے ۸ گرین - جب اسکی آٹھہ گرین کسی بخار کے بیمار کو کھلائی جاتی ہے تب جسم کی حرارت کم
ہو جاتی ہے اور کئی گھنٹہ برابر کم رہتی ہے مگر پھر بخار ظاہر ہو جاتا ہے ٭ اوپر جتنی دواؤنکا
ذکر کیا گیا ہے اُن سے جسم کی حرارت تو ضرور کم ہو جاتی ہے مگر بخار پھر ہو جاتا ہے کیونکہ جب تک

صفرا دستون کے ذریعہ خارج نہین ہوتا تب تک بخار مفارقت نہین کرتا - پس وہی سے لائن یکسچر سب سے عمدہ نسخہ ہے ؛

لیکن ری - می ٹنٹ فیور مین چونکہ یہ اکثر معلوم نہین ہوسکتا کہ بخار کو کس وقت تخفیف ہوگی اسلئے حکیم کو چاہئے کہ اپنے مریض کو شب و روز کے اندر کئی مرتبہ توجہ سے دیکھے اور آرہ تہرما - مے - ٹر لگا دے جسوقت ری - می ٹنٹ ہٹہ آوے فوراً کونین کا استعمال کرے بخار کی علامتین برابر موجود ہون اور تخفیف کی صورت نظر نہ آوے اور بیمار کی حالت ردی ہوتی جاوے تو نسخہ مرقومہ ذیل کا استعمال کرین ؛ **نسخہ**

سلفیو - رس - ایسڈ (ہوشیار پسلفیو - رک - ایسڈ نہین) ۳۰ بوند ؛ آرنج - فلاور واٹر دو ڈرام ؛ پانی چہہ ڈرام ؛ سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور ایسے ہی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد پلا دین - اگر اس نسخہ کا جزو دوم میسر نہ ہو تو سلفیو - رس - ایسڈ کو بمقدار ۵ یا ۱۰ بوند کے دے سکتے ہین اور اس سے بڑی عمر کے بچون کو ۵ یا ۱۰ بوند تک دیا جا سکتا ہے ؛ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ سلفیو - رس - ایسڈ کے استعمال سے بخار اتر جاتا ہے اور مریض رو بصحت لانے لگتا ہے ؛ اور جب ذرہ ہی علامتون کو تخفیف ہو فوراً کونین کا استعمال کرین جب سب سل ٹ - ٹیش - ٹن - ڈینیم (انگلیونکا کانپنا) کی علامت اس قسم کے ری مے - ٹنٹ فیور مین موجود ہوتی ہے تب کافور کے استعمال سے اس علامت کو بہت فایدہ ہوتا ہے مثلاً کافور ۲ گرین اور گلقند ۲ گرین دونو کو ملا کر ایک گولی بنا دین اور ایسے ہی ایک ایک گولی دن مین تین دفعہ کہلا دین ؛

فقرہ سوم کن ٹے نیوڈ فیور

ہندوستان اور دیگر ممالک گرم مین ماسوا انٹر مے ٹنٹ اور ری - می ٹنٹ فیور کے ایک اور قسم کا بخار بسبب تبدیلات موسم شدت گرما کثرت محنت تردد و فکر کثرت اکل و شرب

استعمال مسکرات اور قبض کے پیدا ہوتا ہے یہ بخار دو قسم کا ہوتا ہے قسم خفیف کو
ا۔ فے۔ مے۔ ریل فیور یا کا۔ من کن۔ ٹے۔ نیوٹو فیور یا فبری۔ کیو۔ لا کہتے ہین اور قسم
شدید کو بنام آر۔ ڈنٹ کن۔ ٹے۔ نیوٹو فیور نامزد کرتے ہین ٭ اس قسم کا بخار پنجاب
اور ممالک مغربی و شمالی اور دکہن مین ماہ اپریل مئی اور جون مین اکثر ہوجایا کرتا ہے ٭

قسم اول کا۔ من کن۔ ٹے۔ نیوٹو۔ فیور۔ جب یہ بخار بہت ہی خفیف
ہوتا ہے تب اسکو افے۔ برل۔ فیور کہتے ہین ٭ اسمین کُل علامات بخار کی موجود ہوتی ہین
یعنے جسم گرم نبض تیز زبان خشک پاخانہ قبض پیشاب کم پسینہ بالکل نہین وغیرہ لبعد از ان
پسینہ آکر ۲۴ یا ۳۶ گہنٹہ کے اندر بخار چہوٹ جاتا ہے مگر علامات مذکورہ بالا جب برابر چار یا پانچ
روز تک رہتی ہین تب اس بخار کو کا۔ من۔ کن۔ ٹے۔ نیوٹو فیور بولتے ہین ٭

علاج۔ اگر قبض ہو تو ایک جلاب دین نہین تو سے۔ لائن مکسچر کا استعمال کرین واسطے رفع
درد سر کنپٹی پر جونکین لگاوین ٭

قسم دوم آر۔ ڈنٹ۔ کن۔ ٹے۔ نیوٹو فیور۔ یہ بخار خاصکر اُنہین
مقامات مین اکثر ہوجاتا ہے جو نہایت گرم ہوتے ہین ٭

علامات۔ اس بخار کی علامتین دفعتًا ظاہر ہو پڑتی ہین چہرہ سُرخ اور سر گہومتا ہے۔ بیمار
کو روشنی اور آواز کی برداشت نہین ہوتی جسم نہایت گرم اور نبض سخت پُر اور سریع ہو
جاتی ہے۔ کمر مین درد اعضا شکنی ہوتی ہے اور دم تکلیف سے لیا جاتا ہے۔ فم معدہ پر
بوجہ جی متلاتا اور بار بار صفراوی قے ہوتی ہے پاخانہ بعض دفعہ قبض اور کبھی مشغف صفراوی دست
آتے ہین۔ زبان سفید اور کنارے اُس کے اکثر سُرخ ہوتے ہین۔ پیشاب کم اور سُرخ آتا ہے
اگر بخار کی شدت زیادہ ہوتی جاوے تو درد سر زیادہ ہونے لگتا ہے اور مریض کو اکثر ہذیان ہو
جاتا ہے۔ یہ علامتین دو یا تین روز تک یکسان رہکر جب تخفیف ہونے لگتی ہے اور جسم سرد تب
اسقدر ضعف ہوجاتا ہے کہ بیمار کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جب دماغی علامات کی شدت

ہوتی ہے تب حالت بخار ہی میں مریض بیہوش ہو کر تلف ہو جا سکتا ہے ؎

اسباب - شدت گرمی - تپش آفتاب - کثرت محنت تردد و افکار - کثرت اکل و شرب استعمال مسکرات اور قبض ؎

علاج - عین ابتدا بخار میں سر کو منڈوا کر سرد پانی لگا دیں - کنپٹی پر حسب طاقت بیمار کے جونکیں لگا دیں اور ایک تیز مسہل کیا - لو-مل اور جالپ یا اسے - لا-ئے - ریم کا دیں نہیں تو شروع ہی سے اوپر کا سے - لائٹ مکسچر استعمال میں لا دیں بیمار کے جسم کو سرکہ اور پانی سے پونچھیں اور شور و غل اور روشنی سے محفوظ رکھیں ؎

فقرہ چہارم ڈنگو یا ڈنڈی فیور

تعریف - یہ ایک قسم کا ریمیٹنٹ فیور ہے جس میں جوڑوں میں درد اور جسم پر تھوڑے عرصہ کے لئے سرخ سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں اور جلد مفقود ہو جاتے ہیں ؎

علامات - یہ بیماری اکثر بلا کسی علامت مندرہ کے اناً فاناً ظاہر ہو پڑتی ہے لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار پست ہمت ہو جاتا ہے اور اس کی پشت پر خفیف سردی معلوم ہوتی ہے - اور کبھی یہ مرض اسطرح پر بھی شروع ہوتا ہے کہ سر اور کمر اور جسم کے کل جوڑوں میں شدت کا درد ہوتا ہے مگر خاصکر گھٹنہ سخت اور متورم ہو جاتے ہیں آنکھوں سے پانی جاری ہو جاتا ہے اور چہرہ پر آماس اور سرخی آ جاتی ہے - آنکھوں کے ڈھیلے نہایت درد کرنے لگتے ہیں نبض پر تیز اور سریع ہو جاتی ہے - زبان مرطوب پر میلی اور کنارے اس کے سرخ یا اودے ہو جاتے ہیں جسم گرم اور خشک جی متلاتا اور بھوک مر جاتی اور پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے درد نہایت شدید اور ایک جوڑ سے دوسرے میں منتقل ہو جاتا ہے - بیمار نہایت کمزور اور بے چین رہتا ہے بعد ۴ گھنٹہ کے درد سر اور چہرہ کی سرخی کم ہونے لگتی ہے اور جوڑوں کی درد کی شدت بھی کم ہو جاتی ہے - اب پسینہ آتا ہے اور بیمار نہایت نڈھال ہو جاتا ہے یہ حالت

ضعف کے تخفیف کی کل مدت تک ہتی ہے - تیسرے دن بخار کی پہر شدت ہوتی ہے اور ہاتھہ پہیر دن پر سُرخ سُرخ دہبے مثل اسکارلیٹ۔ ٹے۔ نا کے پیدا ہو جاتے ہین لیکن بعض اوقات عین ابتدا مرض ہین یہ دہبے پہلے چہرہ اور تب سارے جسم پر پیدا ہو کر جلد مفقود ہو جاتے ہین - اب دو بہی رفع ہونے لگتا ہے اور مریض کو شفا ہوتی ہے مگر بعض دفعہ جبتک بیمار اس بخار مین دو یا تین دفعہ مبتلا نہین ہو لیتا ہے تبتک شفا نہین ہوتی ہے ؛

نتائج - پیرتان ؛ ہے - پا - ٹا ئے - ٹس ؛ بواسیر اور ینو - رلجیا اور وجع العصب ؛

اسباب - پیری - ڈسپو - زنک - حرارت رطوبت اور خراب ہوا ؛

اکسائے - ٹنگ کاز - قصور ہضمہ ؛

انجام - اکثر بخیر لیکن جب ضعف زیادہ لاحق ہوتا ہے تب مریض کے ہلکت ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ؛

علاج ابتدا مین قے کرا دین جلاب دین مگر سب سے بہتر یہ ہے کہ اسے سے لایئن ملکسچر کا استعمال کرین اور بوقت تخفیف کونین اور ادویات مقوی کو کام مین لا دین ؛

فقرہ پنجم یالو فیور

تعریف - یہ ایک قسم کا ری - مے ٹنٹ فیور ہے جسمین جلد کی رنگت زرد ہو جاتی ہے اور سیاہ رنگ کی قے آتی ہے ؛

علامات - ابتدا مین بیمار پست ہمت اور کمزور ہو جاتا ہے - سر گھومتا اور بعض دفعہ غشی طاری ہوتی ہے - بار بار پھریری معلوم ہوتی ہے پشت اور ہاتہہ پاؤن مین شدت کا درد ہوتا ہے ؛ درد سر چہرہ سُرخ آنکھین سُرخ اور پُر آب اور جسم گرم اور خشک ؛ زبان سفید اور مرطوب درمیان سے میلی مگر نوک اور کنارے سُرخ تشنگی بشدت نبض پُر سریع اور سخت تنفس کی تکلیف - فم معدہ پر درد اور بار بار قے ہوا کرتی ہے ؛ پاخانہ قبض رنگ براز کا

سفیدی مائل اور بعض دفعہ پیشاب مین صفرا ملا ہوا ہوتا ہے ؛. شدت ان علامتون کی چند گہنٹہ سے سویا ہم روز تک رہکر بالکل تخفیف ہو جاتی ہے پر اکثر بخار کی علامتین پہر عود کرتی ہین تب مریض زیادہ تر کمزور اور نبض اُس کی باریک اور سریع ہو جاتی ہے۔ جلد سرد اور چہرہ کہچ جاتا ہے۔ زبان خشک اور اُسپر سیاہ فرپید ا ہو جاتی ہے۔ فم معدہ پر زیادہ درد اور حلق مین جلن پیدا ہوتی ہے اور قے بشدت ہوتی ہے ؛. بعد ایک دو روز کے بیمار کو یرقان ہو جاتا ہے ہچکیان بار بار اور سیاہ رنگ کی قے آتی ہے۔ نبض نہایت کمزور اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ زبان اور دانتون کے کنارون پر سیاہ رنگ کی ایک رطوبت چمٹ جاتی ہے۔ دست سیاہ اور لسیدار آتے ہین اور کان ناک منہہ اور شکم سے خون جاری ہونے لگتا ہے بعض دفعہ تیسرے یا چوتھے دن بیمار مر جاتا ہے پر اکثر گیارہوین دن کے بعد تلف ہو جاتا ہے ؛.

نتائج ۔ شش جگر اور طحال اور دیگر اعضاے اندرونی اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین بعض دفعہ شدت سے پیچش ہوتی ہے ؛.

اسباب ۔ پری ۔ ڈسپو ۔ زنگ کاز ۔ موسم گرم ؛. بدپرہیزی ؛. فسکر رنج وغیرہ ؛. اکسائی ٹنگ ۔ کاز ۔ مے لے ۔ ریا زہر ؛.

تشخیص ۔ جب یہ بیماری خفیف ہوتی ہے تب اسکو ۔ ری ۔ مے ۔ ٹنٹ فیور سے فرق کرنا مشکل ہوتا ہے مگر شدید قسم کے اخیر درجون مین جلد اور آنکہون کی زردی اور سیاہ رنگ کی قے سے یہ مرض پہچانا جاسکتا ہے ؛.

علاج ۔ ابتداء مرض مین اپ ۔ کے ۔ کوانا سے قے کرادین اور ایسے جلاب دین جن سے پانچ سات دست خوب کہلکر آجاوین مثلاً سنا اور نمک یا ۔ کیا ۔ لو ۔ مل اور جلپ کا استعمال مناسب ہے ؛. بعد ازان چوتہائی گرین کیا ۔ لو ۔ مل ۔ ہمراہ نصف گرین افیون کے دو دو گہنٹہ بعد کہلاوین اور مریض کی رانون اور بغل مین مرہم سیماب

کی مالش کرین- مگر بہتر تو یہی ہے کہ اسے سے- لائن مکسچر کا استعمال دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد کرین- وہ نسخہ صفراشکن بہت ہی عمدہ ہے- اور جب ری- می- ٹشن ہاتہہ آوے فوراً ۵ اگرین کونین کہلاوین جسم گرم اور خشک ہو تو سرکہ اور پانی سے پونچہہ دین اور سر پر آبِ برف لگاوین اور جب کسی عضو اندرونی مین غلبہ خون کا دیکہین فوراً جونک یا پلسٹر کا استعمال کرین اور حالت ردی مین ادویات اسٹی- میولنٹ کام مین لاوین غذا بیمار کی ابتدا مین ہلکی اور سریع الہضم اور حالت ضعف مین برانڈی اور وائن کا استعمال کرنا چاہئے ؛

مقالہ سوم

بخار متعدی

فقرہ اول ٹائی فس فیور

تعریف- یہ ایک قسم کا بخار دائمی ہے جو چودہ سے اکیس دن تک برابر چڑہا رہتا ہی اور جسمین بیمار نہایت نڈہال ہو جاتا ہے اور افعال جسمی اور روحانی مین فرق پڑجاتا اس مین اکثر دماغ بہی شامل ہو جاتا ہے- اور اکثر اوقات مرض کے ابتدا مین جسم پر ایک قسم کے بخار نمودار ہو جاتے ہین ؛

علامات- یا تو یہ بخار دفعتاً یا بتدریج نہایت خفیف علامتون سے شروع ہوتا ہے چنانچہ جب یہ بخار دفعتاً چڑہتا ہے تو پہلے کئی دفعہ شدت سے لرزہ ہوتا ہے- بعدازان سر مین نہایت درد ہوتا ہے اور ہاتہہ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین- بیمار پست ہمت اور کمزور ہو جاتا ہے اور کاروبار کی طرف سے بہی طبیعت نفرت کرتی ہے جسم سرد

اور پہیلا اور جلد سُکڑ جاتی ہے اور نبض یا تو کمزور یا پُر اور سریع ہوتی ہے دم
تکلیف سے لیا جاتا ہے چہرہ فکرمند اور گہبرایا ہوا اور بعض دفعہ ایسا جیسے حالت
نشہ مین ہوتا ہے۔ بہوک مرجاتی ہے اور بعض دفعہ جی متلاتا ہے۔ پاخانہ اکثر قبض
رہتا ہے اور زبان میلی ؞

جب یہ بخار بتدریج پیدا ہوتا ہے تو علامات اسکی ایسے پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی
ہین کہ یہ نہین دریافت ہو سکتا کہ آیا بیمار کو ٹائی فس فیور ہے یا بدہضمی یا زکام
مین مبتلا ہے کیونکہ نہ تو اچہے طور پر لرزہ ہوتا اور نہ سر پشت اور ہاتہہ پاؤن مین شدت
کا درد ہوتا ہے پر رنگت جسم کی پیلی پڑجاتی ہے اور مریض سُست اور تہکا ہوا
معلوم ہوتا ہے سر مین خفیف سا درد ہوتا ہے اور کاروبار سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے
بہوک مرجاتی ہے زبان پر پتلی سفید رنگ کی فرجم جاتی ہے پاخانہ قبض نبض بہت
سریع اور رات کے وقت نہایت بے چینی ہوتی ہے یہ حالت شک و شُبہہ کی ۳
یا ۴ روز تک رہتی ہے بعد ازان بخار اسقدر آہستہ آہستہ بڑہنے لگتا ہے کہ اُس کے
شروع ہونے کا کوئی وقت مقرر نہین کیا جا سکتا ؞ دونون مین سے چاہے کسی
طور پر بخار شروع ہو علامات مندرہ جلد گذر جاتی ہین اور تب علامات خاص بخار کی
بخوبی اور جلد ظاہر ہونے لگتی ہین چنانچہ جسم نہایت گرم ہو جاتا ہے یعنے اسقدر
گرم کہ بخار کے تیسرے دن اگر آلہ۔ تہر۔ ما۔ مٹر مریض کی بغل مین رکہا جاوے تو
حرارت ۱۰۵ درجہ تک ہے جاتی ہے۔ نبض سریع تشنگی درد سر کنپٹی تڑپنے لگتی ہین
چہرہ سُرخ۔ آنکہین پُرآب اور بیمار نہایت بے چین اور چڑچڑا ہو جاتا ہے ؞ اگرچہ
سوالات کے جواب مریض با ہوش دیتا ہے لیکن نہایت آہستہ آہستہ تکلیف
کے ساتہ ؞ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے اور چوتھے دن بیٹہہ اُس کی
بستر سے لگ جاتی ہے اور بلا سہارے اُٹہہ نہین سکتا ؞ نیند

نہین پڑتی اور جو پڑتی بہی ہے تو خوابات متوحش سے ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہے اور
مریض خواب مین بڑبڑاتا اور چونک اُٹھتا ہے * بعض بیمار کو اونگھہ بہت آتی ہے اور
کبہی نیند بالکل نہین پڑتی - اِس درجہ مرض مین زبان پر ایک میلی بہورے رنگ
کی فر جسم جاتی ہے * پیشاب کم اور سرخ اور مثانہ مین اکثر جمع رہتا ہے *
مرض کے پانچوین یا چوتھے سے ساتوین دن کے اندر سارے جسم پر چھوٹے چھوٹے
سرخ بخارات مثل رو-بیولا کے پیدا ہوجاتے ہین یہ بخارات ٹہیرے بنگے داغون
کے طور پر ہوتے ہین اور رنگ اُنکا سُرخ یا شہتوت کا سا ہوتا ہے - اور ابتدا مین
دبائے تو مفقود ہوجاتے ہین اور داغ مذکور یا تو چند اور متفرق ہوتے ہین یا بہت سا
اور چند داغون کے آپسمین ملجانے سے بڑے بڑے دہبے بن جاتے ہین
انکی مقدار اور رنگت کا گہرا ہونا مرض خاص کی شدت پر منحصر ہے علاوہ
اِن متفرق داغون کے سارا جسم چتکبرا ہوجاتا ہے - یہ بخارات پہلے پہل شانے
کے قریب چہاتی کے عضلون پر پہنچون کی پشت اور فم معدہ کے مقام پر
(ایپی-گسٹرک-ریجن) ظاہر ہوتے ہین اور تب کچھہ عرصہ بعد دست و پا اور
سارے بدن پر نمودار ہوجاتے ہین * ظاہر ہونے سے ایک یا دو روز بعد رنگ
اِن بخارات کا مکدر ہوجاتا ہے اور دبانے سے بہت ہی کم مرجہا جاتے ہین لیکن
مفقود نہین ہوتے ایک دوسرے سے ملکر دہبّون کی شکل پکڑ لیتے ہین جب
مرض حالت ردّی کو پہونچ جاتا ہے تب دہبّون کا رنگ اودا ہوجاتا ہے
اور دہبّے مذکور جب بتدریج مرجہانے اور مفقود ہونے لگتے ہین تب اَور
نئے بخارات نہین پیدا ہوتے * ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ٹائی-فس فیور
مین اِس قسم کے بخارات نہین پیدا ہوتے مگر ایسا ہوسکتا ہے کہ مرض کے
قسم خفیف مین کم نمایان ہون اور تہوڑے عرصہ تک رہین بعضدفعہ بدن پر

اودے اودے دہبتے بہی پیدا ہوجاتے ہین * ساتوین دن خواب سے جاگتے
ہی مریضکو ہذیان ہوجاتا ہے سر نہایت گرم اور تنفس اور پسینہ سے مُردار کی سی
بو آتی ہے اب کبہی تو بیمار آہستہ آہستہ بڑاتا ہے - اور کبہی حالت غشی مین آجاتا ہے
بہرہ ہوجاتا اور آنکہون پر پردہ چہا جاتا ہے مُنہہ کہلا رہتا نگلنے کی طاقت جاتی رہتی ہے
اُنگلیان کانپنے لگتی ہین اور مریض بستر کو نوچتا رہتا ہے اِس حالت سے بہی بیمار کو شفا
ہوسکتی ہے ورنہ بیہوش ہوکر تلف ہوجاتا ہے *

عوارض ٹائی-فس فیور مین دماغ نہایت جلد شریک ہوجاتا ہے چنانچہ
اِسیواسطے مریضکو درد سر اور ہذیان ہوتا ہے نیند نہین پڑتی بیہوشی طاری
ہوتی ہے اور بعضدفعہ سارے جسم مین تشنج ہوجاتا ہے * اور چونکہ اِس
بیماری مین جسم کے کُل عضلات بہی شامل ہوجاتے ہین تو وہ درد کرنے لگتے
ہین اور مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے چنانچہ یہ علامتین مرض کے شروع ہونے
سے پیشتر بطور علامات منذرہ کے ظاہر ہوتی ہین اور جب یہ بیماری کسیقدر بڑہ
جاتی ہے تب مثانہ اور مقعد کے عضلات اس - فنکٹر مفلوج ہوجاتے ہین جس سے
بیمار کا بول و براز بے معلوم خطا ہوجاتا ہے * جب شش بہی اِس بیماری مین شریک
ہوجاتے ہین تب بیمار کو مرض برانکائی - ٹس اور نیو - مو - نیا ہوجاتا ہے اور دم لینے
مین تکلیف ہوتی ہے * ذات الجنب کی بیماری بہی بعضدفعہ اِس قسم کے بخارمین
ہوجایا کرتی ہے * علاوہ ازین جگر اور گُردے کبہی کبہی اِس بیماری مین شریک ہوجاتے
ہین * بعضدفعہ جسم پر پہوڑے اور اری - سے - پے - لس کی بیماری پیدا
ہوجاتی ہے *

اسباب - بیری - ڈسپو - زنگ * خراب غذا * ضعف اور متعفن ہوا *
اکسانی - ٹینگ سبب ایک خاص قسم کا زہر جو بیمار کے پسینہ اور تنفس کی ہوا کے

وسیلہ سے اور لوگون مین پھیلتا ہے اِس بخار کی چھوت نہایت جلد لگجاتی ہے ◆

حفظ ما تقدم - بیمار کے پسینہ اور تنفس کی ہوا سے پرہیز کرنا چاہئے بیمار کے مکان مین ہوا کی خوب آمد و رفت ہونی چاہئے اور اُس کمرہ کے جا بجا لکڑی کا کوئلا رکھہ دینا چاہئے ◆ مریض کے کپڑون کو کھولتے ہوئے آب گرم سے خوب دھوکر کار - با - لک ایسڈ اور پانی کے عرق مین شوب دینا چاہئے ◆

علاج - مریض جس مکان مین ہو اُسمین خوب دہکتی ہوئی آگ ہونی چاہئے اور اگر جسم نہایت گرم ہو تو بیمار کو پانچ چھہ منٹ تک آب گرم مین بٹھا رکھین اور جو گرمی جسم کی کم ہو تو آب برف سے تر رکھین اور دماغی علامتین ظاہر ہون تو پیشانی یا سارے سر پر پلسٹر لگا دین اور مسہلات مناسب سے رفع قبض کیا کرین ◆ اور اِس بخار مین بھی وہی سے - لاین مکسچر بہت مفید ہے - حرارت کم کر دینے کے لئے انٹی - پای - رین کا استعمال کرین بے خوابی اور بے چینی اور رفع ہذیان کیواسطے افیون کا استعمال کرین چنانچہ پہلے تھوڑی تھوڑی مقدار مین مثلاً ۵ قطرے لاڈ - نم اور جو اِس مقدار سے فائدہ نہو تو دونی یا تگنی کر دین ◆ لیکن بیمار کی طاقت کو قائم رکھنا سب پر مقدم جانین چنانچہ مریضکو غذا مقوی اور سریع الہضم دین مثلاً شوربہ دودہ انڈے اور خمر کا استعمال خاصکر برانڈی کا اِس مرض مین نہایت مفید پڑتا ہے چنانچہ شب و روز کے اندر چھہ سے سولہ آونس تک برانڈی پلا سکتے ہین ہذیان اِس امر کا مانع نہین ہے ◆ بطور دوا کے امو - نیا اور ایتھر اِس مرض مین نہایت مفید ہین جسوقت بیمار رو بصحت لانے لگے اُسوقت کونین اور ایسڈ کا استعمال مناسب ہے ◆ پیشاب اگر مثانہ مین جمع تو بذریعہ سلائی کے نکال دین اور جو کم پیدا ہو تو تیز جلاب اور کمر پر رائی کی پٹی لگا دین اور کل عوارض کا علاج معمولی طور پر کرین ◆

فقرہ دوم ٹائی فائیڈ فیور

تعریف - اس بخار کو ان ٹے رک فیور بھی کہتے ہین یہ بخار ان ٹڑی کٹ اور متعدی ہے اور اجزاے حیوانی کے سڑجانے سے جو عفونت پیدا ہوتی ہے اُسکے سونگھنے سے ہوجایا کرتا ہے *

علامات - یہ مرض اکثر خفیہ طور پر ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اسکی علامات منذرہ بھی نہین پیدا ہوتین لیکن جب شروع ہونیوالا ہوتا ہے تب بیمار کو اکثر سردی معلوم ہوتی ہے بھوک مرجاتی ہے اور خفیف بخار ہوجاتا ہے جس مین بعضدفعہ جی متلاتا اور دست لگجاتے ہین * لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ بخار دست وقے سے شروع ہوتا ہے اور شکم مین درد ہوتا ہے - زبان میلی اور نوک اور کنارے سُرخ ہوتے ہین نبض سریع تیز لیکن خون سے پُر نہین ہوتی - چہرہ پیلا اور کسیقدر شکڑا ہوا لیکن رخسارے تمتاتے ہوئے اور سرخ ہوتے ہین - شکم دبانے سے درد کرتا ہے * بیمار کمزور جسم گرم اور یہ گرمی رات کیوقت اسقدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ تک بھی پہونچ جاتی ہے اور شب کیوقت بیمار نہایت بے چین ہوجاتا ہے * یہ بخار رفتہ رفتہ بڑھکر دق ہوجاتا ہے اور جون جون شام آتی جاتی ہے شدت اُسکی بڑھتی جاتی ہے اور اس تپ کی حرارت کی نسبت یہ بات خاص پائی جاتی ہے کہ صبح کیوقت حرارت کم اور شام کو زیادہ ہوجاتی ہے اور لبین پھٹ جاتی ہین تشنگی بشدت بھوک بالکل مرجاتی ہے * غرض اکثر مریض جب ایک ہفتہ تک اسی حالت مین رہتے ہین تب حکیم کی صلاح لیتے ہین - ساتوین آٹھوین یا نوین دن بیمار کے شکم چھاتی اور پشت پر چند گول گول گلابی رنگ کے داغ پیدا ہوجاتے ہین - یہ داغ جلد سے کسیقدر اونچے اور دبانے سے مفقود ہوجاتے ہین لیکن ہر بیمار مین نہین پیدا

ہوتے کیونکہ جب یہ بخار نہایت خوفناک ہوتا ہے تب داغ مذکور پیدا نہین ہوتے
اور سیاہ فام آدمی مین پیدا ہون بہی تو مشکل سے تمیز ہو سکتے ہین دوسرے دن رفع
ہونے لگتے ہین اور اُنکی جگہہ اور پیدا ہوتے ہین اسیطور پر کئی مرتبہ یہ داغ پیدا ہو کر
رفع ہوجاتے اور پہر پیدا ہوتے ہین - اب شکم تہوڑا بہت پہول جاتا اور درد کرنے
لگتا ہے یہ درد خاصکر دہنی ای - لایک - فا - سا کے قریب زیادہ ہوتا ہے اور دبانے
سے اُس جگہہ پر قراقر بہی معلوم ہوتا ہے ❊ اب مریضکو اسہال شروع ہوجاتا ہے دست
پتلے اور ہلکے زرد رنگ کے اور نہایت بدبودار آتے ہین اور کہاری ہوتے ہین مثل
حالت صحت کے دست ترش نہین ہوتے جب دست آنے شروع ہوجاتے ہین
تب نبض عرصہ ایک منٹ مین اکثر ۱۳۰ بلکہ ۱۴۰ تک بہی سریع ہوجاتی ہے اور تب
جلد کی حرارت شام کیوقت پہر ۱۰۵ تک بلکہ اس سے بہی زیادہ بڑہجاتی ہے
زبان اور مُنہہ کے اندر چھالے پیدا ہوجاتے ہین اسہال جاری ہے تو زبان یا تو خشک
بہوری اور سکڑی ہوئی ہوتی ہے نہین تو سُرخ اور چکیلی ہوجاتی ہے ❊ دانت کی
جڑون پر (دفر) رطوبت جم جاتی ہے - نبض ۹۰ سے ۱۲۰ تک چلتی ہے - سر اور جسم
گرم اور ہذیان بہی ہوجاتا ہے اور رخسارون پر خفیف سرخی پیدا ہوجاتی ہے -
بعد دو ہفتہ یا زیادہ عرصہ کے بیمار کو خون کے دست آسکتے ہین یا مریض کا رنگ دفعتہً
پیلا پڑجاتا ہے اور اسی حالت مین تلف ہوجاتا ہے نعش کے امتحان سے امعا
خون سے پُر نظر آتے ہین اور بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ کبہی تو خونی دست آتے
ہین اور کبہی بند ہوجاتے ہین اور مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے ❊ جب اسہال
عرصہ دراز تک جاری رہتا ہے اور شکم مین درد اور نفخ کی زیادتی ہوتی ہے اور
قے اور ہچکیان شروع ہوجاتی ہین تب یہ سمجھنا چاہئے کہ روده چہد گیا ہے اور اب
مریض بچنے کا نہین بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مرنے سے ایک یا دو گہنٹہ پیشتر تک

مریض باہوش ہوتا ہے - لیکن جب اسہال عرصہ تک جاری رہتا ہے تب بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے اور رات کیوقت اسکو ہذیان ہوجاتا ہے۔ جب مریض روبصحت لانیوالا ہوتا ہے تب دستون کی تعداد بتدریج گھٹنے لگتی ہے اور وہ بستہ آنے لگتے ہین جلد کی حرارت کم ہوجاتی ہے پسینہ آتا ہے زبان صاف اور بہوک معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس مرض کا نتیجہ نیک یا بد اکثر چار ہفتہ کے اندر معلوم ہوجاتا ہے۔

انجام - جب جسم کی حرارت تیز ہوتی ہے یعنے ۱۰۵ درجہ کی درجب ابتداے مرض سے اس درجہ تک بدن گرم ہوجاتا ہے اور وہ گرمی عرصہ تک قائم رہتی ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بیماری نہایت شدید ہے اور جب بیماری کچھہ عرصہ کی ہوجاوے اور اُس درجہ مرض مین جسم کی حرارت کبھی بہت زیادہ اور کبھی بہت کم ہوجاوے تو یہ علامت نہایت اندیشناک ہوتی ہے۔ بیمار اس مرض کا جب مرنیوالا ہوتا ہے تو بیسوین اور تیسوین دن کے اندر تلف ہوجاتا ہے جب جسم کی حرارت کم ہوجاتی ہے بشرطیکہ ۹۹ درجہ سے کم نہوجاوے تو اس سے سمجہنا چاہئے کہ بیمار اب روبصحت لانیوالا ہے۔

عارضات و نتائج - اس بخار مین اکثر برانکائی ٹس اور پلورہ سی اور نیو-مو-نیا کی بیماری ہوجاتی ہے اور کبھی کبھی لا-رن-جائی-ٹس کا مرض بہی ہوجاتا ہے۔

ماہیت تشریحی - اس قسم کے بخار مین رودہ دقاق کے - پی - ام) اکثر شریک ہوجاتے ہین اور اُنکے غدودون مین زخم پائے جاتے ہین بعضے وقت انمین سوراخ بہی پایا جاتا ہے اور جگر اور طحال یا تو اس بیماری مین بڑہ جاتے یا چربی مین مبدل ہوجاتے ہین اس قسم کا بخار ساری دنیا مین پایا جاتا ہے۔

اسباب - پیری ڈی سپو زنگ جوانی اور موسم خزان اور یہ بخار اکثر گرم

اور خشک موسم مین بہ نسبت سرد اور مرطوب موسم کے زیادہ ہوتا ہے + اسکے
الکسائی ٹہنگ کا نہ یہ ہین - اجزاے حیوانی کے سڑ جانے سے جو عفونت پیدا
ہوتی ہے اُسکے سونگھنے سے یہ بخار ہو جاتا ہے مثلاً بد ررو، یا قصاب خانہ
کی عفونت +

فرق ٹائی فس اور ٹائی - فائیڈ فیور مین

اول ٹائی فس فیور مین بخار اچھے طور پر ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض مرتبہ دفعتہً چڑھ
جاتا ہے اور یہ بخار لرزہ سے چڑھ جاتا ہے اور ساتھہ اسکے درد سر اور ضعف لاحق ہوتا ہے لیکن
ٹائی - فائیڈ فیور بتدریج چڑھتا ہے اور بعض دفعہ بے معلوم ہی چڑھ جاتا ہے +

دوم ٹائی فس فیور مین چہرہ پر تیرگی چھا جاتی ہے - آنکھین گُندہ بیمار سست
اور ابتدا ہی سے نڈھال ہو جاتا ہے - لیکن ٹائی - فائیڈ فیور مین آنکھین روشن ہوتی
ہین اور مریض ابتدا مین نڈھال نہین ہوتا ہے +

سوم ٹائی فس فیور کے بخارات کی رنگت شہتوت کی سی ہوتی ہے
اور چوتھے اور ساتوین دن کے اندر ظاہر ہوتے ہین اور انتہاے مرض تک قائم رہتے
ہین اور ساری جلد پر تاریک دہبے پیدا ہو جاتے ہین + لیکن ٹائی - فائیڈ فیور
مین بخارات گلابی رنگ کے دہبون کے طور کے ہوتے ہین اور درمیان ساتوین
اور چودھوین دن کے سینہ پشت اور شکم پر ظاہر ہوتے ہین ایسے دور دور چھترے
ہوئے ہوتے ہین کہ اکثر اُنکو احتیاط سے تلاش کرنا پڑتا ہے اور تسپر بھی فیصدی
دس یا بارہ مریضون مین پائے جاتے ہین بعد دو یا تین دن کے مرجھا جاتے ہین اور
اُنکے عوض دوسری جگہہ پر اسی قسم کے اور داغ ظاہر ہوتے ہین +

چہارم ٹائی فس فیور مین اسہال بہت کم ہوتا ہے لا بہت سی پتلی غذا

اگر کہائی جاوے اور اس مرض میں پیٹ سے خون نہیں آتا ہے - لیکن ٹائی - فائیڈ فیور
میں اسہال اکثر ہوتا ہے اور پیٹ سے خون بھی آتا ہے ؛

پنجم ٹائی - فائیڈ فیور میں غدود بنام پیارس - پیچ - جو اے - لے اِم
روودون میں ہوتے ہیں بعد موت کے امتحان کرنے سے زخمی پائے جاتے ہیں
اور بعض دفعہ زخم کے سبب سے رودہ چھید ہی جاتا ہے اور تب بیمار پے - ری - ٹو - نائیٹس
ہوکر مرجاتا ہے - لیکن ٹائی - فس فیور میں اس قسم کے زخم نہیں
پائے جاتے ؛

ششم ٹائی - فس فیور میں نبض اور جسم کی حرارت تیسرے دن تک برابر
بڑہتی جاتی ہے - چنانچہ نبض ۱۲۰ تک اور حرارت ۱۰۵ درجہ تک اور بعد تیسرے دن
کے چند روز تک یہ دونو باتیں قائم رہتی ہیں اور تب نویں دن سے ان کی شدت
کم ہونے لگتی ہے لیکن ٹائی - فائیڈ فیور کی نبض اور حرارت میں اس قسم کی مطابقت
نہیں پائی جاتی یعنے یہ دونو بالحاظ ایک دوسرے کے کبھی بڑہتے ہیں اور کبھی
گھٹتے ہیں - لیکن پندرہویں دن تک دونو کا زور رہتا ہے ؛ صبح کی
تخفیف اور شام کی شدت ٹائی - فائیڈ فیور میں خوب نمایاں ہوتی ہے لیکن
ٹائی - فس فیور میں کم ؛

ہفتم ٹائی - فس فیور امیروں کو بہت کم ہوتا ہے لیکن ٹائی - فائیڈ فیور
بہ نسبت غریبوں کے امیروں ہی کو زیادہ ہوتا ہے علاوہ ازیں ٹائی فس فیور
چاہے کسی عمر میں ہو سکتا ہے لیکن ٹائی - فائیڈ فیور بعد ۳۰ برس کے کم ہوتا
ہے اور یہ بخار جوانوں کو اکثر ہو جاتا ہے اور ٹائی - فس فیور بار بار نہیں لوٹتا مگر
ٹائی - فائیڈ فیور اکثر دوسری دفعہ بھی ہو جاتا ہے ؛

ہشتم - اگرچہ دونو بیماریوں کی چھوت ایک آدمی سے دوسرے کو لگ جاتی ہے

لیکن ٹائی۔فس فیور کی چھوت نہایت سریع الاثر ہے اور ٹائی۔ فائیڈ کی کم لیکن ایسا کبھی نہین ہوتا ہے کہ ٹائی۔فس کی چھوت سے ٹائی۔فائیڈ یا ٹائی۔فائیڈ کی چھوت سے ٹائی۔فس بخار پیدا ہو بلکہ انکی خاص چھوت سے خاص ہی قسم کا بخار پیدا ہوتا ہے ٭

نہم۔ ٹائی۔فس فیور کی علامتین ۱۳ سے ۱۴ دن تک رہتی ہین لیکن ٹائی۔فائیڈ فیور کی علامات ۲۲ سے ۳۰ روز تک رہتی ہین اور اگلے بخار کا خطرہ دوسرے ہفتہ تک بڑہتا جاتا ہے اور تب یہ مرض حد غایت تک پہنچ جاتا ہے لیکن ٹائی۔فائیڈ فیور کی حد غایت ایک ہفتہ سے زیادہ تک کی ہوتی ہے۔

حفظ ما تقدم۔ جب کسی جگہ پر اس قسم کا بخار ظاہر ہو تو اُس نواح کی بدر رو اور پینے کے پانی کو خوب طرح ملاحظہ کرین اور دیکہین کہ اگر مریض کے مکان کے اِدہر اُدہر مردار جانور یا کسی اور قسم کے حیوانی اجزا سٹر گئے ہون تو فوراً اُٹھوا دین اور بدر رو کی صفائی پر متوجہ ہون ٭ مریض کو فوراً کسی اور مکان مین لیجا رکہین دست وغیرہ کے مادہ مین عرق کلو۔رائیڈ اف۔ زنک یا چونہ یا ہائیڈرو۔کلو۔رک اِسڈ ملاکر فوراً پہینکوا دین ٭ کسی مقام سے بدبو آتی ہو تو فوراً دور کرا دین ٭

علاج۔ اگر بیمار کو عین ابتدا مرض مین دیکہین اور دست نہ آتے ہون تو ایک ہلکا مسہل دین اور تہوڑی مقدار مین پارے کا استعمال کرین۔ نہین تو لسے سے۔لائن۔مکسچر کا استعمال کرین۔ غذا سخت اور ثقیل سے احتراز کرین انڈا دودہ اور ساگودانہ کا استعمال کرین مریض کمزور ہو جاوے تو ابتدا مرض سے بیمار کو شوربہ اور خمر پلا دین ٭ کسی درجہ مرض مین پاخانہ قبض ہو جاوے تو ہم ڈرام روغن بید انجیر (کسٹر ایل) ہمراہ افیلکس کر لاؤ نم کے پلا دین ٭ غشیان اور قے روکنے کے لئے آب برف مین چند قطرے ہائیڈرو۔کلورک۔ایسڈ ملاکر پلا دین ٭ شکم مین درد زیادہ ہو تو دہنے

ای - لائیک فا - سا یا مقعد کے گرد چند جونکین لگاوین اور جو خفیف ہو تو رائی کی پٹی یا صرف آب گرم کی تکمید یا ٹر - پن - ٹاین - فو - من - ٹے - شن کافی ہے ۔ دستون کو بالکل نہ روکین صرف اس قدر قابضات کا استعمال کرین جس مین ہر روز صرف ایک یا دو دست آجایا کرین ۔ اسہال کی شدت ہو تو افیون کی پچکاری کرین - دستون کے ہمراہ خون آرے تو قابضات کو بڑہا دین مثلاً - گیا - لک - ایسڈ - یا شو - گرائٹ - لڈ اور افیون یا طوطیا اور افیون کا استعمال کرین اور عرقیات قابض مثلاً پھٹکری یا ٹنکچر ات اسٹیل کی پچکاری کرین ۔ خون بند کرنے کے لئے روغن تارپین ۱۰ سے ۲۰ قطرے تک نہایت مفید ہے - اس سے شکم کی نفخ کو بھی فائدہ ہوتا ہے - اگر اس بخار مین مرض لے - ری ٹیو نائیٹس ہو جاوے تو افیون کا استعمال کرین اور شکم پر تکمید یا بلسٹر لگاوین اور ہچکیون کے روکنے کے لئے بیمار کو کلورا - فارم سنگہاوین ۔ علامات بہت شدید نہون تو شروع ہی سے اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - کونین نصف گرین ۔ ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۵ یا ۱۰ بوند ۔

ڈیکاک شن - ات سنکونا ایک آونس ۔ سب کو ملا کر دن مین دو یا تین دفعہ کل ایام مرض مین پلاوین ۔ اسی نسخہ اور غذا کو صحت تک جاری رکھین اور جون جون بھوک زیادہ ہوتی جاوے اور اجابت بستہ مریض کی غذا بتدریج بڑہاتے جاوین مگر بعد شفا کلی کے ۵ یا ۲۰ روز تک بیمار کو کہانے کے لئے ہرگز گوشت یا ترکاری نہ دین - حرارت کم کردینے کے لئے اس بخار مین بھی ان - ٹے - پائی - رین کا استعمال کرنا چاہیئے ۔

فقرہ سوم ری - لپ سنگ یا فی - من - فیور

تعریف - یہ ایک متعدی بخار ہے جو ۳ سے ۱۰ روز تک رہتا ہے اور دفعتاً رفع ہو کر قریب ہفتہ بعد پہر ظاہر ہو جاتا ہے ۔

علامات - مریض کو دفعتاً شدت سے جاڑا چڑھ آتا ہے جس کی خبر بیمار کو پیشتر سے بالکل نہیں ہوتی بعد اس کے سخت درد سر اور شدت سے اعضا شکنی ہوتی ہے اور بعد ایک یا دو گھنٹہ کے شدت کا بخار ہو جاتا ہے نبض جسمین سپر اور تیز ہوتی ہے اور عرصہ ایک منٹ مین ۱۴۰ دفعہ حرکت کرتی ہے جسم کی حرارت ۱۰۵ درجہ یا ایک دو درجہ اور زیادہ ہوجاتی ہے جلد خشک زبان میلی فم معدہ پر نہایت شدت کا درد صفراوی یا سیاہ رنگ کی قے پاخانہ قبض - پیشاب گرم اور سُرخ - تیسرے چوتھے یا پانچوین دن اکثر یرقان کی علامتین ظاہر ہو جاتی ہین تب اجابت میلی یا سیاہ یا خون آمیز آتی ہے ؛ سر مین درد اور ٹیسین ہوش وحواس قائم لیکن اکثر بیخوابی اور کمال بے چینی رہتی ہے ؛ بعد پانچوین یا چھٹے دن کے یا کبھی اس سے پہلے یا پیچھے بکثرت سے عرق آتا ہے اور اکثر اسہال بھی جاری ہو جاتا ہے ؛ بعض دفعہ امعا یا رحم سے خون بھی جاری ہو پڑتا ہے اُسوقت سے بخار جاتا رہتا ہے اور مریض بہ صحت ناتا ہے لیکن بعد ایک ہفتہ یا ۵ دن کے مثل سابق مریض پھر بخار مین مبتلا ہو جاتا ہے اور بعد تیسرے دن کے بخار کو پھر تخفیف ہوکر مریضکو صحت حاصل ہوجاتی ہے اور یا تو روز بروز طاقت آتی جاتی ہے اور بالکل تندرست ہوجاتا ہے یا پھر ایک یا دو مرتبہ بخار آجاتا ہے لیکن بعضدفعہ اناً فاناً حالت ردی طاری ہوکر مریض سرد اور بیہوش ہو جاتا ہے اور بخار کے چند گھنٹہ بعد ہی تلف ہوجاتا ہے؛

عارضات - بعضدفعہ اسہال اور پیچش اور کبھی گلا بھی آجاتا ہے اور عورتون کو یا تو اسقاط سے یا رحم سے بکثرت خون جاری ہونے لگتا ہے - بعضدفعہ ہاتھہ پاؤن اور جوڑون مین نہایت شدت کا درد مثل وجع مفاصل کے ہو جاتا ہے - کبھی ٹانگین اور پاؤن سوج جاتے ہین ؛

صورتحال تشریحی بعد وفات - بعد موت کے لاش کو چیرنے سے جگر اور طحال بڑھے ہوئے پائے جاتے ہین ؛

اسباب - یہ بخار قحط سالی مین اکثر ہوا کرتا ہے کہتے ہین کہ فاقہ کشی کے سبب آدمی کے جسم مین ایک خاص قسم کا زہر پیدا ہوجاتا ہے جس سے یہ بخار ظاہر ہوتا ہے اطبا کا اسبابات پر اتفاق ہے کہ یہ مرض متعدی ہے ؀

علاج - اگر قئے آتی ہو تو تھوڑے عرصہ تک اُس کو جاری رکھین اور جو نہ آئی ہو تو ادویات مقیی کا استعمال کرین - بعد ازان کالو سنتھ - اور یوڈوافلین کا جلاب دین ؀ نہین تو اسے - لائم - مکسچر کا استعمال کرین جگر یا طحال کے مقام پر درد ہو تو جونکین لگادین درد سر کے دفعیہ کے لئے سر پرآب برف لگادین - پیشاب کم پیدا ہو تو مدرات کا استعمال کرین ؀

پسینہ کے لئے معرقات کو کام مین لادین رفع پیچش کے لئے افیون کی پچکاری کرین اور تخفیف کے وقت پاخانہ کا خیال رکھین مرض خفیف ہو تو کونین اور ایسڈ کا استعمال کرین ؀

مقالہ چہارم

بخارات شرکی

فقرہ اول ہکٹک فیور

تعریف - فارسی مین اس بخار کو تپ دق بولتے ہین جب کسی کمزور آدمی کے کسی حصہ جسم مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تب یہ بخار پیدا ہوتا ہے ؀

علامات - تھوڑی سی سردی معلوم ہو کر بیمار کا بدن گرم اور نبض تیز ہو جاتی ہے اور تب پسینہ آکر بخار کو تخفیف ہو جاتی ہے عموماً ہر شب وروز کے اندر اکثر دو دفعہ

بخار کی شدت ہوتی ہے یعنے پہلی دفعہ دوپہر کو شدت ہوتی ہے اور چار پانچ گھنٹہ برابر رہتی ہی
اور تھوڑے عرصہ کی تخفیف کے بعد زیادہ زور سے پھر شدت ہو کر دو بجے رات تک رہتی ہے
تب پسینہ آکر بخار ٹوٹ جاتا ہے شدت کی حالت مین نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ
۹۶ سے لے کر ۱۳۰ یا اس سے بہی زیادہ چلتی ہے پیشاب سُرخ اور اُس مین سُرخ رنگ کا دُرد
تہ نشین ہو جاتا ہے۔ رخساروں پر سُرخ یا اودے رنگ کا حلقہ پڑجاتا ہے۔ جسکو ہک ٹک
فلش کہتے ہین۔ ہاتھ اور پاؤن کے تلوے جلتے ہین تخفیف کے وقت نبض کی سرعت اگرچہ
کم ہو جاتی ہے پر نبض حالت صحت پر نہین آتی۔ بھوک کم زبان صاف اور مرطوب اور
سُرخ اور مریض نہایت لاغر ہو جاتا ہے۔ آخر کار بخار کی شدت زیادہ ہونے لگتی ہے
اور تخفیف کا وقت کم۔ بھوک مر جاتی ہے اور کبھی تو زیادہ پسینہ اور کبھی دست آنے
لگتے ہین اور جب یہ علامتین شدید ہو جاتی ہین اور جس بیماری کے سبب یہ پیدا
ہوتی ہے۔ جب اُسکی شدت ہوتی ہے تب مریض تلف ہو جاتا ہے ؛

اسباب۔ جب کسی عضو مین پیپ پڑجاتی ہے جیسے شش جگر کہلے کے جوڑ وغیرہ
مین تب مریض کو دق ہو جاتا ہے۔ لیکن بغیر پیدا ہونے پیپ کے بہی اگر مریض کمزور ہو
اور اُس کے جسم کے کسی حصّہ مین خراش تب بہی دق ہو جاسکتا ہے ؛

علاج۔ دق کا اصل مرض پر منحصر ہے جس کے سبب سے یہ پیدا ہوتا ہے لیکن بظاہر
جب کوئی عضو اندرونی ماؤف نہو تو مقویات مثل کونین کا استعمال مناسب ہے ؛ اور
بخار کی حالت مین ایسے سے۔ لائن۔ مکسچر کا استعمال کرین ؛

فقرہ دوم پائے۔ ای۔ میا

تعریف۔ یہ ایک قسم کا شدید بخار ہے جو خون مین پیپ کے ملجانے سے پیدا ہوتا ہے ؛

علامات۔ یہ بخار اکثر بعد وضع حمل یا ضرب و زخم (خاصکر ہڈیون کے) یا کسی مقام

ہین انفلامیشن یا بڑے زخم کے ہونے سے یا بوجہ حمیات متعدی کے ہوجایا کرتا ہے پہلے
اس ہین سخت جاڑا چڑھتا ہے تب شدید بخار ہوجاتا ہے۔ نبض پُر اور سخت اور ۱۰۰ سے
۱۴۰ دفعہ چلتی ہے زبان خشک اور بھوری ہوجاتی ہے جوڑون اور عضلات ہین درد
شدید ہوتا ہے اور تھوڑا بہت ہذیان بھی ہوجاتا ہے اگر پاؤن ہین چوٹ لگ جاوے
یا کوئی عمل جراحی کیا جاوے تو پنڈلی ٹخنے گھٹنے اور کولہے کے جوڑون ہین گہرا درد ہوتا ہے
اور وہ مقام پھول جاتے ہین اور اُس ٹانگ کی وریدون ہین بھی درد اور ورم ہوجاتا ہے
اور زانو اور ٹانگ کے عضلون کے اندر پیپ پڑجاتی ہے۔ اب بخار یا تو رفع ہوجاتا ہے اور
بیمار کمزور یا اکثر حالت ردی طاری ہوجاتی ہے اور مریض عالم بیہوشی ہین مرجاتا ہے۔ جب
پیپ سر کی طرف سے خون کے اندر سرایت کرجاتی ہے تب ابتدا ہی سے شدید علامات
امراض مے۔ نن۔ جائٹس (دماغ کے پردون کا انفلامیشن) اور مرض پلو۔ رونیومونیا
پیدا ہوجاتا ہے۔ اور جب پیپ اطراف اعلیٰ سے سرایت کرتی ہے تب بازو اور کلائی
اور کہنی اور مونڈھے اور ہنسلی کے جوڑون ہین درد اور ورم ہوجاتا ہے اور اُن مقامات
کی جلد پر انفلامیشن ہوکر پیپ پیدا ہوجاتی ہے۔ جب یہ بیماری سارے جسم ہین پھیل
جاتی ہے تب جسم کے کُل بڑے بڑے جوڑ سوج جاتے اور درد کرنے لگتے ہین اور ان ہین
پیپ پڑجاتی ہے اور شش ہین بھی انفلامیشن ہوجاتا ہے لیکن جب مرض خفیف ہوتا ہے
تب صرف ایک ہی پاؤن یا ہاتھ پر محدود رہتا ہے اور اُن ہین پے درپے دنبل پیدا
ہوتے جاتے ہین۔

ماہیت تشریحی۔ جب اکسائی۔ ٹنگ کاز اس بیماری کا ٹانگ ہین موثر ہوتا ہے
تب عضلات کے درمیان پیپ پڑجاتی ہے اور وہان کی وریدون ہین انفلامیشن
ہوجاتا ہے اور ورید مذکور یا تو منجمد خون کے ڈلون یا پیپ سے بھرجاتے ہین جب یہ سبب
رودون ہین دخل کرتا ہے تب جگر ہین بے شمار چھوٹے چھوٹے دنبل پیدا ہوجاتے ہین

اور جب کان کی ہڈیان مُردار پڑ جاتی ہین یا سر کی ہڈیون مین ضرب پہنچتا ہے تو
اُن ہڈیون کے درمیان جو ورید ہوتے ہین اُن مین پیپ پڑ جاتی ہے اور دماغ مین
بھی پیپ پیدا ہو جاتی ہے اور اِس مرض مین اکثر پردہ پھپڑا اور پلیورا اور پی ٹونی ام
کی تھیلی مین بھی پیپ پائی جاتی ہے ❊

اسباب - اول پیدا ہونا پیپ کا خون کی رگون مین مثلاً بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی
کہ قلب او شرائین مین جب زخم پڑ جاتا ہے تو اُس زخم کی پیپ خون مین مل جاتی ہے ❊
دوم یا ہے کسی زخم کی پیپ خون مین ملجا سکتی ہے اور یہ مرض پیدا ہو جا سکتا
ہے ❊

انجام اُسوقت بد ہوتا ہے کہ جب یہ بیماری عمل جراحی سے ہاتھہ یا پاؤن کے قطع
برید کے بعد کسی متعدی بخار مین ہو جاتی ہے اور نیک اُسوقت جب بخار کم ہونے
لگتا ہے اعضائے اندرونی مبتلا نہین ہوتے اور جب یہ بیماری ہاتھہ یا پاؤن یا
عضلون یا جلد پر محدود رہتی ہے ❊

علاج - داخلی مرکبات افیون کا استعمال کرین تاکہ بیمار کو نیند آجاوے اور درد
کو تخفیف ہو اور ابتدا مین زیادہ مقدار کونین کا استعمال مفید ہے - خارجی علاج
اِس مرض کا اِس طور پر کرین اگر ضرورت ہو تو سر پر جونکین لگا دین اور آب سرد سے تر
رکھین اور جن مقامون مین آثار انفلمیشن کے پائے جاوین اُن پر گرم تکمید یو پولٹس
باندھین اور جس مقام مین موجودگی پیپ کی ثابت ہو اُس کو بذریعہ نشتر کے اچھی طور
پر کھول دین اور ابتدا ہی سے بیمار کو غذا مقوی دین تاکہ طاقت قایم رہے -

مقالہ پنجم

اگ۔زان۔تھے۔مثا یعنی امراض جلدی

تعریف۔ اِس جماعت کی بیماریان متعدی ہین اور مدت العمر مین اکثر ایک ہی دفعہ ہوا کرتی ہین پہلے اِن مین بخار ہوتا ہے اور بعد عرصہ معمولی کے جسم پر دانے یا بخارات نکل آتے ہین ٭

اِس جماعت کی مختلف بیماریون کے بیان کرنے سے پہلے فرانس کے ایکاڈمے۔ات۔میڈی سین کی انجمن مین ڈاکٹرہے۔لے۔رٹ صاحب نے جو اپنا تجربہ اِن امراض کے باب مین بیان کیا تہا اُسکا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون وہ یہ ہے کہ فرانس کے سررشتہ تعلیم کے ڈائرکٹر صاحب نے انجمن مذکورہ سے یہ دریافت کیا تہا کہ بتاؤ چیچک وغیرہ متعدی امراض مین جب کسی مدرسہ کا کوئی لڑکا مبتلا ہو تو کتنے عرصہ تک اُس کو اُس مدرسے کے اور لڑکون سے علیحدہ رکہنا چاہیئے۔ غرض اِس باب مین ڈاکٹرہے۔لے۔رٹ صاحب نے یہ تحقیقات کی کہ مدرسون مین اکثر امراض مفصلہ ذیل جو متعدی ہین پیدا ہوا کرتی ہین یعنے کاؤ۔پاکس ٭ چیچک ٭ اسکارلے۔ٹے۔نا ٭ مے زلس ٭ منپس (کن پیڑی) اور ہُوپ۔تھے۔ربا۔

کاؤ۔پاکس کا حال یہ ہے کہ اِس مرض کا دورہ بے قاعدہ ہے مگر اکثر دس بارہ روز تک رہتا ہے اور اُس کے کہرنڈ ۱۰ سے روز کے اندر جہڑ جاتے ہین اِس بیماری کے لڑکے کو ۲۵ روز تک اور ون سے علیحدہ رکہنا چاہیے ٭

چیچک کا اکثر قاعدہ یہ ہے کہ اسکا زہر تین یا چار روز تک بند رہتا ہے دانے اِس کے چار پانچ روز تک پیدا ہوتے رہتے ہین ٭ اِن مین تیرہ روز تک پیپ

پڑتی رہتی ہے اور تین ہی روز خشک ہونے کو لگتے ہین اور چھہ روز کھرنڈ کے جھڑنے مین لگ جاتے ہین - اِس بیماری مین لڑکے کو ۰ ۴ روز تک مدرسہ مین نہ آنے دینا چاہیئے *

اِسکار - لے - ٹے - نا کی بیماری ۲ سے ۴۸ گھنٹہ کے بعد اور شاذ و نادر تین دن کے بعد ظاہر ہوتی ہے پانچ دن سے چھہ دن تک دانے نکلتے رہتے ہین - چودہوین یا پندرہوین دن چھلکے جھڑنا شروع کرتے ہین - اِس بیماری مین بھی لڑکے کو ۰ ۴ روز تک اَوْروں سے جُدا رکھنا چاہیئے اور مے - زلس کی بیماری مین بھی چالیس ہی روز تک علیحدہ رکھنا چاہیئے - کن پیڑی مین ۵ ۲ روز تک اور ڈوف - تھے - ریا مین ۰ ۴ روز تک کافی ہے *

صاحب موصوف فرماتے ہین کہ مریض لڑکے کو اَوْروں سے بالکل جدا رہنا چاہیئے اور جماعت مین آنے سے پہلے دو دفعہ آب گرم سے غسل کرنا چاہیئے - کپڑوں کو گرم پانی سے دہو کر گندہک کی دھونی دینی چاہیئے اور بچھونے کو بھی جو بیماری کیحالت مین کام آئے تھے اچھی طرح دھونی دیکر اور خوب طرح دہو کر ہوا دکھلانا چاہیئے *

فقرہ اوّل مرض وِی - رائی - او - لا

انگریزی مین اِس مرض کو اسمال - پاکس اور اُردو مین چیچک یا ماتا کہتے ہین *

تعریف - یہ بیماری چھوت سے پیدا ہوتی ہے اور علاوہ چھوت کے یونہی بھی ہوجاتی ہے پہلے اِس مین شدت کا بخار ہوتا ہے اور تب جسم پر دانے نکل آتے ہین *

اقسام - یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے - اوّل ڈس - ٹنگٹ اسمال - پاکس یعنے چیچک متفرقہ - دوم کان - فلو - اِنٹ اسمال - پاکس یعنے چیچک متوصلہ - سوم ما - ڈی - فائیڈ اسمال - پاکس یعنے چیچک متغیرہ *

اول چیچک متفرقہ - علامات اس قسم کے چیچک کی یہ ہین کہ بیمار کو پہلے لرزہ سے بخار آتا ہے - اعضا شکنی ہوتی ہے - سر اور کمر پر شدت کا درد ہوتا ہے پشت نہایت کمزور ہو جاتی ہے - زبان سفید جی متلاتا قے ہوتی ہے اور فم معدہ پر درد بعضدفعہ اونگھہ آتی ہے اور بیہوشی طاری ہوتی ہے اور بچون کو تشنج اور بعضدفعہ مرگی کی نوبت ہو جاتی ہے اب شدت کا بخار ہو جاتا ہے - نبض نہایت پر اور سریع جسم گرم اور خشک ۔ کمال بے چینی اور بعضدفعہ ہذیان - دانون کے نمودار ہونے تک یہ حالت رہتی ہے تب اکثر پسینہ آکر دانے ظاہر ہو جاتے ہین اُسوقت بخار کی شدت بہی کم ہو جاتی ہے + لرزہ کے ۴۸ گہنٹہ بعد لیکن کبہی اس سے پیشتر اور کبہی چوتہے دن متفرق چہوٹے چہوٹے بخارات چہرہ اور پیشانی پر نمودار ہوتے ہین + تیسرے دن یا تیسرے اور چوتہے دن بخارات مذکور سارے چہرہ پر پیدا ہو کر گردن - کند ہے - بازوا ور ہاتہون سینہ اور شکم اور تب ٹانگون اور پاؤن پر نکلتے آتے ہین + پانچوین دن ہر ایک دانہ کی جگہہ پر ایک چہوٹا سا گول وی سیکل پیدا ہو جاتا ہے جسمین شفاف رطوبت ہوتی ہے اور گرد جسکے ایک سُرخ ہالہ ہوتا ہے اور نوک جسکی دبی ہوئی ہوتی ہے اب بخار نہایت جلد رفع ہونے لگتا ہے چہٹے دن حلق مین کسیقدر ورم ہو جاتا ہے نگلنے مین تکلیف آواز بیٹہہ جاتی ہے اور منہہ سے لیسدار لعاب بہنے لگتا ہے یعنے منہہ اور حلق کے اندر جب دانے پیدا ہوتے ہین تب یہ علامات ظاہر ہوتی ہین - آنکہون کے پپوٹون اور مرد کے حشفہ اور عورت کے اندام نہانی پر بہی اسی قسم کے دانے نمودار ہوتے ہین آٹہوین دن دانون کی دبی ہوئی نوکین مواد سے پُر ہو کر اُبہر آتی ہین اُنکے گرد کا حلقہ اپنے کمال کو پہونچ جاتا ہے اور اُنکے اندر کی شفاف رطوبت اب گدلی مثل پیپ کے ہو جاتی ہے چہرہ پہول جاتا ہے اور پپوٹے بہی اسقدر پہول جاتے ہین کہ آنکہین بند ہو جاتی ہین اور منہہ ناک اور حلق کے اندر کثرت سے دانے پیدا ہو جاتے ہین + آٹہوین اور نوین دن کے اندر دانے اپنے کمال کو

پہوٹ جاتے ہین اور اُنکے بیچون بیچ کی جگہہ پر ایک بہورے رنگ کا نقطہ پیدا ہو جاتا ہے - گردکا حلقہ دور ہو جاتا ہے - چہرہ کا ورم جاتا رہتا ہے لیکن ہاتہہ پاؤن پہولنے لگتے ہین - بعد اِس مدت کے دانے ٹوٹنے لگتے ہین اور اُن سے پیپ نکلکر خشک ہوکر کہرنڈ بننے لگتے ہین - یہ کہرنڈ تہوڑے عرصہ بعد جہڑنے لگتے ہین اور جلد وہان کی اودی سُرخ رنگ کی ہو جاتی ہے کہ جو رنگت ہفتون تک قائم رہتی ہے - ہاتہہ پاؤن کا ورم بہی تدریج شروع ہونے لگتا ہے اور ستروین دن مریض رو بصحت لانے لگتا ہے + یاد رہے کہ مرض کے آٹہوین دن پہر بخار ہو جاتا ہے جسکو اصطلاح مین سکنڈری فیور بولتے ہین - اکثر یہ بخار سردی یا لرزہ سے شروع ہوتا ہے اور اسمین کمال بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے - نبض سریع ہو جاتی ہے زبان اور دہن خشک ہو جاتا ہے - جسم کی حرارت ۱۰۴ یا ۱۰۵ تک ہو جاتی ہے - پیشاب کم اور سرخ رنگ کا آتا ہے اور رات کے وقت اکثر ہذیان بہی ہو جاتا ہے پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے مگر بعض دفعہ نہایت شدت کا قبض ہو جاتا ہے +

دوم چیچک متوصلہ یعنی کان فلوانٹ اسمال پاکس - علامات

اِسمین بہ نسبت چیچک متفرقہ کے زیادہ تر شدید پیدا ہوتی ہین چنانچہ ابتدائی بخار زیادہ تر شدید ہوتا ہے اور دانون کے ظاہر ہونے سے لیکر پختہ ہوتے تک بڑہتا جاتا ہے اور سکنڈری فیور بہی زیادہ تر شدید اور اکثر ردی ہو جاتا ہے اور اِس قسم کی چیچک مین بیہوشی اور ہذیان اکثر ہو جایا کرتا ہے بعض دفعہ شدت سے اسہال بہی جاری ہو پڑتا ہے اور اِسکے بخارات کے نکلنے کا طور بہی بے قاعدہ ہوتا ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بخارات کے نکلنے سے پہلے جلد سوج جاتی ہے اور اُسپر سُرخ سرخ دہبے پیدا ہو جاتے ہین دوسرے دن اُن دہبون کے بیچون بیچ کی جگہہ پر چہوٹے چہوٹے سُرخ دانے نکلنے لگتے ہین یہ دانے بہت جلد پکنے لگتے ہین مگر شکل اُنکی گول

نہین ہوتی بلکہ دانے چپٹے اور ٹھہرے بیٹھے ہوتے ہین اور بعضے دفعہ بعوض پیپ کے
انمین سیاہی مایل ایک پتلی رطوبت ہوتی ہے - قرب کی بافت مین اس مرض کا انفلامیشن
اکثر سرایت کرجاتا ہے بعضے دفعہ نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ اُس مقام کا گوشت گلجاتا ہے -
اس قسم کے مرض مین چہرہ بیمار کا بہت جلد سوج جاتا ہے اور دہن سے لعاب ہی
بکثرت جاری ہوتا ہے اور دانون کے نکلنے سے اگرچہ بخار تھوڑا کم ہوجاتا ہے
لیکن بالکل مفارقت نہین کرتا بلکہ قریب نوین دن کے شدت اُسکی زیادہ ہوجاتی
ہے اور علامات ردیہ ظاہر ہوتی ہین دانون کی رنگت اودی سیاہی مایل یا بالکل
کالی ہوجاتی ہے جلد کے مختلف مقامون پر خون جمع ہوجاتا ہے جس سے سیاہ رنگ
کے داغ پیدا ہوجاتے ہین مختلف مقامون سے خون رسنے لگتا ہے اور یا تو پیشاب
کے ہمراہ خون آتا ہے یا خون کے دست جاری ہوجاتے ہین تشنج اور بیہوشی
طاری ہوتی ہے - لب اور دانتون پر سیاہ رنگ کی رطوبت چمٹ جاتی ہے تب
اکثر گیارہوین دن کی رات مریض مُلکِ عدم کو کوچ کرجاتا ہے - جب اس قسم کی چیچک
رو بصحت لاتی ہے تو دانون کے داغ زیادہ تر گہرے اور بڑے بڑے ہوتے ہین ؞

سوم چیچک متغیرہ یعنی ماڈی - فائیڈ اسمال پاکس - واضح ہو
کہ چیچک کی شدت اور خاصیت دو طور سے متغیر ہوسکتی ہے ایک تو ٹیکا لگانے سے
دوسری ایک مرتبہ چیچک کے نکلجانے سے غرض جب چیچک ٹیکا لگانے یا ایک مرتبہ کے
نکلجانے سے متغیر ہوجاتی ہے تب اُسمین اور اُس قسم مین جو اچھوتے آدمی کو ہوتی ہے
کئی باتون کا فرق ہے چنانچہ اُنمین سے چند فرق یہ ہین کہ اس چیچک متغرق کا
ابتدائی بخار اکثر ایک ہی دن رہتا ہے - مریض اکثر سہ پہر کے وقت بے چین ہوجاتا
ہے اور ساری رات بے چین رہتا ہے تب صبح کیوقت دانے نمودار ہوجاتے ہین -
یہ دانے پہلے قبضہ اور ناک پر پیدا ہوتے ہین مدت ان دانون کی بہت تھوڑی

ہوتی ہے اور یہ اکثر متفرق ہوتے ہین اور اُنکی نشو ونما مثل خاص مرض کے کسی قاعدہ
پر نہین ہوتی اور جب یہ دانے اچھے طور پر پیدا ہوجاتے ہین تب بیمار کو شفا ہوجاتی
ہے اور بشرطیکہ دانے بکثرت پیدا ہوئے ہون چیچک متغیرہ مین سکنڈری فیور
نہین ہوتا÷

اسباب چیچک کے - ایک خاص قسم کا زہر جو بیمار کے بدن یا کپڑون سے
یا بذریعۂ ٹیکا لگانے کے پیدا ہوتا ہے (اِنا - کیو - لے شن)÷

انجام - اگر چیچک متفرق ہو بیماری کا دور باقاعدہ اور مریض طاقتور یا بچہ یا جوان
ہو اور اگر بیماری تیسری قسم کی ہو تو انجام بخیر ہے لیکن مرض اگر متوصل ہو بخار رہی
دانے چپٹے اور اودے اور اگر سیاہ رنگ کے داغ پڑگئے ہون اور بخارات
دفعتہً مفقود ہوجاوین - ہاتھ پاؤن اور چہرہ کا ورم رفع ہوجائے اُبھرے ہوئے دانے
چپٹے ہوجاوین اور بیمار نہایت نڈھال اور متفکر ہوجاوے دم لینے مین تکلیف اور
تشنج بیہوشی اور ہذیان ہوجاوے - اگر نبض دفعتہً سریع ہوجاوے اور تکلیف
تنفس زیادہ - قبل از نکلنے دانون کے اگر قے بشدت ہو اور دانون کے نکلنے
کے بعد بھی جاری ہے - پیشاب یا کسی اور جریان کے ہمراہ خون جاری ہو اگر
ساتھ اِس مرض کے دماغ گلو شش یا امعا بھی شامل ہون اور ان اعضا یا جوڑون
کے اندر پیپ پڑجاوے اور اگر مریض طفل شیرخوارہ یا نہایت ضعیف ہو تو انجام
بُرا نکلتا ہے÷

نتائج - اِس بیماری کے بعد جسم پر دُنبل اور پھوڑے نکل سکتے ہین - گلو کی
گلٹیون مین پیپ پڑجاسکتی ہے - جلد پر زخم یا اری سپلس کی بیماری پیدا ہوسکتی
ہے جوڑون مین پیپ پڑجاسکتی ہے اور بیمار ساری عمر کے لئے لنگڑا ہوسکتا
ہے آنکھین آجاسکتی ہین اور اُنمین سفیدی پڑجاسکتی ہے جس سے بیمار اندھا ہوجاتا ہے

یا کانون مین پیپ پیدا ہو کر مریض بہرہ ہو جا سکتا ہے۔ گلو کے پہول جانے سے
مریض دم بند ہو کر مر بھی جا سکتا ہے مرض بلو۔ری ہبی یا نیوب مو۔نیا کی بیماری
پیدا ہو سکتی ہے۔ بیمار یا تو خون تہو کنے لگتا یا اُسکے پیشاب کے ہمراہ خون آسکتا
ہے۔ عورتون کے اندام نہانی سے خون جاری ہو سکتا ہے اور اگر مریضہ حاملہ ہو
تو اسقاط بھی ہو جا سکتا ہے *

تشخیص۔ مریضکو اگر دفعتہً بخار آجاوے اور ساتھہ اُس بخار کے سر پشت اور
کمر پر شدت کا درد ہو جی متلاوے اور اگر اُس ایام مین چیچپ کی وبا پہیلی ہو تو چیچک کا
کا گمان ہو سکتا ہے۔ اور جب دانے نکل آوین تو اُنکے درجہ بدرجہ ظاہر ہونے اور
اُنمین باقاعدہ تغیر و تبدل پیدا ہونے سے تشخیص آسانی سے ہو سکتی ہے لیکن دانون
کے نکلنے سے پہلے تشخیص مین نہایت دقت پڑتی ہے چیچک کے دانون کی نوکین ابتدا
مین دبی ہوئی ہوتی ہین *

علاج۔ چیچک کے مطالب یہ ہونے چاہئین۔
اوّل حفظ صحت کے قواعد کی پابندی اچھی طرح کرنی چاہئے اور غذا کے بابمین بہی احتیاط درکار ہے
دوم ایسی تدبیر کرین جس سے دانے بہت افراط سے نہ نکلنے پاوین اور جو دانے نکلین
وہ آسانی سے اختتام کو پہونچ جاوین اور اُنمین زیادہ پیپ نہ پڑنے پاوے جس سے
جلد کا بہت نقصان ہو۔ سوم شدت کے بخار کو روکین۔ چہارم جب دانون مین
پیپ پڑ جاوے تب بیمار کی طاقت قائم رکہنے کی کوشش کرین پنجم اُن علامتون
کے دفعیہ کا علاج کرین جو تکلیف دہندہ ہون ششم حتی الوسع عارضات کی طرف سے
غافل نہوین اور جو جو عارضات ظاہر ہوتے جاوین اُنکا علاج کرتے جاوین ہفتم کوشش
کرین کہ بیماری صحت کیطرف رجوع لاوے اور جو جو نتایج ظاہر ہون اُن پر توجہ کرین *

اول علاج عامہ۔ بیماری چاہے کیسی ہی خفیف ہو مریضکو اپنے بستر پر

لیٹے رہنا چاہئے - مریض کا کمرہ وسیع اور اعتدال پر سرد ہو - اُس کمرہ سے فرش و
فروش اور پردے وغیرہ اُٹھائے جاوین - اور اسپات کی خوب احتیاط رکھین
کہ مریضکو باہر کی ہوا نہ لگنے پاوے - مکان اور بستر وغیرہ کی صفائی پر زور دین -
مریض کے کپڑے اور بستر کی چادر وغیرہ بار بار بدلدیا کرین اور میلے کپڑون کو ادویات
دافع عفونت سے پاک کرین + ابتدا مرض مین غذا زود ہضم اور کم دینی چاہئے اور
شربت کا استعمال کرین اور میوہ جات کہانے کو دین - اسٹی میو - لنٹ ادویات کا استعمال
ابتدا مرض مین نہ کرین - مرض جب دوسرے درجہ مین آجاوے تب البتہ غذا اور دوا
مقوی دینی چاہئے + لیکن یاد رہے کہ بیماری اگر ردی قسم کی ہونیوالی ہو تو شروع
ہی سے ادویات اسٹی - میو - لنٹ اور غذا مقوی کا استعمال کرین +

دوم علاج چیچک کے دانون کا - کسی زمانہ مین یہ دستور تہا کہ چیچک کے
مریضکو خوب گرم رکہتے تھے اور گرم چیزین پینے اور کہانے کو دیتے تھے اس خیال
سے کہ دانے اچھے طور پر نکل آوین لیکن فی زمانہ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات پائی
گئی ہے کہ اسپات مین کوشش کرنی چاہئے جس سے دانے کم نکلین - ان مین
کثرت سے پیپ نہ پڑنے پاوے اور انکے داغون سے چہرہ بد ہیئت نہونا پاوے -
لیس آب گرم مین کار - با - لک اسڈ یا کان - ڈیز فلوئیڈ یا کلو - رین واٹر یا
سل - فیو - رس اسڈ ملا کر بدن کو بار بار اچھی طرح پونچھ دیا کرین - تاکہ دانون مین
پیپ کم پیدا ہو بعض یہ صلاح دیتے ہین کہ ظاہر ہوتے ہی دانون کو چہیدکر پیپ
خارج کردین + تاکہ بدن پر داغ نہ پڑنے پاوے دانون پر لگانے کے لئے بہتیری
دوائین تجویز کیگئی ہین مثلاً ہر یک دانہ پر نائٹریٹ اف سلور کی تبی - گرہ دین
یا سارون پر نائٹریٹ اف سلور کا عرق برش سے پہیر دین - بعض سیماب کا پلاسٹر
یا مرہم لگانا بتلاتے ہین - بعض کرو - سیو سب - لی - مٹ کا عرق لگاتے ہین

دم گرین ۶ آونس پانی مین)۔ بعض طبیب مرہم گوگرد + ٹنکچر آف آیوڈین + گلائی سی رین اف کار با لک اسڈ یا کار با لک آیل لگانا بتلاتے ہین + کل دانون پر ایک ہی دفعہ دوا نہ لگانی چاہئے بلکہ جون جون نکلتے جاوین اُنپر دوا لگاتے جاوین۔ ایک اور ترکیب یہ بھی ہے کہ دانون مین شفاف لمف کے پیدا ہونے کے پہلے یا دوسرے روز خالص کار با لک اسڈ سے ہر ایک دانہ کو جلا دین یا دانے جب اپنے کمال کو پہونچ جاوین تب اُنکو چھیدکر کار با لک لوشن لگا دین۔ بعض طبیب ایسا کرتے ہین کہ دانون سے جب پیپ خارج ہو جاتی ہے تب اُنپر یا تو صرف السی کا تیل لگا دیتے ہین یا اسمین چونہ کا پانی ملا کر لگاتے ہین۔ اور عرق گلاب مین گلائی سی رین ملا کر لگانا بھی مفید ہے۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ دانون پر کا کھرنڈ خشک نہونے پاوے اور ناک اور چہرہ پر عرصہ تک کھرنڈ نرہنے پاوے۔ اور اِس بات کی بھی احتیاط رکھین کہ دانون کو مریض نوچنا نہ پاوے تاکہ تیز مواد سے خارش نہونا پاوے عرقیات دافع عفونت مین کپڑے تر کرکے بار بار پونچھہ دیا کرین یا اُنپر میدا یا کے۔ سے۔ ماین چھڑک دیا کرین +

سوم۔ تاکہ بخار کی تیزی بڑھنے نہ پاوے جلد کو آب گرم سے پونچھہ دیا کرین اور اُس سے۔ لاین مکسچر کا استعمال کرین جسکا ذکر پیچھے بخارون کے باب مین کیا گیا ہے

چہارم۔ دانون مین جب پیپ پڑ جائے تب دوا اور غذا مقوی دینی چاہئے جیسے کونین اور معدنی تیزاب ہمراہ کسی نباتی کڑوے خیساندہ یا جوشاندہ کے اور جب علامات ردیہ ظاہر ہون تب اسٹی میو۔ لنٹ دواؤن کی ضرورت پڑتی ہے

پنجم علاج تکلیف دہندہ علامتون کا۔ مثلاً قے۔ اسہال۔ بے چینی۔ بے خوابی۔ ہذیان۔ جریان خون۔ گلو کی خراش + بعض کی راے یہ ہے کہ مرض کے پہلے ایک دو شب مارفیا کا استعمال کرین تاکہ مریضکو سونے کی

عادت پڑجاتی ہے - لیکن ہوا کی نالیون مین بلغم ہو یا منہہ سے بکثرت رال جاری ہو تو
نار-کاٹک دواؤن کے دینے مین احتیاط چاہئے + چیچک کی بیماری مین اگر ہذیان
ہوجاوے تب کھلے دل سے ادویات اسٹی-میو-لنیٹ کا استعمال کرنا چاہئے +
گلو کی خراش کو کسی ہلکے غرغرہ سے فائدہ ہوجاتا ہے - جریان خون مین ٹنکچر آف اسٹیل
گیبا-لک اسڈ یا ٹیے نک اسڈ یا تارپین یا ار-گٹ اف رائی کا استعمال
مناسب ہے + پیشاب رک جاوے تو سلائی سے نکال دین +

ششم عارضات کا علاج

- اس بیماری مین جن عارضات پر
خاص توجہ کرنی چاہئے وہ یہ ہین کہ ہوا کی نالیان اور شش اور آنکھون کی تکلیفیں
اور دنبل - چنانچہ براانکائی - ٹس کی شدت ہو تو مریض کو خوب طرح کہانسنا چاہئے
دنبل پیدا ہون تو انکو فوراً کہول دین - آنکھون کو تکلیف ہو تو انپر بار بار آب
سرد لگاوین یا کپڑے کی گدیان کر-سیو سب-لی-مٹ کے ہلکے عرق مین
(ایک گرین چہہ آونس پانی مین) تر کرکے آنکھون پر باندہین - آنکھون مین بہت
سرخی ہو تو کن-پٹی پر بلسٹر لگاوین یا پہٹکری ملا کر پوست کی گرم گرم ٹکمیہ کرین
کار-نیا مین زخم پیدا ہو تو نائیٹریٹ اف سلور خشک یا اسکا عرق لگاوین اور
آنکھون پر سبز پردہ رکہین +
سر سینہ یا دماغ یا کسی اور عضو اندرونی مین انفلامیشن ہوجاوے تو علاج مناسب
سے اسکو رفع کرین - قے شدت سے ہوتی ہو تو چند قطرے لاڈنم ملا کر
ایفر-وی-سنگ ڈرافٹ پلاوین - اسہال جاری ہو تو قابضات
سے روکین + نکلے ہوئے دانے بیٹہہ جاوین اور علامات خوفناک مثلاً لرزہ
یا تشنج یا ہذیان ہوجاوے تو کن پٹی پر جوکین لگاوین اور بیمار کو آب گرم مین
بٹہا کر سر پر سرد پانی چہڑکین - گردن پر بلسٹر اور پنڈلیون پر رائی کی پٹی لگاوین +

ہفتم - مریض جب رو بصحت لاوے تب مقویات کا استعمال کرین اور اس قابل ہوجاوے کر غسل کر سکے تو کار - با - لِک سوپ سے بدن کو خوب طرح ملکر نہلاوین

ہشتم - تاکہ یہ بیماری پھیلنے نہ پاوے اُن قواعد کا اچھی طرح پابند ہونا چاہئے جنکا ذکر امراض وبائی کے روکنے کے باب مین پیچھے کیا گیا ہے - مریض کو جب شفا ہوجاوے تب اُسکو جلد تندرست آدمیون سے ملنا جلنا نہ چاہئے - جس کمرہ مین مریض رہا ہو اور اُسکے کپڑون کو بھی ترکیب دافع عفونت سے پاک کرنا چاہئے دیکھو پیچھے - بیماری کیحالت مین جلد کے صاف کرنے کے لئے جن چیزونکا استعمال ہوا تھا جیسے سَن یا کپڑا یا اسفنج انکو فوراً جلا دینا چاہئے ۔ حفظ ماتقدم اس بیماری کا یہی ہے کہ لوگون کو اچھی طرح وِک - سے - نیٹ کردین ۔

فقرہ دوم وِک - سا - نا

یعنی چیچک مادہ گاو

بیان وِک - سی - نے - شن

واضح ہو کہ جب مادہ گاؤ کی چیچک کے مواد سے ٹیکا لگاتے ہین تب اسکو وِک - سی - نے - شن کہتے ہین اور جب خاص مرض چیچک کے دانون کے مواد سے ٹیکا لگایا جاتا ہے تب اس ترکیب کو اصطلاح مین انا - کیو - لے - شن بولتے ہین مطلب ان دونو ترکیبون سے ٹیکا لگانے کا یہ ہے کہ آدمی خاص مرض چیچک کی چھوت سے محفوظ رہے کہ جو ایک مُہلک بیماری ہے - سلف سے لیکر آجتک کُل اطبا اسبات مین کوشش کرتے آئے ہین کہ جس سے وبائی اور مُہلک بیماریان دنیا سے نیست و نابود ہوجاوین پس دیکھنا چاہئے کہ ان دونو مین سے کونسی ترکیب ایسی ہے کہ جس سے چیچک کی وبا کا استیصال ممکن ہے - تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب خاص چیچک کے

مواد سے کیسکو ٹیکا دیا جاتا ہے تو وہ شخص چیچک کی وبا سے تو ضرور محفوظ رہتا ہے
لیکن اس سبب سے چیچک کی بیماری کی بنیاد قائم رہتی ہے کیونکہ انا-کیو-لے-شن
کی ترکیب سے جو دانے نکلتے ہین وہ چیچک کے دانے ہوتے ہین کہ جنکی چھوت مثل
خاص مرض چیچک کے ایک سے دوسرے کو بہت جلد لگجاتی ہے اور اُن کے آن
ہین پہیلکر عالمگیر ہوجاتی ہے پس اِس سے صاف یہ پایا جاتا ہے کہ خاص چیچک کے
مواد سے ٹیکا لگانا دنیا مین چیچک کی وبا کو تروتازہ رکہتا ہے - لیکن یہ بات
وک-سی-نے-شن مین نہین پائی جاتی کیونکہ جب مادہ گاو کی چیچک کے مواد سے
ٹیکا لگایا جاتا ہے اور جب اس سے دانے اچہے پیدا ہوتے ہین تو اُس شخص کو اول
تو چیچک نہین نکلتی اور جو نکلتی بہی ہے تو نہایت خفیف - پس اس سے صاف ظاہر
ہے کہ وک-سی-نے-شن کو انا-کیو-لے-شن پر ہمیشہ ترجیح دینی چاہیے کیونکہ
انا-کیو-لے-شن سے چیچک کی وبا قائم اور زور و شور پر رہتی ہے مگر وک-سی-نے-شن
سے وبائے مذکورہ کا استیصال متصور ہے ٭

ترکیب وک-سی-نے-شن کی ٹیکا عہد طفلی مین لگانا چاہیے

لیکن چھ ہفتہ کی عمر سے پیشتر مناسب نہین اِلّا اشدّ ضرورت کیوقت مثلاً قرب وجوار
مین اگر چیچک کی وبا پہیلی ہو تو اُسصورت مین عمر کا لحاظ نہ کرنا چاہیے - بچہ کو تندرست
ہونا چاہیے یعنے دانتون پر نہو یا اُسکو کوئی بیماری جلد کی نہو یا وہ کسی مرض شکم
مین مبتلا نہو - اکثر یہ رواج ہے کہ بازو پر جہان ڈل ٹائیڈ مسل ختم ہوتا ہے وہان
کی جلد پر ٹیکا لگاتے ہین عام ترکیب اِس عمل کے کرنے کی یہ ہے کہ بائین ہاتہ سے
بچہ کے بازو کو نیچے کیطرف سے ہینچکر پکڑین تاکہ اُسکے اوپر کی جلد تنجاوے تب ایک
صاف اور تیز نوک کی نشتر مین چیچک مادہ گاؤ کا مواد لیکر نشتر کی نوک کو ترچہا صرف
اُسیقدر داخل کرین کہ جسمین برائے نام تہوڑا سا خون نکل آوے جسوقت

اِس ترکیب سے نشتر کی نوک ذرا حل ہو جاوے تو اُسکو ایک یا دو لمحہ تک زخم کے
اندر رہنے دین تاکہ مواد اچھے طور پر جذب ہو جاوے تب نشتر کو نکال لین۔ اِسیطور
اُس بازو کے دو تین یا چار مقامون پر ٹیکا لگاتے ہین ٭ علاوہ اِس ترکیب کے
دو اَور بہی ترکیبین ٹیکا لگانے کی ہین مثلاً بعض ایسا کرتے ہین کہ بازو پر باریک باریک
کئی پچھنے لگا دیتے ہین اور اُنپر مواد کو مل دیتے ہین اور بعض ایسا کیا کرتے ہین کہ چُھری
سے بازو کے چمڑے کو تہوڑا سا کُہرچ ڈالتے ہین اور تب اُس چھلے ہوئے مقام پر مواد
مل دیتے ہین لیکن ہماری الئت مین پہلی ترکیب آسان اور بہتر ہے ٭

ترکیب مواد کے حاصل کرنے کی۔ اگرچہ ٹیکا لگانے کا مواد کئی طور سے
حاصل ہو سکتا ہے لیکن یاد رہے کہ سب سے عمدہ طریقہ مواد کے حاصل کرنے کا
یہ ہے کہ گائے یا بہینس کے بچھیا کے تھنون کے ارد گرد جو سیتلا (وِک۔ سائی۔ نا)
کے دانے نکلے ہون اِن سے مواد لیکر بچّون کو ٹیکا لگانا چاہئے۔ اِسکو اصطلاح مین
اِنے۔ مِل وِک۔ سی۔ نے۔ شن کہتے ہین۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے
شہرون اور قصبات مین بلکہ چہوٹے چہوٹے دیہاتون مین بہی اب انے۔ مِل
وِک۔ سی۔ نے۔ شن کیا جاتا ہے۔

انے۔ مِل وِک۔ سی۔ نے۔ شن۔ گائے یا بہینس کی بچھیا کو ٹیکا
لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ بچھیا کی عمر تین سے چھ مہینے کی ہونی چاہئے۔ ایک سال تک کے
بہی ہو تو چندان مضایقہ نہین۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ جب عمر چھوٹی ہوتی ہے
تب جانور آسانی سے گرایا جا سکتا ہے اور اُسکا چمڑہ بہی ملایم ہوتا ہے جس سے
ٹیکا آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ بچھیا کو کسی علیحدہ جگہہ جہان لوگون کی آمد
و رفت نہو لیجا وین اور اُس جگہہ کو خوب طرح صاف کر کے اور اُسپر پیال بچھا کر
نرم بستر کر کے جانور کی ایک ٹانگ پچھلی اور ایک اگلی ٹانگ پکڑ کر دائین کہر د ٹبل

پکڑا دین - اب اگلی دونو ٹانگین اور پچھلی داہئین ٹانگ اِن تینون ٹانگون کو ایکجا کرکے
کسی مضبوط رسّی سے باندہ دین اور اوپر کے بائین ٹانگ کسی مددگار کے ہاتہہ پکڑا دیز
کہ وہ مضبوط پکڑا رہے اور اوسکی گردن بیٹھکر اپنے گھٹنون سے لیٹی ہوئی بچہیا کو
دبا رکھے - اب اُسکی ناف کے پیچے کی جگہہ گرم پانی اور صابون سے خوب طرح صاف
کرکے تیز اُسترے سے اُس مقام کے بالون کو مونڈ دین اور کار - بالک لوشن
(۱۰۰ حصّہ مین ایک حصّہ) سے اچھی طرح دہوکر خشک کردین - اب تہنون پر ہٹنی کے
اِردگرد آدہ آدہ اِنچ کے فاصلہ پر نرم جگہہ دیکھکر نشتر سے ۲۰ یا ۲۵ پچھنے لگا دیز
اب ایسا کرین کہ کسی بچہ کے بازو سے یا کسی بچہیا کے تہنون کے دانون سے تیز
نشتر کی نوک پر مواد لیکر اُن شگافون مین داخل کردین - چند منٹ تک بچہیا کو
لیٹے رہنے دین اور مکہی وغیرہ کی حفاظت کرین تاکہ مواد شگافون کے اندر خوب
طرح جذب ہوجاوے - اب بانس کی چند کھپچیان لیکر اُنکو رسّی مین پروکر بچہیا
کی گردن پر باندہ دین تاکہ شگافون پر منہہ نہ مار سکے اب اُسکو چھوڑ دین تاکہ کھڑی
ہوجاوے * جب اِس ترکیب سے ٹیکا لگ چکے تب اِن باتون کی احتیاط لین چنانچہ
اوّل یہ کہ جہان پر بچہیا ہو اُس جگہہ کو صاف ستھرا رکھین اور پرالی بچہاکر اِس پر
نرم بستر کردین تاکہ جانور آرام سے بیٹھا رہے اور شگافون کو کسی قسم کا صدمہ نہ
پہونچے - دوم جانور جب گوبر اور مُتالی کرے فوراً اُٹھوا دین تاکہ بستر اُسکا صاف
رہے - سوم دن مین ایک دو دفعہ شگافون پر پانی کے چھینٹے مارین تاکہ اِن پر مٹی وغیرہ
جم نہ جاسکے *

ٹیکے کا دور - ٹیکا لگانے کے دوسرے تیسرے دن شگافون کی جگہہ
اُبھر کر سُرخ ہوجاتے ہین * چوتھے روز اُن شگافون پر نہایت چھوٹے چھوٹے دانے
جنکی نوکین سفید اور گرداگرد جنکا سُرخ ہوتا ہے نمودار ہوتے ہین - پانچوین روز

دانون کی شکل گول ہوجاتی ہے - انکی نوکین دبی ہوئین اور انمین قدرے شفاف لمف ہوتا ہے + چھٹے روز دانے بڑے بڑے اور شفاف لمف سے خوب پُر ہوجاتے ہین - ساتوین روز دانے اور بہی بڑے بڑے ہوجاتے ہین انکے گرد ہالے پیدا ہوجاتے ہین اور رنگت دانون کی کسیقدر زردی مائل ہوجاتی ہے - آٹھوین روز دانے مرجھانے لگتے ہین - رنگت انکی میلی ہوجاتی ہے اور انکے اندر کا لمف جو پہلے شفاف تہا اب گدلا ہوجاتا ہے اور خشک بہی ہونے لگتا ہے +

اگرچہ پانچوین چھٹے اور ساتوین روز کے دانون کے مواد سے ٹیکا لگا سکتے ہین لیکن چھٹے روز کا لمف سب سے افضل ہوتا ہے - پانچوین روز کا لمف بہی اگرچہ شفاف اور تیز ہوتا ہے مگر مقدار مین اسقدر کم ہوتا ہے کہ ٹیکا لگانے کے لئے نیچے افراط سے آوے تو کافی نہین ہوتا - ساتوین روز کا لمف کسیقدر کمزور ہوجاتا ہے + بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ کل شگافون پر دانے پیدا نہین ہوتے اور جو ہون بہی تو چھوٹے چھوٹے پیدا ہوتے ہین اور انکے اندر کا لمف بہی ایسا موثر نہین ہوتا جیسا کہ پانچوین اور چھٹے روز کے دانونکا ہوتا ہے +

لاگ جمانے کے لئے گاے یا بہینس کا مادین و نر ایک جیسا ہے یعنی بچھا اور بچھیا دونو کو ٹیکا لگا کر لاگ جما سکتے ہین + ایک دانہ سے تین چار یا حد پانچ بچون کو ٹیکا لگا سکتے ہین +

فرق درمیان انے مل او رہیومین (انسان) وک سی نے شن - جب

بہینس کی بچھیا کے لمف سے ٹیکا لگایا جاتا ہے تب فیصدی پانچ چھہ بچون کو اشتعلام منتشر اور بخار شدت سے ظاہر ہوتا ہے مگر انسان کے مواد سے ٹیکا لگانے سے یہ دونو باتین کم پیدا ہوتی ہین +

فرق درمیان اثر گاے کی بچہیا کے مواد اور بہینس کی بچہیا کے

مواد کے - بہینس کی بچہیا کا مواد تیز ہوتا ہے اور اسمین انفلامیشن اور بخار بہی زیادہ
ہوتا ہے مگر گاے کی بچہیا کے لمف سے ٹیکا لگانے مین یہ دونو باتین کم پیدا ہوتی
ہین ۰ اگر چیچک مادہ گاؤ کا مواد حاصل نہو سکے تو خاص مرض چیچک کے مواد سے
گاے کو ٹیکا لگاوین اور جو دانے اُسکے تہنون پر پیدا ہون اُن سے مواد لیکر ٹیکے کا
عمل جاری کرین - کیونکہ خاص چیچک کا مواد جب گاے کے جسم مین سرایت کرجاتا
ہے تب اُسکی خاصیت بدل جاتی ہے اور اُس مین خاصیت مادہ گاؤ کی چیچک
کی پیدا ہوجاتی ہے ۰ لیکن جب اِن ترکیبون سے مواد حاصل نہو سکے تو جس
بچہ کے بازو پر چیچک مادہ گاؤ کے دانے خوب کامل طور پر نکلے ہون اُس دانے
کے مواد سے ٹیکا لگانا چاہیے لیکن جب مواد اِس ترکیب سے میسر نہین ہوتا ہے
تب ایسا کرتے ہین کہ ایک چوگوشہ شیشہ پر تہوڑا سا مواد لیکر اُسکو دوسرے
ٹکڑے شیشہ سے ڈہانپ کر کاغذ یا پنی سے خوب طرح مڑہ دیتے ہین تاکہ اندر کا
مواد ہوا وغیرہ سے محفوظ رہے - جب اِس مواد سے ٹیکا لگانا منظور ہوتا ہے
تب دونو شیشون کو علیحدہ کرکے جس ٹکڑے پر مواد لگا ہو اُسپر ایک یا دو قطرے آب
سرد کے چہوڑ کر نشتر کی نوک سے رگڑ لیتے ہین اور اُسی نشتر سے ٹیکا لگاتے ہین بعض
دفعہ ایسا بہی کرتے ہین کہ ہاتہی دانت کی تیلیون پر جنکی شکل کنگہی کے دانتون کی سی
ہوتی ہے مواد کو جمع کرتے ہین چنانچہ جس بچہ کے بازو پر کوئی دانہ اچہا کامل ہوتا ہے
نشتر کی نوک سے اُسکو چہید دیتے ہین اِسکے کرنے سے جو قطرہ مواد کا نکلتا ہے
اُسکو تیلی کی نوک پر لے لیتے ہین اور جب وہ خشک ہوجاتا ہے تب تہوڑا سا مواد
اُس نوک پر اَور بہی لیکر خشک کرتے ہین اسیطور پر دو تین مرتبہ کے کرنے سے جب اُس
تیلی کی نوک پر مواد خوب طرح جمع ہوکر خشک ہوجاتا ہے تب اُسکو تیلی سے توڑ کر

رکہہ چہوڑتے ہین اور جب اِس مواد سے ٹیکا لگانا منظور ہوتا ہے تب بازو کے مقام
مذکور پر پہلے نشتر کی نوک سے چہپا لگاتے ہین اور تب اُس شگاف کے اندر مواد
آلودہ تیلی کی نوک کو داخل کر کے دو چار لمحہ تک زخم کے اندر رہنے دیتے ہین
بعد ازان اُسکو نکال لیتے ہین - بعضدفعہ کہرنڈ سے بہی ٹیکا لگاتے ہین چنانچہ
اُسکی ترکیب یہ ہے کہ کہرنڈ کو ایک کہرل مین دو چار قطرے آب سرد کے وزیعہ
پیستے ہین اور جب وہ پتلا ہوجاتا ہے تب اُس مواد کو نشتر کی نوک پر لیکر شکل ترکیب
اول کے ٹیکا لگاتے ہین - مگر یاد رہے کہ جہانتک ہوسکے بچہ کے تہن سے مواد
لیکر ٹیکا لگانا چاہئے کیونکہ یہی مواد سب سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے ؞

اسباب وک-سی-نے-شن کے بگڑجانے اور اُسکے مطالب کے فوت ہوجانے کے

چونکہ مطلب وک-سی-نے-شن سے یہ ہے کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جائے وہ خاص مرض
چیچک سے محفوظ رہے تو اِس عمل کے کرنے مین ٹیکا لگانیوالے کو نہایت محتاط چاہیئے
لیکن سب سے بڑی احتیاط یہ ہے کہ وہ شخص ایماندار ہو ایسا نہ کرے کہ نقشہ کے خانون کو
پُر کرنے کے لئے جہوٹ سچ لکہکر سرکار کو خوش اور اطفال کے والدین کو دہوکہا دے
کیونکہ جہانتک اپنا تجربہ اِس امر مین ہے ہم نے اکثر ایسا دیکہا ہے کہ وک-سی-نے-ٹر
لوگ (ٹیکا لگانے والون کو کہتے ہین) ایک ہی موسم کے اندر ہزارہا بچون کو
ٹیکا لگادیتے ہین مگر پہر کر دوبارہ نہین دیکہتے کہ دانے اچہے یا خراب نکلے ہین اور نہ
یہ دریافت کرتے ہین کہ مطلب وک-سی-نے-شن کا اُس بچہ کو حاصل ہوا ہے یا
نہین یعنے چیچک خاص سے بچ رہا یا باوجود ٹیکا لگانے کے بہی وہ بچہ چیچک کی
بیماری مین مبتلا ہوگیا - اِن وک-سی-نے-ٹرون کا حال ایسا ہے کہ چاہے دانے
اچہے نکلین چاہے خراب اور چاہے نہ ہی نکلین اُنکو اپنے فرضی نقشون کے بہرنے سے

مطلب ہو لیکن ہم انصاف سے نہ چوکینگے کہ یہ قصور صرف ۔ وک ۔ سی ۔ نے ۔ ٹر دن ہی کا
نہین ہے بلکہ جو طریقہ وک ۔ سی ۔ نے ۔ شن کا بالفعل جاری ہی اس مین نقص ہے مثلاً
اب یہ طریقہ ہے کہ موسم کے ختم ہوجانے کے بعد یہ دیکھا جاتا ہے کہ کس وک سی ۔ نے ٹر
نے کتنے بچون کو ٹیکا لگایا ہے غرض جسکی تعداد بڑہ گئی اُسکو انعام و اکرام اور پروانہ
خوشنودی مزاج کا ملتا ہے اور خدانخواستہ جسکا نمبر گھٹ گیا اگرچہ اُس نے ایمانداری
کا بہی عذر کیا کوئی نہین سنتا اُس بیچارہ کی شامت آتی ہے مورد عتاب ہوتا ہے
نوکری جاتی رہتی ہے ٹکڑونکو محتاج ہوتا ہے ۔ پہر بتلائیے اس قسم کے وک ۔ سی ۔ نے
شن سے رعایا کو کیونکر فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور وہ کیون اپنے بچون کو ناحق نشتر
چہبواوین کیونکہ وہ دیکہتے ہین کہ باوجود وک ۔ سی ۔ نے ۔ شن ۔ کے بہی جب چیچک کی
وبا پہیلتی ہے سیکڑون بچے تلف ہو جاتے ہین چنانچہ اسیواسطے گو اکثر وک سی ۔ نے ٹر ون کو
ملک الموت کے طور دیکہتے ہین اور اپنے بچون کو ایسا چہپاتے ہین جیسے کوئی دشمن جانی سے
چہپاتا ہے ؛؛

ہماری رائے یہ ہے کہ ہر ایک گاؤن اور شہر مین خاص خاص مقامات کے چند ایسے
ایسے لوگونکو وک ۔ سی ۔ نے ۔ ٹر ۔ مقرر کرنا چاہئے جو بردبار اور ذی عزت ہون جن کی
آمد و رفت ہر کسیکے گہرون مین ہو اور جن کو مستورات مثل باپ یا مربی کے سمجہتی ہون ؛؛

دوم یہ کہ داخل ہونے کے وقت ان لوگون سے ضمانت اور مچلکہ اس مضمون کا لیا جاوے
کہ اُن کے حلقون کے اندر اگر چیچک کی وبا پہیلے اور جن بچون کو اُنہون نے ٹیکا لگایا ہے
اگر اُن مین بسبب وبا مذکور کے موت کی کثرت ہو جاوے تو جسقدر روپیہ اُنہون نے
سرکار سے بطور تنخواہ کے حاصل کیا ہے اُس کو واپس کردین کسواسطے کہ اطبا کا اسبات
پر اتفاق ہے اور سالہا سال کے تجربہ سے جو کہ یورپ اور ہندوستان مین حکما نے حاصل
کئے ہین یہ بات ثابت ہے کہ جس کسیکو ایمانداری سے ٹیکا لگایا جاتا ہے اور دانے اچھے

نکلتے ہیں وہ شخص خاص مرض چیچک کی چھوت سے محفوظ رہتا ہے بر تقدیریکہ چیچک
نکلی بھی تو وہ قسم خفیف ہوتی ہے مُہلک نہیں ہوتی پس جبکہ یہ بات ہے تو ٹیکہ لگانے
دیتے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا ہے کسیکو عذر نہ ہوگا۔

سوم۔ وک۔ سی۔ نے۔ ٹن۔ کے کارگذار ہونے یا نہ ہونیکی رپوٹ گاؤن کے لمبرداروں
یا ممبران۔ میو۔ نی سپل کمیٹی سے طلب کرنی چاہئے صرف وک۔ سی۔ نے۔ ٹروں
کی رپوٹ پر اکتفا نہ کرنا چاہئے۔

چہارم۔ ان۔ وک۔ سی۔ نے ٹران دیہی یا شہری کی نگرانی کے واسطے معقول
اور ذی عزت عہدہ دار مقرر ہونے چاہئیں۔ ان لوگوں کو حلفاً ان باتوں کی رپوٹ
کرنی چاہئے کہ (الف) جن بچوں کو ٹیکا لگایا گیا ہے اُن کے دانے اچھے اور کامل طور پر نکلے
ہیں اور اُن دانوں کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے (ب) جن بچوں کو ٹیکا لگایا گیا ہے
کُھرنڈ اُن کے دانوں کے جھڑ گئے ہیں اور بعد جھڑ جانے کھرنڈ کے جو داغ موجود ہیں ہم نے
اُنکو بچشم خود دیکھا ہے اور مطابق بیان ذیل کے پایا ہے (ت) ہم نے اچھے طور پر
دریافت کیا ہے کہ فلانی جگہہ میں چیچک کی وبا پھیلی تھی اور جتنے بچوں کو وہاں کے
وک۔ سی۔ نے ٹروں نے ٹیکا لگایا تھا وہ سب کے سب وبا سے محفوظ رہے یا جنکو چیچک
نکلی تھی وہ قسم خفیف تھی اور انجام اُس کا بخیر ہُوا تھا (ث) وک۔ سی۔ نے۔ ٹروں کی
تنخواہ حسب آمدنی چُنگی یا آمدنی مد رفاہ عام معقول ہونی چاہئے (ج) اُن کی ترقی یا
تنزلی تعداد ٹیکا لگانے پر نہ رکھنی چاہئے بلکہ دانے وک۔ سی۔ نے۔ ٹن کے اچھے یا خراب
اور ان دانوں کے داغوں کے اچھے یا خراب ہونے پر اور ایام وبا میں بچگان ٹیکا یافتہ
کے محفوظ یا مبتلا ہونے پر منحصر رکھنا چاہئے۔

پنجم۔ جب موسم وک۔ سی۔ نے۔ ٹن کا گذر جاوے اور وک۔ سی۔ نے۔ ٹر
اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو جاویں تب بھی اُن کی تنخواہ بدستور جاری رہے لیکن اس شرط

پر کرا اپنے حلقہ کے میڈیکل کالج میں تا پھر لوٹنے وک سی - نے - شن کے موسم کے طب
پڑھ کر ہیں ٭ بڑی خوشی کی بات ہے کہ لاہور میں اب یہ طریقہ جاری ہو گیا ہے ٭ کئی سببوں
سے ٹیکا خراب اور اس کا مطلب فوت ہو جاتا ہے لیکن سب سے بڑا بھاری قصور
وک سی - نے - ٹر کا ہے کیونکہ اگر وہ کسی خراب دانے کے مواد سے ٹیکا لگائے یا بغیر
تازہ مواد یا باز و کے خشک مواد یا کھرنڈ سے ٹیکا لگاوے تو اس ٹیکے پر اعتماد نہیں
کیا جا سکتا کیونکہ شروع ہلکے پیدا ہونے کے بعد دانے سے ٹیکا لگانے کے لئے مواد نہ
لینا چاہئے بلکہ چھٹے ساتویں یا حد آٹھویں دن کے اندر کا مواد لینا چاہئے کیونکہ جب
دانے کے گرد کا ہالہ کامل طور پر پیدا ہو جاتا ہے تب اسکا مواد شفاف نہیں رہتا بلکہ گدلا
ہو جاتا ہے اور اس سے ٹیکا لگانے سے جو دانے پیدا ہوتے ہیں انپر اعتماد نہیں کیا جا سکتا
ایک اور خطا وک - سی - نے - ٹروں کا یہی ہے کہ ایک ہی دانہ سے بہت سا مواد لے لیتے
ہیں ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ جب کسی دانہ سے زیادہ مواد لیا جاتا ہے اور وہ دانہ گویا تھک
جاتا ہے تب اس مواد کی طاقت کم ہو جاتی ہے خشک مواد سے جب ٹیکا لگایا جاتا ہے
تب اس سے اکثر خطا کا احتمال ہوتا ہے اور بعوض تازہ مواد بازو کے وہ کمزور بھی ہو جاتا
ہے اور بغیر اشد ضرورت کے کھرنڈ سے ہرگز ٹیکا نہ لگانا چاہئے - جب بازو کا دانہ
چھوٹا اور کامل نہیں ہوتا ہے تو اس کے مواد سے جو دانہ پیدا ہوگا وہ بھی چھوٹا
اور غیر مکمل ہوگا ٭

علامات درست ٹیکا لگانے کی - جب ٹیکا درست طور پر لگتا ہی تو دوسرے
دن نشگافوں کے مقام کسیقدر اونچے ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کے تا بین ایک چھوٹا سا
دانہ پیدا ہو جاتا ہے - اگر انکو باریک بین سے دیکھا جاوے تو مشل وے سیکل
دو دیکھو تعریف وے - سیکل کی امراض جلدی میں) کے دکھلائی دینگے اور انکا گرد کسیقدر
سُرخی مائل نظر آئیگا - یہ حالت دانوں کی تین یا چار روز تک رہتی ہے اور بعد تیسرے

یا چوتھے روز مقامات مذکور زیادہ سرخ اور اونچے محسوس ہوتے ہین اور پانچوین یا
چھٹے دن متفرق دانے نبجاتے ہین رنگ جنکا سفیدی مائل ہوتا ہے شکل اُن کی
مدور یا بیضوی ہوتی ہے کنارے اُٹھے ہوئے اور نوکین دبی ہوئین - ساتوین دن
اور آٹھوین روز کے اخیر مین ہر یک دانے کے گرد ایک سرخ ہالہ پیدا ہونے لگتا ہے
بعد ازان دو دن برابر یہ ہالہ اور اس کا دانہ بڑھنے لگتا ہے ہالہ مذکور گول اور ایک سے
ڈیڑھ انچ تک چوڑا ہوتا ہے ۞ آٹھوین دن دانہ مذکور شفاف مواد سے خوب پُر ہو جاتا ہے
چنانچہ یہ آٹھوان دن دانہ کے کمال کا ہوتا ہے اور اُسی روز اُس دانہ سے مواد
لے کر ٹیکا لگانا چاہئے - اب وہ دانہ گول اور مثل موتی کے جھلکدار ہو جاتا ہے کنارہ
اُسکا سرخ مضبوط جھلکدار اور چکّر کے طور گول ہوتا ہے - نوین یا دسوین دن تک
وہ سرخ ہالہ اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تب جلد اُن کی نہایت متورم ہو جاتی ہے
اور اُس کے گرد کی ساخت بھی سخت ہو کر پھول جاتی ہے اور دسوین دن بخار کے
آثار بھی نمایان ہو جاتے ہین بغل کی گلٹیان سوج جاتی ہین اور بعض دفعہ سارے جسم
پر سرخ سرخ دانے پیدا ہو جاتے ہین - گیارہوین دن ہالہ مرجھانے لگتا ہے اور تب
دانہ کی نوک خشک ہو جاتی ہے اور رنگ اُسکا بھورا ہونے لگتا ہے - اُسکے اندر کا
مواد گدلا ہو کر رفتہ رفتہ منجمد ہونے لگتا ہے آخر کار چودھوین یا پندرھوین دن دانہ
بالکل خشک ہو جاتا اور اُس کے اوپر کھرنڈ بندھ جاتا ہے رنگ جسکا بھورا سرخی مائل
ہوتا ہے - اب کھرنڈ خشک ہو کر سکڑنے لگتا ہے اور سیاہ ہو جاتا ہے اور ٹیکا لگانے کے
۲۱ سے پچیسوین دن کے اندر جھڑ جاتا ہے اور اُسکی جگہہ پر ایک داغ ساری عمر کے لئے
رہ جاتا ہے جب وک - سی - نے - شن کا دانہ اچھا پیدا ہوتا ہے تب بعد جھڑ جانے کھرنڈ کے
خوب نمایان داغ رہ جاتا ہے چنانچہ اچھے داغ کی علامت یہ ہے کہ وہ داغ کمری کے آر پار سے
نظر آتا ہے اور گہرا دانہ دار یا دندانہ دار اور کنارے اُس کے خوب نمایان ہوتے ہین ۞

جن علامتون کا اوپر مذکور ہوا ہے وہ علامات وک-سی-نے-نشن کی خاص جگہہ پر پیدا ہوتے ہین لیکن ان کے سبب سے سارے جسم مین علامات عامہ بھی ظاہر ہوتی ہین وہ یہ ہین *

علامات عامہ وک-سی-نے-نشن-کی- پانچوین سے ساتوین دن تک بخار کی علامتین ایسی خفیف ہوتی ہین کہ اکثر معلوم نہین ہوتین لیکن جب سرخ ہالہ اچھے طور پر پیدا ہو جاتا ہے تب بخار کی علامتون کو شدت ہوتی ہے اُس وقت بیمار بے چین اور جسم اُسکا گرم ہو جاتا ہے اور معدہ اور امعا بھی کسیقدر بگڑ جاتے ہین اور دہین ایام مین خاصکر موسم اگر گرم اور بچہ طاقتور ہو تو اُس کے ہاتھہ پاؤن پر تھوڑے بہت جسم پر بھی دانے نکل آتے ہین اور قریب ایک ہفتہ کے رہتے ہین *

فقرہ سوم وی رِی سِلاّ

(یعنے چکن - یا - کس)

تعریف- یہ ایک متعدی مرض ہے جس کے شروع مین خفیف بخار ہوتا ہے اور تب دانے بطور وی سیکل کے پیدا ہو کر اکثر پانچوین دن رفع ہو جاتے ہین *

علامات- پہلے خفیف بخار ہوتا ہے - مریض سست ہو جاتا ہے - نیند جاتی رہتی ہے - بدن درد کرنے لگتا ہے - بھوک مر جاتی ہے - اور بعد ۲۴ گھنٹہ کے دانے پیدا ہوتے ہین - یہ دانے پہلے پشت پر نمایان ہوتے ہین اور رشرخ سرخ پیپ ہیوں لے (دیکھو جلد کی بیماریان) کے طور مثل عین ابتدائی دانے چیچک کے ہوتے ہین پر دوسرے دن غیر سرخ پیپ - پیپول چھوٹے چھوٹے وی سیکل (دیکھو جلد کی بیماریان) بنجاتے ہین جنمین یا تو ایک شفاف بے رنگ یا شفاف زردی مائل رطوبت ہوتی ہے * دانے مذکور تیسرے

روز پختہ ہو جاتے ہیں اور تب یا تو از خود ٹوٹ جاتے یا خشک ہو جاتے ہیں اور اُن پر
بھورا یا زردی مائل باریک کھرنڈ رہ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ مثل چیچک کے اسمین پیپ
نہین پڑتی اور اکثر پانچوین دن دانے بالکل مفقود ہو جاتے ہین ⁂

نشخف چیچک سی۔ اِس مرض مین بخار خفیف ہوتا ہے اور بخار کے تھوڑی ہی
عرصہ بعد دانے نکل آتے ہین یہ دانے پہلے پشت پر ہوتے ہین اور شکل اِن کی نفتو
پس ٹیول (دیکھو حلیہ امراض) کے طور پر ہوتی ہے اور نہ توکین اُن کی دبی ہوئین ہوتی
ہین ⁂ باریک کھرنڈ ان دانون کا اکثر پانچوین دن ٹھہر جاتا ہے کہ جب دانے چیچک کے
اکثر پوری مقدار کے ہو جاتے ہین ⁂

علاج۔ بیمار کو صاف ستھرا رکھین اور ہلکی غذا دین۔ دوا کی اکثر اس مین ضرورت
نہین پڑتی ⁂

فقرہ چہارم رو۔ بیو۔ لا یعنے مے۔ زلس

تعریف۔ پنجابی مین اِس مرض کو کھسرہ کہتے ہین۔ پہلے اس مین بخار اور زکام کی
علامتین پیدا ہوتی ہین اور بعد چوتھے روز کے جسم پر ایک خاص قسم کے دانے نکل آتے ہین ⁂

اقسام۔ یہ مرض چار قسم کا ہوتا ہے۔ ایک رو۔ بیو۔ لا۔ ول۔ گی۔ رس دوسرا
رو۔ بیو۔ لا۔ سا ئلین۔ ایڈ شی۔ او۔ نی ⁂ تیسرا رو۔ بیو۔ لا۔ سا ئلین۔ کے ٹا رو ⁂
چوتھا۔ رو۔ بی۔ او۔ لا۔ مے۔ لگ۔ نا ⁂

اول رو۔ بیو۔ لا۔ ول۔ گے۔ رس ⁂ علامات۔ پہلے اِس مین زکام
کی علامتین پیدا ہوتی ہین۔ چنانچہ جاڑا معلوم ہوتا ہے اور بچہ سست اور کند ہو جاتا ہے
درد سر اور اونگھ آتی ہے۔ کھانسی ہوتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ دم لینے مین تکلیف
چھینکین بار بار چہرہ پر خارش۔ آنکھین درد کرنے لگتی ہین۔ پپوٹے سوج جاتے ہین ⁂

ناک بہتی ہے۔ اور آنکھون سے پانی جاری ہونے لگتا ہے۔ کبھی متلی یا قے ہوتی ہے تشنگی معلوم ہوتی ہے زبان میلی نبض سریع اور کل علامات بخار کی موجود ہوتی ہین جسم کی حرارت ۱۰۱ یا ۱۰۲ اور گاہے گاہے ۱۰۴ درجہ تک بھی ہو جاتی ہے چوتھے دن گاہ بعض وقت تیسرے دن اور کبھی پانچوین دن بھی سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے گول گول داغ پسو کے کاٹنے کے طور پر پہلے چہرہ گردن اور ہاتھون پر بعد ازان جسم اور تب پاؤن پر پیدا ہو جاتے ہین لیکن ان تینون مقامون کے دانون کے نکلنے مین اکثر ۲۴ گھنٹہ کا فاصلہ ہوتا ہے اور یہہ دانے ہلالی شکل کے گچھون مین پیدا ہوتے ہین رنگ انکا گہرا سرخ اور اسقدر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین کہ بغیر چھونے کے محسوس نہین ہوتے لیکن بعض دفعہ مثل پپے۔ پپول اور کابل ہونے سے مثل وی سیکل کے بھی ہو جاتے ہین۔ اکثر آٹھوین دن مگر کبھی پانچوین یا چھٹے دن رنگت دانون کی مرجھانے لگتی ہے چنانچہ یہ بات پہلے چہرہ گردن اور بازو کے دانون مین پائی جاتی ہے اور تب بدن کے اور اخیر مین پاؤن کے دانون کا رنگ مرجھانے لگتا ہے اور ایک یا دو روز بعد دانے بالکل مفقود ہو جاتے ہین اور انکا کھرنڈ مثل سبوس گندم جھڑ جاتا ہے بعض دفعہ اسوقت اسہال جاری ہو جاتا ہے ٭ بخار اور زکام کی علامتین بعض دفعہ دانون کے نکلنے سے رفع ہو جاتی ہین لیکن اکثر بڑھ جاتی ہین ٭ مدت اس بیماری کی ۹ سے ۱۲ دن تک کی ہے ٭

دوم روبیولا۔ سائین اِرپشنی۔ ادنی۔ یہ قسم بیماری کی وہ ہے جسمین بعض دفعہ بخار اور زکام کی علامتین موجود ہوتی ہین مگر دانے نہین پیدا ہوتے ٭

سوم روبیولا۔ سائین کے ٹارو۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ زکام کی علامتین نہین ظاہر ہوتین اور گاہے گاہے بخار بھی نہین ہوتا مگر دانے۔ زرس

کے دانے نکل آتے ہین ؂

چہارم - ہے - بی - او لا - مے - لگ - نا - اِس قسم کی بیماری ہین علامات مندرجہ بنسبت قسم اول کے زیادہ تر شدید اور بہت جلد حالت ردی کو پہنچ جاتی ہین - دانے جلد ظاہر ہو جاتے ہین لیکن بے قاعدہ اور کبھی بیٹھ جاتے اور پہر ظاہر ہو جاتے ہین - رنگ اِنکا سیاہ یا گہرا اودا ہو جاتا ہے اور اِن کے بیچ بیچ مین سیاہ رنگ کے داغ بہی پیدا ہو جاتے ہین حلق بیمار کا گہرا سرخ یا اودا ہو جاتا ہے شکم مین درد اور نفخ ہوتا ہے اور دست بدبودار اور سیاہ رنگ کے آتے ہین مریض کو ہذیان ہو جاتا اور ہوا کی نالیون مین جب خرابی برپا ہوتی ہے تب مریض کو کروپ یا شدید برونکیٹس ہو جاتا ہے اُس وقت یا تو بیمار دم بند ہو کر یا بسبب آنے دستون کے کمزور ہو کر یا بسبب مبتلا ہونے دماغ کے بیہوش ہو کر راہی ملک بقا کا ہو جاتا ہے ؂

اسباب - یہ مرض شیر خوار ون اور بچون کو ہو جایا کرتا ہے اور باعث اِسکا ایک خاص قسم کی چہوت ہے بعض دفعہ جوان اور بوڑہے بہی اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین ؂

نتایج - ینو - مو - نیا - کروپ - پلو - ری - سی اور سل کی بیماری ؂ بعض دفعہ دست لگجاتے ہین اور مے - سن - ٹے - رک گلانڈ بڑہ جاتے ہین - آنکہین آجاتی ہین - کان مین دنبل پیدا ہو جاتا ہے - کن پٹیری پہول جاتی ہین - یا گلوا و جبڑے کی گلٹیان پہول جاتی ہین اور کبہی منہہ کے اندر چہالے پیدا ہو جاتے ہین او - سو - ینگ - کان ہو جاتا ہے ؂

علاج - بیمار کو صاف و ستہرا رکہین اور کسٹر ائیل یا جالپ کے جلاب سے صفائی شکم کرین بعد اُس کے کہانسی کی رعایت رکہکر مغز آب اور مدرات کا استعمال کرین مثلاً نسخہ

لائیکوار - ایمو - نیا اسے - ٹے - ٹس ۱۰ قطرے * نائیٹر - ۲ گرین * نایٹرک - ایتھر
۵ - بوند * وائے - نم اپے - کے - کو - نا - ۵ قطرے * بے - را - گو - رک
۵ قطرے * پانی ایک یا ۲ ڈرام * سب کو ملا کر ایک خوراک کرین اور ایسے ایک ایک
خوراک دو دو گہنٹہ بعد پلا دین * یہ نسخہ چھ مہینے کے بچہ کے واسطے موزون ہے *
غذا - آش جو اور دودہ یا ساگودانہ دین مگر شیر مادر سب سے بہتر ہے -
نتائج کا علاج حسب مناسب کرین * قسم چہارم کا علاج کہانسی کی رعایت رکھکر مثل
ٹامی - فس فیور کے کرین * اگر دانے دب جاوین اور اُسوقت تشنج اور ہذیان ہوجاے
تو دانون کے پہر پیدا کرنے کی تدبیر کرین چنانچہ مریض کو فوراً آب گرم مین بٹہاوین
اور سینہ اور پنڈلیون پر رائی کی پٹی یا بلسٹر لگاوین اور مفرحات مثلاً رم ایمو - نیا
اور ایتھر کا استعمال کرین * جب مریض تندرست ہونے لگے تو غذا ہلکی دین اور سردی
اور سرد ہوا سے بچاوین *

فقرہ پنجم اسکار - لے - ٹے - نا

تعریف - یہ بیماری متعدی ہے اور مدت العمر مین اکثر ایک ہی مرتبہ ہوتی ہے اور
ابتداءً اس مین بخار اور گلا آجاتا ہے - بعد ازان دوسرے دن جسم پر سرخ رنگ کے بخارات
نمودار ہوتے ہین تب چہلکا جہڑ جاتا ہے *

اقسام - اِس بیماری کے پانچ اقسام ہین اول اسکار - لے - ٹے - نا سم - پلکس *
دوم اسکار - لے - ٹے - نا ان - جاے - نوزا * سوم اس - کار - لے - ٹے - نا
مے - لگ - نا * چہارم لے - ٹنٹ اسکار - لے - ٹے - نا * پنجم اسکار - لے - ٹے - نا
سائین - اِ - رَپ - شی - او - نی *

اول اسکارلے ٹے ۔ نا ۔ سم ۔ بلکس

مدت اس بیماری کے زہر کے بیکار پڑے رہنے کی ۔ اکثر حالتوں نہیں اس بیماری کا زہر تین سے پانچ دن تک بیکار پڑا رہتا ہے مگر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک یا دو روز سے زیادہ عرصہ تک بیکار نہ ہی پڑا رہے اور چہ سے آٹھ دن تک ہی بیکار رہ سکتا ہے ॥

مرض کا حملہ ۔ اس مرض کا حملہ اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ پہلے جسم میں پھریری معلوم ہوتی ہے مگر لرزہ نہیں ہوتا تب کم وبیش شدت سے بخار ہو جاتا ہے اور حرارت کا درجہ جلد چڑھ کر ۱۰۴ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے ۔ جلد گرم اور خشک ہو جاتی ہے ۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے ۔ اور نبض نہایت سریع اور گلا آجاتا ہے ۔ حلق سرخ یا خشک ہو جاتا ہے اور گردن میں سختی محسوس ہوتی ہے اور جبڑوں میں درد معلوم ہوتا ہے ۔ قے اکثر ہونے لگتی ہے ۔ تشنگی بشدت اور بھوک مر جاتی ہے ۔ زبان پر فرجم جاتا ہے ۔ اور اسکے کنارے اور نوک سرخ ہو جاتی ہے ۔ ہاتھ پاؤں میں درد اور سارا جسم تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ پیشانی پر درد اور کمال بے چینی ہوتی ہے ۔ رات کے وقت کسیقدر ہذیان بھی ہو جا سکتا ہے ۔ اور چھوٹے بچوں میں بعضدفعہ کن ۔ ول ۔ شن یا کو ۔ ما دفعتہ ہو جاتا ہے اور تب یہ بیماری شروع ہوتی ہے ॥

بخارات کے نمودار ہونے کا درجہ ۔ اسکار ۔ لے ۔ ٹے ۔ نا کے بخارات حملہ کے دوسرے دن اکثر نکل پڑتے ہیں مگر بعضدفعہ بارہ ہی گھنٹہ کے اندر نکل آتے ہیں اور کبھی کبھی تیسرے یا چوتھے دن ظاہر ہوتے ہیں ۔ پہلے پہل بخارات گردن اور سینہ کے اوپر کے حصہ پر نکلتے ہیں اور تب چہرہ اور سارے

جسم اور ہاتھ پاؤن پر جلد پھیلجاتے ہین - مگر بعض دفعہ ٹانگون پر پہلے نکلتے ہین - ابتدا مین تو بخارات چھوٹے چھوٹے سُرخ داغون کے طور پر ظاہر ہوتے ہین تب آپسمین ملکر انکی بڑی بڑی چٹیین بنجاتی ہین - اگرچہ ان چٹون کی رنگت مین فرق ہے مگر اکثر یہ سُرخ رنگ کی ہوتی ہین - مگر جون جون بیماری ترقی پکڑتی جاتی ہے رنگت چٹون کی میلی ہوتی جاتی ہے - دبانے تو رنگت بالکل مفقود ہوجاتی ہے مگر دباؤ کے ہٹتے ہی پھر لوٹ آتی ہے ÷ مرض کے شروع ہونے سے چوتھے یا پانچوین دن بخارات مذکور اپنے کمال کو پہونچ جاتے ہین اور تب اُس تاریخ سے چھٹے دن تک مرجھانے لگتے ہین اور جسم کے جونسے حصہ پر پہلے نمودار ہوتے ہین اُسی حصہ کی چٹیین پہلے مرجھانے لگتی ہین اور اکثر نوین یا دسوین دن مفقود ہوجاتے ہین اور تب چھلکا جھڑنا شروع ہوتا ہے ÷

حالت گلو کی - حلق تھوڑا بہت سرخ ہوکر ورم کر آتا ہے اور یا تو خشک ہوجاتا ہے یا اُسپر گاڑھا لیسدار بلغم لگا ہوا ہوتا ہے ٹانسل غدودون پر میلے رنگ کی گاڑھی رطوبت چمٹی رہتی ہے اور اُنپر خفیف زخم بھی پیدا ہوجا سکتے ہین یا پیپ پڑجا سکتی ہے - جبڑے کے نیچے کے غدود بڑھ جاتے اور درد کرنے لگتے ہین ناک اور دہن کا میوکس پردہ اور آنکھ کا پردہ کن - جنکٹ - ٹاے - وا سُرخ ہوجاتا ہے ÷

حرارت - جبتک بخارات اپنے کمال کو پہونچ لیتے ہین تبتک جسم کی حرارت اکثر بڑھتی چلی جاتی ہے اور تب ٹھہر جاتی ہے بعد از ان جون جون بخارات مرجھانے لگتے ہین حرارت بھی کم ہوتی جاتی ہے - قاعدہ یہہ ہے کہ حرارت اکثر ۱۰۴ سے ۱۰۶ درجہ تک رہتی ہے مگر ۱۰۷ یا ۱۰۸ بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ جا سکتی ہے - مگر صبح کے وقت حرارت کو کسیقدر تخفیف ہوجاتی ہے ÷

نبض۔ نبض سریع ہوتی ہے اور ۱۲۰ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۶۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ تیز ہوجا سکتی ہے اور جون جون حرارت کم ہوتی جاتی ہے۔ نبض کی سُرعت بھی گھٹتی جاتی ہے*

بھوک بالکل جاتی رہتی ہے مگر پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے۔ تھوڑا بہت دردسر بھی رہتا ہے۔ بےچینی بےخوابی اور رات کے وقت کسیقدر ہذیان بھی ہوجاتا ہے*

پیشاب جیسے بخاروں کا ہوتا ہے۔ اور اُسکے نیچے یورک اسڈ اور یوریٹ اور یوریا بھی تہ نشین ہوجاتا ہے۔ مگر کلورائیڈ اف سوڈیئم اور مرکبات از قسم فاس۔ فٹ کے کم ہوجاتے ہین۔ پیشاب مین البیو۔ من اکثر ہوتا ہے اور باریک بین سے دیکھئے تو پیشاب کے دُردمین گردون کا اپے۔ تھے۔ لے۔ ام دیکھلائی دیتا ہے اور بعضدفعہ پیشاب مین خون ہوتا ہے*

بخارات پر سے چھلکون کا جھڑ جانا۔ جب علامتون کو تخفیف ہونے لگتی ہے تب جلد کا اپے۔ ڈر۔ مِس جسم سے علیحدہ ہونے لگتا ہے۔ جھڑنے سے پہلے جلد خشک اور سخت معلوم ہوتی ہے۔ اور چھلکے انہین مقامات سے پہلے جھڑنے لگتے ہین جہان جہان پر بخارات پہلے نمودار ہوئے تھے۔ جہان کی جلد باریک ہوتی ہے وہان پر سے سبوسہ کے طور پر چھوٹے چھوٹے چھلکے جھڑتے ہین۔ دیگر مقامات سے بڑے بڑے ٹکڑے جھڑنے لگتے ہین لیکن جہان کی جلد بہت موٹی ہوتی ہے جیسے ہاتھ پاؤن کے تلوون کے وہان سے بڑے بڑے چھلکے اُترنے لگتے ہین۔ بعضدفعہ ہاتھون اور انگلیون کا سالچوڑ کا سا نچا اُتر آتا ہے۔ چھلکون کے جھڑنے کے وقت کئی دن تک نبض اور حرارت دونو درجہ معمولی سے کم ہوجاتے ہین۔ پیشاب زیادہ اور پانی کے طور پتلا ہوجاتا ہے اور اس مین فاس۔ فارک اسڈ کی کمی ہوتی ہے۔ اور اسمین گردون اور مثانہ کی اپے۔ تھے۔ لیئم

بکثرت ہوتی ہے - کچھ عرصہ دراز تک گلا چھلا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ٹانسل غدود
بڑہے ہوئے رہتے ہین +

عارضات - اِس بیماری مین سب سے بہاری عرض اکیوٹ ڈس کوامی ٹیو
نفرائی - ٹس ہے کہ جسپر طبیب کی خاص توجہ مبذول ہونی چاہئے - اس مرض مین
کسیقدر البیو - مے - نو - ریا بھی ہوتا ہے اور گردے بھی ہمیشہ مبتلا ہوجاتے ہین +
ڈراپ - سی بھی اکثر ہوجاتا ہے اور قئے ہوا کرتی ہے - تنفس بہتا ہے اور پیشاب کے خرابی
کے سبب - سے بیہوشی بھی جاری ہوسکتی ہے + حلق مین زخم پیدا ہوجاتے ہین -
جوڑ پہول جاتے اور درد کرنے لگتے ہین + برانکائی - ٹس اور نیو - مو - نیا اور تہائی سیز
بھی ہوجا سکتا ہے + بعضدفعہ اِنڈو - کار - ڈائی - ٹس اور دل کے کیواڑون کی بیماریان
پیدا ہوجاتی ہین + کان مین زخم پیدا ہوکر دماغ کو بھی مبتلا کرلے سکتا ہے +

انجام اِس قسم کے مرض کا اکثر نیک ہوتا ہے خاصکر اگر گلو کی بیماری ضعیف ہو
اور نکسیر پھوٹ جاوے یا اسہال شروع ہوجاوے +

دوم - اسکار - لے - ٹے - نا اِن - جاے - نو - زا

اِس قسم کی بیماری مین حلق اور گلا شدت سے آجاتا ہے اور بخارات بہت سرخ
اور نہایت جلد پہیل پڑتے ہین اور تہوک پیدا کرنیوالی گل گلٹیان پہولکر درد کرنے
لگتی ہین اندر کیجانب گلا اور حلق سرخ ہوجاتا ہے اور لوزتین نرم اور تالو اور کوا بڑہ
جاتا ہے اور زبان پر ایک سفید رطوبت جم جاتی ہے اور اُسکی چہوٹی چہوٹی گلٹیان
سُرخ ہوجاتی ہین حلق کے پیچھے ایک گاڑہی رطوبت اِسقدر جمع ہوجاتی ہے کہ بیمار کو
دم لینے یا نگلنے مین کمال تکلیف ہوتی ہے - بعضدفعہ جسم سے گوشت گلنے لگتا ہے
اور ناک اور کانون سے پیپ بہنے لگتی ہے + مریض کمزور اور پست ہمت ہوجاتا ہے
نبض سریع نبض. بالکل نہین پڑتی - بہوک مرجاتی ہے اور بعضدفعہ ٹے - لے - ریئم

یعنی ہذیان ہوجاتا ہے - پیشاب کم اور اسمین البیومن پایا جاتا ہے - ہاتھہ پاؤن پر
آماس اُتر آتا ہے اور بعضدفعہ سینہ اور شکم مین پانی بھرجاتا ہے ۔

انجام اسکا اکثر بُرا ہوتا ہے ۔

سوم - اسکارلیٹینا سے لگنا

اسکی علامتین نہایت ردی ہوتی ہین یعنے حلق اور گلا زخم سے بھرجاتا ہے اور بخارات
اسکے اچھے طور پر نمودار نہین ہوتے ۔

انجام اس مرض کا نہایت بُرا ہوتا ہے ۔

چہارم لے ٹنٹ اسکارلیٹینا

بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی علامت نہین پیدا ہوتی صرف بخارات پر
سے باریک جلد کے چھلکے جہڑنے لگتے ہین یا صرف پیشاب مین البیومن پایا جاتا ہے
یا صرف استسقا کی علامتین ظاہر ہوتی ہین ۔

پنجم اسکارلیٹینا سائین ارپشی اونی

بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بخار ہوتا ہے اور گلا آجاتا ہے - مگر بخارات ظاہر نہین ہوتے
مگر یہ باتین اکثر اسوقت ہوتی ہین کہ جب کیکہ یہ بیماری دوبارہ ہوجاتی ہے ۔

نتائج - ناک اور کانون مین زخم پڑجاتا ہے جوڑون مین درد اور ڈراپسی
یا البیومینوریا کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ۔

اسباب - یہ بیماری ایک خاص زہر سے پیدا ہوتی ہے اور بشدت درجہ
کی متعدی ہے - اس زہر کی خاصیت ابتک ٹھیک طور پر دریافت نہین ہوئی
مگر یہ تو اچھے طور پر دریافت ہوا ہے کہ اس مرض کا زہر اُس اپی تھیلیم
کے چھلکون مین بکثرت ہوتا ہے جو جلد پر سے مثل بھوسہ گندم یا بڑے بڑے چھلکون
کی شکل پر جہڑجاتا ہے اور انہین بھوسہ کے ذریعہ بہت دور دراز تک پھیل پڑتا ہے

اس بیماری کا زہر ایسا سریع الاثر ہے کہ صرف بیمار کے کمرے مین جاتے ہی یا اُس محلہ
مین جاتے ہی اسکی چہوت لگ جاتی ہے - اگر مریض کا کمرہ ادویات دافع عفونت
سے اچھے طور پر پاک نہ کیا جاوے تو یہ زہر اُس کمرہ کے مختلف حصونمین عرصہ دراز
تک گہات مین چھپا رہ سکتا ہے ٭ زہر آلودہ ایپی ٹہیلیم کے ذرات کپڑون
مین اور خطوط مین اور دیگر اشیا مین آسانی سے چمٹ کر رہ جاتے ہین اور انکے
وسیلہ سے دور دور تک پہیل جاسکتی ہین - ذرات مذکور بعض دفعہ دودہ اور دیگر
اشیاء خوردنی کے ذریعہ پہیل سکتی ہین - چہوٹے بچون کو یہ بیماری خاصکر ہوجاتی
ہے یعنے جنکی عمر ۶ مہینے سے چھہ سال کی ہوتی ہے لیکن تین اور چار سال کے
مابین عمر مین یہ مرض خاصکر ہوجاتا ہے - عورت مرد دونو اس بیماری مین مبتلا ہو سکتے
ہین - یہ مرض بڑے شہرون مین اور غربا کو اکثر ہوجاتا ہے ٭

علاج - اگر یہ بیماری نہایت خفیف ہو تو مریض کو چلنے پہرنے سے باز رکہیں
اور غذا ہلکی دین اور اصلاح شکم کرین اور جو کسی دوا کے دینے کی بہت ہی ضرورت
ہو تو تہوڑی سی دوائین ہمراہ پانی کے حسب عمر بیمار کے پلا سکتے ہین ٭ ایسا قیاس کرتے
ہین کہ عین ابتدا مرض مین اگر کسی ہلکی دوا سے قے کرائی جاوے تو بیماری زیادہ
شدت نہین پکڑتی مثلاً ایپی-کے-کوانا ہمراہ ٹار-ٹار امے-ٹک دین یا صرف
ایپی-کک کہلا کر قے کرادین اور جب قے رک جاوے تب ایک ہلکا جلاب مثل
کسٹر آئیل پلا دین اور چونکہ اس بیماری مین خون بگڑ جاتا ہے اور اکثر قلب کے دہنے
خانون مین فائی-برین جمع ہوجاتا ہے تو ۳ گرین سے ۸ گرین کی مقدار تک ہر گہنٹہ
گہنٹہ یا تین تین گہنٹہ بعد حسب اشتداد علامتون کے کار-بو-نٹ اف امو-نیا
کا استعمال کرین یا لائی-کیار امو-نیا اسے-ٹے-ٹس زیادہ پانی مین ملا کر جلد جلد
بیمار کو پلاتے جاوین ٭ بیماری زیادہ تر شدید ہو اور لوزتین بہت بڑہ جاوین اور قے

بہی ہوتی ہو تو اے۔ ڈر۔ وی بسنگ ڈرا۔فٹ پلاویں اور مرض ٹان بسی۔ لائی پٹھی
کے کم کرنے کے لیے گوا۔ کم گم۔ ربی۔ ننان بہت مفید ہے چنانچہ

نسخہ۔ سلفٹ اف مگنے۔ نے شیاہ ڈرام ۔ سفوف گوا کم ڈیڑہ ڈرام ۔
کمپاونڈ پاوڈر اف ٹراگاکانتھ ۔ ہر گرین ۔ پانی ۸۔ آونس ۔

پہلے سلفٹ اف مگ۔ نے شیا کو پانی میں حل کریں بعد ازاں گوا کم اور ٹراگاکانتھ کے سفوف کو خوب طرح ملاویں۔ اِس عرق کا چھٹا حصہ چار چار گھنٹہ بعد پلاویں جبتک دست کھلکر نہ آویں۔ تیسرے ہی لوزتین بہت بڑی اور پہولی ہوئی ہوں تو بشرطیکہ بیمار جوان ہو گلے پر جوکیں لگاویں اور بعد چھوٹ جانے جوکوں کے اُس مقام پر پولٹس باندہ دیں تاکہ خون اچہے طور پر نکل جاوے۔ بخار کے واسطے اُس سے۔ لاین مکسچر کا استعمال کریں جسکا ذکر بخاروں کے باب میں ہچہے ہوا ہے۔ اور جبتک یہ ابتدا بیماری کے مفقود نہو جاویں گلے کو تخفیف نہو اور بخار کم نہو جائے اور جبتک بیمار رو بصحت نہ لاوے تبتک اسی علاج کو جاری رکہیں اور جب دیکہیں کہ بیمار اب رو بصحت لانیوالا ہے تب اُسکا علاج ہلکے مقویات سے کریں ۔

شدید قسم کے مرض میں چونکہ بیمار بہت کمزور ہو جاتا ہے اور لوزتین بعوض پہول جانے کے زیادہ تر سُرخ اور خون سے پُر ہو جاتی ہیں اور چونکہ انکے زخم بہت گہرے اور بڑے ہوتے ہیں اور اُن زخموں کے چہچہڑے بہ نسبت خفیف قسم کے مرض کے زیادہ تر متعفن ہوتے ہیں اور وہ زخم مردار بہی پڑجاتے ہیں اسواسطے علاج اِس قسم کے مرض کا مقویات سے کرنا چاہیے تاکہ بیمار کی طاقت قائم رہے پس بیمار کو پورٹ یا شیری وائین ہمراہ پانی کے اور شوربا پلاویں لیکن اگر بیماری اس سے بہی زیادہ شدید ہو تو بعوض وائین کے برانڈی کا استعمال کریں یا کار۔ بو۔ نٹ اف ایمو۔ نیا ہمراہ کمپاونڈ۔ ٹنکچر اف سنکونا یا کلو۔ ری۔ نے۔ ٹڈ سوڈا یا کریوزوٹ کے پلاویں ۔

جب جوڑ رونمین انفلامیشن ہو اور وہ سوج جاوین تو کل اسٹی - میو-لنٹ دوا کو موقوف
کردین اور سلفٹ اف ناک - نے - شیا کا استعمال کرکے دستون کو کسیقدر
جاری رکھین ۔ اس مرض مین بڑی بھاری علامت ڈراپ - سی کی ہے جسکے دفعیہ
کیواسطے گردون پر جوکین لگاوین اور پسینہ لانے کے واسطے انٹے - منی کا استعمال
کرین اور ہلکے مسہلات سے اصلاح شکم کرین - بیمار کی غذا اچھی رکھین اور ادویات
ازقسم فولاد کے دیوین مثلاً ٹنکچر اف اسٹیل ۱۰ سے ۲۰ بوند تک تین تین یا چار چار
گھنٹہ بعد پلاوین اور آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم بھی اس حالت مین مفید ہے ۔

غرغرہ - اس بیماری مین کُلی کی دوا سے حلق کو بڑا فائدہ ہوتا ہے چنانچہ
بین نے سلفیو - رس اسڈ کی کُلی نہایت مفید پائی ہے - مثلاً ایک بوتل پانی مین
۴ - آونس عرق سلفیو - رس اسڈ کا لیکر بیمار کو دن مین کئی مرتبہ کُلی کراوین یا
کلو - رائیڈ اف لائیم ۔ کلو - رین واٹر ۔ کان ڈیز - فلوئیڈ یا پر - منگے - نٹ اف
پوٹاش کی کُلی کراوین اور حلق مین عرق نائٹریٹ اف سلور کا لگاوین ۔

فقرہ ششم ڈف - تھے - ریا

تعریف - یہ مرض متعدی ہے اسمین حلق کے اندر انفلامیشن ہوکر ایک پردہ
کاذب فائی - برین کا پیدا ہوجاتا ہے ۔

ماہیت تشریحی - کبھی ایک ٹان سِل - گلاند کے میو - کس پردہ مین مادہ
لمف کا جمع ہوجاتا ہے یا پچھلے حصہ سا - فٹ پلے - لِٹ یا یُو - ویولا (منہہ کا کوا)
[illegible] کے اندر کے سوراخ یا نفے - رنگس کے میو - کس پردہ سے یہ بیماری شروع ہوتی
[illegible] کو حلق سے شروع ہوکر منہہ اور لبین اور ناک اور یوس ٹے - کے - ان
ٹیوب [illegible] کان اور پردہ کن - جنک - ٹائی وا اور لے - رنگس اور ٹریـ - کیا

اور برانکائی مین پہیلجاتا ہے اور بعضدفعہ مقعد اور رکیٹم اور عورت کے اندام نہانی

اور گلانس - پے - نیے - نس اور پری - پیوس پر بہی وہی لمف پایا جاتا ہے ٭

اسباب - ڈف - تہیے - ریا کی بیماری ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا

ہوتی ہے اور اشد درجہ کی متعدی بیماری ہے - زہر مذکور کی اصل کیا ہے - یہ بات

ٹہیک طور پر دریافت ہنین ہوئی ہے لیکن ایسا قیاس کرتے ہین کہ اس بیماری

مین ایک قسم کی نباتی کائی پیدا ہوجاتی ہے اور بعض کی یہ راے ہے کہ اس مرض

مین جسم کے بافتون مین اور عروق جاذبہ مین ایک قسم کے نہایت خُرد خُرد کرم پیدا

ہوجاتے ہین - اس مرض کے زہر کی چہوت نہایت سریع الاثر ہوتی ہے -

اور جس مکان مین مریض ہوتا ہے اسمین اسکا اثر عرصہ دراز تک رہتا ہے اور

وہان سے اور مقامات مین پہیل جاسکتا ہے - زہر مذکور بیمار کی تنفس کی ہوا میز

بہی ہوتا ہے ٭

اقسام - یہ بیماری کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ

اول خفیف قسم کی - جب یہ بیماری خفیف ہوتی ہے تب گلہ مین خفیف

انفلامیشن ہوکر اس مرض کا خاص لمف تہوڑا بہت وہان پر پیدا ہوجاتا ہے اور

جبڑے کے نیچے کے غدود قدرے پہول کر درد کرنے لگتے ہین - بخار بہی اس مین

خفیف ہوتا ہے اور تہوڑے عرصہ تک رہ کر رفع ہوجاتا ہے مگر ہیشیا سید مین

ال - بیو - من ہنین ہوتا - اس قسم کی بیماری سے مریض جلد رو بصحت لاتا ہے

اور انجام اسکا بخیر ہوتا ہے - لیکن یاد رہے کہ بعضدفعہ نہایت خفیف بیماری

نہایت شدید ہوجاسکتی ہے ٭

قسم دوم - انفلام - ٹری فارم - اسمین بخار نہایت شدید ہوتا

ہے اور مریض نہایت کمزور ہوجاتا ہے - اسمین گلو کی علامتین بہی نہایت شدید

پیدا ہوتی ہین یعنے گلو کے اندر دیکھا جاوے تو شدید انفلامیشن کے آثار پائے
جائینگے - اور دو نوٹان سِل گلانڈلے اور یو - ویولا بہت ہی پہول جاتے ہین اور
بارہ گہنٹہ سے لیکر ۲۴ گہنٹہ کے اندر اچھا و بیز اور سخت فرولمف کا پیدا ہوجاتا ہے
اور کہانسی کے ذریعہ ٹکڑے ہوکر خارج بھی ہوجا سکتا ہے - گلو کی گلٹیان بہت
پہول جاتی ہین اور پیشاب سُرخ رنگ کا آتا ہے اور اسمین اکثر ال - بیو - من
اور گرا - نیو - لر کاشٹ بھی پائے جاتے ہین ٭

قسم سوم نے - زل فارم - بیماری کی اِس قسم مین ناک سے
پیپ کی شکل کی بدبودار رطوبت بہتی ہے اور دوسری قسم کا بخار ہوتا ہے تھوڑے
ہی عرصہ بعد حلق سرخ اور پہولا ہوا اور پوس - ٹے - رِی - ار نیے - رِش کے سوراخون
سے رطوبت بہنے لگتی ہے اور جبڑے کے آس پاس کے غدود بہت ہی پہول جاتے
ہین - بعدازان یا تو بیماری لے - رنگس یا نے - رنگس مین پہیلجاتی ہے یا علامتین
رفع ہوکر شفا ہوجاتی ہے ٭

قسم چہارم - لے - رِن - جے - ال اور ٹرے - کے - ال فارم - اِس قسم
کی بیماری مین اِس مرض کا خاص لمف پہلے لے - رنگس اور ٹرے - کیا پر پیدا ہونا شروع
ہوتا ہے اسواسطے لے - رنگس کے مبتلا ہونے کی علامتین اِس قسم کی بیماری میں شروع
ہی سے زور شور پر ہوتی ہین ٭

قسم پنجم آس تھے - نِک فارم - اِس قسم کی بیماری مین یا تو ابتدا
ہی سے یا مرض کے اثنا رو دورمین دوسری قسم کی علامتین پیدا ہوتی ہین - چنانچہ بیمار
نہایت نڈھال ہوجاتا ہے جسم کا رنگ پیلا ہوجاتا ہے اور جلد زرد ہی یل اور
کسیقدر گرم ہوتی ہے - نبض نہایت کمزور سریع اور بے قاعدہ چلتی ہے اور دل کی
حرکت بہت ہی پست ہوجاتی ہے - زبان پر بہورے رنگ کا فرجم جاتا ہے اور

لبون اور مسوڑھون پر ساد۔ ڈپھتھیریا جم جاتی ہے۔ آخر کار نہایت ردی علامتین پیدا ہوجاتی ہین اور ٹوے۔لے۔رمی۔ امیکی حالت مین مریض راہی ملک عدم کا ہوجاتا ہے ۔ مرض کے اسی قسم مین بدبودار زخم پیدا ہوجاتے ہین تنفس کی ہوا نہایت بدبودار ہوتی ہے اور گلو کی گلٹیان بہت ہی سوج جاتی ہین ۔

عارضات ۔ اس مرض کے دور مین ال۔بیو۔مے۔نو۔ریا اکثر ہوجاتا ہے اور ردی قسم کی بیماری مین ناک حلق اور ہوا کی نالیان اور جسم کے اور حصون سے بھی خون اکثر جاری ہوجاتا ہے ۔ جلد پر سرخ طرح کے بخارات پیدا ہوجاتے ہین مثلاً اری۔تھے۔ما کی اری۔سے۔پے۔لس کی رو۔زمی۔ اولا کی ارٹلے۔کے۔ریا کی ہلکو وے۔سی۔کیو۔لر قسم کے دانے بھی پیدا ہوجاتے ہین ۔ تشنج بھی مبتلا ہوسکتے ہین ۔ اور بعضہ دفعہ فالج بھی ہوجاتا ہے ۔

مدت ڈف۔تھے۔ریا کی ۔ دو سے چودہ دن تک کی ہوتی ہے لیکن جب اور بیماریان عارض ہوجاتی ہین تب بیماری زیادہ عرصہ تک بھی جاری رہ سکتی ہے یہ بیماری دوبارہ اکثر کم ظاہر ہوتی ہے ۔

مدت زہر کے بیکار رہنے کی ۔ اس مرض کا زہر اکثر دو سے چار روز تک بیکار پڑا رہتا ہے ۔ مگر بعضہ دفعہ صرف ۲۴ گھنٹہ تک یا کبھی آٹھ روز تک یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک زہر بیکار رہ سکتا ہے اور تب بیماری کی علامات منذرہ پیدا ہونے لگتی ہین وہ علامتین یہ ہین کہ

علامات منذرہ ۔ یہ علامتین بتدریج اسطور پر شروع ہوتی ہین کہ بیمار سست اور تہوڑا بہت کمزور اور اکثر پست ہمت ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی سردی معلوم ہونے لگتی ہے بھوک جاتی رہتی ہے ۔جی متلاتا ۔ دست آتے ہین ۔ درد سر اور مریض اونگھتا رہتا ہے اور خفیف بخار بھی ہوجاتا ہے ۔ ساتھ ان علامتون کے گردن

ہیچکر سخت ہوجاتی ہے - جبڑے کے نیچے درد معلوم ہوتا ہے یا بعضدفعہ گلو کے اندر
قدرے قلیل انفلامیشن کے آثار بھی پائے جاتے ہین +

علامات مرض - جلد یا تو گرم اور خشک یا سرد اور پسینے سے مرطوب ہوتی ہے اور
نبض کی حرکت بھی مختلف ہوتی ہے اگر منہہ کے اندر پیچھے کیطرف دیکھین تو حلق اور لوز تین
پھولے ہوئے اور لال دے نظر آتے ہین اور ۲۴ سے ۴۸ گھنٹہ کے اندر دبیز ہموار سخت
اور زرد ہی مائل ایک سلف کا پردہ اُن مقامات کے کسی حصہ پر پیدا ہوجاتا ہے مگر بعض
مرتبہ ایکساتھ ہی دفعہ کئی مقامون پر وہ پیدا ہوکر رفتہ رفتہ پھیلنے لگتا ہے اور کبھی تو ایسا
فے رنگس (مری) کے ذریعہ معدہ تک پھیل جاتا ہے اور کبھی لے - رنگس اور ٹرے - کیا
اور برانکیل - ٹیوب تک پھیل پڑتا ہے اور تین دن کے اندر سارے انفلامیشن کے
مقام پر چھا جاتا ہے اور ایسی مضبوطی سے چمٹا رہتا ہے کہ علیحدہ کرنا چاہین تو مشکل جدا
ہوتا ہے اور جدا ہو بھی جائے تو اُس مقام سے خون نکلتا ہے مگر چند گھنٹہ بعد پھر ویسا
ہی پردہ پیدا ہوجاتا ہے - جب لے - رنگس اس مرض مین مبتلا ہوتا ہے تب آواز بیٹھہ
جاتی ہے - دم لینے مین تکلیف مثل کروپ کے ہوتی ہے - اُسوقت چہرہ اور آنکھین
نکلی پڑتی ہین اور بسبب تکلیف تنفس کے سینہ اُٹھتا اور بیٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور چند
گھنٹہ کے اندر مریض انتقال کرجاتا ہے + جسقدر شدت سے یہ بیماری فے - رنگس میں
ہوجاتی ہے اُسیقدر نگلنے مین درد اور تکلیف ہوتی ہے اور جب یہ بیماری ناک
مین ہوتی ہے تب نتھنون سے پتلی پیپ کے طور پر اسقدر بدبودار ایک رطوبت بہتی
رہتی ہے کہ مریض کا سارا کمرہ بدبو کرنے لگتا ہے اور تنفس سے بھی سڑی بو آتی ہے
جب مرض اس درجہ کو پہونچ جاتا ہے تب بیمار نہایت جلد نڈھال ہوجاتا ہے اور بستر
پر پڑا تو بیہوش پڑا رہتا ہے یا بڑانے لگتا ہے - قلب کی حرکت گھٹ جاتی ہے -
چہرہ پھیکا پڑجاتا ہے - نبض نہایت باریک ہوجاتی ہے اور تب نہایت ضعف

کیحالت مین بیمار مرجاتا ہے +

تشخیص - کوینین - زی کی بیماری مین صرف ٹان سل گلاند مبتلا ہوتے ہین + جب صرف گلاؤ کہنے کو آتا ہے تو اُسمین حلق کے اندر لمف کے پردے ہنین جمتے لیکن زخم پڑ جاتے ہین + کروپ کی بیماری صرف ٹرے - کیاہی پر محدود رہتی ہے اور صرف بچون ہی کو ہوا کرتی ہے + انجام اس مرض کا اکثر بُرا ہوتا ہے +

علاج - جبتک جلد گرم اور نبض تیز ہو تبتک مفرحات از قسم خمر کے نہ دینا چاہئے - اُسوقت تسکین مدرات اور معرقات کا استعمال بہتر ہے مثلاً ایکوا ایمونیا اس سے ٹے - ٹس اور سٹرٹ اف پوٹاش کیا - لومل اور جلیپ یا سنا اور سالٹ کا استعمال کرکے صفای شکم کرین نہین تو اُس سے - لائین کسچر کا استعمال کرین جسکا ذکر بخارون کے باب مین پیچہے کیا گیا ہے - گلے پر باہر سے تکمید کرین اور سرکہ اور گرم پانی کا بخار سُنگہاوین مثلاً ڈیڑہ پاو پانی مین آٹھہ آونس سرکہ کافی ہے یا اس نسخہ کا غرغرہ کراوین -

نسخہ - گو - لارڈوس - لوشن (عرق سیسہ) ایک ڈرام + عرق گلاب ۸ آونس + اگر نبض کمزور ہو جاوے اور حلق کی سرخی اودی اور مریض نہایت کمزور تب خمر کا استعمال زیادہ مقدار مین بار بار کرین - پاخانہ کا لحاظ رکہین اور دیکہین کہ اجابت ہرروز آجاتی ہو + اگر پیشاب مین البیومن یا خون آوے تو مدرات کا استعمال نہ کرین اس صورت مین رائی کی پٹی یا السی کی پولٹس کمر پر باندہین اور اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - کونین - ۲ گرین + ڈائیلیوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ۱ بوند + ٹنکچر آف اسٹیل ۱۵ بوند + انفیوژن اف کلمبا ایک آونس + سب کو ملا کر ایک خوراک کرین - اور ایسی ایک ایک خوراک چھہ چھہ گہنٹہ بعد پلاوین + حلق کے اندر یا تو نائٹریٹ آف سلور کا عرق لگاوین (۲۰ یا ۳۰ گرین آونس پانی مین)

یا ہائیڈرو۔کلورک ایسڈ پانی مین ملاکر حلق کے اندر لگاوین + ترکیب ان عرقیات کے لگانے کی یہ ہے کہ بالون کے برش کو عرق مین تر کرکے جس جس مقام پر لمف کے ٹکڑے جم گئے ہون اُنکے گرد اور اوپر دو تین دفعہ خوب جلد جلد پھیر دین اور ایک حصہ کار۔با۔لک ایسڈ ۲۰۰ حصہ پانی مین ملاکر غرغرہ کراوین تو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے

بعض حکیم ٹنکچر آف اسٹیل حلق پر لگانا مفید جانتے ہین اور بعض چونے کے پانی کا غرغرہ کرنے یا لگانے کو فائدہ مند سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ ساتھ اس غرغرہ کے جب نا ے ۔ٹریٹ اور کار۔بونٹ اف سوڈا کہلایا جاتا ہے تب اس مرض کے خفیف قسم کو شفا اور قسم شدیدہ کو تخفیف ہو جاتی ہے ۔مرض ڈف۔تہی۔ریا اور کروپ مین جب منہہ کے اندر برف کے ٹکڑے رکہے جاتے ہین تو بیمار کو بہت آرام آجاتا ہے +

لمف کے کاذب پردہ کو ہرگز نہ چھیلنا چاہئے ۔جب اس مرض کا نتیجہ فالج ہو جاوے تو ادویات مقوی کہلاوین اور مقام مفلوج پر تار بجلی لگاوین اور صبح وشام اس گولی کو کہلاوین +

نسخہ۔ اکسٹراکٹ اف نکس۔وا۔میکا (کچلے کا ست) چوتہائی یا نصف گرین +
سلفٹ اف ایرن نصف گرین + کنیا و نڈ رو برب۔پل ۵۔گرین +
سب کو ملاکر ایک گولی بناوین +

اگر بیماری شدید ہو اور سلے۔رنگس کی طرف پہیلنا شروع کرے تو عمل ٹرے۔کیا۔ٹمی کا کرنا چاہئے لیکن بیمار۔اگر جوان ہو تو بعوض ٹرے۔کیا۔ٹمی کے لے۔رنگا۔ٹمی کرنا مناسب ہے +

مقالہ ششم

بیان اُن عام بیماریون کا جنمین جسم کے کسی حصّہ خاص مین کوئی بیماری نقص پیدا ہوجاتا ہے

فقرہ اول اسکرا-فیو-لا
یعنے خنازیر

تعریف - یہ ایک ایسی بیماری ہے جسمین سارا جسم مبتلا ہوجاتا ہے اور اکثر اعضاے کے اندر ایک مادہ پیدا ہوجاتا ہے جسکو اصطلاح مین ٹیو-برکل کہتے ہین اور مختلف مقامات کے غدود پھول کر زخمی ہوجاتے ہین +

اقسام - نہایت معروف و مشہور اقسام اِس مرض کیئے ہین - گلو کی گلٹیون کا بڑہ کر پھول جانا اور اُنمین پیپ کا پڑجانا + اسٹرو مَس اف تھال - میا (ایک قسم کا آشوب چشم) جلد پر دنبلون کا پیدا ہوجانا اور انکے پھوٹنے کے بعد زخم کا جلد اچھا نہونا + لوزتین کا پھول جانا + مولا ے - شینز آشیم (یہ ہڈیون کا ایک مرض ہے) امراض مفاصل + سویس اب سِش (یہ ایک قسم کا دُنبل ہے جو شکم کے اندر پیدا ہوتا ہے) + ٹے - بس مے - سن - ٹے - ریکا اور سل کی بیماری +

اِس موقع پر صرف اس قسم کے اسکرا-فیو-لا کی بیماری کا ذکر کیا جائیگا جس مین گلو کی گلٹیان مبتلا ہوتی ہین + دیگر اقسام کا ذکر حسب موقع ہوگا +

علامات - اسکرا-فیو-لا کی بیماری کا مادہ جسم کے ہر رگ و ریشہ مین سیا پھیلجاتا ہے کہ اِس مرض کو مثل اور امراض کے اگر ایک مزاج خاص یعنے اسکرا-فیو-لس

مزاج کہین تو بجا ہے - اِس مزاج کی علامتین یہ ہین کہ گوشت ڈہیلا - جلد باریک
رنگ گورا - چہرہ چمکیلا اور صاف - بال بہورے اور باریک - اوپر کی لب اور ناک
کے نہتنے پہولے ہوئے - جسم لاغر اور نازک - پیشانی نکلی ہوئی - کاسہ سر بڈ ڈول
سینہ تنگ اور بدڈول - اُنگلیان ہاتھ کی موٹی - مفاصل پہولے ہوئے - دانت
بگڑے - شکم بڑہا ہوا علاوہ اُن علامات کے اسکرا - فیولس مزاج کے بچون
کا دوران خون سست - نبض کمزور اور باریک اور اطراف سرد رہتے ہین - انکا
ہاضمہ بھی بگڑا ہوا رہتا ہے - اشتہا متلون ہوتی ہے - پاخانہ کبھی سخت اور کبھی دست
لگ جاتے ہین اور ایسے لڑکے اکثر عقیل ذہین اور فہیم ہوتے ہین اور انکے خیالات
بھی ہمیشہ بلند ہوتے ہین *

جب گلو کی گلٹیان اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین تب ایک یا دونو جانب کے
جبڑے کے نیچے کے ایک یا کئی غدود کسیقدر پہول جاتے ہین - اگر انکو ادہر
اُدہر ہلائے تو حرکت کرتے ہین - لیکن نتو انمین درد اور نہ آثار انفلامیشن کے
پائے جاتے ہین - بعضدفعہ یہ گلٹیان صرف اسیقدر بڑہی ہوئی ہفتون یا مہینون
بلکہ برسون تک رہتی ہین اور کبھی بتدریج بڑہتی جاتی ہین اور بعض اوقات آپسمین
ملکر مثل تسبیح کے گرہ دار ہو جاتے ہین اور کبھی بتدریج رفع بھی ہو جاتی ہین لیکن کثر
ان مین پیپ پڑ جایا کرتی ہے - اُسوقت پہوٹ جاتی ہین اور ان سے ایک گاڑہا
مواد اور پتلی رطوبت بہنے لگتی ہے - پہوٹنے سے جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ بدرنگ
سخت اور متورم ہوتا ہے - کنارہ ٹیڑہا بینگا اور گاڑہے مواد سے پُر ہوتا ہے -
یہ زخم نہایت دیر سے خشک ہوتے ہین اور بعد خشک ہونے کے جو داغ رہ جاتے
ہین وہ بدشکل ہوتے ہین اور جب ایک زخم ہوتا ہے تب دوسری اور تیسری گلٹی
پہوٹ کر زخمی ہو جاتی ہین حتی کہ اسیطور پر گلو کی ساری گلٹیان پہولکر زخمی ہو جاتی

ہین - اِن زخمون کے باعث علامات جسمی بہت شدید نہین پیدا ہوتین لیکن ع ز
جب بہت سی گلٹیان اِس بیماری مین مبتلا ہوجاتی ہین تب البتہ بیمار کو دق ہوجاتا
ہے اور کمزوری اور لاغری لاحق حال ہوجاتی ہے اور بیماری جب مزمن اور مریض جوان
تب سل کی بیماری بھی پیدا ہوسکتی ہے ٭

ماہیت ٹیو-بر-کل کی - ٹیو-بر-کل کیا چیز ہے اور کس طرح پیدا ہوتا
ہے اِسبات مین اطبا کی راے مین اختلاف ہے - تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ ٹیو-بر-کل کو
طبیب سمجھتے تھے کہ یہ ایک خاص قسم کی رطوبت ہے جو خون سے خارج ہوکر قطرات
یا کیسون کی شکل بنکر جم جاتی ہے - اِس راے کے پیرو اب بھی بہت ہین - مگر اب
اِس راے کو بہت غلبہ ہے کہ ٹیو-بر-کل کا مادہ خود عروق جاذبہ (لم-فا-ٹک-سسٹیم)
مین پیدا ہوتا ہے اور سبب اِسکا یہ بتلاتے ہین کہ کوئی موذی مادہ باہر سے جسم
کے اندر کسیطرح داخل ہوجاتا ہے اور ٹیو-بر-کل کی شکل اختیار کرکے جسم کی مختلف
بافت مین ظاہر ہوجاتا ہے ٭

شکل ٹیو-بر-کل کی محققین دو قسم کے ٹیو-بر-کل کا بیان کرتے ہین ایک
کو گرے گرا-نیو-لے-شن یا مے-لئے-ری ٹیو-بر-کل کہتے ہین اور دوسری قسم
کو یلو ٹیو-بر-کل بولتے ہین ٭ مے-لئے-ری ٹیو-بر-کل سرسون کے دانون
کی طرح چھوٹے چھوٹے دانے ہوا کرتے ہین یہ دانے اکثر تو گول ہوتے ہین مگر بعضدفعہ
پہلدار بھی ہوا کرتے ہین اور اکثر تو سخت مگر بعضدفعہ ملائم بھی ہوتے ہین - رنگ اِنکا سفید
نیلگون یا چمکدار سُرخی ہوا کرتا ہے اور تھوڑا بہت شفاف اور اِنمین خون کی رگین
نہین ہوتین اور نہ نشو و نما کی طاقت رکھتی ہین ٹیو-بر-کل کے دانے یا تو الگ الگ
چھترے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا بہت سارے ملکر اکٹھے ہوجاتے ہین - عین ابتدا
مین ٹیو-بر-کل کے دانے آنکھوں سے دکھلائی نہین دیتے لیکن جب اِنمین اَور مادہ

جمع ہوجاتا ہے تب خوب نظر آتے ہین ٭

قسم دوم جسکو یلو ٹیو - بر - کل کہتے ہین وہ پنیر کی شکل کے مادہ کے ڈلے ہوتے ہین - یہ ڈلے یا تو خاص ٹیو - بر - کل کے مادہ سے بنتے ہین یا انفلامیشن کے مادہ یا دیگر موذی مادہ سے بنکر پنیر کی شکل اختیار کر لیتے ہین ٭

اسباب - اطبا کی راے اسبات پر متفق ہے کہ یہ بیماری جسکو عربی مین خنازیر کہتے ہین موروثی ہے - گاہے گاہے جنین مین اس مرض کا مادہ موجود ہوتا ہے اور اُسکے آثار پیدایش سے بچہ مین ظاہر ہوجاتے ہین - بیاہ جب بہت ہی کم عمر مین ہوتا ہے یا جب باپ کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے تب اُسکے بچہ مین اسکرافیو - لا کی علامتین پیدا ہوجاتی ہین - اور اسمین بھی کچھ شک نہین ہے کہ آتشک کے زہر سے بھی خنازیری مادہ پیدا ہوسکتا ہے بہ نسبت زیادہ عمر کے آدمیون کے یہ بیماری بچون مین بکثرت پائی جاتی ہے اور جب یہ بیماری بچون کو ہوجاتی ہے تب اسمین بہتیرے اعضا مبتلا ہوجاتے ہین لیکن جوانون مین یہ مرض اکثر محدود رہتا ہے اور یہ کہ بچون مین یہ بیماری اکثر غدودون مین زیادہ تر پیدا ہوتی ہے اور خراب غذا اور خراب آب و ہوا مین بود و باش کرنا ہی اس مرض کی استعداد پیدا کرتا ہے ٭

علاج - حفظ صحت کے کُل قواعد کا پابند ہونا چاہیے - غذا بیمار کی سریع الہضم اور مقوی ہونی چاہیے تا معدہ درست رکھنا چاہیے اور دوا کی قسم سے مقویات کا استعمال کرنا چاہیے جیسے فولاد اور کاڈ - لیور - آئیل اور مرکبات آئیو - ڈین وغیرہ ٭

فقرہ دوم رمی - کٹس

تعریف - یہ بیماری اطفال شیرخوارہ اور بچون کو ہوجاتی ہے اور اس مرض

مین چونکہ ہڈیون کے اندر اجزاء ارضی کم ہو جاتی ہین تو ہڈیان خم کہا جاتی ہین ؛

علامات - بعض دفعہ یہ بیماری پیدایش سے تہوڑے ہی دنون کے بعد ظاہر ہو جاتی ہے - لیکن جب بچہ کی عمر پانچ یا چہہ مہینے کی ہوتی ہے تب بھی اکثر پیدا ہوتی ہے اور زیادہ اُسوقت کہ جب بچہ دو سال کا ہو جاتا ہے - چہرہ پیلا دانت دیر سے نکلتے ہین اور جلد ڈہیلی اور جا بجا زخمی ہو جاتی ہے - سر کے یافوخ اور درز اکثر کُہلے رہتے ہین - سر چہوٹا مگر پیشانی نکلی ہوئی ہوتی ہے سینہ دونو جانب سے دبا ہوا اور سینے کے سامنے کی ہڈی نکلی ہوئی ہوتی ہے - ہڈیان متخلخل در مفاصل اُبہرے ہوئے ہوتے ہین - جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے ہڈیان خم کہا جاتی ہین - پشت اور کولہے کی ہڈی بہی خم کہا جاتی ہے ؛

اسباب - جس کسیکے خاندان مین یہ مرض ہوتا ہے اُسکو یہ بیماری ہو جاتی ہے اور خاص مزاج کے سبب سے ہی طبیعت مین اس مرض کے پیدا کرنے کی استعداد ہو جاتی ہے اور خراب غذا خراب ہوا خراب جگہہ مین بود و باش کرنا اس بیماری کے اشتعال کے بنانیوالے سبب ہین ؛

علاج - اس بیماری مین عین ابتدا سے غذا کی احتیاط کرنی چاہیے یعنے غذا زود ہضم اور مقوی دین والدہ کا دودہ اچہا نہو تو مرضعہ کا دودہ بچہ کو پلاوین - مقویات مثلاً فولاد اس مرض مین بہت مفید ہوتے ہین اور ہڈیون کے اندر اجزاء از قسم فاس - فٹ کے کم ہو جاتے ہین اسلیئے فاس - فٹ اف ایرن ؛ فاس فٹ اف لایم یا در حالت کمزوری فاس - فٹ اف ایمو - نیا کا استعمال مناسب ہے اور بچہ کے خمیدہ ہاتہہ پاؤن کو کسی ایسی ترکیب سے سہارا دین جو اُنکی حرکت کا مانع نہو ؛

فقرہ سوم اس - کر - وی

تعریف - یہ ایک مزمن بیماری ہے جس مین ابتدا کے اندر مریض کمزور اور

[illegible]

پست ہمت ہو جاتا ہے - مُنہہ سے بدبو آتی ہے - مسوڑے پھولکر سرخ اور آخر کو زخمی ہو جاتے ہین جسم پر اودے یا نیلے دہبے پڑجاتے ہین اور ناک سے یا پاخانہ کے ہمراہ خون بہی آسکتا ہے ॥

ماہیت تشریحی - اِس بیماری مین خون بگڑ جاتا ہے یعنے یا تو خون کے اندر کوئی شے داخل ہو جاتی ہے یا اُسکے اجزا کا کوئی جزو کم ہو جاتا ہے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہے کہ جب اغذیہ معمولی مین کسی جزو خاص کی کمی ہوتی ہے چنانچہ تجربہ سے ثابت ہے کہ جب وہ جزو بذریعہ غذا کے خون مین شامل کر دی جاتی ہے تب خون صحیح پیدا ہوتا ہے اور مرض رفع ہو جاتا ہے ॥

علامات - ابتدا مین جلد کی رنگت خاصکر چہرہ اور پپوٹون کی رنگت بدل جاتی ہے اور ساتھہ ہی اُسکے ہاتھہ پاؤن مین ایک درد شروع ہو جاتا ہے جو ایک سے دوسری جگہہ منتقل ہوتا رہتا ہے - طبعیت بیمار کی میوہ جات کے کہانے کی طرف مایل رہتی ہے لیکن دردون کے ہمراہ بخار نہین ہوتا - نبض صحیح مگر جسم کی حرارتِ غریزی بہ نسبت صحت کے کم - چہرہ پیلا یا زرد یا سوجا ہوا ہوتا ہے - کل تو اے جسم کے کمزور ہو جاتے ہین - مسوڑے پھولکر ملایم اور دانتون پر بڑہ جاتے ہین کنارے انکے اودے ہوتے ہین اور ادنٰی سبب سے اُن سے خون جاری ہو جاتا ہے - لیکن بُڑہاپے مین جب دانت گر جاتے ہین تب مسوڑون مین کوئی خلل واقع نہین ہوتا جب مسوڑون کی یہ حالت ہوتی ہے تب سارا جسم ایسا کسلمند ہو جاتا ہے کہ ذرا سے دباؤ یا چوٹ کے لگنے سے خون جمع ہو جاتا اور اُس مقام مین زخم پیدا ہو جاتے ہین بعد ازان پاؤن پر چہوٹے چہوٹے دانے مثل پِسّو کے کاٹنے کے نمودار ہو جاتے ہین تب پاؤن اور رانون کے عضلے سخت ہوکر درد کرنے لگتے ہین اور ایک یا دو دن کے بعد درد کے مقام پر پہلے زرد بعد ازان نیلے نیلے دہبے پڑجاتے ہین مگر

خاصکر ایسے مقاموں پر اکثر پیدا ہوا کرتے ہین کہ جنپر یا تو پہلے زخم کے داغ یا چوٹ لگی ہو۔ زبان سفید ہوجاتی ہے اور مریض گندہ دہن۔ براز کا رنگ اکثر پھیکا ہوتا ہے۔ جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے ان علامتون کو شدت ہوتی جاتی ہے۔ طاقت جسمانی اور قوت روحانی کم ہوتی جاتی ہے۔ نیلے دہبے اب زخمی ہونے لگتے ہین اور جب وہ زخم گلجاتے ہین تب خون جاری ہونے لگتا ہے۔ پُرانے زخم تازہ ہوجاتے ہین اور ٹوٹی ہڈیونکا جوڑ کھلجاتا اور اُنکی لوکین جدا ہوجاتی ہین۔ اکثر ناک مُنہہ سُشش اور رودون سے بکثرت خون جاری ہونے لگتا ہے اور دانت اسقدر ہلنے لگتے ہین کہ یا تو از خود گر پڑتے یا اُنگلیون سے کھینچیے تو نکل آتے ہین۔ نبض سریع اور ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک چلتی ہے آخر کا اسہال یا استسقا ہوکر بیمار مسافر راہ عدم کا ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ بیماری ہفتون یا مہینون تک رہ کر رفع ہوجاتی ہے۔ جب یہ بیماری تب لرزہ مین ہوجاتی ہے تب باری سے بخار آتا ہے اور طحال بڑہ جاتی ہے۔ بعض دفعہ اس مرض مین ہچکیں ہوجاتی ہے۔ بینائی مین فرق پڑجاتا ہے اور رات کو نیند نہین آتی ✦

اسباب اور حالات جن مین یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے

خراب اور کثیف غذا اور سردی اور رطوبت اور مے۔ ریا اور عرصہ تک تازی ترکاریونکا نہ کہانا اسباب اس بیماری کے ہین ✦

علاج - اس مرض کے علاج مین غذا کا بندوبست اچھے طور پر کرنا چاہیے بیمار کو تازی ترکاری اور تازہ میوہ جات کہلاوین مثلاً گوبی۔ چقندر۔ آلو شلجم۔ مٹر وغیرہ اور رنگترے۔ میٹھے۔ نیبو۔ انگور۔ سیب۔ ناشپاتی۔ نیبو کا رس اور نیبو کا آب شورہ۔ چونکہ یہ بیماری اکثر بسبب خراب غذا کے جیلخانون اور جہاز کے ملاحون کو ہوجایا کرتی ہے۔ اسلیے حکیم کو چاہیے کہ قیدیون کی غذا ہر روز اپنی نگہران سے ملاحظہ

کرین اور دیکھین کہ روزمرہ کی غذا مین تازی ترکاری ہوتی ہے یا نہین اور دور و دراز کے بحری سفر مین روانہ ہونے سے پیشتر جہاز مین گوشت اور ترکاری کا بندوبست اچھے طور پہ کرین + غرض ان سب باتون کو ضرور یاد رکھین کہ اس بیماری کو جسقدر فائدہ غذا سے ہوتا ہے اُسقدر دوا سے نہین ہوتا پس مریض کو تازی ترکاری تازہ میوہ جات اور فربہ لحم کی غذا دین اور نیبو کا آب شورہ پلا دین اور بطور دوا کے سائیٹرٹ آف ایرن اینڈ کونین کا استعمال کرین سوڑون اور زخمون پر نائیٹرٹ آف سلور لگادین اور دیگر قواعد جراحی سے اُنکا علاج کرین ..

فقرہ چہارم پر-پیو-را

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک سپنل اور دوسری ہے-مو-را-جک*

ماہیت -- اس بیماری کی اچھے طور پر دریافت نہین ہوئی ہے اس بیماری مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی عضو اندرونی مین خون تراوش پاکر جمع ہوجاتا ہے چنانچہ یہ بات اکثر شُش دماغ جگر اور امعا مین ہوا کرتی ہے +

علامات - سرخ دہبون کے نکلنے سے کئی ہفتہ پیشتر ایسا ہوتا ہے کہ مریض کمزور اور تہکا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گاہے گاہے بیہوشی طاری ہوتی ہے اور نم معدہ پر چبانے کے طور کا دہیما دہیما درد ہوتا ہے - اشتہا اکثر تو کم ہوتی ہے مگر بعضدفعہ بہوگ نہایت شدت سے لگتی ہے لیکن جب بیمار کہانا کہاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کہانا چہاتی پر دہرا ہے - رنگت زبان کی زردی مائل ہوتی ہے - چہرہ بیمار کا پہیکا سوجا ہوا اور آنکھون کے پپوٹے متورم ہوجاتے ہین بعد ازان پہلے ٹانگون اور تب رانون بازو اور سارے جسم پر اودے اودے دہبے (رامی-کے-مو-سس) پیدا ہوجاتے ہین اُسوقت بیمار نہایت

کمزور اور پست ہمت ہوجاتا ہے۔ دھبے مذکور پہلے تو سرخ ہوتے ہین لیکن ایک یا دو دن کے اندر رنگت اُنکی اودی ہوجاتی ہے اور تب رنگ اُنکا بھورا ہوجاتا ہے اور جب مٹنے لگتے ہین تب رنگت اُنکی زردی مایل ہوجاتی ہے۔ نبض کمزور اور سریع ہوتی ہے فم معدہ اور سینہ شکم یا کمر مین گہرا درد معلوم ہوتا ہے اور جب بیمار چلتا پھرتا یا سیدھا کھڑا ہونا چاہتا ہے تو سر گھومنے لگتا ہے۔ پاخانہ قبض رہتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے اور حرکت اسکی بے قاعدہ ہوجاتی ہے اور بیمار کو اکثر غش بھی آجاتا ہے ؞

اسباب۔ سبب اس بیماری کے اچھے طور پر دریافت نہین ہوتے یہ مرض بہ نسبت مردون کے اکثر عورتون کو زیادہ ہوتا ہے اور خراب غذا اور خراب آب وہوا اور زیادہ مشقت اور رنج وغم سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے کبھی ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ باوجود حفظ صحت کے عمدہ پابندی کے بھی یہ مرض پیدا ہوگیا ہے لیکن ایسا اُسوقت ہوتا ہے کہ جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور کثرت شراب خوری کے باعث مریض کمزور ہوجاتا ہے ؞

تشخیص۔ اِس بیماری کو مرض اِسکروی سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ اِن دونون مرضون مین یہ فرق ہے کہ اِسکروی کی بیماری کی علامتین بتدریج ظاہر ہوتی ہین اور بیمار کی صحت مین بتدریج فرق پڑجاتا ہے۔ جلد کی رنگت پیلی ہوجاتی ہے جلد کے نیچے لمف کے پیدا ہونے سے اُبھار پہنچاتے ہین اور اِن دونو مرضون کے پیدا ہونے کے سبب مین بھی بڑا فرق ہے برخلاف اِسکے پرپیورا کی بیماری دفعتہً ظاہر ہو پڑتی ہے اور یہ مرض ہری ترکاری کے نہ کھانے سے نہین پیدا ہوتا ہے اور اِس مرض کا اثر مسوڑون پر نہین ہوتا ہے ؞

علاج۔ نسخہ مفصلہ ذیل یا کسٹر آئل کا استعمال کرین تاکہ صفائی شکم کی کماحقہ ہوجاوے

نسخہ سلفٹ آف سوڈا ۱۰۰ گرین ٭ ڈائیلوٹ - سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام ٭
انفیوژن آف چرائیتا - ۲ آونس ٭ سبکو ملاکر بمقدار تین آونس کے ہر روز ایک دفعہ پلادین
نہیں تو وہی سی - لاین مکسچر کا استعمال کرین جسکا ذکر بخار کے باب مین پیچھے کیا گیا ہی
تاکہ اچھے طور پر صفائی شکم کی ہوجاوے ٭ اور تب حسب ضرورت اس نسخہ کا استعمال
کرین - نسخہ کونین ۱۲ گرین ٭ سلفٹ آف ایرن ۱۲ - گرین ٭ لائیکوار - اسٹر کنی
۱۰ بوند ٭ ارو - ماٹک - سلفیورک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام ٭ انفیوژن اف کواشیا
۸ آونس ٭ سبکو ملالین اور اسکا چھٹا حصہ دنمین تین دفعہ پلادین یا ٹنکچر آف اسٹیل
کا استعمال کرین ٭ اگر کسی عضو اندرونی مین خون کے رسنے کا اندیشہ ہو تو روغن تارپین
کا استعمال کرین لیکن خون بند کرنے کے لئے یہ نسخہ نہایت مفید ہے -
نسخہ گیا - لک ایسڈ ۱۵ گرین ٭ ڈائیلوٹ - سلفیورک ایسڈ ۱۵ - بوند ٭
ڈسٹلڈ واٹر - ۳ - آونس ٭ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گھنٹہ کے بعد
پلادین اور ار - گٹ اف رائی بھی اچھی دوا ہے ٭ بیمار کو غذا ہلکی اور مقوی دین اور
کھانے کو ہری ترکاری اور تازہ میوہ جات خوب دین ٭

فقرہ پنجم رو - ما - ٹے - زم

اس بیماری کو عربی مین وجع مفاصل اور ہندی مین گنٹھیا کہتے ہین - یہ بیماری
پانچ قسم کی ہوتی ہے -
اول اکیوٹ ار - ٹے - کیو - لر رو - ما - ٹیزم اسکو - رو - ما - ٹک فیور بھی کہتے ہین ٭
دوم کرانک ار - ٹے - کو - لر رو - ما - ٹیزم ٭
سوم مسکیولر رو - ما - ٹے - زم اسکو - مائی الجیا بھی کہتے ہین ٭
چہارم گو - نو - ری - ال رو - ما - ٹے - زم ٭

پنجم رو-مے ٹائیڈ ار-تھے-رائی-ٹس ۔

اول ایکیوٹ ار-ٹی-کیولر رو-ما-ٹیزم
یا
رو-ماٹک فیور

تعریف - اس مرض مین جسم کے اندر ایک خاص قسم کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے جس سبب سے بخار ہوجاتا اور جوڑون مین انفلامیشن جس سے جوڑ پہولکر درد کرنے لگتے ہین - اثر اس بیماری کا خاصکر وہائیٹ - فائی - برس ٹشیو مین ہوتا ہے مثلاً عضلات کے غلاف اور ریشہ اور ٹن-ڈن اور بر-سا اور کیپ-شیو-لر لگ منیٹ اور پلے-ریاس-ٹہیم اور پے-ری-کار-ڈیم ۔

ماہیت - درحقیقت یہ بیماری خون کی ہے یعنے زہر اس مرض کا لک ٹک ایسڈ ہے اور علاوہ اس ایسڈ کے خون مین فائی - برین کی بھی بہت زیادتی ہوتی ہے پیشاب بہت ترش اور سرخ رنگ کا آتا ہے اور اسمین کثرت سے یورک ایسڈ پایا جاتا ہے ۔

علامات - سردی کے لگنے یا بارش مین بھیگنے کے بعد ہی یہ مرض شدید زکام کی علامتون سے شروع ہوجاتا ہے اور ابتدا مرض مین پشت اور ہاتھ پاؤن مین نہایت شدت کا درد ہوتا ہے - ساتھ اس درد کے مریضکو سردی معلوم ہوتی ہے اور بدن جکڑ جاتا ہے اور بعد ایک یا دو یا تین روز کے بڑے بڑے جوڑون مین انفلامیشن ہوکر وہ سرخ ہوجاتے ہین اور چھونے سے گرم محسوس ہوتے ہین پھول کر تن جاتے اور انمین اسقدر شدید درد ہوتا ہے کہ چھونا محال ہوجاتا ہے - مریض نہایت ناچار ہوجاتا ہے تشنگی بشدت اور بھوک مرجاتی ہے - نبض ۹۰ سے ۱۲۰ تک اور پر سخت اور زیادہ تڑپ کی ہوتی ہے زبان پر ایک سفید رنگ کی دبیز اور ملائم فرچھٹی رہتی ہے - پاخانہ اکثر شدت سے

قبض رہتا ہے۔ پیشاب کم اور سرخ رنگ کا اور نہایت ترش آتا ہے لیکن اس رجہ مرض
مین پیشاب کے نیچے کسی قسم کا دُرد تہ نشین نہین ہوتا۔ بیمار پسینہ سے نہا جاتا ہے جسکی بو
نہایت ترش ہوتی ہے۔ اکثر رات کے وقت درد اور بخار کو شدت ہوتی ہے ٭ جو جوڑ
پہلے مرض مین مبتلا ہوئے تھے صرف انہین مین یہ بیماری محدود نہین رہتی بلکہ بعد چند گھنٹہ
یا دنون کے اَور جوڑون کو مبتلا کر لیتی ہے اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو جوڑ اس بیماری
مین پہلے مبتلا ہوئے تھے انمین یہ مرض بدستور رہتا ہے اور کبھی انکو چھوڑ دیتا ہے
اور شاذ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جن جوڑون مین بیماری شروع ہوئی تھی وہ پھر مبتلا ہو جاتے
ہین آخرکار بیماری جسم کے کل بڑے بڑے جوڑون مین سرایت کر جاتی ہے۔ قریب
عشرہ کے مرض کو اکثر تھوڑی بہت تخفیف ہو جاتی ہے چنانچہ خاصکر رات کے وقت
درد کم ہو جاتا بخار اور عرق کو بھی تخفیف ہو جاتی ہے مقدار پیشاب کی زیادہ ہوتی ہے
اور اب اسمین کثرت سے یو۔رک ایسڈ کی قلمین تہ نشین ہو جاتی ہین مریضکو اشتہا
ہونے لگتی ہے اور پیاس کم ٭ نبض کی سرعت کم اور بیمار اب چلنے پھرنے بھی لگتا
ہے لیکن جوڑونمین تھوڑی بہت کسر رہ جاتی ہے کہ جس سے یہ بیماری مزمن ہو جاتی
ہے۔ لیکن اکثر اوقات اس بیماری کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ قلب کی غلافی۔ پرس ٹے شیشو
مین پھیلجاتی ہے اور بیمار کی عمر جسقدر زیادہ ہوتی ہے اسیقدر یہ بات بھی زیادہ
ہوتی جاتی ہے۔ جب قلب اسطور پر مبتلا ہوتا ہے تو مریض کو دم لینے مین تکلیف ہوتی
ہے اور قلب زیادہ دھڑکنے لگتا ہے اور دم کھینچتے وقت اور بائین کروٹ لیتے وقت
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دم بند ہوا جاتا ہے اور دل کی بعض بعض جگہہ پر درد بھی
ہونے لگتا ہے جب کبھی یہ بیماری ترکیبی ہو جاتی ہے تب اسمین مرض برانکائی۔ ٹس
یا نیو۔مو۔نیا یا پلو۔ رسی۔سی ہو جاتا ہے اور آنکھہ کے پردہ اسکلراٹک مین جب
زہر اس مرض کا سرایت کر جاتا ہے تب وہان بھی انفلامیشن ہو جاتا ہے ٭ یہ مرض

اکثر ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ مین انتقال کرجاتا ہے ؂

اسباب - پری ڈسپوزنگ - یہ مرض موروثی ہے اور جوانی کمزوری موسم خزان اور بہار مین یہ مرض اکثر ہوجایا کرتا ہے اور جس کسی شخص کو یہ مرض ایک مرتبہ ہوجاتا ہے طبیعت اُسکی دوسری دفعہ اس بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے - سردی کا لگنا اور بارش مین بھیگنا اس مرض کے اکسا ئٹنگ کاز ہین ؂

عارضات - ایکوٹ رو - ماٹزم کے دورہ مین اندرونی اعضا بھی اکثر مبتلا ہوجاتے ہین - چنانچہ قلب اس مرض مین اکثر مبتلا ہوجاتا ہے تو اس مرض کی شدت کے وقت دن مین دو تین دفعہ قلب کا امتحان ضرور کرنا چاہئے مثلاً ایکوٹ رو - ماٹزم کے دورہ مین دل کی یہ بیماریان پیدا ہوسکتی ہین پے - ری - کار - ڈائی - ٹس اور انڈو - کار - ڈائی - ٹس اور انکے سبب سے دل کے کیواڑون کی بیماریان پیدا ہوجاسکتی ہین ؂ جب شخص اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین تب پلو - ری - سی اور نیو - مو - نیا اور برانکا ئی - ٹس ہوجاتا ہے ؂ شراب خوار جب اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین تب اُنکو ڈے - لے - ری - ام ٹری منس ہوجاتا ہے لیکن سب سے زیادہ اس مرض مین دل کی بیماریان اکثر پیدا ہوجاتی ہین ایکوٹ رو - ماٹیزم مین کو - ریا کے طور کی حرکتین جسم مین گاہے گاہے ہونے لگتی ہین اور جب بچہ کو یہ مرض ہوجاتا ہے تب کو - ریا کی کل علامتین پیدا ہوجاتی ہین ایسا قیاس کرتے ہین کہ رو - ماٹزم کے دورہ مین جو دل کی بیماری ہوجاتی ہے اُس سے فائی - برین کے ذرات علیحدہ ہوکر خون کے ذریعہ دماغ کی رگون مین داخل ہوجاتی ہین اور اُن رگون کے منفذ کو بند کردیتے ہین جس سے کو - ریا کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ؂

جنگو رو۔ ما۔ ٹیزم ہو جاتا ہے اُنکی آنکھوں میں بھی اِس مرض کا اثر سرایت کر جاتا
ہے جس سے اف تھلمیا اور اسکلی۔ روٹائی ٹس یا ائی۔ رائی ٹس ہو جاتا
ہے اور رو۔ ما۔ ٹیزم کے سبب سے جلد پرا۔ رے۔ تھے۔ ما یا بر۔ پیو۔ را بھی پیدا
ہو جاتا ہے اور گاہے گاہے ٹس۔ نس۔ ٹل میں انفلامیشن ہو کر آر۔ کائی۔ ٹس ہو جاتا ہے اِنہی
علامات کے ضمن میں ایک اور بات بتلانی نہایت ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ جن بچون
یا لڑکون کو رو۔ ما۔ ٹیزم اور کو۔ ریا ہو جاتا ہے اُنکی جلد کے نیچے اُن فی۔ شیا اور
ٹن ڈن کے متعلق جو چھوٹے چھوٹے دون کے قریب میں ہوتے ہیں مرسون کے دانون یا چھوٹے
بادام کی گری کے برابر نا۔ ڈیول یعنی گٹھلیاں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ نا۔ ڈیول یعنی گھنڈیاں
کہنی کے جوڑ کے پیچھے کیطرف ٹخنون کے اندر اور باہر کے دونو اُبھارون
(مے۔ لے۔ او۔ لس) پر اور پے۔ ٹے۔ لا کے کنارون پر اکثر پائے جاتے ہیں
اُدھر اُدھر ہلانے تو قدرے حرکت کرتے ہیں ان میں نہ تو درد گرمی اور نہ سرخی ہوتی
ہے اور اکثر بخار بھی نہیں ہوتا اور کبھی تو صرف ایک ہی غلہ پیدا ہو کر رفع ہو جاتے
ہیں یا ان گھنڈیون کے کئی غلے متواتر پیدا ہوتے جاتے ہیں اور بعض دفعہ بالکل
رفع ہو جاتے اور پھر پیدا ہوتے ہیں ؞

تشخیص۔ رو۔ ما۔ ٹیزم اور گاوٹ میں جو فرق ہے اُسکا ذکر گاوٹ کی
بیماری کی ضمن میں کیا جائیگا اِس موقع پر صرف دو تین باتیں یہ بتلانا چاہتا ہون کہ کسی
خاص جوڑ کے انفلامیشن کو رو۔ ما۔ ٹیزم نہ سمجھنا چاہیے اور یہ کہ اِس مرض کے دورے میں
ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ہی جوڑ اسمین مبتلا نہون اور یہ کہ جب دل کے نیچے
نا۔ ڈیول مذکورہ بالا کو۔ ریا اور دل کی بیماری کے ہمراہ پائے جائیں تو ایسا گمان
کرنا چاہیے کہ بیمار کی طبیعت میں رو۔ ما۔ ٹیزم کا مادہ موجود ہے گو بیمار نہ بتا سکے
کہ مجھ کو رو۔ ما۔ ٹیزم کبھی ہوا تھا ؞

سب ایکیوٹ رو-ما-ٹیزم - رو-ما-ٹیزم کی یہ قسم بھی اکثر دیکھنے مین آتی ہے خاصکر شفاخانون مین - اسمین ایسا ہوتا ہے کہ قدرے قلیل بخار ہوتا ہے اور ایک دو جوڑون مین عرصہ تک درد ہوتا رہتا ہے مگر انمین کسی قسم کا تغیر نہین پایا جاتا بجز اسکے کہ ادنے سبب سے یا بلاکسی ظاہری سبب کے بھی گاہے گاہے اُن جوڑون مین درد وغیرہ علامتون کو شدت ہو جاتی ہے - جوڑون کی شکل مین چندان فرق نہین پڑتا اور نہ اُنکی ساخت مین کوئی بیماری تغیر واقع ہوتا ہے ہان بیمار کی حالت پست رہتی ہے ⁂

علاج - بیمار کو سردی سے بچاوین گرم کپڑے پہناوین اور غذا سریع الہضم دین - دوا کے باب مین بعض طبیب کھار دواؤن سے اس مرض کا علاج کرتے ہین اور بعض اس مرض مین سا-لی-سی-لٹ اف سو-ڈا کو مثل اکسیر کے مانتے ہین چنانچہ کھار دواؤن مین سے بائی-کار-بو-نٹ آف پوٹاش اچھا ہے مثلاً

نسخہ بائی-کار-بو-نٹ اف پوٹاش ۲۰ گرین ⁂ نائٹرے-ٹر ۱۵ گرین ⁂ وائن-نم کال-چی-سائی ۱۵ قطرے ⁂ پانی ۲-آونس ⁂ سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور ایسی ہی ایک ایک خوراک دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلاوین ⁂ تخفیف درد کے لئے افیون کا استعمال بھی کرنا چاہیئے -

سے-لی-سی-لٹ اف سوڈا بھی نہایت عمدہ دوا ہے اسکو نسخہ ذیل کے طور پر دینا چاہیئے -

نسخہ سی-لی-سی-لٹ اف سو-ڈا ۲۰ گرین ⁂ کار-بو-نٹ اف ایمو-نیا ۵ گرین سرپ آف جنجر ۲ ڈرام ⁂ پانی ایک آونس ⁂ سبکو ملا کر دو دو گھنٹہ بعد پلانا چاہئے - تین چار خوراکون کے پینے ہی کثرت سے پسینہ آجاتا ہے اور جوڑون کا درد اور ورم اور سرخی کم ہوتی جاتی ہے اور دوسرے دن بیمار چلنے پھرنے لگتا ہے ⁂

علاج خارجی - آگ پر گرم کر کے جوڑون کو روئی سے سینکین اور ایسی

روئی کو ہر یک جوڑ پر لپیٹ دین نہین تو پوست کی گرم گرم تکمید کرین یا پولٹس مین
افیون یا بلا-ڈونا ملا کر جوڑون پر باندہین - بعض طبیب جوڑون کو کہار دوا اون کے
عرق سے تر رکہنا بتلاتے ہین مثلاً بائی-کار-بو-نٹ اف پوٹاش دو ڈرام لیکر آٹھہ
آونس پانی مین حل کر کے اور اسمین کپڑا تر کر کے جوڑون پر لگا دین - بعض طبیب جوڑون
پر دو چار جوکین لگانا بتلاتے ہین - جوڑا اگر بہت پہول کر سرخ ہو گئے ہون اور درد
کرتے ہون تو جوکین لگا سکتے ہین بعض دفعہ ماؤف جوڑون پر لائیکوار-اپس پاس لگے کپڑ
لگا کر چہالے پیدا کرنے سے بہی درد کو بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے - جب ایسا ہو کہ
کوئی جوڑ درد کرنے لگتا ہے اور باقی کے جوڑون کو آرام آجاتا ہے تب ایسا کرین
کہ دردناک جوڑ پر ٹنکچر آف آیو-ڈین لگا دین اور بلسٹر کے لگانے سے بہی فائدہ ہوتا
ہے - کسی جوڑ مین پیپ بہر جاوے تو ٹپ کر کے اُسکو خارج کر دینا چاہیے ۔
بیمار جب رو بصحت لاوے تب سردی اور بارش سے اُسکو بچانا چاہیئے اور غذا اور
دوا مقوی دینی چاہیے جیسے کونین اور فولاد اور کاڈ-لیور-آئیل ۔

دوم کرانک ار-ٹے کیو-لر رو-ما-ٹیزم

علامات - یہ بیماری بُڈہون کو اکثر ہو جایا کرتی ہے لیکن گاہے گاہے
یہ مرض اکیوٹ بیماری کا نتیجہ ہوتا ہے ۔ جوڑون کے فائی-برس ٹے شیو اور انکے
اردگرد کی فائی-برس ٹے شیو بہی اس مرض مین موٹے ہو کر سخت ہو جاتے
ہین جس سبب سے وہ جوڑ کہلے طور پر حرکت نہین کر سکتے اور انمین دہیما دہیما
درد بہی ہوتا رہتا ہے - یہ درد رات کے وقت اور بارش اور سردی کے موسم مین
بہی زیادہ ہو جاتا ہے - اکثر تو یہی قاعدہ ہے کہ اس بیماری مین جوڑون کی ہیئت
بہت نہین بدل جاتی لیکن جا صکر بڑہاپے مین ایک قسم کا کرانک ار-تہے-رائی ٹس

ہوجایا کرتا ہے جسمین ایک صرف یا چند جوڑ مبتلا ہوتے ہین اور اُنمین رفتہ رفتہ اِس قسم کا تغیر پیدا ہوجاتا ہے کہ جس سے وہ جوڑ سخت ہوکر اینٹھ جاتے ہین - اِس حالت کو سے - نا ئیل آر - تھرے - ٹائی - ٹس یا رو - ما ٹِک گاوٹ بھی کہتے ہین ×

علاج - جو لوگ کرانک رو - ما - ٹیزم کی بیماری مین مبتلا ہون اُنکو سردی اور بارش سے بچنا چاہیئے ہمیشہ گرم کپڑے پہننے چاہیئین - اور مختلف قسم کے باتھہ (غسل) سے اُنکو فائدہ ہوتا ہے جیسے سلفر باتھہ + یا وے - پر باتھہ یا ہاٹ - بار - باتھہ وغیرہ × اور جوڑون پر مختلف قسم کے لے - نی - منٹ یا کمفر لے - نی - مینٹ یا اکو - نائیٹ لے - نی - منٹ یا بلا - ڈونا لے - نی - منٹ اور بعض وقت ٹنکچر آف آیوڈین اور بلسٹر کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور مو - نا ئی - کم پلاسٹر یا مرکری پلاسٹر یا پچ پلاسٹر کی دھجیون سے جوڑون کو اسٹراپ کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوجاتا ہے اور کرانک رو - ما - ٹے - زم مین تاربجلی کے لگانے سے بھی اکثر فائدہ ہوجاتا ہے × دوا کے طور پر مقویات کا استعمال کرنا چاہیئے جیسے کونین اور فولاد اور کاڈ - لیور آئیل نہین تو آیو - ڈائیڈ اف پوٹاسیم ہمراہ ڈیکاک - شن آف بارک کے پلادین یا آرسنک کو کونین کے ہمراہ دیوین - گندہک سار - سا اور گوا - کم بھی اِس بیماری مین نافع ہین - رات کو درد زیادہ ہو تو افیون یا کلو - رل کا استعمال کرنا چاہیئے - غذا بیمار کی مقوی اور سریع الہضم ہونی چاہیئے ×

سوم مسکیو - لر رو - ما - ٹے - زم
مائی - ال - جیا

گوشت مین (مسلس م) بسبب رو - ما - ٹے - زم کے مادہ کے اکثر درد ہوجایا کرتا ہے ×

اسباب۔ اکسائیٹنگ کاز۔ سردی کا لگنا یا بارش مین بہیگنا یا زور کی
ٹہنڈی ہوا کا لگ جانا۔ کثرت محنت ۔ عرصہ تک جہکے یا کہڑے رہنا یا زیادہ
بوجہہ اُٹہانے کے سبب سے یا کسی اَور باعث سے جسم کے کسی گوشت کا کہچ جانا *
علامات ۔ مائی۔ ال۔ جیا کا حملہ اکثر اکیوٹ ہوتا ہے اور اکثر دفعتہً پیدا ہو جاتا
ہے اور بعض دفعہ رات کیوقت ہو جاتا ہے۔ جو مسلس اسمین مبتلا ہوتے ہین وہ درد
کرنے لگتے ہین کہچ جاتے اور حرکت سے درد زیادہ ہو جاتا ہے۔ بعضدفعہ درد
نہایت شدت کا ہوتا ہے اور بعض اوقات صرف حرکت کرنے سے اُن مسلس
مین درد ہوتا ہے * جب یہ مرض شدید ہوتا ہے تب گرمی کے لگانے سے اسکو کثرت
زیادتی ہوتی ہے اور رات کیوقت جبوقت بیمار سونے لگتا ہے اُسکو شدت ہوتی
ہے۔ بہت مرتبہ زور سے دبانے سے اِس درد کو تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگرچہ بخار نہیں
ہوتا پہر بہی درد اور بے خوابی کے سبب سے بیمار کسلمند اور بے چین رہتا ہے
یہ قاعدہ ہے کہ اکیوٹ قسم کا مائی۔ ال۔ جیا صرف چند روز رہتا ہے لیکن اکثر
کرانک ہو جاتا ہے اور ابتدا ہی سے کرانک ہو جاسکتا ہے اور جب ایک مرتبہ
ہو جاتا ہے تب بار بار لوٹتا ہے *

اقسام۔ مائی۔ ال۔ جیا یعنے مسکیو۔ لر رو۔ ما۔ ٹی۔ زم جسم کے کسی
وا۔ لن۔ ٹری مسل مین ہو جاسکتا ہے اور بعض کے نزدیک ان وا۔ لن۔ ٹری مسلس
بہی اسمین مبتلا ہو جاسکتے ہین بڑے بڑے اقسام اِسکے یہ ہین کہ

اول۔ سے۔ فا۔ لو۔ ڈی۔ نیا یعنے سر کی جلد کا رو۔ ما۔ ٹے۔ زم * اسمین درد
سر ہوتا ہے اور سر کی جلد کو حرکت مین لانے سے اُس درد کو زیادتی ہوتی ہے *
دوم ٹارہ۔ ٹے۔ کو۔ لِس یا راءی۔ نک یعنے گردن کا کہچکر اینٹہہ جانا * یہ قسم مرض
کی اکثر ہوا کرتی ہے اور اسمین خاصکر اِسٹر۔ نو۔ مس۔ ٹائیڈ مسلس مبتلا

ہوتے ہین - یہ درد اکثر گردن کی ایک ہی طرف ہوتا ہے جس سے اِسی طرف گردن مڑی رہتی ہے - بیمار گردن کو دوسری طرف گھمانا چاہے تو نہایت شدت کا درد ہوتا ہے - گردن کے پیچھے کے عضلے بھی اِسمین مبتلا ہوسکتے ہین - جس کسی شخص کی طبعیت مین گاوٹ کا مادہ ہوتا ہے بعضدفعہ اسکو بھی یہ درد ہوجاتا ہے +

سوم - پلو - روڈی - نیا - سینہ کے عضلات خاصکر بائین جانب کے امراض مین اکثر مبتلا ہوجاتی ہین جیسے اِن - ٹر کاس ٹیل اور پکٹ - ٹو - رل اور سے - رہی - ٹس تگت لٹن عضلات - بعضدفعہ نہایت شدت کا درد ہوتا ہے اور خاصکر جب عضلات مذکور کو حرکت دیجاتی ہے تب زیادہ ہوجاتا ہے - درد کی جانب دم نہین لیا جاتا - اور چھینکنے اور کہانسنے سے نہایت تکلیف ہوتی ہے - بعضدفعہ درد نہ کو سینہ کے ایک خاص مقام پر محدود رہتا ہے اور دم لینے سے اُس خاص مقام مین تکلیف معلوم ہوتی ہے - اور بعضدفعہ اُس مقام سے ہٹ کر کسی اَور جگہہ درد قائم ہوجاتا ہے + اِس قسم کا سینہ کا درد اکثر شدت سے کہانسنے کے بعد ہوجایا کرتا ہے اور مسلول کو اکثر ہوجایا کرتا ہے +

شکم کے عضلے بھی بعضدفعہ اِس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین خاصکر جب کہانسی کی نوبت زور زور سے ہوتی ہے +

چہارم - لم - بے - گو - یعنے درد کمر - کمر پر جو عضلات ہوتے ہین اُنمین بھی رو - ما - ٹے - زم کا درد اکثر ہوجایا کرتا ہے - یہ درد دہیما دہیما برابر ہوتا رہتا ہے اور حرکت سے زیادہ ہوجاتا ہے - بیمار اپنی پیٹھہ اور کمر کو کہچا ہوا اور اکثر سامنے کو جھکائے ہوا رکھتا ہے - سیدھا کھڑا ہونا چاہے یا بیٹھے ہوئے اُٹھہ کھڑا ہونا چاہے تو نہایت شدت کا درد ہونے لگتا ہے - بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار بستر پر لیٹ نہین سکتا - دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور بہتیری صورتون مین گرمی کے لگانے سے اِس درد کو زیادتی

ہوتی ہے ٭

علاج۔مس کیو ۔لر رو۔ما۔ٹے۔زم اگر شدید اور تھوڑے عرصہ کا ہو تو عضلات ماؤف کو آرام دینا چاہئے۔اور پوست کی ٹکمید اور رائی کی پٹی یا روغن تارپین کی مالش سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔خشک ٹکمید سے درد کو اکثر زیادتی ہوتی ہے لیکن عرصہ تک اگر برابر کیجاوے تو افاقہ ہو جاتا ہے۔آہستہ آہستہ مالش سے بھی بعض دفعہ فائدہ ہوتا ہے ٭

لم۔بے۔گو کے درد کو مار۔فیا کی پچکاری سے اکثر فائدہ ہوتا ہے ٭ مسہل دیکر بائی۔کار۔بو۔نٹ اف پوٹاش صرف تنہا یا ہمراہ آیو۔ڈائیڈ اف پوٹاسیم کے کہلانا چاہئے۔افیموں کے استعمال کرنے کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے ٭ گرم پانی کے بپھارے سے جب پسینہ کہل کر آ جاتا ہے تب اکثر اس درد کو افاقہ ہو جاتا ہے اور گاہے شاید جوکین یا کپنگ لگانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے اور ڈرائی۔کپنگ سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے ٭ جب عضلات کا درد مزمن ہو جاتا ہے تب اِن ادویات کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے جیسے آیو۔ڈائیڈ اف پوٹاسیم اور کونین اور کلو۔رائیڈ اف ایمو۔نی ام ٭ درد کے مقام پر مختلف قسم کے لی۔نی منٹ کی مالش کرتے ہیں ٭ تار برقی لگاتے ہیں اور بعض دفعہ کئی دن متواتر جلد کے اندر مار۔فیا کی پچکاری بھی کرتے ہیں ٭

چہارم گو۔نو۔ری۔ال رو۔ما۔ٹے۔زم

اسباب۔جوان اور دموی مزاج کے آدمیوں کو مرض گو۔نو۔ریا یا گلیٹ کے دور میں سردی کے سبب سے جوڑوں میں دببہ ہو جا سکتا ہے ٭

علامات۔اس بیماری میں گھٹنوں کے جوڑ اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں مگر دیگر

مفاصل مین بہی یہ مرض ہو جا سکتا ہے - جوڑ مین شدت کا درد ہوتا ہے اور آب خون یا لمف تراوش پاکر جوڑ بہت سوج کر تن جاتا ہے لیکن پیپ نہین پڑتی یا بہت شاذ پڑا کرتی ہے کہ سیدھا نہین ہو سکتا - اِس مرض مین بیمار بہت کمزور ہو جاتا ہے

علاج - بیمار کو آرام چین سے رہنے دین اور خوب سیکین گھٹنے کا جوڑ مبتلا ہو تو اُسکو کسی اسپلنٹ پر سیدھا رکہین نہین تو خم کہا جانے کا اندیشہ ہے * جو جو دوائین روماٹزم مین فائدہ کرتی ہین وہ اِسمین بھی مفید ہین اور ساتھ ہی سوزاک کا بھی علاج کرنا چاہئے *

پنجم روماٹایڈ آرتھرائی ٹس

اِس بیماری کی اصلیت کی نسبت اطبّا کی راے مین اختلاف ہے - بعض کہتے ہین کہ یہ ایک خاص قسم کی بیماری ہے - اور روماٹزم اور گاؤٹ سے بالکل علیحدہ ہے اور بعض کے نزدیک یہ ایک قسم کرانک روماٹیزم کی ہے اور بعض کی یہ راے ہے کہ گاؤٹ اور روماٹزم دونو بیماریون کا اثر اِسمین موجود ہے یعنے یہ ایک قسم کا روماٹک گاؤٹ ہے - اور بعض طبیب یہ کہتے ہین کہ جسم کے بیرونی حصہ پر جب کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تو اُس خراش کا اثر جلد کے اعصاب کی شاخون کے ذریعہ نخاع تک پہونچ جاتا ہے اور نخاع کو مرض مین مبتلا کر لیتا ہے اُسوقت یہ بیماری پیدا ہوتی ہے - یہ مرض اکثر اُن لوگون کو ہو جاتا ہے جو کمزور ہوتے ہین اور یہ مرض ۲۰ سے ۴۰ سال کی عمر کے اندر اور عورتون مین اکثر پایا جاتا ہے اور یہ کہ اِس مرض مین غربا اکثر مبتلا ہوتے ہین اور بعض دفعہ تو یہ مرض سردی کے سبب سے پیدا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات اِسکے پیدا ہونے کا کوئی بھی ظاہر سبب معلوم نہین ہوتا *

علامات - یہ بیماری یا تو اکیوٹ یا کرانک ہو سکتی ہے - اکیوٹ بیماری

مین کئی جوڑ ایک ہی دفعہ مبتلا ہو سکتے ہین لیکن مثل رو-ماٹک فیور کے یہ بیماری
ایک جوڑ سے دوسرے مین انتقال نہین کرجاتے اسمین بخار ہوتا ہے مگر پسینہ کثرت
سے نہین آتا اور نہ دل اسمین مبتلا ہوتا ہے ٭ جب یہ مرض شروع ہی سے کرانک
ہوتا ہے تب پہلے پہل اسمین ایک ہی جوڑ مبتلا ہوتا ہے اور اسمین قدرے قلیل
درد اور ورم ہوتا ہے لیکن یہ باتین جلد رفع ہو جاتی ہین مگر تھوڑے عرصہ بعد وہی
جوڑ پھر مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے اور اسمین ایسے تغیرات پیدا ہو جاتے ہین کہ ہمیشہ
کے لئے ماؤف رہتا ہے ٭ بعدازان یہ مرض اور جوڑونمین سرایت کرجاتا ہے یہانتک
کہ جبڑے کے جوڑ اور فقرات کے جوڑ بھی اسمین مبتلا ہو جاتے ہین مفاصل مذکور
سخت ہو کر یا تو سیدھے رہ جاتے ہین یا ہمیشہ کے لئے اینٹھے رہتے ہین اور اس مقام
کے عضلات لاغر ہو جاتے ہین - اکثر تو جوڑون مین درد کم ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ خاصکر
شب کیوقت نہایت شدت کا درد ہوتا ہے ٭ اس مرض کے بیمار اکثر کمزور اور
پست ہمت اور روز بروز لاغر ہوتے جاتے ہین ٭

علاج اس مرض مین چونکہ بیمار کمزور اور لاغر بھی ہو جاتا ہے تو اسکا علاج
ادویہ اور اغذیہ مقوی سے کرنا چاہئے جیسے فولاد اور کاڈ-لیور-آئیل ٭ گوا-کم اور
کال-چی-کم اور سنکھیا اور اسٹرکینا بھی مفید ہین ٭ ابتداء مرض مین بلسٹر کے لگانے
سے فائدہ ہوتا ہے اور مالش کی دوائین بھی آزمانی چاہئین ٭

اسکو پو-ڈا-گرا بھی کہتے ہین ٭

اسباب۔ پری ڈسپوزنگ کاز۔ اسمین کچھ شک نہین کہ یہ بیماری موروثی ہے کیونکہ نہایت چھوٹی عمر مین بھی ہو جایا کرتی ہے اور اگرچہ بچے بھی اسمین مبتلا ہو سکتے ہین لیکن جب یہ بیماری موروثی نہین ہوتی ہے تب ۳۰ سال کی عمر سے کم مین شاذونادر پیدا ہوتی ہے ٭ اس مرض مین بہ نسبت عورتون کے مرد ہی زیادہ مبتلا ہوتے ہین اور انکو بھی یہ بیماری اکثر ہوجایا کرتی ہے جنکا مزاج دموی اور جو بہت لحیم اور شحیم ہوتے ہین اگرچہ دُبلے اور پتلے آدمیون کو بھی یہ مرض بعض اوقات ہوجاتا ہے۔ زیادہ روحانی محنت اور فکر و تردد سے چونکہ نظام عصبی کو صدمہ پہونچتا ہے اسلئے یہ بھی سبب اس مرض کا ہے۔ سیسہ کے کارخانون مین جو کام کرتے ہین اُنکی بھی طبیعت اس مرض مین مبتلا ہونے کو بہت مایل رہتی ہے ٭ سرد ملکون مین یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت گرم ممالک کے ٭ جو لوگ شراب پیتے ہین اور گوشت بہت کھاتے اور ریاضت کم کرتے ہین انمین یہ بیماری ازخود پیدا ہوجاتی ہے ٭

اکسائی ٹنگ کاز۔ اگرچہ بعض دفعہ یہ معلوم نہین ہوتا کہ کس سبب سے اس بیماری کو اشتعال ہوئی ہے لیکن سردی کا لگنا اور بارش مین بھیگنا کسی جوڑ کو تھوڑا ہی صدمہ پہونچنا۔ زیادہ محنت کے سبب سے تھک جانا۔ کسی طرف طبیعت کا زور زیادہ لگانا۔ غصہ اور غضب اور فکر اور غم کھانا۔ زیادہ کھا جانا۔ اور شراب بہت پیتا اور کسی روز ثقیل غذا کا استعمال کرنا۔ یہ ساری باتین ایسی ہین جن سے اشتعال ہوتی ہے اور یہ بیماری ظاہر ہوجاتی ہے۔ نوبت اس بیماری کی جسکو فٹ اف گاوٹ کہتے ہین اطبا کے نزدیک دو سبب سے ظاہر ہوسکتی ہے ایک تو یہ کہ کسی سبب سے جب خون کے اندر یو۔ رک اسڈ کی زیادتی ہوجاتی ہے تب اسڈ مذکور جوڑ مین خراش پیدا کرکے انفلامیشن ظاہر کردیتا ہے اور دوسری رائے یہ ہے کہ خون مین جب یو۔ رک اسڈ کی زیادتی ہوتی ہے تب

جوڑونکی ساخت اُس اسڈ کو جسم سے خارج کرنے کی کوشش کرتی ہے جس سے نوبت اس مرض کی شروع ہو جاتی ہے ٭

ماہیت - اِس مرض کی ماہیت کے باب مین اگرچہ اطبّا کی راے مین بہت ہی اختلاف ہے لیکن سب پر غلبہ اس راے کو ہے کہ اِس بیماری مین خون کے اندر یورک اسڈ یعنی بقول یورٹ اف سوڈا کثرت سے پیدا ہو جاتا ہے - بعض محققین یہ فرماتے ہین کہ جب جگر کے فعل مین خرابی واقع ہوتی ہے تب مرکبات از قسم یورٹ خون مین بکثرت پیدا ہو جاتے ہین جس سے یہ بیماری ظاہر ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات گردون کی ساخت کی بعض بیماری کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ٭

ماہیت تشریحی - اِس بیماری مین جسم کی مختلف بافتون مین مگر خاصکر جوڑون کی ساخت اور ایسی بافتون مین جنمین خون کم پہونچتا ہے خون سے یورٹ اف سوڈا خارج ہوکر جمع ہو جاتا ہے اور جہان جمع ہونے لگتا ہے وہان انفلامیشن پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ ایکوٹ بیماری مین جس جوڑ کے اندر یورٹ اف سوڈا جمع ہوتا ہے وہان پر خون کا غلبہ ہوتا ہے اور خون سے پانی تراوش پاکر وہ جوڑ پھول جاتا ہے - اسیطرح نوبت بنوبت جوڑ مین مرکب مذکور جمع ہوتا جاتا ہے - ابتدا کے اندر یہ مرض پاؤن کے انگوٹھے کے اونچے جوڑ مین ظاہر ہوتا ہے لیکن جون جون بیماری زمن ہوتی جاتی ہے جسم کے اور جوڑ بھی اسمین مبتلا ہوتے جاتے ہین آخر کار سارے جوڑونمین یہ بیماری پھیلجاتی ہے ٭

پہلے پہل جوڑ کی کرّیون کی بالائی سطح پر یورٹ آف سوڈا کی جار یک باریک قلمین جال کی شکل پر جمع ہو جاتی ہین مگر آخر کار جوڑ کی کل ساخت مین یورٹ اف سوڈا کی ڈلیان مثل کھڑیا مٹی کے جمع ہو جاتی ہین جس سے جوڑ ایسا سخت ہو جاتا ہے

کہ حرکت نہین کر سکتا - جب یہ مرض بہت ہی عرصہ کا ہو جاتا ہے تب جوڑون پر سخت سخت اُبھار نمودار ہو جاتے ہین اور اُنکے اوپر کا چمڑا اُدھڑ جاتا ہے جسکے اندر سے کھڑیا مٹی کی شکل کی ڈلیان نکلی ہوی نظر آتی ہین اور وہان پر زخم پیدا ہو جاتے ہین * علاوہ جوڑون کے یورٹ آف سوڈا کی ڈلیان کانون کے باہر کے سوراخ آنکھون کے پپوٹون ناک اور لے - رنگس مین بھی اکثر اوقات پائی جاتی ہین *

اِس بیماری مین گردون کا بھی بُرا حال ہو جاتا ہے چنانچہ پہلے پہل پیشاب کی باریک باریک نالیون مین یورٹ آف سوڈا جمع ہو جاتا ہے اخیر مین گردے سکڑ کر نہایت چھوٹے ہو جاتے ہین اور اُنپر چھوٹے چھوٹے اُبھار پیدا ہو جاتے ہین جن سے شکل گردہ کی دانہ دار ہو جاتی ہے *

علامات - جب ہم گاوٹ کے بیمارون کا ملاحظہ کرتے ہین تو اپنے مطب مین دو قسم کے بیمار پاتے ہین ایک تو وہ جنکے جوڑ اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین اور دوسرے وہ جنکے اندرونی اعضا مین سے کوئی عضو اِس بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہے *

پہلی قسم کے مرض کو رے - گیو - لر یا ار - ٹے - کیو - لر گاوٹ کہتے ہین اور دوسری کو ار - رے - گیو - لر یا رے - ٹرو - سے - ڈنٹ گاوٹ بولتے ہین *

اول رے - گیو - لر

یا

ار - ٹے - کیو - لر گاوٹ

یہ بیماری ابتدا مین اکیوٹ ہوتی ہے لیکن بعد کچھہ عرصہ کے کرانک ہو جاتی ہے - پس

الف ایکیوٹ گاؤٹ - پہلے نوبت اِس بیماری کی اکثر بلا کسی علامات منذرہ کے ظاہر ہوجاتی ہے لیکن بعضدفعہ مفصلۂ ذیل علامات منذرہ کے ظاہر ہونے کے بعد نوبت شروع ہوجاتی ہے چنانچہ ہاضمہ مین فرق پڑجاتا ہے کلیجہ جلتا ہے اور جگر پر بسبب اجتماع خون کے بوجھ معلوم ہوتا ہے - دل دھڑکتا ہے یا دل کی حرکت بے قاعدہ ہوجاتی ہے بعضدفعہ عصبی خرابیان بھی پیدا ہوجاتی ہین چنانچہ دردسر دوران سر بصارت مین فرق پڑجانا - سر کا بھاری معلوم ہونا - اونگھہ آنا - مزاج کا چڑچڑا ہوجانا - طبیعت کا پست ہوجانا - نیند کا اچھی طرح نہ آنا - خوابات متوحش کا دیکھنا - ہاتھہ پاؤن کا چونک پڑنا - ٹانگون مگر خاصکر پنڈلیون مین تشنج کا ہونا - تنگی نفس کا ہونا ٭ ہے - رگنس مین بسبب اجتماع خون کے کن جھش - چن کا ہونا اور اِس سبب سے دم لینے مین تکلیف کا ہونا - کثرت سے پسینہ کا آنا - پیشاب کا یا تو بہت کم آنا اور اُسمین دُرد کا بیٹھہ جانا - یا بکثرت اور پانی کی طرح پیشاب کا آنا نوبت سے پہلے بعضدفعہ جوڑون مین بے چینی کا ہونا ٭ نوبت سے پہلے بعض بیمارون کی طبیعت مین ایک طرح کی فرحت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ خوش وخرم ہوتے ہین ٭

نوبت اِس بیماری کی خاصکر رات کیوقت اکثر دو بجے سے پانچ بجے صبح کو شروع ہوتی ہے ٭ اکثر اوقات اِس مرض کی نوبت پاؤن کے انگوٹھے کے بڑے جوڑ پر شروع ہوتی ہے - اکثر تو ایک ہی انگوٹھا خاصکر دہنا مگر بعضدفعہ دونو اور گاہے پہلے ایک اور تب دوسرا انگوٹھا مرض مین مبتلا ہوتا ہے ٭ بعضدفعہ صرف انگوٹھے ہی کے جوڑ مین پے درپے کئی نوبتین ہوتی رہتی ہین مگر اکثر اوقات دیگر مفاصل بھی مرض مین شریک ہوجاتے ہین - لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عرصہ دراز تک یہ بیماری صرف ہاتھہ پاؤن کے چھوٹے چھوٹے جوڑون ہی مین محدود ہوتی ہے ٭ شاذونادر گھٹنے

یا ٹخنے کے جوڑ سے ہی یہ بیماری شروع ہوتی ہے اور کبھی ایڑی اور پاؤن کے اندر کیجانب سے ہی شروع ہوجاتی ہے ۔

علامات خاصہ۔ جوڑ کا درد آن کے آن مین بڑھ کر اسقدر شدید ہوجاتا ہے کہ بیمار ماہی بے آب کے طور پر بے چین ہوجاتا ہے اور درد کا مقام ایسا نازک ہوجاتا ہے کہ ذرا سا چھونا قیامت دکھلا دیتا ہے۔ رات کو درد کی شدت بہت زیادہ ہوتی ہے صبح ہوتے کم ہوجاتی ہے۔ جوڑ کو ملاحظہ کرین تو آب خون کے جمع ہوجانے سے پھولا ہوا نظر آتا ہے اور وہان کی جلد سُرخ تنی ہوئی گرم اور چمکیلی نظر آتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد جوڑ بہت سوج جاتا ہے۔ دبانے سے اُنگلی کے داغ پڑجاتے ہین بالائی وریدیں خون سے بھری ہوئی نظر آتی ہین ۔ جون جون انفلامیشن کم ہوتا جاتا ہے جلد پر سے فرد اُترتے جاتے ہین اور اکثر شدت سے خارش ہونے لگتی ہے لیکن سوجن عرصہ تک قائم رہتی ہے ۔ اوپر جن علامتون کا ذکر کیا گیا ہے وہ ابتدا مرض مین ایسے بیمارون مین پائی جاتی ہین جو طاقتور اور دموی مزاج ہوتے ہین۔ کمزور بیمارون اور خاصکر عورتون مین علامتون کو بہت شدت نہین ہوتی ۔

علامات عامہ۔ مرض کی نوبت کیوقت علامات عامہ کا کم یا زیادہ شدید ہونا علامات خاصہ کے کم یا زیادہ شدت پر اور مبتلا شدہ جوڑون کی تعداد پر منحصر ہے ۔ نوبت کے عین شروع مین لرزہ ہوکر بخار ہوجاتا ہے اور کم کم پسینہ بھی آتا ہے۔ صبح کیوقت بخار کی شدت اکثر کم ہوجاتی ہے۔ پیشاب بہت کم اور گہرا آتا ہے۔ اور مختلف رنگ کے مرکبات یورٹ کا دُرد اُس پیشاب مین بیٹھ جاتا ہے۔ نیند نہین آتی اور بیمار نہایت بے چین رہتا ہے اور اکثر ہاتھ پاؤن مین تشنج ہوتا ہے۔ ہاضمہ بگڑا رہتا ہے اور جگر بھی اپنا کام اچھی طرح نہین کرتا جب نوبت ختم ہونے لگتی ہے تب یا تو کثرت سے پسینہ آجاتا ہے یا دست آتے ہین یا پیشاب مین نہایت کثرت سے یورٹ کا دُرد بیٹھ جاتا ہے ۔

مدت مرض کی - گاؤٹ کی نوبت چار یا پانچ روز سے کئی ہفتہ تک رہ سکتی ہے لیکن اس صورت مین ایسا ہوتا ہے کہ نوبت مین ری - مے - شن (تخفیف) یا ان - ٹر - مے - شن (وقفہ) پایا جاتا ہے - جون جون بیماری پرانی ہوتی جاتی ہے نوبت بھی عرصہ دراز تک رہتی ہے * یہ مرض اکثر پھر عود کر آتا ہے چنانچہ ابتداء مرض مین تو ایسا ہوتا ہے کہ سال مین ایکمرتبہ نوبت ہوتی ہے اور تب ۱ دفعہ بعد ازان سال کے اندر کئی نوبتین ہوا کرتی ہین *

بعض بیمارون مین ایسا ہوتا ہے کہ نوبت کے بعد عرصہ دراز تک طبیعت اُنکی بگڑی رہتی ہے اور بعض نوبت کے بعد جلد تندرست ہو جاتے ہین * لیکن چند نوبتون کے بعد جوڑون مین خرابیان پیدا ہو جاتی ہین *

دوم کرانک گاؤٹ

کرانک گاؤٹ مرض کی اُس حالت کو کہتے ہین کہ جب جوڑون کی ساخت اور شکل بھی نہایت درجہ کا تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور جب نوبتین پے در پے ہوتی رہتی ہین اور عرصہ دراز تک نہایت شدت سے قائم رہتی ہین اور بعض صورتون مین ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مریضکو درد سے ایک دم بھی افاقہ نہین ہوتا اور علاوہ جوڑون کے جسم کی اور بافت مین بھی اس مرض کا اثر سرایت کر جاتا ہے *

مرکبات از قسم یوریٹ کے جمع ہو جانے سے جوڑ ایسے اکڑ جاتے ہین کہ حرکت نہین کر سکتے اور سوج کر مدتسکل اور ان پر چھوٹے چھوٹے اُبھار پیدا ہو جاتے ہین - جوڑون پر کی جلد کا رنگ نیلا اور وہ مقام خون سے پُر ہوتا ہے اور وریدین وہان کی خوب نمایان ہوتی ہین - آخر کار ایسا ہوتا ہے کہ وہ جلد پھٹ جاتی ہے اور اُسکے اندر سے یوریٹ کے ٹکڑے پھوٹے ہوئے دکھلائی دیتے ہین جنکو اصطلاح مین ٹو - فی کہتے ہین * ٹو - فی

مذکور یا تو خارج ہو جا سکتے ہین یا اُس مقام مین پیپ پڑکر زخم پیدا ہو جا سکتے ہین ٭

جون جون بیماری کرانک ہوتی جاتی ہے جسم کی دیگر ساخت اسمین مبتلا ہوتی جاتی ہین جیسے ٹن - ڈون اور پر - سا اور لمبی ہڈیون کی شافٹ پر کا پر دہ پے - رہی - اس - ٹے - ام اور مسلس کے غلاف ٭ اور جہان جہان اِس مرض کا مادہ جمع ہوتا ہے وہان وبل بھی پیدا ہو جا سکتے ہین - تھوڑا تھوڑا اس مادہ کا کاز کے لو اور پیپو ٹوکی کریون ور ناک کی کریون اور آنکھہ کے پردہ اسکلے - راٹک مین جمع ہو جاتا ہے ٭

یوریٹ کا مادہ پہلے پہل تو پتلا ہوتا ہے چنانچہ نشتر کی نوک سے پاچھہ دینے سے وہ پتلا مواد خارج ہو جاتا ہے ملاحظہ کرین تو اسمین بیشمار یوریٹ کی باریک قلمین پائی جائینگی آخر کار وہ مادہ منجمد ہو کر چھوٹی چھوٹی گولیون کا سا بنکر جوڑون مین جمع ہو جاتا ہے ٭

جو لوگ کرانک گاوٹ کی بیماری مین مبتلا ہوتے ہین وہ ہمیشہ کمزور اور سست رہتے ہین - چہرہ پیلا اور خشک ہوتا ہے اور جو موٹی مزاج کے ہون تو جلد اُنکی ڈھیلی اور بدن ہاتھہ بھی ڈھیلا رہتا ہے ٭

ایسے لوگون کا ہاضمہ ہمیشہ خراب رہتا ہے اور دل مین کسی نہ کسی قسم کی بے چینی ہمیشہ رہتی ہے مثلاً یا تو دل دھڑکتا رہتا ہے یا حرکتین دل کی بے قاعدہ ہوتی رہتی ہین ایسے لوگون کا مزاج ہمیشہ چڑچڑا رہتا ہے اور بے چین اور پست ہمت رہتے ہین - ہاتھہ پاؤن مین تشنج یا جسم کا کوئی مقام پھڑکتا رہتا ہے ٹک - ڈو - لو - رو کا درد اور دیگر عصبی خرابیون مین ایسے لوگ مبتلا رہتے ہین - گاوٹ کے بیمار گاہے گاہے ایک عجیب طرح سے دانت پیسا کرتے ہین - گاہے گاہے کسیقدر بخار بھی ہو جایا کرتا ہے ٭ ایسے لوگون کے پیشاب کا رنگ ہلکا ہوتا ہے اور وزن متناسبہ بھی کم اور اُس پیشاب مین منجمد اشیا بھی تھوڑی اور اکثر قدرے ال - بیو - من ہوا کرتا ہے اور بعضدفعہ پیشاب مین کاسٹ بھی ہوتے ہین ٭ گاوٹ کے بعض بیمارون کی ناک ہر روز کسی کسی وقت

گرم اور سرخ ہوجایا کرتی ہے ٭

دوم ار-ری-گیو-لر

یا

ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ

گاوٹ کی جو جو علامتین اوپر بیان ہوئی ہین اور یہ کہ یورٹ کے قسم کے مرکبات جو علاوہ جوڑون مین پیدا ہونے کے دیگر اعضا مین بھی جمع ہوجاتے ہین وہ کل یا تیز ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ مین بھی پائے جاتے ہین ٭ حقیقت مین ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ کا لفظ اُس وقت بولا جاتا ہے کہ جب یہ بیماری جوڑون کو دفعتہً چھوڑ کر کسی اندرونی عضو مین انتقال کرجاتی ہے اور بے قاعدہ علامتین پیدا کرتی ہے چنانچہ جن اعضا مین یہ مرض اکثر انتقال کرجاتا ہے اُنکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے ٭

اول عصبی خرابیان - مثلاً شدت کا درد سر ہونا یا سر کا گھومنا - ہوش حواس مین فرق پڑجانا یا ہذیان کا ہونا - اور بعضے دفعہ ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ کے سبب سے مریض دیوانہ بھی ہوجاتا ہے - گاہے گاہے مرگی کے قسم کی نوبتین بھی پیدا ہوجاتی ہین گاہے یتو - رلجیا کے قسم کے درد ہونے لگتے ہین اور کبھی جسم کا کوئی خاص حصہ مفلوج ہوجاتا ہے - بعضے دفعہ گاوٹ کا مادہ سا یاٹیکا نرو کے غلاف مین پیدا ہوکر مرض سا-یا-ٹیکا پیدا کردیتا ہے ٭

دوم آلات انہضام مین خرابیان پیدا ہونی - جنکی طبیعت مین گاوٹ کا مادہ ہوتا ہے اُنکا معدہ اس بیماری مین اکثر مبتلا ہوجاتا ہے مثلاً گیس-ٹرائی-ٹس ہوکر شدت سے صفراوی قے ہونے لگتی ہے - یا بعضے دفعہ معدہ مین

اِس شدت سے تشنجی درد ہونے لگتا ہے کہ بیمار نڈھال ہوجاتا ہے اور گاہے گاہے
نگلنے مین تکلیف ہوتی ہے اور گاہے دو دن مین انفلامیشن ہوجاتا ہے اور درست آنے
لگتے ہین - بعضدفعہ جگر کا فعل بگڑجاتا ہے اور جنکو گاؤٹ کی بیماری ہوتی ہے اُنکا
جگر اکثر چربی مین بدل جاتا ہے ٭

سوم نظام دموی کا فتور - مثل رو-ما-ٹے-زم کے اگرچہ اِس مرض مین
دل مین انفلامیشن کی سبب سے نہین ہوتی ہے پہر بہی دل کے اندر مفصلہ ذیل تغیرات
ضرور پیدا ہوجاتے ہین مثلاً پردہ پے-ری-کار-ڈی-ام مین سفید سفید دہبے
پیدا ہوجاتے ہین - دل کے کیواڑون (والوس) کا حال ابتر ہوجاتا ہے اور دل موٹا ہو کر
(ہائی-پر-ٹرو-فی) چربی مین بدل جاتا ہے (فے-ٹے-ڈی جے-نے-رے شن)
رگون مین چونہ یا مٹی کا مادہ جمع ہوجاسکتا ہے - اِن ساری خرابیون کی علامات
عاماً درخاصہ بہی پیدا ہوجاتی ہین اور دل کی حرکتون مین بہی گاہے گاہے خرابی پڑجاتی
ہے مثلاً بعضدفعہ دل شدت سے دہڑکنے لگتا ہے اور حرکات دل کی کبہی تو نہایت
کمزور کبہی بہت ہی سریع کبہی بہت بطی اور کبہی نہایت بے قاعدہ ہوجاتی ہین اور
تنفس بہی کمزور ہوجاتی ہے اور بعضدفعہ غشی طاری ہوکر بیمار تلف ہوجاتا ہے +
دل کے مقام پر درد یا کسی اَور قسم کی بے چینی معلوم ہوتی ہے اور دل گہٹا ہوا معلوم ہوتا
ہے - بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور مریض نہایت فکرمند ہوجاتا ہے علاوہ
ازین اِن-جا-ئے-نا پک-ٹو-رِس کا درد بہی اکثر ہوجایا کرتا ہے +

چہارم آلات تنفس کی خرابیان - جنکو گاؤٹ کی بیماری ہوتی ہے
اکثر اُنکو دمہ بہی ہوجاتا ہے اور بہت کہانسی اور ام-فا-ئی-سے-ما کی بیماری
بہی ہوجاتی ہے

پنجم آلات بول کی خرابیان - پیشاب مین جو جو خرابیان پیدا ہوتی

ہین اُنکا ذکر اوپر ہوگیا ہے جب اس بیماری مین گردون کی ساخت بگڑ جاتی ہے
تب اُسکے آثار پیشاب مین بھی پائے جاتے ہین خاصکر جب بیمار کی عمر زیادہ ہوتی
ہے تب سِسٹی ٹائی ٹس اور یو-ری-تھرائی-ٹس (نایترہ کا انفلامیشن) بھی
اکثر ہوجاتا ہے + گاوٹ کے بیمارون کے پیشاب مین اکثر ریت آتی ہے اور ان کو
پتھری کا مرض بھی ہوجاتا ہے +

ششم امراض جلدیہ - گاوٹ کے بیمارون کو اکوٹ یا کرانک
اگ-زی-ما اور ار ی-تھے-ما اور ار-ٹے-کے-ریا اور سو-رائی سِس اور
پرو-رائی-گو اور اک-نے کی بیماریان بھی اکثر ہوجاتی ہین +

ہفتم دیگر امراض - لم-بے-گو اور رائی-نک اور اوٹرسٹم کے مسلس کا
درد-ایک خاص قسم کا آئی-رائی-ٹس جو پوشیدہ طور پر اور بلا درد کے ہوتا ہے
آخر کار اس سبب سے آنکھ جاتی رہتی ہے -

ڈا-یاگ-نو-سِس یعنی تشخیص درمیان گاوٹ اور رو-ما-ٹے-زم اور
رو-ما-ٹائیڈ آر-تھرائی-ٹس کے نقشہ ذیل سے معلوم ہوسکتی ہے +

نقشہ تشخیص

	گاوٹ	رو-ما-ٹے-زم	رو-ما-ٹائیڈ آر-تھرائی-ٹس
موروثی	ہے	کم ہے	شک ہے
قسم بیمار	اعلیٰ درجہ کے لوگون کو یہ مرض ہوجاتا ہے یا اُنکو جو گوشت اور مرغن غذا خوب	خاصکر اُنکو ہوجاتا ہے جو مفلس ہوتے ہین اور سخت محنت کرتے ہین	غربا اور ایسے مبتلا ہوتے ہین جنکی غذا کثیف ہوتی ہے -

	کہاتے اور شراب خوب پیتے ہین -		
عمر	ابتداء عمر مین بہت کم اکثر نوبت ۳۰ سے ۳۵ سال کی عمر مین شروع ہوا کرتی ہین -	ابتداء عمر مین اکثر ہو جاتا ہے خاصکر ۱۰ سے ۲۰ سال کی عمر مین	اکثر ۲۰ سے ۴۰ سال کی عمر مین
جنسیت	مردون کو یہ بیماری اکثر ہو جاتی ہے	اگرچہ یہ مرض بہی مردون کو ہی زیادہ ہوتا ہے تاہم بہ نسبت گاوٹ کے کم *	خاصکر عورتون کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے -
جوڑون کا مبتلا ہونا	چہوٹے جوڑ مگر خاصکر پاؤن کا انگوٹہا اکثر مبتلا ہوتا ہے درد ایک سے دوسرے جوڑ مین نہین انتقال کرتا - علامات خاصہ نہایت زور شور کے - مرض کا مقام بہت سوج جاتا - جلد چمکدار ہو جاتی - دردین پہر آتین بعد نوبت کے جلد پر سے بہوسی جہڑ جاتی ہے - عرصہ بعد جوڑ ہمیشہ کے لیے سوجے رہتے ہین اور ٹیڑہے بنگیے	اسمین متوسط مقدار کے جوڑ اکثر مبتلا ہوتے ہین - اسکا درد ایک سے دوسرے جوڑ مین انتقال کر جاتا ہے پے در پے اسمین کئی جوڑ مبتلا ہو جاتے ہین علامتون کی شدت بہ نسبت گاوٹ کے کم ہوتی ہے اور ورم بہی کم اسمین دردین نہین آہبر آتین اور نہ جوڑون پر سے بہوسی جہڑ جاتی ہے -	ہر قسم کے جوڑ اسمین یکسان ہوتے ہین - اسکا بہی درد ایک سے دوسرے جوڑ مین انتقال نہین کرتا - اگرچہ علامتین بہت شدید نہین ہوتین مگر عرصہ دراز تک قائم رہتے ہین آخر کار جوڑ بد ڈول ہو جاتا ہے لیکن جوڑون مین یورٹ کے قسم کے ترکیب جمع نہین ہوتے -

	ہوجاتے ہین اور انمین مرکبات ازقسم یورٹ کے جمع ہوجاتے ہین ؛		
علامات عامہ	بخار جسکی شدت کبھی زیادہ کبھی کم جسمانی تکلیفین بہت با صبح کیوقت بہت تخفیف ہوجاتی ہے -	اگرچہ اس مرض مین بخار کبھی کم کبھی زیادہ شدید ہوتا ہے پھربھی اکثر بہت شدت کا بخار ہوجاتا ہے اور بہ نسبت گاؤٹ کے اسکا بخار زیادہ عرصہ تک رہتا ہے -	اسمین بخار بہت کم ہوتا ہے اور اسمین مریض بہت کمزور اور پست ہمت ہوجاتا ہے -
پسینہ	پسینہ کی نسبت کوئی خاص بات نہین پائی جاتی	پسینہ بہت کثرت سے اور ترش آتا ہے	ترش پسینہ نہین آتا ہے -
دورا ور مدت	ابتدائی نوبت تھوڑے عرصہ تک رہتی ہے - مگر نوبت متواتر ہوتی ہے - اور بعض دفعہ وقت مقررہ پر	اسکی نوبت عرصہ تک رہتی ہے - متواتر کم ہوتی ہے - اسکے ظاہر ہونے کا کوئی مقرر وقت نہین ہوتا -	اسکا حملہ اکیوٹ نہین ہوتا مگر بتدریج بڑھتا جاتا ہے - حملون کے درمیان اکثر کامل دفعہ نہین ملتا اسکے ظاہر ہونے کا کوئی وقت مقرر نہین ہوتا ؛

عارضات			
عارضات	اِس مرض مین خاصکر معدہ اور دماغ اور گُردہ مبتلا ہوجاتے ہین اور دل مین عصبی بے چینیان محسوس ہوتی ہین لیکن دل مین انفلامیشن کی بیماریان نہین پیدا ہوتین ۔	دل کے انفلامیشن کی بیماریان اِسمین اکثر ہوجاتی ہین اور شش بہی انفلامیشن کی بیماریون مین اکثر مبتلا ہوجاتے ہین ۔	نہ تو دل اور نہ کوئی اَور عضو اِسمین مبتلا ہوتا ہے
خون مین یورک ایسڈ کا ہونا	اِسمین ہوتا ہے	اِسمین نہین ہوتا ہے	اِسمین نہین ہوتا ہے
پیشاب	نوبت سے پہلے اور نوبت کے وقت یوریٹ کم لیکن بعد نوبت کے بکثرت ہوتا ہے ۔ ایمیز البیومنے ۔ نور ریا اکثر ہوجاتا ہے ۔ پیشاب مین کاسٹ بہی ہوسکتے ہین جن سے گردون کی ساخت کی خرابی ثابت ہوتی ہے ۔	بخار مین جیسا آتا ہے اور البیومنیہ کسیقدر اسمین ابتدا مین ہی ہوتا ہے ۔	اِسکے پیشاب مین کوئی خاص بات نہین پائی جاتی ہے

اوپر کے نقشہ کے ملاحظہ سے اگرچہ ان بیماریون کی تشخیص اکثر ہوسکتی ہے پھر بہی

بعضدفعہ اسمین فرق کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ گاوٹ اور رو-ما-ٹزم دونو بیماریون کی علامتین ایک ہی بیمار مین پائی جاتی ہین تب اُس مرض کو رو-ماٹک گاوٹ کہتے ہین ✦

انجام - ایکوٹ گاوٹ اکثر تو مہلک نہین ہوتا مگر ہان جب اعضاے اندرونی بہی اسمین مبتلا ہوجاتے ہین تب البتہ مقام اندیشہ کا ہے - یہ بیماری بار بار عود کرنے کی طرف مایل رہتی ہے لیکن یہ بات بیمار کے کہانے پینے اور طریقہ گزران پر منحصر ہے جب یہ مرض جوانی مین ہوجاتا ہے تب اسکا آیندہ انجام بُرا ہوتا ہے اور اُسوقت یا تو موروثی ہوتا ہے یا نوبتین اسکی بار بار ہوتی ہین تب آیندہ انجام اسکا زیادہ تر خراب ہوتا ہے اور جب یہ مرض مزمن ہوجاتا ہے تب عمر بیمار کی ضرور گہٹ جاتی ہے - اور جب گُردون کی ساخت بہت بگڑجاتی ہے اور یو-رک ایسڈ خارج نہین ہونے پاتا ہے تب بیمار کی جان کا نہایت اندیشہ ہوتا ہے ✦ اس مرض کے اثنا مین جب کوئی ایکوٹ بیماری ہوجاتی ہے یا کسی قسم کی چوٹ یا ضرب لگجاتی ہے تب بیمار کو اِن سے جان بر ہونا مشکل ہوتا ہے ✦

علاج نوبت کیوقت کا - اول علاج داخلی - نوبت کے شروع ہوتے ہی اِس نسخہ کا استعمال کرین - نسخہ - سلفٹ اف مگنے-شیا - ۲ ڈرام ✦ سلفٹ اف سوڈا ۱۰ ڈرام ✦ وائینم کال-چی-سائی ڈیڑہ ڈرام ✦ کونین ۳۰ گرین ✦ پانی - ۹ - آونس ✦ سبکو ملاکر بمقدار ڈیڑہ آونس کے دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد شیشی کو ہلاکر پلاوین - ورنہ نسخہ جات ذیل مین سے کسی نسخہ کا استعمال کرین چنانچہ ساتہہ اس بیماری کے جگر مین کن-جش-چن ہو تو یہ نسخہ اچہا ہے ✦

نسخہ کیالومل ۱ے ڈنک اکسٹراکٹ اف کال-چی-کم ✦ اکسٹراکٹ اف بار-جے-ڈوز اِلوز ✦ سفوف اپے-کک ہرایک کا ایک ایک گرین لیکر ایک گولی

پہناوین اور جبتک دست اچھی طرح نہ آلین چار چار گہنٹہ بعد کہلا دین +
جب اِس مرض مین ایسا ہو کہ بے چینی بہت ہو مگر کمزوری بہت نہ ہو تو یہ نسخہ مفید
پڑتا ہے +
نسخہ - سائے ٹریٹ آف پوٹاش ۱۲۰ گرین + وائی - نم کال - چی - سائی
ایک ڈرام + سولیوشن آف ہائیڈرو کلورٹ آف مار - فیا ایک ڈرام +
عرق کافور ۸ - آونس + سبکو ملا کر اِس عرق کا چہٹا حصہ چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلا دین +
نوبت بیماری کی ضعیف ہو تو یہ نسخہ کام مین لاوین +
نسخہ - وائی - نم کال - چی - سائی ڈیڑہ ڈرام + کار - بونٹ اف مگنے شیا
۱۲۰ گرین + ارو - ماٹک اسپرٹ آف امو - نیا ۳ ڈرام ٹنکچر اف ہایوسیمس
۴ ڈرام + عرق کافور ۸ آونس + سبکو ملا کر چہٹا حصہ صبح اور شام پلا دین +
نوبت کیوقت جسم گرم اور خشک ہو تو یہ نسخہ دین -
نسخہ - وائی - نم کال - چی - سائی ۴ ڈرام + کلورٹ آف پوٹاش ۱۲۰ گرین +
لائیکر - ایمو - نیا سا ئے - ٹرے - ٹس ۳ ڈرام + عرق کافور ۸ آونس +
سبکو ملا کر چہٹا حصہ تین دفعہ دن کو پلا دین + اور اِس نسخہ کو مین نے بارہا آزمایا
ہے اور مفید پایا ہے -
نسخہ - وائی - نم کال - چی - سائی ۲۰ قطرے + سلفٹ آف مگنے شیا
ایک یا دو ڈرام + بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش - ۵ اگرین + پانی - دو آونس +
سبکو ملا کر ایک خوراک کرین - ایسے ہی ایک ایک خوراک چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلا دین -
اِس سے جون جون دست آتے ہین درد کو افاقہ ہوتا جاتا ہے - البتہ بیمار کی
طاقت کا خیال رکہنا چاہئے + بعضدفعہ مین ایسا ہی کرتا ہون کہ جب درد کی نہایت
شدت ہوتی ہے تب ایک گرین ہائیڈرو - کلورٹ آف مار - فیا کہلا دیتا

ہون وہ اس سے درد کو آرام آجاتا ہے - بعض بیمارون نے میرے سے کہا ہے
کہ ڈاکٹر لیے - و تیل کے گاؤٹ کے عرق اور گولیون سے انکو بہت فائدہ ہوا ہے
اور واقعی مین نے بہی فائدہ ہوتے دیکہا ہے - لیکن اس عرق سے اکثر اس شدت
سے دست آتے ہین کہ بیمار قریب ہلاکت کے پہونچ جاتا ہے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ عرق کے اندر وہی مادہ پایا ہوتا ہے جو ایک سریع الاثر زہر ہے - پس اس دوا کے
استعمال مین احتیاط درکار ہے ॰

دوم نوبت کیوقت کا خارجی علاج - بیمار کو آرام چین سے رکھین
اور مرض کے مقام کو کسیقدر اونچا ॰ اور ان عرقیات مین سے کیسیکو مرض کے
مقام پر لگاوین ॰

نسخہ ٹنکچر آف اکو-نایٹ ۲ ڈرام ॰ پانی ۴ آونس ॰
نسخہ - خالص اسے ٹیک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام ॰ اسے ٹٹ آف - مار - فیا
۱۰ گرین ॰ وائی - نم کال - چی - سائی ۲ آونس ॰ اس عرق مین ایک ٹکڑا لنٹ
کا تر کرکے دردناک جوڑ پر لگا دین اور اسپر کیلے کا پتا یا گٹا پارچہ رکھکر باندہ دین ॰

ری - ٹرو - سی - ڈ - ونٹ یا ار - ری - گیو - لر گاؤٹ کا علاج - جب دیکہین
کہ کوئی اندرونی عضو گاؤٹ کی بیماری مین مبتلا ہو گیا ہے تو رائی کی پٹی لگاکر یا زور زور
سے مالش کرکے یا گرم گرم تکمیہ کرکے جوڑون پر انفلامیشن پیدا کرنے کی کوشش کرین
تاکہ مرض اندر سے باہر چلا آوے ॰ بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی دوا کے لگانے
سے کچھہ بہی فائدہ نہین ہوتا ہے اسوقت ایک گرین مار - فیا کہلا دینا چاہئے جیسا کہ
اوپر بتلایا گیا ہے ॰

علاج وقفہ کیوقت کا - اگر چاہو کہ وقفہ کا عرصہ دراز ہو جائے یا نوبتون
کی شدت نہونے پائے یا مرض تہوڑے عرصہ کا ہے تو جاتا رہے تب دوا سے زیادہ

دردناک جوڑ پر جونکے لگانے سے کچھہ بہی فائدہ نہین ہوتا - نہ لگانا چاہئے ॰

اُمید نہ رکھو بلکہ غذا وغیرہ کی پرہیز پر بھروسہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ بیماری اکثر اُنہی
لوگون کو ہو جاتی ہے جو گوشت بہت کھاتے ہین اور شرابین پیتے ہین مگر ریاضت
بہت کم یا بالکل نہین کرتے - پس بیمار کو اسبات کی تاکید کرنی چاہیئے کہ گوشت کھانا
ترک کردے یا جی بہت چاہے تو تھوڑا کھائے اور سنکھیا کھا کے مرے پر شراب کو
مُنھہ نہ لگائے - پرہیز نہ کر سکے بلکہ یہ کہے کہ چاہے جیا جائے - ریسے لگی کیسی چھوٹے
تو ایسے مریض کو خدا کے حوالہ کردین کیونکہ جبتک پرہیز نہین کریگا تمہارے علاج
سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بغیر بدنامی کے کچھہ ہاتھہ نہ آئیگا - اگر مان گیا اور پرہیز کا پابند ہوا
تو وقفہ کا علاج اِس طور سے شروع کرین کہ غذا کا بندوبست پہلے کرین چنانچہ مریض
کو کم روغن اور کم مصالحہ دار غذا کھانی چاہیے - قدرے قلیل گوشت کھانے کا مضائقہ
نہین مگر اسمین ہمیشہ تازی ترکاری بھی ہوا کرے - تُرشی سے بالکل پرہیز کرنا
چاہیئے اور شیرینی بھی کم کھانی چاہیے - ایک جگہہ بیٹھے رہنا نہ چاہیے بلکہ ہمیشہ
چلنا پھرنا یا گھوڑے کی سواری کرنی یا امیر ہون تو سیر و شکار مین مصروف رہنا
یا کسی اَور قسم کی ریاضت کا کرنا اشد ضرورت سمجھین ﴿ دوا کے طور پر ان نسخون
مین سے کسی نسخہ کا استعمال کرین ﴿

نسخہ - کلورائیڈ آف امونیم ۴ ڈرام ﴿ کلوریٹ آف پوٹاش ۲ ڈرام ﴿
ٹنکچر آف آیوڈین ۲ ڈرام ﴿ گلائی سی رین ڈیڑھ آونس ﴿ پانی ساڑھے
چودہ آونس ﴿ سبکو ملا کر بمقدار ایک ایک آونس کے چار چار گھنٹہ بعد پلاوین ﴿

نسخہ - بائی کاربونٹ آف پوٹاش ۱۵ گرین ﴿ وائی نم کال چی سائی
۱۵ قطرے ﴿ ٹنکچر آف کلنبا ۳۰ قطرے ﴿ انفیوژن آف چرائتا ڈیڑھ آونس
سبکو ملا کر دن مین تین دفعہ پلاوین ﴿

اگر انے میا کے سبب سے فوادہ کا استعمال کرنا ہو تو کسی ایسے رگ کا استعمال

گرین جو بہت ہلکا ہو مثلاً

نسخہ سائٹریٹ اف ایرن اینڈ-امونیا ۴۰ گرین ۔ ارد-ماٹک اسپرٹ اف امونیا ۴ ڈرام ۔ بائی-کاربونٹ اف پوٹاش ۱۲۰ گرین ۔ انفیوژن اف کلمبا ۸ آونس ۔ سبکو ملاکر بمقدار چھٹا حصہ ہمراہ چار ڈرام لائم جوس کے دنمین دو دفعہ پلاوین ۔ علاوہ فولاد کے سنکھیا اور آیوڈ-وائیڈ اور برو-مائیڈ اف پوٹاسیم بہی کرانک گاؤٹ مین فائدہ مند ہین اور بعض طبیب کار-بونٹ اف لے-تہیا (۵ سے ۱۰ گرین) اور سائٹریٹ اف لے-تہیا (۵ سے ۱۰ گرین) کی بہت تعریف کرتے ہین ۔

علاج خارجی وقفہ کیوقت کا - درد کے موقوف کرنے کے لئے مقام مرض پر یا تو افیون یا بلا-ڈو-نا کا عرق لگاوین بعد ازان روئی سینک کر باندہ دین یورٹ آف سوڈا کے جمع ہو جانے سے درد ہو تو گرم گرم پولٹس باندہین اور جوڑ کے اوپر یا نیچے اسٹی-کنگ کی دہجیون کے باندہنے سے بہی درد کو افاقہ ہو جاتا ہے - وہان زخم پیدا ہو جاوین تو پوٹاش یا لے-تہے - ام کا عرق لگا وین ۔

باب دوم

امراض نر-وس-سسٹم

یعنے

نظام عصبی کی بیماریان

مقالہ اوّل

نر-وس سسٹم کی مختصر تشریح اور فعل

واضح ہو کہ نر-وس-سسٹم یعنے عصبی نظام دو حصوں مین منقسم ہے - ایک سی-ری-برو اسپائنل یعنے دماغ اور نخاع - دوسری سم پے تھے ٹک + پہلے حصہ مین دماغ اور نخاع اور وہ اعصاب حسسہ (سین-سری-نرو) اور اعصاب محرکہ (موٹر نر-وس) شامل ہین جو دماغ اور نخاع سے نکلتے ہین + دوسرا حصہ یعنے سم پے تھے ٹک نرو مثل موتی کی لڑی کے ہوتا ہے یعنے ایک لڑی اسپائنل کالم کے شروع سے لیکر آخر تک کل لمبائی مین دائین طرف اور دوسری بائین طرف جڑی ہوتی ہوتی ہے - اُن لڑون کی گینگ-لی-ان یعنے عصبی دانہ بعینہ موتی یا تسبیح کے دانہ کی شکل کے عصبی مادہ کے بنے ہوتے ہوتے ہین - اور عصبی پٹھون کے ذریعہ ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے ہوتے ہین - ان دونو لڑیون سے ریشے نکلکر ان-ٹر وٹر-سٹی-برل سوراخون کے ذریعہ

توجہ اُسطرف مبذول نہین کرتا تبتک اُسکو کسی چیز کا بوجہ یا مزاحمت محسوس نہین ہوتی یا عضلات کو بعض بعض جانب حرکت نہین دے سکتا ۔ بعضے بیمار کو اسباب کی خبر نہین ہوتی کہ مختلف عضلون کو حرکت ہوتی ہے یا نہین یا کوئی شخص اُسکے جوڑون کو ہلا رہا ہے یا نہین ۔

ہفتم حرکت مین فرق پڑجانا

- ان باتونکا جاننا نہایت اہم ہے مثلاً بے چینی اور ہاتھہ یا پاؤن یا جسم کے کسی اور حصہ کا جھٹکا کہانا ۔ لیٹنے بیٹھنے کہڑے ہونے اور چلنے پہرنے کیوقت بے ڈہنگا حرکت کرنا یا بدن کو کسی انوکھی حالت مین رکہنا جیسے بل پیچ کہا کر گٹہڑی سا بنجانا ۔ سر کو تکیہ کے اندر گہسیڑ دینا ۔ لڑکہڑانا ۔ یا گرنے کیطرف مایل ہونا ۔ بے ڈہنگا چلدینا یا دوڑ پڑنا ۔ ایک ہی محور پر چکر کہانا یا چلتے وقت گہوم گہوم کے چلنا ۔

بعضدفعہ ایسی حرکتین پیدا ہو جاتی ہین جنسے عضلون کی کمزوری پائی جاتی ہے مثلاً سارا بدن کانپنے لگتا ہے یا کوئی خاص حصہ بدن کا کانپتا ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ مریض جب کوئی ہاتہہ یا پاؤن اُٹھاتا ہے تب وہ قایم نہین رکہہ سکتا ۔

بعضدفعہ عضلون مین خراش پائی جاتی ہے مثلاً وہ پہڑکتے ہین اور اُنمین سب بسل ۔ ٹس ٹن ڈوی ۔ نم ہوتا ہے یا کہچکر تنجاتے ہین یا اُنمین تشنج ہونے لگتا ہے ۔ سارا بدن اینٹہہ جاتا ہے ۔ یا بعض بعض عضلے دفعتہً کہچکر رو کرنے لگتے ہین ۔ عصبی بیماری کے آثار آنکہوان مین بہی پائے جاتے ہین مثلاً بعضدفعہ ایسا دیکہتا ہے کہ احول دیکہا کرتے ہین یا مریض اپنی آنکہین چارون طرف گہماتا رہتا ہے یا ڈہیلون کو داہنی بائین برابر حرکت دیتا رہتا ہے ۔ چبانے کے عضلات ایسے کہچ جاتے ہین کہ جبڑے بیٹہہ جاتے ہین یا مریض دانت پیستا رہتا ہے ۔ اِنہی عصبی بیماریون مین قسم قسم کے پے در لے مس بہی ہوجایا

ریشون کے جو اعصاب کی جڑون کے سامنے کیطرف ہوتے ہین پیچھے کی جانب کو لیجاتے ہین * علاوہ ازین نخاع کا ایک اور فعل ہے جسکو ری-فلکس ایکشن کہتے ہین جس سے جسم کے عضلات آپسمین مل جُل کر باقاعدہ اُس شخص کے ارادہ کے بموجب حرکت مین آتے ہین *

مے-ڈیو-لا اب-لانگ-گے-ٹا نخاع کا ٹکڑا ہے جسکے وزریعہ تنفس اور دل کی حرکتین انجام پاتی ہین اور پانش وے-رو-لیائی عصبی مرکز کا وہ حصہ ہے جو نخاع اور سے-ری-بے-لم کو جوڑتا ہے دماغ کا فعل مختلف ہے چنانچہ عقل و ہوش و حواس اور تمیز اور حواس خمسہ وغیرہ وغیرہ دماغ ہی کے تعلق ہے - ان ساروں کا مفصل علم حاصل کرنا چاہو تو فز-یو-لو-جی کی کتاب دیکھو *

جوان آدمی کے دماغ کا اوسط وزن (جسمین سے ری-برم اور سی-ری-بے-لم اور پانش وے-رو-لیائی اور مے-ڈولا اب-لانگ-گے-ٹا بھی شامل ہے) ۴۸ یا ۴۹ آونس ہوتا ہے * عورت کا دماغ چار یا پانچ آونس کم *

دیوانگی کے سبب سے دماغ کا وزن کبھی بڑھ جاتا کبھی گھٹ جاتا ہے * مشاہدہ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ مرد کا دماغ ۳۷ آونس سے اور عورت کا دماغ ۳۲ آونس سے جب کم ہوتا ہے تو وہ شخص ساری عمر سادہ لوح رہ جاتا ہے *

مقالہ دوم

عصبی بیماریون کی تحقیقات

عصبی بیماریون کی تحقیقات ایک امر نہایت مشکل ہے یعنے جبتک طبیب نظام عصبی کے ہر ایک حصہ کی تشریح سے اچھے طور پر واقفیت نہین رکھتا تب تک ان

اسپائی - نل کارڈو یعنے نخاع کے ساتھہ ملجاتے ہین اور سینہ اور شکم اور ہاتہ پیر
کے کل اعضا اور خون کی رگون کی دیوارون پر شاخین دیتے ہین + نظام عصبی کے
دونو حصے دو قسم کے عصبی مادہ سے بنے ہین - ایک کو گرے - مے - ٹر یعنے مٹی
رنگ کا مادہ) اور دوسرے کو وہائیٹ مے - ٹر یعنے سفید رنگ کا مادہ کہتے
ہین + گرے - مے - ٹر بے حساب عصبی کیسون سے بنا ہوا ہوتا ہے اور اسی حصہ
مین احساس (یعنے سن - سے - شن) جمع رہتا ہے اور اسی حصہ سے عصبی طاقت
پیدا ہوتی ہے + جو وہائیٹ مے - ٹر ہے وہ مثل ہرکارون کے احساس کی
خبرین جسم کی بیرونی حصون سے گنگ - لی - ان (یعنے عصبی دانے) کیطرف اور
گنگ - لی - ان سے اُن اعضا یا بافت مین لیجاتے ہین جنپر انکی شاخین پہیلی
ہوتی ہین + یہ دو قسم کے عصبی مادے کے ریشہ (یعنے سن - سری اور مو - ٹر) بجز
چند اُن اعصاب کے جو دماغ سے نکلتے ہین ایک ہی عصبی تنہ مین غلاف کے اندر ملے
جُلے ہوتے ہین مگر ہان نخاع سے نکلتے وقت یہ دونو الگ الگ ہوجاتے ہین
چنانچہ جو سن - سری ریشے ہین وہ اعصاب کی جڑون کے پیچھے اور جو مو - ٹر ریشے
ہین وہ اُن جڑون کے سامنے کیطرف ہوتے ہین اور تب گنگ - لی - ان یعنے
عصبی دانون مین مل جُل کر ایک تنہ بنکر جابجا پہیل جاتے ہین مختصر فعل نظام عصبی
کے دونو حصون کا یہ ہے چنانچہ سم - پے - تہے - ٹک حصہ تو مختلف اعضاے
اور جسم کے مختلف حصون کی پرورش کے لئے جسقدر خون کی ضرورت ہوتی ہے
اُسکا بندوبست کرتا ہے اور اعضاے کی حرکتون کے باگ ہی اسیکے ہاتھہ مین رہتی
ہے +

اسپائی - نل کارڈو یعنے نخاع کا کام یہ ہے کہ بذریعہ سن - سری اعصاب کے
احساس کو اوپر کیطرف لے جاتا ہے اور مو - ٹر یعنے حرکتون کے فعل کو بذریعہ مو - ٹر

کرتا ہے یا توسارا بدن مفلوج ہوجاتا ہے * بعضدفعہ مریض اپنے ہاتہون یا ٹانگون کے دونو جانب کے عضلات کی حرکت پر قادر نہین رہتا تاکہ ہاتہہ یا پاؤن بشمولیت ایک دوسرے کے مل جُل کر حرکت کرین * بعضدفعہ عضلات از خود حرکت کرنے لگتے ہین جیسے رعشہ یعنے کو۔ریا کی بیماری مین *

ہشتم عصبی بیماریون کے سبب جسم کے ماؤف حصون مین خون کے پہنچنے مین بہی فرق پڑجاسکتا ہے یا اُن حصص کی پرورش اور رطوبات کے پیدا ہونے مین بہی خلل واقع ہوسکتا ہے مثلاً حرارت مین کمی بیشی ہوسکتی ہے اعضاے ماؤف لاغر ہوجاسکتے ہین اور انمین بڈ۔سور پیدا ہوجاسکتا ہے اور نیو۔رلجیا کی بیماری مین بہی مقام ماؤف کی پرورش مین خلل واقع ہوا کرتا ہے اور عصبی بیماریونکا اثر آنسو کے پیدا کرنے مین اور تہوک اور پیشاب پر تو مشہور ہے *

نہم عصبی بیماریونکا اثر معدہ مثانہ روده اعضاے توالد و تناسل پر بہی بہت ہوتا ہے مثلاً غثیان و قے شدت کا قبض پاخانہ کا بے معلوم خطا ہوجانا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا یا مثانہ مین رُک جانا یا متواتر جاری رہنا یا بے معلوم خطا ہوجانا۔ قوت باہ کا کم یا بالکل مفقود ہوجانا یا باہ کا حد سے زیادہ بڑہ جانا اور قضیب کا برابر استادہ رہنا *

مقالہ سوم

عصبی بیماریون کی تشخیص مین طبیب کو ان باتون پر توجہ کرنی چاہئے

اول۔ سر کے امتحان مین اسکی مقدار اور شکل کو دیکہنا چاہئے اور سر کے تالو یعنے فان ٹے۔نل اور کوئی رسولی محسوس ہوتی ہے یا نہین اسکو بہی دیکہنا چاہئے *

پا۔را۔پلیجیا - ہیمی۔پلیجیا - مونو۔پلیجیا یا کوئی خاص حصہ جسم کا مفلوج ہوجاتا ہے

دوم نخاع کے امتحان مین ان باتون کو دیکھنا چاہئے اُسکی شکل اور اُسپر
رسولی کے آثار پائے جاتے ہین یا نہین - نخاع کو چھوکر ٹھونک کر یا اُسپر گرمی
یا سردی لگا کر دیکھین کہ کیسا معلوم ہوتا ہے اور حس کا کیا حال ہے ؞

سوم حس کی آزمایش - حس کئی قسم کا ہوتا ہے مثلاً لامسہ یعنی جلد کا
حس ؞ درد کا حس - دبانے سے معلوم ہونا یا نہ ہونا ؞ گرمی کا حس - جگہہ حس کی
اور عضلات کا حس ؞ ان مختلف قسم کے احساس کی تمیز مین نہایت تجربہ اور بہت
احتیاط چاہئے مثلاً جلد مین حس ہے یا نہین یہ بات اسطرح دریافت ہو سکتی ہے
کہ مریض کے بدن کو بہت آہستہ سے چھوکر دیکھین یا دباکر یا گدگدی پیدا کر کے یا
چٹکیان لیکر یا سوئین چبھا کر یا تار برقی لگا کر دیکھنا کہ محسوس ہوتا ہے یا نہین - بوجہ
کا دباؤ معلوم ہوتا ہے یا نہین یہ بات اسطور سے دریافت ہو سکتی ہے کہ جسم کے
جس حصہ کو آزمانا چاہین اُسپر مختلف مقدار کی وزنی چیزون کو رکھکر دیکھنا چاہئے
حرارت پہچانتی ہو تو ایسا کرین کہ دو شیشہ کی ٹسٹ - ٹیوب لیکر ایک مین
سرد اور دوسرے مین گرم پانی بھر کر بیمار کے بدن پر لگاوین - کسی خاص مقام
کا حس دریافت کرنا ہو تو بیمار کی آنکھین بند کر دو اور اُس جگہہ پر چٹکیان لین یا
سوئین کی نوک سے چبھوین اور تب بیمار سے پوچھین کہ کس جگہہ تکلیف معلوم
ہوتی ہے ؞ عضلات کی حس کو دریافت کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ مختلف مقدار
کی وزنی چیزون کو کسی رومال مین باندھ کر بیمار کو اُٹھانا کہین اور پوچھین کہ
انمین سے کونسی دو چیزون مین بہت ہی تھوڑا فرق ہے ؞ نہین تو ایک اور
کام کرین کہ بیمار کو کہین کہ اپنی آنکھین بند کر لے اور اپنی ناک یا کان یا پاؤن
کے انگوٹھے کو چھوئے یا اپنی ٹانگون کو مختلف کروٹون پر رکھے یا ہاتھ پاؤن کو
کبھی سیدھا کبھی ٹیڑھا کبھی آگے کبھی پیچھے الگ الگ حالتون مین رکھنا کہین

سی نظر آتی ہین یا مختلف رنگ یا شعلے دکھلائی دیتے ہین یا مکھیان اُڑتی سی نظر آتی ہین بصارت مین تھوڑا بہت فرق ہے یا بیمار بالکل اندہا ہے یا ایک چیز کو دو دیکھتا ہے ٭ قوت سامعہ کا کیا حال ہے - کانون کو آواز بھری معلوم ہوتی ہے یا مریض بالکل بہرا ہے یا کانون کو باجے بجتے سے سُنائی دیتے ہین - قوت شامہ اور ذائقہ کا حال بھی دریافت کرنا چاہئے کہ انمین کسی طرح کا فرق تو نہین پڑ گیا ہے

پنجم قوت لامسہ کا حال دریافت کرنا چاہئے - یہ قوت نہایت تیز ہو جا سکتی ہے جسکو اصطلاح مین ہائی - پے - رس - تھے - شیا بولتے ہین یا درد کا حس بہت ہی تیز ہو جا سکتا ہے جسکو ہائی - پے - رل - جے - شیا کہتے ہین ٭ یا ان دونو حالتون کا خلاف بھی ہو سکتا ہے یعنے قوت لامسہ کم یا بالکل جاتی رہتی ہے جسکو انس - تھے - شیا کہتے ہین اور چٹکی لینے یا کسی شے سے چُبھانے سے درد کم معلوم ہو سکتا ہے یا بالکل محسوس نہین ہو سکتا ہے جسکو اصطلاح مین انال - جی - شیا کہتے ہین - بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی جلد اور چھونے والی چیز کے مابین کوئی شے آگئی ہے اور بعض اوقات بیمار یہ نہین معلوم کر سکتا کہ جو چیز اسکو چھوتی ہے وہ کس شکل کی ہے - بعض اوقات جسم کے مختلف حصون مین قسم قسم کے احساس محسوس ہوتے ہین اور کبھی کوئی حصہ جسم کا سُن محسوس ہوتا ہے کسی مین گدگدی معلوم ہوتی ہے کسی مین خارش ہوتی ہے کسی مین چیٹیان سی رینگتی سی محسوس ہوتی ہین اور کوئی مقام جسم کا گرم کوئی سرد اور کہین چُبھن ~~اور کہین جلن~~ اور کہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک سرد ہوا نیچے سے اوپر کو بہتی ہوئی محسوس ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین آرا - اپے - لیپ - ٹے - کا کہتے ہین ٭

ششم عضلات کی حس مین بھی فرق پڑ جا سکتا ہے - چنانچہ بعض بیماریون مین ایسا ہوتا ہے کہ جبتک بیمار اپنی آنکھون سے دیکھ نہین لیتا یا اپنی

بیماریون کی ماہیت سے بخوبی واقف ہنین ہوسکتا عصبی بیماریون کی ماہیت
تاکہ اچھے طور پر سمجھہ مین آجاوے مجموعی طور پر پہلے اُن علامتون کا ذکر کرنا چاہئے جو
نظام عصبی کی خرابیون مین اکثر پیدا ہوتی ہین - پس

اول سر مین غیر معمولی کیفیتون کا پیدا ہونا - مثلاً درد سر - سر مین
سنگینی ضربان اور گرمی محسوس ہونی - سر مین چکر آنا ۔

دوم نخاع مین غیر معمولی کیفیتون کا پیدا ہونا - مثلاً خاصکر درد
جلن اور ایسا معلوم ہونا کہ جسم کو کسی نے جکڑ کر سخت باندہ دیا ہے - درد کی نسبت یہ
دریافت کرنا چاہئے کہ سارے نخاع مین ہے یا اُسکے کسی خاص حصہ مین محدود ہے یا
برابر ہوتا رہتا ہے یا وقفہ سے ہوا کرتا ہے یا کسی خاص جانب کو اُسکی ٹیسین پہونچتی
ہین اور بعض صورتون مین یہ بہی دریافت کرنا چاہئے کہ چلنے پہرنے سے یا نخاع کو
حرکت دینے سے یا نخاع کو دبانے سے یا ایڑیون کو ٹہونکنے سے یا نخاع پر برف یا گرم
اسفنج کے پہیرنے سے اُس درد کو زیادتی یا کمی ہوتی ہے ۔

سوم ہوش و حواس مین فرق پڑنا - دیکہنا چاہئے کہ بیمار کے
ہوش و حواس سمجھہ بوجہ اور حافظہ کا کیا حال ہے - بیمار کو ہذیان ہوتا ہے - بہکی
بہکی باتین کرتا ہے اُسکے دل مین خیالات فاسد اُٹہتے ہین - حرکتین شایستہ یا ناشایستہ
ہین - مزاج خوش یا چڑچڑا ہے - مغموم اور متفکر کسی سوچ مین سُست بیٹہا رہتا ہے
یا زندہ دل رہتا ہے غصّہ ور تو نہین ہے تکلم کا کیا حال ہے باتین سلسلہ وار کرسکتا
ہے یا ٹوٹی پہوٹی - نیند اچھی آتی ہے یا بے خوابی ستاتی ہے یا متوحش خوابات سے
نیند ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہے یا خواب کیحالت مین چلتا پہرتا یا باتین کرتا ہے ۔

چہارم بینائی کا کیا حال ہے - روشنی کی برداشت ہے یا روشنی
کیطرف دیکہنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے یا آنکہون کے سامنے چنگاریان اُڑتی

اور تب پوچھین کہ بغیر دیکھے بتلا سکتا ہے یا نہین کہ وہ کون کونسی حالتون مین ہین ؛

چہارم - عضلات اگر مفلوج ہوگئے ہون تو بیمار کو حرکت کرنا کہین اس سے معلوم ہوجائیگا کہ حقیقت مین عضلات مذکور مفلوج ہوگئے ہین یا نہین اور جو ہوگئے ہین تو کسقدر مثلاً دیکھنا چاہیے کہ اُن عضلون کے ذریعہ بیمار حرکت کر سکتا ہے یا نہین اور یہ کہ اچھی طرح حرکت کر سکتا ہے یا کم ؛ دونو جانب کے عضلات مل جُل کے حرکت کر سکتے ہین یا نہین یہ بات اسطور سے دریافت ہو سکتی ہے کہ بیمار کو سیدھا کھڑا ہونا کہین اور تب دیکھین کہ سیدھا کھڑا ہو سکتا ہے یا نہین یا ایسا کرین کہ آنکھہ بند کر کے چلنا کہین اور دیکھین کہ دونو پاؤن کے قدم برابر رکھہ سکتا ہے یا نہین ؛

پنجم ری - فلکس یعنی منعکس حرکتون کی آزمایش - تھوڑے ہی عرصہ سے عصبی بیماریون کے متعلق چند اہم علامتین دریافت ہوئی ہین جنکو اسپائی - نل ری - فلکس کہتے ہین یعنی نخاعی منعکس حرکتین چنانچہ اِن علامتون کی نسبت یہ دیکھا جاتا ہے کہ موجود ہین یا نہین یا زیادتی پر ہین یا کمزور ہوگئی ہین ؛ اِن ری - فلکش علامتون کو دو جماعتون پر تقسیم کیا ہے -

اول سو - پر - فی - شی - ال (بالائی) یا اِش - کن (جلد) ری - فلکش ؛

دوم ڈیپ (گہرا) یا ٹن - ڈون ری - فلکش ؛ سو - پر - فی - شی - ال ری - فلکش حرکتین اُسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب ~~کسی مقام کی جلد پر اعصاب~~ (سن - سو - ری نرو) کے ذریعہ نخاع کو پہونچے اور ٹن - ڈن ری - فلکش کیحرکت اُسوقت پیدا ہوتی ہے کہ جب کسی مسل کے ٹن - ڈون کو ٹہونکتے ہین -

تشریحات ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ری - فلکش حرکتین کیونکر پیدا کیجاتی ہین اور اُن کے معنی کیا ہین ؛

اول سو-پر-فی شی-ال ری-فلکس حرکتین

نام ری-فلکس حرکت کے	یہ حرکت کیونکر پیدا کیجا سکتی ہے	اس حرکت سے کس قسم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے	وہ موقع نخاع کا جہاں سے اُس ری-فلکس حرکت کا تعلق ہے
پلان-ٹر ری-فلکس	پاؤن کے تلوے کو گدگدی کرنے سے	پاؤن کی اُنگلیان حرکت کرنے لگتی ہین یا اُنگلیان اور پاؤن یا اُنگلیان اور ٹانگ حرکت مین آتی ہے	پہلا-دوسرا اور تیسرا سیک-رل نروس
گلو-ٹی-ال ری فلکس حرکت	چوتڑ کی جلد پر خراش پیدا کرنے سے	گلو-ٹی-ال مسلس سُکڑ جاتی ہین۔	چوتھا اور پانچوان لم-بر نروس
کریماس ٹی-رک ری-فلکس	رانکے اوپر اور اندر کی جلد پر خراش پیدا کرنے سے	انثیین سکڑ کر اوپر کو چڑھ جاتی ہین	پہلا اور دوسرا لم-بر نروس
اب-ڈا-مے-نل ری-فلکس	شکم کی جلد پر پسلیون کے کنارون اور پو-پارٹس لی-گے-منٹ سے اوپر خراش پیدا کرنے سے	شکم کے عضلات کے اوپر یا نیچے کے حصے سکڑ جاتے ہین	آٹھوین سے بارہوین ڈارسل نروتک
اپی-گس-ٹرک ری-فلکس	پانچوین اور چھٹی پسلیون کے مابین کی جگہہ پر پسینہ کو ٹھونکنے سے	فم معدہ کے اُسی جانب قدرے دب جاتی ہے کیونکہ شکم کے ریکٹس مسل کے سبب اوپر کے ریشے	چوتھے سے چھٹے یا ساتوین ڈارسل نروتک -

			اُس حرکت سے سُکڑ جاتے ہین -
اِسکا - پیو - لر ری فلکس	دونو اِسکا - پیو - لا ہڈیون کے ما بین تحراش پہونچانے سے	بغل کی پچھلی لپیٹ سُکڑ جاتی ہے یا اِسکا - پیو - لا کے چند مسل کہچ جاتے ہین -	چھٹے یا ساتوین سر - وای - کل نرو سے لیکر دوسرے یا تیسرے ڈار - سل نرو تک -

ڈیپ ری - فلکس

نام ری فلکس حرکت کے	یہ حرکت کیونکر پیدا کیجا سکتی ہے	اِس حرکت سے کس قسم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے	وہ موقع نخاع کا جہان سے اُس ری - فلکس حرکت کا تعلق ہے -
نی - جرک	ایک ٹانگ دوسری پر یا عامل کی کلائی پر لٹکتی ہو اور عامل پے - ٹے - لا کے ٹن - ڈن کو اپنے کہڑے ہاتھہ سے ٹہونکے اور یہ حرکت پے - ٹے - لا کے اوپر جو عضلہ کواڈ - رسی پس کا ٹن - ڈن ہے اُسپر بھی ٹہونکنے سے پیدا	ٹہونکنے سے ٹانگ دفعتہً اوپر کو کہچ جاتی ہے	دوسری اور تیسری لم - بر نرو -

	ہوسکتی ہے ۔		
انکل سکلونس	یہ حرکت اِسطور سے پیدا ہوسکتی ہے کہ بیمار کے نے ۔جاینٹ کو یاتو پھیلا یا قدرے خم کرین تب پاؤن کے تلوے کے سامنے کے حصہ پر جلد اور زور سے دباتے سے تاکہ پنڈلی کے عضلے کھچ جاوین یہ حرکت پیدا ہوسکتی ہے مگر اُس دباؤ کو کچھہ عرصہ تک جاری رکھنا چاہئے	جبتک تلوے پر ہاتھہ کا دباؤ جاری رہتا ہے تبتک ٹخنے کا جوڑ کانپنے لگتا ہے اور دباؤ کے ہٹاتے ہی فوراً کانپنا بند ہوجاتا ہے ۔ اگر حرکت بہت تیز ہو تو ساری ٹانگ کانپنے لگتی ہے بلکہ دوسری ٹانگ بھی کانپنے لگتی ہے ۔	پہلے سک-رل نرو سے لیکر تیسرے تک

ماہیت سو-پر-فی شیئل

اور

ڈیپ-رِی فلکس حرکتون کی

واضح ہو کہ سو-پر-فی شیئل ری-فلکس حرکتین نخاع کے خاص خاص حصون سے تعلق رکھتی ہین چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ تحریک پہلے حس کے نَرْو یعنے پچھلی جڑ کے ذریعہ نخاع کے گرے-مے-ٹر مین واصل ہوتی ہے - اب وہان سے حرکت کے عصب یعنے سامنے کی جڑ کے ذریعہ گزر کر جس عضلے پر وہ عصب پھیلا ہے

اُسمین تشنج پیدا کرتی ہے - پس اس ترکیب سے ایسے ری - فلکس حرکتین پیدا کیجا سکتی ہین جنکے مرکز نخاع کے قریب ہر ایک حصہ مین موجود ہین تو ان حرکتون کے ہونے یا نہونے یا شدید ہو جانے سے نخاع کے خاص خاص حصہ کیحالت اور نیز اُن اعصاب کی حالتون سے بہی عمدہ واقفیت پیدا ہو سکتی ہے جن کا تعلق نخاع کے اُن حصون سے ہے *

ڈیپ - ری - فلکس حرکتون مین صرف دو ہی حرکتون کا بیان اس موقع پر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے ایک تو پے - ٹے - لر ری - فلکس اور دوسری انکل کلونس یاد رہے کہ پے - لے ٹے - لر ری - فلکس حرکت صحت کیحالت مین قریب ہمیشہ موجود ہوتی ہے - سو مین صرف ایک آدہ مین شاید موجود نہو * اس حرکت کے موجود ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس حصہ نخاع مین جس سے لم - بر - پلاک سس کے اعصاب نکلنے مین عصبی کیفیت کا سلسلہ جاری ہے اور جب وہ حرکت جاتی رہتی ہے تب یا تو خاص عضلات کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جاتی ہے یا اُس عصب کے اگلی جڑ مین کوئی بیماری ہوتی ہے یا نخاع کے اگلے ہارن کے ٹکڑے اُبہار کے کیسے لاغر ہو جاتے ہین جیسے بچون کے پے - را - لی - سس یا جوانون کے نخاعی پے - را - لی - سس مین ہوا کرتا ہے یا نخاع کے حس بخشنے والے حصہ مین کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جیسے لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری مین ہوا کرتی ہے اور یہ ضرور یاد رہے کہ اسی - لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری مین پے - ٹے - لر ری - فلکس کی حرکت جاتی رہتی ہے اور یہی علامت اِس مرض کی دیگر اہم علامتون کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی پیدا ہوتی ہے مگر ہان شاذ و نادر ایسا بہی ہوتا ہے کہ لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری میز کہ جب لے - ٹے - رل اسکلے - رو - سس بہی اسکے ساتھ شامل ہوتی ہے

پے۔لے ٹے۔لر رہی۔فلِکس کی حرکت جاری رہتی ہے بلکہ بہت شاذ و نادر
اِس مرض مین وہ حرکت بہت بڑہ بھی جاتی ہے ٭ علاوہ لو۔کو۔مو۔ٹو
اٹاک۔سی کے پے۔ٹے۔لر رہی۔فلِکس کی حرکت اُس صورت مین بھی
جاتی رہتی ہے کہ جب نخاع کی کمر کا حصہ بہت ہی گلجاتا ہے جیسے مائی۔لائی ٹس
مین ہوا کرتا ہے ٭

اب اسباب کا بیان کیا جاتا ہے کہ کن بیماریون مین ٹیپ۔ری فلِکس
حرکت بڑہ جاتی ہے ٭ پس واضح ہو کہ انکل۔کلو۔نس کی حرکت تندرستی کیحالت
مین پیدا نہین کیجا سکتی پس اسکا پیدا ہونا نشان بیماری کا ہے ٭ جب نخاع کے
انٹی۔رو۔لے۔ٹے۔رل کا۔لم (اگلا اور بغلی کا۔لم) مین بہت ہی خرابی
اسکلے۔رو۔سس کی پیدا ہو جاتی ہے تب انکل۔کلو۔نس کی حرکت بھی شدت
سے پیدا ہوتی ہے۔اور جب یہ بات ہوتی ہے تب اس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ نخاع کے لے۔ٹے۔رل کا۔لم مین بہت ہی اسکلے۔رو۔سس ہو گیا
ہے مگر جب دماغی خرابی سے ہے۔مے۔پلی۔جیا ہو جاتا ہے تب بھی بعضدفعہ
انکل۔کلو۔نس کی حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور بعضدفعہ پے۔را۔پلی۔جیا
کی بیماری مین بھی حرکت مذکور پیدا ہو جاتی ہے بعضدفعہ مرگی کی نوبت کے
گزرجانے کے بعد چند منٹ تک ٹیپ۔ری فلِکس اور انکل۔کلو۔نس
دو نو حرکتین پیدا کیجا سکتی ہین ٭

مقالہ چہارم

امراض دماغی

اول سے - فی - لل - جیا

اگرچہ دماغ کی ہر ایک حاد اور مزمن بیماریوں میں درد سر ہوا کرتا ہے پھر بھی سر کا درد از خود بھی پیدا ہو جاتا ہے - یہ درد دو قسم کا ہوتا ہے یا تو بیرونی یا اندرونی۔

اول بیرونی جب سر کے عضلوں میں درد ہوتا ہے تب اکثر آک - سی - پے - ٹو فران - ٹے - لِس اور ٹم - پو - رل - مسلس یعنی مبتلا ہوتے ہیں + پہچان اسکی یہ ہے کہ یہ درد سارے سر میں ہوتا ہے اور دبانے یا ابرو یا جبڑوں کو حرکت دینے سے اسکو زیادتی ہوتی ہے - سبب اسکا سردی ہے +

علاج اسکا ریشہ [illegible] کا سا ہو تو زکام کا سا علاج کریں اور جو مزمن ہو تو کرانک رو - ما - ٹے - زم کے علاج سے اسکو فائدہ ہوتا ہے + جو جھلی کھوپڑی کی ہڈی پر چپاں ہے دپے - ری - کرے - نیم) بعضے دفعہ اسمیں درد ہوتا ہے پہچان اس قسم کے درد کی یہ ہے کہ یہ درد اکثر ایک ہی جگہ پر محدود رہتا ہے اور اگر زور سے دبائے تو اسکو زیادتی ہوتی ہے لیکن عضلوں کو حرکت دینے سے اسپر کچھ بھی اثر پیدا نہیں ہوتا +

سبب اس درد کا آتشک ہے اور علاج اسکا مثل آتشک کے کرنا چاہئے + بعضے دفعہ چشمخانہ کے اندر کے گوشہ اور ناک کے اُسی جانب کے اعصاب میں درد ہوتا ہے اور ایک ہی مقام پر قائم رہتا ہے جس سے بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر کی اُس جگہہ پر گویا کسی نے میخ ٹھونک دی ہے - اصطلاح میں اس سر درد کو کلے - وَس - ہسٹے - ری کس

بولتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر اور چہرہ کے ایک ہی جانب (اکثر دہنی)
پر یہ درد ہوتا ہے - اصطلاح مین اس سر درد کو ہیمی - کرینیا بولتے ہین - یاد
رہے کہ یہ درد مثل انٹرمٹنٹ فیور کے اکثر باری سے ہوا کرتا ہے چنانچہ اس
کی نوبت سورج کے ساتھہ شروع ہوتی ہے اور جون جون آفتاب بلند ہوتا جاتا ہے
درد کو شدت ہوتی جاتی ہے اور جون جون سورج ڈہلتا جاتا ہے اُسکو تخفیف ہوتی جاتی
ہے اور بعد غروب آفتاب درد موقوف ہوجاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا
ہے کہ پہلے تو یہ درد نوبتی ہوتا ہے اور تب برابر یکسان رہتا ہے - اور یہ بیماری
عورتون کو بہ نسبت مردون کے زیادہ ہوتی ہے اور جوانون کو بہ نسبت بوڑہون کے
اور بعض دفعہ یہ درد نہایت شدید ہوتا ہے اور بوقت اکل و شرب یا گفتار کے
اور ہوا لگ جانے سے ہی شروع ہوجاتا ہے +

سبب اسکا میلیریا اور **علاج** بھی اسکا مثل تپ لرزہ کے کونین اور
سنکھیا سے کرتے ہین +

دوم اندرونی - یہ درد سر تین قسم کا ہوتا ہے - اوّل سے - فے - بلجیا
کن جشن - لے - وا جسم کی تین حالت مین اس قسم کا درد پیدا ہوتا ہے ایک تو
جب مزاج دموی ہوتا ہے - دوسرے مزاج نازک اور چڑچڑا اور تیسرے بلغمی اور کمزور -
چنانچہ جب اس قسم کا درد دموی مزاج کو ہوتا ہے تب ایک میہیاسا درد سارے سر
اور خاصکر پیشانی اور سر کے پیچھے ہوتا ہے - چہرہ بھرا بھرا یا ہوا اور آنکھین سرخ ہوتی
ہین - ورید ین خون سے پُر اور نبض ممتلی ہوتی ہے - جب اس قسم کا درد نازک مزاج
آدمیون کو ہوتا ہے تو آنکھون کے سامنے چنگاریان اور مکھیان اُڑتی سی نظر آتی ہین
کانون مین طرح طرح کی آواز سنائی دیتی ہے - اطراف سرد ہوتے ہین - نبض بیچ کمزور
اور خون سے پُر نہین ہوتی - اور جب یہ درد کمزور اور ایسے آدمیون کو ہوتا ہے کہ جنکا

خون پتلا پڑگیا ہو - تب جسم زرد لبین زبان اور مسوڑے پھیکے پڑجاتے ہین ہاتھہ پاؤن سرد ہوتے ہین - دل وہڑکنے لگتا ہے دونو جانب کے - دائیں آرٹری شدت سے تڑپنے لگتی ہین - نبض کمزور اور سریع ؛

علاج - دموی مزاج کا علاج اسطور پر کرنا چاہئے جس طور پر پہلے - تہوڑا لکہنے زیادتی خون کا علاج پیچہے بتلایا گیا ہے ؛ اور نازک مزاج کے علاج کے باب ... کو یہ صلاح دین کہ رنج وغم دل سے دور کردے ... کو درست رکہے اور رفع قبض کے لئے ہلکے مسہلات سے اصلاح شکم کرین اور جسم مین خون کی کمی ہو تو انیمیا یعنے کمی خون کا علاج کرین جیسا کہ پیچہے بتلایا گیا ہے ؛

دوسری قسم کا اندرونی درد سر وہ ہے جو معدہ یا امعا کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے علامات اسکی یہ ہین کہ اکثر یہ درد ایک ہی جگہہ پر قائم رہتا ہے مثلاً دائین کنپٹی دہنی آنکہہ یا پیشانی پر اور اکثر صبح کیوقت جسوقت بیمار بستر سے اوٹہتا ہے شروع ہوتا ہے اور اگر خفیف ہو تو دو پہر تک ... بجے صبح تک رہتا ہے اور جو زیادہ تر شدید ہو تو پہلے سارے سر مین ایک بہاری درد معلوم ہونے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک ہی مقام پر قائم ہو جاتا ہے ساتہہ ہی اسکے بیمار کا جی متلاتا - آروغ ترش آتے اور قے ہوتی ہے - مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہین - بصارت دہندلی ہو جاتی ہے اور کانون کو باجے بجتے سے سنائی دیتے ہین - جب بیمار کو کہلکر قے ہو جاتی ہے تب بعضدفعہ یہ درد رفع ہو جاتا ہے - یہ درد کئی گہنٹے سے ... ایام روز تک رہ سکتا ہے اور جب پیدا ہو جاتا ہے تب نوبت بنوبت ظاہر ہوتا رہتا ہے اور مریضکو نہایت تکلیف دیتا ہے ؛ بعضدفعہ شکم مین کثرت سے ریح ہوتی ہے اور جب کہلکر ڈکار آجاتے ہین تب درد کو افاقہ ہو جاتا ہے ؛

اسباب - معدہ یا امعا کی خرابی بار بار تیز جلاب کا لینا جس سے ...

کمزور ہوجاتے ہین ۔ اِس قسم کا دردسر ایام حیض سے پہلے اور پیچھے ہوا کرتا ہے ۔

علاج ۔ سوڈا ہمراہ نکس وامیکا یا برومائڈ آف پوٹاشیا کے دیوین ۔ غذا کا معقول بندوبست کرین صبح و شام کی ہواخوری کی تاکید کرین ۔ اگر سبب قوی ہو تو بیماری کو قے کرا دین ۔ اور جب یہ درد ہٹیلا ہو تو ہر روز صبح کیوقت ایپی کے ۔ کوانا کھلا کر قے کروانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اور قے کے ذریعہ بہت سا صفرا خارج ہو تو ان گولیون کو رات کیوقت کھلا دین ۔

نسخہ ۔ کیا ۔ لومل ایک گرین ۔ پل ات کا ۔ لوسنتھ اینڈ ہایو ۔ ٹے ۔ مش ۸ گرین ~~۔۔۔~~ اف کے ۔ ری ۔ ری ایک قطرہ ۔ سبکو ملا کر دو گولیان بنا دین ۔ شکم مین نفخ بہت ہو تو کریو ۔ زوٹ یا روغن تارپین کا استعمال کرین ۔ بعض دفعہ جب درد کے ابتدا مین ۵ سے ۱۰ گرین تک کار ۔ بونٹ اف امو ۔ نیا ہمراہ پانی کے پلایا جاتا ہے تو درد رک جاتا ہے ۔

تیسری قسم کا درد یا تو سارے دماغ مین ہوتا ہے یا دماغ کے اندر کسی خاص حصہ مین قائم ہوتا ہے اور اسمین شاید ہاضمہ بھی بگڑ جاوے مگر قے کے ہونے سے اسکو افاقہ نہین ہوتا اور کبھی تو زیادہ اور کبھی کم ہو جاتا ہے لیکن ایسا اکثر شاذ ہوتا ہے کہ بالکل جاتا رہے ۔ اِس قسم کا دردسر اکثر دماغ کی بیماری مین ہوتا ہے ۔

علاج ۔ اِس دردسر کا خاص بیماری پر منحصر ہے ۔

واضح ہو کہ کل دردسر کا ~~علاج کامل سکی تشخیص~~ پر منحصر ہے کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو صرف درد ہوتا ہے لیکن امتحان کیجئے تو وہ مسلول پایا جاتا ہے ۔

دوم در لے گو

یعنی

دوران سر

یہ وہ حالت ہے جسمین تہوڑے عرصہ کے لئے چکر سا آجاتا ہے اور مریض گرنے پر ہوجاتا ہے - ارد گرد کی اشیا گہومتی ہوئی معلوم ہوتی ہین مریض ایک دو لمحہ کے لئے اپنے کو قائم نہین رکہہ سکتا اور جب کسی شے کا سہارا پاتا ہے تو گرنے سے بچ جاتا ہے اور فوراً بیٹہہ جاتا ہے دوران سر کی شدت اور اقسام مین بڑا فرق ہے * چنانچہ بعض دفعہ صرف بیمار کو لغزش آجاتی ہے اور سر بہت تہوڑا گہومتا ہے اور بعض وقت دوران سر بہت اور لغزش تہوڑی اور کبہی آنکہون کے بند کرنے سے تخفیف ہوجاتی ہے اور کبہی اسکا خلاف ہوتا ہے - دوران سر کی نوبت اکثر درد سر کے بعد ہوا کرتی ہے - یہ مرض بوڑہون کو اکثر ستاتا ہے اور دماغ کے کسی مرض کی ابتدائی علامتون مین سے یہ ایک نہایت بہاری علامت ہوتی ہے اور جب سر بار بار گہومتا ہے تب ایک اندیشناک علامت ہوتی ہے کیونکہ اس سے اکثر ہوش و حواس کا خلل اور عصبی مادہ کا نقصان ثابت ہوتا ہے *

اسباب - جب دونو آنکہون کی بینائی خط متوازی پر نہین ہوتی یا جب کانون مین بیماری ہوتی ہے اور ایک کان بہرا ہوجاتا ہے تب یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے مگر اکثر اوقات حالت کمزوری مین سر گہومنے لگتا ہے چنانچہ جب کسی شدید بیماری سے مریض رو بصحت لانے لگتا ہے تب اُس حالت کمزوری مین کہڑے ہونے کے وقت بیمار کا سر گہومنے لگتا ہے - اور اسوقت بہی سر گہومنے لگتا ہے کہ جب خون مین کسی قسم کا زہر سرایت کرجاتا ہے مثلاً زیادہ

شراب کا پینا یا افیون کا کہانا یا جب کوئی ایسا شخص ہنا کو پیتا ہے تو جس نے
پہلے کبھی نہ پیا ہو - بعض دفعہ جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے یا امعا مین کسی طرح کی خراش
ہوتی ہے تب بھی سر گہومنے لگتا ہے اور جگر کی خرابی اور گردہ کی مزمن بیماری
خاصکر وہ کہ جسمین پیشاب کے اندر البیومن ہوتا ہے اور دل کی بیماری کے
سبب بھی دوران سر ہو جاتا ہے اور جب دل کے دہانے بطن کی دیوارین کمزور
ہو جاتی ہین یا اُنمین کسی قسم کی بیماری ہوتی ہے تب بھی یہ مرض لاحق ہوتا ہے
کیونکہ اون کی ان حالتونمین دماغ کا خون مرکب کرتا ہے - کثرت مجامعت سے
بھی آدمی کا سر گہومتا ہے اور عورتون کو جب کثرت سے خون حیض آتا ہے
تب دوران سر ہو جاتا ہے اور عرصہ دراز تک بچہ کو دودہ پلانے سے بھی
یہ بیماری ہو جاتی ہے خاصکر جب ایام رضاعت مین ماہ بماہ حیض بھی آتا
ہے جب دماغ کے دوران خون مین کسی طرح کی خرابی پیدا ہوتی ہے تب اکثر
دوران سر ہو جاتا ہے چاہے اُس خرابی کے باعث دماغ کا دوران خون تیز ہو جائے
یا ہے سست مرگی کے قسم خفیف مین جسکو اصطلاح مین پٹی مال کہتے ہین
ہی دو علامتین بیماری ہوتی ہین یعنے ایک تو دوران سر اور دوسرے غشی اور دوران
سر سکتہ اور فالج کے اکثر ایک علامت منذرہ ہوتا ہے اور بوڑہون کو بلا کسی
اور علامت کے اکثر نوبت بنوبت دوران سر ہوا کرتا ہے اور بڑہاپے مین
جب دماغ کی شرائین کے پردہ مین بیماری ہو جاتی ہے تو اُس سبب سے بھی
سر اکثر گہومنے لگتا ہے اور جسم مین جب نقرس کی بیماری کا زہر ہوتا ہے تب بھی
گاہے گاہے سر گہومنے لگتا ہے ۔

علاج - چونکہ دوران سر کا بیمار اکثر کمزور ہوتا ہے اسواسطے ادویات مقوی
و دافع تشنج کو کام مین لانا چاہئے - لیکن بیمار کا مزاج اگر دموی ہو اور سر گرم

اور سر کی رگین تڑپتی ہین اور مریض کے کانون مین بھن بھن کی آواز پیدا ہوتی ہو تو غذا کم کردین - حرکت سے احتراز کرادین مسہلات کا استعمال کرادین کانون کے پیچھے پلسٹر لگا دین یا گردن پر سی ٹن لگا کر مواد جاری رکہین ۰۰ برعکس اسکے انیمیا کی علامت موجود ہو اور بسبب کثرت کار یا کمی غذا کے باعث عدبی ضعف پایا جاوے کاڈ - لیور - آئیل اور کونین اور مرکبات فولاد کا استعمال کرین اور غذا مقوی دین بڑھاپے مین جو تہوڑے عرصہ کے لئے گا ہے گا ہے دوران سر ہوا کرتا ہے اسکو کرو - سیو - سیب - لی - مسٹ اور ٹنکچر آف پارک سے بڑا فائدہ ہوتا ہے چنانچہ **نسخہ** ہائیڈرار - بج - رائی پر - کلو - رائی - ڈرم ایک گرین ۰۰ گلای - سی - ریئن ایک آونس ۰۰ کمپاونڈ ٹنکچر آف سن - کونا ۳ آونس ۰۰ پے - پر - مینٹ آئیل - ۵ بوند ۰۰ سبکو ملاکر بمقدار ایک ڈرام کے ہمراہ دو آونس پانی کے دن مین تین دفعہ پلادین ۰۰

سوم اِن - کف - لای ٹس
یعنی
دماغ اور اُسکے پردون کا انفلامیشن

اِس بیماری کو فری - نائٹ - ٹس بھی کہتے ہین

علامات - یہ مرض کئی طور سے شروع ہوتا ہے چنانچہ بعض دفعہ سر مین شدت کا درد اور ہذیان ہوتا ہے اور تب یہ مرض شروع ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بیمار کا جی متلاتا ہے صفراوی قئے ہوتی ہے اور شدت سے قبض رہتا ہے اور تیسرا طور اِس بیماری کے شروع ہونے کا یہ ہے کہ پہلے سارے جسم مین تشنج ہوتا ہے

اور چوتہا طور یہ ہے کہ اس مرض کے شروع ہونے سے پہلے بیمار کی زبان بند ہو جاتی ہے ﴿ اس مرض کی علامتین دو درجہ مین تقسیم ہو سکتی ہین - ایک اس سٹیج آف اِک - سایٹمنٹ دوسرا اس سٹیج آف کولپس ﴿
چنانچہ اس سٹیج آف اِک - سایٹمنٹ یعنے درجہ جوش و جذبہ کی علامتین یہ ہین -

جب یہ بیماری کامل طور پر ظاہر ہوتی ہے تو سر مین نہایت شدت کا درد ہوتا ہے کنپٹی اور گلو کی شرائین تڑپتی ہین - چہرہ سرخ آنکہین سرخ پتلیان سکڑی ہوئین اور چہرہ خوفناک ہوتا ہے - بیمار کو روشنی اور آواز کی برداشت نہین ہوتی نیند جاتی رہتی ہے بے خوابی ستاتی ہے - نہایت شدت کا ہذیان اور تشنج ہوتا ہے جسم گرم اور خشک مگر حرارت جسم کی ۱۰۲ درجہ سے زیادہ نہین بڑہتی - نبض سخت اور سریع بعضدفعہ پُر اور بعضدفعہ باریک - زبان یا تو سرخ اور خشک یا اوسپر سفید فر لگا ہوا ہوتا ہے - تشنگی بشدت اور غثیان اور صفراوی قے ہوتی ہے اور پاخانہ شدت سے قبض رہتا ہے - یہ علامتین جوش اور جذبہ کی ایک سے تین روز تک رہکر شدت اس بیماری کی رفتہ رفتہ کم ہونے لگتی ہے اُسوقت اِس سٹیج آف کولپس یعنے درجہ ردی کی علامتین شروع ہو جاتی ہین کہ جسمین بیمار کمزور ہونے لگتا ہے اور ہذیان کے عوض اب آہستہ آہستہ بڑانے لگتا ہے - سماعت اور بصارت کم ہو جاتی ہے پُتلیان بے حرکت رہتی ہین - عضلے پہڑکنے لگتے ہین - ہاتہون کی اُنگلیان کانپتی ہین - پاخانہ بے معلوم نکلجاتا ہے اور کبہی کبہی پیشاب بند ہو جاتا ہے - بیمار سرد پسینے سے مرتق ہو جاتا ہے آخر کار بیہوش ہوکر مرجاتا ہے ﴿

واضح ہو کہ اس بیماری کے ابتدا مین اکثر قے ہوا کرتی ہے اور یہ ایک ایسی بیماری علامت اس مرض کی ہے کہ ہم ذیل مین ایک نقشہ درج کرتے ہین جس سے فرق

درمیان اُس قے کے جو دماغ کی بیماریون مین ہوتی ہے اور اُسکے جو معدہ اور جگر کے مرضونمین ہوا کرتی ہے معلوم ہوجاوے ÷

قے دماغ کی بیماری کے سبب	قے معدہ یا جگر کی بیماری کے سبب
۱- اس قے سے پہلے تہوڑا یا بالکل نہین جی متلاتا ہے اور قے بے معنی ہوتی رہتی ہے اور خلو معدہ مین بہی جاری رہتی ہے اور ~~حرکت سے اُسکو شدت ہوتی ہے~~ ÷	۱- قے سے پہلے تہوڑا بہت جی متلاتا ہے جو بعد استفراغ کے تہوڑے عرصہ کے لئے رفع ہوجاتا ہے لیکن کہانا کہاتے ہی پہر لوٹتا ہے
۲- اسمین جگر یا معدہ کا مقام نہین دکہتا ہے- دبانے سے تکلیف نہین ہوتی ہے ÷	۲- اسمین جگر اور معدہ کا مقام دکہتا ہے اور دبانے سے قے کرنے کو طبیعت چاہتی ہے ÷
۳- اسمین نبض سخت ہوتی ہے اور جلد نہین چلتی -	۳- اسمین نبض سریع اور کمزور ہوتی ہے-
۴- زبان صاف اور نفس مین بدبو نہین ہوتی آنکہین یا تو صاف یا سرخ ہوتی ہین اور اسمین ابتدا ہی سے دردسر ہوتا ہے	۴- زبان میلی نفس سے بدبو آتی ہے- آنکہین اکثر زردی مایل ہوتی ہین اور جب اسمین دردسر ہوتا ہے تو پیچہے ہوتا ہے اور قے سے پہلے نہین ÷
۵- اسمین اکثر شدت سے قبض ہوتا ہے	۵- شکم مین پیچش ہوتی ہے دست آتے ہین اور پاخانہ سفید رنگ کا آتا ہے ÷
۶- اسمین بلا کوشش کے خودبخود قے	۶- ام ابکائیان آتی ہین اور منہہ سے پانی

آتا رہتا ہے +	ہوتی رہتی ہے اور منہہ سے پانی نہین آتا ہے -
۷ - فم معدہ پر رائی کی پٹی یا پلسٹر کے لگانے سے غثیان کم ہوجاتا ہے +	۷ - اسمین گردن پر پلسٹر کے لگانے سے غثیان کم ہوجاتا ہے +
۸ - غذا کی طرف سے طبیعت کو بالکل نفرت ہوجاتی ہے -	۸ - اسمین غذا کی طرف سے طبیعت کو نفرت نہین ہوتی بلکہ رغبت ہوتی ہے -

نتائج - جب نتیجہ اس مرض کا موت ہوتا ہے تب بیمار بیہوش ہوکر مرجاتا ہے یا نہایت ضعف کیحالت مین تلف ہوجاتا ہے + اور جب مرض رو بصحت لاتا ہے تب یا تو بیمار بالکل تندرست ہوجاتا ہے یا دیوانہ یا مفلوج ہوجاتا ہے +

تشخیص - اس بیماری کو دو حالتون سے فرق کرنا مشکل ہوتا ہے ایک تو اُس ہذیان سے (ڈی - لے - ری - ام) جو بخار مین بعض دفعہ ہوتا ہے اور دوسری ڈی - لے - ری - ام ٹرے - منس سے + اس بیماری مین ہذیان کی علامت عین ابتدا ہی سے پیدا ہوتی ہے مگر بخار کچھہ عرصہ بعد شروع ہوتا ہے بہ نسبت بخار کے ہذیان کے اس مرض کا ہذیان شدید ہوتا ہے اور اس مرض مین نبض نیز سخت اور بے قاعدہ ہوتی ہے بیمار کا جی اکثر متلاتا ہے +

ڈی - لے - ری - ام ٹرے - منس مین نبض ملائم اور سریع ہوتی ہے بیمار ایک جگہہ قایم نہین رہتا اور جلد جلد بکتا رہتا ہے ہاتھہ کانپتے رہتے ہین کچھہ پوچھیے تو جواب اکثر دیدیتا ہے - علاوہ ازین دماغ کے اکیوٹ انفلامیشن مین پیشاب کے اندر ارغنی اور کہاری فاس - فٹ کے قسم کے مرکبات کی زیادتی ہوتی ہے مگر ڈی - لے - ری - ام ٹرے - منس مین کمی + دماغ کے انفلامیشن

مین مرکبات از قسم کلو۔ رائیڈ کے پیشاب مین بہت ہی کم ہوجاتے ہین لیکن سنگرابی کے ہڈیان مین انمین فرق نہین پڑتا +

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش کے امتحان سے دماغ اور اُسکے پردے خون سے پُر نظر آتے ہین + ارک - نائیڈ اور پایا۔ مے۔ ٹر کی باریک رگین خون سے پُر ہوتی ہین اور ان دونو پردونکا رنگ خوب سرخ ہوتا ہے - دماغ کو تراشئے تو اُسپر بے شمار خون کے نقوط پائے جائینگے گویا کسی نے اُسپر خون چھڑک دیا ہے - دماغ کے خمل (کن~~سٹنسیلوشن~~) پیدا ہونیکے باعث سبب بھی پائی جاسکتی ہے اور کسی حصہ دماغ مین ایک یا کئی دبنل بھی پائے جاسکتے ہین - بعض دفعہ کوئی حصہ دماغ کا ملائم بھی پایا جاتا ہے پایا۔ مے۔ ٹر کے نیچے یا دماغ کے بطنون مین سیرم یعنے آب خون پایا جاتا ہے + ڈیو۔ را۔ مے۔ ٹر اس مرض مین بہت کم مبتلا ہوتا ہے + بعض دفعہ دماغ کے کُل پردے موٹے ہوجاتے ہین +

مدت اس بیماری کی ایک یا دو دن تک یا ~~سے تین دن یا اس سے بھی~~ زیادہ عرصہ تک ہوتی ہے +

اسباب - حرارت آفتاب شدت گرمی اور گرمی کا کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوجانا - شدت ریاضت وغصہ وغضب کثرت مطالعہ معدہ مین مواد فاسدہ کا ہونا - کثرت شراب خواری + باہر سے اندر کو انتقال کرجانا امراض گاؤٹ (نقرس) رو۔ ما۔ ٹے۔ زم (وجع مفاصل) اری۔ سے۔ پلے۔ لس (ماشرہ) امراض جدری مثلاً چیچک وغیرہ اور دانتون کا نکلنا - اور یہ بیماری نیو۔ مونیا اور گردون کے امراض کے سبب سے بھی پیدا ہوسکتی ہے +

علاج اس - رچ آف اِک - سائیٹ - منٹ کا - مریض کو مکان مین رکھین کہ جو شور وغل اور روشنی سے محفوظ ہو بعد ازان سر منڈوا

سر دیا برف سے تر رکھین - مریض جوان اور مزاج اُسکا دموی ہو تو شاید فصد بھی
لے سکتے ہین - نہین تو سر کے چارون طرف جونکین لگا دین - اورکیا - لو - مل اور
جلیپ کا جلاب دیوین نہین تو ایک یا دو قطرے کر - ٹن - آئیل ہمراہ شکر کے
مریض کی زبان پر رگڑ دین اور کسٹر ائیل اور ٹرپین ٹائین کا حقنہ بھی کر سکتے ہین ٭
بعد ازان نصف گرین کیا - لو - مل دو یا تین یا چار چار گھنٹہ بعد کھلا دین تاکہ منہہ آ جاوے
اور ٹارٹار - ایمیٹک کا استعمال بھی اُس مقدار مین کر سکتے ہین جس سے قے
ہو مثلاً ٹارٹار - ایمیٹک ایک گرین کے چھٹے حصہ یا چوتھے حصہ کی مقدار مین
جبتک نبض کی تیزی کم ہو گھنٹہ گھنٹہ بعد کھلاتے جاوین اور واسطے امالہ دماغ
کے (کاونٹر - اری - ٹیشن) رانون کے اندر کیجانب یا تو مسٹرڈ پولٹس
یا بلسٹر لگا دین یا پاؤن پر گرم پانی کی بوتلین رکھین ٭ بطور غذا بیمار کو بجز آش
جو یا ساگودانہ اور کچھہ نہ دین ٭

علاج اس - ٹیج آف کو - لیپس کا - جب علامتون کی شدت کم
ہو جاوے اور مناسب بھی سمجھین تو جلاب دین اور سارے سر پر ایک بلسٹر
لگا دین ٭ جب بیمار کیحالت نہایت ردی ہو جاوے تو امو - نیا ایتھر اور
برانڈی کا استعمال کرین اور کھانے کو اغذیہ مقوی مثلاً شوربہ پلا دین اور نگلنے
کی طاقت نہو تو غذا کی پچکاری کرین مثانہ مین پیشاب جمع ہو تو بذریعہ سلائی
کے نکال دین ٭ جب مریض رو بصحت لانے لگے غذا کی احتیاط رکھین اور بذریعہ
ہلکے ملینات کے قبض رفع کرین ٭ اور جبتک صحت کامل نہ ہولے تبتک بیمار کو
اپنے کاروبار مین مصروف نہونے دین - مرض پھر عود کر آوے تو سر پر آب سرد
لگا دین اور دماغ کا امالہ کرین اور تیز جلاب دین ٭

چہارم مے-نن-جائیٹس

یہ مرض دماغ کے پردونکا انفلامیشن ہے -

علامات - جب پردہ ایرک - نائیڈ اور پایا - میٹر مین انفلامیشن ہوتا ہے تو کئی طور پر شروع ہوتا ہے چنانچہ کبھی تو سر مین دفعتاً ایک شدت کا درد ہوتا ہے اور بیمار زور سے چیختا ہے اور تب تشنج ہوجاتا ہے بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ عرصہ تک بیمار کے سارے بدن مین تشنج ہوتا رہتا ہے اور تب یہ بیماری شروع ہوجاتی ہے - اور تیسرا طور اسکے شروع ہونے کا یہ ہے کہ تشنج کے شروع ہونے سے ایک یا دو روز پہلے بیمار کی طبیعت بدمزہ ہوجاتی ہے تھوڑا بہت درد سر رہتا ہے اور غثیان اور قے ؛ اور بعض اکثر تو صریح لیکن بعضدفعہ حالت صحت سے بھی سست ہوجاتی ہے - جب یہ بیماری اچھے طور پر پیدا ہوجاتی ہے تب سر مین ایک نہایت شدت کا تیز درد ہوتا ہے جس سے مریض چیخ اُٹھتا ہے اور ہاتھ پاؤن مارنے لگتا ہے - روشنی اور آواز بری معلوم ہوتی ہے نیند جاتی رہتی ہے اور بیمار دانت پیستا ہے شدت سے ہذیان ہوتا ہے - چہرہ سرخ اور آنکھین پُر آب ہاتھ پاؤن مین تشنج ہوتا ہے اور بعضدفعہ بیمار احول بھی ہوجاتا ہے - اس مرض مین قے اکثر ہوتی ہے - اور پاخانہ قبض - اور جب یہ بیماری مہلک ہوتی ہے تب بیمار حالت بیہوشی مین مرجاتا ہے ؛

جب انفلامیشن پردہ ڈیورامے ٹر مین ہوتا ہے تب درد سر اور بخار ہوتا ہے اور مریض کو مثل تپ لرزہ کے نوبت بنوبت لرزہ ہوتا ہے - ابتدا مرض مین بیمار کے ہوش و حواس مین چندان فرق نہین پڑتا مگر جب بیماری بڑھ جاتی ہے تب بیمار بیہوش ہوکر اس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت کرجاتا ہے ؛

یہ بیماری از خود کم پیدا ہوتی ہے بلکہ کاسہ سر کے ضرب و زخم کے باعث اور کان کے انفلامیشن کے سبب سے اکثر پیدا ہوا کرتی ہے ٭

اسباب - سے - ین - جائیٹس کی بیماری اکثر متعدی بخاروں کی ایک علامت ہوتی ہے یا یہ مرض حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے اور عہد طفلی مین جب دماغ کے پردون کے اوپر مادہ ٹیوبرکل کا پیدا ہوتا ہے تب یہ بیماری ہو جاتی ہے اُسوقت اِسکو ٹیوبرکیولر - من - جائیٹس کہتے ہین ٭

علاج - اِس مرض کا سبب پر موقوف ہے اور علاج مرض فرنی - نائی ٹس کا اِس بیماری مین بھی راست آتا ہے لیکن ٹیوبرکیولر - من - جائیٹس کا علاج مثل اکیوٹ ہائیڈروکفلس کے کرنا چاہیے جسکو دیکھو -

پنجم مرض ہائیڈرو کفلس

یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ (حاد) دوسری سب اکیوٹ اور تیسری کرانک (مزمن) ٭

اول اکیوٹ ہائیڈرو کفلس

علامات - یہ بیماری خاصکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہے اور اِس مرض کی علامتین تین درجون مین منقسم ہین ٭

اول درجہ مین بہتیری علامات دماغ کی کن - جس - چن کی پائی جاتی ہین اور بخار رہا کرتا ہے جسکی آمد و رفت کا کچھ ٹھکانا نہین - بچہ مغموم رہتا ہے اور اسکا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے - حرکت کرنے کے وقت سُستی معلوم ہوتا ہے اور روزمرہ کا کھیل کود اُسکو نہین بہاتا - بعضدفعہ بچہ کی طبیعت مین اسقدر اختلاف

بڑھ جاتا ہے کہ کھیلتے کھیلتے دفعتہً رُک جاتا ہے اور دوڑ کر اپنے سر کو والدہ کی آغوش
مین چھپا لیتا ہے اور ہاتھ سے سر کو پکڑ کر درد سر کی شکایت کرتا ہے یا صرف
یہی کہتا ہے کہ مین اب تھک گیا ہون اور سونا چاہتا ہون اور بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے
کہ سر گھوم جاتا ہے تب بھچک سا کھڑا ہو کر ادھر اُدھر تکتا رہتا ہے جب یہ علامت
رفع ہو جاتی ہے تب یا تو رو دیتا ہے یا ہوش مین آکر پھر کھیل مین مشغول ہو جاتا ہے
بچہ اگر ننھا ہو تو اپنی دائی کو خوف کھا کر لپٹ جاتا ہے - جو بچے چل پھر سکتے ہین وہ
چلتے وقت اپنے ایک پاؤن کو گھسیٹہ لیتے ہین اور رُک رُک کر چلتے ہین - اشتہا
اکثر خراب رہتی ہے اور بعضدفعہ ایسے متلون کہ کھیلتے کھیلتے دفعتہً غذا مانگ بیٹھتا
ہے اور کبھی جب غذا دیجاتی ہے تب انکار کرتا ہے اور بعض اوقات کھاتے وقت
اُبکائیان آتی ہین قے کرنا چاہتا ہے تشنگی اکثر کم ہوتی ہے اور بعضدفعہ اکل و شرب
دونو سے نفرت ہو جاتی ہے - بعضدفعہ صرف کھانے کے بعد ہی بچہ قے کر دیتا
ہے اور کبھی خلو معدہ مین بھی قے ہو جاتی ہے کہ جس سے ایک سبز رنگ کی رطوبت
خارج ہوتی ہے لیکن اس سے کچھ بھی فاقہ نہین ہوتا دو یا تین دفعہ سے زیادہ
قے نہین ہوتی لیکن کئی روز تک متواتر ہوتی رہتی ہے اور سر گرانی اور درد سر
زیادہ ہوتا جاتا ہے شکم اس حالت مین بگڑا رہتا ہے کیونکہ مریض کو ابتدا ہی سے
قبض رہتا ہے اور پاخانہ اکثر کم اور مختلف رنگ کا اور بدبودار آتا ہے جسمین صفرا
ہمیشہ کم ہوتا ہے زبان خشک نہین ہوتی اور کنارے اور نوک اسکی اکثر سُرخ
ہوتی ہے اور درمیانہ حصہ سفید جسم خشک لیکن بہت گرم نہین ہوتا - نتھنین
خشک آنکھین مکدر نبض تیز اور بے قاعدہ - بچہ حالت غنودگی مین رہتا ہے اور
بعضدفعہ دن مین دو یا تین مرتبہ سونا چاہتا ہے لیکن بے چین رہتا ہے اور اچھے
طور پر سو نہین سکتا دانت پیستا ہے - سوتے وقت آنکھین نیم وا رہتی ہین اور

ذرا سی آواز یا کسی قسم کا کھٹکا ہوا نہین کہ خوف کھا کر چونک پڑتا ہے اور بلا سبب
کے بھی بعض دفعہ چونک پڑتا ہے رات کے وقت بتی کی روشنی کی برداشت
نہین ہوتی ایسا ہرگز قیاس نہ کرنا چاہئے کہ یہ ساری علامتین ایک ہی بچہ مین
پائی جاتی ہین اور موجود ہون بھی تو برابر یکسان نہین رہتی ہین اور بچہ کی حالت
ہر لحظہ بدلتی رہتی ہے کیونکہ کبھی تو خوش اور کبھی مغموم رہتا ہے - یہ درجہ اکثر چار یا
پانچ روز تک رہتا ہے اُسوقت مرض کی تشخیص نہو سکے یا علاج سے کچھہ فائدہ
نہ ہو تو دوسرے درجہ کی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین کہ جسوقت یہ مرض لا علاج
ہوجاتا ہے اِس دوسرے درجہ مین بچہ بالکل مغموم اور متفکر رہتا ہے طاقت بیٹھنے
کی نہین رہتی اور ہمیشہ سونا چاہتا ہے آنکھین اکثر بند اور پیشانی پر شکن چڑھا رہتا
ہے - روشنی کی برداشت نہین ہوتی - جسم خشک - چہرہ سرخ اور سر اکثر گرم رہتا
ہے حرکت کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور جبتک بلایا نہ جاوے خوابناک پڑا رہتا
ہے گفتگو باہوش لیکن بہت کم کرتا ہے - مزاج چڑچڑا اور ہمیشہ آہ سرد بھرتا رہتا ہے
یا زور زور سے چیخین مار کر درد سر کی شکایت کرتا ہے - جب رات آتی ہے علامتون
کو زیادہ شدت ہوتی ہے اور بچہ کبھی تو زور زور سے روتا ہے اور کبھی حالت ہذیان
مین بکتا رہتا ہے - نبض کمزور اور آہستہ چلتی ہے - اِس درجہ کے ابتدا ہی مین قے
اکثر موقوف ہوجاتی ہے لیکن اسکے موقوف ہونے سے کہانے پینے کی اشتہا
نہین بڑہتی - پاخانہ بہ نسبت درجہ اول کے زیادہ قبض ہوجاتا ہے اور اجابت غیر
معمولی آتی ہے - رودون سے ریح بالکل دور ہوجاتی ہے اور شکم دب جاتا ہے
جب درجہ سوم اِس مرض کا آتا ہے تب بچہ پر اسقدر غفلت طاری ہوتی
ہے کہ اُس حالت سے اُسکو اُٹھانا دشوار ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ کنول شن ہوکر بالکل
بیہوش ہوجاتا ہے - کنول شن جسم کے ایک جانب پر بہ نسبت دوسری کے

تشنج زیادہ ہوتا ہے اور بعد رفع ہوجانے نوبت کے ایک جانب یا تو کسیقدر یا
بالکل مفلوج ہوجاتی ہے اور دوسری جانب خود بخود حرکت کرتی رہتی ہے۔ یاد رکہنا
چاہئیے کہ کنولشن کیوقت جس جانب مین تشنج زیادہ ہوتا ہے ہمیشہ نہین پر اکثر یہی
جانب تشنج کی نوبت گے بعد مفلوج ہوجاتی ہے۔ جب یہ تیسرا درجہ بخوبی پیدا ہوجاتا ہے
تب بچہ ایک پاؤن پہیلا کر اور دوسرا شکم پر سیکڑ کر بیہوش چت پڑا رہتا ہے۔ ہاتھ
اُسکے تہرتہرانے لگتے ہین اور اُن سے اپنی لب اور ناک کو نوچتا رہتا ہے حتّی کہ خون
نکل پڑتا ہے یا ایک ہاتھ شرمگاہ پر رکہتا ہے اور دوسرے کو اپنے چہرہ اور سر پر
پہیرتا رہتا ہے کبھی تو سر سرد اور کبھی گرم اور کبھی چہرہ سرخ اور کبھی پہیکا رہتا ہے نبض
سریع اور پُر اور نہایت کمزور چلتی ہے آخر کار صرف قلب پر ہاتھ رکہنے سے نبض کی
حرکت محسوس ہوتی ہے اب پتلیان بے حس اور پہیلجاتی ہین اور روشنی بُری معلوم
نہین ہوتی۔ حالت بیہوشی مین بچہ کا مُنہ خود بخود حرکت کرتا رہتا ہے گویا کوئی چیز
چبا رہا یا نگل رہا ہے۔ بعضدفعہ ایک ہی مرتبہ کنولشن ہوکر بیمار راہی ملک عدم کا
ہوجاتا ہے یا چند روز تک زندہ بہی رہ سکتا ہے اور تب علامات ردّیہ ظاہر ہوکر
بچہ کو ہلاک کرڈالتی ہین۔ یاد رکہنا چاہئیے کہ اکیوٹ ہائیڈرو کیفلس جسطور سے بیان
کیا گیا ہے ہمیشہ اُسیطور سے ظاہر نہین ہوتا بلکہ ہر مریض مین کچہہ نہ کچہہ فرق ضرور
پایا جاتا ہے مثلاً کیسیکو بہ نسبت دوسرے کے کنولشن ابتدا ہی مین ہوجاتا ہے اور کیسیکو
سارے جسم مین اور کیسیکو صرف ایک ہی طرف ہوتا ہے اور کیسیکو بعد کنولشن کے فالج
ہوجاتا ہے اور کیسیکے ہاتھ پاؤن کہچکر اینٹہے ہی رہتے ہین علاوہ برین کبھی تو بیہوشی
رفتہ رفتہ طاری ہوتی ہے اور کبھی دفعتہً ہوجاتی ہے اور کوئی بیمار عرصہ تک بیہوش
رہتا ہے اور کوئی جلد مرجاتا۔ لیکن علامتون کے ایسے اختلافات سے اِس مرض
کی تشخیص مین غلطی نہین ہوتی ؀

علامات منذرہ - قبل از ظاہر ہونے اس مرض کے ہفتون یا مہینوز پہلے بچے کی طاقت گہٹتی جاتی ہے اور وہ لاغر ہوتا جاتا ہے اور گاہے گاہے اُسکو بخار بہی آجاتا ہے کسیقدر کہانسی ہوتی ہے بہوک مرجاتی ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور گاہے گاہے اِدہر اُودہر ہاتہہ پاؤن مین درد بتلاتا ہے اور کبہی درد سر کی شکایت کرتا ہے آخرکار بچہ کیحالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے اور بخار زیادہ ہوتا جاتا ہے اور طبعیت بیمار کی سُست ہوجاتی ہے - لیکن اب سر کی شکایت نہین کرتا مگر دفعتہً کسی رات کو بے چین ہوجاتا ہے اور تب کنولشن ہونے لگتا ہے اور تہوڑے ہی عرصہ بعد یہ مرض خود ظاہر ہو پڑتا ہے *

صورت حال تشریح بعد وفات - بعد وفات کے دماغ کو کہولنے سے اُسکے پردے سفید یا مکدر نظر آتے ہین اور زرد رنگ کا ملف اور دماغ کے پردون اور دیگر اعضاے اندرونی مین ٹیوبرکل کے چہوٹے چہوٹے دانے پائے جاتے ہین اور بطون دماغ مین آب خون پایا جاتا ہے *

تشخیص - کوئی بچہ خاصکر اگر وہ مسلول الوالدین کے نطفہ سے ہو بلا کسی ظاہر سبب کے ہفتون یا مہینون سے بیمار ہو اور جب کبہی خوابناک یا سُست معلوم ہو اور کہانسی کی شدت ہو تو اسصورت مین اکیوٹ ہائیڈرو کیفلس ہوجانے کا دل مین شک پڑنا چاہیے کیونکہ تہوڑی تہوڑی اور متواتر خشک کہانسی اس مرض کے ابتدا مین اکثر ہوا کرتی ہے اور اِس بات مین شک ہو تو یہ دریافت کرین کہ بچہ کو کبہی قے ہوتی ہے یا نہین اور یہ معلوم کرین کہ پاخانہ کا کیا حال ہے اور نبض کی ضربان کی طاقت یا تواتر اگر کم و بیش ہو تو اُس سے اس مرض کے پیدا ہونے مین کچہہ شک نہ کرنا چاہیے *

اِس مرض کو ابتدا مین بچون کے ریمٹنٹ فیور سے فرق کرنا مشکل ہوتا ہے

چنانچہ اس بیماری کے شروع مین ہمیشہ قے ہوا کرتی ہے لیکن ری۔مے ٹینٹ فیور
مین اکثر قے نہین ہوتی اور جو ہوتی بھی ہے تو جلد موقوف ہوجاتی ہے اور بعد اُسکے
اُبکائیان نہین آتی ہین جیسے ہائیڈرو۔کیفلس مین قے موقوف ہونے کے بعد
آیا کرتی ہے۔ ری۔مے۔ٹنٹ فیور مین ابتدا ہی سے پتلے دست آتے ہین لیکن
ہائیڈرو۔کیفلس مین پاخانہ تھوڑا اور پیلے رنگ کا آتا ہے ری۔مے ٹنٹ فیور
مین شکم کے اندر ہمیشہ درد ہا کرتا ہے۔مرض ہائیڈرو۔کیفلس مین اکل وشرب کی
طرف سے بچہ کو نہایت نفرت ہوجاتی ہے لیکن ری۔مے۔ٹنٹ فیور مین تشنگی
نہایت شدت سے ہوتی ہے۔ ریمی۔ٹنٹ فیور مین جسم بہت گرم رہتا ہے لیکن
اس مرض مین کم۔ ریمی۔ٹنٹ فیور کی علامتوںمین اختلاف پائے جاتے ہین تاہم
کسی خاص وقت پر اُنکو تخفیف نہین ہوتی ۔ ریمی۔ٹنٹ فیور پانچوین سال سے
پیشتر بہت کم ہوتا ہے اور تین سال کے عمر کے بچون مین بہت ہی کم پایا جاتا ہے
لیکن یہ مرض اکثر پانچوین سال سے پیشتر ہی پیدا ہوتا ہے ۔

اسباب۔عہد طفلی اور اسکرا۔فیو۔لس مزاج اس مرض کے
پریڈسپوزنگ کازہین اور خشک ہوجانا کسی مدت کے جلد کی بیماری کا۔
تکلیف سے دانت نکالنا۔سر پر صدمہ پہونچنا۔دفعتہً خوف کھاجانا۔یا زیادہ غصہ
ہونا۔یہ سارے بوعث اکسایٹنگ کازہین۔یہ بیماری تین طور سے شروع
ہوسکتی ہے ۔

اول۔ سر کی علامتین بتدریج پیدا ہوتی ہین ۔

دوم۔ بلا ظاہر ہونے علامات پیشیرو کے شدت سے دردسر۔بخار ہونا اور کنولشن
ہوکر یہ مرض دفعتہً شروع ہوجاتا ہے ۔

سوم۔ یہ مرض پوشیدہ طور پر اس طرح شروع ہوتا ہے کہ بعد رفع ہوجانے چیچک

یا کسی اَور مرض جلدی کے اِس مرض کی خفیف علامتین پیدا ہو جاتی ہین ۔

نتایج - انجام اِس مرض کا اکثر خراب ہے لیکن جب یہ بیماری کسی تندرست بچہ کو شدت سے ہو جاتی ہے تب اسکا انجام کسیقدر نیک نکل سکتا ہے پر جب یہ مرض تب دق یا پوشیدہ طور پر کمزور اسکرا - فیو - لس مزاج کے بچون کو ہو جاتا ہے تب انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے ۔

علاج - اِس مرض کے علاج مین اُس بات کو یاد رکھنا چاہئیے کہ بفور شروع ہونے علامات پیشیرو کے اگر اسکا علاج کیا جاوے تو یہ بیماری رُک سکتی ہے لیکن جب اچھے طور پر ظاہر ہو جاتی ہے تب علاج سے کچھ فائدہ نہین ہوتا - اِسکے روکنے کا علاج بعینہ اُسیطور پر کرنا چاہئیے جسطور پر سل کے روکنے کی تدبیرین کرتے ہین کیونکہ اِس مرض مین بھی مثل سل کے مختلف اعضاے مین مادہ ٹیو - بر - کل پیدا ہو جاتا ہے - پس جس خاندان مین کئی بچے اِسی مرض مین مر گئے ہون یا اُن کی طبیعت اِس بیماری کیطرف مایل ہو تو والدہ کو دودہ نہ پلانا چاہئیے بلکہ کسی تندرست انّا کے دودہ سے اُس بچہ کی پرورش کرنی چاہئیے - ایسے بچہ کو کھلی ہوا مین رہنا اور سردی سے بچنا چاہئیے - غذا سادی اور سریع الہضم ہو اسمین بڑہانا گھٹانا سوچ سمجھ کے کرنا چاہئیے بلکہ عرصہ تک صرف دودہ ہی کی غذا پر اکتفا کرنی چاہئیے - اور جبتک چار دانت اوپر اور نیچے کے سامنے کے دانت نہ نکل آوین تبتک دودہ بڑہائی نہ کرنی چاہئیے + ایسے بچون کو مکتب مین جلد بٹھانا نہ چاہئیے اور ریاضت کے باب مین ایسی کھیل کود سے روکنا چاہئیے جسمین تھکان اور محنت زیادہ ہو + کھلی ہوا مین ہوا خوری کا مضایقہ نہین - اور دانت نکالنے کے ایام مین اِن باتون سے اُسکو بچانا چاہئیے کہ مرض ہو - ہنگ کاف یا میزلس کی چھوت نہ لگ جائے + شکم کا خیال رکھنا چاہئیے اور پاخانہ ہرگز قبض نہ ہونے دینا چاہئیے اور شکم کی ادنی شکایت

کو ایک بہاری مرض تصور کرنا چاہیئے اور فوراً کسٹر ائیل یا سلفٹ اف مگنیشیا کہلا کر قبض اور شکم کی شکایت رفع کرنی چاہیئے - اور جب کبھی سر گرم اور بچہ بے چین معلوم ہو فوراً ایک یا دو گرین کیا - لو - مل کہلا کر تہوڑی تہوڑی مقدار میں جبتک کہلکر دست نہ آویں سلفٹ اف مگنے - شیا اسطور پر کہلا دین کہ سلفٹ آف مگنے - شیا ۲ ڈرام ÷ سرپ آف آرنج - ۲ - ڈرام ÷ سکے - ری - وی - واٹر ۴ ڈرام ÷ سبکو ملا لین اور تین سال کے بچہ کو بمقدار دو دو ڈرام کے جبتک دست نہ آوین پلاتے جاوین اور بعد اسکے دو یا تین ایام برابر تہوڑی تہوڑی مقدار مین کیا - لو - مل کہلاوین اور بچہ کیبعد بخار اور قبض کی شکایت ہو تو شین دو یا تین مرتبہ اوپر کے نسخہ کا استعمال کرین - بلا اشد ضرورت سر پر جوکین نہ لگا وین اور جو ایسی ہی ضرورت ہو تو بہت نہ لگا دین کیونکہ اسکراہ فیولس مزاج کے بچون کو خون نکلنے کی برداشت بہت ہی کم ہوتی ہے - جب یہ شکایتین رفع ہو جاوین اور بچہ کمزور ہو تو مقویات کا استعمال کرین مثلاً انفیوژن اف کلمبا ۲ - آونس اور دو ڈرام ÷ انفیوژن اف روبرب ساڑہے چار ڈرام ÷ ٹنکچر ارن - شیا ئی ڈیڑہ ڈرام ÷ سبکو ملا کر تین سال کے بچہ کو بمقدار تین ڈرام کے دن مین دو دو دفعہ پلا وین یا سائیٹریٹ اف ایرن اور کونین کا استعمال کرین اور آدہا یا ایک گرین کیا - لو - مل ہمراہ ۵ یا ۶ گرین روبرب کے ہر رات یا دوسری رات کہلا کر ملینین رکہین ÷

سر کی شکایت بار بار ظاہر ہوتی ہو تو گردن کے پیچہے سٹن لگا دین کیونکہ سر کے قرب سے جب مواد ہمیشہ جاری رہتا ہے تب ہائیڈرو - کفلس کا حملہ اکثر رک جاتا ہے موقع اس مرض کے روکنے کا نہ ملے اور یہ بیماری ظاہر ہو پڑے تب ان تین قسمون سے اسکا علاج کرنا چاہیئے - اول خون نکالنا - دوم مسہلات کا استعمال کرنا -

سوم مرکبات سیماب کا کہلانا ⁂

اول خون نکلوا لینا ۔ واضح ہو کہ ایسے بچون کا خون جنکا مزاج اسکرا یفولس ہے نہایت احتیاط سے نکلوا لینا چاہئے اور حقیقت کے اندر جو مدد کا سارا مطلب صرف جونکون کے لگانے سے حاصل ہو سکتا ہے اور ابتدا ہی سے اس مرض کے دوسرے درجہ کا علاج کرنا پڑے تو ہرگز خون نہ نکلوانا چاہیئے ⁂

دوم مسہلات ۔ اس مرض مین مسہلات سے بڑا فائدہ ہوتا ہے لیکن صرف کہلکے دست آنے پر اکتفا کرنا چاہئے بلکہ چند روز تک دستون کو جاری رکہنا چاہیے چنانچہ جب قبض رفع ہو جاوے تب بہی تہوڑی تہوڑی مقدار مین کسی جلاب کو چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد کہلانا چاہئے لیکن پر سوء تیز جلاب دینا اچہا نہین کیونکہ اسمین تمے ہو جانیکا اندیشہ ہے اور یہ کہ جس مقدار سے پہلے دست آتے ہین وہ ہر روز کے استعمال سے کافی نہین ہوتی ہے ۔ پس قبض کے رفع کرنے کے لئے ہر روز ایک نئی وقت پڑتی ہے ۔ اس مرض کے ابتدا مین ہمیشہ جی متلی اور تمے ہوا کرتی ہے لیکن یہ علامتین خون کے نکالنے سے اسقدر کم ہو جاتی ہین کہ معدہ ایک خوراک کیا ۔ لو ۔ مل اور جلیپ یا کیا ۔ لو ۔ مل اور اسکا ۔ مونی کی خوراک قبول کر لیتا ہے لیکن جبتک دست نہ آوین تبتک ان دوا کو تین تین گہنٹہ بعد کہلانا چاہیے بلکہ حقنہ بہی کر دیوین تا کہ انکا عمل جلد ہو جاوے لیکن تمے نہ رکے تو ان دوا کا استعمال نہ کرنا ہی بہتر ہے اسصورت مین زیادہ مقدار کیا ۔ لو ۔ مل مین شکر ملا کر بچہ کو ایک ہی دفعہ کہلا کر تہوڑے تہوڑے عرصہ بعد سلفٹ اف مگنے شیا کے عرق کا استعمال کرین اور جب دست ایک مرتبہ کہلکر آجاوے تو ایسی نمک کو ہمراہ ٹارٹریٹ اف پوٹاش کے کہلا دین تا کہ اجابت کہلکر آتی رہے اور ادرار بہی ہوتا رہے ⁂

سوم مرکبات - سیماب کو کسی جلاب کے ہمراہ بجز دست لانے کے کسی اور فائدہ کے لیئے نہ دینا چاہیئے سر پر آب سرد کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے لیکن اس ترکیب کو ایسی حالت مین کرنا چاہیئے کہ جب دماغ مین اجتماع خون کا ثابت ہوا ور بیماری کے درجہ دوم اور سوم مین بھی نہ لگانا چاہیئے ٭

غذا - ابتدا مرض مین کہ جب علامتون کو شدت ہوتی ہے پاخانہ قبض رہتا ہے اور جی متلی شدت سے ہوتی ہے اُسوقت بیمار کو بہت ہی کم غذا دینی چاہیئے لیکن بعد ازان ہلکی اور مقوی غذا مثلاً ساگودانہ یا آب یخنی ضرور پلانا چاہیئے ٭

افیون - اس مرض مین افیون کے استعمال کرنے مین نہایت احتیاط درکار ہے اور ان دو حالتون کے سوا اسکو کسی اَور حالت مین ہرگز نہ استعمال کرنا چاہیئے ٭

اول - اُن صورتون مین کہ جب یہ مرض نہایت شدت سے ظاہر ہوا ور بچہ کو دیوانے کے طور پر جوش آجاوے اور بعد تنقیہ تام کے اگرچہ سر کی گرمی اور چہرہ کی سُرخی رفع ہوگئی ہوا ور نبض بھی جلد اور کمزور چلتی ہو پھر بھی اگر جوش رفع نہو تو افیون کے کھلانے سے چین آجاتا ہے اور بچہ سوجاتا ہے اور بعد جاگنے کے اُسکو نہایت آرام آجاتا ہے ٭

دوم - اُن حالتون مین کہ جب یہ بیماری شدت سے ظاہر نہین ہوتی لیکن جون جون بڑہتی جاتی ہے مریضکو ہذیان بے چینی اور درد سر کی شکایت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور خاصکر راتین اُسکی نہایت تکلیف سے کٹتی ہین اور تیز جلاب کی بالکل برداشت نہین ہوتی اور جب بجز افیون کھلانے کے اَور کوئی چارہ نہین ہوتا تب پوری مقدار مار - فیا کے پینے سے اُن علامتون کو نہایت افاقہ ہوجاتا ہے ٭

بلسٹر - ابتدا مرض مین کہ جب اس بیماری کا بڑا زور وشور رہتا ہے بلسٹر

لگانا جائز نہین لیکن جب یہ مرض بڑہ جاوے اور بیمار سست اور بیہوش ہونے لگے تب سر کی چندیا پر بلسٹر لگانا چاہئے اور اُس بلسٹر کو خلاف اُس قاعدے کے جو ہم نے قرابادین صبیان مین بتلایا ہے (دیکھو امراض الصبیان) ۱۰ یا ۱۲ گھنٹے تک برابر رکہنا چاہئے کیونکہ یہ بات قابل یادر کہنے کے ہے کہ ہایڈرو۔کفلس کے بیماری مین جلد پر چہالا دیر سے نکلتا ہے ✦

دوم اسپیورییس ہایڈرو۔کفلس

اسپیوریئس کے معنے ہین کاذب کے۔

علامات۔ اِس بیماری کی یہ ہین کہ بچہ کا سر بہاری اور وہ خوابناک ہوتا ہے اپنی دائی کی آغوش مین نیم خواب نڈہال ہو کر پڑا رہتا ہے اور نہ تو سر اُٹھانے کی طاقت ہوتی ہے اور نہ سر اُٹھانا چاہتا ہے آنکہین کبہی تو کہولتا ہے اور کبہی بباعث کمال ضعف کے بند کر لیتا ہے زبان کسیقدر سفید ہوتی ہے اور کبہی جسم سرد۔ یہ بیماری کئی مہینے کی عمر سے دو یا تین برس کی عمر کے بچون کو ہو جایا کرتی ہے اور ایسے بچون کو بہی ہوتی ہے جو نازک مزاج اور نہایت کمزور ہوتے ہین ✦

تشخیص۔ اِس بیماری کو دماغ کے انفلامیشن یا کن۔جش۔چن سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ اِس مرض کی پہچان یہ ہے کہ رخسارے بچہ کے پہیکے اور سرد ہوتے ہین۔ آنکہین نیم وا اور پتلیون مین حس نہین ہوتا بچہ دم سرد اور آہستہ آہستہ لیتا ہے بہت چہوٹا ہو تو اِس مرض اور کن جش۔چن مین فرق کرنے کی نہایت آسان ترکیب یہ ہے کہ اُسکے یافوخ یعنے تالو کا ملاحظہ کرین چنانچہ یافوخ یعنے تالو اگر اونچا ہے تو جانیں کہ دماغ مین خون زیادہ ہے اور جو دبا ہوا ہے تو اِس سے کمی خون کی ثابت ہوتی ہے

علاج - اس بیماری مین تنقیہ بالکل منع ہے بچہ کو دودہ یا شوربا پلاوین اور
بطور دوا کے ارو - ماٹنک اسپرٹ اف ایمو- نیا ۵ یا ۱۰ قطرہ کی مقدار مین چار چار
گہنٹہ بعد دیوین یا بعوض اُسکے ۵ یا ۱۰ اونس برانڈی ہمراہ ارا روٹ کے پلاوین - اگر
اسہال موجود ہو تو روکین - دائی یا والدہ کو کہدین کہ بچہ کو کہڑا نہ کرے اور اُسکے
ہاتہہ یا پاؤن کو پارچہ پشمینہ سے ڈہانک رکہین +

سوم کرانک ہائیڈرو کیفلس

علامات - اس مرض مین دماغ کے اندر پانی بہر جاتا ہے اور سر بڑہ کر مانند
سبوچہ کے ہوجاتا ہے - ہڈیون کے جوڑ کہل جاتے ہین - اور پیشانی کی ہڈی اونچی ہوجاتی
ہے اور دونو جانب کے پہیلجاتے ہین اور پیچہے کی ہڈی بہی اپنی جگہہ سے ہٹ جاتی
ہے اور بچہ کا چہرہ بدڈول مانند مثلث کے ہوجاتا ہے - نتیجہ دماغ کے پہیلجانے اور کاسہ
سر کے اندر پانی بہر جانے کا یہ ہوتا ہے کہ بچہ سے اپنے سر کا بوجہہ سنبہل نہین سکتا اور
آہستہ آہستہ اور بعضدفعہ اپنے سر کو ہاتہون سے تہام کر چلتا ہے بچہ یا تو اندہا یا بہرہ
ہوجاتا ہے اور کسی جانب کا ہاتہہ یا پاؤن مفلوج ہوجاتا ہے اور بیوقوف سا ہوجاتا
ہے اور کبہی کبہی کنولشن بہی ہوجاتا ہے +

اسباب - سبب اس مرض کے ہنوز دریافت نہین ہوئے لیکن بعض
کہتے ہین کہ یہ بیماری دماغ کے انفلامیشن کے باعث پیدا ہوتی ہے اور بہ آتشک اور تولد کے
وقت عمل جراحی کے سبب سے اور کسی بیماری کی چہوت لگجانے سے بہی یہ بیماری
پیدا ہوسکتی ہے +

علاج - دوا سے کچہہ بہی فائدہ حاصل کرنا منظور ہو تو علاج اس بیماری کا
عین ابتدا سے کرنا چاہیے چنانچہ بچہ کا سر منڈوا کر اُسپر ہر روز ایک یا دو ڈرام ملکا

مرکیورئیل آینٹمنٹ کی مالش کرین اور سر کو پشمینہ کے کن ٹوپ سے ڈہانک
رکہین تاکہ ہوا لگ کر پسینہ نہ رک جاوے - لیکن بچہ کا سر گرم ہو جاوے تو ٹوپی اتار
لین اور چوتہائی یا آدہا گرین کیا-لو-مل ہمراہ دو یا تین ارو-ماٹک پاوڈر اف چاک
کے تاکہ سیماب دستون کے راہ نکل نہ جاوے دنمین دو دفعہ کہلاوین - اسہال
شروع ہوجاوے تو صرف مرہم مذکورۂ بالا کی مالش کرین - اس علاج کو ۳۰ یا ۴۰ روز
تک برابر جاری رکہین - اس سے کچہہ فائدہ ہو تو دوا کی مقدار بتدریج کم کردین -
لیکن مالش کے بعد ہی کن-ٹوپ پہنا دین - چہہ یا آٹہہ ہفتہ کے بعد چندان فائدہ معلوم
ہو تو کیا-لو-مل کے ہمراہ کوئی ہلکی ڈائیو-رٹک دوا ملاکر استعمال کرین اور گردن کے
پیچہے سٹن یا بلسٹر لگا دین - سر بہت گرم اور بچہ بہت بے چین ہو تو سر پر گاہے گاہے
جونکین لگا دین - سر کو اسٹی-کنگ پلاسٹر سے باندہنا بہی ایک علاج اس مرض کا ہے
جسکی ترکیب یہ ہے کہ پلاسٹر مذکور کی دہجیان ایک انچ کی تہائی چوڑی کتر کے پہلے
دو دہجیان ورمیش-ٹائڈ-پیرایٹس سے لیکر قینچی کے طور پر اُسکی خلاف جانب
کے آربٹ کے باہر کے حصہ پر لگا دین + دوم ایک اور دہجی سر کے پیچہے بالون کے
اُگنے کی جگہہ سے لیکر ناک کی جڑ پر لگا دین + سوم کئی دہجیان سر کے آر پار اس
ترکیب سے لگا دین کہ چند پار مانند قینچی کے ایک دوسری سے ملجا دین + چہارم ایک
اور دہجی اسقدر لمبی لیوین کہ جسکے تین پینچ سر کے چارون طرف آجاوین اسکا پہلا
پینچ بہوون اور کانون کے اوپر اور آکسے-پے-ٹل پرو-ٹیو-بے رنس کے کسیقدر
نیچے آجاوے تاکہ ساری دہجیون کے سرے اُس پینچ سے قریب چوتہائی انچ
نیچے لٹکتے رہین تب اُن دہجیون کے سرون کو اُس پینچ پر موڑ کر باقی دو دہجیون
کو اُسیطور پر لاوین کہ جسطور پر پہلے پینچ کو بہوون اور کانون پر چڑہایا تہا - اس
ترکیب سے سر پر ایک مساوی اور مضبوط دباؤ پڑجاتا ہے لیکن اسکے نتائج کو باحتیاط

تمام دیکھنا چاہیے کسلیئے کہ اس ترکیب سے بعضدفعہ کم-پرس-شن آف دی-برین یعنے دماغ کے دب جانے کی علامتین پیدا ہوجاتی ہین کہ جسوقت پٹیون کو ڈھیلا کردینا چاہیے +

سر سے پانی نکالنا بھی ایک اَور علاج اِس مرض کا ہے ترکیب جسکی یہ ہے کہ ایک باریک کے-نیو-لا اور ٹرو-کار لیکر سامنے کے یافوخ کے ڈیڑھ اِنچ تفاوت سر کے کو-رو-نل سو-چر پر سوراخ کرکے پانی نکال لین اور جسوقت پانی نکلتا رہے اور بعد بھی سر پر کسی قسم کا دباؤ رکھنا چاہیے +

ششم سن-اسٹروک

اِس بیماری کے کئی نام ہین چنانچہ ہیٹ اپو-پلکسی + کو-ڈی-سو-لائیل + اِن-سو-لے-شیو +

ماہیئت - اکثر حکما کی یہ رائے ہے کہ جب دماغ حرام مغز اور سم-پے-تھی-ٹک نرو کے افعال پست ہوجاتے ہین تب علامات اِس بیماری کی پیدا ہوتی ہین اور یہ کہ اِس بیماری مین جبتک صرف دماغی علامتین موجود ہوتی ہین تبتک اثر اِسکا دماغ کے حصہ سے ربی-برم مین محدود رہتا ہے اور جب حرکات تنفس مین خلل واقع ہوتا ہے تب اِسمین مے-ڈلا-ابلانگے ٹا بھی مبتلا ہوجاتا ہے +

علامات - پہلے ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کے سر مین تھوڑا بہت درد ہوتا ہے - ہذیان ہوتا ہے بیمار کو اونگھہ آتی ہے - چہرہ اور آنکھین سرخ جسم خشک اور گرم - نبض تیز اور سریع ہوجاتی ہے - تشنگی بشدت - پیشاب کم اور سرخ - اور بعضدفعہ بیمار کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے - یہ علامتین چند گھنٹہ تک رہکر اگر نہ بڑھین تو علاج مناسب سے بتدریج رفع ہوجاتی ہین ورنہ علامات مفصلۂ ذیل

پیدا ہونے لگتی ہین - غنودگی زیادہ ہوتی جاتی ہے - پتلیان سکڑتی جاتی
ہین - مختلف عضلات مین اختلاج ہونے لگتا ہے - دم جلد جلد اور تکلیف سے
لیاجاتا ہے - دل شدت سے دھڑکنے لگتا ہے - نبض سریع لیکن کمزور ہوجاتی ہے
اورحرارت بدن کی تیز ہوجاتی ہے - اب بیمار بیہوش ہونے لگتا ہے - پتلیان
پھیلجاتی ہین اور بعضدفعہ تشنج ہوتا ہے - اب دم آہستہ آہستہ اور زیادہ تکلیف
سے لیاجاتا ہے - اور بعضدفعہ اس سے خراٹے کی آواز پیدا ہوتی ہے - چہرہ
پھولکر نیلگون ہوجاتا ہے - دل خوب شدت سے دھڑکتا ہے - لیکن حرکات
اُسکی کمزور ہوجاتی ہین اور نبض جلد ڈوب جاتی ہے اور مرض کے شروع ہونے
سے ۲ سے ۹ گھنٹہ کے اندر بیمار مرجاتا ہے لیکن جلد کی حرارت مرتے دم
تک بدستور تیز رہتی ہے یہانتک کہ موت کے بعد بھی نعش عرصہ تک گرم رہتی
ہے ، بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی بھی علامت مندرہ نہین پیدا ہوتی -
اور بیمار بیہوش ہوجاتا ہے اور چند گہری گہری سانسین بھرکر جان بحق تسلیم
ہوجاتا ہے - یا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو غش آجاتا ہے اور نڈھال ہوجاتا
ہے - سر گھومنے لگتا ہے - بصارت دھندلی ہوجاتی ہے - پتلیان آنکھون کی
پھیلجاتی ہین - اونگھ آتی ہے - سینہ مین ایک بندہن سا معلوم ہوتا ہے
بیمار ٹھنڈی سانسین لیتا ہے - فم معدہ پر بوجھ یا دہ مقام ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ گویا بیٹھا جاتا ہے اور بیمار کا جی متلاتا - قئے ہوتی ہے - چہرہ اور لبین پھیکی -
جسم سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے مگر سر کسیقدر گرم رہتا ہے - نبض کمزور
اور بطی ہوتی ہے - یہ علامتین علاج مناسب سے یا تو رفع ہوجاتی ہین یا بڑہ کر بیمار کو
ہلاک کرڈالتی ہین - بعض اوقات یہ مرض اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ درد سر اور ہذیان
ہوتا ہے اور مریضکو اونگھ آتی ہے - سر گھومتا ہے - کچھ پوچھو تو کبھی رونے اور کبھی

ہنسنے لگتا ہے - سینہ پر بند ہن سا معلوم ہوتا ہے - جی متلاتا قے ہوتی ہے -
دل دہڑکتا ہے - نبض کمزور مگر سریع - چہرہ پہیکا جسم کبہی گرم اور کبہی سرد - یہ علامتیں
رفع ہوکر شفا ہوسکتی ہے یا بڑہ کر حالت بیہوشی اور تنگی نفس کے باعث بیمار مسافر
راہ عدم کا ہو جاتا ہے +

اسباب - تپش آفتاب اور خاصکر اُن دنونمین یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے
کہ جب سخت گرمی ور ہوا بند ہوتی ہے اور یہ مرض اپریل مئی اور جون کے مہینے مین
زیادہ ہوتا ہے +

حفظ ماتقدم - بلا ضرورت دہوپ مین نہ پہرنا چاہئے - گرمی کے دنون مین
اسقدر مشقت کہ جس مین تکان ہو نہ کرنی چاہئے - کثرت شراب خوری سے احتراز
کرنا چاہئے +

علاج - خون لینا بذریعہ فصد کے اس بیماری مین منع ہے اس سے
نقصان عظیم متصور ہے - لیکن سرد پانی کا تڑاڑا بیمار کے سر گردن اور سینہ پر کار
اکسیر کا کرتا ہے - اس سے بدن کی گرمی کم ہو جاتی ہے اور نظام عصبی کو تحریک ہوتی
ہے جبتک جسم گرم اور خشک رہے اور نبض مین طاقت تبتک بیمار کے سر سینہ
اور پشت پر خوب کہلے دل سے پانی کا تڑاڑا چہوڑتے جاوین لیکن جسم بیمار کا سرد اور
پسینہ سے معرق ہو - نبض کمزور اور بیمار گہری سانسین لیتا ہو تب سر اور سینہ
پر گاہے گاہے سرد پانی کے چہینٹے دیوین + رفع تکلیف تنفس کیواسطے بیمار کے سینہ
رائی کی پٹی لگاوین اور کسٹر آئیل اور ٹرپن ٹاین کا حقنہ کرین - اور پنڈلیون پر
بہی رائی کی پٹی لگادین - جب بیمار کو نگلنے کی طاقت آجاوے تو نبض کا لحاظ رکہکر
ادویات اسٹی - میو - لنٹ اور اغذیہ مقوی دیوین +

ہفتم مرض ا-پو-پلکسی

تعریف - دفعتہً موقوف ہوجانا حرکت کا اور حس مین فرق پرجانا بسبب دب جانے دماغ کے +

اقسام - یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے - قسم اول مین دماغ کی رگین خون سے صرف پُر ہوجاتی ہین اسکو سنپل یا کن جس ٹیو ا-پو-پلکسی کہتے ہین + دوم سیرس اسمین علاوہ رگون کے پُر ہوجانے کے ان سے سیرم یعنے آب خون تراوش پاکر دماغ کے پینڈے اور بطون مین جمع ہوجاتا ہے + سوم ہے - مو-را-جک اسمین علاوہ رگون کے پُر ہوجانے کے وہ پہٹ بہی جاتی ہین +

علامات - یہ بیماری تین طور سے شروع ہوتی ہے - اول بیمار دفعتہً بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے - دوم تہوڑے عرصہ تک شدت کا درد سر غشیان اور بیہوشی طاری ہوکر بیمار اس مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے - سوم دفعتہً نصف جسم مفلوج ہوجاتا ہے اور تب یہ بیماری رفع ہوجاتی ہے +

پہلے طور سے یہ مرض شروع ہو اور خون بہی زیادہ بہ جاوے تو بیمار بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے - پتلیان پہیلجاتی ہین اور مُنہہ بیمار کا ایک جانب کو کسیقدر کہچ جاتا ہے - بول و براز بے معلوم نکلجاتا ہے - ہاتہہ پاؤن سرد اور نیلے ہوجاتے ہین جسم سرد پسینہ سے سرق ہوجاتا ہے اور چند گہنٹہ کے بعد بیمار تلف ہوجاتا ہے +

بہے ہوئے خون کی مقدار جب اوسط ہوتی ہے تب اس مرض مین تہوڑی بہت بیہوشی ہوتی ہے اور دم تکلیف اور خراٹے سے لیا جاتا ہے - نگلنا دشوار ہوجاتا ہے چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے - آنکہین وا اور بے حرکت رہتی ہین اور دونو پتلیون مین فرق پڑجاتا ہے - دست و پا یا تو بے حرکت یا کہچے ہوئے ہوتے ہین یا انمین تشنج

ہونے لگتا ہے لیکن یہ علامتین ایک جانب کے ہاتھہ و پاؤن مین بہ نسبت اورسے جانب کے زیادہ تر پائی جاتی ہین - پاخانہ یا تو قبض یا از خود نکل جاتا ہے اور پیشاب بہی یا تو خطا ہو جاتا ہے یا مثانہ جب پیشاب سے پُر ہو جاتا ہے تب قطرہ قطرہ ٹپکنے لگتا ہے - نبض پُر سخت اور سریع ہوتی ہے لیکن بہ نسبت حالت صحت کے نبض کی سُرعت اکثر کم ہوتی ہے •

جب یہ بیماری قسم خفیف سے ہوتی ہے تب بیمار بالکل بیہوش نہین ہوتا اور تکلم مین بہی تہوڑا ہی فرق پڑتا ہے اور وہ فرق تہوڑے ہی عرصہ تک رہتا ہے اور بعض صورتون مین صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ طاقت گفتار یا تو بالکل جاتی رہتی ہے یا اُسمین فرق پڑ جاتا ہے •

علامات منذرہ - خاص مرض کے شروع ہونے سے پہلے عرصہ دراز تک یا تو بیمار کا سر گہومتا یا سر درد کرنے لگتا ہے یا سر مین بوجہ معلوم ہوتا ہے - خیالات مین فتور پڑ جاتا ہے - بیمار کے مُنہہ سے کچہہ کا کچہہ نکل جاتا ہے - حافظہ بگڑ جاتا ہے زبان مین لکنت آجاتی ہے - چہرہ سُرخ نکسیر جاری رہتی ہے - آنکہون کے سامنے چنگاریان سی اُڑتی ہوئی نظر آتی ہین - بیمار کبہی ایک چیز کو دو دیکہتا ہے یا بعض دفعہ تہوڑے عرصہ کے لئے بہرا یا کانا ہو جاتا ہے اور کبہی تو اونگہتا رہتا ہے اور بعض دفعہ اُسکے ہاتہہ پاؤن شل ہو جاتے ہین اور کبہی چہرہ پہیکا غثیان قے اور غشی طاری ہو جاتی ہے •

نتایج - یا تو مریض دفعتہ مر جاتا ہے یا مختلف عرصون کے اندر موت آتی ہے اور جب مریضکو شفا کُلی ہونیوالی ہوتی ہے تو اسسے پہلے اکثر قے ہوتی ہے اور کثرت سے پسینہ آتا ہے اور جب شفا کامل نہین ہوتی تب یا تو مریض کے ہوش و حواس مین تہوڑا یا بہت فرق رہ جاتا ہے یا تہوڑا یا بہت فالج ہی باقی رہ جاتا ہے •

علامات تشریحی بعد وفات - اگر مریض سینپل ا-پو-پلکسی مین مرجاوے تو دماغ کی رگین خون سے پُراور پہیلی ہوئی ہونگی اور دماغ کے بطون اور پیندے مین تہوڑا بہت سیرم یعنی آب خون ہوگا - اور قسم دوم یعنے سیرس ا-پو-پلکسی سے مرگیا ہو تو دماغ کے بطون اور پردون کے درمیان سیرم یعنی آب خون پایا جائیگا اور جب مریض ہے - مو-را-جک ا-پو-پلکسی سے مرتا ہے تب دماغ کی ساخت یا بطون یا پیندے مین یا دماغ کے اوپر خون پایا جاتا ہے +

تشخیص - بیہوشی شراب کے نشہ کے سبب ہوئی ہو تو مُنہہ سے شراب کی بو آئیگی اور کسی مسموم زہر کے کہانے سے ہوئی ہو تو مریض کے حالات دریافت سے وہ بات ثابت ہوسکتی ہے - علاوہ ازین ا-پو-پلکسی کی بیماری مین جب تشنج ہوتا ہے تو ایک جانب مین بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ہوتا ہے مثلاً ایک پتلی تو سُکڑی ہوئی ہوگی اور روشنی کا اثر اُسپر نمایان ہوگا اور دوسری پہیلی ہوئی اور روشنی کا اثر اُسپر کچہہ بہی نہو گا یعنے بے حس و حرکت ہوگی اور ایک جانب کے ہاتہہ پاؤن بالکل ڈہیلے کہ اُٹہا کر چہوڑ دیتے تو ایسے گر پڑتے ہین گویا ان مین بالکل جان ہی نہ تہی - برخلاف اسکے دوسری طرف کے ہاتہہ پاؤن تہوڑے بہت کہچے ہوئے ہونگے - ہاتہہ اور پاؤن مین تشنج ہوتا ہو تو ایک جانب کے ہاتہہ پاؤن بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ تر حرکت کرتے ہین +

اسباب - پری-ڈسپو-زنگ ایک خاص عمر چنانچہ ۵۰ سے ۸۰ برس کی عمر مین یہ مرض اکثر ہو جاتا ہے اور جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے طبیعت اِس مرض مین مبتلا ہونے کے لئے زیادہ تر مایل رہتی ہے اور ۲۰ سال سے کم عمر مین یہ مرض کم ہوتا ہے اور عہد طفلی مین بہت ہی کم - قد و قامت خداداد - مثلاً کوتاہ گردن - فراخ سینہ - سرخ رنگ - تیار بدن اس بیماری کے میلان طبع ہین

لیکن یاد رہے کہ اکثر یہ بیماری لاغر آدمیون کو بھی ہوجاتی ہے * یہ مرض موروثی بھی ہے * اچھی غذا کا کہانا اور ریاضت کا نہ کرنا معمولی فضلونکا خارج نہ ہونا - دموی مزاج - وہ بیماریان قلب کے کیواڑون کی جنکے باعث دماغ کا خون اچھے طور پر لوٹ نہین سکتا - اور نہایت قریب سبب اس مرض کا یہ ہے کہ جب دماغ کی رگین چربی میز بدل جاتی ہین یا اُنکی دیوارون مین کوئی مادہ سخت جمع ہوجاتا ہے تب وہ اچھے طور پر سُکڑ سکتین اور نہ پہیل سکتی ہین بلکہ ڈھیلی اور پتلی پڑ جاتی ہین نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ جب خون ذرہ بھی تیزی سے دورہ کرتا ہے تب وہ رگین خون سے اسقدر پُر ہوجاتی ہین کہ اُنکے پہٹ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ اسیواسطے بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی مُسن آدمی زینہ سے اُترتا یا چڑہتا ہے یا زور سے کہانستا یا چھینکتا ہے یا کسی اَور طور سے اُسکے دوران خون کو تحریک ہوتی ہے تب دماغ کی رگون کے پُر ہوجانے کے سبب سے یا پہٹ جانے کے باعث یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے *

اکسائیٹنگ کاز - کثرت ریاضت زور سے گانا - یا ہوائی باجا بجانا - بوقت اجابت زور لگانا - زور سے کہانسنا غصہ وغضب - شدت کی سردی یا گرمی کا لگنا - بدیر سر جہکا کر بیٹھنا - اور اُس حالت سے دفعتہً اُٹھہ کہڑا ہونا - گلو مین دباؤ کا ہونا - جیسے گلوبند وغیرہ کا - شہوت کا غلبہ - کثرت شراب خواری *

علاج - جب بیمار نوبت کیحالت مین ہو تو اُسکے سر کو اونچا رکھین تاکہ دماغ کیطرف خون رجوع نہ کرے اور کمرے کی کہڑکیون کو کہولدین تاکہ ہوا اچھے طور پر آتی جاتی رہے * چہرہ خون سے پُر اور آنکھین سرخ ہون یا چہرہ پہیکا مگر نبض پُر سخت اور خوب تڑپتی ہو تو گلا یا بازو کی رگ سے فصدلین - لیکن چہرہ پہیکا اور نبض کمزور ہو تو ہرگز فصد لین یا بعد دفع ہوجانے نوبت کے ایسا علاج کرین جس سے قلب کی حرکت

ویسی اور دوران خون کی تیزی کم ہوجاوے - پس گاہے گاہے تہوڑا سا خون
بذریعہ فصد کے لین یا سر اور گردن پر جونکین لگادین اور ایسے مسہلات کا
استعمال کرین جن سے خوب کہلکر دست آجاوین مثلاً کروٹن - آئیل ایک
یا دو بوند شکر کے ہمراہ ملاکر مریض کی زبان پر ملدین یا حقنہ جات کا استعمال کرین
چنانچہ نسخہ **حقنہ کا** - کسٹر آئیل ۱۲ ڈرام + روغن تارپین ۴ ڈرام + آب گرم
دو پائینٹ + سب کو ملاکر حقنہ کرین + سر گرم ہو تو سر پر آب سرد لگادین - پہلے
گردن پر اور بعد کچہہ عرصہ کے سر پر بلسٹر لگادین - بطور غذا پہلے بیمار کو آش جو یا
ساگو دانہ کہلاوین اور رفتہ رفتہ غذا بڑہاتے جاوین + اگر نوبت اس بیماری کی
غذا سے تہوڑے ہی عرصہ بعد ہوجاوے تو ضرور تے کرادین - نوبت کیوقت
خون حیض یا بواسیر کا خون بند ہو تو عورت کے اندام نہانی یا مقعد کے گرد
جونکین لگادین + بیمار بالکل بیہوش یا حالت ردی مین ہو تو گردن پر
اسٹرانگ لائیکوار ایمو-نیا کی مالش کرین اور مریض کو ایمو-نیا سنگہاوین +

گاؤٹ یا رو-ماٹیزم کی بیماری دماغ کیطرف منتقل ہوجاوے اور اس
سبب سے اپو-پلکسی کی بیماری پیدا ہو تو فوراً کوئی سخت جلاب دین + نگلنے میں
تکلیف ہو تو دوا اور غذا کے دینے مین نہایت احتیاط کرین کہ مبادا مریض کا
گلا گہٹ نہ جاوے - جب بیمار رو بصحت لانے لگے تو گردن پر ایک سیٹن لگادین
اور نوبت اس بیماری کی پہر ہوجاوے تو ویسا ہی علاج کرین جیسا پہلی دفعہ
کی نوبت کے لئے بتلایا گیا ہے مگر اس دوسری دفعہ کی نوبت کا علاج زیادہ
سخت ہونا چاہیے +

علاج حفظ ما تقدم - چونکہ اپو-پلکسی کی بیماری مین دماغ کے اندر
خون زیادہ ہوتا ہے اور اکثر یہ مرض دموی مزاج کو ہوجاتا ہے تو جن آدمیون کے

طبیعت اِس مرض مین مبتلا ہونے کے لئے مایل ہو اُنکو خمر کا استعمال بالکل ترک
کردینا چاہئے اور گوشت اور ثقیل غذا سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ بقولات اور دودھ پر
گزارا کرنا چاہئے اور جب کوئی بہی علامت منذرہ ظاہر ہو تو فوراً غذا کم کردین
اور گاہے گاہے جلاب دیدیا کرین - اِس ترکیب سے علامات منذرہ رفع ہون
گردن پر جونکین لگا دین یا بذریعہ گلاس کے خون لین - ایسے آدمیون کو گرم مکان
مین نہ رہنا چاہئے اور نہ بڑی رات گئی کہانا کہانا چاہئے + صبح و شام ہوا خوری
کرنی چاہئے اور کہانے پینے مین محتاط + پاخانہ قبض نہونا چاہئے اور تنگ پوشاک
نہ پہننی چاہئے - جب یہ بیماری کمزور آدمیون کو ہونیوالی ہو تو اِسکا علاج اغذیہ
اور ادویہ مقوی سے کرنا چاہئے +

ٹیو-مرس آف دی-برین
یعنی
دماغ کی رسولیان

اقسام - بڑی بڑی قسمین رسولیون کی جو دماغ مین پائی جاتی ہین وہ یہ ہین
کنسر + ٹیو-بر-کل + آتشک کے مادہ کا منجمد ہو جانا + سار-کو-ما +
گلیو-ما + گلاءی-ادما + کو-ریس-ٹیا-ٹو-ما + لائی-پو-ما + انیو-ریزم +
استخوانی یا چونہ کے مادہ کا جمع ہو جانا +

اول کنسر - اگرچہ ہر قسم کی خبیث رسولیان دماغ مین پیدا ہو سکتی ہین
مگر خاصکر ان-کے-فی-لائیڈ قسم کی رسولی اکثر پیدا ہو جاتی ہے - اِس قسم
کی رسولی سے صرف ایک یا کئی قسم کی پیدا ہو جاتی ہین اور اگرچہ سی-ری-برم مین اِس قسم کی
رسولی اکثر پیدا ہوتی ہے پہر بہی دیگر حصو نمین پیدا ہو سکتی ہے +

دوم ٹیو-بر-کل-ٹیو-بر-کل کے ڈلے زرد یا بُھرمئی رنگ کے خشک ہوتے ہین اور اُنمین خون کی رگین نہین ہوتین - اکثر تو ایک ہی ڈلا ہوتا ہے مگر گاہے دو بھی پیدا ہوجاتی ہین - مقدار اُنکی السی کے بیج سے لیکر بیر کی گُٹھلی تک کی ہوتی ہے اور بعضد فعہ چھوٹے انڈے کے برابر بھی ہوتی ہے ٭

سوم آتشک کا مادہ - بہ نسبت دماغ کی ساخت کے اِسکے پردون ہین زیادہ اکثر جمع ہوجاتا ہے ٭

چہارم سار-کو-ما-اِس قسم کی رسولی بھی گاہے گاہے پائی جاتی ہے اور دماغ کے پردون یا خود ساخت مین پیدا ہوسکتی ہے - شکل اسکی یا تو گول یا خوشہ دار ہوتی ہے اور مقدار ایک چھالیا سے لیکر سیب تک کی ہوتی ہے ٭

پنجم-مِکسُو-ما-یہ رسولی بہت ہی نرم مثل فالودہ کے ہوتی ہے اور اکثر سی-ری-برَم مین پیدا ہوتی ہے - رنگت اسکی زردی مایل یا سُرخی مایل ہوتی ہے ٭

ششم گلائی-او-ما-اِس سولی کی کوئی خاص شکل نہین ہوتی بلکہ دماغ کی ساخت مین پھیلی ہوئی ہوتی ہے ٭

ہفتم کو-لس-ٹیا-ٹو-ما-اِس قسم کی رسولی بہت کم پائی جاتی ہے اور ایپے-تھے-لی-ال کیسون کے تہ بتہ جمع ہونے سے بنجاتی ہے ٭

ہشتم-اینو-ریزم-دماغ کے پیندے کی کسی شریان مین اینو-ریزم کی رسولی گاہے گاہے بنجاتی ہے ٭

دیگر اقسام رسولیون کے ایسے نہین ہین جو بیان کے قابل ہون ۔

علامات - دماغ کی کسی بیماری کی علامتون مین اِسقدر اختلاف نہین پایا جاتا ہے جیسے کہ اِس-ٹیومر کی بیماری مین ہے - وجہ اسکی یہ ہے کہ ٹیو-مر کی

بیماری کی علامتون کا پیدا ہونا کئی باتون پر حصر رکھتا ہے چنانچہ ٹیو-مر کی مقدار پر اسکے پیدا ہونے کی جگہہ پر- اسکے قسم پر- اسکی تعداد پر اور اُسکے جلد یا دیر سے بڑہنے پر- علاوہ ازین علامات مذکور صرف اس سبب سے بکثرت نہین پیدا ہوتین کہ وہ رسولی دماغ کو دباتی ہے یا اسکی ساخت کو بگاڑ دیتی ہے بلکہ جب دماغ مین کوئی رسولی پیدا ہوتی ہے تب کچہہ عرصہ بعد ایسی بیماریان بہی دماغ کی پیدا ہوجاتی ہین جیسے نرم پڑجانا دماغ کی ساخت کا اور ہائیڈرو- کیفلس اور کرانک مے-نن-جائی ٹس غرض اس سبب سے بہی رسولی کی علامتون مین اختلاف پڑہ جاتا ہے +

گاہے گاہے ایسا بہی ہوتا ہے کہ رسولی بڑی ہوتی ہے پہر بہی کوئی علامت اسکے ہونے کی نہین پیدا ہوتی یا ایسا ہوتا ہے کہ دفعتہً ا- پو- پلکسی کی علامتین ظاہر ہوجاتی ہین مگر علاماتِ ذیل جنسے رسولی کا دماغ مین ہونا ثابت ہوسکتا ہے یہ ہین -

دردِ سر- ابتدا مین خفیف مگر رفتہ رفتہ شدید ہوجاتا ہے -کبہی تو یہ درد کسی خاص جگہہ پر محدود رہتا ہے مگر یہ کچہہ ضرور نہین کہ اُسی جگہہ پر درد محدود ہو کہ جہان رسولی ہے - یہ درد ہمیشہ برابر ہوتا رہتا ہے مگر کسی خاص وقت نہایت شدید ہوجاتا ہے اور ساتہہ اسکے شدت سے قے ہونے لگتی ہے - اور وہ ہی تحریک سے بڑہ جاتا ہے جیسے کہانسے چہینکنے -گہری سانس لینے یا تیز روشنی کے دیکہنے سے + دوم حرکت کرنے سے سر چکرا جاتا ہے +سوم عقل ہوش وحواس مین فرق نہین پڑتا بشرطیکہ رسولی بہت بڑی نہو یا دماغ کے کار- ٹی -کل حصہ مین کئی رسولیان نہون چہارم دماغ سے جو اعصاب نکلتے ہین جب اُنپر رسولی کا دباؤ پہونچتا ہے تب پہلے تو اُنمین خراش ہوتی ہے اور تب رفتہ رفتہ اعصاب مذکور مفلوج ہوجاتے ہین -مگر اکثر ایک ہی جانب کے اعصاب اسمین مبتلا ہوتے ہین - بینائی مین اکثر فرق

پڑجاتا ہے اور گاہے گاہے بیمار بالکل اندھا بھی ہوجاتا ہے علی ہذا القیاس قوت
شامہ اور سامعہ مین بھی فرق پڑجاتا ہے ہگاہے گاہے نیو-رلجیا کا درد شدت
ہوتا ہے چنانچہ خاصکر پانچوان جوڑا مبتلا ہوجاتا ہے لیکن نے رشیئل نڑو مین اکثر
خرابی آجاتی ہے اور بعضدفعہ تیسرا اور چھٹا جوڑا اور گاہی گاہی چوتھا جوڑا عصب کا
بھی مبتلا ہوجاتا ہے چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ جن جن مقامون پر وہ اعصاب پہیلتے
ہین پہلے وہ جگہہ پھڑکنے لگتی ہے اور تب وہان کے مسلس مفلوج ہوجاتے ہین
اور دماغ مین جب رسولی پیدا ہوجاتی ہے تب آٹھوین اور نوین جوڑون عصب
مین بھی خرابی آجاتی ہے جس سے بیمار اچھی طرح بات چیت نہین کرسکتا اور نہ
نگل سکتا ہے اور بعض اوقات دم لینے مین بھی تکلیف ہوتی ہے اور دل بھی بے
قاعدہ حرکت کرتا ہے ہ پنجم ہاتھ پاؤن کی حس و حرکت مین بھی فرق آجاتا ہے
اور یہ بات جب ہوتی ہے تب اکثر ایک ہی جانب کے ہاتھ و پاؤن مبتلا ہوتے
ہین اور یاد رہے کہ دماغ کے جس جانب کے نڑو مبتلا ہوتے ہین اسکے خلاف جانب کے
ہاتھہ پاؤن کی حس و حرکت مین فرق پڑجاتا مثلاً پہلے تو ایسا ہوتا ہے کہ انہین خراش
شروع ہوتی ہے اور تب رفتہ رفتہ فالج ہونے لگتا ہے اور وہ ماؤف دست و
پا مین یا تو تشنج ہوتا ہے یا وہ اینٹھتے رہتے ہین ہ جب سے - رہی - برم کی کسی نصف کے
ساخت کے اندر کوئی رسولی پیدا ہوتی ہے تب اکثر ہے - مے - پلیجیا ہوجاتا ہے
بعضدفعہ دماغ کی رسولی مین مرگی کی طرح تشنج کی نوبتین بھی ہونے لگتی ہین اور جب
رسولی دماغ کے کسی خاص حصہ مین پیدا ہوتی ہے تب بعضدفعہ بیمار چلتے وقت گھوم
گھوم کے چلنے لگتا ہے یا کسی اور قسم کی بے قاعدہ حرکت کرتا ہے اور سی-ری-بے لم
(چھوٹا دماغ) مین جب رسولیان پیدا ہوتی ہین مگر خاصکر اسکے درمیانہ گوشہ مین تب
کہتے ہین کہ گردن کے پیچھے کے عضلات کچھ سخت ہوجاتے ہین اور سر پیچھے کو ہٹ

جاتا ہے - کلائی خم کہا جاتی ہے دونو ٹانگین کھچکر سیدہی رہ جاتی ہین اور اُن کی انگلیان بہی کہچکر تنجاتی ہین +

اِس بیماری مین مریض کی صحت مین بہی بہت فرق پڑجاتا ہے چنانچہ نیند مین جب خلل واقع ہوتا ہے تب مریض کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے - نتیجہ اس مرض کا اکثر برا ہی ہوتا ہے اور یہ بات تو اکثر دیکھی گئی ہے کہ جو لوگ اِس مرض مین مبتلا ہوتے ہین انہین دفعتہً شدید علامتین ظاہر ہوکر یہ مرض مُہلک ہوجاتا ہے +

علاج - اِس بیماری کے علاج کے باب مین مریض کی طاقت کا بڑا لحاظ رکہنا چاہئے پس غذا اور دوا دونو ایسے ہون جن سے بیمار کی طاقت قائم رہے اور سوزش کے حل کرنے کے خیال سے آیوڈائیڈ اور برومائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین - نیند آتی ہو تو ادویاتِ منوم کو کام مین لاوین +

سافٹننگ آف دی برین
یعنی
نرم پڑجانا دماغ کی ساخت کا

ماہیت - اِس بیماری کی ماہیت کے باب مین اطبا کی رائے مین بہت اختلاف ہے لیکن فی زمانہ اسباب پرسب کا صاد ہے کہ یہ مرض دماغ کی رگون مین سدّوز کے پہنس جانے سے پیدا ہوتا ہے +

واضح ہو کہ دل کے کیواڑون کی بیماری کے سبب سے دماغ کی رگون مین ام۔بو۔لس یعنی سُدّا پڑجاسکتا ہے اگرچہ بعض دفعہ سُدّا مذکور کسی انیورزم یا شش کی بیماری مین بہی پیدا ہوجاتا ہے - اور جب دماغ کی رگون مین سُدّے داخل ہوجاتے ہین جن سے خون کا دوران رُک جاتا یا کہلے طور پر جاری نہین رہ سکتا ہے تب اُن رگون کی

ساخت چربی یا کسی اَور چیز مین بدل جاتی ہے لیکن جن حالتون مین دماغ کی ساخت ملائم پڑجاتی ہے وہ یہ ہین چنانچہ دماغ کی ساخت مین انفلامیشن کا ہو جانا۔ رگون مین ستدون کا جمع ہو جانا ۔ دماغ کی کسی بڑی رگ کا کسی سولی سے دب جانا۔ چھوٹی شرائین اور عروق شعریہ کی بیماری کے سبب سے جب انکی منفذ تنگ ہوجاتی ہے اور اس سبب سے جب خون اِن کے اندر سے بخوبی دورہ نہین کرسکتا ہے تب دماغ کی ساخت کی پرورش مین خلل واقع ہوتا ہے اور وہ ملائم پڑجاتی ہے جیسے کہ آتشک کی بیماری مین ہوا کرتا ہے اور اِس بیماری کے پرہی۔ڈوسپو۔تونگ کا زیہ مین کہ بڑھاپے مین دماغ کی ساخت اکثر ملائم پڑجاتی ہے کیونکہ اُسوقت رگون کی دیوارون مین ابتری آجاتی ہے لیکن ستدوز کے پڑجانے سے جب دماغ کی ساخت ملائم ہوجاتی ہے تب یہ بات چاہے کسی عمر مین ہوجاسکتی ہے ۔ دماغی محنت جب بشدت اور عرصہ دراز تک کیجاتی ہے تب دماغ کی ساخت کی پرورش مین اِسقدر خلل واقع ہوجاسکتا ہے کہ وہ ملائم ہوجاتی ہے +

ساف۔ننگ آفدی برین تین شکل کی ہوتی ہے ایک سُرخ دوسری زرد اور تیسری سفید۔ ملایمت کے قوام مین بھی فرق ہے چنانچہ یا تو دماغ کی ساخت بہت تھوڑی یا اِسقدر ملائم ہوجاتی ہے کہ جیسے آٹے کی پتلی لئی ہوتی ہے اور اِس بیماری مین کار۔پس اِس۔ٹرائی۔ٹم اور آپ۔ٹک تھے ۔لے۔مس اور دماغ کے خمل اکثر مبتلا ہوجاتے ہین اور یہ یاد رہے کہ جو حصہ دماغ کا ملائم پڑجاتا ہے اُسکی اِسپے۔سی۔فِک گراوٹی بہ نسبت تندرست حصہ کے بہت ہی کم ہوتی ہے +

علامات کرانک سے وری چلے۔رل ساف۔ننگ کی۔زرد

سر ہوتا ہے جو برابر ہوتا رہتا ہے مگر بہت شدید نہین ہوتا بلکہ بعض دفعہ سر مین صرف بوجہ معلوم ہوتا ہے اور یہ درد اکثر پیشانی مین ہوتا ہے اور اگرچہ سارے سر مین بھی بعض اوقات ہو سکتا ہے مگر نہ تو سر کے ایک جانب اور نہ کسی خاص مقام پر محدود رہتا ہے ۔ عقل ہوش وحواس مین فرق پڑ جاتا ہے مثلاً کل دماغی قوتین رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہین یہانتک کہ مریض یا تو بالکل بے وقوف یا دیوانہ ہوجاتا ہے - بیمار کے عادات واطوار و مزاج مین بھی فرق پڑ جاتا ہے ۔ افی زیشیا کے مختلف درجے پیدا ہوجاتے ہین مثلاً ایک ہی لفظون کو بیمار بار بار بولتا رہتا ہے - مریض پست ہمت اور مغموم رہتا ہے اور بعض دفعہ خواہ نخواہ ہنسنے یا رونے لگتا ہے اور گاہے بے چین اور جوش مین آجاتا ہے - گاہے گاہے ہوش وحواس مین فرق نہین بھی پڑتا - دست وپا کے مختلف حصون مین درد ہوتا ہے اور دست وپا کی قوت لامسہ مین اس طرح کے فرق پڑجاتے ہین کہ گاہے چیونٹیان رینگتی سی محسوس ہوتی ہین اور گاہے وہ مقام سُن ہوجاتا ہے - سماعت اور بصارت مین بھی گونہ فرق پڑ جاتا ہے مگر نہ تو بیمار بالکل اندہا اور نہ بہرا ہوجاتا ہے - گاہے گاہے ہاتھ پاؤن کسیقدر مفلوج ہوجاتے ہین مگر وہ فالج کامل نہین ہوتا ۔ گاہے گاہے ہاتھ پاؤن اینٹھ کر سخت ہوجاتے ہین اور اس بیماری کی ضمن مین رگون کی ساخت مین ابتری آجاتی ہے دل کمزور ہوجاتا ہے اور گردون کی ساخت دانہ دار ہوجاتی ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے - مدت اس بیماری کی مختلف عرصہ کی ہوتی ہے آخر کار کو - یعنے بیہوشی طاری ہوجاتی ہے - عضلات مفلوج ہو کر ڈھیلے ہوجاتے ہین - بول وبراز خطا ہوجاتا ہے اور رگون کے پھٹ جانے سے دماغ مین خون گرنا دماغ کی رگون مین بکثرت سُدے پڑکر بیمار اس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت کرجاتا ہے ۔

علاج - یہ مرض لاعلاج ہے - بیمار کی طاقت کا خیال رکھنا چاہئے اور ادویہ اور اغذیہ مقوی دینی چاہئیں غم فکر اور ترددات سے باز رہنا چاہئے +

تھرام - بو - سس اور ام - بو - لے - زم

زندگی کی حالت کے اندر جب دل مین یا کسی رگ مین خون منجمد ہو جاتا ہے تب اسکو اصطلاح مین تھرام - بو - سس کہتے ہین اور اس منجمد خون کے ڈلے کو تھرام بس بولتے ہین +

جب اس منجمد خون کا کوئی ڈلا دوران خون کے ساتھ بہتا ہوا کسی خون کی رگ مین بطور سدّے کے پھنس جاتا ہے اور اُس رگ کے منفذ یا نالی کو بالکل یا کسیقدر بند کر دیتا ہے تب اسکو اصطلاح مین اِم - بو - لے - زم کہتے ہین اور اُس منجمد ڈلے کو ام - بو - لس (یا شُدا) کہتے ہین +

اوّل تھرام - بو - سس

اسباب - جب کسی سبب سے خون رُک رُک کر دورا کرتا ہے تب جم جاتا ہے (تھرام - بو - سس) مثلاً دل کے کیواڑون یا دل کی کسی اَور ساخت کی بیماریون کے سبب یا دل کے اذن یا بطن پر جب دباؤ پہونچتا ہے یا جب دل کی حرکت صرف کمزور ہی ہو جاتی ہے جیسے بخارون مین ہوا کرتا ہے یا پُرانی بیماریون مین جنمین مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور شش کی اُن بیماریون مین بھی خون منجمد ہو جا سکتا ہے جنمین شش کے دوران مین رُکاوٹ پڑ جاتی ہے اور جب بسبب سُکڑ جانے یا دب جانے یا کسی اُم - بو - لس کے پھنس جانے سے رگ کا منفذ مسدود ہو جاتا ہے + اور جسم کے کسی حصہ کے عروق شعریہ پر دباؤ

پہونچنے سے یا کسی رگ کے ٹوٹ جانے سے اور خاصکر اینو - ریزم یا وی - ری کوز وین کے سبب سے جب رگین پہیلجاتی ہین تب بھی اُنکے اندر خون جم جاتا ہے اور جب دل کے اندرونی سطح یا رگون کی دیوارون مین انفلامیشن ہوجاتا ہے اور خون جب رقیق ہوجاتا ہے تب بھی جم جاسکتا ہے جسم کے جن جن حصون مین تھرام - بو - سِس کی حالت پیدا ہوتی ہے اب انکا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے چنانچہ

اول تھرام - بو - سس آف دی ہارٹ - بعد موت کے دل کے اندر خون جم جاسکتا ہے یا حالت نزع مین یا اس سے پہلے + موت سے تہوڑے عرصہ بعد پہلے جب دل کے اندر خون جم جاتا ہے تب نتیجہ اسکا مہلک ہوجاتا ہے پس اِس امر کا ذکر خاصکر کرنا چاہیئے +

واضح ہو کہ جب دل کی ساخت مین کوئی ایسی بیماری ہوتی ہے جس سے خون اچھے طور پر دورہ نہین کرسکتا ہے یا جس سے دل کے اندر کی سطح کُہردری ہوجاتی ہے تب خون جم جاتا ہے اور بعض اکیوٹ بیماریون مین بہی دل کے اندر خون جم جاتا ہے - وجہ اسکی یہ ہے کہ اِن بیماریون مین خون کی حالت ایسی بگڑجاتی ہے جس سے وہ آسانی سے جم جاتا ہے اور اُس سبب سے دل کی رگون سے وہ خون اچھی طرح خارج نہین ہوسکتا دہین گہومتا رہتا ہے تب منجمد ہوجاتا ہے - علاوہ ازین تشنش مین جب خون کا دورہ رُک جاتا ہے تب بہی خون آسانی سے جم جاتا ہے مثلاً اُن بیماریون مین تشنش کے دوران خون مین مزاحمت پڑجاتی ہے اور خون جم جاسکتا ہے - جیسے کہ دپ - ٹوف - تہے - ریا + انڈو - کار - ڈائی - ٹس + نیومونیا پلے - ری - ٹو - نائی - ٹِس + حالتِ زچہ گی + اری - سے - پلے - لس + رو - ماٹِزم - ٹائی فیور اور پائی - میا اور یہ بات یاد رہے کہ دل کے دہنے خانون مین

جب تھرام - بو - سس ہوجاتا ہے تب بہ نسبت باءین خانون کے تھرام - بوس
کے وہ زیادہ تر اندیشناک ہوتا ہے تھرام - بو - سِس کیحالت دل کی دونو جاب
پیدا ہوسکتی ہے + اکثر اوقات منجمد خون کی رنگت پھیکی پڑجاتی ہے یا ہلکی زردی
مایل ہوجاتی ہے +

علامات - کار - ڈویاک تھرام - بوسس کا اثر کئی باتون پر منحصر ہے
چنانچہ خون کے جلد جم جانے پر + خون کے جم جانے کی تعداد اور موقع پر + دل کے
اندر خون جب جم جاتا ہے تب اِسمین اِن باتون کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ دوران
خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے + دل اچھے طور پر حرکت نہین کرسکتا کوئی بڑا
سا ڈلا منجمد خون کا علیحدہ ہوکر دل کے کسی دہانے مین کسی بڑی شریان مین پھنس جا
سکتا ہے + یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ اُس منجمد خون سے چھوٹے چھوٹے ذرات
علیحدہ ہوکر چھوٹی چھوٹی شرائین مین بطور ام - بو - لائی کے گزر کرسکتے ہین اور شاید
ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ خون کا ڈلا جب گلنے لگتا ہے تب اِسکی عفونت سے کل
خون زہریلا ہوجا سکتا ہے + جب دفعتہً بہت سا خون جم جاتا ہے تب دل کی حرکتون
مین نہایت خرابیان پیدا ہوجاتی ہین یعنے دل نہایت جلد جلد اور بے قاعدہ
حرکت کرنے لگتا ہے - نبض نہایت کمزور اور بہت آہستہ آہستہ چلتی ہے - بیمار پر
غشی طاری ہوجاتی ہے (سن - کو - پے) + دم نہایت تکلیف سے لیا جاتا ہے
بیمار نہایت بے چین اور فکرمند ہوجاتا ہے + جب خون بتدریج جمتا جاتا ہے
تب بھی وہی علامتین پیدا ہوتی ہین مگر کسیقدر خفیف - اور جب دل کا کوئی دہانہ
یا کوئی بڑی رگ خون کے ڈلے سے مسدود ہوجاتی ہے تب بیمار فوراً مرجاتا ہے
دل کے مقام پر کان لگا کر سُنین تو دل بے تحاشا دھڑکتا ہوا سُنائی دیتا ہے اور
اُسکی حرکتین بے قاعدہ مسموع ہوتی ہین + پر - کشن کرین تو دل کا مقام خاصکر

اُسکی داہنی جانب زیادہ تر ٹہوس محسوس ہوتی ہے دونو آوازین دل کی بیقاعدہ اور صاف نہین سُنائی دیتین *

علاج - بیمار کو آرام سے لٹا رکہین اور حرکت نہ کرنے دین - اور دیات ٹی - میو - لنٹ (مفرحات) خاصکر بیمار کی طبیعت اگر غشی کی طرف مایل ہو استعمال کرین اور بیمار کو شوربہ پلاوین - ہاتہہ پاون مین گرمی پہونچاوین - اور سینہ پہ خشک کپنگ کرین دوا کے طور پر بائی - کار - بو - نٹ اف سو - ڈا یا پو - ٹاش ہمراہ کاربو - نٹ اف ایمو - نیا کے پلاوین - اور ساتہہ برف پین دس و بیس قطرہ لائیکوار - ایمو - نیا ملاکر گہنٹہ گہنٹہ بعد پلا سکتے ہین - اور دوسرے گہنٹہ مین سے پانچ گرین آیوڈائیڈ اف پوٹاش کا استعمال کرین اور بعض دفعہ ڈی - جی - ٹے - لِس سے بہی فائدہ ہوسکتا ہے - کیونکہ اِسکے استعمال سے دل کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور خفیف طاقت کی بجلی بہی فائدہ کرسکتی ہے - ایسا علاج ہرگز نہ کرین جس سے ضعف پیدا ہو - اور اَفیون اس بیماری مین قطعی منع ہے *

ووم تہرام - بوسس پلمو - نری ارٹری اور اسکی شاخون مین

جب ان رگون مین خون جم جاتا ہے تب تنگی نفس کی پیدا ہوتی ہے اور بیمار کو تازی ہوا کی نہایت خواہش ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چہاتی دبی جاتی ہے اور دل گہٹا جاتا ہے - غشی طاری ہوجاتی ہے - بیمار بہت بے چین اور فکرمند ہوجاتا ہے - اور دل کے رہنے خانے خون سے پُر ہوجاتے ہین تب جسم کی کل وریدون مین اجتماع خون کا ہوجاتا ہے *

علاج - مثل کار-ڈیاک تھرام - بو-سس کے +

سوم بڑی رگون مین خون کا جم جانا

اِس حالت مین وہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے جسکو اصطلاح مین فلگ-می-شیا ڈالنس کہتے ہین اور جسکا بیان میری کتاب امراض النسوان مین دیکھو -

دوم - ام - بو - لے - زم

ام-بو-لِش کی تعریف اوپر لکھی گئی ہے + منجمد خون کے ڈلے اِسطور سے پیدا ہوسکتے ہین کہ جب کسی ورید مین یا دل کے اندر یا کسی شریان مین خون جم جاتا ہے (تھرام-بو-سس) تب وہ ڈلا خون کا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دوران خون کے ساتھ بہتا پھرتا ہے جب دل کے کیواڑون یا دہانون مین خون کا فائی-برین جم جاتا ہے تب اُس منجمد ڈلے سے فائی-برین کے خرد خرد ذرات علیحدہ ہوکر دوران خون مین شامل ہوجا سکتے ہین + یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ جب مٹی یا چونہ کا مادہ دل کے کیواڑون مین یا شرائین مین پیدا ہوجاتا ہے تب اِسکے ذرات علیحدہ ہوکر دورانِ خون مین جا ملتے ہین + ام-بو-لِش کے ڈلے یا تو اِسقدر بڑے بڑے ہوجا سکتے ہین کہ جن سے بڑی شریان کا منفذ بند ہوجائے یا اِسقدر چھوٹے کہ نہایت باریک کے-پے-ریز کے اندر سے بھی گزر جائین + جب وے-لِش-ٹُم-سر-کیو-لے-شن مین آتم-بو-لائی (جمع ہے - ام-بولس کے یعنے منجمد خون کے ذرات) کا گزر ہوجاتا ہے تب وہ ذرہ پل-مو-نری کے-پے-لے-ریز مین آکر ہمیشہ پھنس جاتے ہین لیکن جو ام-بو-لائی پل-مو-نری وریدون مین یا دل کے دہنی طرف یا شرائین مین پیدا ہوتے ہین وہ یا تو چھوٹی شریانون مین یا کے-پے-لے-ریز مین

مین مگر خاصکر دماغ چیتلی اور دونون کی رگون مین گزر کر جاتے ہین اور جو پورٹل
وریدکی شاخون مین پیدا ہوتی ہین وہ اکثر جگر کے کے۔ لے۔ لے۔ ریزہ
مین اٹکر رہین جاتے ہین * یہ قاعدہ ہے کہ ام۔ بو۔ لیش اکثر خون کے بہاؤ کی
طرف بہتے پھرتے ہین اور یہ کہ ان سے رگون کا منفذ یا تو بالکل یا کسیقدر بند
ہوجاتا ہے *

مقالہ پنجم

امراض نخاع

اول مائی۔ لائی ٹیس

یعنے

حرام مغز کی ساخت کا انقلاب

علامات۔ حرام مغز یعنے اس۔ پائی۔ نل کارڈ کے جس حصہ مین انقلاب
ہوتا ہے وہان پر وبیماری وبیمار دہونے لگتا ہے اور اس جگہہ کی حس وحرکت جاتی
رہتی ہے یا وہ مقام شل ہوجاتا اور اسکی حس مین فرق پڑجاتا ہے اور ہاتھہ
یا پاؤن یا دونو یا صرف ایک ہی کمزور ہوجاتا ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ ایک طرف
کے ہاتھہ یا پاؤن کی حرکت مفقود ہوجاتی ہے * مفلوج ہاتھہ یا پاؤن لاغر ہونے
لگتے ہین اور عضو ماؤف کا گوشت یا تو ڈہیلا ہوجاتا ہے یا کہنچ جاتا یا اسمین تشنج
ہونے لگتا ہے۔ پیشاب خطا ہوجاتا ہے اور پاخانہ بھی بے معلوم نکل جاتا ہے
پشت اور چوتڑون پر بسبب لیٹے رہنے کے بڈ۔ سور پیدا ہوجاتے ہین آخرکار
بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے۔ اور جب یہ مرض دماغ تک آپہونچتا ہے تب بیمار

حالت بیہوشی مین مرجاتا ہے لیکن حرام مغز کے ہر ایک حصہ کے انفلامیشن کی علامات علیحدہ علیحدہ ہوتی ہین چنانچہ جب گردن کا حصہ مرض مین مبتلا ہوتا ہے تب دونو ہاتھ مفلوج ہو جاتے ہین اور نگلنے اور دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور سینہ اور شکم جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے - بعضدفعہ نبض نہایت آہستہ چلتی ہے اور قضیب کو اکثر نہایت خیزش ہوتی ہے ٭ جب پشت کے حصہ حرام مغز مین بیماری ہوتی ہے تب بعض دفعہ سارا جسم کانپنے لگتا ہے دل دھڑکنے لگتا دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور شکم جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے٭ جب کمر کے حصہ مین بیماری ہوتی ہے تب اطراف اسفل مفلوج ہو جاتے ہین اور پہلے تو پیشاب بند ہو جاتا بعد ازان از خود خطا ہو جاتا ہے علے ہذا القیاس پہلے قبض رہتا ہے بعد ازان پاخانہ بے معلوم نکل پڑتا ہے اور بعضدفعہ پریت جاتی رہتی ہے ٭ کمر اور چوتڑون پر زخم پڑ جاتے ہین ٭

اسباب - پری-ڈسپو-زنگ جوانی اور مرد کا ہونا اکسائٹنگ کاز - کمر پر ضرب لگنا یا چوتڑون کے بل گر پڑنا - سردی کا لگنا - یا بارش مین بھیگنا استخوان پشت مین کریز یعنے زخم کا ہو جانا - اسکرافیو-لا کی بیماری اور کثرت مجامعت ٭

علاج - ابتدا مرض مین مقام ماؤف پر جونکین یا گلاس لگاوین بعد ازان اسکے گرد یا تو بلسٹر یا علیٹن لگاوین - بیمار کو آرام سے رکہین - پیشاب بند ہو تو سلائی سے نکال دین اور مریض کو خوب صاف ستہرا رکہین ٭ بطور دوا کے مسہلات کا استعمال کرین اور اس بیماری مین اکثر کنایع مدائیوڈ آئیڈ اف پوٹاسیم اور اگر حرام مغز کی ساخت گل نہ گئی ہو تو ارگٹ اف رائی کا استعمال کرین ٭

دوم مے - نن - جائی ٹِس
یعنے
حرام مغز کے پردون کا انفلامیشن

یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے - اول اکیوٹ اسپائی - نل مے - نن - جائیٹس + دوم اسپائی - نل اری - ٹیے - شن + سوم کرو - نک اسپائی - نل مے - نن - جائی - ٹِس +

اول اکیوٹ اسپائی - نل
مے - نن - جائی - ٹِس

علامات - مقام ماؤف مین درد ہوتا ہے جو حرکت کرنے دبانے یا جھکنے سے یا گرمی کے باعث زیادہ ہوجاتا ہے اور رو - ما - ٹزم کے درد سے نہایت مشابہت رکھتا ہے اور پشت اور ہاتھ پاؤن تک چہا جاتا ہے یا ٹیسین اسکی سینہ اور شکم کے چارون طرف پہیلجاتی ہین - ہاتھ پاؤن پشت اور گردن کہچ جاتی ہے جسم مین بعضے دفعہ تشنج مثل مرض ٹے - نے - نس کے ہوتا ہے (کزاز) + گردن یا شکم بکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے اور بیمار کو تنگی تنفس کے ہوجاتی ہے + یہ بیماری ۱۰ سے ۱۴ دن کے اندر اکثر مہلک ہوجاتی ہے اسوقت یا تو ہذیان ہوتا ہے یا علامات روتیہ ظاہر ہوجاتی ہین یا مریض حالت بیہوشی مین راہی ملک عدم کا ہوجاتا ہے +

اسباب - اس مرض کے وہی ہین جن سے نخاع کی ساخت کا انفلامیشن پیدا ہوتا ہے +

تشخیص - کہچ جانا عضلون کا یا اسمین تشنج کا ہونا اس مرض کی علامات

تشخیص ہین +

علاج - حصہ ماؤف پر جونکین لگاوین یا بذریعہ گلاس کے خون لین بعدازان سہلات تیز کا استعمال کرین - غذا ہلکی دین اور مریضکو آرام سے لٹا رکہین - پیشاب کا خیال رکہین - مثانہ پُر ہو تو بذریعہ سلائی کے خالی کرین بعد خون لینے کے مقام مرض پر برف لگا دین اور اُسکے گرد کی جگہہ پر بلسٹر - تہوڑی تہوڑی مقدار مین پارہ کا استعمال بہی مفید ہے مثلاً دو یا تین گرین کیا ملول ہمراہ ایک گرین افیون کے تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد کہلا دین تا کہ اثر سیماب کا جسم مین بخوبی ہو جاوے اور جب حالات ردیہ طاری ہون اُسوقت اسے - تہر ویموسنیا اور برانڈی سے مریض کی طاقت کو قائم رکہین +

دوم اسپائی - نل اری - ٹے یشن

علامات - نخاع کے جس حصہ مین یہ بیماری ہوتی ہے وہان درد ہوتا ہے جو دبانے یا ٹہوکنے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور بایئن پسلی یا سینہ اور شکم کے کُل عضلون مین بہی درد ہوتا ہے - بیمار کو تنگی نفس کی ہوتی ہے اور دل دہڑکتا ہے نوبت مرض ہیٹیریا (اختناق الرحم) کی ہو جاتی ہے - مریض پست ہمت اور مزاج اُسکا چڑچڑا ہو جاتا ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور شکم مین نفخ - بعض دفعہ یہ علامتین عرصہ دراز تک جاری رہتی ہین اور بعد بیاہ ہونے کے شدت پکڑ جاتی ہین لیکن خاصکر ایام رضاعت اور حمل مین بہی اُن کی شدت زیادہ ہوتی ہے +

تشخیص - گردن سے کمر تک جتنے فقرات ہین اُنکو انگلیون سے اچہے طور پر دبانے سے یا ایک ایک کو ٹہوکنے سے چند مقامون پر درد معلوم ہوگا اور

پسلی سینہ اور شکم کا درد فوراً زیادہ ہوجائیگا اور بعض دفعہ ساتھہ اِن دردوں کے سینہ کے عضلات مین بہی درد ہونے لگتا ہے *

اسباب - جوان عورتون کو یہ بیماری اکثر ہوجایا کرتی ہے *

اکسائٹینگ کاز - اِس مرض کے یہ ہین - ورزش کا نہ کرنا - قبض تکلیف سے حیض کا آنا اور لیو - کو - ریا کی بیماری *

علاج خارجی - مقام درد پر جونکین لگا دین یا بذریعہ گلاس کے خون لین بعد ازان بلسٹر لگا دین یا کسی اسٹی - میو - لینٹ لے - نی - منٹ کی مالش کرین اور عضلون کے درد کو رفع کرنے کے لئے یا تو بلا - ڈو - نا یا او - پیم پلاسٹر لگا دین *

علاج داخلی - داخلی علاج اِس بیماری کا اِسطور پر کرین کہ تکلیف حیض کو علاج مناسب سے رفع کرین - ہلکے ملینات سے رفع قبض کرین اور ادویات مقوی اور سے ڈ ہی - ٹیو - مثلاً برو - مین کا استعمال کرین *

سوم رو - ماٹک اسپائی - نل مے - ننن - جائٹس

علامات - حرام مغز کے گرد ایک پہیلا ہوا درد محسوس ہوتا ہے اور کسی ہاتھہ یا کسی پاؤن مین شدت کا عصبی درد ہوتا ہے - بعد کچھہ عرصہ کے درد مذکور حرام مغز کے کسی خاص حصہ کی ایک جانب کے قریب محدود ہوجاتا ہے - حصۂ مذکور کا رنگ سُرخ ہوتا ہے - اور بعد تہوڑے عرصہ کے اُسپر دانہ ہاے مرض ہر - پیز پیدا ہوجاتے ہین * ہاتھہ پاؤن کا درد جاری رہتا ہے اور اُنگلیان شل ہوجاتی ہین اور اُنمین جھناٹ محسوس ہوتی ہے اور طاقت اُن کی جاتی رہتی ہے یا وہ مفلوج ہوجاتی ہین *

اسباب - پری - ڈسپو - زنگ اِس مرض کے وہی ہین جو بدہاضمہ

اور گاؤٹ کے ہین + اور سردی یا بارش مین بہیگنا اور تہک جانا اِسبیماری
کے اکسائیٹنگ کاز ہین +

علاج - مقام مرض پر جونکین لگادین اور تکمید کرین اور باقی علاج
رو ماٹزم کے طور پر کرین +

چہارم ان فے ٹایل پے را لی سس

یعنے

بچون کا فالج

ماہیت - اِس بیماری کی ماہیت کی نسبت سابق سے بہت بحث چلی
آتی ہے لیکن اب بڑے بڑے محققین نے اسبات کو ثابت کردیا ہے کہ یہ
مرض نرالا ہے اور اکثر بچون ہی کو چہ مہینے کی عمر سے لیکر تین یا چار سال کی
عمر تک ہوا کرتا ہے اور خاصکر دوسرے سال کی عمر مین اکثر ہوجاتا ہے مگر بعضدفعہ
ایسا بہی ہوتا ہے کہ دو مہینے کی عمر سے لیکر آٹہہ یا دس سال کی عمر کے بچے بہی اسمین
مبتلا ہوجاتے ہین - بعضدفعہ یہ بیماری چیچک یا دیگر اگزان تہم - مٹا قسم کے
بیماریون کے بعد اور دانت نکلنے کی تکلیف سے یا پشت پر چوٹ لگنے سے - بہیگی جگہہ
پر سونے سے یا سردی کے لگجانے یا بارش مین بہیگنے سے بہی ہوجاتی ہے
اور کبہی کبہی ہاضمہ کی خرابی سے ہی پیدا ہوجاتی ہے + یہ بیماری اسپائنل کارڈ
کے انٹے - ری - ار کارنیو کے انفلامیشن کے سبب سے پیدا ہوتی ہے - انفلامیشن
اگرچہ نخاع کے مختلف حصون مین ہو جا سکتا ہے پہر بہی گردن اور کمر کے حصون
پر ہی اکثر ہوجاتا ہے، اور بعضدفعہ صرف ایک اور کبہی دونو انٹے - ری - ار کارنیو
مین انفلامیشن ہوجاتا ہے +

علامات - اس بیماری مین چند علامات مندرجہ پہلے ہوتی ہین اور تب
یہ مرض ظاہر ہوجاتا ہے مثلاً خاصکر خفیف بخار ہوجاتا ہے بعض دفعہ کنولشن کہ جسمین
نہ تو چہرہ مبتلا ہوتا ہے اور نہ کوئی دماغی علامت پیدا ہوتی ہے لیکن گاہے گاہے
طبیعت مین جوش اور ہذیان اور بیہوشی بھی ہوجاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ
بلا ظاہر ہونے کسی علامت مندرجہ کے یہ مرض دفعتہً پیدا ہوجاتا ہے ** ابتدا میں
اکثر دونو جانب مفلوج ہوجاتی ہین مگر علی العموم بہ نسبت ہاتھون کے دونو ٹانگین اس
مرض مین زیادہ مبتلا ہوجاتے ہین جس سے بچہ بالکل بے بس پڑا رہتا ہے اور
بہتیری دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ صرف دونو ٹانگین ہی مفلوج ہوجاتی ہین اور کبھی صرف
ایک ٹانگ اور بعض دفعہ ہے - مے - پلیجیا ہوجاتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ مرض
یکبارگی درجہ اتم کو پہونچ جاتا ہے اور تب رفع ہونے لگتا ہے - شاذونادر ایسا ہوتا
ہے کہ عضو ماؤف کے کل مسلس اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین اور عضلات متاثرہ
ڈھیلے پڑے رہتے ہین اور انہین سے چند لاغر بھی ہوجاتے ہین اور اُن کے
بعض ریشے کانپنے لگتے ہین اور رسی - فلکس کی حرکتین یا تو بالکل نہین ہوتین یا
کم ہوجاتی ہین - اس مرض کے اندر حس مین چندان فرق نہین پڑتا مگر جو بچے
بات چیت کرسکتے ہین ہاتھ پاؤن اور پشت مین درد کی شکایت کرتے ہین - اس
بیماری مین اِس - فنکٹ - ٹر مسلس نہین مبتلا ہوتے یا صرف تھوڑے ہی عرصہ
کے لیے بیکار ہوجاتے ہین - گاہے گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند روز کے اندر
پیے - را - لی - سس بالکل دور ہوجاتی ہے اور بیمار بالکل تندرست ہوجاتا ہے
لیکن عموماً ایسا ہوتا ہے کہ مفلوج اعضا مین سے چند تو دو یا تین دن سے لیکر
دو ہفتہ کے اندر حالت اصلی پر آجاتے ہین مگر باقی کے اعضا ہمیشہ کے لیے
مفلوج رہ جاتے ہین مثلاً پیے - را - پلی - جیا ہمیشہ کے لیے رہ جاتا ہے لیکن

شاذ و نادر ہے - مے - پلیجیا ہمیشہ کے لئے رہ جاتا ہے یا ایک طرف کا ہاتہہ
اور دوسری جانب کی ٹانگ مفلوج رہ جاتی ہے یا صرف ایک ہی ہتہہ یا ایک
ہی پاؤن یا انکا صرف کوئی خاص حصہ ہی مفلوج رہ جاتا ہے - آخر کار ایسا ہوتا ہے
کہ عضلے متاثرہ لاغر ہوجاتے ہین اور انکا نشو و نما نہین ہونے پاتا - اور ان پر
بجلی کا اثر پیدا ہوتا ہے - انکی ساخت مین ابتری آجاتی ہے - نبض اُس جگہہ کی کمزور
ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ سُست - اُس حصہ کی حرارت ہمیشہ کے لئے کم رہتی
ہے اور بسبب اسکے کہ ماؤف ہاتہہ یا پاؤن کے جوڑون کے لے - گی - منٹ ڈہیلے
ہوجاتے ہین اور وہ جوڑ ڈہیلے ہوکر لٹک پڑتے ہین اور مفلوج مقام کے مسلس کی ساخت
مین ابتری آجاتی ہے تو ہاتہہ یا پاؤن لٹکے رہتے ہین یا کسی جانب کو گہوم جاتے ہین
جنکو بچپن مین ان - فن ٹائل پے - را - لی - سس کی بیماری ہوجاتی ہے
اُنکی عمر اکثر دراز ہوتی ہے اور عرصہ تک جیتے رہتے ہین - جو لنگڑے لولے بہیک مانگتے
ہین اُنکو بچپن مین اسی قسم کے پے - را - لی - سس ہوئی تہی +

علاج مثل دیگر فالج کے مقویات اور تار بجلی سے کرنا چاہئے جیسے فولاد
اسٹرک - نیا + ناس - فورس ارکٹ آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم وغیرہ +

مقالہ ششم

امراضِ اعصاب

اول نیو - رل - جیا یعنی وجع العصب

کل امراض حاد اور بہت سی مزمن بیماریونمین درد ہوا کرتا ہے لیکن جب پٹہون ہی
مین خاصکر درد ہوتا ہے تب اُسکو نیو - رلجیا کہتے ہین + عصبی درد بہت سببون سے

پیدا ہوسکتا ہے چنانچہ جب زیادہ دن تک دودہ پلانے سے یا عرصہ دراز تک
کبھی طوبت کے کثرت سے جاری رہنے سے یا خون کے نکل جانے سے کمزوری ہو
جاتی ہے تب اکثر عصبی درد پیدا ہوتا ہے • جب یہ درد چہرہ اور سر کے ایک ہی
جانب پر اور نوبت بنوبت ہوتا رہتا ہے تب باعث اُسکا وہی ہے - ے - ریا
ہے جس سبب سے تپ لرزہ پیدا ہوتی ہے • بعضے دفعہ یہ درد کسی عضو کی بیماری
کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے تب اِسکو سم - پے - تھے - ٹک بھی کہتے ہین مثلاً
جگر کی بیماری مین دہنے کندہے پر درد ہوتا ہے اور بائین کندہے مین قلب کی
بیماری کے باعث اِن دونو نظیرون مین تو صاف ظاہر ہے کہ بیمار عضو کے متصل
مقام درد پر بھی پہیلتے ہین لیکن بعض حالات درد کے ایسے بھی ہین جنمین درد کا مقام
اور بیمار عضو کے مابین عصبی تعلق کچہہ بھی نہین پایا جاتا چنانچہ معدہ مین ترشی کے
باعث یا بسبب قبض کے یا گردون کے بیماری کے باعث درد ٹک - ڈو - لو - رو کا
ہوجانا بعضے دفعہ جب کسی عضو کی جڑ دب جاتی ہے یا اُسمین خراش ہوتی ہے تب اُس
عضو مین درد ہوتا ہے مثلاً جب کسی ہڈی کی کرچ یا کوئی شے غیر جنس کسی عصب کی جڑ
کو دباتی ہے تب ایک شدت کا درد ہوتا ہے چنانچہ اِس قسم کے درد یہ ہین کہ
جب مثانہ مین پتھری ہوتی ہے تب قضیب کے سر پر درد ہوتا ہے اور جب گردون
مین خراش ہوتی ہے تب رانون اور انثیان مین درد ہوتا ہے اور بسبب قبض کے
یا جب رودہ مین پیچ پڑ جاتی ہے تب رانون اور پاؤن کے پیچھے اور مقعد کے
کنارہ پر درد ہوتا ہے • اعضاے اندرونی مین جب بلا انفلامیشن کے درد ہوتا
ہے تو وہ ہی عصبی درد ہوتا ہے اور جب مرض ہرپیز زاس شہر کے دانے نکلنے والے
ہوتے ہین تو انکے نکلنے سے پہلے یا بعد کسی پسلی کے عصب مین ایک شدت کا
درد ہوتا ہے • چاہے جسم کے کسی عصب مین درد ہو اگرچہ اُسکو اصطلاح مین

یئو - رلجیا کہینگے لیکن جب چند خاص مقام کے اعصاب مین درد ہوتا ہے تب
انکو خاص ناموں سے نامزد کرتے ہین چنانچہ

مگ - رین

یہ ایک قسم کا درد سر ہے جسکو انگریزی مین سِک - ہڈ - ایک کہتے ہین اگرچہ خاص علامتین
اس بیماری کی دو ہی ہین - ایک تو درد سر اور دوسری غثیان - پر اکثر دونو علامتون
کے پیدا ہونے سے پہلے اور اور علامتین بھی ظاہر ہوتی ہین چنانچہ درد سر
کے پیدا ہونے سے پہلے مریض کی بصارت دُہندلی ہو جاتی ہے - بعد ازان
ایک یا دونو جانب کا جسم سُن ہو جاتا ہے اور تب وہان سوئیان چبھتی سی محسوس
ہوتی ہین اور تکلم مین فرق پڑ جاتا ہے یعنے بیمار کہنا کچھ چاہتا ہے اُسکے منہہ سے نکل
کچھ اور ہی جاتا ہے حافظہ مین فرق پڑ جاتا ہے - خیال منتشر ہو جاتے ہین بعد نصف
ساعت کے درد سر شروع ہو جاتا ہے - پہلے تو خفیف بعد ازان رفتہ رفتہ اسقدر شدید
ہو جاتا ہے کہ بیمار سے برداشت نہین ہو سکتا پہلے ایک یا دونو ابرو سے شروع ہوتا
ہے اور تب بہت سا حصہ سر کا مبتلا کر لیتا ہے - جون جون درد کو تخفیف ہوتی جاتی
ہے جانب ماؤف کی آنکھہ پر ایک دہیما یا تیز درد معلوم ہوتا ہے اور جبتک یہ درد
ہوتا رہتا ہے بیمار کا جی متلا یا رہتا ہے اور درد کے عین شدت کیوقت قے ہو کر
چند گھنٹہ کبھی سارا دن اور بعض دفعہ دو تین دن تک درد جاری رہتا ہے بعد
رفع ہو جانے کے بیمار کو نیند آجاتی ہے یا عرق آجاتا ہے یا کثرت سے آنسو ٹپکنے
لگتے ہین تب یہ درد رفع ہو جاتا ہے - اگرچہ اس مرض کا تعلق دماغ سے ہے پھر
بھی معدہ امعا جگر رحم وغیرہ اعضا سے کی خرابی سے اکثر ہو جاتا ہے -

علاج - مگ - رین کے علاج کے تین مطالب ہین *

بعض دفعہ درد کی شدت زیادہ ہونے سے بعض وقت قے آجاتی ہے

اول دماغ کی خرابی کا علاج - دوم روکنا یا رفع کرنا اکساٹی ٹیشگ کاز کا ٭
سوم نوبت کے وقت کا علاج

جب یہ بیماری رحم کی کسی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب برومائیڈ اف پوٹاشیم
سے بڑا فائدہ ہوتا ہے - جب اسکے استعمال سے نیند آجاتی ہے تب نوبت اس
بیماری کی رک جاتی ہے اور نوبت کیوقت جب یہ دوا کھلائی جاتی ہے تب بھی
بیمار کو نیند آجاتی ہے جس سے نوبت جلد رفع ہو جاتی ہے ٭

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹک - ریو کا درد پانچوین جوڑے عصب مین ہوتا ہے بس
ہائیڈریٹ اف بیوٹایل کلورل جو چہرہ کے نیو - رلجیا کو نہایت مفید پڑتا ہے
اس مرض مین بھی فائدہ مند ہے چنانچہ ۵ گرین ہائیڈریٹ اف بیوٹایل کلورل
دو یا تین تین گھنٹہ بعد اکثر نہایت فائدہ بخشتا ہے لیکن یہ جتلانا ضرور ہے کہ اس دوا
کے استعمال سے بیمار مرض کی نوبتون سے بالکل محفوظ نہین رہتا بلکہ دو یا تین دن
کے بعد درد کی نوبتین جو پہلے جلد جلد ہوتی تھین ہفتہ مین ایک یا دو دفعہ ہونے لگتی ہین
اور رفتہ رفتہ مدت تخفیف کی دراز ہوتی جاتی ہے یعنے ہفتہ مین ایک دفعہ اور دو ہفتہ
مین ایک دفعہ حتیٰ کہ بیماری اپنے اگلے طور پر تیسرے یا چوتھے ہفتہ ظاہر ہوتا ہے تب
اسکا علاج مقویات سے کرنا چاہیئے - مثلاً فولاد کونین اور کاڈلیور - آئیل اور جس سبب سے
پیدا ہوا ہے اسکو دور کرنا چاہیئے لیکن یاد رہے کہ جب اس بیماری مین شدت کی نفخ
اور ابکائیان آتی ہین تب یہ دوا بیکار ہو جاتی ہے یعنے اسصورت مین اسکو کھاتے
ہی مریض قے کر دیتا ہے ٭ یہ نسخہ بھی ٹک - ریو کے درد کو مفید ہے ٭

نسخہ - سائے - ٹریٹ اف کیفین ڈیڑھ گرین ٭ فے - ناسی - ٹیمن - ۴ گرین ٭
شوگر اف ملک ۴ گرین ٭ اسکی ایک پڑیہ بنا کر کھلا دین ٭ دو گھنٹہ بعد اگر ضرورت
ہو تو پھر ایک ایسی پڑیہ کھلا دین ٭

ایک اور طریقہ اس مرض کے علاج کا یہ بھی ہے کہ پندرہ یا بائیس قطرے سک - کس ملا - ڈونا اور دس گرین کلو - رل ہائیڈریٹ ایک آونس پانی مین ملا کر ہر روز رات کو سوتے وقت پلا دین - اور جو نوبتین مرد کی بار بار ہوتی ہون یا کسی معمولی وقت پر ہوجایا کرتی ہون تو نوبت کے شروع ہونے سے پہلے کئی راتین برابر پلا دین ✽ زیادہ مقدار مین ایسٹ - پاتھ - رین بھی اس مرض کو فائدہ کرتا ہے اور جب بیماری خفیف ہوتی ہے تب گیوا - رانا اور کے - فین کے استعمال سے بھی رفع ہوجاتی ہے ✽ بعض اوقات اس مرض کو ایکسل - جین سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے مثلاً

نسخہ ایکسل - جین - ۳۰ گرین ٹنکچر آف آرنج ۲ ڈرام سرپ اف آرنج فلاورز ۶ ڈرام ✽ پانی اسقدر کہ جتنے مین کل مکسچر دو آونس پورا ہوجاوے ✽ مقدار نصف سے ایک آونس تک ایک یا دو دفعہ یا تین دفعہ دن کو ✽

ٹک - دو - لو - رو

تعریف - پانچوین جوڑے عصب کی چند یا ساری شاخون مین درد ہوتا ہے اور گاہے گاہے کم ہوجاتا ہے ✽

علامات - یہ بیماری اکثر مسن آدمیون کو ہوجاتی ہے - درد اسمین نہایت شدت کا اور عرصہ عرصہ بعد ہوتا ہے اور کبھی تو بہت کم ہوجاتا اور گاہے بلاکسی سبب کے دنون ہفتون مہینون بلکہ برسون تک نہین ہوتا - ابتدا مین یہ درد کسی خاص مقام پر محدود رہتا ہے مثلاً سپرا - آر - بے - ٹیل یا انفرا - آر - بے - ٹیل - یا من - ٹیل - فو - رمی - نن پر لیکن مہنی طرف کے انفرا - آر - بے - ٹیل نرو مین بہت زیادہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ چیرنے یا پھاڑنے کے طور پر شدید ہوتا ہے اور کبھی

مقام مرض پر سخت جلن سی معلوم ہوتی ہے اور بعض دفعہ صرف درد ہی محسوس ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ مقام سُرخ گرم اور پھول جاتا ہے - جب یہ درد آنکھوں تک پہونچتا ہے تب کثرت سے آنسو بہنے لگتا ہے اور جب دہن اور جبڑوں میں سرایت کرجاتا ہے تب کثرت سے رال بہتی ہے اور جب عرصہ تک قائم رہتا ہے تو نروماؤف کی اور شاخوں میں بھی پھیل جاتا ہے چنانچہ اگر جھینجانہ کے نیچے شروع ہو تو اوپر کی لب تک پہونچ جاتا ہے اور وہاں سے اوپر اور نیچے کے جبڑوں پر یا جھینجانہ کے اوپر کو سارے سر پر چھا جاتا ہے بلکہ تھوڑا بہت درد پشت تک بھی پہونچ جاتا ہے - جب درد کی شدت شروع ہوتی ہے تب مرض کیجانب کے چہرہ کے عضلات میں درد اور تشنج اس شدت سے ہوتا ہے کہ بیمار اُس جانب کے چہرہ کو زور زور سے ملتا رہتا ہے - بیمار اکثر یا توان میں تندرست رہتا ہے ؞

اسباب - ہری ٹوسیو - زنگ - عورت کا ہونا - حمل نروس مزاج - کمی خون - کمزوری - فکر رنج و غم - خوف - سوء ہضمی ؞

اکسائٹنگ کاز - نروماؤف کی جڑ میں جو دماغ میں ہوتی ہے خراش کا ہونا یا نرو کے کسی شاخ کا ہڈی یا کسی اَور مادہ سے دب جانا - یا کسی دانت کا زخمی ہوجانا ؞ نرو مذکور میں ردماٹیزم کا مادہ سما جاتا ہے ؞

عـلاج - اسباب کو دریافت کریں کہ نہا کہیں سے دب نہ گیا ہو یا کسی دانت میں زخم نہو - کوئی دانت زخمی ہو تو اسکو اُکھاڑ ڈالیں اور جو باعث ایس دکا رو ماٹیزم ہو تو ادویات مناسب سے عـلاج کریں ؞ اگر یہ درد بباعث خرابی معدہ یا امعا یا گردون کے ہو تو بدہضمی یا قبض کو رفع کریں اور خرابی گردون کا عـلاج کریں ؞ اگر باعث کمی خون ہو تو کونین اور فولاد مفید ہے - چنانچہ کونین پوری مقدار میں لگا ہے گاہے کھلا دیں اور سب سے اچھا مرکب فولاد کا اِس مرض کے لئے

یا تو ٹیسے - سکے - یُرے ٹیڈ کار-بو-نیٹ اف ایرن یا پلے-راک سائیڈ اف ایرن ہے ۔ خوراک انکی ۱۰ سے ۴۰ گرین تک دنمین دو یا تین دفعہ ہے ۔ کلورائیڈ اف امیو-نیم (نوشادر) بمقدار ۱۰-۳۰ گرین کے دن مین تین دفعہ بعض اوقات خاصکر جب درد جبڑہ مین محدود ہوتا ہے فائدہ کرتا ہے ۔

علاج خارجی - تدرے کلورا-فارم سنگھاوین یا کلورا-فارم یا بلا-ڈونا لے-نے-منٹ کی مالش کرین یا ہموزن کلورا-فارم اور لاڈ-نم ملاکر مسوڑون پر یا درد ناک نرو پر ملین ۔ اور دیی-را-ٹر-یا یا کو-نائیٹ کی مرہمون کی مالش سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے ۔

ہائیڈرٹ اف کلو-رل اور کافور جب ہموزن کھرل مین رگڑا جاتا ہے تب شیرہ کے طور کا ایک گاڑھا عرق بنجاتا ہے اسکا لیپ نیو-رلجیا کے درد کے مقام پر کرنے سے یا اسپر آہستہ آہستہ مالش کرنے سے درد کو اکثر افاقہ ہوتا ہے یا پانچوین جُڑی عصب کے ان-فے-رہی-ار-ڈن-ٹل شاخ مین جب درد ہوتا ہے یا عصبی درد جب کن-پٹی پر ہوتا ہے تب اس مرکب کے لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے کیڑ کی بیماری جب دانت مین ہوتی ہے تب بعضدفعہ نہایت شدت کا درد اُس دانت مین ہوتا ہے غرض اس مرکب کو باہر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن جب اُس دانت کے خول مین لگایا جاتا ہے تب درد کو جلد آرام آجاتا ہے ۔

ہائیڈرٹ اف بیو-ٹایل کلو-رل بھی اس درد کو مفید پڑتا ہے ۔ خوراک ۵ گرین دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد ۔ اور یہ نسخہ بھی مالش کا بہت مفید ہے چنانچہ

نسخہ مین-تھال-ایک ڈرام ۔ الکحال-ایک آونس ۔ روغن لونگ ۱۰ قطرے ۔ روغن دال چینی ۲۰ قطرے ۔ سبکو ملاکر اور اُسمین اپنی اُنگلی تر کرکے چند مرتبہ

درد کے مقام پر پھیرنا چاہئے ؞

نیو-رلجیا ہسٹیری-کا

اکثر عورات کو جو ہسٹیریا کی بیماری مین مبتلا ہین -نیو- رلجیا کا درد بشدت ہوتا ہے اور یہ درد جسم کے چاہے کسی حصہ پر ہو سکتا ہے - پر گاہے گاہے کسی خاص جوڑ یا ہڈی پر محدود رہتا ہے -لیکن یاد رہے کہ اکثر حالات مین صرف یہ خیالی درد ہوتا ہے ؞

علاج اس قسم کے درد کا مقویات سے کرتے ہین اور اس مین بھی ہائیڈریٹ اف بیو-ٹائیل کلو-رل بہت مفید ہے چنانچہ ۵ گرین دو دو گھنٹہ بعد پلانا چاہئے ؞

سائی-ٹیکا

عربی مین اس درد کو عرق النسا اور پنجابی مین رینگرٹوا کہتے ہین ؞

یہ بیماری سائے-ٹیک نرو کے ہے اور یہ نہایت تکلیف دہندہ مرض ہے- سابق مین اس مرض کو ایسا ہی سمجھتے تھے کہ مثل اور عصبی دردون کے یہ بھی صرف سائے-ٹیک نرو کا درد ہے اور اسکا علاج بھی رسمی طور پر کرتے تھے جس سے اکثر اوقات فائدہ نہین ہوتا تھا-مگر اب حال کے مشاہدات سے یہ دریافت ہوا ہے کہ یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے -ایک وہ جسمین سائے-ٹیک نرو مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اور دوسرے مین مثل دیگر عصبی دردون کے صرف درد ہوتا ہے -قسم اول کو جسمین انفلامیشن ہوتا ہے سائے-ٹیک نیو-رائی-ٹس کہتے ہین - اور دوسرے کو جسمین نرو مذکور مین صرف درد ہوتا ہے سائے-ٹیک نیو-رلجیا بولتے ہین -پس علاج سے پہلے اسباب کی تشخیص کر لینی چاہیے کہ جس درد

سے مریضکو تکلیف ہو رہی تھی وہ سائے ٹِکا نرو کے انفلامیشن کے سبب سے ہے یا وہ درد دوسری قسم عام نیو۔رلجیا کے ہے کیونکہ ان دونو قسمونکا علاج ایک جیسا نہین۔ پس تشخیص کی سہولیت کے لئے ہم ان دونو قسمون کا فرق بالمقابلہ ایک دوسرے کی ذیل مین درج کرتے ہین چنانچہ ۔

سائے ٹِکا نیو۔رائی۔ٹِس	سائے ٹِکا نیو۔رلجیا
ا۔ اسمین درد ہیا اور رہ رہ کر دفعۃً ہوتا ہے۔ درد کے مقام پر چبھن اور ٹیسین اور وہ جگہہ سُن معلوم ہوتی ہے۔	ا۔ اسمین درد تیز ہوتا ہے اور برابر رہتا ہے چبھن اور ٹیسین بہت کم اور خاصکر وہ جگہہ سُن نہین معلوم ہوتی ہے۔
۲۔ سبب ضرب وزخم	۲۔ سبب ضرب وزخم لیکن مریض کو اگر انیے۔میا ہو یا مے۔لے۔ریا کا اثر پایا جاوے تو اسکو نیو۔رلجیا سمجھنا چاہئے
۳۔ ٹانگ کے ہلنے جُلنے سے خاصکر جب زور سے سیدھی کیجاتی ہے۔	۳۔ حرکت سے درد زیادہ نہین ہوتا ہے اور بعض دفعہ ہوتا ہی نہین۔
۴۔ مرض کے شروع مین وقتاً فوقتاً ٹانگ کی بعض بعض جگہہ سُن ہوجاتی ہے۔	۴۔ بالکل سُن ہوجانا شاذ و نادر ساری ٹانگ کا حس کند ہوجا سکتا ہے۔
۵۔ کل نرو پر ورم ہوجا سکتا ہے اور دبانے سے دکھن ہوتی ہے۔	۵۔ ورم نہین ہوتا۔ کسی کسی مقام پر دبانے سے درد ہوتا ہے دکھن نہین۔
۶۔ جلد بال اور ناخنون کی ساخت بدل کر بگڑ جاتی ہے اور عضلات کی ساخت	۶۔ کسی ساخت مین خرابی نہین پیدا ہوتی۔ ٹانگ کے حرکت نہ کرنے کے

بھی بگڑ جاتی ہے اور وہ لاغر ہو جاتے ہین۔ ۷۔ ٹانگ مفلوج ہو جا سکتی ہے۔	سبب سے قدرے لاغر ہو جا سکتے ہے۔ ۷۔ ٹانگ مفلوج نہین ہوتی۔

علاج ۔ سابق مین جن ادویات اور ترکیبون سے سائے ٹیکا کا
علاج کرتے تھے انہین سے بہتیری دوا اس قسم کے مرض مین اب بھی استعمال
کر سکتے ہین جسکو سائی ٹک نیو۔رلجیا کہتے ہین۔ مگر ان ادویات اور ان
ترکیبون سے سائی ٹک نیو۔رائی۔ٹس کو فائدہ نہین ہوتا ÷ چنانچہ علاوہ
ان معمولی دواؤن کے یہ چند نئی دوائین سائی ٹک نیو۔رلجیا مین فائدہ مند
ہین جیسے فے۔نا۔سی۔ٹین ÷ انٹے۔پائی۔رین ÷ کو۔کین اور آشمک اسڈ
پچھلی دو تو دواؤن کی جلد کے اندر پچکاری کرتے ہین ÷ اور فے۔نا۔سی۔ٹین
اور انٹے۔پائی۔رین کہلانے مین آتے ہین ÷ مگر فے۔نا۔سی۔ٹین زیادہ
فائدہ مند ہے۔ کیونکہ جب سات یا آٹھ گرین کی تعداد مین چار چار یا چھ چھ
گھنٹہ کے بعد کہلائی جاتی ہے تب درد کو افاقہ ہو جاتا ہے اور آشمک اسڈ
کے فیصدی ایک حصہ کی طاقت کے عرق کے ۱۰ قطرے کی پچکاری سے
درد جلد رفع ہو جاتا ہے ÷ بیمار اگر کمزور ہو یا اسکے جسم مین مے۔لے۔ریا کا
اثر پایا جاوے تو ایسا نسخہ تجویز کرین جسمین کونین اور فولاد اور سنکھیا موجود ہو ÷
اوپر جس علاج کا ذکر ہوا وہ تو معمولی علاج نیو۔رلجیا کے قسم کے سائی ٹیکا
کا علاج ہے۔ اب اس بیماری کے اس قسم کا بیان کیا جاتا ہے جسمین سائی ٹک
نرو مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اور جسکو سائے ٹیکا نیو۔رائی۔ٹس کہتے
ہین۔ پس

علاج سائے۔ٹیکا ینو۔رائی۔ٹس کا۔ پہلے سبب کو دریافت کرین اور ممکن ہو تو اُسکے رفع کرنے کی کوشش کرین۔ مثلاً دیکھین کہ بیماری زخم کے سببسے یا کولہے کے جوڑ کی بیماری سے یا پِل۔ دس مین کسی رسولی کے باعث یا سُدّون کے پہنسے رہنے کے سبب سے یا رحم کے کسی طرف ٹل جانے سے یا وی۔ری۔کوز وینین کے یا نیو۔ریزم کے سبب سے پیدا ہوئی ہے۔ بعضدفعہ یہ بیماری سردی کے باعث اور خون مین کسی زہر کے سرایت کرجانے سے اور ڈوا۔یا۔بے۔ٹیز کی بیماری کے باعث اور شراب خواری اور آتشک کے سبب سے بہی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعضدفعہ سِل اور ٹائی۔فائیڈ فیور کے سبب سے بہی سائے۔ٹِک نرو مین انفلامیشن ہوجاتا ہے۔ غرض اُن سببون مین سے جب کسی سے یہ بیماری پیدا ہو۔ اِسکے رفع کرنے کی کوشش کرین۔ جب کوئی بہی سبب دریافت نہین ہو سکتا ہے تب علاج کے تین مطالب ہوتے ہین۔ اوّل رفع کرنا درد کا۔ دوم انفلامیشن کا روکنا۔ سوم مریض کو آرام وچین سے رکہنا سب سے بڑا بہاری مطلب ہے مریضکو صرف یہی کہنا کافی نہین ہیگا کہ بستر پر لیٹا رہے بلکہ اسباب کی بہی تاکید کرنی چاہئے کہ کوئی بات ایسی نہ کرے جس سے بیمار نرو کو صدمہ پہونچے۔ اور تاکہ ایسا نہ کرنا پاوے۔ لانگ اسپلنٹ بغل سے لیکر پاؤن تک لگا کر اسکی ٹانگ کو قابو کرین۔ مگر اسپلنٹ اس ترکیب سے باندہین جسمین ساری نرو پر دوا لگ سکے۔ اِس اسپلنٹ کو تبتک لگا رہنا چاہئے جبتک مرض کی علامتین نرم نہو جاوین یا بیماری کرانِک نہو جاتے ۔ انفلامیشن کے روکنے کے لئے بیمار نرو پر برف لگائین۔ اگر سردی سے نقصان پہونچے تو گرم تکمید کرین۔ درد کے رفع کرنے کے لئے مار۔فیا کی پچکاری کرین ۔ اکیوٹ درجہ کے رفع کرنے کے لئے صرف

علاج کے تین مطلب ہین درد رفع کرنا انفلامیشن روکنا

اِسیقدر علاج کافی ہے ۔ اِس ترکیب سے جب انفلامیشن کی شدت رفع ہوجاوے تب اسباب مین کوشش کرنی چاہیے جس سے وہ مادہ حل ہوجاوے جو انفلامیشن کے سبب سے نرو پر پیدا ہوا ہے اور جسنے نرو کو دبا رکھا ہے ۔ اِس بات کے حاصل کرنے کے لئے نرو کو ہر روز ایک یا دو دفعہ ایا . سومنٹ کے لئے آہستہ آہستہ دبانا چاہیے اور ساری نرو پر تار بجلی لگا دین ۔ کھلانے یا پلانے کی دوا سے اکثر فائدہ نہین ہوتا ۔ ہان آتشک کا اگر گمان ہو تو آئیو ۔ ڈائیڈ اف پوٹاشیم کا استعمال کرین ۔ بعضدفعہ بلسٹر کے لگانے سے بہی فائدہ ہوجاتا ہے ۔

جب اِس بیماری کی دونو قسمین کرانک ہوجاوین تب انکا خارجی علاج مثل ٹنکٹ ۔ ڈو ۔ او ۔ ۔ ۔ ر ۔ ۔ دکے کرین ۔ دیکھو اوپر ۔

ڈاکٹر برڈ صاحب فرماتے ہین کہ روغن تار پین بیس بیس قطرہ کی مقدار میں دن مین تین دفعہ پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

پے ۔ را ۔ لے ۔ سِس

جب جسم کے ایک یا کئی عضون کا حس یا حرکت یا دونو جاتی رہتی ہے تب اسکو پے ۔ را ۔ لے ۔ سِس کہتے ہین پے ۔ را ۔ لے ۔ سِس درحقیقت ایک علامت ہے اور مستقل مرض نہین ہے کیونکہ دماغ یا نخاع یا اُنکے پردون کی مختلف بیماریون کے باعث یہ پیدا ہوسکتا ہے اور گاہے گاہے جب اعصاب مین کسی قسم کی بیماری ہوتی ہے تب بہی پے ۔ را ۔ لے ۔ سِس پیدا ہوسکتا ہے اور گاہے ایسا بہی ہوتا ہے کہ مرض ڈف ۔ تھے ۔ ریا اور رو ۔ ما ۔ ٹے ۔ زم اور ہس ۔ ٹے ۔ ریا کے سبب سے بہی فالج ہوجاتا ہے اور جب اعصاب یا عضلات مین سیسہ یا سیماب کا زہر سرایت کرجاتا ہے تب بہی پے ۔ را ۔ لے ۔ سس ہوسکتا ہے

پلے - را - لے - سِس کی بیماریاں دو حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں حصہ اول میں
وہ پلے - را - لے - سِس کی بیماریاں ہیں کہ جن میں حس و حرکت دونوں میں خلل
واقع ہوتا ہے اور دوسرے حصہ میں وہ ہیں کہ جنمیں یا تو صرف حس یا صرف حرکت
ہی جاتی رہتی ہے یا کم ہو جاتی ہے ÷ اور جب صرف حرکت ہی جاتی رہتی ہے
تب اُس پلے - را - لے - سِس کو اِ - سے - نے - سْتِھیا کہتے ہیں اور جب صرف
حس جاتا رہتا ہے تب اسکو اِ - نس - تھے - سْتِھیا بولتے ہیں ÷ اور جب سارا
جسم مفلوج ہو جاتا ہے تب اسکو جنرل پلے - را - لے - سِس بولتے ہیں اور جسم کا
جب کوئی خاص حصہ مفلوج ہو جاتا ہے تب اسکو پارشل کہتے ہیں ÷ پار - شل
پلے - را - لے - سِس کے اقسام یہ ہیں ÷
اول ہے - مے - پلیجیا کہ جسمیں جسم کی صرف ایک ہی جانب مفلوج ہو جاتی ہے
دوم پلے - را - پلیجیا کہ جسمیں جسم اسفل مفلوج ہو جاتا ہے اور لوکل پلے - را - لے - سِس
اُسوقت کہتے ہیں کہ جب صرف چہرہ یا ایک ٹانگ یا ایک بازو یا صرف ایک پلک
وغیرہ مفلوج ہو جاتا ہے اور جب آنکھہ کے پردہ رے - ٹے - نا کا حس جاتا رہتا ہے
تب اُس پلے - را - لے - سِس کو اَمو - رو - سِس بولتے ہیں اور جب آنکھہ کے
اوپر کے پپوٹے کا لے - وے - ٹر - پل - پے - بری عضلہ تیسری جوڑی عصب کے
بیماری کے سبب سے مفلوج ہو جاتا ہے کہ جس سبب سے پپوٹا آنکھہ پر گر پڑتا ہے
تب اسکو ٹو - سِس کہتے ہیں - اور جب کان کی آواز کا حس جاتا رہتا ہے
یعنے بہراپن کو اصطلاح میں کو - فو - سِس بولتے ہیں - اور جب سونگھنے کی
قوت جاتی رہتی ہے تب اِ - ناس - میا کہتے ہیں اور قوت ذائقہ کے زائل
ہو جانے کو اے - جی - رس - ٹیا بولتے ہیں ÷

اول ہے - مے - پلیجیا

تعریف - اِس مرض مین جسم کی ایک جانب کی یا تو حرکت جاتی رہتی ہے یا حس و حرکت دونو معقود ہو جاتے ہین * یاد رہے کہ یہ بیماری ہمیشہ نہین لیکن اکثر نتیجہ اِ - پو - پلکسی کا ہوتا ہے *

اقسام یہ مرض کئی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ جب نتیجہ مرض اِ - پو - پلکسی کا ہوتا ہے تب اِسکو سے - ری - برل یعنے دماغی کہتے ہین * اِسپائی - نل جب حرام مغز سے تعلق رکہتا ہے * اِ - پے - لپ - ٹک یعنی متعلق مرگی کے ہو * ریرا یعنے جب تعلق اِسکا مرض گو - ریا سے ہو * ہسٹے - ریکل یعنے جب یہ علاقہ مرض ہسٹے * ریا سے رکہتا ہو *

علامات - سے - ری - برل ہے - مے - پلیجیا کی علامتین یہ ہین کہ جانب ماؤف کے ہاتھ و پاؤن کو اگر اٹہاکر چھوڑ دیجیئے تو اپنے بوجہ سے خود گر پڑتے ہین * چہرہ اُس جانب کا جانب تندرست کیطرف مڑ جاتا ہے - لیکن زبان بیمار جانب کیطرف کسیقدر گہوم جاتی ہے - طاقت گفتار یا تو جاتی رہتی ہے یا بیمار کی گفتگو سمجھ مین نہین آتی لیکن شاذ و نادر ایسا ہی ہوتا ہے کہ چہرہ جانب ماؤف کیطرف مڑ جاتا ہے اور زبان بہی تندرست جانب کو گہوم جاتی ہے * ہاضمہ کم و بیش بگڑ جاتا ہے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ حرکت کے معقود ہو جانے سے حس بھی جاتا رہتا ہے لیکن بعضے دفعہ حس کی زیادتی ہو جاتی ہے جانب مفلوج کی حرارت اکثر تو کم پر بعضے دفعہ زیادہ بھی ہو جاتی ہے اور ہوش و حواس اور حافظہ بعضے دفعہ قائم رہتا ہے مگر اکثر بگڑ جاتا ہے * نبض اکثر آہستہ چلتی ہے لیکن بعضے دفعہ سریع ہو جاتی ہے اور تنفس کی حرکت دہیمی * رودون کی کم طاقتی کے سبب پاخانہ

اکثر قبض رہتا ہے ٭ جب یہ مرض جلد رفع نہین ہوتا تو مفلوج ہاتھ اور پاؤن لاغر
اور سرد ہو جاتے ہین اور جب یہ بیماری عام نہین ہوتی تو اکثر بہ نسبت پاؤن
کے اسمین ہاتھ زیادہ تر مبتلا ہو جاتا ہے ٭ جب اس بیماری مین ہاتھ پاؤن
کی طاقت صرف کم ہی ہو جاتی اور بالکل جاتی نہین رہتی ہے تب مریض اپنے
ہاتھ کو بمشکل اُٹھاتا ہے - پر اکثر بلا کسی سہارے کے اُٹھا نہین سکتا - اور نہ
مفلوج ہاتھ سے کسی چیز کو تہام سکتا ہے - اپنے مفلوج پاؤن کو گھسیٹکر چلتا ہے
یا چلتے وقت اندیشہ اسکے ٹھوکر کہانے کا ہوتا ہے - جب یہ مرض رو بصحت
لانے لگتا ہے تو طاقت پہلے پاؤن کو آنے لگتی ہے جس سے بیمار چل پہر
سکتا ہے لیکن ہاتھ پہر بہی مفلوج رہتا ہے ٭ یاد رکہنا چاہئے کہ یہ بیماری اکثر
بائین طرف زیادہ ہوا کرتی ہے اور اکثر اتفاقاً ہو جاتی ہے ٭
اسپائی رنل ہے - مے - پلیجیا یہ قسم اس مرض کی بہت کم دیکھنے مین آتی ہے
اور اسمین چہرہ اور ہوش و حواس مین فرق نہین پڑتا ٭
اپے - لیپ - ٹِک ہے - مے - پلیجیا مرگی کی نوبت رفع ہو جانے کے بعد ہے
گا ہیلیا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے ہاتھ پاؤن چند منٹ سے لیکر چند گھنٹہ یا تین
یا چار روز یا اسسے بہی زیادہ عرصہ تک مفلوج رہتے ہین لیکن دوسری نوبت سے
پہلے آرام آجاتا ہے ٭ کو - ری - اِک ہے - مے - پلیجیا جسم کی جس جانب کو - ریا
کی بیماری مین زیادہ حرکت ہوتی ہے بعض دفعہ وہی جانب مفلوج ہو جاتی ہے
ہِسٹیریکل ہے - مے - پلیجیا مین اکثر یا تو ہاتھ یا پاؤن مفلوج ہو جاتے ہین ٭
اسباب - جب یہ بیماری دفعتہً اور کامل طور پر پیدا ہوتی ہے تو ہمیشہ
مرض اپو - پلکسی کے سبب سے ہوتی ہے - لیکن جب یہ مرض بتدریج شروع
ہوتا ہے تب یا تو کسی رسولی کے پیدا ہونے سے یا دماغ کی ساخت کے ملائم

بڑھجانے سے پیدا ہوتا ہے اور جب اسپائنی - نل کارڈ کی ایک جانب پر دباؤ
پڑتا ہے یا کوئی بیماری ہوجاتی ہے تب ہے - مے - پلیجیا کی بیماری کامل طور پر
ظاہر نہین ہوتی - اسحالت مین ایسا ہوتا ہے کہ اسپائنی - نل کارڈ کی جس جانب
مین بیماری ہوتی ہے جسم کی اُس جانب کی حرکت جاتی رہتی ہے اور اُسکے برخلاف
جانب کا حس ٭

تشخیص - سے - ری - برل ہے - مے - پلیجیا مین ہمیشہ کچھہ کچھہ فرق ضرور
پڑجاتا ہے اور جب اس قسم کا مرض شدید ہوتا ہے تو عقل و ہوش و حواس مین بہی
فرق پڑجاتا ہے - تکلم مشکل سے کیا جاتا ہے اور نگلنے مین تہوڑی بہت تکلیف ہوتی ہے٭
اسپائنی - نل ہے - مے - پلیجیا مین سر چہرہ اور زبان تندرست رہتی ہے اور
جس جانب کی حرکت جاتی رہتی ہے اُسکے خلاف جانب کی حس مین فرق پڑجاتا ہے٭
ا - پے - لیپ - ٹک ہے - مے - پلیجیا بیمار کی سرگزشت دریافت کرنے
سے معلوم ہوسکتا ہے ٭

کو - ری - اِک ہے - مے - پلیجیا مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مفلوج اعضا مین
کسیقدر جھٹکے کی حرکت ہوتی رہتی ہے - اسمین چہرہ کا کچھہ نہین بگڑتا - اور نہ
زبان مین کسی قسم کی خرابی پیدا ہوتی ہے ٭

علاج ہے - مے - پلیجیا کے عین ابتدا کے علاج کا مطلب ایسا ہونا چاہئے
جس سے قلب کی طاقت پست رہے اور بڑہنے نہ پاوے چنانچہ اس مطلب کے
حصول کے لئے بیمار کو برابر لٹا رکہین اور اُٹھنے یا بیٹھنے کی اجازت نہ دین اگر مریض
کے ہوش حواس قائم ہون تو اِس بات کا ضرور خیال رکہین کہ کسی طرح بیمار کی طبیعت
رنج و غم یا فکر و تردد سے گھبرا نہ جاوے - اگر کوئی شے از قسم پوشاک وغیرہ دماغ
کے خون کے اچھے طور پر دورہ کرنے کا مانع ہو تو اُسکو فوراً دفع کرین قبض ہو تو

اُسکا دفعیہ مسہلات سے کرین - ایام مرض مین یہ ثابت ہو کہ اسپائی نل کارڈ
مین اجتماع خون لگا ہو گیا ہے تو اُسکا تدارک فوراً کرین چنانچہ بیمار کو چت نہ لیٹنا چاہئے
بلکہ ممکن ہو تو اوندہا لیٹا رہے اسپائی نل کارڈ کے چند جگہہ پر ڈرائی - کپنگ
کرین یا بلسٹر لگا دین + اور علاج داخلی کے لئے ایسی دویات تجویز کرین جن سے حرام
مغز کا کن جسٹ چن (اجتماع خون) کم ہو جاوے - چنانچہ اس مطلب کے حاصل کرنے
کے لئے بلا-ڈونا اور ار-گٹ اف رائی مفید ہین ار-گٹ اف رائی پہلے
پہل بمقدار ۳ گرین کے دنمین تین دفعہ دینا چاہئے اور رفتہ رفتہ اسقدر بڑھا وین
کہ جبتک چہہ چہہ گرین دنمین دو دفعہ دے سکین +
پشت پر بلا-ڈونا پلاسٹر لگا وین اور چند ہفتہ مین علامتون کو تخفیف نہ ہو تو
اکسٹراکٹ اف بلا-ڈونا بمقدار چوتہائی یا تیسرے حصہ گرین کے دنمین دو دفعہ
کہلا وین بعد چہہ یا اٹھہ ہفتہ کے بیماری کو تخفیف ہو تو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
بمقدار ۵ یا ۶ گرین کے دنمین دو دفعہ کہلا وین اور بلا-ڈونا بھی بدستور جاری
رکھین + اسلئے تاکہ مفلوج عضلے لاغر نہ ہو جاوین اعضاے مفلوج پر بجلی لگا وین
جسکے لگانے کی ترکیب ذیل مین بیان کیگئی ہے - اور مفلوج ہاتھہ پاؤن پر ورم
ہو جاوے تو ہر روز رات کیوقت آب گرم سے تکمید کرین + قبض ہرگز نہ ہونے
دین اور مخدرات (انو-ڈائن) کے استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو افیون
کا استعمال نہ کرین بلکہ ہائیو-سے مس یا کو-نایم اور ہاپ کا استعمال مناسب ہے +
حرام مغز مین خراش کی علامات موجود ہون تو بلا-ڈونا کے استعمال کرنے کی
ضرورت نہین ہے کیونکہ جب حرام مغز مین اجتماع خون لگا ہوتا ہے تب ہی بلا-ڈونا
سے فالج کو فائدہ ہوتا ہے اور یہی قاعدہ ار-گٹ اف رائی کے استعمال کرنے
کا بھی ہے اور اسٹرکنا ئین (کچلے کا جوہر) کے اثر کا حال یہ ہے کہ اسکے کہلانے سے

نخاع مین زیادتی خون کی ہوتی ہے - پس یادرہے کہ فالج کی بیماری ریڑھ ہ کے سِر
کو اسٹرکنائین کے استعمال سے تب ہی فائدہ ہوتا ہے کہ جب نخاع مین خراش
کی علامت نہین ہوتی ہے اور جب اِسکی رگین خون سے زیادہ پُر ہون یا اُسمین
خراش کے آثار موجود ہون تب اسٹرکنائین کا استعمال منع ہے *

استعمال الکٹری سی ٹی کا
پے - را - لی سِس یعنے فالج کے علاج مین

پے - را - لی سِس کے علاج مین تار بجلی کے لگانے مین بڑی احتیاط چاہئے کیونکہ
اِسمین فائدہ اور نقصان دونو ہوسکتا ہے یعنے اگر بے احتیاطی سے لگایا جاوے
تو بے انتہا نقصان ہوسکتا ہے اور جو دانائی سے لگایا جاوے تو بہت فائدہ
ہوتا ہے * پے - را - لی سِس کی بیماری مین تار بجلی کے لگانے سے اتنے
فائدے متصور ہین چنانچہ

اول جب کسی نرو یا مسل کی حرکت مین خلل واقع ہو تب لگانے سے انکا فعل
لوٹ آتا ہے اور وہ مسل یا نروز اپنی معمولی حرکت کرنے لگتا ہے *

دوم - اِسکے لگانے سے مسلس لاغر ہونے نہین پاتے جس سے خاص بیماری رُک
جاسکتی ہے *

سوم - جائے ماؤف مین خون کا دورہ تیز ہوجاسکتا ہے جس سے مقام مفلوج سرد ہونے
نہین پاتا اور نہ اودا ہوجاتا ہے جیسا کہ فالج کی بیماری مین بسبب کمی خون کے ہوجایا کرتا ہے

چہارم - تار بجلی کے لگانے سے جائے ماؤف کے مسلس اور نروس اور دیگر ساخت کی پرورش
بخوبی ہوسکتی ہے اور وہ لاغر نہین ہونے پاتے *

پنجم - فالج کے مقام پر تشنج ہوا ہو یا جلد کھچ کر اینٹھ گئی ہو تب تار بجلی کے لگانے سے وہ باتین یا تو رک جا سکتی ہین یا جلد ہونا ان ہونے یا تین یا رفع ہو جاتی ہین ٭

ششم - عرصہ تک تار بجلی کے لگانے سے یہ بہی فائدہ ہو سکتا ہے کہ دماغ یا نخاع کے اُس حصہ کی بہی پرورش ہو سکتی ہے جہان سے مقام ماؤف کے نرو کا خروج ہوتا ہے ٭

مختلف حالتونمین مختلف قسم کی بجلی کا استعمال کرنا چاہئے چنانچہ عضلات کی حرکتون کے تیز کرنے کے لیئے گل - وانِک بیٹری کی بجلی فائدہ مند ہے اور جائے ماؤف کے دورانِ خون کے تیز کرنے کے لئے اور اُسکی پرورش کیواسطے سلسلہ وار بجلی کا اثر پہونچانا چاہئے ٭ اور تشنج کی حرکتون کو کم کرنے اور اینٹھی ہوئی مسلس کو ڈہیلا کرنے کے واسطے گل - وا - نک بیٹری کا ہلکا اثر عرصہ تک پہونچانا چاہئے ٭

پے - را - لے سِس کی بیماری مین تار بجلی لگانے کے چند قواعد بتلانے چاہیئین وہ یہ ہین کہ اِس علاج کے شروع مین مریضکو ڈرانا نہ چاہئے ٭ زور بجلی کا اِسقدر ہونا چاہئے جس سے مریضکو درد ہو اور نہ بجلی اِسقدر کمزور ہو جس سے کچھہ بہی فائدہ ہو اور بجلی اِسقدر دیر تک نہ لگانی چاہئے جس سے بیمار یا مسلس اُسکے تہک جائین بموجب موقع اور ضرورت کے ہر روز یا دنمین دو دفعہ یا دوسرے روز لگانی چاہئے - اگر گل - وانِزم لگانی ہو تو ایک ٹکڑا اسفنج کا خوب تر کرکے آلہ کے ایک دستہ مین بہر کر جسم کے ایک ہی مقام پر قائم رکہین جیسے اطراف اعلی کے فالج مین کندہے پر یا کہنی کے خم مین اور دوسرے دستہ کو آہستہ آہستہ مفلوج عضلون پر پہیرنا چاہئے ٭

بجلی کا استعمال مختلف قسم کے فالج مین

اول دماغ - جب دماغ کی خرابی کے سبب فالج ہو تو کچھہ عرصہ تک بجلی نہ لگانی چاہئے

اور عرصہ تک لگانے مین بھی ٹری احتیاط چاہیے - اگر دماغی سبب سے فالج بتدریج
بھی پیدا ہو پھر بھی بجلی کے لگانے مین احتیاط چاہیے خاصکر اگر درد سر ہو یا سر
بھاری ہو یا سر گھومتا ہو ۔

دوم پے - را - لے - سِس نخاعی جب اسپائی نل کارڈ کی بیماری کے
سبب سے کامل پے - را - لے - سِس ہوجاے اور بجلی کے لگانے سے مسلس آسانی
حرکت مین آوین تب اِس علاج سے حرکتِ مذکور زیادہ نہین ہوسکتی مگر ہان بعضدفعہ
ایسا ہوسکتا ہے کہ بجلی کے لگانے سے بلاڈر اور ریکٹم اور اعضاے تناسل کا فعل جو
پے - را - لے - سِس کی بیماری مین اکثر بگڑجاتا ہے حالت اصلی پر آسکتا ہے ۔ جب
پے - را - لے - سِس کامل نہین ہوتا اور مسلس بالکل مفلوج ہوجاتے ہین تب بجلی کے
لگانے سے صرف اسقدر فائدہ ہوسکتا ہے کہ مسلس اپنی اصلی حرکت کرسکین لیکن یاد
رہے کہ جب اِس قسم کا پے - را - لے - سِس اکیوٹ ہو تب بجلی نہ لگانی چاہیے -
مگر جب پے - را - لے - سِس بتدریج کرانک طور پر پیدا ہو تب بجلی کے لگانے سے
بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ پے - را - لے - سِس کے سبب سے جب ہاتھ یا پاؤن لاغر ہوجاوین
تب گیال - وا - نے - زم سے فائدہ ہوتا ہے ۔

سوم جب کوئی خاص مقام مفلوج ہوجاوے اور وہان کا سارا نرو بالکل بیکار ہوجاوے
اور بجلی کا اثر اُس جگہہ بالکل نہو تب بجلی کے لگانے سے بالکل فائدہ نہوگا - مگر ہان بعض
دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نرو مذکور کی خرابی دور ہوجاتی ہے مگر اُس مقام کے عرصہ تک
بیکار پڑے رہنے کے سبب سے تھوڑی بہت پے - را - لے - سِس باقی رہ جاتی ہے
غرض اِس صورت مین بجلی کے لگانے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے - اور ایسی صورت مین
جب دیکھین کہ بجلی کے لگانے سے مسلس حرکت کرتے ہین تب عرصہ دراز تک اِس
علاج کو جاری رکھنا چاہیے - بعض قسم کے لوکل پے - را - لے - سِس مین جو سیسہ یا مرتی

یا کسی اور سبب سے پیدا ہو تب خفیف طاقت کی بجلی کے لگانے سے مسلس کو جلد طاقت آجاتی ہے *

سوم پے - را - پلی - جیا

تعریف - یہ ایک قسم کا فالج ہے جسمین کمر سے لیکر دونو ٹانگین اور شاید چند عضلات بلاڈر (مثانہ) اور ریکٹم (مستقیم) کے بھی مفلوج ہو جاتے ہین *

اقسام - یہ فالج دو قسم کا ہوتا ہے - اول آر - گے - نک پے - را - پلی - جیا * دوم ری - فلکش پے - را - پلیجیا *

آر - گے - نک پے - را پلیجیا

علامات - جب یہ بیماری مائی - لائی - ٹس کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب مثل اور قسم کے فالجون کے یا تو دفعتاً یا رفتہ رفتہ پیدا ہو جاتی ہے - جب نخاع کے نیچے کا حصہ مرض مین مبتلا ہوتا ہے اور اُس سبب پے - را - پلیجیا کامل ہو جاتا ہے تب دونو ٹانگون کی حس و حرکت بالکل جاتی رہتی ہے اور مثانہ اور معا مستقیم بھی مفلوج ہو جاتی ہی اور چونکہ بیمار مجبور بستر پر پڑا رہتا ہے اسلئے اُسکے چوتڑون اور پُشت پر زخم پڑ جاتے ہین - پیشاب مثانہ کے اندر جمع رہتا ہے اور اُس سے امونیا کی بو آتی ہے * جب یہ بیماری کامل طور پر نہین ہوتی ہے تب دونو ٹانگین کمزور ہوکر سخت اور بھاری ہو جاتی ہین اور اُنمین جھناہٹ اور چیونٹیان رینگتی سی محسوس ہوتی ہین اور شل رہتی ہین رفتار کے وقت لڑکھڑاتین اور تھرتھراتی ہین * جون جون یہ علامتین بڑھتی جاتی ہین پے - را پلیجیا کی بیماری کامل ہوتی جاتی ہے اور تب مثانہ اور ریکٹم بھی مفلوج ہو جاتا ہے * یہ مرض اکثر اُسوقت تک مہلک نہین ہوتا جبتک کہ دونو جانب سینہ اور تنفس کے عضلات

مفلوج نہین ہوتے ۔

ری فلکس پیے۔را۔پلیجیا

اطبّانے وقتًا فوقتًا ایسے بیمار پیے۔را۔پلیجیا کے دیکھے ہین جنکے نتو اسپائی۔نل کارڈو کی ساخت اور نہ اُسکے پردون مین اِس بیماری کے سبب کسی طرح کی خرابی پائی گئی تھی بلکہ سبب اُنکے پیے۔را۔پلیجیا کا صاف یہ ثابت ہوا تہا کہ یہ مرض جسم کے ایسے مقامات یا اعضاے کی بیماری سے پیدا ہوا تہا کہ جو حرام مغز سے دور تھے اور جنکا علاقہ حرام مغز سے سلسلہ وار نہ تہا چنانچہ ڈاکٹر اسٹانلی صاحب نے ۱۸۳۳ء کے اندر چند مریضونکا حال ایسا چہپوایا تہا جنکے دماغ یا حرام مغز مین پیے۔را۔پلیجیا کی بیماری کے آثار بالکل نہین پائے گئے تھے بلکہ اُنکو عرصہ سے سوزاک کی بیماری تھی اور گردون اور مثانہ مین انفلامیشن تہا۔ علاوہ ازین بہتیرے اطبّا نے ایسا ہی دیکھا ہے کہ پیے۔را۔پلیجیا کی بیماری نائزہ مین قیح داسٹرکچر یا جسم مین کسی بیماری کے ہونے سے اور دانت نکلنے وقت اور پیچش کے مرض کے باعث اور حمل کے ایام مین ہی پیدا ہوئی ہے اور حالیت اِس قسم کے پیے۔را۔پلیجیا کے پیدا ہونے کی یہ بتلاتے ہین کہ مرض کے مقام کے اعصاب کی خراش حرام مغز مین خون پہونچانے والی رگون پر جو اعصاب پہیلے ہوئے ہین اُنمین مؤثر ہوتی ہے۔ نتیجہ اُسکا یہ ہوتا ہے کہ حرام مغز کی وہ رگین سکڑ جاتی ہین جس سے حرام مغز کا دوران خون رُک جاتا ہے اور اُسکی پرورش نہین ہونے پاتی اِس سبب سے پیے۔را۔پلیجیا کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ۔

علامات۔ اِس موقع پر ہم ڈاکٹر برون۔سی۔کارڈ کی کتاب سے دونو قسم کی پیے۔را۔پلیجیا کی علامتون کو نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین کو اِن قسمون مین جو فرق ہے معلوم ہوجاوے ۔

الف	ب
رِی-فلکس پے-را-پلیجیا اعضائے بول کی خراشش کے سبب ÷	آر-گے-نِک پے-را-پلی-جیا مائی-لائی-ٹِس کے سبب ÷
۱- اسکے شروع ہونے سے پہلے یا تو مثانہ یا گردہ یا پراس-ٹیٹ-گلانڈ مین بیماری ہوجاتی ہے ÷	۱- اسمین اکثر اعضائے بول کی بیماری نہین ہوتی اور جو ہوتی بھی ہے تو نتیجہ اس مرض کا ہوتا ہے ÷
۲- اسمین اکثر دونو ٹانگین ہی مفلوج ہوجاتی ہین ÷	۲- اسمین علاوہ ٹانگون کے اور بھی مقامات جسم کے مفلوج ہوجاتے ہین ÷
۳- اسمین فالج اکثر اوپر کی طرف نہین بڑھتا ÷	۳- اسمین فالج رفتہ رفتہ اوپر کی طرف اکثر بڑھ جاتا ہے ÷
۴- اسمین فالج اکثر ناکامل ہوتا ہے ÷	۴- اسمین فالج اکثر کامل ہوتا ہے ÷
۵- اسمین بعض عضلات نسبت اورون کے زیادہ تر مفلوج ہوجاتے ہین ÷	۵- اسمین ٹانگون کے مختلف عضلات کا فالج ایک ہی درجہ کا ہوتا ہے ÷
۶- مثانہ اور رودہ مستقیم بہت کم مفلوج ہوتے ہین ÷	۶- مثانہ اور رودہ مستقیم اکثر مفلوج ہوجاتے ہین ÷
۷- مفلوج عضلون مین شاذ و نادر تشنج ہوتا ہے ÷	۷- اسمین ہمیشہ تشنج ہوتا ہے ÷
۸- دبانے یا ٹھونکنے یا سینکنے یا برف کے لگانے سے پشت کی ہڈی مین شاذ ہی درد ہوتا ہے ÷	۸- پشت مین تھوڑا بہت درد ہمیشہ ہوا کرتا ہے ÷

۹ - سینہ یا شکم مین درد یا بندھن نہین محسوس ہوتا ہے +	۹ - فالج کے اوپر کی حد پر مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے اُسکے بدن کو رسّی سے مضبوط جکڑ دیا ہے +
۱۰ - اعضاے مفلوج پر نہ تو چینٹیان رینگتی سی اور نہ سوئیان چُبھتی سی معلوم ہوتی ہین اور نہ وہ اعضاے زیادہ گرم یا زیادہ سرد محسوس ہوتے ہین +	۱۰ - چینٹیان رینگتی سی یا سوئیان چُبھتی سی ہمیشہ معلوم ہوتی ہین اور اعضاے مفلوج اکثر زیادہ گرم یا زیادہ سرد بھی محسوس ہوتے ہین +
۱۱ - حس بہت شاذ زائل ہوتا ہے +	۱۱ - حس اکثر زائل ہوتا ہے +
۱۲ - معدہ اکثر بگڑ جاتا ہے +	۱۲ - ہاضمہ اکثر درست رہتا ہے +
۱۳ - پیشاب اکثر تُرش رہتا ہے اِلّا اگر اعضاے بول خود بیمار ہون +	۱۳ - پیشاب ہمیشہ کھارا رہتا ہے +
۱۴ - مرض کو شفا جلد ہوتی ہے +	۱۴ - یہ مرض رفتہ رفتہ مُہلک ہو جاتا ہے اور شاذ ہی شفا ہوتی ہے +
۱۵ - اعضاے مفلوج کے عضلے اکثر لاغر نہین ہوتے اور اُنکی حرارت بھی تھوڑی ہی کم ہو جاتی ہے +	۱۵ - اعضاے مفلوج کے عضلے اکثر لاغر ہو جاتے ہین +

علاج - آر - گے - نِک - پے - را - بلیجیا - علاوہ ابتداے مرض مین مائی - لائی - رُٹس کا علاج کرین کہ جس باعث یہ بیماری پیدا ہوتی ہے لیکن جب یہ مرض پُرانا ہو جاوے اور کُل علامات انفلامیشن کی مفقود - اُسوقت مقویات مثلاً ٹنکچر اف اسٹیل یا معدنی تیزابون کا یا کونین کا استعمال کرین + اور اسٹرک - نیا ایک گرین کے تیسوین حصہ یا پندرہوین حصہ کی مقدار مین بھی مفید ہے - اِس دوا کے استعمال کرنے سے مفلوج عضلات

کو اختلاج ہوتا ہے لیکن اس پٹھے کنے سے ایسا قیاس نہ کرنا چاہیے کہ اُن عضلوں میں
طاقت آتی ہے - اگر اس مرض میں اعضاے بول کی بھی بیماری ہو تو ٹنکچر اف
کن - تھا - ری - ڈس کا استعمال مناسب ہے چنانچہ

نسخہ - ٹنکچر آف کن - تھا - ری - ڈس ۱۰ بوند - پانی ڈیڑھ آونس - دونو کو ملا کر ایک
خوراک کریں اور ایسی ہی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلاویں اور اس حالت میں ہر دو غیرہ
تاریں مقدار ایک ایک ڈرام کے مفید ہے -

خارجی علاج اس بیماری کا اسطور پر کریں کہ ٹانگوں پر کسی اسٹی میو - لنٹ لے - نی منٹ
کی مالش کریں اور جب حرام مغز کی کُل خراش رفع ہو جاوے تب تار برقی لگاویں رفع ہونا
خراش کا اسطور پر ثابت ہوگا کہ مقام مرض پر درد نہیں ہوگا اور ٹانگیں ڈھیلی ہو جائینگی
علاوہ تار برقی کے ٹانگوں کو آہستہ آہستہ دباویں یا نمک اور پانی سے دھو ڈالا کریں -
پیشاب مثانہ میں رُک جاوے تو ہر روز سلائی کے ذریعہ نکالدیا کریں - اُسمیں امونیا کی
بو پیدا ہو جاوے تو مثانہ کو ہر روز آب گرم سے دھو ڈالا کریں - اور تاکہ بدسور نہونے
پاوے مریض کو پانی کے بستر پر لٹاویں اور صاف ستھرا رکھیں -

علاج - ری - فلکس پے - را - پلیجیا - مطالب علاج کے تین ہیں - اول خراش بیرونی
کو جس باعث یہ فالج پیدا ہوتا ہے رفع کریں - دوم حرام مغز کی پرورش کی صورت کریں -
سوم لیٹے رہنے سے جو خرابی مفلوج اعصاب اور عضلوں پر ہوتی ہے اسکو روکیں - چنانچہ
نائیزہ اور پراس - ٹیٹ گلانڈ میں اگر بیماری ہو تو ایک گرین اکسٹراکٹ اف بلا ڈونا لے کر
۲۰ بوند لاڈنم میں حل کر کے نائیزہ کے اندر پچکاری کریں اور پچکاری کے عرق کو نصف
یا ایک گھنٹہ تک اندر رہنے دیں بعد ازاں النثی کے جوشاندہ کی پچکاری کریں تاکہ نائیزہ
کا رستہ بخوبی دُھل جاوے - اس پچکاری کو دوسرے تیسرے کرتے رہیں - اگر پراس ٹیٹ
گلانڈ بڑھ جاوے تو مقعد میں سپا - زی - ٹری کی گولی رکھیں - جس گولی کے بنانے

کی ترکیب یہ ہے - نسخہ - صاف شکر سفید صابون اور سفوف گم - ارابک (صمغ عربی) ہر یک کا تین تین گرین ؛ افیون سفوف کی ہوئی - ڈیڑہ گرین ؛ اکسٹراکٹ اف بلاڈونا ایک گرین ؛ سبکو اچھے طور پر ملا کر ایک مخروطی شکل کی گولی بناوین اور پگھلے ہوئے موم کے اندر ڈبو کر بوقت ضرورت مقعد مین داخل کرین ؛ اگر ری فلکس پے - را - پلیجیا اندام نہانی یا رحم کی بیماری کے سبب سے پیدا ہو تو نصف گرین اکسٹراکٹ اف بلاڈونا اور ایک گرین افیون کے ایک گولی بناوین اس گولی کو ململ کے کپڑے مین لپیٹ کر اندام نہانی کے اندر رحم کے مُنہ کے پاس رکھ دین اور اُسمین ایک ڈوری باندہ دین تا کہ جب درد موقوف یا کم ہو جاوے تب اُس گولی کو کھینچ لے سکین ؛

بلاڈونا کا استعمال ہمیشہ نہ کرنا چاہئے بلکہ ری فلکس پے - را - پلیجیا مین افیون ہمراہ اسٹرکنیا کے زیادہ تر مفید پڑتی ہے - علاج کے دوسرے مطلب کے حاصل کرنے کے لئے یعنے نخاع کی پرورش کیواسطے اسٹرکنیا ایک نہایت عمدہ دوا ہے - خوراک اس دوا کی نہایت کم ہونی چاہئے - چنانچہ جب افیون کے ہمراہ دین تو ایک گرین کے چالیسوین یا پاتیسوین حصہ سے زیادہ نہونا چاہئے جب اسکو تنہا استعمال کرنا منظور ہو تو ہر روز ایک گرین کے بیسوین حصہ تک دے سکتے ہین - اگر اکسٹرکنا ئین ہمراہ بلاڈونا کے کہلانا منظور ہو تو ایک گرین کے بیسوین حصہ سے کسیقدر زیادہ دے سکتے ہین ؛ اُن حالات مین کہ جب نخاع میں نہ تو اجتماع خون کا اور نہ انفلامیشن کے آثار پائے جاوین اکسٹرکنا ئین کا استعمال اچھی طور پر کرنا چاہئے لیکن جب اسکے کہانے سے مفلوج ٹانگون کے عضلات کو اختلاج ہو یا کہ طور سے باہر نکالنے سے دونو پاؤن شل ہو جاوین تو اس دوا کو اسیوقت موقوف کر دینا چاہئے - گندہک کا بھپارا بھی اس مرض مین بہت مفید پڑتا ہے - تیسرا مطلب علاج کا مفلوج ٹانگون کو دبانے اور ماپیرتا - بجلی لگانے سے حاصل ہو سکتا ہے ؛

چہارم فیشیل پے۔را۔لے سِس

عربی مین اِس بیماری کو لقوہ کہتے ہین ؛

تعریف - اِس بیماری مین چہرہ کی ایک جانب اور شاذونادر دونو جانب کے عضلے مفلوج ہو جاتے ہین ؛

ماہیت - یہ مرض دو اعصاب کی بیماری سے پیدا ہو سکتا ہے ایک تو پانچوین جوڑ سے اور دوسرا ساتوین جوڑ کا وہ حصہ جسکو فیشیل نرو کہتے ہین لیکن چونکہ لقوہ اکثر فیشیل نرو کے مفلوج ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے ہم صرف اُسی قسم کے فیشیل پے۔را۔لے سِس کا بیان کرتے ہین جو فیشیل نرو کے مفلوج ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے ؛

علامات - اِس بیماری مین چہرہ کی ہیئت بدلجاتی ہے چنانچہ چہرہ جانب تندرست کیطرف کہچ جاتا ہے - مریض جانب تندرست کی آنکھہ کو بخوبی بند کرلیتا ہے مگر مفلوج جانب کی آنکھہ یا تو نیم وا رہتی ہے یا بالکل کہلی کس واسطے کہ آر۔بے۔کیو۔لے۔رس پال۔پے۔بری۔رم مسل اسمین مفلوج ہو جاتا ہے - بیمار کو منہ بند کرکے پہو کنے کہئے تو جانب مفلوج کیطرف سے ہوا نکل جاتی ہے اور رال بہتی رہتی ہے اور منہ کی اُس بانچہہ سے یا تو غذا نکل آتی ہے یا مفلوج گال اور دانتون کے درمیان جمع رہ جاتی ہے - بیمار سے سیٹی نہین بجائی جاتی اور حروف ب پ اور ف ادا نہین ہو سکتے ہنسنے یا رونے یا چہینکنے اور کہانسنے کے آثار صرف جانب تندرست کیطرف پائے جاتے ہین اور مفلوج جانب بالکل بے حرکت رہتی ہے - یاد رہے کہ جس جانب یہ بیماری ہوتی ہے اُس جانب کی صرف حرکت جاتی رہتی اور حس قائم رہتا ہے کیونکہ چہرہ کے عضلات کو پانچوین جوڑے عصب سے حس حاصل ہے ؛

اسباب - یہ مرض اکثر سردی کے لگجانے سے پیدا ہوتا ہے - ضرب و زخم اور
کان کی ہڈیون مین زخم پڑجانا یا کسی ٹیومر کا عصب مذکور کو دبانا مثل کن پیڑون
کا اور آتشک بھی باعث اس بیماری کا ہے ٭
علاج - یہ بیماری چونکہ سردی کے سبب سے اکثر ہوجاتی ہے اسواسطے پہلے اُسے لقوہ
کا علاج بتلایا جاتا ہے جو سردی سے پیدا ہوتا ہے - اسکا علاج اسطور پر کرین کہ
اسٹائی - لو میس - ٹائیڈ فو - رمن کے پاس کہ جہان سے یہ نرو باہر نکلتا ہے
اور جس مقام پر اکثر درد بھی ہوتا ہے تین یا چار جونکین لگاوین اور بعد چھوٹ جانے
جونکون کے ایسا کرین کہ ایک بدھنی یا گنگا ساگر مین خوب کھولتا ہوا پانی بھر کر اور اُسکے مُنہ کو
بند کر کے ٹونٹی کو کان کے سوراخ کے اندر داخل کرین تاکہ پانی کا بھاپ نے فیشیل نرو پر جا
لگے اور نرو مذکور کو اُسکی سینک پہونچے - بعد ازان روئی آگ پر گرم کر کے کان کو خوب طرح
سینکین اور اُسی روئی کو کان پر جما کر مثل ڈھاٹے کے باندہ دین ضرورت ہو تو مریضکو ایک
جلاب دین - اکثر اسی علاج سے فائدہ ہوجاتا ہے لیکن مرض رفع نہو تو کان کے پیچھے ایک
بلسٹر لگاوین اور تین گرین بلو پل ہمراہ ایک گرین افیون کے تین تین چار چار گھنٹہ بعد
کھلاوین ورنہ آئیو - ڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ٭ کان کے اندر زخم ہو
اور اُس باعث یہ بیماری پیدا ہو تو آب گرم سے کان کو صاف کرین اور اس مین
عرق نائیٹریٹ اف سلور یا سلفٹ زنک لگاوین اور بیمار کو ادویات مقوی کھلاوین
کن پیڑا اگر اس مرض کا باعث ہو تو اُسکا علاج کرین ٭ سبب اگر آتشک ہو تو آیوڈائیڈ
اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ٭

پنجم ہٹے - ریکل - پال سی

اِس قسم کی پے - را - لے سس مین نہ تو دماغ نہ نخاع اور نہ اعصاب محرکہ کی ساخت

مین کسی طرح کی خرابی ہوتی ہے اُن عورتون کو یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے جو ہسٹیریا کے مرض
مین مبتلا ہوتی ہین اور بعض دفعہ سبب اسکا خوف یا طبیعت کا جوش یا خصیتہ الرحم کی خراش
یا زیادہ خون کا نکل جانا یا خراب غذا کا کہانا وغیرہ ہوتا ہے۔

جب دونو ٹانگین مفلوج ہو جاتی ہین تب اس مرض کو ہیٹے۔ریکل۔پے۔را۔پلیجیا
کہتے ہین اور جب ایک جانب کا ہاتہہ اور پاؤن سُن ہو جاتا ہے۔تب ہیٹے۔ریکل
ہے۔مے۔پلیجیا بولتے ہین اور بعض دفعہ کوئی خاص عضلہ یا چند عضلے کسی خاص مقام
کے مفلوج ہو جاتے ہین۔غرض جب اس قسم کا فالج ہوتا ہے تب ساتہہ اِس کے
مرض ہیٹے۔ریا کی اَور علامتین بہی پائی جاتی ہین اور حیض بے قاعدگی اور ساتہہ درد کے
آتا ہے۔قبض اور بدہضمی رہتی ہے۔شکم مین نفخ۔پس پُشت اور نشستگاہ پر درد ہوتا ہے
اور بچہ تجنے کا سا درد بہی ہوتا رہتا ہے۔پیشاب مین چنگ پیدا ہوتی ہے۔رانون کے اندر
کیجانب عصبی درد ہوتا ہے اور اندام نہانی سے ہتوڑی بہت رطوبت جاری رہتی ہے۔یاد
رہے کہ ہر قسم کے ہیٹے۔ریکل۔پے۔را۔لے۔سِس مین جسم کے پرورش مین خلل پڑتا ہے
اور یہ خلل خاصکر مفلوج عضلون کے اعصاب مین واقع ہوتا ہے اور شائد دماغ
اور نخاع کی پرورش بہی اچہے طور پر نہین ہوتی ہے۔پس مطلب علاج کا ایسا ہونا
چاہیے جس سے جسم کی پرورش اچہے طور پر ہو سکے۔مثلاً کونین اور مرکبات فولاد
اور کاڈ۔لیور۔ائیل کا استعمال کرین۔مریضہ کو آب گرم سے غسل کراوین
اور کسی شغل مین مشغول۔غذا بہ مقوی دین اور عضو مفلوج پر تار بجلی لگاوین۔

ششم روہ۔ماٹِک پلے۔را۔لے۔سِس

اِس قسم کے فالج مین صرف ایک ہی یا دونو ٹانگین یا کلائی کے اکس۔ٹن۔سر سلز

مبتلا ہو سکتے ہیں اور جب ڈول - ٹایئڈ یا ٹرا - یلے - زی - اس مسل مفلوج ہو جاتے
ہیں تب ہاتھ اٹھہ نہیں سکتا اور حصص متاثرہ بے طاقت ہوجاتے اور انمین ورم
کا ہونا اور بیمار کا پست ہوجانا یہ ساری علامتیں یا تو دفعتہً یا بتدریج ظاہر ہوسکتی
ہیں ۔ یہ بات قرین قیاس ہے کہ بعض حالتونمین نخاع کے غلافون کے محدود حصہ
مین وجع مفاصل کی بیماری کے سببسے یا تو انفلامیشن یا صرف خراش پیدا ہوجاتی ہے
مگر اس فالج کی بعض صورتونمین وجع مفاصل کا مرض صرف عضلون ہی مین ہوتا ہے ۔
پس علاج اس قسم کی بیماری کا آیوڈائیڈ اف ایرن یا آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
اور کاڈ لیور آئیل سے کرنا چاہئے اور مقام ماؤف پر تار برقی لگا دین ۔

مابعد ڈف - تھے - رائی - ٹک پے - را - لے سس

ڈف - تھے - ریا کی بیماری سے جب مریضکو شفا ہونے لگتی ہے تو اکثر تھوڑے ہی دن
بعد فالج شروع ہوجاتا ہے - اکثر اطبا کی یہ رائے ہے کہ جو حصہ بدن کا مفلوج ہوجاتا ہے
اسکے اعصاب کی بیرونی سطح مین پہلے کسی قسم کا تغیر پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ
وہ تغیر حرام مغز کو مبتلا کر لیتا ہے ۔ ابتدا ئے فالج مین تالو اور حلق کے عضلے مفلوج
ہوجاتے ہین جس سے بیمار کو نگلنا دشوار ہوجاتا ہے - بعض دفعہ یہ بات مہینون تک
رہتی ہے گاہے گردن کے عضلے مفلوج ہوجاتے ہین کہ جس سے بیمار اپنا سر قایم
نہین رکھہ سکتا یا کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی ہاتھہ یا کسی ٹانگ کی طاقت رفتہ رفتہ
کم ہونے لگتی ہے ۔ بعض دفعہ جب ایسا ہوتا ہے کہ حلق کے عضلون کی حس و حرکت دونو
جاتی رہتی ہے تب حلق مین نوالہ پھنس جاتا ہے اور بیمار کو ہلاک کر ڈالتا ہے - لیکن
اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مرض نہ تو مہلک اور نہ ناقابل شفا ہے کیونکہ علی العموم
مفلوج حصو نمین طاقت آجاتی ہے اور مریض تندرست ہوجاتا ہے ۔

علاج - اس بیماری کا مقویات سے کرنا چاہئے مثلاً فولاد اور اسٹرکنیا اور کاڈ لیور آیل * بیمار کو غذا مقوی دین اور مقام سقیم پر تار برجلی لگا دین *

ہشتم - ان - ستھی - سے - ری - اے - سس

یعنے

زائل ہوجانا حس کا

جب کسی مقام کی حس مین تھوڑا بہت فرق پڑجاتا ہے تب اصطلاح مین اسکو ہائی - پس - تھے - سشیا بولتے ہین اور جب حس بالکل زائل ہوجاتا ہے تب اِنس - تھے - سشیا کہتے ہین * اِنمین سے جب کوئی حالت پیدا ہوتی ہے تب اُس مقام کا گوشت اور پوست دونو مبتلا ہوجاتے ہین مگر بعض دفعہ صرف جلد یا اُسی جگہہ کے صرف مسلس کا حس زائل ہوجاتا ہے اور یہ کرانس - تھے - سشیا کی حالت یا تو دفعتاً پیدا ہوجاتی ہے یا وہان کا حس بتدریج زائل ہوجاتا ہے - اور جب حس زائل ہوگیا تب اُس جگہہ کے چھونے سے یا چٹکیان لینے سے یا سوزن چھونے سے یا اُس مقام کو کسی اَور طرح صدمہ پہونچانے سے بیمار کو اُن حرکتون کا اثر کچھہ بھی نہین معلوم ہوتا - مگر ہائی - پس - تھے - سشیا مین ایسا ہوتا ہے کہ جب مقام ماؤف پر کسی قسم کا صدمہ پہونچایا جاتا ہے تب بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس جگہہ اور صدمہ پہونچانے والی شئے کے مابین کوئی چیز حایل ہے جیسے کوئی موٹا کپڑا یا روئی کا گالا وغیرہ - یہ بات خاصکر ہاتھہ یا پاؤن پر محسوس ہوتی ہے کہ جب ہاتھون سے بیمار کسی چیز کو پکڑنا چاہتا ہے یا پاؤن پر کھڑا ہونا مانگتا ہے اِس حالت ہائی پس تھے شیا مین اور نیز جب اِنس - تھے - سشیا کی حالت پیدا ہونے والی ہوتی ہے تب بھی مختلف

قسم کی غیر طبعی کیفیتین اکثر پیدا ہو جاتی ہین جیسے مقام ماؤف کا سُن ہو جانا یا اُس جگہہ چیونٹیو نکا سا رینگنا یا وہان ٹیسین پڑنی یا سوئیان سی چُبھنی اور یہ عجیب بات ہے کہ بہت شاذ و نادر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگرچہ حس لامسہ بالکل جاتا رہتا ہے تب بہی سردی اور گرمی محسوس ہوتی ہے اور صدمہ پہونچائے تو وہان درد بہی محسوس ہوتا ہے *

موٹر پے-را-لے سس (حرکت کا زایل ہو جانا) اور سن سری پے-را-لے سس (حس کا زائیل ہو جانا) کے اقسام ایک ہی ہین چنانچہ ہے-مے-پلیجیا جب ہو جاتا ہے تب اکثر حس و حرکت دونو مین فرق آجاتا ہے - علے ہذا القیاس پے-را-پلیجیا مین بہی ایسا ہی ہوتا ہے اور فے شئیل پے-را-لے سس بہی دو قسم کا ہوتا ہے - ایک جس مین صرف فے شئیل نرو مبتلا ہوتا ہے اور چہرہ کی حرکت جاتی رہتی ہے یعنے لقوہ اور دوسری جسمین پانچوان جوڑ اعصاب کا مبتلا ہوتا ہے اور چہرہ کے عضلات کا حس جاتا رہتا ہے *

علاج - ان قسمون کی پے-را-لے سس کا بہی علاج ویسا ہی ہوتا ہے جیسا حرکت کے پے-را-لے سس کے مختلف قسمون مین بیان کیا گیا ہے لیکن جب جسم کے کسی محدود حصہ کا حس بسبب دب جانے اُس مقام کے نرو کے جاتا رہے اور وہ جگہہ سُن ہو جاوے تب ایسا کرتے ہین کہ کوئی اِرٹی-ٹیو-لنٹ لے-نی-منٹ کی مالش کرتے ہین تاکہ اُس نرو کو تحریک ہو اور وہانکا حس لوٹ آوے جیسے لے-منٹ اف ٹرپن-ٹائن یا کِن-ستھے-ری-ڈس وغیرہ -

ہائیپر-ایس-تھی-سیا ہسٹیریکل

ماہیت - اِس مرض کی ماہیت کی نسبت اکثر اطبا اِسبات پر متفق ہین کہ جب نخاع کے انٹے-ری-آر کار-نیو مین کرانک انفلامیشن ہو جاتا ہے یا کسی قسم کی ایتری

(ڈی - جے - نے - ریشن) پیدا ہوجاتی ہے تب اُس حصہ نخاع کی حرکت بخشنیوالے اعصاب کے کیسے بتدریج زایل ہونے لگتے ہین بعدازان اثر اُس خرابی کا کل اعصاب اور عضلات پر پیدا ہوتا ہے ۔

صورت حال تشریحی - جو جو عضلے اِس بیماری مین مبتلا ہوتے ہین وہ تہوڑے بہت لاغر اور نرم ہونے لگتے ہین اور رنگت اُنکی پہیکی یا زردی مایل ہوجاتی ہے - عضلون کے اوپر کے حصہ پر اکثر زیادہ تغیر پایا جاتا ہے ۔ نخاع کے اعصاب کے سامنے کی جڑین اور سم - پے - ستہے ٹِک نرؤ کی وہ شاخین جو اعصاب مذکورہ سے جاملتی ہین لاغر ہوجاتی ہین اور عصبی مادہ کی جگہہ مین نہایت خُرد خُرد دانے دار ریشے پیدا ہوجاتے ہین - درحقیقت نخاع کے سامنے کے کار - نیو مین ابتری آجاتی ہے ۔

علامات - علامات اِس بیماری کی یہ ہین کہ اسمین اُن عضلات کی ساخت مین فرق پڑجاتا ہے جنکو ہم اپنی مرضی سے حرکت مین لاسکتے ہین چنانچہ وہ دُبلے اور کمزور ہوجاتے ہین - لیکن تو بیمار کی عقل و ہوش و حواس مین فرق پڑتا ہے اور نہ کوئی حصہ جسم کا اِس مرض مین بے حس ہوجاتا ہے - اِس مرض مین پہلی علامت بعض دفعہ یہ پیدا ہوتی ہے کہ ہاتہہ کے انگوٹہے کے اونچے گوشت مین درد شروع ہوتا ہے اور تب اُس جانب کی کلائی اور بازو کمزور ہونے لگتا ہے اور اُسکے عضلے دُبلے ہونے لگتے ہین - گاہے گاہے یہ لاغری صرف اُسی ہاتہہ مین محدود رہتی ہے یا دونو ہاتہہ لاغر ہونے لگتے ہین اور کبہی کبہی دونو ٹانگین اور شاذونادر سارے جسم کے عضلے خشک ہوجاتے ہین جس عضلہ مین یہ درد ہوتا ہے اُسکے چند ریشے اکثر پہڑکنے لگتے ہین گو بیمار کو اِسبات کی خبر نہو اور جب کبہی کسی سبب سے جلد کو خراش ہوتی ہے تب اُن عضلاتی ریشون مین اختلاج شروع ہوجاتا ہے بیمار روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے اور ہاتہہ پاؤن اُس کے بیٹہہ جاتے ہین اور عضلون کے لاغر ہوجانے کے سبب سے مقام ماؤف پر ایک

عجیب ہی قسم کی پژمردگی چھا جاتی ہے اور چونکہ دونو جانب کے عضلون کی لاغری
مین فرق ہوتا ہے اسواسطے جسم بیمار کا بدڈول ہوجاتا ہے کیونکہ جن عضلون مین بیماری
کمتر ہوتی ہے وہ اُنکو اپنی طرف کھینچ لیتے ہین جو اس مرض مین زیادہ تر مبتلا ہوجاتے
ہین وہ اپنی جگہہ بے حرکت پڑے رہتے ہین جس اکثر قائم رہتا ہے اور عضلات متاثرہ مین اس قسم کے جھٹکے
نہین پیدا ہوتے جو بیلے۔ رالے ۔ رسش اجے ۔ تاتس کی بیماری مین ہوا کرتے
ہین ۔ گاہے گاہے عضلات ماؤف مین درد ہونے لگتا ہے اور نہایت سردی
معلوم ہوتی ہے ۔ عقل اور ہوش حواس مین کسیطرح کا فرق نہین پڑتا اور بیمار اور اوقات
مین تندرست رہتا ہے الا جب چبانے اور نگلنے کے عضلے اس بیماری مین مبتلا ہوجاتے
ہین اور بیمار کی غذا کم ہوجاتی ہے تب البتہ صحت مین حرف آجاتا ہے ۔

اس مرض کے بیمار اکثر دم بند ہوکر مرجاتے ہین کیونکہ جب ڈایا ۔ فرام اور پسلیون کے
بیچ کے عضلے اس بیماری مین مبتلا ہوجاتے ہین تب سینہ کی حرکت کم ہوجاتی ہے
اور اُس حالت مین بلغم اگر زیادہ پیدا ہو تو نکل نہین سکتا بلکہ ہوا کی نالیون مین جمع
رہکر بیمار کا دم بند کردیتا ہے ۔

انجام ۔ مدت اس مرض کی نو مہینے سے پانچ یا چھہ سال تک کی ہوتی ہے بہت
کم بیمار کو شفا کلی ہوتی ہے لیکن بہتون مین مرض رُک جاتا ہے ۔ جب اس مرض مین
سینہ یا شکم مبتلا ہوجاتا ہے تب انجام اسکا بُرا ہوتا ہے لیکن جبتک یہ بیماری اطراف
مین محدود رہتی ہے تب اُمید اسکے رُک جانے کی ہوتی ہے لیکن اکثر مریض اس بیماری
کے ہلاک ہوجاتے ہین ۔

اسباب ۔ کل جسم کے عضلات کی لاغری مین بچہ بوڑھے اور جوان سب ہی مبتلا
ہوسکتے ہین لیکن جب یہ مرض عام نہین ہوتا ہے تو اکثر ۳۰ اور ۵۰ سال کی عمر کے
اندر پیدا ہوتا ہے ۔ اس مرض مین مرد بہ نسبت عورات کے زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین

اور یہ بیماری بلاشبہ موروثی بھی ہے - سردی کا لگجانا - بارش مین بہیگنا اور رحوام مغز پر صدمہ کا پہونچنا بہی اسباب اس مرض کے ہین - آتشک اور زیادہ کام لینا عضلات سے - شدید بخار اور سیسہ کا زہر ؛

علاج - دوا اور غذا مقوی سے اس بیماری کا علاج کرنا چاہئے مثلاً فولاد اور کاڈ - لیور - آئیل اور بعض اوقات اس مرض کو نایٹریٹ اف سلور سے فائدہ ہوتا ہے اور تا برجلی بہی لگانا مفید بتلاتے ہین ؛

دہم محرروں کا فالج

انگریزی مین اس بیماری کو ایش - کریو - ٹرش پائیشے یا رائٹرس پالسے بہی کہتے ہین لیکن یہ نام اس بیماری کا اسواسطے درست نہین معلوم ہوتا کہ یہ مرض صرف انہین لوگونکو نہین ہوتا ہے جنکا کام تحریر کا ہے بلکہ اس بیماری میں حرفت پیشہ بہی مبتلا ہوجاتے ہین جیسے بُجار اور لوہار اور قوال اور موچی اور خیاط وغیرہ ہین ؛

تعریف - اس بیماری کے اندر خاص عضلونمین تشنج ہوتا ہے اور یہ تشنج اسی وقت شروع ہوجاتا ہے کہ جب مریض اُن خاص عضلون کو ایسی مدت کے عادتی اور خوگر حرکتون مین لانے کا ارادہ کرتا ہے یعنے درحقیقت عضلات مذکور کسیقدر اُسکے اختیار سے باہر ہوجاتے ہین اسواسطے جب مریض اُن سے اپنا معمولی کام لینا چاہتا ہے تو اُسکے قابو مین نہین رہتے ؛

سبب - اس بیماری کا معلوم نہین - کہتے ہین کہ کثرت محنت سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے لیکن تجربہ اسبات کو قبول نہین کرسکتا مگر عضلات ماؤف سے زیادہ کام لینے سے اس بیماری کو ترقی ہوتی ہے ۔

علامات - اس بیماری کی علامتین نہایت پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی ہین پہلے

پہل سارے دن کی محنت کے بعد وہنے ہاتھہ یا بازو یا کلائی یا انگلیون کے عضلے صرف کہچ جاتے ہین اور بعد ساری رات کے آرام کی یہ بات رفع ہوجاتی ہے تہوڑے ہی عرصہ بعد ایسا ہوتا ہے کہ لکہنے والا لکہتے لکہتے ایک ٹہیڑی لکیر کہینچ دیتا ہے - بعدازان اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہاتہہ یا کلائی کے عضلونمین تہوڑا بہت درد اور جلن معلوم ہوتی ہے لیکن یہ دونو علامتین بعد چند گہنٹہ کے آرام کے رفع ہوجاتی ہین مگر جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے تکلیفین بہی زیادہ ہوتی جاتی ہین اور تب قلم پکڑتے ہی تشنج شروع ہوجاتا ہے - انگوٹہا ہتہیلی کیطرف کہچ جاتا ہے اور پہلی اور بیچ کی انگلی کہچکر سخت ہوجاتی ہین ٭

علاج - اسلئے تاکہ علاج کارگر ہو بیمار کو تحریر کے کام سے دست بردار ہونا چاہئے کیونکہ بغیر آرام کے کوئی بہی علاج فائدہ مند نہین ہوسکتا اور بطور دوا کے ہائی - پو فاس فائٹ اف سوڈا ہمراہ سنکونا یا فولاد کے دیوین ان سے اگر فائدہ نہوگا تو نقصان بہی نہوگا اور بعض دفعہ تار بجلی کے لگانے سے بہی اس بیماری کو فائدہ ہوتا ہے ٭

یازدہم اِس - کلے - روسِس

صرف چند سال ہوئے کہ محققین نے یہ دریافت کیا تہا کہ عصبی مرکزون مین (یعنے دماغ اور نخاع) مین یہ حالت اِس - کلے - روسِس کی پیدا ہوجاتی ہے مختلف بیماریون مین عصبی مرکزون کے مختلف حصون مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے ٭

ماہیت - جب دماغ اور نخاع کے عصبی اجزا بگڑکر برباد ہوجاتے ہین اور انکی جگہہ کسی اور قسم کے اجزا پیدا ہوجاتے ہین تب اُس حالت کو اصطلاح مین اِس - کلے روسِس کہتے ہین - نتیجہ اس حالت کا آخرکار یہ ہوتا ہے کہ اصلی عصبی مادہ بالکل نیست و نابود ہوجاتا ہے یہ حالت کیونکر پیدا ہوتی ہے بعض کی رائے اسباب مین یہ ہے کہ یہ نتیجہ مزمن انفلامیشن کا ہے اور بعض کی رائے مین اِس - کلے روسِس کی حالت اسطور سے

پیدا ہوتی ہے کہ خاص عصبی مادہ اپنی اصلی حالت سے بگڑ کر بدل جاتا ہے ہسکلے روسیز
کی اکثر حالتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ عصبی اجزا کے اردگرد جو کانک ٹیو ٹے شیو ہوتا ہے
وہ اُن اجزا کو گھیر کر دبا ڈالتا ہے جس سے اجزا مذکور رد یکزنیت و نابود ہو جاتی ہیں لیکن
و۔ کو۔ مو۔ ٹر اٹاک سی کی بیماری میں خود عصبی ٹیشوں میں اسکلے۔ روسس شروع
ہو جاتا ہے۔ اسکلے۔ روسس کی حالت میں عصبی مادہ کا رنگ سُرمئی ہو جاتا ہے اور
وہ جگہہ کسیقدر رکلہ رہو جاتی ہے اور تہوڑی بہت سخت ہی ہو جاتی ہے آخر کار بالکل سخت
ہو جاتی ہے پہلے پہل تو وہ جگہہ کسیقدر پہول جاتی ہے اور تہوڑے ہی عرصہ بعد سُکڑ کر
چہوٹی ہو جاتی ہے آخر کار رنگ اُس حصہ کا سفید مایل بہ نیلگون یا میلا مایل بزردی ہو جاتا ہے گاہے گاہے
وہ مادہ عصبی لپٹے پایا۔ مے۔ رڑکے حصہ کے ساتہہ جُڑ ہی جاتا ہے۔
اسکلے۔ روسس کی حالت میں باریک بینی تغیرات اس قسم کی پائی جاتی ہیں کہ ابتداً
عصبی مادہ میں چہوٹے چہوٹے کیسے پیدا ہو جاتے ہیں اور اُنکے گرد خون کی رگیں ہوتی
ہیں اور اُن کیسوں کے مابین ہی ایک قسم کا مادہ تہوڑا بہت پیدا ہو جاتا ہے اور جز
ریشوں سے کیسہ مذکور آپسمیں جُڑے رہتے ہیں رکانک ٹیو ٹے شیو ان کے ہی
دانے بڑھکر اُبہر آتے ہیں۔ یہ حالت کچھہ عرصہ تک رہ کر عصبی مادہ سُکڑ کر سخت ہونے لگتا
ہے تب کیسے سُکڑ کر نہایت چہوٹے ہو جاتے ہیں اور کیسوں کے مابین کا مادہ باریک باریک
ریشوں کے طور پر بنجاتا ہے۔ خون کی رگوں کی دیواریں موٹی ہو جاتی ہیں جن سے انکا
منفذ تنگ ہو جاتا ہے یا بعضدفعہ بہیل ہی جاتا ہے آخر کار کانک۔ ٹیو ٹے شیو
کے ابہر دار ریشوں کے گچھے دکھلائی دینے لگتے ہیں لیکن بہت مرتبہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ
عصبی مادہ میں ابتدا کے اندر بہت ہی کم تغیر واقع ہوتا ہے۔ جب مرض کچھہ عرصہ کا ہو جاتا
ہے اور عصبی مادہ کے سفید حصہ میں اسکلے۔ روسس کی حالت پیدا ہو جاتی ہے تب
عصبی ریشے ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے لگتے ہیں اور انمیں سے اکثر ریشے لاغر ہی

ہوجاتے ہین - گو بعض بعض معمولی مقدار پر قائم رہتے ہین بلکہ بعض اُن ریشونمین سے بڑھ بہی جاتے ہین مگر آخر الامر سبب اسکے کہ انکے اوپر کا غلاف زایل ہوجاتا ہے ریشے مذکور نہایت لاغر ہوجاتے ہین لیکن بالکل نیست ونابود نہین ہوتے * یہی حالت عصبی مادہ کے عرضی حصہ مین بہی پیدا ہوجاتی ہے - مشاہدہ سے ایسا دیکہا گیا ہے کہ اسکلے - روسس کیحالت عصبی مادہ کے کسی خاص ٹکڑے یا کسی خاص مقام پر پیدا ہوتی ہے اور وہین محدود رہتی ہے اور اسکلے - روسس کا اثر عصبی مادہ پر ایسا ہوتا ہے کہ جس سے اسکا فعل یا تو بگڑ جاتا یا بالکل زایل ہوجاتا ہے *

محققین نے چار قسم کے اسکلے - روسِس کا بیان کیا ہے - ایک وہ جو دماغ مین پیدا ہوتا ہے اسکو اصطلاح مین ڈمی - فیوزڈ سی - رہی - برل اسکلے - روسس کہتے ہین - دوسری قسم وہ ہے جو نخاع مین پیدا ہوجاتی ہے اُسکو اسپائی نل اسکلے - روسِس کہتے ہین - تیسری قسم کے اسکلے - روسِس مین دماغ اور نخاع دونو مبتلا ہوتے ہین یا دماغ کے یا نخاع کے کئی حصے مبتلا ہوجاتے ہین - اسکو ڈس - سے - مے - نے - ٹیڈ پائی - ٹے - یل اسکلے - روسِس کہتے ہین * چوتہی قسم اس بیماری کی وہ ہے جسمین زبان لب اور لے - رنگس کے اعصاب مبتلا ہوجاتے ہین اسواسطے اس - کلے - روسِس کی اس قسم کو گلا - سو - لے - بیو لے - ریجی - ال پے - را - لے - سِس بولتے ہین *

اسباب - یہی - ڈسپو - زنک کاز اس بیماری کا عمر ہے چنانچہ

قسم اول یعنے ڈمی - فیوزڈ سے - ری - برل عہد طفلی مین شروع ہوتی ہے *

قسم دوم یعنے اسپائی - نل اکثر ۲۵ سے ۴۵ یا ۵۰ سال کی عمر مین ہوجاتی ہے

تیسری قسم ۲۰ اور ۴۵ سال کی عمر مین اکثر ہوجاتی ہے اور ۴۰ برس کے بعد بہت کم * مردون کو بہ نسبت عورتون کے یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اور بعض بعض یہ مرض

موروثی بھی ہوتا ہے ؛ اِس بیماری کے اکساتی ٹائنگ کا دریافت نہین ہو سکتے۔
جب دماغ اسمین مبتلا ہوتا ہے تب اسکے کسی حصہ مین خون کے جمع ہوجانے سے
یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور سر پر چوٹ لگ جانے سے۔ شدید بخار سے خاصکر
ٹائی۔فائڈ اور اِس۔کار۔لے۔ٹ۔نا مین ؛ رہ۔ماٹیزم اور آتشک کے سبب سے
شدت کے رنج وغم سے ؛ بکثرت دماغی محنت سے۔ یا بکثرت جسمانی محنت سے اسپائی نل
قسم کا اسکلے۔رو۔سس اکثر نتیجہ نخاع یا اُسکے غلافون کے انفلامیشن کا ہوتا ہے۔
پُشت کی ہڈی پر چوٹ کے لگنے یا صدمہ کے پہونچنے سے۔ کثرت محنت۔سردی اور
رطوبت کے اثر سے۔ نقرس خنازیر یا آتشک کے سبب سے۔کثرت شراب خواری سے
برابر جھکے رہنا۔کثرت مجامعت ؛
دوم اسپائی نل اسکلے۔رو۔سس کے اقسام چار ہین چنانچہ
(الف) لو۔کو۔موٹر اٹاک سی ؛ (ب) پرائمی۔مری لے ٹے۔رل اسکلے۔رو۔سس
(د) امیو۔ٹرو۔فِک لے۔ٹے۔رل اسکلے۔رو۔سس ؛ (ج) سے۔کن۔ڈری
لے۔ٹے۔رل اسکلے۔رو۔سس ؛ مرض اسکلے۔رو۔سس کی قسم اول یعنے

ڈفی۔فیوزڈ سے۔ری۔برل اسکلے۔رو۔سس

ڈاکٹر ہے۔منڈ اِس بیماری کی ایک قسم ایسی بیان کرتے ہین جسمین دماغ کے کسی لوب
کا کوئی بڑا حصہ یا سارا لوب مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ دماغ کی ایک جانب
کا سارا ہے۔مِش۔فیار بھی اِس بیماری مین مبتلا ہوجاتا ہے لیکن دماغ کی بیرونی
سطح پر یہ مرض کم نمایان ہوتا ہے اور دماغ کے سُرمئی رنگ کے مادہ مین کبھی نہین
ہوتا ؛

علامات۔جب یہ بیماری عہد طفلی مین ہوجاتی ہے تب دماغ کے کل افعال کامل

طور پر نہین پیدا ہوتے اور جب زیادہ عمر مین ہو جاتی ہے تب افعال مذکور بگڑ جاتے ہین - مریض بات چیت کرنا نہین چاہتا یا ٹوٹی پھوٹی باتین کرتا ہے اور جب بلوغت کے بعد یہ مرض پیدا ہوتا ہے تب بیمار بات کرنا بھول جاتا ہے - اِس بیماری کے ساتھ گاہے تھوڑا اگاہے بہت ہے - مے - پلیجیا بھی ہو جاتا ہے اور ماؤف جانب کے ہاتھ پاؤن بڑہنے سے رہ جاتے ہین بلکہ سکڑ کر کسی جانب کو مُڑ جاتے ہین اور ان کے حس مین بھی فرق پڑ جا سکتا ہے - حواس خمسہ مین سے ایک دو حس بھی یا تو ضعیف ہو جاتے یا بالکل زایل ہو جاتے ہین - اِس مرض کے اکثر بیمار پیدایش ہی سے سادہ لوح (اِی - ڈِی - اٹ) پیدا ہوتے ہین - اِنکی عادتین نہایت گندی ہوتی ہین اور اِنکا بول و براز بے معلوم خطا ہو جاتا ہے - اسکلے - روسس کی بیماری کے اثنا میں صرع کی نوبتین بھی اکثر ہو جاتی ہین - اور یہ بیماری اکثر مزمن ہوتی ہے اور اس کے مریض اکثر عرصہ تک زندہ رہتے ہین ٭

۲ - مرض اسپائی نل اِسکلے - روسس کے قسم اول لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی

ماہیت - اِسکلے - روسس کی یہ قسم مطب مین اکثر دیکھنے مین آتی ہے - اکثر طبیب سبب اِس بیماری کا آتشک بتلاتے ہین مگر اِس امر کا ہنوز فیصلہ نہین ہوا - اِس بیماری کے شروع ہونے کا یہ قاعدہ ہے کہ یہ مرض نخاع کی پشت کے نیچے کے اور کمر کے حصہ سے شروع ہو کر جون جون اوپر چڑہتی جاتی ہے کم ہوتی جاتی ہے مگر نخاع کے سارے پچھلے کالم کو مبتلا کر لیتی ہے ٭

لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری مین نخاع کا یہ حال ہوتا ہے کہ سامنے اور پیچھے کی جانب سے چپٹا ہو جاتا ہے اور اِسکے پچھلے کالم اور اعصاب کی جڑین لاغر ہو کر

سکڑ جاتی ہین - نخاع کے غلاف موٹے ہوکر نخاع کی پچھلی طرف اکثر جڑ جاتے ہین ۰

چھری سے تراشنے سے نخاع کا پچھلا کالم سخت اور کسیقدر شفاف اور سُرمئی رنگ کا

نظر آتا ہے ۰

علامات - یہ بیماری اکثر پوشیدہ طور پر ظاہر ہوکر عرصہ تک جاری رہتی ہے

لیکن شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسکی بیماری علامتین یا تو دفعتاً یا جلد ظاہر

ہو پڑتی ہین ۰

علامات منذرہ - تھوڑی ہی محنت کے بعد دونو ٹانگین اور جسم کا حصہ اسفل

بہت تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے - ہاتھ پاؤن اور جوڑونمین گاہے گاہے درد معلوم

ہوتا ہے جس سے گمان وجع مفاصل کا ہوسکتا ہے یعنو - رل - جیا کی قسم کے درد دفعتاً

پیدا ہوکر تھوڑے ہی عرصہ بعد رفع ہوجاتے ہین یہ درد کبھی تو بیٹون کی طرح کبھی ہونک

دینے یا کاٹ دینے کا سا یا بجلی کے صدمہ کے طور پر معلوم ہوتا ہے - بعضدفعہ سینہ

اور کبھی ٹانگون مین ایک ایسا درد پیدا ہوجاتا ہے کہ جیسا سخت بندھن کے باندھنے

سے ہوا کرتا ہے - بعضدفعہ قوت لامسہ اسقدر تیز ہوجاتی ہے کہ جلد کو چھوتے ہی شدت

کا درد معلوم ہوتا ہے اور کبھی چیونٹیان رینگتی سی - سوئیان چُبھتی سی اور کبھی سردی گرمی

کبھی جھناٹ اور کبھی گدگدی اور کبھی کھجلی ہونے لگتی ہین مگر بعضدفعہ چُٹکیان لیجیے تو وہ

مقام سُن محسوس ہوتا ہے کسی قسم کا درد نہین ہوتا وہ درد جو بجلی کے صدمون کا سا

پیدا ہوتا ہے کسی خاص عصب کی بالائی شاخونمین نہین ہوتا بلکہ جسم کے گہرے حصونمین

ہوتا ہے - جب نخاع کی گردن کے حصہ کے پچھلے اور باہر کے کالمون مین مرض ہوجاتا ہے

تب وہ درد بازو سے شروع ہوکر سر کیطرف پھیل جاتا ہے - لامسہ کی تیزی نوبت بنوبت

پیدا ہوکر کبھی ایک جگہہ کبھی دوسری پر ہوتی رہتی ہے ۰

اس بیماری مین اندرونی اعضا مین بھی درد پیدا ہوتے ہین مثلاً مثانہ مین نا ئزہ مین

یا معا مستقیم مین اور خاصکر معدہ مین اِس شدت کا درد ہوتا ہے کہ پٹیین اسکی پُشت
اور شکم کے چارو نطرف بلکہ اوڑ اوڑ جانب کو بہی پہیل جاتے ہین اور ساتہ اِس درد
کے قے ہوتی ہے اور دیگر علامات بدہضمی کی بہی پیدا ہوجاتی ہین ۔ بیمار کو غش آجاتا ہی
دل کی حرکت مین فرق پڑجاتا ہے مگر یہ علامتین بہ نسبت مردون کے عورتون ہی مین
زیادہ پائی جاتی ہین ۔ حرکت یا حس کے اعصاب مین استرخا ہوجاتا ہے جو بعض دفعہ
تہوڑے عرصہ تک اور کبہی ہمیشہ کے لئے قائم رہتا ہے اور کبہی پیدا ہوکر رفع ہوجاتا اور
پہر ہوجاتا ہے ٭
لو۔کو۔مو۔ٹر اٹاک ۔سی کے عین شروع ہی سے پے ۔ ٹے ۔ لر رِی ۔ فلکش کی
حرکت جاتی رہتی لیکن ہر مریض مین یہ بات نہین پائی جاتی سو ۔ پر ۔ فے شیئل
رِی ۔ فلکش حرکتون مین اختلاف ہے لیکن ایسا کہتے ہین کہ پلان ۔ ٹر رِی ۔ فلکش
حرکت ابتدا مرض مین کم ہوجاتی ہے اور بعد مین بالکل مفقود ہوجاتی ہے ٭
اِس بیماری کے اندر بصارت اور سماعت مین بہی فرق پڑجاتا ہے ۔ چنانچہ
بعض دفعہ بصارت دُہندلی اور بعض دفعہ بیمار بالکل اندہا ہوجاتا ہے ۔ کسی چیز
کی رنگت پہچان نہین سکتا ۔ کبہی ایک چیز کو دو دیکہتا ہے ۔ گاہے احول ہوجاتا
ہے اور کبہی اوپر کا جفن مفلوج ہوجاتا ہے ۔ آنکہون کی نسبت اِس بیماری مین ایک
بات بڑی بہاری پائی جاتی ہے کہ پتلیان آنکہون کی سُکڑجاتی ہین ۔ گاہے
گاہے بیمار بالکل بہرا ہوجاتا ہے ٭ پہلے پہل تو طاقت مجامعت بہت زیادہ ہوجاتی
ہے رفتہ رفتہ جون جون مرض بڑہتا جاتا ہے طاقت مذکور بالکل جاتی رہتی ہے منی
اکثر خارج ہوتی رہتی ہے ٭ اِس مرض کے ابتدا مین مثانہ کے اندر ایسی خراش
رہتی ہے کہ پیشاب جلد جلد اور نہایت تکلیف سے آتا ہے اور بعض دفعہ پیشاب بند
ہی ہوجاتا ہے ۔ قبض اکثر رہتا ہے ٭

جب لو-کو-موٹر اٹاک سی کی بیماری کامل طور پر پیدا ہو جاتی ہے تب ٹانگون کے
عضلے معمولی طور پر حرکت نہین کر سکتے اور عضلون کے حس مین بھی فرق پڑجاتا ہے
پہلے پہل بیمار کی ٹانگین بے قابو ہوجاتی ہین اور معمولی طور پر قدم نہین بڑھا سکتا بلکہ
کبھی ادھر کبھی اُدھر لڑکھڑاتا ہوا چلتا ہے - یہ بات خاصکر اندھیرے مین یا جب
آنکھین بند کر کے چلتا ہے تب معلوم ہوتی ہے اور تاکہ اچھے طور پر چل
سکے مریض کو اپنی ٹانگون پر خاص توجہ کرنی پڑتی ہے - ٹانگین مریض کے
بے قابو ہوجاتی ہین جس سے بے تکا قدم ایسا پھرنے لگتا ہے کہ گرتے گرتے
بچ جاتا ہے - چلتے وقت پاؤن کو ضرورت سے زیادہ اونچا کرلیتا اور تب سامنے
اور باہر کی طرف دھپ سے رکھہ دیتا ہے اور دفعتاً جب گھومنے لگتا ہے تب لڑکھڑانے
لگتا یا گر پڑتا ہے - یہ باتین تب ہی ہوتی ہین کہ جب کھڑے رہنے کیحالت مین آنکھین
بند کرلیتا ہے اکثر لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہے اور اپنے پاؤن پر یا اپنے
سامنے زمین کیطرف نظر کو قایم رکھکر چلتا ہے اور آہستہ آہستہ اور کوشش کر کے
قدم با قدم برابر چلا جاتا ہے - جب اِس بیماری کے ساتھہ کوئی اَور مرض نہین
ہوتا ہے تب سیدھا چلا جاتا ہے رفتار کیوقت چونکہ مریض سہم سہم کے چلتا ہے تو اُس خوف
کے سبب سے اور دل کے دیگر حالات کے باعث بھی قدم زیادہ بے قاعدہ پھرنے لگتا ہے*

یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ اِس بیماری مین ٹانگین مفلوج نہین ہوتین کیونکہ
بیمار کے لیٹے رہنے کیحالت مین ٹانگون کو حرکت دینا کہین تو ہر طرف آسانی سے
حرکت دے سکتا ہے اور بعض دفعہ ٹانگو نمین بہت طاقت ہوتی ہے - آخرکار بیمار
چلنے پھرنے سے رہ جاتا ہے کیونکہ جب چلنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹانگین بالکل
کہنا نہین مانتین کبھی اِدھر اُدھر لڑکھڑانے لگتی ہین - ٹانگون کے عضلے متولا غر
ہوجاتے اور نہ اُنکی طاقت مین کسی طرح کا فرق پڑتا ہے - حس مین اکثر فرق

ہو جاتا ہے - ہاتھہ پاؤن مین درد برابر ہوتا رہتا ہے - پاؤن مین جھناٹ رہتی ہے یا وہ سُن ہو جاتے ہین - پاؤن کا لمس ایسا بگڑ جاتا ہے کہ بیمار کو زمین محسوس نہین ہوتی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو نو پاؤن ریت یا روئی پہ دھرے ہوئے ہین اور بعض دفعہ پاؤن کے مختلف حصے ایسے شل ہو جاتے ہین کہ بجز گرمی یا سردی کے کسی اَور چیز کی تحریک محسوس نہین ہوتی ۔ عضلات کا لمس بہی تہوڑا بہت کم یا بالکل جاتا رہتا ہے - چنانچہ لیٹے رہنے کیحالت مین اگر نظر کو کام مین نہ لاوے تو بیمار یہ نہین کہہ سکتا کہ ٹانگین اُس کی کدہر ہین اور کہان ہین - بجلی کا اثر بہی اُن عضلون مین محسوس نہین ہوتا جنمین لمس نہ ہو ۔ لوکو - موٹر اٹاک - سی کی اکثر حالتون مین جلد یا کچہہ عرصہ بعد اطراف اعلی بہی مبتلا ہو جاتے ہین - اُنگلیان سُن ہو جاتی ہین یہ بات پہلے پہل خاصکر تیسری اور چوتہی اُنگلیون سے شروع ہوکر ہاتہہ اور کلائی تک پہنچ جاتی ہے اُنگلیان اور ہاتہہ اور بازو ایسے بے ٹہکے حرکت کرنے لگتے ہین کہ بیمار ٹہیک طور پر کوئی کام اُن ہاتہون سے نہین کر سکتا - آنکہون کو بند کرلے تو یہہ بہی نہین کہہ سکتا کہ ہاتہہ اوس کے کسقدر اور کس طرف کو حرکت کر رہے ہین - اُن ہاتہون سے کچہہ کام کرنا بہی چاہتا ہے تو جہٹکا کہا جاتے ہین - بعض دفعہ سر - گردن اور سینہ کے عضلے بہی اِس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین - بات کہنی مشکل ہو جاتی ہے - اور چونکہ مختلف دماغی اعصاب بہی اِس بیماری مین مبتلا ہو جا سکتے ہین اسواسطے نگلنا اور دم لینا دشوار ہو جاتا ہے - جب بیماری زیادہ شدید ہو جاتی ہے تب سر - پشت - سینہ اور اطراف مین ایک درد شدید برابر ہوتا رہتا ہے - بول و براز یا تو رک جا سکتا یا بے معلوم خطا ہو جاتا ہے - قوت باہ بالکل جاتی رہتی ہے - گاہے ایسا بہی ہوتا ہے کہ نخاع کے بغلی کالم اور سامنے کے کارد - نوامین اسکلے - روسس ہو جانے کے سبب عضلات لاغر ہو جاتے اور کہچکہ سکڑ جاتے ہین اور بڈ - سور بہی پیدا ہو جا سکتے ہین -

عارضات - اس بیماری کے اثنا مین وہ امراض بہی پیدا ہوجا سکتے ہین جو جسم کی پرورش سے تعلق رکہتے ہین مثلاً خاصکر بیماری کی شدت کے وقت جلد پر بثورات پیدا ہوجاتے ہین اور جہان جہان بجلی کے صدمہ کا سا درد ہوتا ہے جسکا کوئی اوپر کیا گیا ہی وہان کے اعصاب کی کُل حدود تک بثورات نکل کر پہیل پڑتے ہین - چنانچہ جلدی بیماریون مین سے یہ بیماریان اکثر پیدا ہوتی ہین - لائیکن - ہرپیز - زاسٹر - اکنی - ایم - پے - ٹائی - گورری - مالو - ڈرم - جب ٹانگین پہلے پہل بے قابو ہونے لگتی ہین تو ابتدائی علامت کے شروع ہی سے جسکے جوڑ بہی مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین مثلاً گہٹنے کہنی یا کندہے مرض مین اکثر مبتلا ہوجاتے ہین یعنی ان کے اندر رطوبت پیدا ہوکر جوڑ کی ہڈیون کی دونو سطحین جلد گلنے لگتی ہین اور بعض دفعہ جوڑ اکہڑ بہی جاتا ہے - اور ہڈیان بہی ایسی کمزور ہوجاتی ہین کہ خودبخود ٹوٹ جاسکتی ہین مگر نہ تو اُن جوڑون اور نہ اُن ہڈیون مین کسی قسم کا درد ہوتا ہے مگر وہان بیماری کے ڈیل ڈول مین فرق آجاتا ہے - ڈاکٹر ژانژ ڈ ایسا قیاس کرتے ہین کہ یہ باتین مے - ڈیو - لا - اب - لانگے ٹا کے مبتلا ہوجانے سے پیدا ہوتی ہین -

انجام - اکثر یہ بیماری نہایت مزمن ہوجاتی ہے اور برسون بعد کامل طور پر پیدا ہوجاتی ہے - علاج عین ابتدا مین کیا جاوے تو دورا ایسکا رک جا سکتا ہے - بلکہ مرضکو تخفیف یا شفا بہی ہوسکتی ہے - لیکن قاعدہ یہہ ہے کہ لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے - ہوش و حواس مین فرق نہین پڑتا بعض دفعہ نجاکی نوبتین بہی ہوجایا کرتی ہین اور گاہے گاہی کہانسی دبانگا نیز تشنج بہی ستاتی ہے - مرض کے سببسے کم بلکہ عوارض کے سببسے اکثر بیمار مرجاتے ہین - مثلاً نگلنے یا دم لینے کی تکلیف سے اور کہانسی سے - گردے یا مثانہ کی بیماری سے

یا ٹڈ سپور کے سبب بیمار مرجاتا ہے ؛

علاج - ابتک کوئی ایسا طریقہ علاج کا دریافت نہین ہوا جس سے یہ بیماری رفع ہوسکے مگر تجربہ سے علاج ذیل مفید پایا گیا ہے - بروقت اگر کیا جاوے تو اس علاج سے اسکلے - رودسپش کی بیماریاں رک جاسکتی ہین وہ علاج یہ ہے کہ ان بیماریون مین کسی ترکیب سے خون نہ لیا جاوے - درد کے موقوف کرنے کے واسطے ملا - ڈونا اور تارپین فائدہ مند ہین چنانچہ ۱۰ یا ۱۵ دن برابر انمین سے کسیکا استعمال کرین اور اُن دوا کی مقدار کو رفتہ رفتہ بڑھاتے جاوین بعض طبیب نائیٹریٹ اف سلور کی بڑی تعریف کرتے ہین - اسکلے - رودسپش کی بیماریون کے علاج مین مریض کی طاقت کا ضرور خیال رکھین کہ وہ کم طاقت ہونے نہ پاوے ؛

اسپائی نل اسکلے - رودسپش کے متعلق اور جو بیماریان ہین جنکے نام اس مضمون کے ابتدا مین اوپر بتلائی گئی ہین وہ چونکہ مطب مین بہت کم دیکھی جاتی ہین اسواسطے انکا بیان کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ؛

یازدہم ٹرے مر مرکیوری - ایلس

علامات - اس مرض کے ابتدا مین دونوں ہاتھ کمزور ہوجاتے ہین اور وہ کمزوری رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی اسکے بیمار کے ہاتھ پاؤن کانپنے لگتے ہین یہی حالت دونو ٹانگون مین بھی پیدا ہوجاتی ہے آخر کار سارا بدن کانپنے لگتا ہے یہ لرزہ حرکت کیوقت شروع ہوتا ہے اور آرام کے وقت موقوف - بیمار چلتا کیا ہے گویا ناچتا جاتا ہے - کسی چیز کو پکڑ نہین سکتا باتین جلد جلد اور ٹوٹی پھوٹی کرتا ہے اور جب یہ بیماری سخت ہوتی ہے تب چبایا نہین جاتا مریض اگر اپنے پیشہ سے دست بردار نہو تو کمال بے چینی بے خوابی اور ہذیان ہونے لگتا ہے بعض اوقات منہ بھی

آجاتا ہے رفتہ رفتہ مریض کمزور ہو جاتا - جی متلاتا ہے بھوک مر جاتی - جلد خشک اور زبان میلی ہو جاتی ہے ⁂

اسباب - سیماب کی کان مین کام کرنا یا کسی اَور طور سے ذرات سیماب کے جسم کے اندر سرایت کر جانا ⁂

علاج - مریضکو اپنے پیشے سے دست بردار ہونا چاہئے اور مرکبات فولاد یا آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین اور غذا مقوی دین ⁂

سیزدہم لڈ - پال سی

ماہیت - اِس بیماری مین سیسے کے ذرات جسم کے اندر سرایت کر جاتے ہین اور بیمار کو قبض اور قولنج کا درد ہوتا ہے جس مرض کو اصطلاح مین لڈ - کالِک بولتے ہین اور ہاتھ یا دُن کے عضلون مین فالج بھی ہو سکتا ہے آخر کار مسوڑے زخمی ہو جاتے ہین اور اُنکے کنارون پر ایک نیلی لکیر پڑ جاتی ہے ⁂

علامات - قبل از پیدا ہونے فالج کے ہاتھون مین درد اور بیمار کو کئی مرتبہ قولنج ہو جاتا ہے ⁂ پہلے ہاتھ اور بازو کے اعصاب اِس مرض مین مبتلا ہوتے ہین یعنے دونو ہاتھ اور اُنگلیون کے اکس - ٹن - سر مسلس مفلوج ہو جاتے ہین اور جب بیمار اپنے بازوؤن کو دراز کرتا ہے اُسوقت ہاتھ اُسکے لٹک پڑتے ہین ⁂

علاج - مریضکو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کھلا دین اور گندھک کا بھپارا دیوین اور مقام مفلوج پر تار برقی لگا دین اور محلّے کا جو ہر بھی اِس مرض کو بہت فائدہ کرتا ہے لیکن ہر صورت بیمار کو اپنے پیشہ سے ضرور دست بردار ہونا چاہئے ⁂

چہاردہم سپے - را - لے - سس اجی - ٹانس

علامات - ابتدا مین مریض کے ہاتھ اور بازو کمزور ہو کر کانپنے لگتے ہین اور بعض دفعہ

یہ مرض سر سے شروع ہوکر سارے بدن مین پہیلجاتا ہے اُسوقت مریض یک لخت کانپتا رہتا ہے جب قصد چلنے پہرنے کا کرتا ہے اُسوقت اپنے پاؤن کی ایڑیون کو اُٹھاکر اُنگلیون کے بل بے بس ہوکر ایسا دوڑنے لگتا ہے کہ گویا ہر قدم پر مُنہ کے بل گر پڑیگا اور جب یہ بیماری زیادہ تر شدید ہوجاتی ہے تب سوتے وقت بہی مریض کانپتا ہے بیمار اپنے مُنہ مین نوالہ داخل ہنین کرسکتا اور چبانا اور نگلنا بہی دقت سے ہوتا ہے - اور خواب مین بہی مریض کا بدن حرکت کرتا رہتا ہے جس سے نیند حرام ہوجاتی ہے رفتہ رفتہ حرکت نہایت تیز ہوجاتی ہے جسم سامنے کو اور ٹہوڑی سینہ کی ہڈی پر جُہک جاتی ہے طاقت گھٹتا رہتا تو کم یا بالکل جاتی رہتی بول وبراز بے معلوم نکل جاتا ہے تب حالت بیہوشی اور ہذیان مین مریض اس دار فانی سے کوچ کرجاتا ہے ٭

اسباب - پیرہی ڈسیبو - زنک کا زہر ڑہا یا اور یہ بیماری مردون کو اکثر ہوا کرتی ہے ٭ اکسائیٹنگ کا زکثرت محنت - روحانی یا جسمانی سردی اور وجع مفاصل کی بیماری ٭

علاج مرض کے شروع مین کونایم اور ہن - ین کا استعمال کرین اور اخیر درجون مین کبابہ فولاد اور تار بجلی مفید پڑتی ہے ٭

پانزدہم لفے یشیا اور افے - میا اور ام - نے یشیا

بیمار کی قوت ناطقہ مین فرق پڑجانا اور نوشت وخواند مین خلل واقع ہونا ایسی حالتین ہین جنکی تحقیقات اب حال مین نہایت شدومد سے ہورہی ہے ٭ علاوہ توتاپن کے اس مرض کے اسباب کی دو اور جماعتین ہین جن سے قوت ناطقہ مین فرق آجاتا ہے مگر یاد رہے کہ وہ اسباب نتو افے - شیا اور نہ افے - میا اور نہ ام - نے یشیا کیسی علت پیدا کرنے مین موثر ہوتے ہین مثلاً ایک جماعت تو وہ ہے جس سے سادہ لوح تولیدی (ای ڈی ام) پیدا ہوتے ہین کہ جس مین عقل اور ہوش پیدایش سے نا اہل ہوجاتا ہے اور اس سبب سے

بیمار تکلم نہین کرسکتا ٭ دوسری جماعت کے سبب جن سے مریض تکلم نہین کرسکتا وہ یہ ہین جیسے زبان لبین اور تالو کے مفلوج ہوجانے سے بیمار گفتگو نہین کرسکتا مگر عقل اور ہوش مین کسی طرح کا فرق نہین پڑتا - غرض افیے - شیا اور افیے - میا اور ام نے شیا کی حالتین نرالی ہین انکا پیدا ہونا اُن دونو جماعتون کے اسباب مین سے کسی سبب سے تعلق نہین رکہتا ٭

افیے - شیا کی حالت مین اگرچہ یہی قاعدہ ہے کہ دماغی افعال مین تہوڑی بہت خرابی ضرور پیدا ہوجاتی ہے مگر اسقدر نہین کہ جس سے بیمار اپنے مطالب کو تحریر یا تقریر کے ذریعہ ظاہر نہ کرسکے بلکہ افیے - شیا مین ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو الفاظ یاد نہین رہتے انکو بہول جاتا ہے جس سبب سے دلی مطالب بھی ظاہر نہین کرسکتا یا ایسا ہوتا ہے کہ الفاظ تو یاد رہتے ہین اور اُنکے معنی بھی - مگر تحریر یا تقریر کے وقت اُن لفظون کو اسطور پر ترتیب نہین دے سکتا جس سے کچھہ معنی نکلین اور جو کچھہ کہنا یا لکہنا چاہتا ہے وہ ظاہر ہوجائے ٭

لفظ افیے - شیا کے معنی اگرچہ قوۃ ناطقہ مین فرق پڑنے کے ہین لیکن حال کے اطبا اُس لفظ کے معنی مین افیے - میا اور ام - نے - شیا بہی شامل کرتے ہین جنکے مفصل معنے ذیل مین بتلائے جائینگے - لیکن یہ یاد رہے کہ افیے - شیا کے کُل اقسام مین صوت یعنی آواز کے پیدا کرنے کی طاقت تہوڑی بہت رہتی ہے ٭

ماہیت - افیے - شیا کے مختلف صورتین دہنی طرف کے ہے - مے - پلیجیا مین اکثر پائی جاتی ہین اور سے - ری - برم کے بائین نصف کی خرابی سے پیدا ہوتی ہین اُس خرابی مین سے - ری - برم کا دہ مقام ہی مبتلا ہوتا ہے جسکو بائین ٹڈل سے - ری - برل آرٹری سے خون پہونچتا ہے - خرابی مذکورہ ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین ام - بو - لے - زم بولتے ہین یعنے شریان مذکور مین سُدہ سے پیدا ہوجاتے ہین - اکثر اطبا کا اسبات پر اتفاق ہے کہ دماغ کی پیشانی کے حصہ کی بائین جانب کا تیسرا خم یعنے گن - وا - لیوشن مین قوۃ ناطقہ کی جگہہ

ہوتی ہے - پس جب نطق مین کسی قسم کا نقص پیدا ہوتا ہے تب اُس خلل کی خاصکر پچھلی تہائی مرض مین مبتلا ہوتی ہے اور جب اُس حصہ دماغ کے دونو جانب مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین تب ساتھ افیے ۔ شیا کے طاقت گفتار ہی جاتی رہتی ہے اور افیے ۔ شیا کی وہ قسم جسکو اصطلاح مین ایفے - میا کہتے ہین اور جسمین بیمار بات چیت بالکل کرہی نہین سکتا دماغ کے اُس حصہ کی خرابی مین پیدا ہوتی ہے جو یا تو خاص کار - پس اِس - ٹرائی - ٹم مین واقع ہے یا اُسکے نیچے کیونکہ ایسا قیاس کرتے ہین کہ دماغ کے اُسی حصہ مین تکلم کے پیدا کرنے کی حرکتین موجود ہین اور اُسی مقام سے وہ حرکتین تکلم کے عضلات کو حرکت دیتے ہین ❊

علامات - ایفے - شیا کی کئی صورتین ہوتی ہین - پس علامتون کے بیان کرنے سے پہلے مختصر ذکر اُنکا کرنا ضرور ہے - پس واضح ہو کہ لفظ افیے - میا کا اُس صورت مین بولا جاتا ہے کہ جب بیمار کی گفتگو کی طاقت بالکل جاتی رہتی ہے اسمین مریض لکھہ لیتا ہے اور عقل اور ہوش و حواس بھی اُسکے قائم رہتے ہین مگر بول نہین سکتا اِسصورت مین تکلم کے عضلات بھی مفلوج نہین ہوتے کیونکہ بجز تکلم کے اور باتون کے لئے مریض اُن عضلات کو حرکت مین لاسکتا ہے - مرگی اور ایوپ- پلکسی کی نوبت کے بعد ایفے - میا کیحالت پیدا ہو جاتی ہے ❊

ایک اور صورت افیے - شیا کی وہ ہے جسکو اصطلاح مین ام - نے - شیا کہتے ہین اسمین ایسا ہوتا ہے کہ مریض لفظون کو بلکہ فقرون کو بھی بھول جاتا ہے اور عقل ماری جاتی ہے مگر بعضدفعہ یہ حالت اُسوقت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب عقل سالم رہتی ہے اور جو کچھہ کہا جاوے مریض سمجھہ بھی لیتا ہے - ام - نے - شیا کیحالت مین بات چیت اور لکھنے پڑھنے مین فرق آجاتا ہے چنانچہ بات چیت کی نسبت ایسا ہوتا ہے کہ ایک یا دو یا تین یا چند ایسے فقرے مریض بار بار مُنہ سے نکالتا ہے کہ جو بخوبی سمجھہ مین نہین آتے -

اور اُن فقروں میں ایسے بہی الفاظ ہوتے ہین کہ جو بالکل بے معنی اور بے مطلب ہون اشیا اور لوگون کے نام غلط لیتا ہے اور حرفون کے نام بہول جاتا ہے اور وہ تقریر بعض دفعہ ایسا بہی کرتا ہے کہ ایک لفظ کی جگہہ دوسرا بول دیتا ہے اور لکہتے وقت صحیح حرف کی جگہہ غلط حرف لکہہ دیتا ہے - اِس قسم کی غلطیان پڑہتے وقت اکثر کر دیتا ہے مگر بعض دفعہ بیمار پڑہتے وقت تو اچہی طرح پڑہ لیتے ہین مگر بامعنی کوئی فقرہ لکہنے کیئے تو لکہا نہین جاتا علاوہ ازین تحریر کا یہ حال بہی ہو جاتا ہے کہ بشرطیکہ دہنی جانب کا ہے - مے - یلیجیا نہو کتاب سے تو نقل کر سکتا ہے مگر کوئی مضمون خود آپ بنا کر صحیح طور پر لکہہ نہین سکتا اور نہ کسی اَور کے بتائے ہوئے مضمون کو صحیح طور پر تحریر کر سکتا ہے - اور جو لکہہ سکتے ہی ہین گا ہگا ہے بامعنی بہی لکہہ سکتے ہین مگر اکثر بے معنی ہی کچہہ کا کچہہ لکہہ دیتے ہین - چہپی ہوئی کتاب سے نقل کرنے سکتے ہین مگر نہ تو حروف پہچان سکتے ہین اور نہ لفظون کے معنی بتا سکتے ہین*

اِن حالتونکا علاج اُن بیماریون پر موقوف ہے جنکے شامل یہ پیدا ہوتی ہین *

شانزدہم اپے - لپ - سی

تعریف - اِس بیماری کو عربی مین صرع اور ہندی مین مرگی کہتے ہین اسمین ایسا ہوتا ہے کہ مریض دفعتاً چیخ مار کر بیہوش ہو جاتا ہے اور گر کر ہاتہہ پاؤن مارنے لگتا ہے*

علامات - یا تو بیمار اِس مرض مین دفعتاً مبتلا ہو جاتا ہے یا تہوڑے عرصہ کے لئے اُسکو خبر ہو جاتی ہے کہ اب نوبت آنیوالی ہے اور تب بیہوش اور بے طاقت ہو جاتا ہے کہڑا ہو تو دفعتاً زور سے چیخ مار کر زمین پر گر پڑتا ہے اور ہاتہہ پاؤن مارنے لگتا ہے - چہرہ خوفناک ہو جاتا ہے - تیوری چڑہ جاتی ہے - آنکہین پتہرانے لگتی ہین یا سیاہی اُنکی اوپر کے پپوٹون کے اندر رہ جاتی ہے اور سفیدی نظر آتی ہے پتلیان پہیلی رہتی ہین اور اُنپر روشنی کا اثر نہین ہوتا - مُٹہیان سخت بندہ جاتی ہین - دم

مشکل سے لیا جاتا ہے۔ قلب شدت سے دہڑکتا ہے۔ سر کی رگین خون سے پُر ہو جاتی
ہین اور چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے۔ مُنہہ سے کف جاری ہتا ہے اور وہ اکثر خون آمیز
ہوتا ہے۔ دانتی لگ جاتی ہے دانتون کے درمیان لب یا زبان آجاوسے تو وہ
زخمی ہو جاتی ہے۔ بول و براز یا منی نکل پڑتی ہے اور قضیب کو اکثر خیزش ہوتی ہے
چند منٹ تک یہ نوبت رہ کر موقوف ہو جاتی ہے اُسوقت مریض بے حرکت اور
بیہوش ہوکر ایسا پڑا رہتا ہے کہ گویا نہایت خواب مین ہے۔ یہ حالت رفتہ رفتہ
گزر جاتی ہے۔ بعض دفعہ کئی گھنٹہ تک نوبتین پے در پے ہوتی رہتی ہین ۔ مرض
کے اِس قسم کو گران سعال (یعنے بڑی بیماری) کہتے ہین اور جب نوبت اِس بیماری
کی خفیف ہوتی ہے تب اِسکو پے۔ ٹے۔ مال (یعنے چھوٹی بیماری) بولتے مین چنانچہ
اِسکی علامتین یہ ہین کہ تہوڑے عرصہ کے لئے بیمار کا سر گہومنے لگتا ہے اور وہ
بیہوش ہو جاتا ہے ۔

علامات منذرہ۔ بعض دفعہ نوبت کے ظاہر ہونے سے پیشتر چند علامات
منذرہ ظاہر ہوتی ہین مثلاً کسی بیمار کو نوبت کے شروع ہونے سے پہلے دردِ سر
ہوتا ہے یا کمزوری ہو جاتی ہے کسیکو مختلف رنگ کے دائرے نظر آتے ہین یا چنگاریان
اڑتی سی دکھلائی دیتی ہین اور گاہے گاہے شکلین بہی نظر آتی ہین اور بعض مریضون
کے کانون مین مختلف قسم کی آوازین سُنائی دیتی ہین اور کسی کے ناک مین بدبو
معلوم ہوتی ہے اور کسیکی زبان کا ذائقہ نوبت سے پیشتر تلخ ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ
نوبت سے پہلے مریضکو اچھے طور پر نیند نہین آتی یا بعض دفعہ طبیعت خواہ نخواہ خوف
کہا جاتی ہے یا دل دہڑکنے لگتا ہے یا مفاصل سرد ہو جاتے ہین یا فمِ معدہ کا مقام
پھڑکنے لگتا ہے یا قے ہوتی ہے اور کبھی بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ یا پاؤن کے
کسی حصہ سے ایک درد یا سردی معلوم ہوکر بتدریج اوپر کیطرف کو چڑہتی جاتی ہے اور جب

سر تک پہونچ جاتی ہے تب بیمار بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے اس علامت کو اصطلاح مین
آر۔ را اپیے۔ لیپ ٹیکا بولتے ہین۔ لیکن یاد رہے کہ اکثر اوقات بغیر ظاہر ہونے کسی
علامت مندرجہ کے بھی مرگی کی نوبت ہوجایا کرتی ہے اور ان نوبتون کے وقفون مین
بھی بڑا اختلاف ہے چنانچہ کبھی تو رات اور کبھی دن اور کبھی خواب مین ہی مرگی کی نوبت
ہوجایا کرتی ہے اور بعض دفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ ایک دن کے اندر کئی نوبتین متواتر
ہوتی رہتی ہین اور بعض اوقات مہینون یا برسون مین کوئی نوبت ہوجایا کرتی ہے اور
اکثر یہ نوبتین تین یا پانچ یا آٹھ منٹ تک رہتی ہین لیکن بعضدفعہ آدھے یا کئی گھنٹہ تک
برابر ہوتی رہتی ہین ۔۔

اسباب ۔ ہیریڈیٹری ٹوسپو۔زنک۔ والدین یا کسی رشتہ دار سے اس مرض کا
ورثہ حاصل کرنا۔ کاسۂ سر کا بدڈول ہونا۔ مروکا ہونا۔ کثرت مجامعت اور جلق ۔۔

اکسائٹنگ کاز ۔ دفعتًا خوف کھاجانا۔ دانتون کا نکلنا۔ کسی مقام مین شدت کا
درد ہونا۔ کثرت سے خارج ہونا کسی رطوبت کا۔ یا معمولی رطوبت کا بند ہوجانا۔ خاصکر
پیشاب اور صفرا کا دماغ یا کسی اور حصہ نظام عصبی کا کسی رسولی سے دب جانا۔ اور بعضدفعہ
مرگی کی نوبت زہر خورانی کی ایک علامت ہوتی ہے خاصکر سنکھیا اور سیسہ کا زہر ۔۔

علامات تشریحی بعد وفات ۔ دماغ کی رگین خون سے اکثر پُر ہوتی ہین اور
بعض دفعہ دماغ مین کسی قسم کی خراش بھی پائی جاتی ہے مثلًا یا تو دماغ کے پردے
موٹے ہوجاتے ہین یا دماغ مین کوئی کیرج ہوتی ہے یا اسپر کسی رسولی کا دباؤ ہوتا ہے ۔۔

فریب ۔ بعضدفعہ فریبی مرگی کی نقل کر لیتے ہین چنانچہ اصلی اور نقلی بیماری مین
یہ فرق ہے کہ نقال کی آنکھین بند رہتی ہین روشنی کے لگنے سے آنکھون کی پتلیان
سکڑ جاتی ہین شدت سے ہاتھ پاؤن مارنے کے سبب سے جسم کی حرارت زیادہ ہوجاتی
ہے نہ تو نقال کی زبان زخمی ہوتی ہے اور نہ بول و براز خطا ہوتا ہے ۔ اسلئے تا کہ کف

جاری ہو نقال اپنے منہ کے اندر صابون کا ٹکڑا رکھہ لیتے ہین - نقال ایسی جگہہ اور ایسا وقت نقل کرنے کے لئے پسند کرتا ہے کہ جس سے لوگ اسکا تماشا اچھے طور پر دیکھہ سکین ٭ لوہا گرم کرکے اگر داغ دین تو اپنی نقل بھول جاتا ہے اور دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے لیکن فریب کے گرفت کی نہایت عمدہ ترکیب یہ ہے کہ ایک پر کی قلم مین تھوڑا سا نلاس بہر کر نقال کی ناک کے اندر پھونک دین اسیوقت مرگی کی نوبت رفع ہو جائیگی اور چھینکیون کی نوبت شروع ہو جائیگی ٭

علاج نوبت کے وقت کا - مریضکو نرم بستر پر لٹا دین اور چپکن کی گھنڈی یا لنگوٹ کھول دین اور دانتون کے درمیان ایک ٹکڑا کاگ کا یا کپڑے کی گدی رکھدیں تاکہ زبان یا لب اُنکے درمیان آکر کٹ نہ جاوین - چہرہ پر آب سرد کے چھینٹے مارین بعد نوبت کے مریضکو سلا رکھین - بہت نڈھال ہو جاوے تو کسی اشی - میوہ - لنٹ دوا کا استعمال کرین ٭

علاج وقفہ کے وقت کا - قبض ہو تو رفع کرین اور شکم مین کرم ہون تو بذریعہ مسہلات خارج کرین - دانت نکلنے والے ہون تو مسوڑون کو چیر دین مرض کے اکسائٹنگ کاز کا تدارک کرین مثلاً دماغ کی رگون کو خون سے پُر ہونے دین غصہ اور غضب فکر اور تردد اور دفعتاً سہم جانا یا خوف کہا جانا نہ چاہئے - بڑی عادتون سے دست بردار ہونا چاہئے - مریض کا مزاج دموی ہو تو گاہے گاہے فصد لین - غذا کم کردین اور نمکین جلاب دیا کرین اور گردن یا بازو پر سیٹن لگانے سے یا پشت پر ٹارٹار امٹک کے مرہم کی مالش کرنے سے بعضعضو مرض کو تخفیف ہو جاتی ہے - مریض کمزور ہو تو مقویات مثلاً کونین یا زنک کا کوئی مرکب مثلاً سلفٹ یا اکسائیڈ یا وی - لے - ریج نٹ اف زنک کا استعمال کرین اور نائیٹریٹ اف سلور اور ستکھیا بھی اس مرض کو مفید ہے ایسے بیمار کو صبح اُٹھکر ہوا خوری کرنی چاہئے اور آب سرد سے غسل کرنا چاہئے مریضہ

عورت ہو تو اسکی حیض کا خیال رکھنا چاہیے ٭

بعض حکیم برو۔مائیڈ اف پوٹاسیم کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ ۵ گرین سے شروع کر کے ۳۰ یا ۴۰ گرین تک کہلاتے ہین ٭ کبھی اس دوا کو انفیوژن اف ڈی۔جے۔ٹلے سلیش کے ہمراہ اور کبھی برو۔مائیڈ اف امونیم اور آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کے ساتھہ دیتے ہین۔جسم مین آتشک کی برائی ہو تو مرکبات سیماب یا آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ٭ ڈاکٹر ڈرو مسابلا۔ڈو۔نا کی بڑی تعریف کرتے ہین ٭ اور سنکہیا کا یہ نسخہ بہی مرگی کی بیماری مین مفید ہے ٭

نسخہ۔ڈائی۔لیوٹ ہائیڈ ہد۔برو۔مک اسڈ ۳ آونس ٭ فاؤلرس سولیوشن ڈیڑہ ڈرام ٭ سرپ آف آیچ ۳ آونس ٭ ڈیسٹلڈ واٹر اسقدر جتنے مین کل عرق ۲۰ آونس ہو جاوے ٭

مقدار۔آدہا آونس ہر دن تین مرتبہ پلانا چاہیے ٭

کبھی ایسا بہی ہوتا ہے کہ صرف برو۔مائیڈ اف پوٹاسیم کے استعمال سے فائدہ نہین ہوتا اسصورت مین ہمراہ برو۔مائیڈ کے ۱۵ سے ۲۰ بوند تک جوس اف بلا۔ڈونا اور ۱۰ اگرین کلورل۔ہائیڈریٹ ملاکر استعمال کرنا چاہیے اور ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ جب برومائیڈ سے فائدہ نہین ہوا ہے تب تیس تیس گرین کے مقدار مین بوراکس یعنے سوہاگہ کے تین دفعہ دنمین استعمال کرنے سے نوبت مرگی کی رک گئی ہے ٭

غذا۔یاد رہے کہ اکثر اوقات ایسا دیکہا گیا ہے کہ اس بیماری کو جسقدر غذا کی پرہیز سے فائدہ ہوتا ہے دوا سے نہین ہوتا۔پس اس مرض مین ایسی غذا دینی چاہیے جس مین نائیٹروجن بہت ہی کم ہو۔مثلاً مصروع کو ایسی چیزون سے پرہیز کرنا چاہیے جیسے گوشت۔مچھلی۔بیضہ۔پنیر۔مٹر۔سیم کیونکہ انمین بکثرت نائیٹروجن ہوتا ہے ٭ ترکاریات پر گزارہ کرنا چاہیے ٭

کے ۔ ٹے ۔ لپ سی

تعریف ۔ مریض دفعتاً بیہوش ہوجاتا ہے اور جسم اُسکا اُس حالت بیہوشی میں جسطور پر ہوتا ہے اُسیطور پر اکڑ کر رہ جاتا ہے ٭

علامات ۔ یہ بیماری بہت کم دیکھنے میں آتی ہے ۔ بھاری علامت اسکی یہ ہے کہ نوبت کے وقت جسم بیمار کا جس حالت پر ہوتا ہے ہماری نوبت تک اُسی حالت پر رہتا ہے اور مریض بالکل بیہوش ہوجاتا ہے ۔ نوبت اِس بیماری کی کم مُہلک ہوتی ہے لیکن بار بار کے ہونے سے عقل اور ہوش میں فرق پڑجاتا ہے ٭ سبب اِس بیماری کا بخوبی دریافت نہیں ہوسکتا اور علاج اِسکا مثل مرگی کے کرنا چاہیے ٭

کوریا

عربی میں اِس بیماری کو رعشہ بولتے ہیں ٭

تعریف جسم کے اعصاب محرکہ کے فعل کا بگڑجانا اور جسم کا بے قاعدہ حرکت کرنا ٭

علامات ۔ یہ مرض اکثر اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ پہلے چہرہ یا کسی یا دو پہر تشنجی حرکت ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ پھیلتی اور شدید ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ جسم کا نصف حصہ یا سارا جسم کانپنے لگتا ہے اور جب یہ بیماری کامل طور پر ہوجاتی ہے تب بیمار ہمیشہ حرکت کرتا رہتا ہے ۔ سر کبھی اِدہر کبھی اُدہر جھٹکا کہاتا ہے مریض کھڑا ہو تو پاؤن اُسکے ہل جاتے ہیں ۔ بیمار جلد جلد چلتا ہے ۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جس ٹانگ میں بیماری ہوتی ہے وہ اُٹھہ نہیں سکتی بلکہ مریض اُسکو گھسیٹتا ہے گویا وہ ٹانگ مفلوج ہوگئی ہے اور جب وہ ٹانگ ایک جگہہ قائم رہتی ہے تب پاؤن اکثر کبھی اندر کبھی باہر کیطرف مڑجاتا ہے اور اُس جانب کے ہاتھہ بھی یہی حال ہوتا ہے یعنے اگر بیمار اُس ہاتھہ سے کوئی چیز

اُٹھا کر مُنہ کے اندر داخل کرنا چاہتا ہے تو ہاتھ اُسکا جھٹکا کہا کر پہلے سر کے اوپر چلا جاتا ہے
اور بعد کئی دفعہ کی کوشش کے مریض ایک جھٹکے کی حرکت سے لقمہ مُنہ کے اندر داخل
کر دیتا ہے اور نہایت جلد نکل جاتا ہے مریض سے اُس ہاتھ کے اُٹھانے کی فرمایش کیجاوے
تو اُنگلیون کو قایم نہین رکھ سکتا اور ہاتھ جلد کہینچ لیتا ہے - سوتے وقت عضلون کو
اکثر حرکت نہین ہوتی لیکن اس قاعدہ کا خلاف بہی وقوع مین آتا ہے - اس مرض مین
اکثر قبض ہو جایا کرتا اور بعض دفعہ بہوک مرجاتی ہے اور مریض کند ذہن ہو جاتا ہے اور
جب یہ مرض عورتون کو ہوتا ہے تو رحم کے فعل مین خلل پیدا ہو جاتا ہے بعض دفعہ مریض
واہیات بکنے بہی لگتا ہے اور جب یہ مرض رو - ماٹیزم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے
اُسمین پے - ری - کار ڈائی - ٹِس کی بیماری ہو جاتی ہے تب قلب کے مقام پر
اکثر ایک مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے ۔

اسباب - پری - ڈسپو - زنک - کمزوری - خُردسالی چنانچہ یہ بیماری سات سے
پندرہ برس کی عمر تک اکثر ہو جایا کرتی ہے اور جوانی سے لیکر ۶۰ برس کی عمر تک بھی
ہو سکتی ہے ۔

اکسا ئیٹنگ کاز - قبض اور شکم مین کیچوے کا ہونا - رحم مین کسی قسم کی خراش
کا ہونا - دفعتاً خوف کہا جانا یا غصہ ہونا - گر پڑنا - چوٹ لگنا - جوان نعزیا اُسکے پردونمین
کسی قسم کی خراش کا ہونا - بعض دفعہ وجع مفاصل کے بعد ہی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے ۔

علاج - چونکہ اس بیماری مین اکثر قبض ہوتا ہے تو بذریعہ مسہلات کے پہلے تنقیہ شکم
کرین اور تب ایسی تدبیر کرین جس سے ہر روز ایک یا دو دست کہلکر آجایا کرین - اکثر اوقات
ایسا ہوتا ہے کہ صرف جلابون کے دینے سے یہ بیماری رفع ہو جاتی ہے کسی اور دوا کی
ضرورت نہین پڑتی ۔ حکماء اس بیماری مین مُفید بتلاتے ہین - اگر رحم مین خراش ہو تو
اُسکا تدارک کرین مریض لاغر اور کمزور ہو تو مقویات مثلاً سلفٹ یا وے - لے - رئین آف زنک

یا ایمو - نیا سلفیٹ اف کاپر یا سلفٹ یا پے - راک - سائیڈ اف ایرن کا استعمال
کرین - بیمار کو آب سرد سے غسل دین غذا مقوی اور ہوا خوری کراوین +
بچے جب اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین تب انکو انٹے - پائی - رین سے بہت فائدہ ہوتا
ہے + ایک بچہ کا حال لکہا ہے جسکو اکسل - جین سے فائدہ ہوا تہا - تمام روز کے اندر بچون
کو یہ دوا پانچ گرین کی مقدار تک دو تین کئی مرتبہ تقسیم کرکے کہلا سکتے ہین - اس بچہ کا حال یہ
تہا کہ سارا بدن اسکا برابر حرکت کرتا رہتا تہا - یہ دوا پہلے تین گرین کی مقدار مین ہر روز
کہلائی جاتی تہی - پانچ روز کے بعد ایسا ہوا کہ حرکت بہت کم ہو گئی اور دمات کو سوتے
وقت گاہے گاہے ہونے لگی - اب مقدار دوا کی پانچ گرین تک بڑہائی گئی - دو ہفتہ
کے استعمال سے بیماری رفع ہو گئی اور مریض بات چیت صاف کرنے لگا اور اچہی
طرح لکہنے لگا - یہی علاج چند روز تک جاری رہا بعد ازان سرپ اف آئیوڈائیڈ اف ایرن
کا استعمال شروع کیا گیا - بیماری نے پہر نہین عود کیا +
اکسل - جین ایک نئی دوا ہے - قلمین اسکی بے رنگ اور باریک ہوتی ہین اور ذائقہ
کسیقدر نمکین + یا تو اسکا عرق تیار کرکے یا گولیون کے طور استعمال کرسکتے ہین - عرق
کا یہ نسخہ اچہا ہے -
نسخہ - اکسل - جین - ۳۰ گرین ٹنکچر آف آرنج - ۲ ڈرام + ارنج فلاور سرپ - ۱۰ ڈرام
پانی اسقدر جسمین کل عرق چہہ آونس پورا ہو جاوے +
خوراک کی مقدار جوان کے لئے نصف سے ایک آونس تک اور بچون کے لئے ۲ ڈرام
سے ۴ ڈرام تک + گولیون کے طور پر دینی ہو تو تین تین یا دو دو گرین کی گولیان سرپ
اور میوسیلج ملاکر بنالین +
جب انٹے - پائی - رین اور برو - مائیڈ اف ایمونیم ملاکر دیا جاتا ہے تب مرگی کی بیماری
مین بہت مفید پڑتا ہے - چنانچہ **نسخہ** - انٹے - پائی - رین - ۲ - گرین +

برومائیڈ اف امونیم ۲۰ گرین ** سرپ ۲ ڈرام ** پانی ایک آونس **
سب کو ملا کر ایک خوراک کرین اور دن مین تین دفعہ پلادین **

ہسٹیریا

تعریف - یہ ایک عصبی بیماری ہے جس مین ہاضمہ اور تنفس مین خلل واقع ہوتا ہے اور نوبت بنوبت تشنج ہوتا ہے لیکن بیمار بالکل بیہوش نہین ہوتا ** ہندی مین بائو گولا اور عربی مین اِس بیماری کو اختناق الرحم بولتے ہین **

علامات - نوبت کے شروع ہونے سے پیشتر فم معدہ پر یہ معلوم ہوتا ہے جی متلاتا - کلیجہ جلتا اور شکم مین نفخ ہوتا ہے - بعد ازان جمائیان اور انگڑائیان آتی ہین بیمار سُست اور آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگتے ہین - کبھی سردی کبھی گرمی معلوم ہوتی ہے - دم تکلیف سے لیاجاتا اور دل دھڑکتا ہے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بائین توس قولون کے پاس شدت کا درد ہوتا ہے اور اُس مقام پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک گولا اِدھر اُدھر پھر رہا ہے جسکو اصطلاح مین گلوبس ہسٹیریکس کہتے ہین - یہ گولا معدہ مین داخل ہوتا ہے وہان سے رفتہ رفتہ جسوقت حلق تک آجاتا ہے فوراً نوبت بیماری کی شروع ہوجاتی ہے اور بیمار کا دم بند ہونے لگتا ہے - چہرہ سُرخ - ناک کے نتھنے پھیل جاتے ہین - شکم پھول جاتا ہے - سر پیچھے کو خم کیا جاتا ہے اور مریضہ ہاتھ پاؤن مارنے لگتی ہے - اور کھل کھلا کر ہنسنے لگتی ہے یا چیخ مارتی ہے اور واہیات بکنے لگتی ہے - آخر کار خوب کھلکر جب ڈکار آجاتا ہے اُسوقت ہاتھ پاؤن کا مارنا موقوف ہوجاتا اور جب نوبت رفع ہوجاتی ہے تب بہت سا پیشاب خطا ہوجاتا ہے اُسوقت سر مین اکثر شدت کا درد ہوتا ہے اور اعضا شکنی ہوتی ہے - بعضدفعہ اِس بیماری کی نوبت مین صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ طاقت گفتار اور حس وحرکت جاتی رہتی ہے اور بیمار کو تنگی نفس کی ہوتی ہے

گلا پھول جاتا ہے - رخسارے سرخ ہوجاتے ہین اور آنکھون کے پپوٹے جلد جلد حرکت
کرنے لگتے ہین اور نوبت کے رفع ہونے کے وقت مریضہ رونے اور ٹھنڈی سانسین
بھرنے لگتی ہے ✣

اسباب - پری ڈسپو - زنگ - عورت کا ہونا - بکر یعنی جوانی سے لیکر ۴۵
برس تک کی عمر - کثرت مطالعہ اور حالت سکوت - فکر و تردد - نازک طبیعت - اگرچہ یہ
بیماری مردون کو بہت کم ہوتی ہے لیکن ضعف اور فکر کے باعث بعض دفعہ ہو بھی جاتی
ہے ✣

اکسائیٹنگ کاز - قبض - سوے ہضمی - نفخ شکم - کبھی طبیعت کا زیادہ عرصہ
تک خارج ہونا - بند ہوجانا حیض یا نفاس کا - یا دق یا کمی خون کی - رنج و غم و غصہ وغیرہ -
عورتین جو ہس - ٹے - ریا کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہین طرح طرح کے مرض کی نقل کرلیتی ہین
چنانچہ بعض دفعہ نوبتون کے وقفہ کے عرصہ مین مریضہ کا عجب حال ہوتا ہے یعنی بعض
عورتون کو روشنی کی بالکل برداشت نہین ہوتی اور بعض کے پستانون مین اس شدت
کا درد ہوتا ہے کہ گویا کسی نے میخ ٹھونک دی ہے اس درد کو اصطلاح مین کلے - وس،
ہس - ٹے - ری - کس بولتے ہین - بعضو کو دل دھڑکنے لگتا ہے اور بعض عورتون
کی پشت مین درد رہتا ہے - اور مصنف کو ایک اشراف زادی کا حال یاد ہے کہ جس نے
تین روز تک برابر اپنا پیشاب بند رکھا تھا - مثانہ اُس عورت کا پیشاب سے اسقدر
پر ہوگیا تھا کہ متعلقین کو حمل کا گمان ہوگیا تھا اور چونکہ مریضہ بیوہ تھی تو اسپر لوگون
نے اتہام بدکاری کا لگایا تھا - اس امر مین چار رائے لیگئی - بعد امتحان کے معلوم
ہوا کہ مثانہ پیشاب سے پر ہے چنانچہ سلائی داخل کرتے ہی پیشاب جاری ہوگیا
اور حمل کا گمان باطل اور مریضہ لوگون مین سرخ رو ہوگئی ✣

علاوہ بند ہوجانے پیشاب کے اس مرض کی عورتین ان بیماریون کا بھی فریب کرلیتی ہین

چنانچہ کہانسی - تنگی نفس - چھینکیں - جمائیاں افسوس و آہ - ہچکیاں - تشانہ میں پتھری -
ذات الجنب - فالج - بیٹھ جانا آواز کا - سل کی بیماری - درد پشت یا مفاصل - مرض
بلے - ری - ٹو - نائی - ٹس ٭

تشخیص - اس بیماری کی نوبت کو مرگی کی نوبت سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ مرگی کی
نوبت کے وقت بیمار بالکل بیہوش ہوجاتا ہے - ہس - ٹے - ریا کی نوبت کیوقت بیہوشی
کامل نہیں ہوتی - مرگی کی نوبت کیوقت بیمار کا چہرہ اکثر اودا پڑ جاتا ہے اور منہ سے
سفید یا سرخی مائل کف جاری ہوتا ہے - ہس - ٹے - ریا کی نوبت میں یہ باتیں نہیں
پائی جاتی ہیں - مرگی کی نوبت کے وقت بیمار کے جسم کی ایک جانب پر بہ نسبت
دوسری کے زیادہ اور زور زور سے تشنج ہوتا ہے اور دم خراٹے کے ساتھ لیا جاتا
ہے - ہس - ٹے - ریا کی نوبت میں ہاتھ پاؤں دفعتاً سکڑتے اور پھیلتے ہیں اور جسم
طرح طرح پر بل کھا جاتا ہے - مریضہ گہری سانسیں لیتی ہے اور سرد آہیں بھرتی جاتی
ہے اور کبھی روتی اور کبھی ہنستی ہے - مرگی کی نوبت کے وقت بیمار کا چہرہ ہولناک
ہوتا ہے - آنکھیں نیم وا اور آنکھوں کا ڈھیلا ادھر ادھر حرکت کرتا رہتا ہے - چہرہ ایک
جانب کو کھچ جاتا ہے - مریض دانت پیستا ہے - لبوں کے سکڑ جانے سے دانت
دکھائی دیتے ہیں - زبان نکلی ہوئی اور اس سے خون جاری رہتا ہے ٭ ہسٹے - ریا
کی نوبت کیوقت مریضہ کے رخسارے سرخ ہوتے اور آرام سے رہتے ہیں - آنکھیں
بند مگر پپوٹے کانپتے رہتے ہیں کھولئے تو ڈھیلے قائم اور مجلا نظر آئینگے ٭

پس یاد رہے کہ بیہوشی ہو اور تشنج بھی اور چہرہ اودا ہو - منہ سے کف جاری رہے اور
بدن کی ایک جانب پر بہ نسبت دوسری کے تشنج زیادہ ہوتا ہو تو وہ مرض صرع
ہے اور ہس - ٹے - ریا نہیں ٭ ایک اور بڑا فرق ان دو بیماریوں میں یہ بھی ہے کہ
ہس - ٹے - ریا کی نوبت کے وقت اگرچہ لے - رنگس میں بھی تشنج ہوتا ہے پھر بھی

تشنج اسکا بند نہین ہوجاتا - گو مرگی کی نوبت کے وقت لے - برنگس بند ہوجاتا ہی

علاج نوبت کے وقت کا - اسطور پر کرین کہ مریضہ کے چہرہ پر ٹھنڈے
سے آب سرد چھڑکین اور بآواز بلند دھمکاوین - کوئی پوشاک تنگ ہو تو کہولدین
اور امیونیا کی ہوا سنگھاوین یہ سمجھکر کہ نوبت کیوقت مریضہ بیہوش ہے کوئی کلام
جو اسکے شان سے بعید ہو ہرگز نہ کرین کیونکہ درحقیقت مریضہ بیہوش نہین ہوتی ٭
بعد گذرجانے نوبت کے ایسی تدبیر کرین جس سے بیماری کا ازالہ ہو چنانچہ ہلکے ملینات
سے دفع قبض کیا کرین چنانچہ

نسخہ - اکسٹراکٹ اف سوکوٹرا ین ایلوز ½ گرین ٭ اکسٹراکٹ اف نکس وامیکا
½ گرین ٭ سفوف ایپی کاک ¼ گرین ٭ جنشن پاؤڈر - ۳ - گرین ٭ سبکو ملاکر ایک
گولی بناوین اور ایسی ایک ایک گولی ہر روز بعد غذا کے کہلاوین ٭ اور یہ نسخہ بھی
قبض کشا خوب ہے -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف نکس - وامیکا نصف گرین ٭ خشک سلفٹ اف آیرن
ایک گرین ٭ اکسٹراکٹ اف سوکوٹرائین الوز ½ گرین ٭
سفوف گلابی - سی رائی - زا ڈیڑہ گرین ٭ سبکو ملاکر ایک گولی بناوین اور صبح وشام
کہلاوین ٭ مریضہ کمزور ہو تو مقویات کا استعمال کرین چنانچہ طاقت کے واسطے
اگر وے - لے - رئین دینا ہو تو ان نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - امونیٹیڈ ٹنکچر اف وے - لے - رئین ۴۰ قطرے ٭
انفیوژن اف وے - لے - رئین ایک آونس ٭ دونوکو ملاکر گاہے گاہے پلاوین یا

نسخہ - وے - لے - ری - ئٹ اف کوئنین ۱۲ سے ۲۰ گرین تک ٭
اکسٹراکٹ اف جنشن ۴۰ گرین ٭ دونوکو ملاکر بارہ گولیون مین تقسیم کرین اور ایمین
سے ایک ایک گولی دن مین تین دفعہ کہلاوین ٭

بطور ٹانک زنک کا استعمال کرنا ہو تو ان نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین +

نسخہ وے سلے - رسی - زنٹ اف زنک ۱۲ سے ۲ ۴ - گرین تک +

اکسٹراکٹ اف بلاڈونا ۳ سے ۶ گرین تک + اکسٹراکٹ اف جن شن ۲۴ گرین +

سب کو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کر کے اپنر چاندی کا ورق مڑہ دین اور دن مین سے ایک

ایک گولی دنمین تین مرتبہ کہلا وین یا یہ نسخہ کام مین لاوین +

نسخہ - وے - لے - رسی - زنٹ اف زنک اور فاس - فٹ اف زنک ہر ایک کا دس

دس گرین + اکسٹراکٹ اف رو - برب ۲۴ گرین + دونو کو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کر کے

اپنر چاندی کا ورق مڑہ دین اور ایک ایک گولی دنمین تین دفعہ کہلا وین اور بطور ٹانک کے

فولاد کا بہی استعمال کر سکتے ہین چنانچہ ان نسخون مین سے کسی نسخہ کو کام مین لاوین - یہ نسخے

علاوہ ٹانک کے عمدہ حیض آور بہی ہین چنانچہ

نسخہ - ٹنکچر اسٹیل - ایک آونس + گلائی - سی - رین ایک آونس + ڈسٹلڈ واٹر

۴ آونس + سبکو ملا کر بمقدار دو ڈرام کے ہمراہ ایک آونس پانی کے بعد غذا کے دن مین تین

دفعہ پلا دین - یا

نسخہ - لائیکوار - فرائی - پر - کلورائیڈم ایک آونس + کلورٹ آف پوٹاش نصف آونس +

اسپرٹ اف کلورا - فارم ۳ ڈرام + ڈسٹلڈ واٹر ساڑہے آٹھ آونس + سبکو ملا کر بمقدار

نصف آونس کے ہمراہ قدرے آب سرد بعد از غذا دنمین تین دفعہ پلا دین + مزاج موی

ہو تو تقلیل غذا کرین - آب سرد سے غسل دین ہوا خوری کرا وین اور تبدیل آب و ہوا بہی

اس مرض مین مفید ہے +

بعض دفعہ اس علاج سے بہی فائدہ ہوتا ہے کہ نوبت کیوقت مریضہ کو چہیڑین نہین بلکہ اپنی

حالت مین پڑی رہنے دین - بعض دفعہ فم معدہ کے مقام پر یا او - وے - ری کے مقامونپر

دبانے سے نوبت فوراً رک جاتی ہے + دوسری ایک ترکیب یہ ہے کہ جس سے نوبت رک

جاتی ہے چنانچہ کپڑے کے تین چار گدیان ایک چھوٹی دوسری کچھہ اس سے بڑی اور تیسری بہ نسبت دوسری کے ذرا اور بڑی بناکر ایک آنکھہ پر رکھہ دین اور دوسری آنکھہ پر بھی اسی طرح کی تین چار گدیان بناکر رکھہ دین اب دونو آنکھون کو کپڑے کی چوڑی دہجی سے باندہ کر سر کے پیچھے گرہ لگا دین اور چند منٹ تک اسیطرح رہنے دین - اسکے کرنے سے مریضہ کو نیند آجاتی ہے اور خود بخود ہوش مین آکر جاگ پڑتی ہے ہنین تو اُسکو جگا دین *

اور تار بجلی کے لگانے سے بہی نوبت رفع ہوجاتی ہے مثلاً ایسا کرین کہ تار کا ایک سرا پیشانی پر اور دوسرا شکم یا کسی انو پر رکھکر اُلٹا گھما دین اور آلہ کو لگاتار نہ گھما کر رہ رہ کر حرکت دین اس سے نوبت جلد رفع ہوجاتی ہے اور مریضہ ہوش مین آجاتی ہے *

ہسٹیریا کی بہتیری مریضہ اس قسم کے مطلب مین آتی ہین کہ اُنکے جسم پر ایک یا کئی محدود مقامات ایسے ہوتے ہین کہ جنہیں دبانے سے یا کسی تیز چیز کے لگانے سے بیماری کی نوبت شروع ہوجاتی ہے * غرض جب اُس جگہہ تہیلی مین بہر کر برف لگائی جاتی ہے یا ایتہر چہڑکا جاتا ہے تب نوبت رُک جاتی ہے * بعضدفعہ رنگین عینک کے لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ تجربہ سے یہ پایا گیا ہے کہ بعض رنگ ایسے ہوتے ہین جنکے دیکھنے سے نوبت فوراً شروع ہوجاتی ہے اور بعض ایسے ہین جنکے دیکھنے سے مریضہ کی طبیعت خوش ہوتی ہے - چنانچہ ایک مریضہ کا حال ایسا دیکھا گیا ہے کہ سُرخ شیشہ کی عینک لگانے سے نوبت رُک گئی اور پہر نہین ہوئی * پس مختلف رنگ کی عینکین لگا کر دیکھین جو نسے موافق آئے اُسکا استعمال کراوین *

ٹے ٹے نس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک کو ٹرو - ماٹک ٹے - ٹے - نس اور دوسرے کو ای - ڈیو - پے - تہک ٹے ٹے - نس کہتے ہین * عربی مین اس مرض کو کزاز بولتے ہین -

ماہیت - حال کی تحقیقات کے بموجب اس مرض کے پیدا ہونے کی بابت اطبا کی رائے یہ ہے کہ یہ بیماری نہایت خرد خرد کرم کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ کرم ایک قسم کا نباتی جوہر پیدا کرتے ہیں اور وہ جوہر نظام عصبی پر اپنا اثر پیدا کرکے اس مرض کو ظاہر کر دیتا ہے - اس مرض کا بیمار جب مرجاتا ہے تب اسکی لاش کے امتحان سے چونکہ جسم کے کسی حصہ میں اس بیماری کے کوئی بھی آثار نہیں پائے جاتے ہیں تو اس سے اوپر کی رائے کو اور بھی تقویت ہوتی ہے کہ ضرور کرم ہی کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ٭

علامات - اکثر حالات میں اس بیماری کی ابتدا دریافت نہیں ہو سکتی لیکن جب ضرب و زخم کے باعث پیدا ہوتی ہے تو ٹرا - مے - ٹک ٹے - ٹے - نس کے شروع ہونے سے بیشتر چوٹ کے مقام پر اکثر درد ہوتا ہے لیکن دونو قسم کے مرض میں پہلی علامت یہ پیدا ہوتی ہے کہ گردن کے پیچھے اسقدر درد اور سختی معلوم ہوتی ہے کہ مریض گردن کو حرکت نہیں دے سکتا بعد ازان جبڑے بیٹھہ جاتے ہیں اور نگلنا دشوار ہوجاتا ہے اور اسٹرنم ہڈی پر بھی نہایت سخت درد ہوتا ہے ٹیس اس درد کی پشت تک پہنچتی ہے رفتہ رفتہ دونو جبڑے زیادہ تر کھچ جاتے ہیں اور دانتی لگ جاتی ہے ٭ گردن کا گوشت جب کھچ کر اینٹھہ جاتا ہے تب سر پیچھے کو کھچ جاتا ہے - بیماری کے اس درجہ کو ٹرس مس یا لا - کڈ - جا کہتے ہیں اور چہرہ کے عضلے بھی ایسے کھچ جاتے ہیں کہ بیمار کے دانت نظر آتے ہیں ٭ جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے سینہ اور پشت کے عضلے کھچکر اینٹھہ جاتے ہیں آخر کار جسم کے وہ کل مسلس جنکو ہم اپنے ارادہ سے حرکت میں لاسکتے ہیں اینٹھہ جاتے ہیں مگر ہاتھہ اور آنکھون کے مسلس اور زبان کا گوشت نہیں اینٹھتا اسوقت سارا جسم خم کھا کر یا تو مثل کمان کے ہوجاتا ہے جسکو اصطلاح میں اوپس - تھا - ٹونس بولتے ہیں یا مریض سامنے کو جھک جاتا ہے جسکو ام - پراس - تھا - ٹو - نس کہتے ہیں یا بیمار دہنی یا بائین طرف جھک جاتا ہے جسکو اصطلاح میں پلو - راس - تھا - ٹونس بولتے

ہین یا اینٹھا ہوا سیدھا پڑا رہتا ہے جسکو اصطلاح مین ار-تہو-ٹونس کہتے ہین آخر کار
بیماری ہر ایک عضو مین پہیل پڑتی ہے اُسوقت ہاتہہ پاؤن سخت کہچ جاتے ہین شکم کے عضلات
بہی کہچکر سخت مانند تختہ کی ہو جاتے ہین آنکہین پتہرانے لگتی ہین - پیشانی پر شکن پڑ جاتے
ہین - جبڑے سخت بیٹہہ جاتے ہین اور مُنہ کی باچہین بہی کہچ جاتے ہین - اب نوبت تشنج
ہونے لگتا ہے - پہلے پہل تو خفیف اور دیر دیر بعد ہوتا ہے لیکن تہوڑے ہی عرصہ بعد جلد جلد اور
زور زور سے ہونے لگتا ہے اور دیر تک رہتا ہے - نبض سریع ہو جاتی ہے - دم یا تو بند ہو جاتا
یا تکلیف سے لیا جاتا ہے - جسم کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے اور بدن پسینہ سے تربتر ہو جاتا
ہے - دس یا پندرہ منٹ بعد تشنج کسیقدر کم ہو جاتا ہے لیکن ادنے باعث سے مثلاً بیمار
اگر حرکت کرے یا کوئی شخص اسکے پاس زور زور سے باتین کرے یا اُسکو چہولے پہر تشنج ہونے
لگتا ہے - جب بیمار کو نیند آجاتی ہے تب عضلات ڈہیلے ہو جاتے ہین * جب یہ بیماری
مہلک ہونیوالی ہوتی ہے تب علامتون کی شدت بڑہنے لگتی ہے - تنگی نفس کی شدت
اسقدر ہوتی ہے کہ بیمار کا دم بند ہونے لگتا ہے - بدن بیمار کا سر و پسینہ سے مغرق ہو جاتا ہے
نبض پتلی اور بے معلوم ہو جاتی ہے - مُنہ سے کف یا خون آمیز رطوبت جاری ہونے لگتی ہے -
چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے - بعضدفعہ ہذیان ہو جاتا ہے - تب یا تو تکان کے باعث یا تنفس کے
عضلون کے کہچ جانے کے سبب بیمار دم بند ہو کر مرجاتا ہے - اکثر اوقات مرتے دم تک بیمار
باہوش و حواس رہتا ہے *

مدت - اس بیماری کی اکثر ۴ دن سے ۸ دن تک کی ہوتی ہے اور جب یہ مرض آرام
ہونیوالا ہوتا ہے تو مدت اسکی ہفتہ سے دو یا تین مہینے تک کی ہوتی ہے اور اثر اس مرض کا
چندمنٹ سے دس ہفتہ تک پوشیدہ رہ سکتا ہے لیکن علے العموم چار روز سے چودہ دن
کے اندر یہ مرض ظاہر ہو پڑتا ہے *

اسباب - پری - ڈسپو - زنک - مرد کا ہونا - طاقتور جسم - ممالک گرم - عہد طفلی *

اکسائیٹنگ کاز - تغیرات موسم - سردی یا رطوبت یا زیادہ گرمی کا لگنا - زیادہ تہک جانا - ضرب وزخم - اشیاء فاسدہ کا معدہ یا امعا مین ہونا - اسٹرکنیا - اور دیگر نباتی زہر دلکا کہا جانا ٭

تشخیص - اسٹرکنیا کے کہانے سے بہی علامات مثل مرض ٹے - ٹے - نس کے پیدا ہوتی ہین - لیکن ان مین در وصل مرض کی علامتون مین یہ فرق ہے کہ اسٹرکنیا کے زہر کی ابتدای علامتین اچہے طور پر نمایان نہین ہوتین اور آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہین اور جبڑون کے کہچ جانے اور نگلنے کی تکلیف کے عرصہ بعد جسم اور ہاتہہ پاؤن کے عضلات کہچ جاتے ہین - علاوہ برین ٹے - ٹے - نس کے مرض کا نتیجہ نیک یا بد کئی گہنٹے یا کئی دنون کے بعد معلوم ہوجاتا ہے برخلاف اسٹرکنیا کے زہر کے جو ۱۵ منٹ سے تین گہنٹہ کے اندر مُہلک ہوجاتا ہے ٭

انجام - اِس مرض کا اکثر بُرا ہوتا ہے خاصکر جب ضرب وزخم کے سبب پیدا ہوتا ہے اور اُسوقت جب یہ بیماری بعد ضرب وزخم کے دفعتًا ظاہر ہوکر جلد شدت پکڑ لیتی ہے بہ نسبت اُسکے تشنج جلد جلد اور اونکے باعث سے پیدا ہوتے ہین بہ نسبت اِسکے کہ جب اُن تشنجون میز عرصۂ دراز گزر جاتا ہے - جب یہ بیماری چار دن تک مہلک نہین ہوتی ہے تب انجام اسکا اکثر نیک نکلتا ہے ٭

علاج - اِس بیماری کو علاج سے اکثر فائدہ نہین ہوتا - حال مین کے - لے - بار - بین کا استعمال کیا گیا اور اِس سے کئی بیمارون کو فائدہ ہوا - چنانچہ اِس دوا کے جوہر ایسے رین کی پچکاری جلد کے اندر کی گئی اور اِس سے اُنکو فائدہ ہوا - ترکیب اِس پچکاری کی یہ ہی کہ ایک گرین کے بیسوین حصہ سے بارہوین حصہ تک کے پچکاری جلد کے اندر کرنی چاہئے - بلکہ ایک گرین کے آٹہوین حصہ سے نصف گرین تک کی پچکاری چار چار گہنٹہ بعد کرتے ہین لیکن اِس پچکاری سے جب ٹے - ٹے - نس کی علامتین رفع ہوجاتی ہین تب مریض نہایت نڈہال ہوجاتا ہے اُسوقت اسٹی - میو - لنٹ دوا کا استعمال کرنا چاہئے ٭ کیو - را - را

۷ کہ جب آہستہ آہستہ بڑہنے لگتی ہے اور اُسوقت بہی انجام بُرا ہوتا ہے کہ جب اسکے

اور نیز کو-ٹین اور مار-فیا کی پچکاری کرنے سے فائدہ متصور ہے - چنانچہ کو-را-را کی پچکاری کا یہ نسخہ اچھا ہے -

نسخہ - سفوف کیو-را-را ۵ گرین * ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت لیکر کیو-را-را مین اسقدر ملاوین جسمین ایک پتلی لئی سی بنجاوے - اب اسکو ایک نل مین چھوڑین کہ جسکا سوراخ و پھنکی ہوئی روئی سے اٹکا ہوا ہو - اب اسپر آہستہ آہستہ ڈسٹلڈ واٹر اور ڈالین جسمین ایک ڈرام مقطر ہوجاوے * ایک دفعہ کی پچکاری کے لئے اس عرق کے ایک منم سے ۶ منم تک لے سکتے ہین *

جلد کے اندر مار-فیا کی پچکاری بھی فائدہ مند ہے کلورا-فارم سنگھا کر مریض کو گھنٹون تک بیہوش رکھ سکتے ہین لیکن جب ہوش مین آجاتا ہے تب بیماری کی علامتین پھر لوٹتی ہین * بعض دفعہ اکسٹراکٹ اف انڈین ہمپ سے بھی فائدہ ہوتا ہے چنانچہ

نسخہ - ٹنکچر آف ہمپ ۱۰ منم * کلورل - ہائیڈریٹ ۵ اگرین * برومائیڈ اف سوڈیم ۱۵ اگرین * کلورک ایتھر ۵ منم * میوسلیج - ایک ڈرام * پانی - ۷ ڈرام * سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور چار چار گھنٹہ بعد پلاوین اور اکسٹراکٹ اف کے - لے - بار بیز کی گولیان بھی مفید ہین مثلاً پہلے فی گولی مین ایک گرین کا چھٹا حصہ دیوین اور تب بتدریج بڑھا کر نصف گرین تک کی گولیان کہلاوین * اور اس مرض مین بلا-ڈونا بھی بعض دفعہ فائدہ کرتا ہے جسکے استعمال کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ بیمار کو نگلنے مین تکلیف ہو تو غذا یا دوا کی پچکاری کرین * پشت پر برف لگانا بھی نافع ہوتا ہے - اس بیماری مین اکثر قبض ہوتا ہے تو گاہے گاہے کسٹرائیل اور ٹرپن ٹائین کا حقنہ کرنا چاہئے اور جو بیمار نگل سکتا ہو تو کیا-لو-مل اور جلپ کا استعمال کرنا چاہئے - مریض کو علیحدہ مکان مین رکھین کہ جہان شور و غل نہو *

غذا - بیمار کی پتلی اور مقوی ہونی چاہئے مثل دودھ شوربہ بیفٹی وغیرہ *

ٹے ٹے نس ۔ نیو ۔ نا ۔ ٹو ۔ رم

علامات ۔ پیدایش سے دوسرے یا تیسرے ہفتہ یہ مرض اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ جبڑون کے عضلون مین تشنج ہوتا ہے جو بعض اوقات سارے جسم مین پہیل جاتا ہے اور بچہ کو جلد ہلاک کر ڈالتا ہے ؀

اسباب ۔ خراب غذا ۔ امعا مین مواد فاسدہ کا ہونا ۔ خراب ہوا ۔ شدت کی سردی ۔ ناف کا زخم ؀

علاج ۔ فوراً جلاب دیکر بچہ کو آب گرم مین بٹھا دین اور بطور غذا کے یا تو شیر مادر یا صرف شیر مادہ گاؤ پلا دین ۔ کسٹرائیل کا جلاب اس مرض مین مفید ہے ۔ بچہ کو ایسے مکان مین رکہین جہان ہوا کی اچھی آمد و رفت ہو ؀

ٹے ٹے نی

یہ ایک بیماری ہے سابق مین جسکی نسبت اطبا کے راے مین بہت اختلاف تہا ۔ مگر حال مین جو تحقیقات اسکی نسبت ہوئی ہین ۔ ان سے یہ ایک مرض خاص ثابت ہوا ہے

اسباب اور ماہیت ۔ واضح ہو کہ کس سبب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے یہ بات ابتک اچھے طور پر دریافت نہین ہوئی اور نہ یہ دریافت ہوا ہے کہ اسکے ہونے سے نظام عصبی کا کونسا حصہ ماؤف ہوجاتا ہے مگر ان تجربات اور مشاہدات سے یہ دریافت ہوا ہے کہ بہ نسبت مردون کے یہ بیماری عورتون کو زیادہ ہوجاتی ہے اور یہ کہ اگرچہ یہ مرض ہر عمر مین پیدا ہوسکتا ہے تاہم پندرہ سے تیس سال کی عمر مین اکثر ہوجاتا ہے جن باتون سے طبیعت اس بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل ہوجاتی ہے وہ یہ ہین کہ ٹیر ۔ وَنس ٹم ۔ پے ۔ رے ۔ منٹ اور کمزوری چاہے کثیف غذا یا دماغ

نکلنے سے یا کسی شدید بیماری کے سبب سے یا عرصہ کے اسہال سے یا ابتدا سے حیض کے شروع ہونے سے یا حمل کے باعث یا بچہ کو عرصہ تک دودہ پلانے سے بھی پیدا ہو۔ اِس مرض کے اکسائٹینگ کاز کی نسبت کہتے ہین کہ یہ مرض رنج و غم فکر یا سردی کے لگنے یا بارش مین بھیگنے یا اسہال کے ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹر ابر۔کرام۔ بے فرماتے ہین کہ ری۔کٹش کے سبب سے بھی یہ بیماری ہوجایا کرتی ہے +

اِس مرض کی ماہیت کی نسبت بھی کوئی بات ٹھیک نہین دریافت ہوئی ہان ایسا خیال کرتے ہین کہ جب دماغ اور نخاع کے فعل مین کسی قسم کی خرابی پیدا ہوتی ہے تب یہ مرض ہوجاتا ہے +

علامات ۔ اِس مرض مین جسم کے بعض بعض عضلات کہچ جاتے ہین ساتھ اِس کہچاوٹ کے درد بھی ہوتا ہے اور ہاتھ اور کلائی کے عضلے اکثر کہچ جاتے ہین مگر بعض دفعہ ٹانگون کے عضلات مین بھی یہ بیماری ہوجایا کرتی ہے اور جسم کے دونو جانب کے عضلے اکثر مبتلا ہوتے ہین مگر ہوش و حواس مین فرق نہین پڑتا + یہ بیماری اکثر اسطور سے شروع ہوتی ہے کہ انگلیون یا ہاتھون اور دونو کلائی کے عضلون مین یا تو ٹیسین پیدا ہوتی ہین یا یہ درد کرنے لگتے ہین یا سُن ہوجاتے ہین تب تشنج شروع ہوجاتا ہے اور ایک یا کئی انگلیان کہچ جاتی ہین ۔خاصکر جب اُنکو کام مین لانے کی کوشش کیجاتی ہے چنانچہ انگلیان اوپر کیطرف کہچ جاتی ہین اور تب کل انگلیان جڑکر ہاتھ کی شکل مخروطی ہوجاتی ہے لیکن بعض دفعہ درمیان کی دو انگلیان اَور ون سے علیحدہ رہتی ہین۔ دونو انگوٹھے ہتھیلی پر زور سے مڑجاتے ہین پہنچون کا جوڑ اکثر کسیقدر مُڑجاتا ہے اور کل ہاتھ الناٹڈی کی طرف گہوم جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کلائی کسیقدر مڑجاتی ہے اور بازو پہلو کیطرف کہچ جاتا اور ساتھ ہی کبھکر شکم پر آجاتا ہے۔جب یہ بیماری اطراف اسفل مین ہونیوالی ہوتی ہے تب پاؤن کی انگلیان یا تو سُن معلوم ہوتی یا اُنمین ٹیسین پڑنے لگتی ہین

اور تب تلوے کیطرف مڑکر آپسمین زور سے جڑ جاتی ہین اور پاؤن کے انگوٹھے
اکثر تو انگلیون کے نیچے خم کہا جاتے ہین مگر بعضدفعہ کچھکر سیدہے رہ جاتے ہین - پاؤن
خم کہا کر مثل کمان کے ہوجاتا ہے اور ایڑی اوپرکو اُٹھہ آتی ہے اور ٹانگ کچھکر سیدہی
رہ جاتی ہے - جب یہ بیماری سخت ہوتی ہے تب گردن کے پیچھے کے عضلے اور سینہ
اور شکم اور چہرہ کے اور چبانے اور تکلم کے بھی اور عضلے ڈایا - فرام اور لے - رنگس کے
عضلات بھی کچ جاتے ہین - جس سبب سے جبڑا سخت بیٹھہ جاتا ہے تکلم اچھی طرح پر ہو نہین
سکتا اور دم لینے مین بھی تکلیف ہوتی ہے - جون جون سے عضلے کچ جاتے ہین وہ
اسقدر سخت بھی ہوجاتے ہین کہ مشکل سے سیدہے کئے جا سکتے ہین اور تب پتھر سےکڑے
جاتے ہین - بعضدفعہ انکے ریشے کانپنے بھی لگتے ہین - خواب کیحالت مین بھی عضلے
کچے ہوئے رہتے ہین - اس بیماری مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عضلون کا تشنج نوبت
بنوبت پیدا ہوتا ہے اور نوبت مذکور چند منٹ سے لیکر ایک یا دو گھنٹہ یا کبھی
اس سے بھی زیادہ عرصہ تک رہتی ہے مگر شاذ ہی بارہ گھنٹہ سے زیادہ رہتی ہے
اور کبھی ایک یا دو گھنٹہ یا کئی روز یا کئی ہفتون کے بعد نوبت ہوا کرتی ہے - عضلے جب
کچ جاتے ہین تب درد بھی کرنے لگتے ہین - کھینچکر سیدہا کیجئے تو اور بھی درد کرنے لگتے
ہین - نوبت تشنج کی جب رفع ہوجاتی ہے تب مقام ماؤف پر طرح طرح کی کیفیتین محسوس
ہوتی ہین جیسے چیونٹیان رینگتی ہین وغیرہ - بچون کو جب یہ بیماری ہوجاتی ہے تب ساتھہ
اُسکے ان کو لارنگ - جس مس - اِش - ٹرائی - ڈیو - لس کا مرض بھی ہوجاتا ہے ۔

مدت - اکثر یہ بیماری تہوڑے عرصہ تک رہتی ہے اور خفیف ہوا کرتی ہے اور عرصہ
تک رہے بہی تو ہم علاج سے اکثر رفع ہوجاتی ہے ۔

علاج - اصول علاج کا یہ ہے کہ اکسائٹینگ کاز کو رفع کرین اور بیمار کی طاقت
کو قائم کرین - کوئی جسمانی خرابی ہو تو اُسکو رفع کرین جیسے ری - کنس ٹی ٹیوشنل ٹک اسکرا - فیولا

وغیرہ۔مقویات کا استعمال بہرصورت کرنا چاہیے اور ادویات مفصلۂ ذیل بھی مفید ہین جیسے برو۔مائیڈ اف پوٹاسیم * برو۔مائیڈ اف امونیم * کلورل ہائیڈریٹ افیون * تار بجلی کے لگانے سے چندان فائدہ نہین ہوتا اور نہ تقلیل سے *

ہائیڈرو۔فو۔بیا

تعریف۔نظام عصبی کا شدت سے بھڑک جانا اور اُس باعث حلق مین خراش ہوکر نگلنے کے عضلات مین تشنج کا ہونا *

علامات۔کسی دیوانہ جانور کے کاٹنے کے مختلف عرصہ بعد زخم پر درد کچا دٹ اور انفلامیشن ہوتا ہے ٹیس اس درد کی بذریعہ اعصاب کے پہیل جاتی ہے۔لیکن یہ علامتین اکثر اوقات پیدا نہین بھی ہوتی ہین * بعد چند گہنٹہ یا چند روز کے جسم کے مختلف مقامات مین درد ہوتا ہے۔گلو اور حلق کہچ جاتا ہے۔مریض بے چین اور اونگھنے لگتا ہی بیحوصلہ ہوجاتا۔بار بار آہ سرد بھرتا ہے اور نیند خوابات متوحش سے ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہے عین ابتدا اس بیماری کی اس طور پر معلوم ہوجاتی ہے کہ بیمار کو پتلی چیزون کے نگلنے مین بہت تکلیف ہوتی ہے اور یہ تکلیف بڑہتے بڑہتے اسقدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ پیالہ پانی کے نام یا آواز سے چونک پڑتا ہے اور جسم مین تشنج ہونے لگتا ہے۔مریض نہایت بے چین رہتا ہے۔چہرہ نہایت فکرمند اور خوف کہایا ہوا ہوتا ہے۔بھوین سکڑ جاتی ہین اور آنکہین خوفناک اور پتھرانے لگتی ہین۔مریضکو روشنی اور آواز کی برداشت نہین ہوتی۔تشنگی بشدت۔زبان خشک۔جسم گرم وخشک اور بار بار اُبکائیان آتی ہین مریض اکثر زور زور سے چیخین مارتا ہے اور بلند اور حکومت کی آواز سے تکلم کرتا ہے بند دانتون کے درمیان سے ایک لعید اور رطوبت تہوکتا جاتا ہے اور زور سے باواز بلند اُسطور پر کوکتا ہے جس طور پر کتے کیا کرتے ہین۔باوجود ان سخت علامتون کے بہی

بیمار مرتے دم تک باہوش رہتا ہے لیکن بعض دفعہ ہذیان بھی ہو جاتا ہے اُسوقت مریض جلد جلد اور لمبے لمبے سانس لینے لگتا ہے اور اسقدر بے چین ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز یا روشنی یا ہوا یا کسی چیز کی چمک سے دم اسکا بند ہونے لگتا ہے اور سارے جسم میں تشنج ہو جاتا ہے - یہ تشنج اب اسقدر شدت سے ہونے لگتا ہے کہ اسی حالت میں بیمار تھک کر یا دم بند ہو کر مسافر راہ عدم کا ہو جاتا ہے *

پہچان سگ دیوانہ کی - جب کُتا دیوانہ ہو جاتا ہے تو اُسمین یہ علامتین پائی جاتی ہین - کُتا بھونک نہین سکتا بلکہ کوکتا ہے - اُسکے رونگٹے کھڑے رہتے ہین اپنی آنکھون کو عجیب طور پر حرکت دیتا ہے - گھاس بھوس بال یا کاغذ وغیرہ کو ہمیشہ کاٹتا اور نگلتا رہتا ہے - اکثر پانی کا خوف نہین ہوتا بلکہ پانی پینے کی نہایت خواہش ہوتی ہے اگرچہ گلو کے عضلون کا تشنج مانع پانی پینے کا ہو سکتا ہے اگر فالج کے سبب نیچے کا جبڑا لٹک جاوے تو کُتے سے بھونکا نہین جاتا - جانور تیسرے اور آٹھوین دن کے اندر مر جاتا ہے *

مدت اس بیماری کی دو سے تین دن تک کی ہے اور بعض دفعہ ۲۴ گھنٹہ اور شاذونادر یہ مرض آٹھ سے نو دن تک بھی رہتا ہے *

مُدت زہر کے بیکار رہنے کی - تین یا چار ہفتہ سے کئی مہینے یا کئی برس تک لیکن علے العموم زہر اس بیماری کا ۲۰ سے ۴۰ دن تک بیکار رہتا ہے *

علاج - جسوقت دیوانہ کُتا کاٹے اُسیوقت اُسکے زخم کو چھری سے خوب کاٹکر پھینک دین بلکہ ساتھ اسکے تھوڑا سا تندرست گوشت بھی تراش ڈالین تب کسی قدر بلندی سے اُس زخم پر پانی کا دھار چھوڑین تاکہ خوب دُہل جاوے بعد ازان نائیٹریٹ اف سلور کے قلم سے خوب طرح جلا ڈالین اور تب پولٹس اور مرہم لگا کر اُس زخم کو خشک کر دین * بطور دوا کے اُنہین ادویات کا استعمال کرین جنکا ذکر مرض

یٹے - لے ٹ - لس کے علاج مین ہوا ہے بعض دفعہ اس بیماری کو سیماب کے بہار سے
سے فائدہ ہوتا ہے بیمار کو برف کے ٹکڑے کہلاوین اور کلو - را - فارم سنگہاکر
بیہوش کرین ٭

ایک مریض کا حال لکھا ہے جسکی عمر ۱۰ سال کی تہی اس مریضکو نسخہ مفصلہ ذیل سے
بہت فائدہ ہوا تہا - نسخہ ٹنکچر اف ائیو - نا - ئیٹ ایک پوند ٭ برو - مائیڈ اف پوٹاسیم اگرینز
کیناونڈ ٹنکچر اف سنکونا ۲۰ بوند ٭ پانی نصف آونس ٭ سبکو ملا کر آدہ آدہ گہنٹہ بعد بارہ خوراک
تک پلاوین بعد ازان تیہن تین دفعہ دین ٭ جے - بو - ران - ڈائی یا اسکا جوہر پے - لوکار پینز
بہی اس بیماری کو فائدہ کرتا ہے ٭ پے - لو - کار - پین کی پچکاری جلد کے اندر اور
جے - بو - ران - ڈائی کے پتون کا خیساندہ یا ٹنکچر پلایا جاتا ہے ٭

مقالہ ہفتم

وہ بیماریان جن مین ہوش و حواس مین فرق پڑجاتا ہے

ان - سا - نے - ٹے

یہ دیوانگی کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ

اوّل ای - ڈیو - سی

یہ سادہ لوحی تولیدی ہے جسمین پیدایش سے دماغ چہوٹا پیدا ہوتا ہے ٭

دوم ڈی - من - شیا

اس قسم کی دیوانگی مین بیمار کے عقل و ہوش و حواس اور حافظہ کمزور ہوجاتا ہے

اور مریض کی حرکات مثل بچون کے ہوجاتی ہین ۔

سوم مو-نو- مے -نیا

اِس قسم کی دیوانگی مین بیمار کے دل پر کسی خاص بات کا خیال ایسا جم جاتا ہے کہ جس کو عقل بالکل مٹا نہین سکتی اور نہ بیمار کے تجربہ سے وہ خیال دور ہوسکتا ہے مثلاً بعض بیمارون کو ہلکی چیزین بھاری معلوم ہوتی ہین اور بعض بھاری چیزون کو ہلکی تصور کرتے ہین اور بعض بڑی چیز کو چھوٹی تصور کرتے ہین اور گرم کو سرد محسوس کرتے ہین بعض کے خیال مین آدمی کی شکلین نظر آتی ہین اور اُنکے تکلم کی آواز سُنائی دیتی ہے حالانکہ نہ کوئی آدمی ہے اور نہ کوئی گفتگو کرتا ہے ۔

چہارم مے -لن- کو-لیا

اِس قسم کی دیوانگی مین بیمار پست ہمت ہوجاتا ہے اور طبیعت اُسکی خودکشی کیطرف مایل رہتی ہے - زندگی تلخ ہوجاتی ہے بیمار حوصلہ ہار دیتا ہے صُحبت بُری معلوم ہوتی ہے تنہائی پسند کرتا ہے اور بعضدفعہ خورد و نوش سے بھی نفرت ہوجاتی ہے - مریض کا حافظہ بگڑجاتا ہے - خویش و اقارب کی محبت دل سے دور ہوجاتی ہے بیمار بے چین رہتا ہے خیالات خام دل پر پیدا ہوتے رہتے ہین نیند اچھے طور پر نہین آتی اور جو آتی بھی ہے تو وحشت انگیز خوابون سے ٹوٹ جاتی ہے - ہاضمہ بگڑجاتا ہے - زبان میلی - فم معدہ پر بوجھ اور براز مین کمی صفرا کی - سر مین ایک بوجھ اور خفیف درد - نبض کمزور ۔

پنجم مے -نیا

مے -نیا دو قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ - دوسرا کرانک - یہ دیوانگی کامل ہے اِسمین

کل ہوش و حواس مین فرق پڑجاتا ہے +

علامات - ابتداء مرض مین یا تو بیمار سست یا خوش و خورم رہتا ہے یا چالاک حسب و بیت یا کاروبار کی طرف سے بالکل نفرت ہوجاتی ہے - بعدازان ادنی اسی بات مین چڑجاتا ہے بال بچون کی محبت جاتی رہتی ہے کاروبار اور خانگی معاملات سے دست بردار ہوجاتا ہے گھر سے نکل بھاگتا ہے اور حرکات خلاف عادات کرنے لگتا ہے اگر اس سے خویش واقارب پیار و محبت سے پیش آوین تو چڑجاتا ہے - اسکی باتین اور حرکات اور خیالات دنیا سے نرالے ہوتے ہین - اُن سے جتنی پہلے محبت رکھتا تھا اب نفرت کرتا ہے اور طبیعت مین غصہ اور غضب کا جوش ایسا بھرا رہتا ہے کہ بجز جنگ وجدل مارنے پیٹنے اور نقصان کرنے کے کچھہ اور سوجھتا ہی نہین - جب عورت اس قسم کی دیوانگی مین مبتلا ہوتی ہے تب پردہ عصمت کو پھاڑ ڈالتی ہے - ننگ و ناموس کا بالکل خیال نہین رہتا جوش غصہ اور غضب مین چکنا چور ہوکر کپڑون سے باہر نکل آتی ہے شرم و حیا کو خاک مین ملا دیتی ہے بے ستر ہوجاتی ہے ماں باپ بھائی بہن خاوند بچہ کسیکا ذرا بھی خیال نہین رکھتی - پاس ادب اور محبت دل سے دور ہوجاتی ہے اور اُنکے مار ڈالنے کا دل مین خیال رکھتی ہے - ہر ایک دیوانہ یکسان نہین ہوتا کسیکو اسی بات کا جنون ہوتا ہے کہ قتل کیجئے - اِسکو اصطلاح میز ہو - مے - سائی - ڈل مے - نیا کہتے ہین - بعض دیوانہ خود اپنی جان ہلاک کرنا چاہتے ہین اصطلاح مین اِسکو سوی - سائی - ڈل مے - نیا کہتے ہین - بعض کو صرف اسباب کا جنون ہوتا ہے کہ آگ لگا دیجئے اور اُسکی سیر دیکھئے اس قسم کے مے - نیا کو اصطلاح مین پائی - رو مے - نیا کہتے ہین - بعض دیوانے ایسے ہوتے ہین کہ اُنکو چوری کی عادت ہوتی ہے اِسکو اصطلاح مین کلپٹو مے - نیا کہتے ہین + اور دختت رز کا حال سُنئے - جس کسی پر یہ چڑیل سوار یہ فگن ہوتی ہے اُسے پاگل بنا دیتی ہے تب اس مرضکو اصطلاح مین ڈپ - سو - مے - نیا کہتے ہین +

علاماتِ منذرہ - دیوانگی کامل سے پیشتر چند علامتین پیدا ہوتی ہین
جنکا علاج اگر شروع سے کیا جاوے تو غالب ہے کہ یہ مرض پیدا ہونے پاوے - وہ
علامتین یہ ہین کہ بیمار کا مزاج بگڑ جاتا اور وہ پست ہمت ہو جاتا ہے - سر گھومتا اور
اُس مین درد ہوتا ہے - کاروبار کیطرف سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے - حافظہ جاتا رہتا
ہے - دل بے چین طبیعت منتشر رہتی ہے کسی چیز پر دل نہین لگتا - دماغ مین ضعف
اور تکان معلوم ہوتا ہے - طبیعت موت کو چاہتی ہے - جن باتون سے بیمار پہلے
خوش ہوتا تہا اُنکی طرف سے اب اُسکو نفرت ہو جاتی ہے - دن بے چینی مین اور رات
بے خوابی مین کٹتی ہے ؛

اہم سبب دیوانگی کے - اکثر اوقات دیوانگی کا سبب نہایت مشکل سے
دریافت ہو سکتا ہے لیکن اسمین کچھہ شک نہین کہ دیوانگی اکثر موروثی ہوتی ہے
اور بعض دفعہ جب نہایت قریب کے رشتہ دارون مین بیاہ ہوتا ہے تب بہی دیوانگی
پیدا ہو سکتی ہے اور کہا ہے گا ہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب والدین کے جسم مین
آتشک کا زہر ہوتا ہے یا جب وہ کثرت سے شراب خوار ہوتے ہین تب اُنکی اولاد کو یہ
مرض ہو جا سکتا ہے اور جسم مین جب اِسکرا - فیو - لا یعنے خنازیر اور ٹیو - بر - کل کا مادہ
ہوتا ہے تب بہی یہ بیماری پیدا ہو سکتی ہے ؛ جس کیکی تعلیم و ترتیب ناقص ہوتی ہے
یا جب والدین اپنی اولاد کو علم یا دولت یا عزت حاصل کرنے مین نہایت ترغیب دیتے
ہین تب بعض دفعہ دیوانگی پیدا ہو جاتی ہے اور جب مذہبی خیالات مین آدمی مستغرق
رہتا ہے تب بہی اُسکو یہ بیماری ہو جا سکتی ہے + جب کسی بات کا خیال دل مین مستحکم
ہو جاتا ہے اور آدمی اُسمین شب و روز غلطان و پیچان رہتا ہے اور نا اُمیدی کے سبب سے
جب پست ہمت اور بے حوصلہ ہو جاتا ہے تب بہی یہ بیماری پیدا ہو سکتی ہے + مثالین
اُنکی بہت ہین اور مین نے اپنی کتاب **طب متعلقہ عدالت** مین دی بہی ہین

مگر اُس کتاب کے چھپکر شائع ہونے کے بعد دو بیماروں کو مین نے دیکھا - ایک تو کسیکا عاشق زار تھا - جب معشوقہ مرگئی اُسکے فراق مین پاگل ہو گیا - آخر کار اپنی بھی جان دیدی آدمی ذی لیاقت تھا اپنی معشوقہ کا خیال اُسکے دل مین موج زن ہوتا تھا تب یہ چند اشعار دیوانہ وار پڑھ کر کبھی روتا اور کبھی ہنس دیتا چنانچہ حالتِ مایوسی مین یہ دو اسوخت پڑھتا تھا -

او چارہ گر آچک کہ دمِ چارہ گری ہے ۔۔۔ مین جان سے مرتا ہون تجھے بیخبری ہے

کیون پہلے ہی ہی مان مین یقین بے اثری ہے ۔۔۔ اپنی سی تو کر دیکھہ عجب نسخہ وری ہے

ہوجاؤن مین جان بر تو تیرا نام وری ہے ۔۔۔ اور یون ہوئی بے صرفہ تو یہہ وہ مری ہے

گر ہم سے مریضون کی دوا ہوئے تو جانین

بیمارِ محبت کو شفا ہوئے تو ہانین

بعضدفعہ مایوس ہوکر غصہ مین آتا اور جھنجھلا کر یہ شعر زبان پر لاتا - **شعر**

کچھہ کام نہین پیچ و خم زلف و تا سے

کھایا کرے بل سینکڑون اب میری بلا سے

اور بعضدفعہ اپنی معشوقہ کی تعریف مین یہ شعر پڑھتا - **شعر**

جانور جو تیرے صدقہ مین رہا ہوتا ہے ۔۔۔ اے شہ حسن وہ چھٹتے ہی ہما ہوتا ہے

اور کبھی یہ شعر پڑھ کر اپنے دل کو سمجھاتا - **شعر**

کسیکی مرگ پر اے دل نہ کیجے چشم تر ہرگز ۔۔۔ بہت سا رونے اُسپر جو اس جینے پہ مرتے ہین

دوسرے دیوانہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُس نے دیوانی کا ایک مقدمہ ہار دیا تھا - اُسکا صدمہ ایسا پہونچا کہ خود دیوانہ ہو گیا - اور فقیری اختیار کرکے دیوانہ وار یہ صدا کرتا پھرتا تھا

صدا

جج صاحب کا کچھہ دوش نہین ۔۔۔ عملہ گڑبڑ کرتے ہین

یہ کل اسباب جنکا ذکر اوپر ہوا ہے دیوانگی کے پری ڈسپوزنگ کاز یعنی میلان طبع ہین اور اس مرض کے اکسائیٹنگ یعنے اشتعال دینوالے سبب یہ ہین کہ سر مین چوٹ کا لگنا - کثرت سے شراب کا پینا - اور افیون یا تنباکو کا استعمال کرنا - کثرت مجامعت اور جلق - اور بعض دفعہ شدت کا تقوی اور پرہیزگاری بھی باعث اس بیماری کا ہوتا ہے * حمیات اور مرض ارسی - سپٹ - لش یا نقرس کا عضو ہائے ردّی مین سرایت کرجانا بھی ایک سبب ہین سے ہے اور جو سبب منسوب با خلاق ہین وہ یہ ہین - یاس حرمان عاقبت کے خیالات مین تجاوز کرنا زیادہ غم کہانا - فکر و تردد - عرصہ تک مصیبت کا پڑنا - عرصہ دراز تک دماغی محنت کا کرنا اور افلاس - جب دماغ کی پرورش کیواسطے خون کم پہونچتا ہے تب ہی دیوانگی پیدا ہو جاتی ہے - یہ مرض عورت اور مرد دونو کو برابر تعداد مین ہو جاتا ہے لیکن بعض کی رائے مین مردون کو بہ نسبت عورتون کے یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے - عورت کو یہ مرض اکثر ۳۵ اور ۴۰ سال کی عمر مین ہو جاتا ہے اور مردون کو ۴۵ اور ۵۰ سال کی عمر مین *

علاوہ ازین بچے اکثر اس مرض سے محفوظ رہتے ہین لیکن یہ بیماری خاصکر جوانون کو زیادہ ہوتی ہے - اور یہ بیماری موروثی بھی ہے - بعض بیماریان بھی اس مرض کے سبب سے پیدا ہو جاتی ہین مثل مرگی - شدت کا بخار اور سوء ہضم *

علاج - ابتدا مرض مین اگر دیکھین کہ دماغ مین خون کی زیادتی ہے تو بذریعہ فصد یا جونک کے اُسکو کم کرین - تبض ہو تو بذریعہ مسہلات کے رفع کرین - مریض کمزور ہو تو مقویات کو کام مین لاوین - بیمار کو غذا مقوی اور سریع الہضم دین - اور کاروبار اور زیادہ محنت سے پرہیز کراوین اور بیمار کے خیالات اور مطالب مین چندان دخل نہ دین - جب بیماری اچھے طور پر پیدا ہو جاوے اور بیمار کے دماغ مین زیادتی خون کی پائی جاوے تو فصد لین یا جونکین لگاوین - نیز مسہلات دین اور تعلیل غذا کرین - اگر مریض بہت ہی کمزور

رفتہ ہوجاوے اور نیند نہ آتی ہو تو افیون کا استعمال کرین - آب سرد سے غسل کراوین اگر
ضعف یا کمی خون کی ہو تو مقویات کا استعمال کرین - مریض سے بشفقت پیش آوین اور کوئی
بات ایسی نہ کرین جس سے اُسکا غصہ بہڑک جاوے - اُسکی محافظت کرین تاکہ اپنے کو ہلاک
نہ کر ڈالے ✤

ہائی - پو - کن ڈرائی - سس

علامات - اِس بیماری مین ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور مریض کی پسلیون مین ایک
خفیف سا درد ہوتا رہتا ہے - ہاتہہ پاؤن بیٹھے جاتے ہین - کاروبار کی طرف سے طبیعت
نفرت کرتی ہے دلمین ہمیشہ کسی نہ کسی بات کا دہڑکا لگا رہتا ہی بیمار اپنے مرض کو مہلک خیال
کرتا ہے اور علامتون کو بڑہا کر بیان کرتا ہے ✤

اسباب - بدہضمی ایسے خیالات جن سے دل پر صدمہ پہونچے ✤ علاج بدہضمی کا کرین

ڈے - لے - ریئم ٹرے - منس

علامات - یہ مرض اسطور سے شروع ہوتا ہے کہ پہلے بیمار بہکی بہکی باتین کرتا ہے
اور اُسکے ہاتہون کی اُنگلیان اور زبان کانپنے لگتی ہے جون جون مرض بڑہتا جاتا ہے
بیمار نہایت جلد جلد باتین کرتا ہے اور ایک جگہہ پر قرار نہین پکڑتا بلکہ اِدہر اُدہر
حرکت کرنے لگتا ہے - آنکہون کے سامنے مختلف شکلین نظر آتی ہین اور وہ اُن سے
باتین کرتا ہے بعضدفعہ سانپ بچہو یا شیر کی شکل نظر آتی ہے اپنے اِردگرد کے لوگون
کو دشمن تصور کرتا ہے اور گہر سے بہاگ جانیکا قصد کرتا ہے بدن پسینہ سے معرق رہتا
ہے - زبان کسیقدر میلی اور نبض سریع لیکن کمزور ✤ جب بیماری مہلک ہونیوالی
ہوتی ہے تب مریض نہایت کمزور ہوجاتا ہے - اور بعوض جلد جلد باتین کرنیکے

اُسکو ہذیان ہوجاتا ہے آخر کار تنگی نفس کی ہوتی ہے اور اسی حالت مین دم بند ہوکر مرجاتا ہے۔ بعض دفعہ اِس بیماری کے باعث دماغ مین انفلامیشن ہوجاتا ہے اور مریض دیوانہ بھی ہوجاتا ہے ٭

اسباب - کثرت شراب خوری یا دفعتاً شراب کا چھوڑ دینا۔ رنج وغم فکر۔ کثرت مشقت ضعف ٭

علاج - بیمار کو علیحدہ مکان مین رکھین اور اُسکی محافظت کرین تاکہ اپنے کو ہلاک نہ کر ڈالے بڑا مطلب علاج کا یہ ہے کہ بیمار کو کسطرح نیند آجاوے کیونکہ جب نیند بھر سو لیتا ہے تب طبیعت اُسکی درست ہوجاتی ہے۔ پس نیند لانے کے لیے کلورل ہائیڈریٹ تنہا یا ہمراہ برومائیڈ اف پوٹاسیم کے استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - کلورل ہائیڈریٹ ۲۰ یا ۳۰ گرین + برومائیڈ اف پوٹاسیم ۱۰ یا ۱۵ گرین پانی ایک اونس ٭ سبکو ملاکر پلادین۔ کہتے ہین کہ ٹنکچر اف ڈیجیٹلس کے زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے اِس بیماری کو فائدہ ہوتا ہے مگر ہم کو اسپر شک ہے کیونکہ اِس سے نبض اسقدر کمزور ہوجا سکتی ہے کہ بیمار کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے ٭

دماغ مین انفلامیشن کے آثار پائے جاوین تو جونکین لگاوین اور دیگر ادویات مناسب سے اسکو رفع کرین۔ غذا مقوی اور سریع الہضم دین ٭

ان-فن-ٹائیل کن-وَل-شن

اِس بیماری کو عربی مین اُم الصبیان کہتے ہین ٭

اگرچہ پیدایش سے لیکر ساتوین یا آٹھوین سال کے اخیر تک بچون کو اکثر کنولشن ہوجاتا ہے لیکن عہد طفلی مین ہی یہ مرض اکثر پیدا ہوتا ہے کیونکہ یہ وہ عمر ہے جس مین بچون کی طبیعت ادنیٰ سی بات سے بھڑک جا سکتی ہے اور اُنکے دماغ اور نخاع پر جو ہنوز خام

ہوتے ہین خاص خواہ بطور خود متحرک ہو سکتے ہین ٭
کنولشن کے حملے بشرطیکہ وہ کسی دماغ کی شدید بیماری کی علامت ہو بلا کسی قسم کی خرابی
پیدا کرنیکے رفع ہو جاتے ہین - لیکن جب کن - ول - شن بار بار ہوتا رہتا ہے تب
بچہ کے عقل اور ہوش وحواس مین فرق پڑ جا سکتا ہے اور اُسکی تندرستی مین بہی حرف
آسکتا ہے اور بعض صورتو نمین ہلاکت بہی ہو جا سکتا ہے ٭ پیدایش سے چند روز بعد
بچہ کے ہاتہہ پاؤن مین کسیقدر تشنج ہو جا سکتا ہے چنانچہ بظاہر وہ سوتا ہوا معلوم ہوتا
ہے مگر آنکہین ادہر اُدہر گہماتا رہتا ہے یا سیاہی آنکھون کی اوپر کے پپوٹون کے نیچے
آجاتی ہے - آہستہ آہستہ کہراتا ہے - دم تہوڑی بہت تکلیف سے لیتا ہے - چہرہ کے
عضلون مین تہوڑا بہت تشنج ہوتا ہے اور بعضدفعہ دہن کے گرد ایک نیلا حلقہ پیدا
ہوجاتا ہے - یہ حالت شکم مین نفخ یا بدہضمی کے ہونے سے پیدا ہوتی ہے - اور جب
یہ حالت پیدا ہو تب بچّہ کی غذا کیطرف متوجہ ہونا چاہئے اور شکم کو آہستہ آہستہ مالش
کرنے سے اور اِس نسخہ کا استعمال کرنے سے رفع ہو سکتی ہے -

نسخہ - ارو - ماٹہک اسپرٹ اف امونیا ۳ قطرے ٭ اسپرٹ اف ایتہر ۲
یا ۳ قطرے ٭ ڈل واٹر ایک ڈرام ٭ سبکو ملا کر ایک یا دو دفعہ پلا وین ٭ یہ نسخہ ایک
یا دو مہینے کے بچّہ کے لئے موزون ہے ٭

اسباب - وہ باتین جن سے نظام عصبی مین بہت ضعف پیدا ہو یا جو مانع ہون
دماغ یا نخاع کی فعل کے اچہے طور پر انجام دینے کے اِن سے تشنج یعنے کنولشن پیدا ہو سکتا
ہے پس نوبت کنولشن کی ٹیو - بر - کیو - لر - مے - نن - جائی - ٹس کے سبب سے پیدا
ہو سکتی ہے - اور اُن سببون سے بہی پیدا ہو سکتی ہے کہ جب دماغ مین خون کم پہونچتا
ہے جیسے کمزور اور خراب طور پر پلے ہوئے بچون مین ہوتا ہے یا انہین جو مرض اسہال
کے سبب کمزور ہو جاتے ہین اور یہ مرض اُسوقت بہی پیدا ہو سکتا ہے کہ جب خون

میلا اور کثیف ہوجاتا ہے جیسے بعضدفعہ اُن بچون مین ہوجاتا ہے جنہین بخارلت
پیدا ہوتے ہین یا جب خون گردون کی بیماری کے باعث کثیف ہوجاتا ہے
اور دانت نکلتے وقت اور شکم مین کرم کے ہونے سے اور گردہ سے کنکری کے
گذرتے وقت اور صرف بدہضمی سے اور بدن مین سوزن کے چبھہ جانے سے اور سرد
اور مرطوب ہوا کے لگ جانے سے جب سارے جسم مین فساد برپا ہوجاتا ہے
اور دفعتاً خوف کہا جانے سے بہی نوبت کنولشن کی پیدا ہوسکتی ہے۔ اور بعضدفعہ
کوئی بہی سبب اس مرض کے پیدا ہونے کا دریافت نہین ہوسکتا یا بعض حکیمون
کی یہ بہی راے ہے کہ اُن والدین کے بچون کی طبیعت کنولشن مین مبتلا ہونے کے
لئے زیادہ تر مایل رہتی ہے جنکا بیاہ یا تو نہایت ہوئی یا بہت ہی زیادہ عمر مین
ہوتا ہے بنسبت اُنکے جنکا بیاہ جوانی مین ہوتا ہے اور یہ مرض موروثی بہی ہے +

علامات ۔ جب یہ بیماری خفیف ہوتی ہے تب صرف وہی چند علامتین ظاہر
ہوتی ہین جنکا ذکر اس مضمون کے شروع مین کیا گیا ہے لیکن اکثر اوقات ان
سے بہی زیادہ تر شدید علامتین پیدا ہوجاتی ہین جنکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہی +
واضح ہو کہ بعضدفعہ یہ مرض مثل مرگی کی نوبت کے بلا کسی علامت منذرہ کے
دفعتاً ظاہر ہو پڑتا ہے اور بعض دفعہ تو بچہ زور سے چیختا ہے اور بعض اوقات کوئی بہی
آواز پیدا نہین ہوتی اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ چند لمحہ کے لیے بچہ معمولی حالت کی نسبت
بہت زیادہ بشاش نظر آتا ہے ٹکٹکی بندہ جاتی ہے۔ بیہوش ہوجاتا ہے چند لمحہ
تک دم اسکا بند ہوجاتا ہے اور بدن اکڑکر بے حرکت ہوجاتا ہے اور تب نوبت مرض
کی گذر جاسکتی ہے لیکن اکثر تشنج ہونے لگتا ہے اُسوقت عضلے کہنچتے اور سکڑتے
ہین۔ اطراف کبہی ڈہیلے اور کبہی سکڑ جاتے ہین۔ ہاتھون کی مٹھیان اکثر سخت بند
جاتی ہین مگر انگوٹھے ہتھیلیون پر مڑجاتے ہین اور سر یا تو سامنے یا پیچھے یا کسی جانب

کو جھٹکا کہاتا رہتا ہے اور بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اطراف سر اور چہرہ یکبارگی
جلد جلد اور زور زور سے جھٹکا کہاتا رہتا ہے اور چہرہ اس سبب سے خوفناک ہوجاتا
ہے کہ اسکے عضلے زور زور سے اور جلد جلد پہڑکنے لگتے ہین جنسے ادہر ادہر برابر
حرکت کیا رہتا ہے اور لبین ہر چہار طرف کہچ جاتی ہین اور سر اور چہرہ کی جلد پہلے تو
سرخ اور تب اودی ہوجاتی ہے آنکہین وا اور گہومنے لگتی ہین اور پتلیان پہیلجاتی ہین
اور اکثر اپنر روشنی کا اثر نہین ہوتا ہے - بچہ دم جلد جلد اور تکلیف سے لیتا ہے نبض
کمزور مگر نہایت سریع ہوجاتی ہے اور چونکہ شکم کے عضلون مین تشنج ہوتا رہتا ہے
اسواسطے بول و براز بے معلوم نکلجاتا ہے - یہ حالت ڈیڑہ منٹ سے ۲ یا ۳ منٹ
تک رہتی ہے تب بچہ ایک گہری سانس بہرتا ہے اور نوبت رفع ہوجاتی ہے
اور تب ہاتہہ اور پاؤن اور چہرہ کے عضلے ڈہیلے ہوجاتے ہین اور مریض کی شکل صورت
حالت اصلی پر آجاتا ہے خون اب اچہے طور پر صاف ہونے لگتا ہے اور لبین اور
چہرہ کی رنگت حالت اصلی پر آجاتی ہے اسوقت بچہ خوف کہایا ہوا معلوم ہوتا
ہے اور رونے لگتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد نوبت کے فوراً سوجاتا ہے اور خواب
مین بدن اسکا پسینہ سے تر ہوجاتا ہے لیکن جب یہ بیماری مہلک ہونیوالی ہوتی
ہے تب مریض بالکل بیہوش ہوجاتا ہے اور ایسی حالت مین مر بہی جاسکتا ہے ایسا
شاذ بہی ہوتا ہے کہ ایک ہی نوبت ہوکر یہ بیماری رفع ہوجاوے بلکہ نوبت اسکی کبہی
جلد اور کبہی دیر سے پہر لوٹتی ہے + کبہی تو جسم کے ایک ہی جانب مین تشنج ہوتا ہے اور کبہی
ایک ہی ہاتہہ یا پاؤن مین اور بعضدفعہ صرف چہرہ ہی کے عضلے پہڑکنے لگتے ہین
لیکن ہر حالت مین ایسا کم ہوتا ہے کہ عضلون کا تشنج بدن کے درمیانہ خط کے دونو
طرف برابر پیدا ہو چنانچہ اسیواسطے آنکہین چہرہ اور سارا بدن بدڈول ہوجاتا ہے
اور ہیئت بیمار کی بالکل بدل جاتی ہے - یاد رہے کہ نوبت جسقدر خفیف ہوگی اسیقدر

زیادہ دیر تک رہیگی - اور یہ کہ بعض دفعہ تشنج گھنٹون تک برابر ہوتا رہتا ہے اور انکے
درمیان کا وقفہ نہایت کوتاہ ہوتا ہے ✦ مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نوبتین اس مرض کی
تین چار گھنٹہ تک موقوف رہ کر پھر ظاہر ہو پڑتی ہین - پس ایک ہی روز کے اندر اس
مرض کی چھہ سات نوبتین ہو جا سکتی ہین ✦ نہایت خراب نتیجہ اسکا فالج ہو سکتا ہے
یا آدہا جسم بچہ کا مفلوج ہو جا سکتا ہے یا وہ ہمیشہ کے لئے بہینگا ہو جا سکتا ہے یا اسکی
بصارت یا سماعت یا تکلّم مین کسی نہ کسی طرح کا نقص پیدا ہو سکتا ہے اور دماغ مین بچہ
کے یا تو اسقدر کم صدمہ پہونچ سکتا ہے کہ صرف مزاج ہی چڑچڑا اور غصہ ور ہو جاتا ہے
یا صدمہ زیادہ پہونچکر اسکو احمق بنا دے سکتا ہے ✦ یا بچہ بالکل احمق ہی ہو جا سکتا
ہے ✦

علاج اس مرض کا سبب پر منحصر ہے - مگر اصول علاج کے یہ ہین کہ نوبت کیوقت
گلے سینہ اور کمر کے کپڑون کو ڈہیلا کردین اور مریض کے کمرہ کو خوب ہوادار کرین سر
کو ذرا اونچا کر دین اور چہرہ پر آب سرد چہڑکین - اندیشہ دوسری نوبت کا ہو تو بچہ کو
آب گرم مین بٹہا دین اور سر پر آب سرد رکہین اسپائین پر رائی کی پٹی لگانی بھی فائدہ
مند ہے - قبض ہو تو کوئی مسہل دین اور نفخ ہو تو ادویات ریح شکن کا استعمال کرین
اور معدہ مین غیر منہضم غذا ہو تو قے کرا دین - بچہ دانتون پر ہو اور مسوڑے تنے ہوئے ہون
کہ جس سبب سے دانتون کے نکلنے مین تکلیف ہو تو فوراً چیر دین اور برومائیڈ آف پوٹاسیم
کا استعمال کرین اور نگلنے کی طاقت نہو تو اس دوا کو شوربہ مین حل کر کے بذریعہ پچکاری
کے داخل کرین بعد ازان اگر بے چینی ہو تو ڈایلیوٹ ہائیڈروسیا نک اسڈ
ہمراہ چند قطرے ٹنکچر اف ہایوسائمس کے پلاوین - شکم مین کرم ہون تو ادویات
کرم کش سے انکا علاج کرین - خون بچہ کا پتلا پڑ گیا ہو تو مرکبات فولاد کام مین لاوین
اسبات کو یاد رکہین کہ کوئی علاج ایسا نہ کرین جس سے ضعف پیدا ہو جیسے

جو نکین بلسٹر کیا - لو -مل اور انٹے - موتی وغیرہ نہ کہلاوین * جب تشنج کی نوبتین پے در پے ہونے لگین تو بچہ کو کلورا سفارم سنگہاوین اور ساتہہ ہی اسکے برومائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال بہی کرین *

بچون کے کن - ول -شن کی بیماری مین برو-مائیڈ اف پوٹاسیم ہمراہ کلورل ہائیڈریٹ کے بہت مفید ہے چنانچہ حال مین پیدا ہوئے بچہ کو پون (۳/۴) گرین کلورل دے سکتے ہین - چہہ مہینے سے برس دن کے بچہ کو فی خوراک ۱ سے ۲ گرین - دو سال کے بچہ کو ۳ سے ۵ گرین تک - سات سے بارہ سال کے لڑکے کو چہہ سے تیرہ گرین تک دے سکتے ہین *

باب سوم

امراض اعضائے دوران خون

مقالہ اوّل

دل کی وہ بیماریان جو اس عضو کے فعل کے متعلق ہین

اول پلپے- ٹے شن

عربی مین اس مرض کو خفقان بولتے ہین * اسمین دل اس شدت سے دہڑکتا ہے کہ بیمار کو اسکی حرکت محسوس ہوتی ہے اور ساتہہ اسکے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا

دل اُسکا ڈوبا جاتا ہے - بعض دفعہ مریض بیہوش بھی ہو جا سکتا ہے - دل اکثر اُسوقت زیادہ دہڑکتا ہے کہ جب مریض بستر خواب سے اُٹھتا ہے ٭

اسباب - پیری ٹوسیپو - زنک - نازک مزاج - اور عورتون کی طبیعت ایسی بیماری مین مبتلا ہونے کے لیے مایل رہتی ہے ٭

اکسایٹنگ کاز - رنج و غم غصہ و فکر و تردد - کثرت ورزش - کمزوری - زیادہ خون کا نکلنا یا کسی رطوبت طبیعی کا زیادہ خارج ہوجانا مسہلات کا بار بار لینا - بدہضمی اور نفخ شکم - کمی غذا - کثرت شراب خواری - تنباکو کا کثرت سے استعمال کرنا - بے خوابی - کسی مصیبت کا پڑنا - کثرت مطالعہ - کثرت مجامعت - جلق - بعض دفعہ زیادہ چاء کے استعمال کرنے سے بھی دل دہڑکنے لگتا ہے - اور قلب کے کیواٹرون کی بیماری مین بھی قلب اکثر دہڑکا کرتا ہے - اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سل کی بیماری کی علامتون کے ظاہر ہونے سے بہت پہلے بیمار کا دل شدت سے دہڑکنے لگتا ہے ٭ پس یاد رہے کہ جس کسیکا دل بلا کسی ظاہر سبب کے دہڑکتا ہو تو اُسکے شُشش کو ضرور امتحان کرنا چاہئیے - جو عورتین نازک مزاج ہین اور جنکو معمولی طور پر حیض نہین آتا ہے وہ اکثر اِس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین ٭

علاج - اگر جسم مین زیادتی خون کی ہو اور دل بھی شدت سے دہڑکتا ہو تو فصد لے سکتے ہین - یا قلب کے مقام پر جونکین لگا دین اور نمکین جلاب دین اور بیمار کی غذا کم کر دین لیکن اکثر اِس بیماری کا علاج مقویات اور مفرحات سے کرنا چاہئیے ٭ پہیپہڑے کے بعض امراض مین اور قلب کے کیواٹرون کی کُل بیماریون کے شروع مین علاوہ اور علامتون کے بیمار کا دل بھی دہڑکا کرتا ہے - لیکن جب کچھ عرصہ تک یہ علامت جاری رہتی ہے تب اِن بیماریون کو ترقی ہوتی ہے - پس ایسی حالتون مین عرصہ تک اگر دل دہڑکتا رہے تو ڈی - سیجے - لے - لَن اور ماہینا - رو - سیانک اِسڈ کے استعمال سے آپس کو نگنا

چاہئے اور قلب کے مقام پر بلا۔ڈو۔نا یا او۔پیئم پلاسٹر کے لگانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے
جب بدہضمی کے سبب دل دہڑکتا ہے تب بدہضمی کا علاج کرنا چاہئے جب شکم میں ہوا
بہر جاتی ہے اور اس سبب سے فم معدہ پر دل کی دہڑکن معلوم ہوتی ہے تب یہ نسخہ
مفید پڑتا ہے۔

نسخہ۔کمپاؤنڈ ٹنکچر آف کار۔ڈی۔مم ۲ ڈرام + کار۔بو۔نٹ اف مگنے شیا
۱۰گرین + انفیوژن اف رو۔برب۔ڈیڑہ آونس + ایک خوراک کرکے پلاوین +
یا صرف گری۔گو۔ریز۔پاوڈر کا استعمال کرین +

دوم ان۔جای۔نا۔پکٹورس

تعریف۔سینہ مین خاصکر اسٹر۔نم ہڈی پر دفعتاً ایک شدت کا درد ہونا اور بیمار
کا فکرمند ہوجانا اور اسکو موت کا اندیشہ ہونا +

علامات۔یہ بیماری اکثر ایسے آدمیون کو ہوجاتی ہے جو ساری باتون میں
تندرست ہوتے ہین۔اس درد کی نوبت خاصکر اسوقت ہوتی ہے کہ جب بیمار زور شور
مین مشغول ہوتا ہے یا جب ہوا کے خلاف کسی اونچے مقام پر چڑہتا ہے یا یہ درد
بعد کہانا کہانے کے پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ چہاتی مین ایک شدت کا درد ہوتا ہے
جو بائین یا دونو بازو پر ڈل ٹائیڈ مسل کے آخر ہونے کی جگہہ تک محسوس ہوتا ہے
اور بعض اوقات پہونچون اور انگلیون تک بہی پہیل جاتا ہے۔یہ درد اسقدر شدید
ہوتا ہے کہ بیمار کے فوراً مرجانے کا اندیشہ ہوجاتا ہے۔درد کے شروع ہوتے ہی
بیمار اگر چلنے سے باز رہ جاوے تو کل علامتین بیماری کی فوراً رفع ہوجاتی ہین
لیکن جب نوبت اس بیماری کی بار بار ہوتی رہتی ہے تب اوپر اسی سبب سے یہ مرض اٹہہ
کہڑا ہوتا ہے اور شدت پہر کر دیر تک رہتا ہے + مگر اس بیماری کی نوبت خاصکر

اُسیوقت زیادہ ہوتی ہے کہ جب صبح کو بیمار سوتا ہوا اُٹھنا چاہتا ہے - آخر کار ایک شدت کی نوبت بیمار کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ایسا ہی ہوتا ہے کہ بلا ورد یا کسی اور علامتون کے مریض اچانک مرجاتا ہے ٭

علامات تشریحی بعد وفات - بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک یا دو نوکا - رد - نری ا - رٹری کے پیدا ہونے یا بند ہوجانے کے باعث قلب کی ساخت مین خون کم پہونچتا ہے اور کبھی قلب پر زیادہ چربی جمع ہوجاتی ہے یا قلب کی ساخت چربی مین مبدل ہوجاتی ہے اور وہ سفید پیپڑا ہوجاتا ہے - بعض دفعہ سینے کے اندر رسولی کے دبانے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے - اور بعض اوقات کوئی بھی علامت اس مرض کی بعد مرگ کے نہین پائی جاتی ہے تب ایسا گمان ہوتا ہے کہ دل مین سخت تشنج ہوکر یہ درد پیدا ہوتا ہے ٭

اسباب - بڑی ٹڈسپو - زنگ - یہ بیماری مردون کو زیادہ اور عورتون کو بہت کم ہوتی ہے اور بعد ۵۰ سال کی عمر کے اکثر ہوجایا کرتی ہے -

اکسائٹنگ کاز - کثرت سے ورزش کرنا - رنج و غم فکر و تردد - بدہضمی اور شراب خواری ٭

علاج - اس بیماری کا علاج دو حصون مین منقسم ہوسکتا ہے ایک تو نوبت کیوقت اور دوسرا وقفہ کے وقت کا علاج - چنانچہ

نوبت کے شروع ہوتے ہی بیمار کو نائٹرایٹ اف ا - مایل کا عرق جسکے ۱۰۰ حصہ مین ایک حصہ ہو سنگھانا چاہئے - اسکو سونگھتے ہی چند سکنڈ کے بعد مریض کا چہرہ سرخ ہوجاتا ہے سر کی رگین خون سے پُر ہوجاتی ہین اور تب دل ایک دفعہ زور سے دھڑک اُٹھتا ہے اور درد فوراً رفع ہوجاتا ہے اور کل تکلیف دور ہوجاتی ہے ٭ لیکن یہ بات یاد رہے کہ بعض پر اس دوا کا اثر بہ نسبت دوسری کے بہت زیادہ ہوتا ہے مثلاً کوئی بیمار

تو اُسکے ۵ یا ۱۰ قطرہ تک بھی سونگھ لے سکتا ہے یا ناک کے پاس شیشی رکھکر اُس کا
بُخار دم کے ساتھ اندر کھینچ سکتا ہے - اور کوئی ایسے بھی ہوتے ہین کہ شیشی کو ناک
سے دور رکھکر ایک مرتبہ بھی اگر اُسکا بُخار سونگھہ لین تو فوراً سر گھومنے لگتا ہے ہوش و
حواس مین فرق پڑجاتا ہے اور کمزوری لاحق ہو جاتی ہے - پس بعوض ۵ یا ۱۰ قطرہ
کے پہلے دو یا تین قطرے رومال مین چھوڑکر سُنگھانا چاہئے اور جب اسکی برداشت
ہو جاوے تب مقدار کو بتدریج ۵ یا ۱۰ قطرے تک بڑھانا چاہئے + پہلے پہل حکیم کو
خود اپنے ہاتھ سے سُنگھانا چاہئے تاکہ دریافت ہو جاوے کہ بیمار کو اس دوا کے سونگھنے کی کس قدر
برداشت ہے لیکن ایک یا دو دفعہ سونگھنے کے بعد مریضکو اسکا تجربہ حاصل ہو جاتا
ہے اور تب وہ خود اپنے آپ سے سونگھہ لیتا ہے +

اسٹی میو - لنٹ اوران - ٹیش - پاز - موڈک دوائین بھی اس بیماری کی نوبت کو فائدہ
کرتی ہین - مگر نائیٹرئٹ اف ایمایل کی طرح نہین - چنانچہ یہ نسخہ اسٹی میو - لنٹ
بدران - ٹیش - پاز - موڈک خوب ہے -

نسخہ - اِسپرٹ اف ایتھر ۹۰ بوند + ارو - ماٹک اسپرٹ اف امونیا ۴ ڈرام +
ٹنکچر آف بلاڈونا ۳۰ بوند + ٹنکچر آف کن - تھے - ری - ڈس ۸۰ بوند +
کنپائونڈ ٹنکچر آف کلو - را - فارم ۴۰ بوند + کمفر واٹر ۴ آونس + سبکو ملالین +

خوراک - ایک آونس - چار چار گھنٹہ بعد جبتک درد موقوف نہو دل کے مقام
پر رائی کی پٹی لگانے سے یا بلاڈونا اور کلو - را - فارم کے - لے - نے - منٹ کی
مالش سے بھی درد کو افاقہ ہو جاتا ہے +

علاج وقفہ کے وقت کا - شراب اس بیماری کا دشمن ہے - اس سے بالکل
پرہیز کرانا چاہئے - جس دن کھانا ہضم نہین ہوتا ہے اور پیٹ مین نفخ ہو جاتا ہے
اُسی دن اس بیماری کی نوبت اُٹھہ کھڑی ہوتی ہے پس کھانا کھانے مین ہر طرح

کی احتیاط ورکار ہے - ریاضت شدید سے پرہیز کرنا چاہئے - رنج و غم دل سے دور کریں کیونکہ اس سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے ۔ حسب ضرورت مناسب ادویات کا استعمال کریں ۔

یاد رہے کہ یہ بیماری چونکہ اکثر بدہضمی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تو ایسے بیمار کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قبض نہ ہونا پاوے غرض اس حالت میں سلفٹ اف مگنیشیا سے زیادہ تر فائدہ متصور ہے بہ نسبت نائے - ٹریٹ اف ایائیل کے تاکہ قبض رفع ہو جاوے اس بیماری کو جلد کے اندر نائیٹرو - گلائی - سی - رین کی پچکاری سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ جب ایک گرین کا ایکسو تیسواں حصہ (۱/۱۳۰) سے لیکر ایک گرین کے ساٹھویں حصہ (۱/۶۰) تک کی پچکاری جلد کے اندر کیجاتی ہے فوراً فائدہ ہو جاتا ہے ۔

سوم سن - کو - پی یعنی غشی

علامات - بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے اور آنکھوں کے سامنے اشیا جھولتی ہوئی نظر آتی ہیں - کانوں میں باجا بجتا سا سنائی دیتا ہے - چہرہ اور لبیں پھیکی پڑ جاتی ہیں - سارا جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - اسوقت بیمار کو نہ تھاما جاوے تو زمین پر گر پڑتا ہے - نبض اور تنفس کی حرکت ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ بہت کم محسوس ہوتی ہے اور بعض حالتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ زندگی کے کوئی بھی آثار نہیں پائے جاتے اور چہرہ پر مُردہ پن چھا جاتا ہے - برودت اطراف ہو جاتا ہے - آنکھیں بند اور دست و پا ڈھیلے ہو جاتے ہیں - جب حالت غشی سے مریض ہوش میں آنے لگتا ہے تب ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے اور اکثر دست و قے ہو جاتی ہے یا مثل صرع کے اسکو تشنج ہونے لگتا ہے - جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تو بیہوشی

کامل نہین ہوتی صرف نبض کمزور ہوجاتی ہے - چہرہ پھیکا اور بیمار کا جی متلاتا ہے
اور پیشانی پر پسینہ کے قطرات نمودار ہوتے ہین +

اسباب - پیری ٹوسیپو - زنانگ - نازک مزاج - ضعف - خون یا کسی اور
رطوبت کا نکل جانا - قلب کی ساخت یا فعل کی بیماریان +

اکسائیٹینگ کاز - رنج و غم فکر و تردد - شدید درد - زیادہ خون کا نکل جانا +

تشخیص - سن - کو پی کی حالت کو کو - ما کی حالت سے فرق کرنا چاہئے کیونکہ ان
دونو حالتون مین بیہوشی طاری ہوجاتی ہے + پس یاد رہے کہ سن - کو - پی کی بیہوشی
زیادہ خون کے نکلجانے یا کسی اور سبب سے یا کم طاقتی کے پیدا ہونے سے ہوجاتی ہے +
کو - ما کی بیہوشی شراب یا افیون کے نشہ مین ہوجاتی ہے یا خون مین کسی زہر کے
سرایت کرجانے سے اور اپو - پلکسی یا مرگی کی بیماری مین پیدا ہوتی ہے + سن کو پی
کی بیہوشی مین چونکہ دماغ مین خون کم پہونچتا ہے اسواسطے مریض کا چہرہ - آنکھین
اور لبین پیلی پڑجاتی ہین اور نبض نہایت کمزور ہوجاتی ہے اور دل بھی نہایت آہستہ
آہستہ حرکت کرتا ہے +

کو - ما کی بیہوشی مین دماغ کی رگین خون سے پُر ہوتی ہین اسواسطے مریض کا چہرہ سرخ یا اودا
پڑجاتا ہے آنکھین سُرخ ہوجاتی ہین - کنپٹی اور گلو کی رگین زور زور سے تڑپتی ہین - نبض پُر
اور سخت چلتی ہے دل دھڑکتا ہے + سن - کو - پی کی بیہوشی مین مریض سانسین اسقدر
آہستہ آہستہ لیتا ہے کہ سانس لینے کی حرکت نہایت کم محسوس ہوتی ہے + برخلاف اسکے
کو - ما کی بیہوشی مین مریض سانسین گہری گہری اور خراٹے کے ساتھ لیتا ہے +
سن - کو - پی کی بیہوشی کے علاج مین بیمار کا سر بہ نسبت جسم کے نیچا رکھنا چاہئے تاکہ
دماغ کی طرف خون رجوع کرے - مگر کو - ما کی بیہوشی مین مریض کا سر اونچا رکھنا چاہئے
تاکہ دماغ کیطرف خون رجوع کرنا نہ پاوے + سن - کو پی کی بیہوشی مین بیمار کو

امیو-نیا وغیرہ اور اسٹی-میو-لنٹ دوائین سُنگھانی چاہیئین تاکہ قلب کی حرکت تیز ہوجاوے ٭ کو-ما کی بیہوشی مین اِن دواؤن کو نہ سُنگھانا چاہئے ٭

علاج - جب صرف ضعف یا نزاکت کے باعث غشی طاری ہوتی ہے تو اُسمین چندان اندیشہ نہین ہوتا - بیمار کو فوراً اِس ترکیب سے لٹاوین کہ سر اُسکا بہ نسبت جسم کے نیچا ہو تاکہ دماغ کیطرف خون رجوع کرسکے اور کہلی ہوا مین رکہین - چہرہ اور گردن پر آب سرد چہڑکین اور امیو-نیا کی ہوا سُنگہاوین جسکے پیدا کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تولہ بہر نوشادر پیسکر ایک شیشی مین چہوڑ دین اور اُسمین اُتنا ہی پان کہانے کا چونہ ڈالدین بعد ازان اُس شیشی مین کوئی تولہ یا دو تولہ پانی چہوڑ کر منہ اُسکا خوب بند کردین اور اُسکو ہلاوین - اِس ترکیب سے امیو-نیا کی ہوا اُس شیشی کے اندر پیدا ہوجائیگی ڈانٹ کہولکر شیشی کا مُنہ مریض کی ناک کے سامنے لیجاین - اِس تیز ہوا کے سونگہتے ہی مریض ہوش مین آجاتا ہے - اگر کوئی شیشی پاس نہو تو آسان تر ترکیب ہوا مذکور کے پیدا کرنے کی یہ ہے کہ تہوڑا چونہ اور نوشادر لیکر اپنی ہتہیلی مین رگڑین اور مریض کو سُنگہاوین اگر کوئی پوشاک تنگ ہو تو اُسکو کہولدین ٭ جب ہوش آجاوے اسٹی-میو-لنٹ دوا کا استعمال کرین ٭

مقالہ دوم

پردہ پے-ری-کار-ڈی-ام کی بیماریان

اوّل پے-ری-کار-ڈائی-ٹِس

پردہ پے-ری-کار-ڈی-ام کا انفلامیشن دو قسم کا ہے - ایک اکیوٹ - دوسری کرانک

اکیوٹ پے-ری-کار-ڈائی-ٹس

یہ مرض از خود بہت کم پیدا ہوتا ہے بلکہ اکیوٹ رو-ماٹیزم کے سبب سے اکثر ہو جاتا ہے*

علامات - جاڑا چڑہ کر قلب کے مقام پر درد ہوتا ہے - ٹیس اُس درد کی بائین بازو اور بعض دفعہ پہنچے اور اُنگلیون تک پہونچ جاتی ہے یا تو درد شدید یا خفیف ہوتا ہے - قلب اکثر شدت سے دہڑکتا ہے - قدرے بخار رہتا ہے - نبض یا تو سریع پر سخت اور باقاعدہ چلتی ہے یا نہایت سریع ضعیف اور بے قاعدہ حرکت کرتی ہے - دم لینے مین تکلیف یا ہچکیان آتی ہین - مریض بے چین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دم اُسکا گہُٹا جاتا ہے - بدن یا تو پسینہ سے نہا جاتا ہے یا خشک اور گرم ہوتا ہے - چہرہ پیلا یا نہایت فکرمند - بعض دفعہ تہوڑا بہت تشنج ہوتا ہے یا تہوڑے عرصہ کے لئے مریضکو ہذیان ہو جاتا ہے - جب بیمار سو جاتا ہے تو خوابات متوحش سے نیند اُسکی ٹوٹ جاتی ہے اور بعض اوقات نیند بالکل آتی ہی نہین - بعض دفعہ بیمار کو اپنے مرض کا اسقدر اندیشہ اور بیماری سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ مارے ڈر کے حرکت نہین کرنا چاہتا - جب یہ بیماری مُہلک ہونیوالی ہوتی ہے تو دم لینے مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے - چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے - آنکہون کا نور جاتا رہتا ہے اور جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - قلب کے مقام پر اُنگلیون سے ٹہونکین تو آواز ٹہوس سنائی دیتی ہے اور جون جون پے-ری-کار-ڈیم کی تہیلی مین پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا ہے - آواز پرکشن کی زیادہ تر ٹہوس ہوتی جاتی ہے - مقام مذکور پر کان دہر کر سُنین تو رگڑ کی آواز سُنائی دیتی ہے جسکو اصطلاع مین فرک-شن ساؤنڈ کہتے ہین - پہلے تو یہ آواز ملایم ہوتی ہے لیکن جب لمف پیدا ہو جاتا ہے اُسوقت تمیز

ہوجاتی ہے اور جون جون پے۔ری۔کار۔ڈیم کی تہیلی مین پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا ہے آواز مذکور پیدا نہین ہوتی اور اُسوقت بہی یہ آواز بند ہوجاتی ہے کہ جب دونو سطح پردہ پے۔ری۔کار۔ڈیم کے لف سے جُڑجاتے ہین ٭ فرک۔شن کی آواز پہلے تو سینہ کے درمیانہ حصہ کے کسیقدر بائین طرف اور سینہ کی ہڈی کے قریب درمیانہ حصہ پر سُنائی دیتی ہے اور وہان سے سارے مقام قلب پہ پہیلجاتی ہے اور ساتہہ اس فرک۔شن کے ایک اوُر آواز مرمری بہی پیدا ہوتی ہے۔جب کیسہ مذکور مین پانی زیادہ پیدا ہوتا ہے تب قلب کی آواز پہلے تو دہیمی ہوجاتی ہے بعد ازان جون جون پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا ہے کمتر سُنائی دینے لگتی ہے آخر کار بالکل مسموع نہین ہوتی ٭

نتائج۔ یا تو یہ بیماری بالکل رفع ہوجاتی ہے یا ایکیوٹ سے یہ مرض کرانک ہوجاتا ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ پردہ پے۔ری۔کار۔ڈیم جُڑ جاتا ہے یا بیمار مرجاتا ہے ٭

اسباب۔ جب رو۔ما۔ٹیزم یا گاؤٹ کی بیماری موروثی ہوتی ہے ٭

اکسائیٹنگ کاز۔ سردی یا وجع مفاصل کی بیماری کا پردہ پے۔ری۔کار۔ڈیم مین انتقال کرجانا۔گُردہ کی بیماری اور مرض پائیمی۔میا ٭

تشخیص۔ عین ابتدا مین پے۔ری۔کار۔ڈائی۔ٹِس کو انڈو۔کا۔ڈائی۔ٹِس سے فرق کرنا چاہیے۔مگر علامتون کے ذریعہ ان دونو بیماریون مین فرق کرنا نہایت مشکل ہے لیکن درد اگر شدت کا ہو تو پے۔ری۔کار۔ڈائی۔ٹِس کا گمان ہونا چاہیے اس مرض کے فرک۔شن کی آواز کا مغالطہ پلو۔ری۔سے کے فرکشن کی آواز سے ہوسکتا ہے۔امتحان کیوقت مریضکو سانس بند کرنا کہین اس سے پلو۔ری۔سی کے فرکشن کی آواز سُنائی دینی بند ہوگی مگر پے۔ری۔کار۔ڈائی۔ٹِس کی ہنوز آواز سنائی دیگی ٭

علاج۔ مقام مرض پر جونکین لگاوین یا بذریعہ گلاس کے خون لین اور اسی کے

یول - ٹس لگاوین اور اسکو دو دو گھنٹہ بعد بدلا کرین قبض ہو تو ایک جلاب دین اور غذا بیمار کی کم کردین جب شدت مرض کی کم ہوجاوے تب مقام قلب پر ایک بلسٹر لگاوین اور اُسکے زخم کو کئی روز تک سیاون کی مرہم سے ہرا رکھین اور کھانے کو او - پیم کا استعمال گھنٹہ گھنٹہ یا دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد کرین تاکہ درد کو افاقہ ہو اور مریض کو چین آجاوے - اگر مرض نہایت شدید اور ازحد ورم پیدا ہو تو ایک گرین کا چھٹا یا چوتھا حصہ ٹار - ٹار - اِمٹک کا استعمال کرین - اگر یہ مرض وجع مفاصل کے باعث ہو تو سا - لے - سی - لٹ اف سوڈا کا استعمال کرین جیسا رو - ما - ٹیزم کے علاج مین بتلایا گیا ہے ؞

کرانک پے - ری - کار - ڈائی - ٹس

یہ مرض اکثر نتیجہ ایکوٹ بیماری کا ہوتا ہے اور خاصکر یہ بیماری وجع مفاصل شدید مین ہوجایا کرتی ہے ؞

علامات - دل دھڑکتا ہے - دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور ساتھہ ان علامتون کے بعض دفعہ خشک کھانسی بھی ہوتی ہے - بیمار بائین کروٹ لیٹ نہین سکتا - مقام قلب پر کیسقدر درد یا بے چینی معلوم ہوتی ہے - بیمار کا دم گھٹنے لگتا ہے - کمال ضعف ہوجاتا ہے - اسحالت سے یا تو آہستہ آہستہ شفا ہونے لگتی ہے یا ہائیڈرو - پے - ری - کار - ڈیم ہوکر بیمار ملک بقا کو کوچ کرجاتا ہے ؞

علاج - مقام مرض پر بلسٹر یا آیوڈین لگاوین اور آیوڈائیڈ اف ایرن اور کونین کا استعمال کرین ؞

دوم ہائیڈرو - پے - ری - کار - ڈیم

اِس بیماری مین پے - ری - کار - ڈیئم کی تہیلی مین پانی بہرجاتا ہے ٭ یہ مرض ڈراپ - سی کی قسم سے ہے - اور دورانِ خون مین جب رُکاوٹ ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے ٭

علامات - قلب کے مقام پر ایک بوجہ اور بستگی معلوم ہوتی ہے - دم لینے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے - چہرہ بہرا بہرا یا ہوا - مریضکو اکثر غش آجاتا ہے جا بجا تشنج ہوجاتا ہے - نبض سریع کمزور اور بیقاعدہ چلتی ہے - مریض اکثر بستر پر بیٹہا رہتا ہے اور حرکت کرنے یا کروٹ بدلنے سے نہایت خوف کہاتا ہے - جب پانی بہت پیدا ہوجاتا ہے تب قلب کا مقام اونچا ہوجاتا ہے اور مقامات بائین پسلیون کے بہی اونچے ہوجاتے ہین ٹہوکنے سے آواز اُس جگہہ کی ٹہوس نکلتی ہے جب بیمار لیٹا رہتا ہے تب قلب کی حرکات محسوس نہین ہوتین - اور جب کہڑا یا بیٹہا رہتا ہے اُسوقت وہ حرکتین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ انتقال کرتی رہتی ہین - آوازین قلب کی بہت خفیف سنائی دیتی ہین لیکن سینے کے اوپر کے حصّہ پر زیادہ مسموع ہوتے ہیں وہ بیمار کی کروٹ بدلنے سے ٹہوس آواز ٹہوکنے کی بہی بدلتی رہتی ہے ٭

علاج - اِس مرض کا مثل اور ڈراپ - سی کی بیماریون کے بذریعہ مسہلات اور مدرات کے کرنا چاہیے قلب کے مقام پر پلاسا بلسٹر لگاوین اور اسکے زخم کو سا ون کے مرہم سے ہرا رکہین - بعض صورتون مین کہ جب پانی بہت جمع ہوگیا ہو ٹَے پنگ کرکے اُس پانی کو نکالا گیا ہے جگہہ ٹَپ کرنے کے پانچوین اور چہٹی پسلی کی بیچ کی جگہہ ہے - ٹرو - کار کو پانچوین اور چہٹی پسلی کے درمیان داخل کرنا چاہیے ٭

مقالہ سوم

دل کی اکیوٹ بیماری

ان - ڈو - کار - ڈائی - ٹس

ان - ڈو - کار - ڈیم وہ باریک جہلّی ہے جو دل کے خانون اور کیواڑون پر بیان ہے غرض اسی جہلّی کے انفلامیشن کو اصطلاح مین ان - ڈو - کار - ڈائی - ٹس کہتے ہین - یاد رہے کہ یہ مرض بہنے خانون مین بہت کم ہوتا ہے اور بائین خانہ کے بہی خاصکر کیواڑون ہی پر ہوجاتا ہے ❊

اسباب - یہ بیماری اکیوٹ رو - ما - ٹیزم مین اکثر ہوجایا کرتی ہے اور بعضدفعہ مرض اسکار - لے - ٹینا اور پیور - پے - رَل فیور یا گردون کی بیماری مین بہی ہوجایا کرتی ہے - گاوٹ کی بیماری کے ساتہہ بہی یہ مرض گاہے گاہے پیدا ہوتا ہے ❊

ماہیئت - جب یہ مرض کیواڑون پر ہوتا ہے تب انپر خون جمع ہوجاتا ہے اور وہ موٹے ہوجاتے ہین انپر لمف کے چہوٹے چہوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہین اور چونکہ ان کیواڑون پر خون کا فائبرین بہی منجمد ہوجاتا ہے اسواسطے وہ کہردورے ہوجاتے ہین اور کچہہ عرصہ بعد سکڑ رہو جاتے ہین اور سکڑ کر سخت یا چڑ جاتے ہین - بعضدفعہ ایسے سخت ہوجاتے ہین کہ انکا دائرہ سکڑ جاتا ہے اور وہ نکمے ہوجاتے ہین ❊

علامات - جب یہ مرض نتیجہ اکیوٹ رو - ما - ٹیزم کا ہوتا ہے تب اسکی علامتین بہت نمایان نہین ہوتی ہین - اسصورتمین ایسا ہوتا ہے کہ نبض کسیقدر کمزور مگر سریع ہوجاتی ہے اور مریض دم جلد جلد لیتا ہے - چہرہ اسکا فکرمند ہوجاتا ہے لیکن وہ بہت

خفیف یا کچھ بھی نہین معلوم ہوتا ہے اِسصورت مین یہ مرض اکثر کم مہلک ہوتا ہے
لیکن اسکے نتایج بہت بُرے ہوتے ہین مگر جب یہ بیماری ازخود پیدا ہوتی ہے تب نہایت
شدید اور اکثر مہلک ہوجاتی ہے اِسصورت مین سینہ کے مقام پر ایک بوجھ اور بے چینی معلوم
ہوتی ہے اور بیمار بے چین اور فکرمند ہوجاتا ہے اور چپت پڑا رہنا چاہتا ہے۔ بھیز
بخار ہوتا ہے اور نبض کمزور ہوجاتی ہے اور سرد پسینہ بھی آتا ہے۔ تنگی نفس کی ہوتی
ہے۔ ہاتھہ پاؤن مین تشنج اور غشی طاری ہوتی ہے +

فی۔زی۔کل سائینس۔ اِس بیماری مین دل کے مقام پر ہاتھہ رکہنے سے
دل نہایت دہڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بعض دفعہ دل کانپتا ہوا بھی معلوم ہوتا ہے +
دل کے مقام کو ٹھوکنے سے ٹھوس آواز کی حد بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کان لگا کر
سُنین تو ایک ملائم مرمر کی آواز مسموع ہوگی یعنے ایسی آواز جیسے لوہار کی دھونکنی سے
پیدا ہوتی ہے۔ اگر مرمر کی آواز دل کے پیندے پر بہت صاف سُنائی دے تو جاننا
چاہیے کہ انفلامیشن ایار ٹا کے کپواٹرون مین ہے اور اگر دل کی پہلی آواز کے ساتھہ
سُنائی دے تو اُس سے خون کا بطن مین پھر لوٹ جانا ثابت ہوتا ہے + اور اگر
مرمر کی آواز دل کی نوک پر اور اُسکے بائین طرف بھی خوب صاف مسموع ہو تو بیماری
مائی۔ ٹرل وا۔لو مین ثابت ہوگی +

علاج۔ اِس مرض کا بعینہٖ مثل پے۔ری۔کار۔ڈائی۔ٹِس کے ہے لیکن چونکہ
ایمو۔نیا خون کے فائی۔برین کو جمع ہونے نہین دیتا اسواسطے عین ابتدائے مرض
سے اِس بیماری مین یا تو کار۔بونٹ اف ایمو۔نیا یا ارو۔ماٹک اسپرٹ اف ایمونیا
کا استعمال اچھے طور پر کرنا چاہئے +

مقالہ چہارم

دل کے مزمن امراض

اول والـ ویو لر ڈی - زیز

یعنے

دل کے کیواڑون کی بیماریان

ان بیماریون کے بیان کرنے سے پہلے دل کی مختصر تشریح اور اُس عضو کا کام کیا ہے
یہ بیان کرنا ضرور ہے۔ پس واضح ہو کہ قلب کی مختصر تشریح یہ ہے کہ یہ ایک لحمی عضو ہے اور سینہ
کے اندر ترچھا اِس طور پر واقع ہے کہ جب ہم بیٹھتے یا کھڑے ہوتے ہین تو قلب کا پیندا اوپر اور
پشت کیطرف اور دہنی جانب کو ہوتا ہے اور نوک اُسکی نیچے اور آگے اور بائین طرف
ہوتی ہے۔ قلب کے ان حصون پر اور بڑی رگون پر ششش نہین ہوتا یعنی پلمو-نری ارٹری
کی جڑ پر۔ اِیارٹا کے چڑھتے ہوئے حصہ پر دہنے بطن کے سامنے کی سطح پر کچھہ تھوڑا دہنے اُذن
پر۔ اور بائین بطن کی نوک اور سامنے کے کنارے پر۔

تاکہ مرض کی تشخیص مین آسانی ہو اِسلئے ہم دل کے مختلف حصون کے مقام کو
علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہین۔ ناظرین جب اِس بیان کو پڑھین تب تصویر
ذیل کو مدنظر رکھین۔

یاد رہے کہ دل کے قریب دو تہائی (دیکھو تصویر کو) درمیانہ خط کے بائین طرف
ہوتی ہے۔ دونو آریکلس یعنے اُذن کے اوپر کا کنارہ اُس خط کے برابر ہوتا
ہے جو دہنی طرف کی دوسری اور تیسری پسلی کے بیچ کی جگہہ سے شروع ہو کر سینہ کی

ہڈی کے پار گزر کر بایئن طرف کی پہلی اور دوسری پسلی کی بیچ کی جگہہ پر آخر ہوتا ہے"

(تصویر سینہ کی)
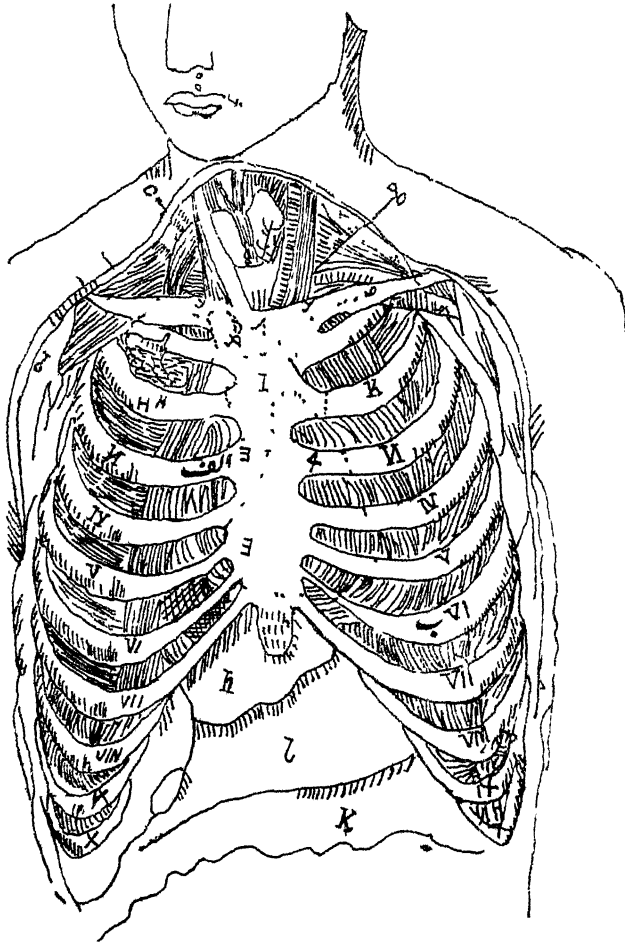
وہنا اذن (دیکھو تصویر کے حرف الف کو) چوڑائی مین یہ اذن پہیلا ہوا ہے
سینہ کی ہڈی کے دہنیے کنارے کے قریبا ایک انچ فاصلہ سے لے کر اسی

ہڈی کے بایئن نصف کے بیچ تک اور لمبائی مین دہنی کری کے درمیانہ حصہ سے لیکر
چوتہی کری کے نیچے کے کنارے تک ٭

بایان اُذن لمبائی مین پہیلا ہوا ہے بایئن طرف کی دوسری اور تیسری پسلیون کے
بیچ کی جگہہ سے لیکر بایئن طرف کی چوتہی کری کے اوپر کے کنارہ تک اور چوڑائی مین
پشت کے آٹھوین فقرہ اور اُسکے قریب کی پسلی کے سرے کے برابر تک ٭

دہنا بطن لمبائی مین بایئن طرف کی تیسری کری سے لیکر چھٹی کری تک پہیلا ہوا
ہے ٭ گول کنارہ بایئن بطن کا بایئن طرف پہیلتا ہے تیسری پسلی سے لیکر پانچوین
اور چھٹی پسلیون کے بیچ کی جگہہ کے اُس نقطہ تک جو دو انچ سیدہا پستان کے
سر کے نیچے واقع ہے ٭

دل کی نوک (دیکھو تصویر حرف ب) پانچوین اور چھٹی پسلی کے بیچ کی جگہہ مین ہوتی
ہے بلکہ چھٹی پسلی کے اوپر کے کنارے کے قریب اور درمیانہ خط کے قریب ساڑہے
تین انچ بایئن طرف پر واقع ہے ٭

ٹرائی - کس - پڈ **وَالْو** - سینہ کی ہڈی کے نیچے کے چہارم حصہ کے پیچھے واقع
ہے ٭

مائی - ٹرل **وَالْو** - تیسری اور چوتہی پسلیون کے بیچ کی جگہہ سے لیکر پانچوین کری
تک سینے کے ہڈی کے بایئن نصف کے پیچھے واقع ہے ٭

پلمو - نری **وَالْو** - واقع ہے سینہ کی ہڈی کے ٹہیک بایئن طرف اور اُس ہڈی
اور تیسری کری کے کنارے کے پیچھے ٭

ا - یار - ٹِک **وَالْو** کا بہی کچھہ حصہ سینہ کی ہڈی کے بایئن نصف کے پیچھے واقع
ہے اور پلمو - نری والو کے کسیقدر نیچے اور تیسری کری اور تیسری اور چوتہی پسلیون کے
بیچ کی جگہہ کے نیچے کے حصہ کے مقابلہ پر ہوتا ہے ٭

پلمو-نری ار-ٹری - یہ شریان سینہ کی ہڈی کے قریب اور بایئں طرف
کی دوسری اور تیسری پسلی تک پائین ہوتی ہے ٭
ا-یار-ٹا - اِس شہریان کا چڑھتا ہوا حصہ سینہ کی ہڈی کے بیچون بیچ ہوتا ہے اور
سے-نیو-بریم ہڈی کے پیچھے سے یہ شریان خم کہانا شروع کرتی ہے اور بایئں طرف کو
اُکر پہلی اور دوسری پسلی کے درمیان ایک محراب بنتا ہے ٭ اِس شریان کا اُترتا ہوا
حصہ تیسرے فقرہ پشت کے بایئں طرف شروع ہوتا ہے ٭
قلب کا امتحان مثل شُش کے دو ترکیبوں سے کرتے ہین - اول پرکشن اور دوم اسکلٹے-ٹیشن ٭
اول پرکشن - اگر کسی تندرست اور توانا آدمی کے سینہ کے اُس مقام کو ٹھونکین جو
سینہ کی ہڈی کے نیچے کے نصف کے بایئں طرف واقع ہے کہ جہان قلب کی حرکت
محسوس ہوتی ہے اور جسکا قطر قریب دو انچ کے ہے تو ٹھوس آواز پیدا ہوگی - واضح ہو
کہ یہ مقام وہ حصہ قلب کا ہے جسپر شُش نہین ہوتا علاوہ اُس جگہہ کے ٹھونکنے کی
آواز صفائی پر آتی جاتی ہے اور زیادہ اور کم ہونا اُس صفائی کا پھیپھڑے کی بابت
پر منحصر ہے لیکن اگر زور سے ٹھونکین تو پھیپھڑے سے گزر کر آواز ٹھوس پیدا ہوگی - جب
قلب بڑا ہوجاتا ہے یا پے-ری-کار-ڈیئم کی تھیلی مین پانی پیدا ہوتا ہے تب حلقہ
ٹھوس آواز کا بھی بڑہ جاتا ہے اور اُسوقت بھی یہ حلقہ بڑہ جاتا ہے کہ جب قلب کے
اوپر جو حصہ شُش کا ہوتا ہے وہ سخت ہوجاتا ہے یا جب پے-ری-کار-ڈیئم اور
سینہ کے مابین کوئی رسولی ہوتی ہے یا جب جگر کا بایان گوشت بڑہ جاتا ہے ٭
برعکس اسکے اگر قلب کے مقام کو ٹھونکنے سے آواز صاف نکلے تو اس سے یہ ثابت نہین
ہوتا کہ قلب بڑا نہین گیا ہے کیونکہ جب پھیپھڑے مین ام-فائی-سی-ما کی بیماری ہوجاتی
ہے یا مرض نیو-مو-تھیو-راکس مین یا جب معدہ مین ہوا بھر جاتی ہے تو ٹھونکنے سے
آواز اسقدر صاف نکلتی ہے کہ قلب کی بیماری ثابت نہین ہوسکتی اور تندرست

آدمیون مین بہی ایسا ہوتا ہے کہ سوتے وقت یا لمبی سانس لیتے وقت ہونٹون سے آواز صاف نکلتی ہے +

دوم اسکلٹیشن - واضح ہو کہ قلب کی دو حرکتین ہین ایک انقباض اور دوسرے انبساط یعنے سُکڑنا اور پہیلنا + حرکت انقباض کو اصطلاح مین سسٹولے اور حرکت انبساط کو ڈایسٹولے بولتے ہین + قلب کے دونو اُذن (آریکل) ایک ہی ساعت مین سُکڑتے ہین اور دونو بطون (وینٹریکل) بہی ایک ہی دفعہ سُکڑتے ہین اور آریکل کے سُکڑنے کے بعد ہی وینٹریکل فوراً سُکڑ جاتی ہین اور قلب کے ہر حصہ کے ریشون کے سکڑنے کے بعد ہی پہر وہ ریشے فوراً ڈہیلے ہوجاتے ہین اور دونو ونٹریکل کے پہیلنے اور اور دونو آریکل کے دوسری دفعہ کے سُکڑنے کے مابین ایک وقفہ گزرتا ہے - پس یاد رہے کہ قلب کے ہر یک پورے فعل کے بعد متواتر دو آوازین پیدا ہوتی ہین اور ان دونو آواز کے مابین ایک وقفہ گزرتا ہے - انمین سے ایک آواز کو فرسٹ ساونڈ + یا سسٹالک ساؤنڈ کہتے ہین کیونکہ یہ آواز اُسوقت پیدا ہوتی ہے کہ جب دونو بطن سُکڑتے ہین اور جب دل کی نوک سینہ کی دیوار پر ٹکر کہاتی ہے اور جسوقت بڑی بڑی شرائین تڑپتی ہین + اس آواز کو قلب کی نوک پر سُننا چاہئے + دوسری آواز کو اصطلاح مین سکینڈ ساؤنڈ یا ڈایاس - ٹو - لک ساؤنڈ کہتے ہین کیونکہ یہ آواز اُسوقت پیدا ہوتی ہے کہ جب دونو بطن پہیلتے ہین اور جب دل ٹکر کہانے کے بعد سینہ کی دیوار سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور جب دل کی بڑی شرائین بے حرکت ہوجاتے ہین + اس آواز کو اسٹرنم ہڈی کے بیچون بیچ اور اُسکے بائین کنارہ کے قریب اور دوسری اور تیسری پسلی کے مابین سُننا چاہئے +

فرسٹ ساؤنڈ کے بعد نہایت تہوڑا سا وقفہ ہوتا ہے کہ جو صرف اُسوقت معلوم ہوسکتا ہے کہ جب نبض ۱۰۰ دفعہ سے زیادہ نہین حرکت کرتی ہے لیکن دوسری آواز

کے بعد خاصہ دراز وقفہ پڑجاتا ہے ٭ جب ان دونو آوازون کا مقابلہ کرتے ہین تو پہلی آواز بہ نسبت دوسری کے لنبی اور بھدی ہوتی ہے اور دوسری آواز زیادہ تر صاف تیز اور جلد گزر جاتی ہے ٭

مقامات کہ جہان جہان سے یہ آوازین گزرتی ہین - پہلی آواز اوپر کیطرف گزرکر بائین اکرو-مئین-پیرا اسٹس تک جاتی ہے لیکن اثنا ءراہ مین کمزور ہوجاتی ہے اور دہنی طرف کی اکرو-مئین-پیرا اسٹس کیطرف اسکی تیزی زیادہ تر کم ہوجاتی ہے مگر بائین طرف پشت پہ خوب صاف سنائی دیتی ہے ٭

دوسری آواز قلب کے پیندے کیطرف خوب سنائی دیتی ہے اور دل کے اور مقامات کی نسبت اکثر اسٹرنم ہڈی کے بیچوبیچ دوسری اور تیسری پسلی کے مابین زیادہ تر صاف سنائی دیتی ہے ٭

قلب کی آواز حالت مرض مین - اسکو مرمر کہتے ہین - یاد رہے کہ مرمر ایک غیر معمولی آواز ہے جو دل کی معمولی آوازون کے ساتھ بیماری کیحالت مین پیدا ہوتی ہے - مرمر کی آواز قلب کے ایک یا دونو تندرست آوازون کے ہمراہ سنائی دیسکتی ہے ٭ مرمر کی آواز کئی قسم کی ہوسکتی ہے یعنے یا تو مثل دھونکنی کی آواز کے یا سوہان کے رگڑنے کے یا ارّا کشی کے مثل یا دھونکنی کی آواز کے ٭

قلب کے مقام کی چار جگہہ پر مرمر کی آواز خوب صاف سنائی دیتی ہے اوّل قلب کی نوک کی بائین جانب کے کچھہ اوپر - دوّم کوڑی (زائی-سی-فارم کارٹلیج) کے تھوڑی اوپر اسٹرنم ہڈی کے بیچوبیچ - سوم تیسری اور چوتھی پسلی کے مابین - چہارم اُس مقام پر کہ جہان بائین جانب کی تیسری پسلی اسٹرنم ہڈی کے ساتھہ ملتی ہے ٭

اسباب - مرمر کی آواز چار سببون سے پیدا ہوسکتی ہے - اوّل جب قلب کا کوئی دہانہ صرف تنگ ہوجاتا ہے - دوّم جب قلب کا کوئی دہانہ صرف پھیلجاتا ہے - سوم جب قلب کے

اندر کی کوئی سطح کہردری ہوجاتی ہے چہارم جب تیسرا سبب اول اور دوسرے کے ساتھہ ملجاتا ہے جب مرمر کی آوازین ان سببون سے پیدا ہوتی ہین تب اُن کو آر۔گے۔نِک کہتے ہین اور جب خون کے پتلا پڑجانے یا قلب کے افعال مین خلل واقع ہونے سے پیدا ہوتے ہین تب انکو ان۔آر۔گے۔نِک مرمر کہتے ہین ۔

اسباب اور ماہیت دل کے کیواڑون کی بیماریون کے۔

اکثر تغیرات جو دل کے خانون کے استر مین واقع ہوتے ہین وہ انفلامیشن کے سبب سے پیدا ہوتے ہین یعنی جب اُس پردہ مین (اِن۔ڈو۔کار۔ڈی۔ام) انفلامیشن ہوتا ہے تب اُسکے نیچے اور اوپر لمف پیدا ہوجاتا ہے جس سے دل کے کیواڑ (وَاَلوِس) موٹے ہوکر سخت ہوجاتے ہین یا سُکڑجاتے ہین نہین تو آپسمین یا خانون کی دیوارون کے ساتھہ جڑجاتے ہین اور اُن کیواڑون سے جو ڈوریان (کارڈی۔ٹن۔ڈی۔نی) لگے ہوتے ہین وہ بہی موٹی ہوکر تنگ ہوجاتے ہین اور بعض دفعہ ٹوٹ بہی جاتے ہین ۔ علاوہ ازین ان کیواڑون کی ساخت مین مٹی یا چونہ کا مادہ بہی جم جاتا ہے یا اُنپر چہوٹے چہوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہین اور کبہی وہ جڑ بہی جاتے ہین اور ایسا بہی ہوتا ہے کہ جب اُنکے دروازے پہیل جاتے ہین تب کیواڑ اُن دروازون کو اچہے طور پر بند نہین کرسکتے ۔

ردماٹیزم کی بیماری مین جب پردہ اِن۔ڈو۔کار۔ڈی۔اَم بہی مبتلا ہوجاتا ہے تب لمف کے جمع ہوجانے سے دل کے کیواڑ (یعنے وَالوِس) سخت ہوجاتے ہین اور خون کے آنے جانے مین مزاحمت ہوتی ہے اُس مرض کو اکیوٹ انڈو۔کار۔ڈائی۔ٹس کہتے ہین ۔ کرانک اِنڈوسکار۔ڈائی۔ٹِس کی بیماری مین بہی دل کے کیواڑ سخت ہوجاسکتے ہین اور اُنپر چونہ کا مادہ پیدا ہوجاسکتا ہے ۔

چہوٹے بچے بڑہاپے مین یہ مرض اکثر ہوجاتا ہے خاصکر جنکو گاوٹ یا گردہ کی مزمن بیماری بہی ہوجاتی ہے ۔ علاوہ ازین آتشک اور شراب خواری سے بہی یہ مرض ہوجاتا ہے

اور کثرت ورزش اور روالوس کے شق ہوجانے یا لاغر ہوجانے اور دل کے خانوں
کے پہیلجانے یا دل کے کیواڑون کے کسی تولیدی نقص کے سبب سے بہی یہ مرض
ہوجاتا ہے + جب خون سے فائی برین خارج ہوکر دل کے کیواڑون پہ جمع
ہوجاتا ہے تب بہی وہ سخت ہوجاتے ہین + دل کے ہر یک کیواڑا اور دروازہ پر
دو قسم کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے - ایک وہ جس سے خون ایک خانہ سے دوسرے
مین آکے پیچہے لوٹ جاتا ہے (ری-گر-جی-ٹیے شن) اور دوسرے خون رُک کر
آتا ہے (آ-بس-ٹرک-شن) + پس ان دونو قسم کی بیماریونکا بیان الگ
الگ کیا جائیگا +

قلب کے چار خانے اور چار دہانے ہین یعنے چار خانے یہ ہین کہ دو بطون اور دو اُذن اور چار
دہانے یہ ہین یعنے ایک دہانہ مابین بایین بطن اور اُذن کے اور دوسرا درمیان داہنے
اُذن اور بطن کے - تیسرا دہانہ ایار-ٹا کا اور چوتہا پلمو-نری ار-ٹری کا + ان دہانون
پر کیواڑ لگے ہوئے ہوتے ہین جنکو اصطلاح مین والوس کہتے ہین چنانچہ بایین اُذن اور
بطن کے دہانہ پر جو کیواڑ لگے ہوتے ہین اُنکو مائی-ٹرل والو کہتے ہین اور جو داہنے بطن
اور اذن کے دہانہ پر کیواڑ ہین اُنکو ٹرائی-کس-پڈ والو بولتے ہین اور جن کیواڑون
سے ایار-ٹا کا دہانہ کہلتا اور بند ہوتا ہے اُنکو ایار-ٹاک والو کہتے ہین اور جو کیواڑ
پلمو-نری ار-ٹری کے دہانہ پر لگا ہے اُسکو پلمو-نری والو کہتے ہین + قلب کے
ہر یک دہانہ مین دو مرمر کی آواز پیدا ہوسکتی ہین - ایک خون کے رُک جانے کی اور
دوسری خون کے لوٹ جانے کی - پہلی کو کنش-ٹرکٹیو اور دوسری کو ری گر جی ٹینٹ
مرمر کہتے ہین + پس اس حساب سے کل مرمر کی آواز آٹھہ پیدا ہوسکتی ہین - مرمر کی آواز
کس قسم کی ہے - اسباب کے دریافت کرنے سے پہلے قلب کی دونو آوازون
کو دریافت کرنا اہم ضروریات سے ہے یعنے یہ جاننا کہ یہ آواز تو پہلی اور یہ دوسری ہے

اور یہ بات بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جائے کسی سبب سے پیدا ہو اگر مرمر کی آواز پہلے
پہلی آواز کے بعد سنائی دے تو یہ معلوم کرنا چاہئے کہ وینٹریکل کے سکڑنے کے وقت
پیدا ہوتی ہے اور اگر قلب کی دوسری آواز کے بعد مسموع ہو تو وینٹریکل کے پھیلنے کے
وقت پیدا ہوتی ہے ٭

ایک اور بات یہ بھی یاد رہے کہ دل کا بایاں بطن جب سکڑتا ہے تب ایارٹک
والو کھل جاتا ہے تاکہ خون بطن سے ایارٹا میں آسانی سے گزر جائے مگر مائی ٹرل والو
کو اسوقت بند ہو جانا چاہئے تاکہ اذن سے بطن میں جو خون آ گیا ہے وہ پھر اذن میں
نہ لوٹ جا سکے اور دہنے بطن میں بھی یہی بات ہوتی ہے تاکہ خون پلمو-نری آر-ٹری
میں بخوبی داخل ہو سکے مگر لوٹ کر پھر داہنے بطن میں نہ جا سکے ٭

جب ایارٹا کے سے-مے-لو-نر والو میں بیماری ہوتی ہے اور اس بیماری کے
سبب سے فرض کرو کہ دل کے سکڑنے کیوقت بطن کا خون ایارٹا میں آسانی سے نہ گزر
سکے تب ایارٹک آبسٹ-ٹرک-ٹیو مرمر کی آواز دل کی پہلی آواز کے ساتھ پیدا
ہوگی یہ آواز دل کے ان مقاموں پر صاف سنائی دیگی یعنے دل کے پیندے پر سٹرنم
ہڈی کے قریب دہنی جانب کی دوسری اور تیسری پسلی کے مابین کی جگہہ پر اور تھوڑا بہت
ایارٹا پر دہنی ہنسلی کی ہڈی تک اور دونو جانب کے کے-را-ٹڈ شریانوں پر بھی سنائی
دیتی ہے ٭ لیکن اسٹے-تھس-کوپ کو جوں جوں نیچے دل کی نوک کیطرف اُتارتے
جاوگے توں توں اس آواز کی تیزی کم ہوتی جاویگی ٭ جب بیماری کے سبب سے بائیں
بطن کے پھیلنے کیوقت ایارٹا کا کیواڑ اچھے طور پر بند نہیں ہو سکتا ہے تب ایارٹا سے
خون لوٹ کر بائیں بطن میں آجاتا ہے اُسوقت دل کی دوسری آواز کے ساتھ
ایارٹک-ری-گر-جی-ٹنٹ مرمر کی آواز پیدا ہوگی - یہ آواز دہنی جانب کی
دوسری اور تیسری پسلی کے بیچ کی جگہہ پر سنائی دیگی اور تھوڑے طور پر نیچے اور بائیں

سمت کو جدھر خون ایارٹا سے بہ کر بطن مین آ گرتا ہے اور بعض دفعہ اسٹرنم ہڈی
کے نیچے کے سرے پر بھی خوب صاف سُنائی دیتی ہے اور بعض دفعہ خوب تیزی
کے ساتھہ دل کی نوک کی سمت پر بھی مسموع ہوتی ہے ۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا
ہے کہ اَبسٹرکشن اور ری-گر-جی-ٹیشن دونو کی مرمر کی آوازین ایک ساتھہ
سُنائی دیتی ہین ۔

ایارٹا کے کیواٹر کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے مگر اَبس-ٹرک-یشن کی بیماری
مین نبض خالی اور اُسکی ضربان کسیقدر دراز ہو جاتی ہے اور ری-گر-جی-ٹیشن
کے مرض مین نبض مین دفعتاً جھٹکے کی حرکت محسوس ہوتی ہے اسواسطے اِس قسم کی
نبض کو جیر-کنگ پلس کہتے ہین ۔

جب مائی-ٹرل والو جو دل کے بائین بطن اور اُذن کے مابین کے دہانہ پر لگا ہوا
ہوتا ہے بیماری کے سبب سے موٹا ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور اِسکی ڈوریان (کا-رڈی
ٹن-ڈی-نے) کچکر سخت ہو جاتی ہین جس سبب سے دل کے سکڑنے کے وقت
اپنے دروازہ کو اچھے طور پر بند نہین کر سکتا ہے تب بائین بطن سے خون بائین
اُذن مین لوٹ کر بہ جاتا ہے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کیواٹر کہ سُکڑ کر چھوٹا ہو جاے
اور اُسکے مختلف حصے سخت ہو کر ایسے کھڑے رہین کہ بائین بطن کی دیواروں پر گر کر
چپسیان نہو سکین اور خون کے اذن سے بطن مین آنے مین سدراہ ہو جاوین تب
دل کی دوسری آواز کے ساتھہ مائی-ٹرل آبس-ٹرک-ٹیو (رکاوٹ) مرمر کی آواز
پیدا ہوگی - یہ آواز دل کی نوک کی بائین طرف خوب صاف سُنائی دیتی ہے اور
مائی-ٹرل ری-گر-جی-ٹنٹ مرمر کی آواز جو دل کی پہلی آواز کے ساتھہ پیدا
ہوتی ہے وہ بھی دل کی نوک کے بائین طرف خوب صاف مسموع ہوتی ہے اور دل کے
بہت سے حصّو نپر اور دونو اِسکا-پیو-لا ہڈی کے بائین اسپائین پر بھی یا بائین

اِسکا-بیو-لاہڈی کے نیچے کی نوک پر سُنائی دے سکتی ہے ۔۔ اِس بیماری مین
نبض بے قاعدہ چلتی ہے اور ملایم اور سریع ہوتی ہے ۔۔ مائی-ٹرل والو کی بیماری مین
چاہیے رُکاوٹ کی یا خون کے لوٹ جانے کی ہو پھیپھڑے کے دوران خون کے اندر
فرق پڑجاتا ہے یعنے پھیپھڑے کی رگین خون سے پُر ہو جاتی ہین اور پھیپھڑے مین ہمیشہ خونکا
اجتماع رہتا ہے کیونکہ خون اُنمین رُک رُک کر دورہ کرتا ہے اسواسطے ہوا کے کیسون کے
اندر خون بہہ بھی جاتا ہے - آخر کار وہنا بطن موٹا ہوکر پھیلجاتا ہے (اِس موقع پر اپنی اناٹمی
پر دہیان رکھو کہ وہنا بطن موٹا ہوکر کیون پھیلجاتا ہے) اور جسم کی کُل رگون کے دوران
خون مین رُکاوٹ پڑجاتی ہے جیسے جگر اور گردون مین بھی اکثر اجتماع خون کا ہوجاتا ہے
اور یرقان اور استسقا (ڈراپ-سی) اور ال-بیو-مے-نو-ریا کی بیماریان پیدا
ہوجاتی ہین ۔۔

پلمو-نری ار-ٹری کے دہانہ پر جو کیواڑ لگے ہوئے ہین اُنمین نہایت شاذ بیماری ہوتی
ہے - بر تقدیر اسٹرنم ہڈی کے بائین کنارے کے بیچوبیچ کوئی مرمر کی آواز سُنائی دے
اور وہ آواز بائین ہنسلی کی ہڈی تک پہونچے مگر سب-کلی-وی-اَن یا کرانڈ شریانون
تک نہ سُنائی دے تو ایسا گمان ہو - اِسصورت مین نبض کے اندر کسی طرح کا تغیر نہین واقع ہوتا +
وہنی طرف کے اُذن اور بطن کے مابین کے دہانہ پر جو ٹرائی-کس-پڈ کیواڑ لگے ہوئے ہین اُنمین
بھی بیماری بہت ہی کم ہوتی ہے اور جب کبھی بیماری ہوجاتی ہے تب اے اور-ٹک یا
مائی-ٹرل والو کی بیماری کے ساتھہ ٹرائی-کس-پڈ والو مین مرض پیدا ہوتا ہے
چنانچہ جب مائی-ٹرل والو کی بیماری کے سبب سے اوس سے خون بطن مین رُک رُک
جاتا ہے تب بایان اُذن خون سے پُر ہوجاتا ہے اور اثر اِسکا دل کے وہنے بطن پر یہ
پیدا ہوتا ہے کہ بطن مذکور خون سے پُر ہوجاتا ہے (اپنی اناٹمی کو یاد کرو کہ کیون وہنا بطن
خون سے پُر ہوجاتا ہے) تب ٹرائی-کس-پڈ-ری-گر-جی-ٹے-شن (خونکا لوٹ جانا)

کی آواز پیدا ہو سکتی ہے لیکن جب اس ٹرائی-کس-پڈ کیواڑ پر زیادہ زور پڑتا ہے
تب اکثر کرانک انفلامیشن پیدا ہو جاتا ہے جس سے کیواڑ مذکور موٹا ہو کر سکڑ جاتا ہے
لیکن تب بھی اس کیواڑ پر مرمر کی آواز چاہے پیدا ہو یا نہو اور چہ پیدا ہو جاوے تو
کوڑہی کی کرّی (ان-سی-فا-رم کار-ٹے-لج) پر یا اُسکے قریب وہ مرمر کی آواز
نہایت صاف سُنائی دیگی اور ساتھہ ہی سکے یا تو مائی-ٹرل ری-گر-جی-ٹینٹ یا
مائی-ٹرل اَبس-ٹرک-ٹیو مرمر کی آواز بہی سُنائی دیگی ۔ اور جب دہنے بطن کے
پہیلجانے کے سبب سے ٹرائی-کس-پڈ واٹوین بیماری پیدا ہو جاتی ہے تب دونو طرف
کے جو-گو-لر وریدخون سے پُر ہو جاتی ہین اور دونو بطن کے ہر یک انقباض (سس ٹولے)
کے وقت ورید مذکور مثل شریانی نبض کے تڑپتی بہی ہین ۔

خلاصہ مرمر کی آوازون کا جو دل کے کیواڑون کی بیماریو مین پیدا ہوتی ہین اور اختلافات جو اُن بیماریون کے سبب سے نبض مین پڑ جاتے ہین

اوّل مرمر کی آوازین

اوّل اگر مرمر کی آواز دل کی پہلی آواز کے ساتھ قلب کے پیندے پر خوب تیز سُنائی دے
اور دہنی طرف کی دوسری اور تیسری پسلی کے بیچ کی جگہہ پر اور اوپر گردن کیطرف تک
بہی مسموع ہو تو وہ آواز ایار-ٹک اَبش-ٹرک-ٹیو مرمر کی آواز ہے ۔

دوم-اگر مرمر کی آواز دلکی پہلی آواز کے ساتھہ قلب کے پیندے پر خوب صاف سُنائی دے اور
بائین جانب کی تیسری اور چوتھی پسلی کے بیچ کی جگہہ پر اور اوپر ہنسلی کی ہڈی کے درمیان

جگہہ تک بھی مسموع ہو تو وہ آواز پل ما-نک ایش-ٹرک-ٹیو مرمر کی ہے مگر یہ آواز
اکثر خون کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے آر-گا-نک نہین ہوتی ٭

سوم-اگر مرمر کی آواز دل کی پہلی آواز کے ساتھہ قلب کی نوک پر خوب تیز سنائی دے
تو وہ مائی-ٹرل ری-گر-جے-ٹنٹ مرمر کی ہے ٭

چہارم-اور وہی تیسری آواز کو ٹھی کی کرہی پر سنائی دے تو وہ ٹرائی کس-پڈ ری گر جی ٹنٹ
مرمر کی ہے ٭

پنجم-اگر مرمر کی آواز دل کی دوسری آواز کے ساتھہ قلب کے پیندے پر خوب تیز
سنائی دے اور دہنی جانب کی پہلی اور دوسری اور تیسری پسلی کے باین کے جگہہ پر
اور ترچھے طور پر اور یکطرف ہی مسموع ہو تو وہ ایار-ٹک ری-گر-جی ٹنٹ مرمر
ہے ٭

ششم-اور وہی پانچوین آواز دل کی دوسری آواز کے ساتھہ قلب کی نوک پر خوب
تیز سنائی دے تو وہ مائی-ٹرل ایش-ٹرک-ٹیو مرمر کی آواز ہے ٭

دوم نبض کے اختلافات جو دل کے کیواڑون کے بیماریون کے سبب سے پیدا ہوتے ہین

اوّل ایار-ٹک ایش-ٹرک-شن (روک) کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے
مگر پُر نہین ہوتی اور ضربان اسکی کسیقدر دراز ہوتی ہین ٭

دوم-ایار-ٹک ری-گر-جے-ٹے-شن (پیچھے لوٹ جانا) کی بیماری مین نبض
باقاعدہ چلتی ہے مگر پُر ہوتی ہے اور جھٹکے کے ساتھہ چلتی ہے ٭

سوم-مائی-ٹرل ایش-ٹرک-شن کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے مگر پُر نہین
ہوتی بلکہ ملائم اور کمزور ہوتی ہے ٭

کی دوسری آواز کے ساتھہ دل کے پیندے پر خوب صاف سنائی دے اور بائین جانب کی پہلی اور دوسری
اور تیسری پسلیونکی باین کی جگہہ پر بھی مسموع ہو تو وہ پل ما-نک ری-گر-جے-ٹنٹ مرمر ہے ٭

چہارم مائی ٹرل ری گر جی ٹیشن کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے اور
کمزور ہوتی ہے اور کبھی آہستہ آہستہ اور کبھی جلد جلد چلتی ہے ۔

لیکن یاد رہے کہ صرف ایارٹک اور مائی ٹرل ری گر جی ٹیشن کی بیماری
مین ھی نبض کے چال مین بہت ہی زیادہ فرق پڑ جاتا ہے ۔

دل کے کیواڑون کی بیماریون کے سبب قلب کے ساخت اور فعل مین اس قسم کے
تغیرات پیدا ہوتے ہین کہ

ایارٹک آبس ٹرک شن کی بیماری مین چونکہ ایارٹا کا دہانہ تنگ ہو جاتا ہے
اسواسطے اسکے اندر خون کے ڈھکیلنے کے لیئے دل کو زیادہ کوشش کرنی پڑتی ہے
پس اس سبب سے بایان بطن موٹا ہو جاتا ہے تاکہ زیادہ زور لگا سکے ۔

ایارٹک ری گر جی ٹیشن کی بیماری مین بایان بطن موٹا ہو جاتا ہے
(ہائے پر ٹرو فی) اور پھیل بھی جاتا ہے (ڈائی لا ٹیشن) کیونکہ خون کے
پیچھے لوٹ آنے کے سبب سے بطن مذکور خون سے پُر رہتا ہے ۔

یاد رہے کہ جب ایارٹک والوین دونوں مین سے کوئی بھی بیماری ہو جاتی ہے
تب اُس مرض کا صدمہ مائی ٹرل والو پر پڑتا ہے (اپنی اناٹمی کو یاد کرو) جس سے
والو مذکور یا تو پھٹ جاتی ہین یا اُنمین انفلامیشن ہو جاتا ہے جس سبب سے موٹی ہو کر
سکڑ جاتے ہین اور تب مائی ٹرل ری گر جی ٹیشن کی بیماری پیدا ہو سکتی
ہے لیکن مائی ٹرل ری گر جی ٹیشن یا مائی ٹرل ابس ٹرک شن
کی بیماریان خود اسی والو کے بگڑ جانے سے اکثر پیدا ہوتی ہین اور ان دونوں مین سے
جب کوئی بھی بیماری مائی ٹرل والومین ہو جاتی ہے تب پھیپھڑے سے خون رک رک کر
آتا ہے جس سے پھیپھڑون مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے اور اسکے نتائج پیدا ہو جاتے ہین
یعنے جب پھیپھڑے خون سے پُر ہو گئے تب دہنے بطن کو زیادہ زور لگانا پڑیگا تاکہ پھیپھڑون سے

خون بائین بطن مین آجاوے پس اسواسطے دہنا بطن موٹا ہوجائیگا (ہائی-پر-ٹرو-فی)
اور مائی-ٹرل ری-گر-جے-ٹے-شن کی بیماری مین بایان بطن موٹا ہوجائے گا
اور مائی-ٹرل اَبش-ٹرک-شن مین بایان اُذُن موٹا ہوجائیگا- پس دہنے بطن کے
موٹے ہوجانے سے اور مائی-ٹرل والو کی بیماری کے سبب سے بھی اکثر پلمو-نری اِ-پو-پلکسی کا
مرض پیدا ہوجاتا ہے (پھیپڑون کا خون سے پُر ہوجانا) اور جب دل کا دہنا خانہ پھیپڑون
مین خون پہونچانے سے تھک جاتا ہے تب وہ خون سے پُر ہوجاتا ہے اور اُس کے پُر
ہوجانے سے جسم کی کُل وریدون کے خون مین روکاوٹ پڑجاتی ہے جس سبب سے
جگر گُردے-امعا وغیرہ اعضاے کے دورانِ خون مین روکاوٹ پڑجائے گی آخر کا
ڈراپ-سی کی بیماری پیدا ہوجائیگی ؛

علامات دل کے کیواڑون کی بیماریون کی

-اِن مرضونکی علامتیں خون کے دورہ کرنے مین فتور پڑجانے سے پیدا ہوتی ہین- پس بعض وقت بیمار کا دل شدت سے دھڑکنے لگتا ہے سینہ پر بوجھ اور دم لینے مین تکلیف معلوم ہوتی ہے-سر مین درد ہوتا ہے کانون مین باجا بجتا سا سُنائی دیتا ہے دوران سر اور گا ہے گا ہے غشی بھی طاری ہوتی ہے خاصکر ایار ٹا کے کیواڑ کی بیماری مین ؛ لیکن بھاری علامتین کیواڑون کی بیماریون کی اُس وقت پیدا ہوتی ہین کہ جب پھیپڑون کے دوران خون مین روکاوٹ پڑتی ہے چنانچہ اسصورت مین کھانسی ہوتی ہے دم تکلیف سے لیاجاتا ہے-پھیپڑون مین اجتماع خون کا ہوجاتا ہے جس سبب سے بیمار خون تھوکتا ہے پلمو-نری اِ-پو-پلکسی اور نیو-مو-نیا کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے پلورا کی تھیلی مین پانی جمع ہوجاتا ہے-چہرہ خون سے پُر اور اُبھرا ہوا اور رنگت اُسکی اودی ہوجاتی ہے-لبین اودی اور آنکھین محبّا ہوجاتی ہین-اور جون جون دل کا دہنا خانہ زور کرنے سے ہار دیتا ہے تون تون جسم کی کل وریدون کے دوران خون مین روکاوٹ پڑتی ہے جس سبب سے

جگر اور طحال بڑھ جاتی ہے گردون مین اجتماع خون کے سبب پیشاب مین البیومن
پایا جا سکتا ہے امعا سے خون جاری ہو سکتا ہے (دیکھنے مے - لے - نا کی بیماری) آخر کار
استسقا ہو جاتا ہے - یہ کُل عسلامتین جنکا ذکر ابھی ہوا ہے خاصکر مائی - ٹرل والو کی بیماری
مین اکثر پیدا ہوتی ہین اور خصوصاً جب یا تھہ اسکے ٹرائی - کس - پڈ ری - گر - جے - ٹیشن
کی بیماری بھی ہو جاتی ہے ؛ جون جون یہ عسلامتین پیدا ہوتی جاتی ہین مریض کمزور
ہوتا جاتا ہے اور مزاج اسکا چڑچڑا اور دم لینے کی تکلیف کے سبب نیند نہین پڑتی اور جو
آتی بھی ہے تو مریض فوراً چونک پڑتا ہے اور بے دم ہو جاتا ہے خوابات متوحش اسکو
ستاتے ہین - بیمار سے لیٹا نہین جاتا آخرکار حالت بیہوشی مین یا دماغ مین خون بہ
جانے کے سبب سے تکلیف تنفس کے باعث مریض کا مرغ روح تڑپ تڑپ کر قفس
عنصری سے پرواز کر جاتا ہے ؛

نتیجہ کیواڑون کی بیماریون کا - جب دل کے کیواڑون مین بیماری ہوتی ہے
تب خون کی آمد و رفت مین دو قسم کا ہرجہ واقع ہو سکتا ہے - ایک تو دروازہ سکڑ کر
تنگ ہو جا سکتا ہے جس سے خون کی رفتار مین رکاوٹ پڑ جاتی ہے جسکو اصطلاح مین
آبش - ٹرک - شن بولتے ہین - اور دوسرا ہرجہ یہ ہو سکتا ہے کہ کیواڑون کے سکڑ کر چھوٹے
ہو جانے کے سبب سے اُن سے دروازہ اچھے طور پر بند نہین ہو سکتا ہے اور تب وہ
خون جو خانون مین آجاتا ہے تھوڑا سا اسکا پیچھے لوٹ جاتا ہے جس کو اصطلاح مین
ری - گر - جے - ٹے - شن بولتے ہین ؛ پس یاد رہے کہ جب دل کے کیواڑون مین
کسی طرح کی خرابی پڑ جاتی ہے تب دل مین دو قسم کی بیماریان پیدا ہو سکتی ہین -
ایک خون کے مُرکاوٹ کی (آبش - ٹرک - شن) دوسری خون کے پیچھے لوٹ جانے
کی (ری - گر - جے - ٹے - شن) ؛

تشخیص دل کی بیماریون کی - ان بیماریون کی تشخیص مین دو باتون کا

لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو اسکلٹے - شن اور پرکشن کی آوازون کا دوسرے علامات عامہ کا ٭

جوان آدمی تندرستی کیحالت مین ایک منٹ کے عرصہ کے اندر ۱۸ دفعہ دم لیتا ہے اور نبض دمسکی ۷۰ سے ۸۰ دفعہ چلتی ہے ٭ لیکن بیماری کے سبب سے ان دونو کی تعداد مین فرق پڑجاتا ہے چنانچہ دل کیحرکت کرنے مین جب تنگی ہوتی ہے تب بیمار دم جلد جلد لیتا ہے اور یہ تکلیف دم لینے کی یا تو تہوڑی ہوتی ہے یا نہایت سخت ہوتی ہے - مگر دل کی بیماری مین خاصکر دم لینے ہی کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور اس سبب سے مریض لیٹ نہین سکتا راتون کو نہایت بے چین رہتا ہے اور دل کی بیماری مین یہ بہی بات دیکہی جاتی ہے کہ جبتک مریض اپنے کار وبار مین تہوڑا بہت مشغول رہ سکتا ہے تو ذرا زیادہ کوشش سے بہی دم اسکا اکہڑجاتا ہے اور ضیق شروع ہوجاتی ہے - لیکن جیسے برانکائی - ٹس یا نیو - مو - نگس - ٹرک نرو کے تنگی نفس کے وقت آواز پیدا ہوتی ہے ویسے دل کی بیماری کے ضیق النفس مین نہین ہوتی ٭

دل کی معمولی آوازون مین بہی فرق پڑجاتا ہے یعنے ایک یا دو لپو آوازون کے ساتھہ یا انکے عوض مین ایک آواز دہونکنے کی آواز کی طرح پیدا ہوجاتی ہے جس کو بے - لوس مرمر کہتے ہین یہ مرمر کی آواز یا تو خون کی رکاوٹ کے سبب (یعنے خون کے بطن مین یا بطن سے دل کی بڑی رگون مین داخل ہونے کے وقت) یا پیچہے لوٹ جانیکے سبب (یعنی بڑی رگون سے بطن مین یا بطن سے اذن مین لوٹ جانیکے وقت) پیدا ہوتی ہے تب اسکو آر - گے - نک مرمر کہتے ہین (یہان آر - گے - نک کے معنی دل کی ساخت کی بیماری کے ہین) اور جب خون کے اجزا مین فرق پڑجاتا ہے یا دل کے کسی خانہ مین خون کا کوئی لختہ پیدا ہوجاتا ہے تب بہی مرمر کی آواز پیدا ہوسکتی ہے -

اِن صورتون مین اسکو اِن-ار-گے-نِک یا فنگ-شو-نل مرمر کہتے ہین کیونکہ اس صورت مین دل کی ساخت مین کسی طرح کی خرابی نہین پیدا ہوتی ✤

دل کے علاوہ شرائین کی ساخت مین بھی مرمر کی آواز پیدا ہوسکتی ہے چنانچہ جب شریان اسقدر پھیلجاتی ہین کہ جس سے خون کی رفتار مین فرق پڑجاتا ہے یا جب شریان کا منفذ تنگ ہوجاتا ہے تب اُس شریان کی دیوارون مین خون رُک رُک کر بہتا ہے اور تب بھی یہی مرمر کی آواز پیدا ہوتی ہے ✤

سب-کلی-وے-ان ار-ٹری پر بھی مرمر کی آواز اکثر سنائی دیتی ہے خاصکر اُن لوگون مین جو سخت جسمی مشقت کرتے ہین کیونکہ اسصورتمین ار-ٹری مذکور پر قریب کے اعضا کا دباؤ پہونچتا ہے مگر اپنے کندہے کو ادہر اُدہر کرکے آدمی جب چاہے تب اس قسم کی مرمر کی آواز پیدا کرسکتا ہے اور بند بھی کردے سکتا ہے ✤

سل کی بیماری مین بائین ہنسلی کی ہڈی کے نیچے بعضدفعہ مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ سب-کلی-وے-اِن ار-ٹری پر ٹیو-بر-کل کے مادہ کا دباؤ پہونچتا ہے ✤

اثر مختلف کیواڑون کی بیماریون کا

اول ٹرائی-کس-پڈ واؤلو کے رِی-گر-جے-ٹے-شن کی بیماری مین خود قلب پر یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ دہنا خانہ کسیقدر موٹا ہوجاتا ہے - قلب کے مقام کی دہنی جانب سے پرک-شن کی آواز زیادہ تر ٹھوس نکلتی ہے اور قلب کی پہلی آواز کے ساتھہ ایک عام مرمر کی آواز کیو-ٹری کی کری پر سنائی دیتی ہے ✤ دور جسم کے اعضا پر اس مرض کا اثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ گلو کی وریدین خون سے پُر ہوکر تنی ہوئی لگتی ہین جسم کی کل وریدین خون سے پُر ہوجاتی ہین اور اس سبب سے شرائین کے دوران خون مین بھی رکاوٹ ہوتی ہے

نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ دماغ کیطرف خونکا غلبہ ہوتا ہے اِس سبب سے مریض کی طبیعت مرض اے۔پو۔پلکسی مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہے ۔ جگر خون سے پُر اور بڑہ جاتا ہے نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ پور۔ٹل سرکیو۔لیشن مین رُکاوٹ ہوتی ہے اور معدہ اور امعا کا میو۔کس پردہ خون سے پُر ہوجاتا ہے ۔ تشنگی کمال اور مریض بواسیر کی بیماری مین مبتلا ہوجاتا ہے۔ آخرکار گُردے بھی خون سے پُر ہوجاتے ہین اُسوقت پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور اسمین البیو۔من ہوتا ہے شکم مین پانی بھرجاتا ہے پاؤن پھول جاتے ہین اور سارے جسم مین پانی بھرجاتا ہے ۔

دوم جب دہنے اُذن اور بطن کے مابین کا دروازہ بسبب بیماری کے تنگ ہوجاے مگر اسکے کیو۔اٹ تندرست ہوتے ہین تب ایسا ہوتا ہے کہ وریدون کے دوران خون مین کسیقدر رُکاوٹ ہوتی ہے مگر وریدون مین حرکت نہین پائی جاتی اور شاید کوڑی کی کہڑی پر ایک مرمرکی آواز بھی سُنائی دے سکے لیکن یہ حالت بہت کم پیدا ہوتی ہے ۔

سوم جب پلمو۔نری والو برابر کہُلے رہتے ہین تب خاص قلب پر یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ قلب کے دہنے خانہ موٹے ہوجاتے ہین اور ایک مرمرکی آواز قلب کے پیندے پر سُنائی دیتی ہے اور ساتھہ اِن علامتون کے بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور دل اُسکا دہڑکتا ہے ۔

چہارم جب پلمو۔نری والو مین رُکاوٹ کی بیماری ہوتی ہے تب خون دہنے بطن سے شش کے اندر بخوبی داخل نہین ہوسکتا نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ پہلے تو بطن خون سے پُر ہوجاتا ہے اور تب اُذن مین خون جمع ہوجاتا ہے کہ جس باعث جسم کی کل ورید خون سے پُر ہوجاتی ہین ۔ لیکن اِس کیواٹ کی بیماری بہت کم ہوا کرتی ہے ۔

پنجم ۔مائی۔ٹرل والو کے رِی۔گر۔جی۔ٹے۔شن کی بیماری کا اثر جس مین

ونیٹریکل سے خون آرٹی-کل مین لوٹ جاتا ہے خاص قلب پر یہ پیدا ہوتا ہے کہ بایان بطن بڑھ جاتا ہے-قلب کی بائین جانب کو ٹھونکنے سے زیادہ تر ٹھوس آواز پیدا ہوتی ہے-قلب کی نوک حالتِ صحت سے کچھ نیچے اور کچھ زیادہ تر بائین طرف کو محسوس ہوتی ہے-دل زور سے دھڑکتا ہے اور قلب کی پہلی آواز کے ہمراہ ایک مرمر کی آواز دل کی نوک پر خوب صاف سُنائی دیتی ہے اور بیندے پر بالکل محسوس نہین ہوتی-نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ شرایین مین خون اچھے طور پر نہین پہونچتا اسواسطے نبض کمزور اور باریک ہوجاتی ہے اور شُش خون سے پُر ۔

ششم-بیماری بائین بطن اور اُذن کے دہانہ کی جس سے خون اُذن سے بطن مین رُک رُک کر داخل ہوتا ہے جب اس دہانہ کے سکڑجانے کے باعث مائی-ٹرل والو مین بیماری ہوجاتی ہے تب شُش خون سے پُر ہوجاتے ہین اوران سے خون جاری ہوجاتا ہے یعنے پلمو-نری اپو-پلکسی کی بیماری اور ہیماپ-ٹے سِس کا مرض پیدا ہوجاتا ہے-بیمار کو دم لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے-کرانک برانکائی-ٹِس کی بیماری ہوجاتی ہے کچھ عرصہ کے بعد شُش کے دوران خون مین رُکاوٹ ہونے کے سبب سے قلب کی دہنی جانب پر یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ دہنا بطن اور دہنا اذن دونو پھیلکر بڑھ جاتے ہین جسم کی ساری ورید خون سے پُر ہوجاتی ہین جس باعث بیمار کے جسم مین پانی بھر جاتا ہے-اس بیماری مین ایک مرمر کی ملائم آواز قلب کی دوسری آواز کے ساتھ دل کی نوک پر خوب صاف سُنائی دیتی ہے ۔

ہفتم-بیماری ایار-ٹا کے کیواڑون کی جس سے خون بائین بطن سے بدقت ایار-ٹا مین چڑھتا ہے-اس بیماری کا اثر خاص قلب پر یہ ہوتا ہے کہ بایان بطن بہت موٹا ہوجاتا ہے-قلب نہایت شدت سے دھڑکتا ہے اور دل کی پہلی آواز کے ساتھ ایک تیز مرمر کی آواز اسٹرنم ہڈی کے بیچوبیچ سُنائی دیتا ہے اور قلب

کی نوک پہ بہت کم یا بالکل نہین نتیجہ اس خرابی قلب کا یہ ہوتا ہے کہ اگر ایار ٹا کا دہانہ بہت ہی سکڑ جاوے تو نبض اگرچہ باقاعدہ چلتی ہے لیکن سریع اور سخت ہوجاتی ہے۔

ہشتم ایار ٹا کے کیواڑون کی بیماری جس سے دہانہ ایار ٹا کا بند نہین ہوسکتا اور اُس سبب سے خون ایار ٹا سے بائین بطن مین پہر لوٹ جاتا ہے۔ اِس بیماری کا اثر خاص قلب پر یہ ہوتا ہے کہ بایان بطن بہت ہی موٹا ہوجاتا ہے اور قلب نہایت شدت سے دہڑکتا ہے قلب کے پہلی یا دوسری یا دونو آوازون کے ہمراہ ایک مرمر کی آواز اسٹرنم ہڈی کے بیچو بیچ خوب صاف سُنائی دیتی ہے۔ نتیجہ اس خرابی کا یہ ہوتا ہے کہ نبض جہٹکا کہا کر چلتی ہے شرائین کی تڑپ نظر آتی ہے *

علامات تشریحی اون کی بیماریون کی دہانے قلب کے پہیلجاتے ہین اور کیواڑ انکو بخوبی بند نہین کرسکتے یا ایسا ہوتا ہے کہ کیواڑ جڑجاتے ہین یا قلب کے دہانے سکڑ جاتے ہین اور کیواڑون پر مادہ عضروفی یا ہڈی یا کسی اَور شے کے جمع ہوجانے سے وہ سخت اور کہردورے ہوجاتے ہین یا کیوارٔ مذکور شق ہوجاتے ہین *

چند اشارات درباب کیواڑون کی بیماریون کے - بائین جانب قلب کے بہ نسبت دہنی جانب کے مرض مین زیادہ تر مبتلا ہوتی ہے۔ دوم اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب دہنی جانب قلب کی بیماری مبتلا ہوتی ہے تب بائین جانب مین بہی بیماری ہوجاتی ہے۔ سوم دہنی جانب کی بیماری مین وریدون کے دوران خون مین خلل ہوتا ہے اور خون جوگو - لر - وین مین لوٹ جاتا ہے جس سے وریدون مین نبض کی تڑپ محسوس ہوتی ہے اُسکو وی - نس - پلس کہتے ہین - چہارم بائین جانب کی بیماری مین شرائین کی تڑپ مین خلل واقع ہوتا ہے یعنے نبض بے قاعدہ ہوجاتی ہے - پنجم دہنی جانب کی بیماری مین جسم مین اکثر پانی پیدا ہوجاتا ہے اور بائین جانب کے مرض مین تشنج پر صدمہ پہونچتا ہے اور ایار ٹا کی بیماری مین دماغی علامات پیدا ہوتی ہین *

وال - وی٘و - لر ڈیزیز کا بیان جو اوپر ہوا ہے وہ نہایت شرح اور بسط کے ساتھ تھا اب
انکا حال بالاجمال اور انکی نسبت کچھہ اَور اَور باتین بھی نیچے درج کیجاتی ہین تاکہ ناظرین ان
بیماریون کی تشخیص مین غلطی نہ کرین ۰۰

الف مائی - ٹرل ری گر جی - ٹے شن

علامات - کان لگا کر سنین تو دل کی نوک کے بائین جانب دل کے پہلی آواز کے
ساتھ مرمر کی آواز سنائی دیگی اور پلمو - نری والو پر دل کی دوسری آواز تیز مسموع ہوگی ۰۰
اثر اس مرض کا دوران خون پر یہ ہوگا کہ شرائین مین خون کافی نہین پہنچیگا بلکہ بے قاعدہ
پہنچیگا - اِسواسطے نبض ہیمی اور کمزور رہجاینگی اور کبھی زیادہ اور کبھی کم تیز اور کبھی زور
سے اور کبھی آہستہ چلیگی - اِس بیماری مین دو بہاری علامتین یہ بہی پائی جاتی ہین کہ بیمار
کے چہرہ پرانے - میا کے آثار پائے جاینگے - دوسری یہ کہ اگرچہ دل زیادہ بھی دہڑکے
اور گلو کی رگین خون سے خوب پُر بہی ہوجائین پہر بھی اُن رگون مین بالکل کم تڑپ محسوس
ہوگی اور خون کے لوٹ جانے کے سبب سے شش مین اجتماع خون کا ہوجائیگا - اور کچھہ
عرصہ دراز بعد دل کے دہنے خانہ اور جسم کی کل وریدون مین اجتماع خون کا ہوکر ڈراپسی
پیدا ہوجائیگی ۰۰

اثر اس مرض کا دل پر - پہلے تو اِسکا بایان اُذن پہیلکر موٹا ہوجائیگا اور تب
دہنا بطن نتیجہ جسکا یہ ہوگا کہ ٹرائی - کس - پڈ ری - گر - جے - ٹے - شن کی بیماری ہوجائیگی
کچھہ عرصہ بعد دل کا بایان بطن بہی موٹا ہوکر پہیلجاتا ہے اور دل کی ساخت مین ابتری
پیدا ہوجاتی ہے اور بائین اُذن کا پردہ اِن - ڈو - کار - ڈی - ام مکدر اور موٹا ہوجاتا
ہے اور اُسپر مٹی کا مادہ جمع ہوجاتا ہے ۰۰

(ب) مائی ٹرل ابس ٹرک شن کی بیماری

علامات - اس بیماری مین جو مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے وہ یا تو صرف دل کی پہلی آواز سے کچھ بیشتر یا دوسری آواز کے شروع ہوجانے سے لیکر پہلی آواز کے شروع ہونے تک جاری رہتی ہے * اور اس بیماری مین دل کی دوسری آواز فلک کے بیندے پر خوب تیز سُنائی دیتی ہے *

اس بیماری مین نبض کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگرچہ عرصہ دراز تک نبض باقاعدہ چلتی ہے پھر بھی اکثر بے قاعدہ ہی چلنے لگتی ہے - دل کا بایان خانہ چھوٹا ہوجاتا ہے اور لاغر ہونے کیطرف مائل رہتا ہے مگر بایین اُذن مین زیادہ صدمہ پہونچتا ہے اور اُذن مذکور سینہ کی ہڈی کی بایین جانب چوتھی پسلی پر دھڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے - یاد رہے کہ اکثر اوقات مائی ٹرل ری گرجی ٹیشن اور ابس ٹرک شن دونو ایک ہی دفعہ پیدا ہوجاتی ہین - اسصورت مین دل کی دونو آوازون کے ساتھہ دو مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے - واضح ہو کہ مائی ٹرل والو کی بیماری جوانون کو اکثر ہوجاتی ہے *

(ت) ایارٹک ابس ٹرک شن کی بیماری

علامات - دل کی پہلی آواز کے ساتھہ ایار ٹا پر ایک مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے اور اُسی مقام پر دل کی دوسری آواز یا تو کمزور ہوجاتی ہے یا پیدا ہی نہین ہوتی *

اس بیماری کا اثر دوران خون پر - اگر شراءیین مین خون اچھے طور پر نہ پہونچنے پاوے تو چہرہ پیلا پڑجاتا ہے اور دماغ مین خون کم پہونچنے کے سبب سے خرابیان پیدا ہونگی - نبض کی تڑپ کم ہوجاءیگی - اور دبانے تو نبض آسانی سے دب جاءیگی مگر

باقاعدہ حرکت کریگی ٭ اِس بیماری مین شِشش کے دوران مین کسی قسم کی رکاوٹ کی کوئی بھی علامت نہین پائی جاتی بشرطیکہ مائی ۔ٹرل والوکا دروازہ بھی اِس مرض مین شامل نہو کہ جس سے بطن سے خون آذن مین لوٹ جاسکے (ری گرے جی ٹیشن) یہ بات یاد رہے کہ اِس بیماری مین ایا یہ ٹا کے کیواڑون سے فائی ۔برین کے ذرات علیحدہ ہوکر دوران خون کے ذریعہ جسم مین سُدے پیدا کردے سکتے ہین مگر سُدے مذکورخاصکر دماغ ہی مین اکثر پڑجاتے ہین ٭

اِس بیماری کا اثر دل پر

ایارٹا کے آبِش ۔ٹرک ۔شن کی بیماری مین دل کا بایان خانہ موٹا ہوجاتا ہے (ہائی ۔پر ۔ٹرو ۔فی) جس سے دوران خون کی مزاحمت کو فائدہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ ہائی ۔پر ۔ٹرو ۔فی کے ساتھ دل کی ساخت مین کسی قسم کی ابتری واقع نہوئی ہو جیسے چربی وغیرہ مین بدل جانا ٭ جب یہ بیماری کچھ عرصہ کی ہوجاتی ہے تب مائی ۔ٹرل ری ۔گر ۔جی ۔ٹے ۔شن کا مرض ہوجاسکتا ہے کیونکہ ایار ۔ٹا کے دروازہ کا مرض یاتو مائی ۔ٹرل دروازہ تک پھیلجاتا ہے یا ایار ۔ٹاک آبِش ۔ٹرک ۔شن کے سبب سے دل کا بایان خانہ چونکہ خون سے پُر ہوجاتا ہے تو وہ خون مائی ۔ٹرل والوکو بزور ہٹا دیکر بائین ونٹری ۔کل سے بائین آری ۔کل مین لوٹ جاتا ہے یعنے مائی ۔ٹرل ری ۔گر ۔جی ۔ٹے ۔شن کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ٭

(ث) ایار ۔ٹک ری ۔گر ۔جی ۔ٹے ۔شن کی بیماری

علامات ۔ ایار ۔ٹک کے مقام پر دل کی دوسری آواز کے ساتھ ایک مرمر کی آواز نہایت صاف سُنائی دیتی ہے ۔ لیکن اِس بیماری مین نبض کی خاصیت مین بڑا بھاری فرق پڑجاتا ہے کیونکہ اسمین دل کا بایان بطن چونکہ پھیلکر ...جاتا ہے

تو خون رگون کے اندر نہایت زور سے داخل ہوتا ہے جس سے رگہاے مذکور بہت ہی پہیلجاتی ہین لیکن پہلیتے ہی بائین بطن مین خون کے پہر لوٹ آنے کے سبب سے (ری-گر-جے-ٹے-شن) وہ رگین پہر جلد سکڑجاتی ہین - رگون کا اسطرح یہ پہیلنا اور پہر جلد سکڑجانا آلہ آف تہال - ماس کوپ کے ذریعہ آنکہون کی چہوٹی چہوٹی رگون مین بہی نظر اجای دیتی ہین کیونکہ دل کے ہر دفعہ سکڑنے کے وقت وہ رگین تڑپتی ہوئی نظر آتی ہین اور کیچوے کی طرح پیدا ہوکر لمبی بہی ہوجاتی ہین - نبض کو ملاحظہ کیجئے تو انگلیون کو ایک دہکا سا اور کوئی شے سخت محسوس ہوگی بعد ازان فوراً نبض گہٹ جایگی - مریض اپنا بازو سیدہا اٹہاے تب بہی نبض مین وہی باتین پائی جاینگی بلکہ اور بہی زیادہ ہوجاینگی لیکن جبتک دل کی ساخت مین کسی طرح کی ابتری نہین واقع ہوتی تبتک نبض باقاعدہ چلتی ہے + ایار-ٹاک ری-گر-جے-ٹیشن کی بیماری مین بعضدفعہ بیمار کے بدن کی رنگت نہایت پیلی پڑجاتی ہے اور جب اس بیماری کے ساتہہ دل کا بایان بطن موٹا ہوجاتا ہے (ہائی-پر-ٹرو-فی) تب عروق شعریہ (کے-پیلے-لٹے ریز) مین بہی تڑپ محسوس ہوتی ہے چنانچہ یہ بات ناخن یا رخسارے یا پیشانی کی عروق شعریہ مین اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقام کبہی توخون سے بہر ہوکر سرخ اور کبہی خون سے خالی ہوکر پیلے پڑجاتے ہین + اس بیماری کے اندر دل مین بڑا بہاری یہ تغیر پیدا ہوجاتا ہے کہ دل کا بایان بطن موٹا (ہائی-پر-ٹرو-فی) ہوکر پہیل (ڈائی-لے-ٹے-شن) جاتا ہے + اس مرض کے ابتدا مین دل کا بایان بطن چونکہ ضرورت سے زیادہ موٹا ہوجاتا ہے اسواسطے شرائین خون سے بہت ہی بہر ہوجاتی ہین لیکن کچہہ عرصہ بعد دل کی ساخت مین کسی نہ کسی قسم کی ابتری پیدا ہوجاتی ہے + ایار-ٹاک ری-گر-جے-ٹے-شن اور ایارٹک اس-ٹرک-شن کی بیماری مین مائی-ٹرل دروازہ کے مبتلا ہوجانے کا بہی بڑا خطرہ

ہوتا ہے اُسوقت اِس دروازہ کی بیماری کی معمولی علامتین پیدا ہونگی بشرطیکہ
بیمار اُس عرصہ تک جیتا رہا - تجربہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایار ٹک دروازہ پر
دونو قسم کی بیماریان ایک ہی دفعہ پیدا ہوجاتی ہین اِسصورت مین دروازہ مذکور
پر دو مرمر کی آوازین ایسی سُنائی دیتی ہین جیسے گویا کہ دل کے اندر آرا حرکت
کر رہا ہے +

(ج) ٹرائی-کس-پڈ رِی گرجی ٹے شن کی بیماری

اسباب - تجربہ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ یہ بیماری دو سبب سے پیدا ہوسکتی
ہے ایک تو یہ کہ شش کے دوران خون مین جب کسی قسم کی مزاحمت ہوتی ہے
جیسے خاصکر مرض ام-فائی-سی-ما اور برنکائی-ٹِس مین تب دل کے دونو دہنے
خانے پھیل جاتے ہین اور یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے + دوسری یہ کہ مائی-ٹرل
بیماری کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے +

علامات - اِس بیماری مین دل کی پہلی آواز کے ساتھ جو مرمر کی آواز سُنائی
دیتی ہے وہ ایسی باریک ہوتی ہے کہ بدون مشاق کے کسی اَور کو سُنائی نہین
دیتی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ آواز مذکور پیدا ہی نہین ہوتی اور بعض بعض مرتبہ
صاف بھی سُنائی دیتی ہے +

اِس مرض کا اثر دوران خون پر - ٹرائی-کس-پڈ رِی-گرجے-ٹے ٹیشن
کی بیماری مین وریدی دوران خون کو بہت جلد نہایت نقصان پہونچتا ہے اور وریدون
کے خون سے پُر ہوجانے سے جو جو علامتین پیدا ہوسکتی ہین وہ ظاہر ہوجاتی ہین
اور اِسی سبب سے کار-ڈیاک ڈراپ-سی بھی جلد پیدا ہوجاتی ہے - شکم کی وریدون
مین چونکہ پردے کم ہوتے ہین (والو) تو شکم کے دوران مین ابتدا ہی کے اندر ہرجہ

واقع ہو جاتا ہے علاوہ اُن علامتون کے اِس بیماری مین یہ علامتین بھی پیدا
ہو جاتی ہین کہ گلو کی وریدین خاصکر داہنی جانب کی بیرونی جوگولر ورید خون سے
پُر ہو کر کیچوے کیطرح پیدا ہو جاتی ہین اور بعض دفعہ سینہ کی بیرونی وریدون
کا بھی یہی حال ہو جاتا ہے علاوہ ازین گلو کی وریدون ور بعض دفعہ وینا کے وا
اِنٹ ۔ نفے ۔ ریی ۔ آرا اور جگر کی وریدمین ضربات محسوس ہوتی ہین اور بیرونی جوگولر
کو دبا کر خالی کر دین تو نیچے کی جانب خون سے پُر ہونے لگتی ہے ۔ اِس مرض مین
شش کے دوران خون برسے بوجہ کم ہو جاتا ہے ہسواسطے مائی ٹرل والو کی بیماری
مین جب ٹرائی کس پڈ ری گر جی ٹیشن کا مرض عارض ہو جاتا ہے تب
شش کی تکلیفین اکثر کم ہو جاتی ہین ۔

اِس مرض کا اثر دل پر ۔ ٹرائی کس پڈ ری گر جی ٹیشن مین دل کا
داہنا بطن موٹا ہو جاتا ہے اور داہنا اُذن بڑہ جاتا ہے ۔

(چ) ٹرائی کس پڈ البس ٹرک شن کی بیماری

یہ بیماری شاذونادر وقوع مین آتی ہے ۔ اِسمین بھی ایسی علامتین پیدا ہوتی ہین
جیسے ری گر جی ٹیشن کے مرض مین ہوا کرتی ہین ۔ صرف اِتنا فرق ہے کہ اِس
بیماری مین جو مرمر کی آواز پیدا ہوتی ہے وہ دل کی دوسری آواز کے سلسلہ اور پہلی
آواز کے شروع ہونے سے پہلے پیدا ہوتی ہے ۔

(ح) پلمو نری البس ٹرک شن اور ری گر جی ٹیشن کی بیماریان

یہ بیماریان مگر خاصکر پلمو نری ری گر جی ٹیشن کی بیماری جبتک شاذونادر

وقوع مین آتی ہے - اِس مرض مین دل کی بایئن جانب دل کے پیندے پر ایک
مرمری آواز مسموع ہوتی ہے ۔ اِس مرض کا اثر نبض پر نہین ہوتا جس سے اِس
بیماری کو اِیارٹک مرض سے فرق کیا جا سکتا ہے - جب یہ بیماری کچھہ عرصہ کی
ہوجاتی ہے تب دل کا دہنا بطن موٹا ہو جاتا ہے اور پہیل بھی جاتا ہے اور ساتھہ ہی
ٹرائی - کس - پڈ رے - گر - جے - ٹے - شن کی علامتین پیدا ہو جاتی ہین اور جسم
کی کُل وریدین خون سے پُر ہو جاتی ہین پلمو - نری رے - گر - جے - ٹے - شن
مین دل کے پیندے کی بایئن جانب دوسری آواز کے ساتہہ مرمری آواز پیدا ہوتی ہے

دوم بڑہ جانا دل کا

قلب کئی طور سے بڑہ جا سکتا ہے چنانچہ اِسکی لحمی دیوارین موٹی ہو جا سکتی ہین جسکو
ہائی - پر - ٹرو - فی آف - دی ہارٹ کہتے ہین ۔ دل کے خانے پہیل جا سکتے
ہین جسکو اصطلاح مین ڈائی - لا - ٹے - شن آف - دی ہارٹ کہتے ہین ۔ لیکن اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ دل کی یہ دونو حالتین شامل پیدا ہوتی ہین مثلاً دل جب موٹا ہو جاتا ہے
تب اِسکے خانے پہیل بھی جاتے ہین جس حالت کو اصطلاح مین ہائی - پر - ٹرو - فی وِتہہ
ڈائی - لا - ٹے - شن کہتے ہین یعنے موٹا ہونے کے ساتہہ دل پہیل بہی جاتا ہے اور
جب دل زیادہ پہیل جاتا اور کم موٹا ہوتا ہے تب اُس حالت کو ڈائی - لا - ٹے - شن وِتہہ
ہائی - پر - ٹرو - فی کہتے ہین ۔ دل کی ہائی - پر - ٹرو - فی ور ڈائی - لے - ٹے - شن
کو یکجا بیان کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بیان بخوبی سمجہہ مین آ جائیگا - پس

اسباب دل کے بڑہ جانے کے - جب دل کے دروازون یا رگون
مین خون کے آنے جانے مین مزاحمت ہوتی ہے تب دل بڑہ جاتا اور پہیل بہی جاتا
ہے - یہ مزاحمت ایایٹک یا مائی - ٹرل دروازون مین اکثر پیدا ہوتی ہے اور

بلیو۔ تری اور ٹرایی۔کس۔پڈ دروازون مین بہت شاذونادر مثلاً ایار ٹما کے
دروازہ پر چونہ یا مٹی کا مادہ جمع ہوکر اُسکو تنگ کردے سکتا ہے اور اِس وجہ
سے خون کے آنے جانے مین مزاحمت ہوسکتی ہے اور دروازہ مذکوران سببون
سے بھی تنگ ہوجا سکتا ہے انیو۔ریزم کے دباؤ سے اور ایار۔ٹا کا دہانہ کسی
رسولی کے دباؤ سے بھی دب کر تنگ ہوجا سکتا ہے * خون کے آنے جانے
مین جب مزاحمت ہوتی ہے تب اُسکا نتیجہ اکثر ہای۔پر۔ٹرو۔فی ہوتا ہے لیکن
رکاوٹ جب دفعتاً پیدا ہوجاتی ہے تب ڈائی۔لا۔ٹے۔شن ہوجاتا ہے
یعنے دل کے خانے پھیل جاتے ہین لیکن جب رُکاوٹ بتدریج پیدا ہوتی ہے
تب دل صرف موٹا ہی ہوجاتا ہے *
ایک اَور بہت بھاری سبب دل کے بڑھ جانے کا وہ ہے جو بسبب زیادہ دباؤ کے
دل کے پھیلنے کیوقت (ڈا۔یاس۔ٹو۔لے) اِسکے خانون کی دیوارین کھچکر پھیل جاتے
ہین چنانچہ یہ بات ایار۔ٹک اور مائی۔ٹرل ری۔گر۔جے۔ٹے۔شن کی بیماریون
مین ہوا کرتی ہے اور ٹرائی۔کس۔پڈ ری۔گر۔جے۔ٹے۔شن کے مرض مین بھی
ہوا کرتی ہے مگر کم۔ اُن امراضِ مذکورۂ بالا مین ایسا ہوتا ہے کہ جس خانہ مین خون لوٹکر
پھر آجاتا ہے اُسمین خون کی دودھارین سخت زور سے آگرتی ہین یعنے ایک تو وہ
دھار جو خون کے لوٹ آنے سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری وہ جو دوسرے خانہ سے
اُس خانہ مین خون کے داخل ہونے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً ایار۔ٹک
ری۔گر۔جے۔ٹے۔شن مین ایسا ہوتا ہے کہ دل کے سُکڑنے کے وقت (سس۔ٹو۔لے)
جو خون بائین بطن سے ایار۔ٹا کے اندر جاتا ہے وہ ایار۔ٹک والو کے ناقص
ہونے کے سبب سے بائین بطن کے پھیلنے کیوقت (ڈا۔یاس۔ٹو۔لے) پھر اُسی خانہ
مین آگرتا ہے اور بطن مذکور کی اُسی حالت مین بائین اُذن کا خون بائین بطن مین
آگرتا ہے۔ پس اِن دونو دھارون کے زور سے آجانے کے سبب بایان بطن

پھیلے تو پھیلجاتا ہے (ڈائی - لا - ٹے - شن) مگر اسکی دیوارین جلد موٹی ہی ہوجاتی ہین (ہائی - پر - ٹرو - فی) یعنے دل بہت ہی بڑہ جاتا ہے ۔

پلو - را مین پانی پیدا ہونے کے سبب یا سینہ کے بدڈول ہونیکے سبب یا پے - ری - کار - ڈی - ام (حجاب القلب) کے جڑجانے کے باعث دل کے کہلے طور پر حرکت کرنے مین مزاحمت ہوتی ہے تب وہ بیچارہ عضو زور لگاتا ہے جس سے بناوٹ اسکی بڑہ جاتی ہے ۔

علامت - جب دل کی دیوارین صرف موٹی ہوجاتی ہین (ہائی - پر - ٹرو - فی) بشرطیکہ یہ حالت اُن دیوارون کی صرف خون کے آگے بڑہنے کی مزاحمت کے رفع کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہو تب کوئی بھی علامت نہین پیدا ہوتی - لیکن اکثر صورتون مین ہائی - پر - ٹرو - فی حد سے زیادہ بڑہ جاتی ہے اسوقت دل بشدت دہڑکنے لگتا ہے اور شرائین بھی زور زور سے تڑپتی ہین نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ شریانون مین مگر خاصکر دماغ کی شرائین مین اجتماع خونکا ہوجاتا ہے یعنے جب بایان بطن موٹا ہوجاتا ہے تب تو دماغ مین اور دایان بطن جب موٹا ہوجاتا ہے تب دونو شش مین خون جمع ہوجاتا ہے اور یہ علامتین اُن باتون سے شدت پکڑجاتی ہین جن سے دل کو تحریک ہوتی ہے مثلاً تہوڑی سی محنت کے سبب دل زیادہ دہڑکنے لگتا ہے + علاوہ ازین دل جب زیادہ موٹا ہوجاتا ہے تب شرائین خون سے بہت ہی پُر ہوجاتی ہین نتیجہ جسکا آخرالامر یہ ہوتا ہے کہ ان رگون کی ساخت مین ابتری آجاتی ہے جس سے دماغ کی رگین پہٹ جاتی ہین اور اپو - پلکسی کا مرض پیدا ہوجاتا ہے + لیکن جب ہائی - پر - ٹرو - فی بہت نہین ہوتی یا جب ہائی - پر - ٹرو - فی کے ساتھ ڈائی - لا - ٹیشن یا ڈجی - جے - نے - ریشن (ابتری) بھی شامل ہوتی ہے تب زیادہ تر اندیشناک علامتین پیدا ہوتی ہین مثلاً جب دل کے خانے موٹے ہوکر پہیل بھی جاتے ہین یعنے جب ہائی - پر - ٹرو - فی

ڈاہی - ا - لے ٹے - شن ہوجاتا ہے تب دل زیادہ دہڑکنے لگتا ہے - کوتاہ دمی ہوتی ہے اورگاہے گاہے دل بے قاعدہ حرکت کرتا ہے * جب ہائی - پر - ٹرو - فی کے ساتھہ ڈی - جے - نے - ریشن بھی ہوجاتا ہے تب خونکا دورہ سست ہوجاتا ہے - دل کی حرکت کمزور اور بے قاعدہ ہوجاتی ہے اور بیمار کی طبیعت غشی کی طرف مایل رہتی ہے * اور تب یہ یاد رہے کہ دل کے خانہ جسقدر زیادہ پہیل جاوینگے یعنی ڈائی - لاٹے - شن جسقدر زیادہ ہوگا اُسیقدر دل کے افعال مین زیادہ خلل واقع ہوگا اور اُسکے حرکت کرنے کی طاقت بہی اُسیقدر کم ہوجاویگی اور اُسیقدر زیادہ دشواری سے خون دورہ کریگا تب یہ بات ہوگی کہ خون کا دورہ نہایت سست ہوجائیگا اور خون اچہے طور پر صاف نہین ہوسکیگا اور وریدین اور عروق شعریہ خون سے پُر ہوجاوینگی اور شریانون مین خون کم پہونچیگا - غرض جب یہ باتین پیدا ہوجاتی ہین تب دل کے مقام پر طرح طرح کی بے چینی پیدا ہوجاتی ہے یہانتک کہ اِن - جائی - نا کا درد پیدا ہوجاسکتا ہے اور ادنی سبب سے جیسے تہوڑی ہی ورزش سے یا قدرے نفخ شکم کے سبب سے دل دہڑکنے لگتا ہے اور اُسکی حرکتین بے قاعدہ ہوجاتی ہین اور دم تکلیف سے لیا جاتا ہے اور وہ کُل خرابیان پیدا ہوجاتی ہین جو شُشش مین اجتماع خون کے سبب سے ہوا کرتی ہین اور دل کے دہنے خانے جب پہیل جاتے ہین تب وہ کُل علامتین ظاہر ہوجاتی ہین جو وریدون مین اجتماع خون کے سبب سے پیدا ہوتی ہین جیسے ڈراپ - سی وغیرہ * اور یہ بات یاد رہے کہ دل جب موٹا ہوجاتا ہے تب پیشاب مین کسی قسم کا تغیر نہین پیدا ہوتا لیکن ساتھہ ہائی - پر - ٹرو - فی کے جب ڈائی - لا - ٹے - شن بہی شامل ہوتا ہے تب جسقدر ڈائی - لا - ٹے - شن زیادہ ہوتا ہے پیشاب بہی اُسیقدر کم اور زیادہ گاڑہا آتا ہے اور تب اُسمین البیومن بہی ہوتا ہے * دل جب موٹا ہوجاتا ہے تب دل کا مقام اُبہر بہی جاتا ہے * اِن بیماریون مین دل کی ضربان مین بہی بہت

ہی مختلف پڑ جاتا ہے مثلاً ہائی پر ٹروفی کی بیماری مین دل نیچے اور بائین طرف دہڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے یہانتک کہ بعض دفعہ ساتوین یا آٹھوین پسلی اور پستان سے تین انچ بلکہ اس سے بہی زیادہ دور تک دہڑکتا ہے اور بہت زور زور سے دہڑکتا ہے ✤

ڈائی - لا - ٹیشن کی بیماری مین دہڑکن کا صدمہ آٹھا صکر دائین طرف محسوس ہوتا ہے اور اس مرض مین دل کمزور ہو جاتا ہے اسواسطے دہڑکن بہت خفیف محسوس ہوتی ہے ✤ دل جب بڑہ جاتا ہے تب اُس مقام کو ٹہونکنے سے ٹہوس آواز کی حد بڑہ جاتی ہے چنانچہ تشخیص کے وقت اسباب کو دیکھنا چاہیے کہ ٹہوس آواز کی حد اور شکل کیا ہے مثلاً ہائی - پر - ٹروفی کی بیماری مین ٹہوس آواز کی حد نیچے اور بائین طرف بڑہ جاتی ہے اور شکل اسکی ترچھی اور لمبی ہو جاتی ہے لیکن ڈائی - لاٹیشن کے مرض مین ٹہوس آواز کی حد آڑی اور خاصکر دائین طرف بڑہ جاتی ہے اور شکل اُس حد کی یا تو چوڑی یا گول ہو جاتی ہے ✤

دل کی آواز دونکا یہ حال ہوتا ہے کہ ہائی - پر - ٹروفی کی بیماری مین پہلی آواز دل کی نوک پر صاف نہین سُنائی دیتی اور کمزور بہی ہو جاتی ہے کیونکہ دل کا گوشت بڑہ جاتا ہے اس مرض مین سینے پر دل کی دوسری آواز اسقدر تیز اور صاف سُنائی دیتی ہے کہ مثل پہلی آواز کے تیز ہو جاتی ہے ✤ ڈائی - لا - ٹیشن کی بیماری مین اگرچہ دونو آوازین کمزور ہو جاتی ہین پہر بہی صاف اور تیز سُنائی دیتی ہین ✤ سینے پر پہلی آواز کمزور ہو جاتی ہے لیکن وہان پر دوسری آواز صاف مسموع ہوتی ہے ✤ جب ہائی پر ٹروفی کے ساتھہ ڈائی - لا - ٹیشن بہی ہوتا ہے تب پہلی آواز نہایت بلند پُر لمبی اور تیز اور دوسری آواز تک سُنائی دیتی ہے - نبض کا حال یہ ہوتا ہے کہ جب بایان بطین موٹا ہو جاتا ہے تب بڑی بڑی شریانین خوب زور زور سے تڑپتی ہین اور بعض دفعہ چھوٹی شریانین بہی تڑپنے لگتی ہین

نبض کا تواتر کم ہو جاتا ہے اور نبض سخت پر اور با قاعدہ حرکت کرتی ہے ۔

سوم اٹ۔رو۔فی آفدی ہارٹ

بعضدفعہ پیدایش سے دل چھوٹا پیدا ہوتا ہے۔ بعضدفعہ جب دل کے غلاف مین پانی پیدا ہوتا ہے تب اُسکے بوجہ سے دل چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اِس مرض مین صرف یہی علامت پیدا ہوتی ہے کہ خون کا دورہ سست ہو جاتا ہے ۔

چہارم فی ٹی ڈی جی نے۔ریشن آفدی ہارٹ

جب دل کی پرورش کے لئے کو۔رو۔نری شرائین مین خون اچھی طرح نہین پہونچتا ہے تب دل کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے اور جب دل زیادہ موٹا ہو جاتا ہے (ہائی۔پر۔ٹرو۔فی) یا پھیل جاتا ہے (ڈائی۔لا۔ٹے۔شن) تب بھی دل کی ساخت مین اِس قسم کی ابتری پیدا ہو جاتی ہے اور بعض طبیعت ہی ایسی ہوتی ہے کہ جس مین اعضاے چربی مین بدل جانے کے لئے مایل رہتی ہین اور فاس۔فو۔رس کے زہر مین بھی دل کی ساخت چربی مین بدل جاسکتی ہے ۔

پری۔ڈسپو۔زنگ کاز۔ زیادہ عمر۔ مرد کا ہونا۔ سست عادات۔ مرغن اور مصالحہ دار غذا کا زیادہ کہانا اور شراب کا پینا۔ گاؤٹ کی بیماری اور برائی۔ٹس۔ڈوبزیز ۔

علامات۔ یہ یاد رہے کہ بعضدفعہ زندگی کیحالت مین کوئی بھی ایسی علامت نہین پیدا ہوتی ہے جس سے یہ مرض گرفت مین آسکے۔ چنانچہ اِس مرض کے بیمار اچانک مرگئے ہین مگر زندگی کیحالت مین کوئی بھی علامت اِس بیماری کی نہین پائی گئی ہے پھر بھی اکثر اوقات اِس بیماری مین علامات ذیل پائی جاتی ہین چنانچہ

دل کے مقام پر طرح طرح کی بے چینی پیدا ہوتی ہے اور نوبت بنوبت درد بھی ہوا کرتا
ہے ۔ جون جون ابتری بڑھتی جاتی ہے ۔ دل اکثر زیادہ دھڑکنے لگتا ہے اس سبب سے
نہین کہ دل کے ریشے چربی مین بدل گئے ہین بلکہ دل کے زیادہ دھڑکنے کا سبب یہ
ہے کہ جو ریشے ہنوز چربی مین نہین بدلے ہین اور کام دے سکتے ہین وہ دل کی معمولی
حرکت کے لئے کافی نہین ہوتے اسواسطے اُنکو زیادہ زور لگانا پڑتا ہے تب دل
زیادہ دھڑکتا ہے ؎
خاص خرابیان دل کی حرکت کی نسبت یہ پائی جاتی ہین کہ اسکی ضربات کی تعداد بقدر
گھٹ جاتی ہے کہ ایک منٹ کے عرصہ مین دل ۵۰ یا ۴۰ یا ۳۰ یا ۲۵ یا ۲۰ بلکہ بعض
دفعہ اس سے بھی کم دھڑکتا ہے اور حرکتین دل کی کمزور اور بے قاعدہ ہو جاتی ہین بیمار
ذرا بھی حرکت کرے تو دل زیادہ دھڑکنے لگتا ہے اور حرکتین اُسکی بے قاعدہ
بھی ہو جاتی ہین ؎
بیمار کے چہرہ کے ملاحظہ سے بھی اس بیماری کا ہونا ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ چہرہ یا تو
پیلا پڑ جاتا ہے جیسے انے میا کی حالت مین ہوا کرتا ہے یا لبین نیلگون اور
گالون کے عروق شعریہ خون سے پر ہوتی ہین بدن کے گوشت اکثر ڈھیلے ہو جاتے
ہین اور پردہ کارنیا کے کنارون پر آرکس سنائی لس پیدا ہو جاتا ہے
بیمار کمزور اور سست رہتا ہے گویا کہ اسمین جان ہی نہین ہے ۔ بدن پر پھریری
معلوم ہوتی ہے اور محنت کا کوئی بھی کام نہین کر سکتا ہے اور جو کوئی کام کرنے بھی
لگتا ہے تو دم چڑھ آتا ہے ۔ غشی کیحالت طاری ہونے پر ہوتی ہے یا واقعی مین غش
آجاتا ہے بعضدفعہ بے اختیار اُف کرنے لگتا ہے ؎
چونکہ دماغ اور نخاع مین خون کافی نہین پہنچتا تو طرح طرح کی عصبی علامتین ظاہر
ہوتی ہین چنانچہ بیمار پست ہمت ہو جاتا ہے ۔ مزاج چڑچڑا اور مریض مغموم رہتا ہے

سر مین طرح طرح کی کیفیتین پیدا ہو جاتی ہین - بصارت مین فرق پڑجاتا ہے - فہم و ادراک
مین فتور پیدا ہو جاتا ہے - حافظہ کم ہو جاتا اور بیمار کسی چیز پر اپنا خیال جما نہین سکتا
چلتے وقت ٹانگین کانپنے یا لڑکھڑانے لگتی ہین - دفعتاً دوران سر ہو جاتا ہو اوتا کہ گر جانے
سے بچ رہے بیمار کسی نزدیک کی چیز کو پکڑ لیتا ہے - نیند اچھے طور پر آتی نہین اور نہ
مریض خواب مین بے چین رہتا ہے اور دم بند ہونے کے خوف سے چونک پڑتا
ہے - ہاتھہ پاؤن مین طرح طرح کی بے چینی محسوس ہوتی ہے - اِس بیماری مین دماغ
مین دفعتاً خون کم پہونچ سکتا ہے جس سے بیمار کو غش آجا سکتا ہے یا اِ - پو - پلکسی یا
اپے - لپ - سی کی نوبتین ظاہر ہو سکتی ہین مگر وہ نوبتین جلد رفع ہو سکتی ہین اور بیمار
اپنی اگلی حالت پر آجا سکتا ہے - اِس بیماری مین ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - فم معدہ کے
مقام پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ جگہہ بیٹھی جاتی ہے - قوت باہ بہت ہی
کم ہو جاتی ہے ◆

یہ بات یاد رہے کہ دل کی ہائی - پر - ٹرو - فی یا ڈائی - لے - ٹے - شن کے ساتھہ
فے - ٹے - ڈی - جی - نے - رے - شن بھی ہو جا سکتا اُس صورت مین جو جو علامتین
اوپر بیان کیگئی ہین اُنمین اِن دونو بیماریون کی علامتین بھی شامل ہو جا سکتی ہین
اور اُس صورت مین خون کے دورہ کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہے ◆

فی - زی - کل - سائینس - دل کے فی - ٹی - ڈی - جے - نے - ریشن مین نشانات
ذیل پائے جاتے ہین دل کی دھڑکن کمزور ہو جاتے ہے یا محسوس نہین ہوتی ◆ دل کی آوازین
کمزور ہو جاتی ہین علے الخصوص پہلی آواز ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ سُنائی نہین دیتی
اور خاصکر دل کے پیندے پر بہ نسبت نوک کے بہت ہی کم سُنائی دیتی ہے - دوسری
آواز کسیقدر صاف مسموع ہو سکتی ہے - لیکن جب مرض بہت ہی بڑھ جاتا ہے تب کوئی
بھی آواز نہین سُنائی دیتی - نبض نہایت کمزور اور اُسمین حرکت بیقاعدہ کم ہوتا ہے کہ رہا ئے

تو آسانی سے دب جاتا ہے ؛

دوسرا اور انجام اس مرض کا - جبکہ دل چربی مین بدل جاتا ہے وہ اس مرض مین برسون مبتلا رہ سکتے ہین لیکن جب بیماری بڑھ جاتی ہے تب اچانچک مرجانے کا نہایت خطرہ ہوتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام مین زور لگانے سے غشی کیحالت طاری ہوجاتی ہے اور دم نکل جاتا ہے یا ایسا ہی ہوتا ہے کہ دل دفعتاً یا بتدریج شق ہونے لگتا ہے دماغ مین خون کم پہونچنے سے یا نہایت کمزوری کے سبب سے ڈراپ - سی کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے لیکن اس مرض مین ڈراپ - سی بہت ہی شاذ و نادر ہوا کرتی ہے ؛

پنجم شق ہوجانا دل کا

اس بیماری کو رپ - چر آف دی ہارٹ کہتے ہین - جب دل کے خانون کی ساخت مین ابتری واقع ہوتی ہے تب دیوارین اُن خانون کی شق ہوجاسکتی ہین مثلاً جب دل کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے یا دیوارین بہت پھیل جاتی ہین یا دل مین انیو - ریزم کی بیماری ہوجاتی ہے یا دُنبل پیدا ہوجاتا ہے یا بسبب زخم یا کسی اور سبب سے پردہ انڈو - کار - ڈی - ام گلجاتا ہے - یہ بیماری اکثر مردون اور بوڑھون ہی مین پائی جاتی ہے اور یہ مرض بائین وِن - ٹری - کل مین زیادہ پایا جاتا ہے لیکن جب ضرب یا زخم سے پیدا ہوتا ہے تب اکثر دہنا خانہ شق ہوجاتا ہے ؛

علامات - دل کے شق ہوتے ہی بیمار فوراً مرجاسکتا ہے یا چیخ مارکر بیہوش ہوجاتا ہے تب اسکا دم نکلجاتا ہے اور جو نہ مرا تب ایسا ہوتا ہے کہ دل کے مقام پر دفعتاً ایک شدت کا درد پیدا ہوتا ہے اور دم لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے اور اس صدمہ سے مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے ؛

ششم کارڈیاک انیو - ریزم

اسکے معنی ہین دل کی دیوارون کے کسی خاص مقام کا پہیل جانا - یا تو دیوار کی کل ساخت کی تہیلی بنجاتی ہے یا پردہ انڈو - کارڈی - ام اور اُسکے قرب کے گوشت کے ریشے اِس مرض مین مبتلا ہوسکتے ہین دل کا انیو - ریزم دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جسمین دل کی دیوار کا ایک حصہ سارے کا سارا پہیل جاتا ہے اور دوسرا کسی جگہہ ایک تہیلی ہی بن جاتی ہے اور منہ اُسکا دل کے خانہ مین کہلتا ہے اور اِس تہیلی مین طبق یا طبق خانی بریز یا منجمد خون کے ڈلے ہوا کرتے ہین جس سے وہ تہیلی پُر ہوکر بالکل بند ہوسکتی ہے - اور مرض رفع ہوجا سکتا ہے ۔ انیو - ریزم کا مرض خاصکر بائین ون - ٹری - کل ہی مین ہوا کرتا ہے اور بعض دفعہ ایک سے زیادہ بہی پیدا ہوجا سکتا ہے ۔

اسباب - جب دل کی دیوارون مین کسی قسم کی ابتری واقع ہوتی ہے جیسے چربی مین بدل جانا یا انفلامیشن کا ہوجانا یا کسی سبب سے وہ دیوار نرم ہوجاتی ہین تب یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے یہ قاعدہ ہے کہ یہ مرض بتدریج پیدا ہوتا ہے مگر زیادہ زور لگانے کے سبب سے انیو - ریزم دفعتًا ہی پیدا ہوجاسکتا ہے ۔

علامات - اِس بیماری مین ایسی کوئی بھی علامت نہین پیدا ہوتی جس سے یہ مرض پہچانا جاسکے مگر ہان بعض دفعہ دل کے مقام پر ایک بلندی ظاہر ہوجاسکتی ہے جس پر دل کی حرکت محسوس ہوتی ہے اور کان لگا کر سُننے سے ایک یا دونو مرمر کی آوازین مسموع ہوسکتی ہین - جب یہ مرض کچھہ عرصہ کا ہوجاتا ہے تب دل کا ہائی - پرٹروفی اور ڈائی - لے - ٹے - شن پیدا ہوجاتا ہے اور انیو - ریزم کے شق ہوجانے سے بیمار دفعتًا مرجاسکتا ہے ۔

مزمن دل کی بیماریون کی تشخیص اور انجام نیک وبد کہنا اور اُن کا علاج

اوّل تشخیص

پرانی دل کی بیماریون کی تشخیص کی نسبت یہ باتین مدنظر رکھنی چاہیئین کہ جو علامتین کسی خاص بیماری مین پائی جاتی ہین آیا وہ دل کی ساخت کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوئی ہین یا صرف اُس عضو کے فعل کے بگاڑ سے ہین۔

اگر بیماری مذکور دل کی ساخت کے بگاڑ سے ہے تو یہ دریافت کرین کہ دل کی کونسی ساخت بگڑ گئی ہے اور کسقدر بگڑی ہے اور وہ بگاڑ کس قسم کا ہے یعنے دل کے کیواڑ (وا اُلوُش) یا دروازہ (آ ری - فس) بگڑے ہین یا دل کے حجم یا طاقت مین فرق پڑ گیا ہے یا دل کی دیوارون مین کسی قسم کا فرق آگیا ہے یا جو خون دل کی پرورش کیواسطے آتا ہے اُسکے آنے مین کسی طرح کی مزاحمت واقع ہوئی ہے یا دل کے غلاف مین (پے - ری - کار - ڈی - ام) پانی جمع ہوگیا ہے یا اُسکی سطحین آپسمین جڑ گئی ہین - ممکن ہو تو یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ نقص مذکورۂ بالا کس سبب سے واقع ہوئے ہین ٭

دل کی مختلف بیماریون کی تشخیص مفصل طور پر مختلف بیماریون کے بیان کے ساتھ پیچھے بتلائی گئی ہے - اِس موقع پر صرف یہ بتلایا جائیگا کہ اُن بیماریون کے دریافت کرنیکا طریقہ کیا ہے - پس واضح ہو کہ بیمار کے پچھلے حالات کو دریافت کرین آیا کبھی اُس کو وجع مفاصل شدید ہوئی تھی یا نہین یا اُس نے کبھی کسی کام مین حد سے زیادہ زور لگایا تھا یا نہین اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ بیمار کے خاندان مین دل کی بیماریان موروثی

ہین یا نہین + بیمار کی عمر وہ مرد ہے یا عورت جسم اُسکا لاغر ہے یا فربہ - اُسکی طبیعت مین کسی مرض کی استعداد ہے یا نہین ان باتون کو بہی دریافت کرنا چاہیے جو جو علامتین موجود ہون اب اُنکی طرف دہیان لگانا چاہیے اور یہ دیکہنا چاہیے کہ خون کے دورہ کرنے مین کسی قسم کا روک تو نہین ہے اور جو ہے تو اُس سبب سے کون کونسی علامتین پیدا ہوتی ہین دل کو ٹہونکنے سے اور اُسکی آوازون کو کان لگا کر سُننے سے کیا کیا علامتین پائی جاتی ہین اُنکو بہی ضرور سُننا چاہیے کیونکہ دل کی بیماریون کی تشخیص تب ہی کامل ہوتی ہے کہ جب پرکشن اور آسکلٹیشن کی ترکیبون سے دل کا امتحان کیا جاتا ہے مثلاً ان ترکیبون سے یہ باتین دریافت کرنی چاہئین کہ جہان پر دل واقع ہے سینے کے اُس مقام کی صورت شباہت اور حدود مین فرق ہے یا نہین - اُس جگہہ اپنا ہاتہہ رکہکر دیکہین کہ دل کس طور پر دہڑکتا ہے یا تمہارے ہاتہہ کو دل کے غلاف کی دونو سطحون کے آپسمین رگڑنے کی جہرات محسوس ہوتی ہے یا نہین - اُس مقام کے مختلف حصون پر آلہ اسٹیتہسکوپ لگا کر دل کی آوازون کو سُنکر اُنکا مقابلہ کرین کہ آوازین مذکور کسی جگہہ تیز یا کسی جگہہ سُست سنائی دیتی ہین یا نہین - مرمر کی آواز بہی مسموع ہوتی ہے یا نہین اور جو ہوتی ہے تو آواز مذکور دل کے کس کیواڑ پر اور کس آواز کے ساتہہ سُنائی دیتی ہے - علاوہ ازین شرائین اور ورِیدون کو بہی خوب طرح ملاحظہ کرنا چاہیے + دل کے ملاحظہ کے وقت یہ بہی یاد رہے کہ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ سینہ کی کسی بیماری کے سبب دل اپنی جگہہ سے اِدہر اُدہر کہسک جاتا ہے تب اُسکی آوازون مین فرق پڑ جاتا ہے حالانکہ خود دل مین کسی قسم کی بیماری نہین ہوتی اور ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ خود دل مین بیماری ہے مگر اُسکے متصل کے اعضا کی کسی خاص حالت کے سبب دل کی ساخت کی بیماریون کی آوازون مین فرق پڑ جاسکتا ہے اور ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ جو مرمر کی آواز تم سُن رہے ہو وہ یا تو دل کی ساخت کی بیماری کے سبب سے

یا اُسکے فعل کے بگاڑ کے باعث (ننک - شور نل) پیدا ہوئی ہے - علاوہ اِسکے ایسا
بھی ہو سکتا ہے کہ جب دل کے دہنے خانون مین کچھہ عرصہ کے لئے خون زیادہ آجاتا
ہے یا جب ایار - ٹا مین انیو - ریزم کی بیماری ہو جاتی ہے یا جب کوئی رسولی یا اُوبل
پیدا ہو جاتا ہے یا جب مے - ڈی - آس - ٹے - نم مین چربی جمع ہو جاتی ہے یا جب
پردہ پلورا کی تھیلی کے خاص اُس حصہ مین پانی جمع ہو کر بند رہتا ہے کہ جو حصہ خود دل
کے اوپر واقع ہے یا جب دونو شُش مگر خاصکر بایئن شُش کے اگلے کنارے بیماری
کے سبب سے سخت ہو جاتے یا سُکڑ جاتے ہین تب اُن حالات مذکورہ بالا کے
سبب سے سینہ کا وہ مقام جہان دل ہوتا ہے اونچا ہو جاتا ہے اور اُسکو ٹھونکنے
سے آواز ٹھس پیدا ہوتی ہے - غرض اِس ٹھس آواز اور اُن وجوہات مذکورہ
بالا سے جب سینہ کا مقام اونچا ہو جائے تو اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ٹھس
آواز اور وہ بلندی سینہ کے پردہ پے - ری - کار - ڈی - ام مین پانی جمع ہونے
سے یا موٹا ہو کر دل کے بڑھ جانے سے پیدا ہوئی ہے - علاوہ برین یہ بھی یاد رہے
کہ بعض دفعہ دل کی ساخت مین بہت ہی خرابی پیدا ہوتی ہے پھر بھی کوئی علامت
یا کوئی آواز غیر معمولی بالکل نہین پیدا ہوتی یہ بات خاصکر مرض کے عین ابتدا مین
ہوا کرتی ہے - اور کبھی کبھی اِسکا خلاف بھی ہوا کرتا ہے یعنے صرف دل کے
فعل مین خلل پڑ جانے سے بھی مریض دل کی بیماری کی نہایت شکایت کرتا ہے

دوم پراگ - نوسِس
یعنی
انجام نیک یا بد کا کہنا

دل کی ساخت کی بیماری ہمیشہ بُری ہوتی ہے اور اِس بات کی ضرور احتیاط رکھنی

چاہیئے کہ دل کی ساخت کی بیماری کو اُس کے فعل کی بیماری اور اس کے فعل کی بیماری کو ساخت کی بیماری سمجھ کر رائے نہ دین اور صرف بیمار کے بیان پر اعتماد کر کے انجام نہ کہنا چاہیئے ٭

دل کی بیماری کی نسبت رائے دیتے وقت ان باتون کا لحاظ رکھنا چاہیئے مثلاً بیمار کے دفعتاً مرجانے کا اندیشہ ہے یا نہین - اُس بیماری کے دور کے وقت کن باتون کا اندیشہ ہوسکتا ہے ٭ بیماری کس عرصہ تک رہ سکتی ہے ٭ مرض مذکور شفاپذیر ہے یا نہین - ان باتون کا جواب نیچے دیا جاتا ہے ٭

ترکیب - پرکشن اور اسکلٹے شن سے دل کو خوب طرح امتحان کر کے دیکھین کہ وہ کس قسم کا مرض ہے اور دل کے کس جگہہ ہے اور دل کا کس قدر حصہ اسمین مبتلا ہے - بعضدفعہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ پردہ اِن ڈو - کار - ڈی - ام کے کھردرا ہونے سے مرمر کی آواز سنائی دے سکتی ہے پس اسصورتمین چندان اندیشہ نہین ہے بشرطیکہ وہ خرابی دل کے کیواڑون یا دروازون تک نہ پہونچ جائے ٭

جب دل کے کسی دروازہ کی ساخت مین کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس سے خون کی آمد ورفت مین روک ہو یا داخل ہو کر کسیقدر خون پھر پیچھے لوٹ جاوے تب یہ باتین ضرور اندیشناک ہین لیکن مختلف دروازہ کی بیماری مین مختلف قسم کے اندیشہ ہین کیونکہ دل کی مختلف بیماریون کا اثر دوران خون پر یکسان نہین ہوتا اور دل کی بیماریونمین جو مرگ مفاجات ہو جاتا ہے تو واکو کی اُس بیماری مین اس حادثہ کے واقع ہونیکا احتمال ہوتا ہے جسمین ایارٹک رے - گر - جے - ٹے شن ہوتا ہے لیکن ایسا ہی کہتے ہین کہ شاذونادر مائی - ٹرل رے - گر - جے - ٹے شن کی بیماری مین بھی مرگ مفاجات ہو جاتا ہے ٭ دل کے جب دونو باین دروازون مین اُبش - ٹرک شن کی بیماری ہو جاتی ہے تب خون پیچھے کو ہٹ جاتا ہے اور خون کے اس پس پا ہونے کا

اثر دل اور شش اور دوران خون پر پہونچتا ہے ٭ ایا ر۔ٹک ایس۔ٹرک۔شن
کی بیماری بلاکسی خاص قسم کی خرابی پیدا کرنے کے عرصہ تک رہ سکتی ہے اور بہتیری
دفعہ ایسا ہی حال مائی۔ٹرل ایٹش۔ٹرک۔شن کی بیماری کا بھی ہوجاتا ہے ٭
مائی۔ٹرل والو کی بیماری کا اثر چونکہ پھیپھڑون پر ہوتا ہے تو اسلیئے وہ مہلک ہوجاتی
ہے۔ دہنی طرف کا اری۔کیو۔لو ون۔ٹری۔کیو۔لر اری۔فس جب ناقص ہوجاتا
ہے اور اُس سبب سے خون جب دہنے بطن سے دہنے اُذن مین لوٹ جاتا ہے
(ٹرائی۔کس۔پڈ ری۔گر۔جے۔ٹے۔شن) تب جسم کی کل۔ رگین خون سے پُر ہوجاتے
ہین جس سے نہایت خراب نتایج پیدا ہوجاتے ہین۔ یہ مرض اکثر بتدریج بڑھتا ہے
عرصہ تک بہتا ہے اور بیمار کی زندگی نہایت تلخ کر دیتا ہے اور اگرچہ یہی نتایج پلمو۔نری
ایٹش۔ٹرک۔شن اور ری۔گر۔جے۔ٹے۔شن مین بھی پیدا ہوتے ہین لیکن بہت
آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہین۔ پس یاد رہے کہ جب دل کا کوئی دروازہ بہت بگڑ جاتا
ہے یا اُسمین دونو قسم کی بیماریان ہوتی ہین یعنے ایٹش۔ٹرک۔شن اور
ری۔گر۔جے۔ٹے۔شن کے تب انجام اسکا اکثر بہت بُرا ہوتا ہے ٭ والو کی
بیماریان شفا پذیر ہین یا نہین اسباب مین اگرچہ بہت شاذ ایسا ہو سکتا ہے
کہ اُن بیماریون کی کسیقدر تخفیف ہوجائے پھر بھی امراض مذکورہ اکثر شفا پذیر
نہین ہوتین ٭ اوسط درجہ پر دل جب موٹا ہوجاتا ہے (ہائی۔پر۔ٹرو۔فی آف دی ہارٹ)
تب اس سے بُرائی متصور نہین ہے بلکہ بھلائی ہے۔ مگر ہان دل جب بہت ہی موٹا
ہوجاتا ہے تب البتہ اس سے کئی باتونکا نقصان ہے مثلاً رگون مین خون زیادہ
اکثر وہ پھٹ جاسکتی ہین خاصکر جب رگہاے مذکورہ خود بیمار ہوتی ہین اور دل
جب موٹا ہوجاتا ہے اور اُس سبب سے رگین ہمیشہ خون سے پُر رہتی ہین تو عرصہ
تک پہلے رہنے سے خواہ نخواہ بیمار بھی رہتی ہین ٭ جب دل کا دہنا خانہ موٹا

ہو جاتا ہے تب اُس صورت مین یہ بُرائی ایک اَور پیدا ہو جاتی ہے کہ دونون
شش ہمیشہ خون سے بھرے رہتے ہین ؎

دل کا پھیلجانا نہایت ہی بُرا ہے اور دل جسقدر زیادہ پھیل جاتا ہے اور وہ پھیلاؤ
(یعنے ڈائی - لے - ٹے -شن) بہ نسبت دل کی فربہی (یعنے ہائی - پر - ٹرو - فی)
کے جسقدر زیادہ ہوتا ہے اُسکا انجام بھی اُسیقدر زیادہ بُرا ہوتا ہے کیونکہ دل کی
ساخت جب ڈھیلی ہوکر پھیلجاتی ہے تب دل کمزور بھی ہوجاتا ہے اِس سبب سے
مریض دفعتاً تلف ہو جا سکتا ہے اور پھیلا ہوا کمزور دل خون کو اپنے اندر نتو اچھے
طور پر لے سکتا اور نہ باہر بھیج سکتا ہے جس سے خون کے دورہ کرنے مین ہرج واقع
ہوکر ڈراپ سی کی بیماری اور دیگر اندیشناک علامتین پیدا ہوجاتی ہین ؎

جب دل کی ساخت بگڑکر کسی اَور شے مین بدل جاتی ہے خاصکر چربی مین تب یہ ایک
نہایت مُہلک بیماری ہو جاتی ہے ؎

رائے دیتے وقت دل کی بیماری کی علامات مذکورہ پر بھی توجہ ہونی چاہئے مثلاً
دل مین اگر شدت کا درد ہو دل کی حرکتین بے قاعدہ ہون یا دل وقفہ سے حرکت
کرتا ہو یا اثنائے مرض مین بیمار کو غش آجاتا ہو یا اپو- پلکسی یا مرگی کی نوبتین
ہوجایا کرتی ہون جب اُس دل کی بیماری کے سبب سے وریدون کے دوران
خون مین بہت رکاوٹ ہوگئی ہو اور اُس سبب سے ڈراپ سی کی علامتین
ظاہر ہوگئی ہون تب وہ کل علامات مذکورہ یا لا پیغام برموت ہوتی ہین ؎

دل کی بیماری جس سبب سے پیدا ہوئی ہو اُس سبب پر بھی اُس مرض
کا رفع ہونا یا نہونا بہت منحصر ہے مثلاً دل کی بیماری اگر اکیوٹ انفلامیشن کے سبب
سے پیدا ہوئی ہو تو اُسکا رفع ہونا ممکن ہے برعکس اِسکے جب دل کی ساخت
مین کوئی پُرانی خرابی ایسی پیدا ہوگئی ہو جس سے ساخت مذکور چربی یا کسی اَور

عنصر شے مین بدل گئی ہو تب اُس مرض کا رفع ہونا بہت ہی دشوار ہے علاوہ ازین راے دیتے وقت دیگر اعضا اور رباطستیون کیحالت کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ وہ تندرست ہین یا کسی بیماری مین مبتلا ہین خاصکر گُردہ اور شش اور گُردے اور تپ لرزہ کا خیال ضرور رکھنا چاہیے ٭ علاوہ اُن باتون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے بیمار کی عمر کا اور اسباب کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اُسکے خاندان مین دل کی بیماری موروثی ہے یا نہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ مریض کی عمر اور عادات اور علت کیسی ہے کیونکہ بیمار جب کم سن ہوتا ہے اور جب اُسکو فارغ البالی ہوتی ہے جس سے آسایش سے زندگی بسر کرسکے اور فکر معیشت نہو تب اُسکی زندگی کچھ عرصہ تک دراز ہوسکتی ہے کیونکہ زیادہ محنت اور مشقت کا کرنا اور بُری عادتین خاصکر شراب خواری اور کثرت مجامعت دل کی بیماری کے لیئے بہت ہی مضر ہین ٭

سوم عام اصول علاج کا دل کی مزمن بیماریون مین

اگرچہ مزمن دل کی بیماریون مین شفا کی اُمید بہت ہی کم ہوتی ہے پھر بھی علاج مناسب سے بیمار کی زندگی بڑھ جاسکتی ہے قلب مین کچھ اور خرابی نہین پیدا ہوسکتی ہے اندیشناک اور تکلیف دہندہ علامتین روکی جاسکتی ہین ٭ دل مین جب کوئی اکیوٹ بیماری ہو تو جبتک عضو مذکور حتی الوسع اپنی اصلی حالت پر نہ آلے تبتک مریض کے نگران حال رہنا چاہیے ٭ اگرچہ مختلف قسم کی دل کی بیماریون کے علاج مین بھی اختلاف ہے لیکن اس موقع پر علاج کے اُن اصول کا ذکر کیا جائیگا جو کم و بیش دل کی کل بیماریون مین راست آسکتے ہین ۔ پس واضح ہو کہ دل کی بیماریون کے علاج مین صرف دوا ہی پر اکتفا نہ کرنا چاہیے بلکہ علاوہ دوا کے اور باتو نپر

بھی توجہ کرنی چاہیئے چنانچہ جس کسی شخصکو دلکی بیماری ہو اسکو لازم ہے کہ امن وچین
سے رہے محنت کے کاروبار چھوڑ دے ہر قسم کی محنت سے باز آئے - دوڑ دھوپ
جلد جلد چلنا پھرنا - پاخانہ کے وقت زور لگانا - زینہ پر زور زور سے چڑھنا اُترنا منع
ہے ٭ دل کی بعض بیماریوں مین مریضکو بالکل حرکت نہ کرنا چاہیئے لیکن بعض دفعہ تھوڑی
بہت ریاضت یا گاڑی مین ہوا خوری مفید ہوتی ہے - کسقدر ریاضت کرنی چاہیئے
یہ بات خاص بیماری کی قسم پر منحصر ہے لیکن عام طور پر بتلایا جا سکتا ہے کہ دل جسقدر
زیادہ بڑھ یا پھیل گیا ہو (ڈائی - لا - ٹے - شن) یا اُسکی ساخت جسقدر زیادہ بگڑ گئی ہو اُسیقدر
ریاضت کم کرنی چاہیئے اور ایار ٹک ری - گر - جے - ٹے - شن کی بیماری مین بھی
بیمار کو آرام وچین سے رہنا چاہیئے - مریض قلب کو رنج وغم فکر و تردد سے محفوظ
رہنا چاہیئے ٭ لین دین اور کاروبار مین غلطان پیچان رہنا پو - لی - ٹی - کل معاملات
مین سرگرم رہنا اور کثرت مطالعہ اور وہ باتین بھی منع ہین جن سے طبیعت مین جوش پیدا
ہو - حد اعتدال تک آرام سے خواب کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے ٭ بُری عادتوں
کو جن سے دل کی عصبی طاقت گھٹ جاتی ہے ترک کر دینا چاہیئے جیسے زیادہ شراب کا پینا
زیادہ حقہ یا چا پینی - عرصہ تک شب بیداری کرنی کثرت مجامعت ٭ ان عادتوں کی
نسبت بیمار کو در پردہ تاڑتے رہنا چاہیئے - تبدیل آب وہوا سے بھی دل کی بیماری
کو اکثر فائدہ ہوتا ہے ٭

بیمار کی غذا اور اُسکے ہاضمہ کا بھی بہت خیال رکھنا چاہیئے مثلاً دل کی ساخت اگر بگڑ گئی
ہو تو غذا مقوی اور زود ہضم دینی چاہیئے - قبض نہونا چاہیئے - دل کی بیماری کے علاج
مین ایسی دواؤن کی اکثر ضرورت پڑتی ہے جن سے ہاضمہ کو تقویت ہو - اور شکم مین
نفخ نہونا پاوے کیونکہ پیٹ جب پھول جاتا ہے تب دل اچھی طرح حرکت نہین کر سکتا ہے
مریض مین اگر کوئی جسمی خرابی پائی جاوے جیسے گاوٹ (نقرس) یا آتشک کی

تو اُسکا تدارک کرنا چاہیے خون اگر رقیق ہوگیا ہو جیسے انے - میا مین ہوا کرتا ہے تو فولاد
کا استعمال کرین اور جو خون کی وہ حالت نہ بھی ہو پہر بھی دل کی بیماریون مین فولاد نفع
بخشتا ہے جیسے ٹنکچر آف اسٹیل - علاوہ فولاد کے دل کی بیماریون کے علاج مین خاصکر
جب دل کی ساخت بگڑ گئی ہو یا جب دل کمزور ہوگیا ہو دیگر مقویات کی بہی اکثر
ضرورت ہوتی ہے جیسے کونین اور معدنی تیزاب اور اسٹرکنیا یا ٹنکچر آف
نکس - وا - میکا ٭

ادویات کے باب مین نئے زمانہ بہت سی تحقیقات ہو رہی ہین ڈِجی - ٹے لِس
کا اثر عرصہ دراز سے معلوم ہے اور تجربات سے ثابت ہے کہ اس دوا کا اثر صرف دل
ہی پر نہین ہوتا بلکہ شریانون پر بہی ہوتا ہے چنانچہ دوا کی مقدار مین ڈی جی ٹے لس
کے استعمال سے دل کی حرکت کا تواتر کم ہو جاتا ہے - دل عرصہ تک پہیلا رہتا ہے
(ڈا ای یاس - ٹو - لے) جس سے دل کے دو نو بطون خون سے اچھی طرح بہر جاتے ہین
دل کے دو نو بطون زور سے کامل طور پر سکڑ جاتے ہین جس سے دو نو بطن خون کو اچھی
طرح باہر نکال دے سکتے ہین اور یہ کہ شرائین کے اندر خون زیادہ اور زور سے داخل ہوجاتا
ہے اور شرائین تنے ہوئے رہتے ہین جس سے خون عمدہ طور پر دورہ کرتا ہے دل کی کمز
بیماریون مین ڈی - جی - ٹی - لس مفید ہے اور اسکے استعمال کرنے کی عمدہ ترکیب
کونسی ہے - اسباب مین اطبا کی راے مین اختلاف ہے لیکن ان باتون کی نسبت
ان رایون کو غلبہ ہے کہ اول جب ڈی - جی - ٹی - لس کا استعمال کرین تب اُس
کے اثر کو خوب طرح ملاحظہ کرین مگر خاصکر اسباب کو ضرور دیکہین کہ اُسکا اثر دل
کی حرکتون پر کس طرح کا ہوتا ہے اور یہ کہ اسکے استعمال سے نبض کس طرح چلتی ہے
پیشاب کیسا آتا ہے اور جو ڈراپ - سی ہے تو اُسکا کیا حال ہے - جب دل جلد جلد
اور بے قاعدہ حرکت کرتا ہو یا کہلے طور پر حرکت نہ کرسکتا ہو اور ساتہہ ان علامتون کے

نبض بھی کمزور چلتی ہو اور اِس حالت مین تم نے ڈی۔ جی۔ ٹے لِس کا استعمال شروع کر دیا ہے تو اِس دوا کا نیک اثر یہ ہوگا کہ دل کی حرکتین دھیمی ہو جا ئینگی اور دل با قاعدہ اور زور زور سے حرکت کریگا اور اِس سبب سے خاص خاص مقامات کی جو جو تکلیف ہند علامتین ہین اُنکو بھی فائدہ ہو جائیگا اور دل کی حرکتین جون جون با قاعدہ ہوتی جائینگی نبض کیحالت بھی بہتر ہوتی جائیگی یعنے سُرعت کم ہو جائیگی نبض تیز اور بھاری نہ ہوجائیگی اور قاعدہ کے ساتھ چلیگی۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ اگر نبض کی حرکتون مین وقفہ پایا جاوے تو اِس دوا کو نہ دینا چاہیے لیکن نبض کی اِس حالت مین اکثر صورت کے اندر اِس دوا سے فائدہ ہوتا ہے گو اُسوقت اِسکے استعمال مین زیادہ احتیاط درکار ہے مثلاً اِسکے دینے سے اگر نبض بے قاعدہ یا وقفہ سے چلے اور بہت کمزور بھی ہو جائے تو موقوف کر دینا چاہئے۔ جب دل کی بیماری مین ڈراپ۔ سی ہو جاتی ہے تب اِس دوا کے استعمال سے پیشاب بھی زیادہ آتا ہے اگر کم آنے لگے تو موقوف کر دینا چاہئے اگر ایسا سمجھین کہ ڈی۔ جی۔ ٹے لِس کے استعمال سے دل کے مقام مین تکلیف کے آثار پائے جاتے ہین یا بیمار کو غش آنیوالا ہو کانون مین آوازین پیدا ہوتی ہون اور بار بار قے آتی ہو تو ضرور اِس دوا کو موقوف کر دینا چاہئے۔ ہان اِس دوا کی نسبت ایسا بھی قیاس کرتے ہین کہ اثر اِسکا جسم مین جمع ہو جاتا ہے اور تب دفعتاً زہر کی علامتین پیدا کرکے بیمار کو ہلاک کر دیتا ہے جب ایسا ہوتا ہے تب اِس دوا کے زہر سے ڈیاس ٹول کے وقت دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ رُک کر بیمار تلف ہو جاتا ہے۔

دوم ڈی۔ جی۔ ٹے۔ لِس کو اکثر یا ٹنکچر یا انفیوژن کے طور پر دیا کرتے ہین۔ لیکن یہ منظور رہے کہ اِسکا اثر دل پر جلد پیدا ہو جاوے اور یہ کہ ڈراپ۔ سی کم ہو جاوے تو پتون کا تازہ انفیوژن تیار کر کے استعمال کرنا بہتر ہے مگر عرصہ تک استعمال کرنے کے لئے اِس دوا کا ٹنکچر بہتر ہے۔ اگر یہ چاہو کہ اثر ڈی۔ جی۔ ٹی۔ لِس کا

عرصہ تک قائم رہے تو پتون کا سفوف بہتر ہے اور جو بیمار نہ کہا سکے تو پتہ انکا پولس
یا انکے انفیوژن کا نوعہ میں ٹے بشن کر سکتے ہین خاصکر جب پیشاب زیادہ پیدا کرنا
اور ڈراپ سی کو کم کرنا منظور ہو پہلے اس دوا کو تہوڑی تہوڑی مقدار مین استعمال کرنا
بہتر ہے مثلاً انفیوژن کا نصف سے ایک ڈرام تک اور ٹنکچر کے ۵ سے ۱۰ قطرے
تک دنمین تین یا چار دفعہ حسب مناسب مقدار کو بڑھا سکتے ہین اور دفعہ کو بہی گہٹا سکتے
ہین یہ دوا مقویات جیسے فولاد وغیرہ اور مدرات کے ہمراہ بہی دی جا سکتی ہے بعض
دفعہ اس دوا کو عرصہ دراز یعنے برسون تک استعمال کرنا پڑتا ہے مگر اسصورت مین
لگا ہے گاہے چند روز تک موقوف کرکے پہر شروع کر دینا چاہیے جب دل کی بیماری
بہت بڑہی ہوئی نہین ہوتی ہے تب اس دوا کا اثر ایسا عمدہ پیدا ہوتا ہے کہ
عرصہ دراز تک موقوف کر دے سکتے ہین لیکن جب دیکہین کہ دل کی تکلیفین پہر لوٹی
ہین تب پہر شروع کر دینا چاہیے جب بیماری بہت ہی بڑہ جاتی ہے اور سارے
جسم مین ڈراپ سی پیدا ہو جاتی ہے تب یہ دوا بے اثر ہو جا سکتی ہے اور تا کہ اثر
پیدا ہو جاوے اسکی خوراک کو بہت بڑہانا پڑتا ہے مگر یہ بدعلامت ہے ؞

سوم - کن کن حالتونمین اس دوا کا استعمال کرنا چاہیے اور کن مین نہین اب اُن کا
ذکر کیا جاتا ہے مثلاً دل کا بایان بطن صرف موٹا ہی ہو گیا ہو تب اس دوا کے استعمال
کرنے کی ضرورت نہین ہوتی مگر دل بہت موٹا ہو گیا ہو اور بہت زور زور سے حرکت
کرتا ہو اور جب دل کی اُس فربہی سے خون کی آمد و رفت مین سہولت نہو تب
اسکے استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یاد رہے کہ حالت مذکورہ بالا مین
اس دوا کو بہت کم مقدار سے شروع کرنا چاہیے اور اسکے اثر کو باحتیاط ملاحظہ کرنا چاہیے
کیونکہ ایسی صورت مین اس سے زہر کی علامتین جلد پیدا ہو جاتی ہین ؞

دل جسقدر زیادہ پہیلکر ڈائی لے ٹے شن) ڈہیلا ہو جاتا ہے اور اس سببسے

اپنا کام اچھی طرح انجام نہین دے سکتا اُسیقدر ڈی-جی-ٹی-لس کے استعمال سے
زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور اُسیقدر اُسکی مقدار کو بھی بڑھانا چاہیئے اور بیمار کو اسکی برداشت
بھی اُسیقدر زیادہ ہوتی ہے۔

یہ قاعدہ ہے کہ مائی-ٹرل والو کی بیماری مین اور اس سبب سے دل کی ساخت مین
جو جو تغیرات پیدا ہوتے ہین اُن مین بھی یہ دوا بہت ہی فائدہ کرتی ہے اور دل کی
اُس مرض اور اُسکی ساخت کے اُن تغیرات کے سبب سے شش مین جو جو خرابیان پیدا
ہوتی ہین اُنکو اور دیگر اندیشناک علامتون کو بھی اِس دوا سے فائدہ ہوتا ہے +

بہتیرے طبیب اِس دوا کو اُس حالت مین دینا منع کرتے ہین کہ جب ایار-ٹا کے وہانے
مین بیماری ہوتی ہے لیکن دل کی اِس حالت مین بھی اِس دوا کو دینا بتلاتے ہین بشرطیکہ
کہ دل کا بایان بطن ڈہیلا ہو کر پھیل گیا ہو لیکن ایسی صورت مین اِسکے استعمال مین
نہایت احتیاط چاہیئے + جب شش کی بیماری کے سبب سے دل کا دہنا بطن صرف
پھیل جائے اور ٹرائی-کس-پڈ رہی-گر-جی-ٹے-شن بھی موجود ہو تب
ڈی-جی-ٹے-لس سے فائدہ نہین ہوتا بلکہ نقصان متصور ہے۔ مگر ہان اُس حالت
مین دل اگر بے قاعدہ حرکت کرتا ہو فائدہ تب ہو سکتا ہے لیکن جب تغیرات مذکورہ
بالا مائی-ٹرل والو کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتے ہین تب اُس دوا کے استعمال
سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے +

جب دل کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے تب بھی اِس دوا کو دینا منع بتلاتے ہین لیکن
اِسکے استعمال کی ضرورت ہو اور احتیاط سے دیجاوے تو بلاشک فائدہ ہو سکتا ہے
کیونکہ اِس صورت مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے دینے سے دل کے اُن ریشون
کو سکڑنے اور پھیلنے مین مدد ملتی ہے جو تندرست ہوتے ہین اور چربی مین نہین
بدل گئے ہین +

دل کی بیماری کے ساتھہ جب کھانسی کی نوبتین بھی (برانکائی۔ ٹس) ہوجاتی ہین
تب ڈی۔جی۔ ٹے۔لس سے بہت افاقہ ہوجاتا ہے بشرطیکہ دل زیادہ دہڑکتا
ہو (پل۔ پے۔ ٹے۔شن) اور بے قاعدہ بھی حرکت کرتا ہو یا دل تکلیف سے
حرکت کرتا ہو اور کمزور ہوگیا ہو ٭ علاوہ ڈی۔جے۔ ٹے۔لس کے اور بھی دوائیں
ہین جنکا اثر دل پر خوب ہوتا ہے لیکن اِس موقع پر صرف اُنھی کے نام بتلائے جائینگے جنپر
اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اکو۔نائیٹ اور اُسکا جوہر ا۔کو۔نے۔ٹیا بلا۔ڈونا
اور اُسکا جوہر اٹ۔رو۔پیا ٭ مار۔فیا ٭ اسٹرک۔نایَن ٭ ہائیڈرو سیانک اسِڈ
ڈی۔را۔ٹریا ٭ کے۔لے۔بار۔بین اور اُسکا جوہر فائی۔ساس ٹگ۔ٹ یین ٭
کے۔فین ٭ اِس۔کو۔ئیل ٭ ا۔مایل نائے۔ٹرائیٹ ٭ پے۔لو۔کار۔پین ٭
معالج بعض دفعہ یہ سوچتا ہے کہ بیماری کیحالت مین ایسی بھی کوئی دوا ہے جس
سے دل اصلی حالت پر آسکتا ہے اور یہ کہ اُس دوا کا استعمال کرنا مناسب ہے یا
نہین۔ جواب اِسکا یہ ہے کہ جب دل کی کسی والو مین بیماری ہو تو علاج سے اُسکو
رفع کرنے کی کوشش کرنی بے فائدہ ہے۔ اور دل جب موٹا ہوگیا ہو (ہائی پر ٹروفی)
اُسکو لاغر کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہئے کیونکہ اِسبات مین شک ہی ہے کہ موٹا
دل دوا کے ذریعہ لاغر ہوسکتا ہے یا نہین اور دل کو لاغر کرنے کے لئے جو بار بار
فصد لیتے ہین بیمار کی غذا کم کر دیتے ہین۔ سخت جلاب دیتے ہین اور زیادہ نہ زیادہ
مقدار مین جو آیوڈائیڈ اف پو۔ٹاسیم کھلاتے ہین ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے بلکہ ایسی صورت
مین منشا علاج کا ایسا ہونا چاہئے جس سے حتی الوسع دل کی پرورش ہوتی رہے
تاکہ دل پھیلنے نہ پاوے (ڈائی۔لے۔ٹے۔شن) اور حالت اُسکی بدل کر ابتر نہو جانے
پاوے (ڈی۔جی۔نے۔ریشن) ٭ دل جب پھیلجاتا ہے (ڈائی۔لے۔ٹے۔شن) تب
تب بجز اچھی غذا اور مقوی دوا اور ڈی۔جے۔ ٹے۔لس کے استعمال کے کسی

اور ترکیب سے وہ حالت رفع نہیں ہو سکتی ہے *
دل کی بیماری کے دورے میں بعض بعض علامتیں ایسی پیدا ہو سکتی ہیں جنکو رفع کرنا ضرور
چاہیئے مثلاً جو علامتیں خاص دل کی بیماری کے سبب سے پیدا ہو سکتی ہیں وہ یہ ہیں -
درد یا جلن اور بےچینی * خفقان * ان - جائی - نا - پک - ٹو - رس * اور
غشی * جلن وغیرہ بےچینی کی علامتوں کو دل کے مقام پر بلا - ڈو - نا پلاسٹر لگانے
سے بہت افاقہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ بلاڈونا لے - نی - منٹ کی مالش سے بھی
فائدہ ہوتا ہے اور ان - جائی - نا پکٹ - ٹو - رس اور غشی کا علاج ہر کوئی جانتا
ہے اور خفقان (پل پے - لے - ٹشن) اور کوتاہ دمی کو مار - فیا کے پچکاری (ایک
گرین کا بارہواں یا چھٹا حصہ) سے بہت فائدہ ہوتا ہے چاہیں تو اسمیں اٹ - رو - پیا
بھی ملاویں * اور نہایت تھوڑی تھوڑی مقدار میں اکو - نایٹ کے استعمال سے
بھی فائدہ ہو سکتا ہے * تشنج کے متعلق اگر کوئی تکلیف ظاہر ہو تو معمولی علاج
سے رفع کریں مگر اسکو بھی ڈجی - ٹے - لس سے بہت افاقہ ہو جاتا ہے * دل
کی بیماری میں کھانسی ہو جاوے تو معمولی دواؤں سے اسکا علاج کرنا چاہیئے * تنگی
تنفس کی جب دل کی بیماری کے سبب سے ہوتی ہے تب ڈی - جی - ٹے - لس
سے بہت فائدہ ہوتا ہے نہیں تو ادویات سی - ڈی - ٹیو اور انٹ - ٹرش - پاز - موڈک
کا استعمال کریں - نفخ شکم کے سبب سے کوتاہ دمی ہو تو اسکا علاج مناسب کریں
اور مریض کو بستر پر بٹھا دینے سے بھی افاقہ ہو جاتا ہے کیونکہ ڈایا - فرام پر سے نیچے کا
بوجھ ہٹ جاتا ہے بعض دفعہ دم کی تکلیف اسقدر ہوتی ہے کہ بیمار بستر پر لیٹ نہیں
سکتا اسصورت میں سامنے کوئی گاؤتکیہ رکھکر مریض کو بٹھا دینا چاہیئے تاکہ ہاتھوں
کو ٹکا کر بیٹھا رہے - دل کی بیماری میں مریض اگر خون تھوکتا ہو (ہی ماپ - ٹے - سِس)
تو بشرطیکہ زیادہ نہو اُس خون کو دفعتہً نہ روکنا چاہیئے کیونکہ اُس خون کے آنے

سے دل کی تکلیف کو افاقہ ہوسکتا ہے *

خارجی ادویات سے بھی دل اور پھیپھڑے کی بیماریون کو بہت افاقہ ہوسکتا ہے
جیسے ڈرائی کپنگ * ٹرپن ٹائین فومن ٹیشن اور رائی کی پٹی *

جس صورت مین بہت شدید علامتین ظاہر ہوتی ہین اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ
دل کا دہنا خانہ خون سے پُر ہوگیا ہے تب فصد یا کپنگ یا جونکین لگاکر خون
لینے سے کچھہ عرصہ کے لئے بہت افاقہ ہوجاتا ہے لیکن خون لینے سے پہلے اس بات
کو خوب طرح سوچ لینا چاہئے کہ خون کے نکالنے سے انیمیا ہوجائیگا اور دل کی
پرورش مین خلل پڑجائیگا جس سے بعوض فائدہ کے نقصان متصور ہے - پس
خون لینے سے پہلے اُن کل امور پر غور کرنا چاہئے - دل کی اکثر بیماریون کے دور
مین ڈراپسی ہوجایا کرتی ہے - اِس صورت مین بیمار کو آرام وچین سے رکہنا
چاہئے اور اُن مدرات کا استعمال کرنا چاہئے جنکا اثر دل پر ہوتا ہے جیسے خاصکر
ڈجیٹیلس اور کنوالیریا اور کیفین * وتھیر باتھہ یا
ہاٹ ایر باتھہ بھی اس قسم کی ڈراپسی مین مفید ہے مسہلات بھی اسبات
کو فائدہ مند ہین مگر ضعف کا خیال رکہنا چاہئے دل کی ڈراپسی کے دور مین دست
آتے ہون تو روکنا نہ چاہئے بشرطیکہ زیادہ ضعف نہو جائے کیونکہ دستون کے آنے
سے رگون سے خون کا بوجہ ہٹ جاتا ہے * بعض صورتون مین غذا اور دوا دونو
مقوی دینی چاہئے انا سارکا کے سبب بہت تکلیف ہو تو پچھنے لگاکر پانی رسنے
دینا چاہئے *

دل کی بیماری جب بہت بڑھ جاتی ہے تب اکثر نیند نہین پڑتی اسصورت مین
نیند لانے کے لئے ادویات منوم جیسے کلورل ہائیڈریٹ یا برومائیڈ اف پوٹاسیم
یا افیون کے مرکبات نہایت مضر پڑتے ہین کیونکہ جب انکا اثر پیدا ہوتا ہے تب

بیمار اپنے ارادہ سے دم نہیں لے سکتا ہے۔ پس دم بند ہوکر جلد مرجا سکتا ہے مگر بعض دفعہ کہلانا ہی پڑتا ہے ؞

سا ۔ ئے ۔ نو ۔ سس

انگریزی میں اسے بلو ڈیزیز کہتے ہیں ؞

ماہیت ۔ یہ مرض نتیجہ نقص تولیدی کا ہے جس سے قلب کی دونو جانب میں ایک سوراخ رہ جاتا ہے کہ جسکے ذریعہ وریدہ اور شرائین کا خون ملجاتا ہے یا بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پلمو۔ نری ارٹری بہت تنگ ہوجاتی ہے یا اِ یار۔ ٹا اور پلمو۔ نری ارٹری دونو ایک ہی مقام سے شروع ہوتے ہیں ؞

علامات ۔ جلد لبین اور زبان کی رنگت نیلی اور سارا جسم سرد رہتا ہے۔ دل دہڑکتا ہے اور گاہے گاہے دم لینے مین تکلیف بہی ہوتی ہے اور تہوڑی سی محنت یا رنج وغم کے باعث مریض کو غش آتا ہے۔ نبض کمزور اور بے قاعدہ چلتی اور جسم کے مختلف مقامات مین پانی پیدا ہوجاتا ہے۔ دل کی جس جگہہ سوراخ ہوتا ہے وہان پر سُننے سے ایک تیز آواز مرمر کی سُنائی دیتی ہے ؞

علاج ۔ محنت ومشقت روحانی وجسمانی سے پرہیز کرین اچہی آب وہوا۔ گرم لوشاک پرہیزانہ غذا۔ ہاضمہ کو درست رکہنا قبض نہونے دینا ؞

فلگمے ۔ شیا ۔ ڈو ۔ لنس

تعریف ۔ اِس مرض مین فے ۔ مو ۔ رل وین یا فے ۔ مو ۔ رل اور اِی ۔ لائیک وین مین انفلامیشن ہوکر سُدہ پڑجاتا ہے ؞

علامات ۔ بعد وضع حمل کے ایک ہفتہ سے ۵ ہفتہ کے اندر یہ بیماری پیدا ہوتی ہے

اسمین ایسا ہوتا ہے کہ ایک یا دونو ٹانگون مین جیدون اندام نہانی کی لبون اور رانون سے
لیکر پاؤن تک ایک دردناک ورم پیدا ہوجاتا ہے اور اسمین شدت کا درد اور
گرمی ہوتی ہے - ورم مذکور پیلا اور چمکتا ہوتا ہے - مریضہ کی ٹانگ بالکل سخت ہوجاتی ہے
مگر اس ورم کے پیدا ہونے سے پہلے مریضہ کو لرزہ چڑہتا ہے اور کمر اور شکم مین درد
ہوتا ہے اور بخار بہی ہوتا ہے - نبض تیز - تشنگی درد سر غثیان اور زبان میلی ہوتی ہے
اسباب - پری ٹوسیپو - رنگ کاز - حالت زچگی - اکسائٹنگ کاز
فی - مو - رل اور ای - لائیک وین کا انفلامیشن - اور یہ انفلامیشن اکثر پہلے رحم
کی وریدون مین شروع ہوتا ہے ؞
علاج - یہ بیماری اگر حاد ہو تو جس مقام پر نہایت شدت کا درد ہو
اُس پر جونکین لگا دین اور فومن - ٹے - شن کرین اور کہانے کو زیادہ مقدار
مین افیون ہمراہ کیا - لو - مل کے دین تاکہ مزہ آجاوے اور درد کو کبھی افاقہ
ہو عضو ماؤف کو سیدھا یا کسیقدر اونچا رکھین اور قبض نہونے دین -
بخار کی شدت ہو تو ٹھنڈین مسہلات کا استعمال کرین - جب بیماری مزمن ہوجاے
اور انفلامیشن رفع ہو تو آئیو - ڈائیڈ آف پو - ٹا - سی - ام کا استعمال کرین اور
مرہم سیاب یا آئیو - ڈین کی مالش کرین - اس بیماری کی نسبت اگر زیادہ علم
حاصل کرنا ہو تو دیکھو میری کتاب امراض النسوان ؞

باب چہارم

امراض اعضائے تنفس

مقالہ اوّل

مختصر تشریح آلات تنفس کی

قبل از بیان امراض مختلفہ آلات تنفس اُن اعضاے کی مختصر تشریح اور افعال کا ذکر کرنا پُرضرور ہے جنکے وسیلہ سے آدمی دم لیتا ہے۔ پس واضح ہو کہ سانس لینے کا آلہ حلق سے شروع ہوتا ہے اور حلق سے لیکر سینہ کی ہڈی تک اسکی ایک نالی ہوتی ہے۔ جب یہ نالی سینہ کی ہڈی کے کسیقدر نیچے اُتر آتی ہے تب دو حصوں مین منقسم ہوکر ایک دہنی اور دوسری بائین پھیپڑے کو جاتی ہے۔ جسوقت یہ نالیان پھیپڑون کے اندر داخل ہوجاتی ہین اُسوقت بے حساب شاخون مین منقسم ہوجاتی ہین اور یہانتک باریک ہوجاتی ہین کہ آنکھون سے دکھائی نہین دیتین تب اُنکی ساخت مین بھی اسقدر فرق پڑجاتا ہے کہ گلے سے بڑی بڑی شاخون تک تو ان مین کریون کے چھلے ہوتے ہین لیکن جب نہایت باریک ہوجاتی ہین تب غضروف کے عوض اُنکے جوف مین صرف باریک جھلی ہی ہوتی ہے علاوہ کریون کے ان نالیون مین عضلاتی ریشے بھی ہوتے ہین اور اُنکے اندر ایک پردہ ہوتا ہے جسکو میوکس ممبرین کہتے ہین۔ مشرحین نے ان نالیون کے مختلف حصون کے مختلف نام رکھے ہین

چنانچہ گلو کے اوپر کے حصہ کو اصطلاح مین لے۔رنگس کہ لیتے ہین اور گلو کے نیچے کے حصہ کو ٹرے۔کیا اور جب یہ دہنی اور بائین شاخون مین تقسیم ہوجاتی ہے تب برانکس کہتے ہین اور جب برانکس پہنچ کے اندر داخل ہو کر شاخ در شاخ مین تقسیم ہوجاتا ہے تب ان شاخون کو برانکیل ٹیوب کہتے ہین اور عربی مین قصبات الریہ بولتے ہین۔جب ہوا کی نالیان بہت باریک ہوجاتی ہین تب انکو کیپے۔لے۔ری برانکیل ٹیوب کہتے ہین۔اب پھیپھڑے کی موٹی تشریح کا حال سنئے۔ہر ایک پھیپھڑے مین چھوٹے چھوٹے گوشے ہوتے ہین اور ہر ایک گوشہ بنتا ہے چھوٹے چھوٹے کیسون سے جنکو اصطلاح مین ایار۔سلس
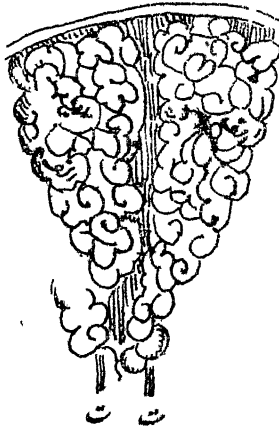
تصویر ف

کہتے ہین چنانچہ جب ان ایار سلس کے جمع ہوجانے سے ایک گوشہ بنا تو اس گوشہ کے اندر نہایت باریک شاخین برانکیل ٹیوب کی بھی داخل ہوجاتی ہین چنانچہ دیکھو (تصویر ف) کہ جس مین الف الف پھیپھڑے کے دو چھوٹے گوشہ ہین اور ب ب ایار۔سلس ہین اور ت ت دو نہایت باریک برانکیل ٹیوب ہین۔ ایار۔سلس کے اوپر پلمو۔نری ارٹری کی شاخین نہایت باریک ہوجاتی ہین اور ان ہوا کے کیسون پر مثل جال کے پھیل جاتی ہین اور ان سے پلمو۔نری وین کی شاخین نکلکر قلب کے بائین خانہ مین داخل ہوجاتی ہین پس حکیم مطلق نے خون کے صاف ہونے کا یہی بندوبست رکھا ہے کہ جو خون کثیف

قلب کے دہنے خانہ مین بذریعہ پلمو-نری ار-ٹری کے اپار-سلس تک آتا ہے اُس پر
دم کشی کی ہوا کا اثر ایسا پیدا ہوتا ہے کہ وہ صاف ہوجاتا ہے - کیونکہ جب آدمی سانس
لیتا ہے تو باہر کی ہوا برانکیئل ٹیوب کے ذریعہ پھیپڑے کے اپار-سلس مین داخل ہوتی ہے
اور اس ہوا کے اندر اکسیجن ہوا ہوتی ہے جو ایک جان بخش جزو ہوا کا ہے غرض
جب دم کشی کی ہوا جسمین جان بخش جزو ہوا کا اکسیجن ہوتا ہے پلمو-نری ار-ٹری
کے کثیف خون کے کار-بن یعنے کویلہ کے ساتھہ ملتی ہے تو ان دونو یعنے ہوا کے
اکسیجن اور خون کثیف کے کار-بن یعنے دُخانی مادہ کا آپسمین معانقہ اس گرمجوشی
سے ہوجاتا ہے کہ جیسے دو مدت کے بچھڑے ہوے یارون کا ہوتا ہے نتیجہ اس گلے
ملنے کا یہ ہوتا ہے کہ گرمی پیدا ہوتی ہی اور یہی گرمی خون صاف یعنے شریانی خون کے
ساتھہ ملکر دورہ کرتی ہے اور جسم کے ہر حصہ کو گرم رکھتی ہے یہی حرارت ہے جسکو
اطبا ر ویسی حرارت غریزی کہتے ہین پس دیکھا تم نے کہ خون وریدی دم کشی کی ہوا سے
کیونکر صاف ہوگیا - غرض جب ہوا نے خون وریدی سے دُخانی مادہ کو لے لیا تب
وہ خود کثیف ہوکر کیبنل کار-با-نک اِسڈ گیاس کی برآمدگی دم کے ساتھہ ناک کی راہ
باہر نکل جاتی ہے - پس جب وہ خون کثیف پلمو-نری ار-ٹری کا دم کشی کی ہوا کے
وسیلہ سے صاف ہوجاتا ہے تب پلمو-نری وین کے ذریعہ قلب کے بائین خانہ مین آجاتا
ہے اور وہان سے اپار-ٹا کے ذریعہ سارے جسم مین منتشر ہوکر ہر ایک عضو بدن
کی پرورش کرتا ہے اور اُس عضو کی کثافت یعنی کار-بن کو لیکر اور خود کثیف ہوکر قلب
کے دہنے خانہ مین آجاتا ہے وہان سے بذریعہ پلمو-نری ار-ٹری کے اپار-سلس پر
جاکر پھر صاف ہوجاتا ہے - سبحان اللہ کیا شان کبریائی ہے خداوند کریم نے
کیسا عمدہ انتظام تنفس کا ہی رکھا ہے لینا اور چھوڑنا سانس کا زیست کے واسطے اشد
ضروریات سے ہے بقول سعدی رحمۃ اللہ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است

وچون بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نفسے شکرے واجب ٭

دم لینے کے آلون کی مختصر تشریح کا بیان ہو چکا اب اُن ترکیبون کا ذکر ہے جن سے

تصویر ل
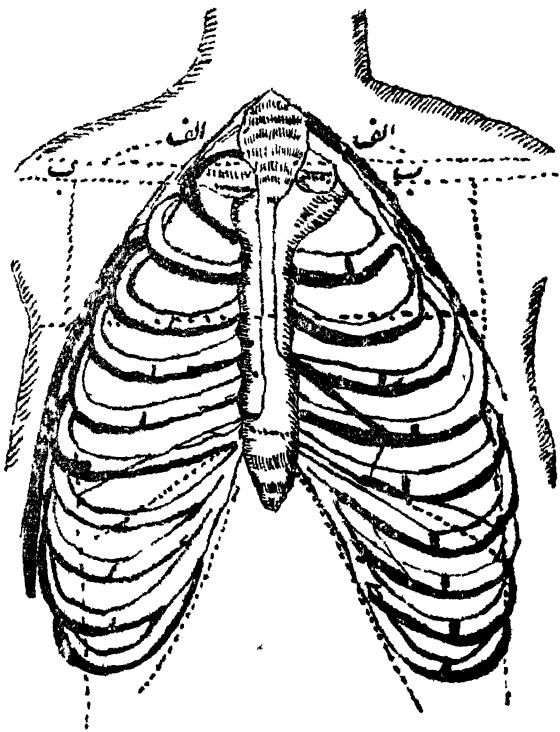
سینہ کی بیماریون کی تشخیص ہو سکتی ہے - لیکن ان ترکیبون کے بیان کرنے سے پہلے سینہ کی اُن تقسیمون کا ذکر کرنا چاہیے جنکو اطبا نے بیماری کی حدود قائم کرنے کے لیئے مقرر کی ہین - پس واضح ہو کہ سینہ کو تین حصون مین تقسیم کیا ہے - ایک تو سامنے کا حصہ - دوسرا پیچھے کا حصہ یعنے پشت اور تیسرا حصہ دو تو بغلین ٭

حصہ اول سامنے کا حصہ (دیکھو تصویر ل) اطبا نے اِس حصہ کی تقسیم اقالیم ذیل پر کی ہے ⁂

اوّل سو پرا کلا وی کیولر ری جن - یہ ایک مثلث جگہہ ہے (دیکھو الف تصویر ل) جسکے اوپر کی حدود خط ہے جو ہنسلی کی ہڈی کے باہر کے حصہ سے لیکر ٹری کیا تک کہچا ہوا ہے نیچے کی حد یہ ہنسلی کی ہڈی ہے اور اندر کی حد ٹری کیا - اس اقلیم مین پھیپھڑے کی نوک ہوتی ہے اور بڑی بڑی رگین ⁂

دوم کلا وی کیولر ری جن - یہ مقام وہ ہے جو خاص ہنسلی کی ہڈی پر واقع ہے اسکے نیچے پھیپھڑا ہوتا ہے (دیکھو ب تصویر ل)

سوم انفرا کلا وی کیولر ری جن - اسکے اوپر کی حد ہنسلی کی ہڈی نیچے کی تیسری پسلی اندر کے اسٹرنم ہڈی کا کنارا اور باہر کی حدود سیدہی لکیر ہے جو ہیومرس ہڈی کے سرے تک پہونچتی ہے دونو جانب کی اس اقلیم مین پھیپھڑے کے اوپر کا گوشہ اور برانکس ہوتا ہے لیکن بائین جانب کی اس اقلیم کے نیچے کی حد پر دل کا پینیدا ہوتا ہے ⁂

چہارم مے مے ری ری جن - تیسری پسلی سے چھٹی پسلی تک دہنی جانب کی اس اقلیم مین پھیپھڑا ہوتا ہے اور اکثر جگر بھی چوتھی پسلی تک چڑھ جاتا ہے اور تیسری اور پانچوین پسلی کے بیچ مین کچھہ تھوڑا سا دہنی اوریکل اور اوپر کا حصہ دہنی وینٹریکل کا ہوتا ہے اور اِس اقلیم کی بائین جانب مین بھی شش اور قلب ہوتا ہے ⁂

پنجم انفرا ممری ری جن - چھٹی پسلی سے ... تک - دہنی طرف اوپر کو پھیپھڑا نیچے کو جگر اور بائین طرف کو معدہ اور ... کے سامنے کا کنارا اور کسیقدر بایان گوشہ جگر کا ⁂

ششم سے۔پرا۔ اسٹرنل ری جن۔مے۔بنو۔بریم ہڈی کے اوپر کے محراب کو کہتے ہین اسمین بالکل تری۔کیا ہوتا ہے اور ششش نہین ہوتا ۔

اسٹرنل ری جن اسٹرنم ہڈی کے پیچھے کی جگہہ کو کہتے ہین ۔اس مین بڑی بڑی رگین قلب کے مختلف حصہ اور کچہہ تہوڑا سا حصہ ششش کا بہی ہوتا ہے

بغلون کے مقام کو دو اقلیمون مین تقسیم کیا ہے ایک اگزلری دوسری انفرا۔ اگزلی۔لری ری جن ۔

اول اگزلی۔لری ری جن یعنے بغل کا مقام دونو جانب کی اس اقلیم مین ششش ہوتا ہے ۔

دوم انفرا اگزلی۔لری ری جن۔بغل کے نیچے سے لیکر فالس ریبز تک کے مقام کو کہتے ہین ۔

دونو جانب کی اس اقلیم مین ششش ہوتا ہے لیکن دہنی طرف جگر اور بائین طرف طحال اور کچہہ حصہ معدہ کا بہی ہوتا ہے ۔

پشت کو کئی اقلیمون مین تقسیم کیا ہے چنانچہ اول اسکا۔پیو۔لر ری جن استخوان کتف کے مقام کو کہتے ہین اسمین زیادہ پٹھا ہوتا ہے۔دوم انفرا اسکا پیولر ری جن استخوان کتف کے نیچے کی نوک سے لیکر بارہوین پسلی تک کے مقام کو کہتے ہین دونو جانب کی اس اقلیم مین ششش ہوتا ہے مگر دہنی طرف جگر اور بائین طرف طحال بہی ہوتی ہے۔سوم انٹر اسکا۔پیو۔لر ری جن دونو استخوان کتف کے بیچ کی جگہہ کو کہتے ہین۔اسمین پہیپڑا بڑی بڑی برانکیل ٹیوب اور برانکیل گلانڈ ہوتے ہین ۔

ترکیبین سینہ کی بیماریون کی تشخیص کرنے کی

ان ترکیبون کے بیان کرنے سے پہلے ہم اسبات کی تاکید کرتے ہین کہ اگر ان

ترکیبون سے سینہ کی بیماریون کی تشخیص کرنا چاہو تو پہلے تندرست آدمی کے سینہ
کے ہر ایک مقام کی آواز کو ہاتہون سے ٹہونک کر اور کانون سے سنکر خوب طرح پہچانو
لو تاکہ بیماری کی آوازین تمہاری گرفت مین آجاوین کیونکہ تم یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ
جبتک طبیب صحت کیحالت سے واقفیت کامل نہین پیدا کرتا ہے تبتک اُسکی
سمجہہ مین بیماری کیحالت ہرگز نہین آسکتی ہے چنانچہ اسیواسطے طب کے درسون مین پہلے
صحت کا بیان کرتے ہین *

ہان ایک اوٗر بات کے مین تاکید کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ جب سینہ پر کان لگاکر
سنو تب دین و دنیا کا دہندا بہول جاؤ اور اپنی ساری توجہ سینہ کے اُس مقام
پر رجوع کرو جسکے اندر کی آواز تم سُننا چاہتے ہو ایسا نہ کرنا کہ کان تو سینہ پر
ہے اور دل کسی اوٗر جگہہ - ایسا کروگے تو سینہ کی آوازین تمہاری سمجہہ مین بالکل
نہین آوینگی *

ترکیب اول - انس - پک - شن یعنے سینہ کو دیکہنا بہالنا - تندرست آدمی کا
سینہ اوپر سے نیچے کیطرف گاؤدُم ہوتا ہے اور اُسکی حرکت بہت کم معلوم ہوتی ہے
لیکن جب سینہ کے اندر کے اعضا مین بیماری ہوتی ہے تب اُسکی ہیت بدل
جاتی ہے اور اُسکی حرکت مین بہی فرق آجاتا ہے - ان دونو باتون کا ذکر ہر ایک
بیماری کی ذیل مین کیا جاویگا *

ترکیب دوم پل - پے - شن یعنے سینہ پر ہاتہہ رکہنا - اِس ترکیب سے یہ باتین دریافت
ہوسکتی ہین کہ سینہ کی حرارت کس درجہ پر ہے سینہ ہموار ہے یا کہین سے اونچا یا
نیچا ہے - معمول کو بات کرنا کہین تو اُسکی آواز کی جہرّاٹ ہاتہون کو محسوس ہوسکتی
ہے اِسکو اصطلاح مین ؤوکل فری - می - ٹس کہتے ہین * اگر کہانسنا کہین تو اُس کی
کہانسی کی جہرّاٹ ہاتہون کو محسوس ہوسکتی ہے - اِسکو ٹسیشو فری - می - ٹس کہتے

ہین اوپل یے۔ شن کی ترکیب سے شش کی غیر معمولی آوازون کی جھراٹ بہی معلوم
ہوسکتی ہے اسکوپ انکل فری۔مے۔ٹس بولتے ہین۔یاد رہے کہ یہ جلبی فری۔مے۔ٹس
ہین سینہ کی دہنی طرف بہ نسبت بائین جانب کے اور مردون مین بہ نسبت عورتون کے
اور جوانون مین بہ نسبت بچون کے تیز تر محسوس ہوتی ہین۔

ترکیب سوم - سینہ کو ناپنا جسکو اصطلاح مین مین۔سیو۔رمی۔شن کہتے ہین۔ سینہ کو پیمائش
کے فیتہ سے ناپتے ہین۔جب کسی جانب کا سینہ بہ نسبت دوسرے کے نیچا یا اونچا ہوتا ہے وہ
اس ترکیب سے معلوم ہوجاتا ہے۔

ترکیب چہارم - پر۔کش یعنے سینہ کو ٹھونکنا۔اگرچہ سینہ کو ٹھونکنے کے لئے
آلے بنے ہین پھربھی انگلیون ہی سے ٹھونکنا بہتر ہے ترکیب جسکی یہ ہے کہ اپنے بائین
ہاتھ کی انگلیون کو سینہ پر اس ترکیب سے جماوین کہ ان دونو کے مابین ہوا کا گزر نہ
ہونا پاوے تب دہنے ہاتھ کی دو یا تین انگلیون سے انپر ضرب لگاوین۔اگر پھیپڑے
کے گہرے حصہ کی آواز پیدا کرنی ہو توکسیقدر زور سے ٹھونکنا چاہئے ورنہ آہستہ آہستہ
ٹھونکنا کافی ہے۔اس ترکیب سے دو قسم کی آواز پیدا ہوسکتی ہے۔ایک تو ٹھوس یعنے
ڈل۔دوسری صاف یعنی کلیا ر۔یعنے جب شش کے اندر صرف ہوا ہوتی ہے تب تو
ٹھونکنے سے آواز صاف نکلتی ہے اور جب بیماری کے سبب سے پھیپڑا سخت ہوجاتا
ہے یا سینہ کے اندر پیپ یا پانی یا جب کوئی رسولی ہوتی ہے تب آواز ٹھوس نکلتی ہے
جیسے رانو پر ٹھونکنے سے نکلتی ہے۔پھیپڑون کے اندر جسقدر زیادہ ہوا ہوتی ہے
ٹھونکنے کی آواز بھی اسیقدر زیادہ صاف نکلتی ہے چنانچہ اسیواسطے جو آواز دم کشی کے
وقت ٹھونکنے سے نکلتی ہے وہ زیادہ تر صاف ہوتی ہے بہ نسبت اُسکے جو بر آمد گی
دم کیوقت ٹھونکنے سے پیدا ہوتی ہے اور جب شش بہت ہی زیادہ ہوا سے بھر جاتے ہین
تب ٹھونکنے کی آواز بھی بہت صاف ہوتی ہے جیسے اِم۔فائی۔سی۔ما کی بیماری

مین برعکس اسکے جب شش مین ہوا کم ہوتی ہے تب ٹھونکنے کی آواز ٹھوس ہوتی
ہے جیسے کنجشن یعنی ورانفلامیشن اورسل کی بیماری مین اورجب پلوراکی تھیلی مین
پانی بھرجاتا ہے اوراُس باعث پھپڑا دب جاتا ہے تب ٹھونکنے سے آواز ٹھوس نکلتی ہے
جیسے مرض ہائیڈرو۔تھوراکس اورام آیائی۔ میامین برعکس اسکے جب پلوراکی تھیلی مین
ہوا بھرجاتی ہے تب ٹھونکنے کی آواز صاف پیدا ہوتی ہے جیسے نیو۔مو۔تھوراکس مین
لیکن یہ بھی یاد رہے کہ سینہ کی دیوارون کی دبازت پربھی ٹھونکنے کی آواز کا صاف یا ٹھوس
ہوتا منحصر ہے مثلاً اگر دو آدمی کے سینہ مین ہوا کی مقدار برابر ہو تو اُس سینو کے ٹھونکنے کی
آواز صاف نکلیگی جسکی دیوار پتلی ہوگی اورجس آدمی کے سینہ پر گوشت اورچربی بہت
ہوگی اُسکے ٹھونکنے کی آواز کمتر صاف نکلے گی بہ نسبت اُسکے جو لاغر اندام ہوگا چنانچہ
اسیواسطے دونو شانون اورچھاتی کے عضلون پر ٹھونکنے کی آواز ٹھوس اورہنسلی کی ہڈی
کے اوپر اور نیچے کی اقلیمون کے اور بغل اوراستخوان کتف کے نیچے کی آواز صاف نکلتی ہے
اوریہ بھی بات یاد رہے کہ جس جگہہ شش پتلا ہوگا اُس جگہہ کے ٹھونکنے کی آواز کا صاف
یا ٹھوس ہونا اُس پتلے پھپڑے کے نیچے جو عضو ہوتا ہے اُسپر منحصر ہے مثلاً چوتھی پسلی کے
نیچے جو حصہ پھپڑے کا جگر پر ہوتا ہے وہ پتلا ہے غرضکہ اُسپر ٹھونکنے کی آواز بہ نسبت سینہ
کے اوپر کے حصہ کے ٹھوس ہوتی ہے اوریہی حال سینہ کی بائین طرف کا بھی ہے کہ جہان
پتلا حصہ پھپڑے کا قلب پر ہوتا ہے مگر ان حالتون مین ایسا ہوتا ہے کہ آہستہ ٹھونکنے
سے آواز صاف اور زور سے ٹھونکنے سے آواز ٹھوس نکلتی ہے۔ جب گہری سانس لیجاتی
ہے تب صفائی کی حد بڑہ جاتی ہے کیونکہ اُس حرکت سے شش پھیلجاتے ہین اور زور
سے دم چھوڑنے سے صفائی کی حد گھٹ جاتی ہے کیونکہ اُس حرکت سے پھپڑے سکڑ جاتے
ہین ۔

ٹھونکنے کی آواز بیماری کیحالت مین نقشہ ذیل سے معلوم ہوسکتی ہے ۔

	شُشش کے اندر	شُشش کے باہر
صاف آواز	حالت صحت مین اور مرض ام تغائی بیما مین اور بسبب مادہ ٹیوبر-کل کے شُشش مین جب غار پیدا ہو جاتے ہین -	مرض نیو-مو-تہوراکس مین
ٹھوس آواز	شُشش مین خون کے جمع ہوجانے سے شُشش کے سخت ہوجانے سے شُشش کے سُکڑجانے سے - ورم شُشش مین اور مادہ ٹیو-بر-کل کے جمع ہوجانے سے	پردہ پلورا مین پانی بھرجانے سے مرض ہائیڈرو-تہوراکس مین پردہ پلورا مین رسولی کے ہونے سے - قلب کی بیماری مین -

ترکیب چہارم - اسکلٹیشن یعنے سینہ کی آواز کو کان سے سُننا - بہتر تو یہ ہے کہ اپنے کان کو مریض کے سینہ پر لگاکر آواز کو سُنین لیکن اس مین بعض دفعہ یہ وقت عائد ہوتی ہے کہ مستورات کے سینہ پر کان لگانا بے حجابی ہے اور جب مریض نہایت میلا کچیلا ہوتا ہے اُسوقت سینہ پر کان لگاکر سُننے سے نفرت ہوتی ہے - پس ان دقتون کے رفع کرنے کے لئے آلے بنائے گئے ہین جنکو اصطلاح مین اسٹے-تھس-کوپ کہتے ہین یعنے سینہ بین - یہ آلہ بہی کئی قسم کا ہوتا ہے - لیکن معمولی قسم اسکی وہ ہے جو لکڑی کی ہوتی ہے یعنے لکڑی کی ایک نلی جسکی دونو جانب چوڑی ہوتی ہے مگر وہ سرا اُس کا جو سینہ پر رکھا جاتا ہے دوسرے سرے سے جسپر کان لگایا جاتا ہے کم چوڑا ہوتا ہے ترکیب اُسکے لگانے کی یہ ہے کہ کم چوڑے سرے کو سینہ پر اسطور سے لگاوین کہ درمیان اُس آلہ اور سینہ کے ہوا کا دخل نہو بعد ازان اپنے کان کو آلہ کی چوڑی جانب پر اسطرح چسپان کرین کہ دونو کے مابین ہوا کا دخل نہو سکے جب اس ترکیب سے سینہ بین کو

جمالیا تب ہمہ تن گوش ہو کر سینہ کی آواز کو سُننا چاہیے - اُسوقت توجہ ذرا بھی کسی اَور طرف جائیگی تو کوئی بھی آواز سمجھ مین نہ آئیگی ۔

اوّل سینہ کی آواز حالتِ صحت مین

اگر کسی تندرست آدمی کے سینہ پر کان لگا کر سُنین تو تنفس کی دو آوازین مسموع ہونگی ایک بوقت دم کشی اور دوسری بر آمدگی دم کیوقت - لیکن اِن آوازون کی خاصیت مین فرق ہے چنانچہ شُشش کی آواز الگ ہے - برانکس کی آواز نرالی ہے اور ٹری کیا کی آواز کی خاصیت علیحدہ ہے چنانچہ

اوّل پھیپڑے کی آواز - دم لینے کیوقت جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ ایسی خوشگوار ہوتی ہے جیسے خوشہ گندم پر باد صبا کے گزرنے سے پیدا ہوتی ہے لیکن دم چھوڑنے کی آواز بہ نسبت پہلی آواز کے کسیقدر تیز مگر بہت تیز نہین ہوتی - اِن دونو آوازون مین چند باتون سے فرق پڑجاتا ہے چنانچہ بچون کے تنفس کی آواز بہ نسبت جوانون اور بوڑھون کے زیادہ تر تیز ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین پیو ریائیل ریسپے ریشن بولتے ہین - اور بوڑھون کے تنفس کی آواز کمزور ہو جاتی ہے اور مسن آدمیون کے دم کھینچنے کی آواز کوتاہ ہوتی ہے اور دم چھوڑنے کی دراز اور عورتون کے تنفس کے آواز بہ نسبت مردون کے زیادہ بلند ہوتی ہے اور سینہ کے اوپر کی حصہ کی آواز بہ نسبت حصہ اسفل کے اور سینہ کے سامنے کی بہ نسبت پُشت کے زیادہ تر تیز ہوتی ہے - اور جنکا مزاج نروس ہوتا ہے اور جو کسی عصبی بیماری مین مبتلا ہوتے ہین مثلاً مرض ہسٹیریا اُنکے تنفس کی آواز اکثر تیز ہوتی ہے ۔

دوم برانکیل ریسپے ریشن - یہ آواز بہ نسبت تنفس کی آواز کے زیادہ تر تیز اور بلند ہوتی ہے - ما بین دونو استخوان کتف اور سینہ کے ہڈی پر سُنائی دیتی ہے ۔

دوم سینہ کی آواز حالت بیماری مین

بیماری کیحالت مین سانس کی آوازین یا تو بدل جاسکتی ہین یا انکے ساتھہ کوئی غیر معمولی
آواز پیدا ہوجاسکتی ہے جسکو اصطلاح مین رانکس یا راآل کہتے ہین ؞

اوّل تنفس کی آواز کا متغیّر ہوجانا - تنفس کے صحت کی آوازین کئی طور کا فرق
پڑسکتا ہے یعنے یا تو آواز مذکورہ بہ نسبت صحت کے تیز یا کمزور ہوجاسکتی ہے یا بہت
کم سنائی دے سکتی ہے - جب تنفس کی آواز بہت تیز ہوجاتی ہے تب اُس کو پیورائیل
رس - پے - ریشن کہتے ہین چنانچہ جیسے نیو - مو - نیا کے دوسرے درجہ مین ماؤف شش
پر سنائی دیتی ہے کہ جب وہ شش مانند جگر کے سخت ہوجاتا ہے ؞ بعض دفعہ حالت بیماری
مین تنفس کی آواز ایسی بدل جاسکتی ہے کہ جیسے کسی مجوف چیز کے اندر پھونکنے سے پیدا
ہوتی ہے - اِس قسم کی تنفس کی آواز کو کے - ور - نس برِی - دِنگ کہتے ہین یہ آواز
سل کی بیماری کے تیسرے درجہ مین سنائی دیتی ہے کہ جب شش مین غار پیدا ہوجاتا ہے لیکن
یادرہے کہ کے - ور - نس برِی - دِنگ کے پیدا ہونے کے لئے اُس غار کے اندر نہ تو
کسی رطوبت اور نہ کسی منجمد چیز کا ہونا چاہئے - کیونکہ جب اُس غار کے اندر کوئی رطوبت
ہوتی ہے اور اُس رطوبت کی سطح کے نیچے کوئی ہوا کی نالی کہلتی ہے تب جو آواز
پیدا ہوتی ہے اُسکو کے - ور - نس رانکس کہتے ہین - جب شش مین کوئی بڑا سا غار
ہوتا ہے اور دیوارین اُسکی تیز ہوتی ہین اور وہ خالی بھی ہوتا ہے تب بہ نسبت
کے - ور - نس رانکس کے ایک تیز تر آواز سنائی دیتی ہے جسکو ام - فار - رِک
رس - پے - ریشن کہتے ہین ؞

دوم تنفس کے آواز کے ساتھہ غیر معمولی آواز کا پیدا ہونا - اِن غیر معمولی آوازوں
اور حالت مرض کے تنفس کے متغیر آوازون مین کہ جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے یہ فرق ہے

کہ انمین حالت صحت کے تنفس کے آواز صرف بدل جاتی ہے لیکن غیر معمولی آوازون مین تو درحقیقت نئے نئے قسم کی آوازین پیدا ہوتی ہین ۔

واضح ہو کہ غیر معمولی آوازین یا تو ہوا کی نالیوں مین پیدا ہو سکتی ہین یا خود پھیپڑے کی ساخت مین یا پردہ پلورا کی تھیلی کے اندر ۔ ان غیر معمولی آوازون کو اصطلاح رانکس یا رال بولتے ہین ۔ تعریف رانکس کی یہ ہے کہ یہ ایک غیر معمولی آواز ہے جو حالت مرض مین یا تو صرف دم کشی یا برآمدگی دم یا دونو حرکتون کے مابین سنائی دیتی ہے اور صحت کے تنفس کے آوازون کو کم و بیش یا بالکل نابود کر دیتی ہے یہ آواز یا تو خشک یا تر ہوتی ہے اور یا تو برابر یکسان رہتی ہے یا کبھی سنائی دیتی ہے اور کبھی موقوف ہو جاتی ہے اور یا تو شش کے کیسون مین یا ہوا کی نالیون مین یا ٹریکیا یا لارنکس مین یا شش کے غارون مین پیدا ہوتی ہے ۔ یہ رانکس کے آواز اسطور پر پیدا ہوتی ہے کہ جب ہوا کی نالی بسبب مرض کے یا تو تنگ یا فراخ ہو جاتی ہے ۔ غرض اسوقت ان نالیون کے اندر تنفس کی ہوا کے گزرنے سے رانکس کی آواز پیدا ہو سکتی ہے اور اسطور سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ جب ان نالیون کے اندر رطوبت ہوتی ہے اور اس رطوبت کے اندر سے ہوا کا گزر ہوتا ہے تب رانکس کے بلبلے پیدا ہوتے ہین یا جب نالی مذکور کے اندر کوئی گاڑھا مادہ بسبب مرض کے جمع ہو جاتا ہے تب ہوا کے گزرنے سے رانکس کی آواز پیدا ہو سکتی ہے اور جو پردہ ہوا کی نالیون کے اندر بطور استر چسپان ہے اسکے اونچے اونچے شکن پر جب تنفس کی ہوا کی ٹکر لگتی ہے تب بھی رانکس کی آواز پیدا ہوتی ہے ۔

بیان مختلف قسم کی رانکس کی آوازون کا

اوّل سی بے ۔ لنٹ رانکس ۔ یہ آواز باریک تیز اور خشک ہوتی ہے اور تنفس کی دونو حرکتون کے ساتھ سنائی دیتی ہے ۔ جب ہوا کی نالی کے اندر کوئی

گاڑھی رطوبت جمع ہو جاتی ہے اسوقت یا جب ہوا کی نالی تنگ یا بسبب تشنج کے
کھچ جاتی ہے جیسے دمہ کی بیماری میں ہوا کرتی ہے اسوقت یہ آواز پیدا ہوتی ہے

دوم سو-نو-رس رانکس - یہ آواز بھاری اور خشک ہوتی ہے اور تنفس کے
دونو حرکتون کے ساتھہ سنائی دے سکتی ہے - یہ آواز کئی قسم کی ہوتی ہے یعنی بعضے بعضے
ایسی کہ جیسے خواب میں خراٹے کی آواز ہوتی ہے یا جیسے فاختہ کی آواز ہوا کرتی ہے اسوقت
اسکو کو اینگ رانکس کہتے ہین - یاد رہے کہ سے - بے - لنٹ رانکس اکثر باریک
برانکیل - ٹیوب مین سنائی دیتی ہے لیکن جب بڑی برانکیل - ٹیوب کا منفذ بسبب
مرض کے تنگ ہو جاتا ہے تب بھی سے - بے - لنٹ رانکس کی آواز پیدا ہوتی ہے

سوم کرے - پے - ٹنٹ رانکس - حکما اس آواز کی تشبیہ اسطور پر دیتے
ہین کہ جب کوئی شخص ایک گچھا اپنے بالونکا اپنے کان کے پاس انگلیون سے رگڑتا
ہے اسوقت جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ کرے - پے - ٹنٹ رانکس کے آواز کی مشابہت
رکھتی ہے - یاد رہے کہ یہ آواز خشک اور اکثر دم کشی کی حرکت کے ساتھہ پیدا ہوتی ہے
اور اکثر مرض نیو - مو - نیا کے درجہ اول مین سنائی دیتی ہے کہ جب شش کی ساخت
مین نتیجہ انفلامیشن کا لمف پیدا ہو جاتا ہے - ترکیب اسکے پیدا ہونے کی یہ ہے کہ جب
شش مین انفلامیشن ہوتا ہے تو اسکی ساخت مین لمف بھی پیدا ہوتا ہے جس سے
ہوا کے کیسے جڑ جاتے ہین - پس جسوقت مریض دم کھینچتا ہے اور دم کشی کی ہوا شش
کے کیسون کے اندر داخل ہوتی ہے اسوقت کیسے مذکور پھیلتے ہین اور انکے پھیلنے سے
اس لیسدار لمف کے ریشے کہ جس سے کیسے جڑ جاتے ہین ٹوٹنے لگتے ہین - غرض لمف
کے ریشون کے ٹوٹنے کی آواز کو کرے - پے - ٹنٹ رانکس بولتے ہین ✽

چہارم کرانک - لنگ رانکس - یہ آواز یا تو خشک یا تر ہوتی ہے ✽
(۱) اے یعنے خشک کراک - لنگ رانکس کی آواز تیز خشک اور جلد گذر جاتی ہے

اور ہمیشہ دم کشی کی حرکت کے ساتھہ پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت مذکورہ کے
ساتھہ صرف تین یا چار دفعہ سُنائی دیتی ہے اِس آواز کی تشبیہ بہت مشکل ہے اور اگر
یہ کسیقدر مشابہت رکھتی ہے تو اُس آواز سے رکھتی ہے کہ جو مچھلی یا گوشت کو آگ پر
بھونتے وقت پیدا ہوتی ہے ٭ یہ آواز اکثر دم کشی کے وقت سُنائی دیتی ہے اور مرض
سل کے پہلے درجہ کے اخیر مین کہ جب مادہ ٹیوبرکل گلنا شروع ہوتا ہے اُسوقت
مسموع ہوتی ہے اور ہنسلی کی ہڈی کے نیچے اور استخوان کتف کے اوپر کے حصہ پر خوب
سُنائی دیتی ہے ٭ تر یعنے موئیسٹ کراک ۔ لنگ یہ آواز مرطوب ہوتی ہے اور سل کی بیماری
کے دوسرے درجہ مین کہ جب مادہ ٹیوبرکل گلنے لگتا ہے اُسوقت سُنائی دیتی ہے

پنجم سب کریپی ٹنٹ رانکس اِسکے ببلے بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اور نہایت باریک برانکیل ٹیوب (قصبۃ الریہ) مین جب بلغم ہوتا ہے اور اُس بلغم کے اندر سے ہوا کی آمد و رفت ہوتی ہے اُسوقت اِس قسم کے ببلے پیدا ہوتے ہین یعنے اِس قسم کی آواز کے پلے لری برانکائی ٹس کی بیماری مین سُنائی دیتی ہے لیکن یاد رہے کہ جب یہ آواز پشت پر دونو شُشش کے بیندے کے پاس سُنائی دے تب اِس سے کیپلے لری برانکائیٹس کی بیماری ثابت ہوتی ہے لیکن جب شُشش کی نوک پر مسموع ہوتی ہے تب اِس سے مرض سل کا گمان ہوتا ہے ٭

ششم میوکس رانکس اِسکے ببلے بنسبت قسم پنجم کے بڑے بڑے ہوتے ہین اور بڑے برانکیل ٹیوب مین پیدا ہوتی ہین ٭ یہ آواز برانکائی ٹس اور ہیمپ ٹی سس (نفث الدم) اور نیوموینیا (ذات الریہ) کے تیسرے درجہ مین کہ جب پھیپھڑا گلجاتا اور اُسمین پیپ پڑجاتی ہے سُنائی دیتی ہے ٭

ہفتم کیورنس یا گرگ لنگ رانکس جب پھیپھڑے مین غار پیدا ہوجاتا ہے جیسے سل کی بیماری کے تیسرے درجہ مین ہوا کرتا ہے اور اُسمین

پسیپ ہوتی ہے تو اس پیپ کے اندر تنفس کی ہوا کے گزرنے سے بڑے بڑے بلبلے
پیدا ہوتے ہین جیسے حقہ کے پیتے وقت آواز نکلتی ہے ۔
پردہ پلو۔را مین انفلامیشن ہوتا ہے (پلو۔رسی) تب اُسکے دونو سطح کے آپسمین
رگڑنے سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسکو فرک ۔شن ساونڈ کہتے ہین ۔

تکلّم کی آواز حالتِ صحت مین

کسی تندرست آدمی کے ٹریکیا (حنجرہ) پر سینہ مین لگا کر اُسوقت سُنین کہ جب وہ
شخص باتین کرتا ہو تو اُسکے تکلم کی آواز اسقدر زور سے سُنائی دیگی کہ سُننے والے کو درد
معلوم ہوگا اور یہی بات گلو کے دونو طرف اور فقرات پُشت پر پیدا ہوگی ۔ اور سینہ
کی ہڈی کے اوپر کے حصہ کے بیچوں بیچ آواز مذکور بہت کمزور سُنائی دیتی ہے اور
استخوان مذکور کے دونو کنارون پر تکلم کی آواز زیادہ تر کمزور ہو جاتی ہے اِس آواز
کو برانکا ۔ فو۔نے کہتے ہین اور یہی آواز پشت پر بھی کہ جہان ٹریکیا دو حصونمین تقسیم
ہوتا ہے سُنائی دیگی اور دونو استخوان کتف کے نیچے کی نوکون کے مابین کی جگہہ پر بھی
مسموع ہوتی ہے ۔ علاوہ اُن مقامات کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے سینہ کے اور حصون
مین تکلم کی آواز ایک خفیف بھن بھن کی آواز کے طور پر سُنائی دیتی ہے اور بہت
سے لوگون مین یہ بھی نہین مسموع ہوتی ۔

تکلّم کی آواز حالتِ مرض مین

حالتِ صحت کے تکلم کی آواز مرض کیحالت مین یا تو کم یا تیز ہو جا سکتی ہے مثلاً جب پردہ
پلو۔را کی تھیلی مین پانی یا ہوا بھر جاتی ہے تو سینہ کے اُن حصونمین کہ جہان حالتِ صحت
مین تکلم کی آواز سُنائی دیتی ہے کم یا بالکل مسموع نہین ہوتی اور جبکہ نمو نیا ۔ فائی سیس یا

(نفخ الریہ) اور نیو-مو-تہو-را-کس (سینہ کے اندر ہوا کا بھر جانا) مین بھی تکلم کی آواز
بالکل نہین سُنائی دیتی ہے٭
جب تکلم کی آواز تیز سُنائی دیتی ہے تب اسکو برانکا-فو-نے اور پیک ٹا-ریج لوک-دی
کہتے ہین٭ یہ دونو آوازین تیز ہوتی ہین لیکن دوسری آواز بہ نسبت اول کے زیادہ تر تیز
ہوتی ہے - اور جب پہپہڑا سخت یا جب ہوا کی نالیان پہیلجاتی ہین اور اُنکی ساخت
موٹی ہوجاتی ہے اور جب پہیپہڑے مین غار پڑجاتا ہے تب برانکا-فو-نے سُنائی دیتی ہے
تکلم کی آواز جب اسقدر تیز ہوجاتی ہے کہ جسکے سُننے سے کان کو تکلیف ہو تب اصطلاح مین
اُسکو پیک-ٹو-ری-لوک-وی کہتے ہین - یہ آواز اکثر شش کے غار پر پیدا ہوتی ہے
لیکن اس غار کو چہوٹا ہونا چاہئے اور اُسکے اندر کی سطح سخت اور ہموار ہو اور غار مذکور کی
دیوار جو سینہ کی دیوار کیطرف ہو اُسکو سخت اور باریک ہونا چاہئے مزید برین اُس غار مین
جو ہوا کی نالی آتی ہے اُسکو خوب کُہلی ہونی چاہئے ٭
ای-گا-فو-نے - اِس لفظ کے معنی ہین بکری کے ممیانے کی آواز کے جب
پلو-را کی تہیلی مین ایک باریک طبق پانی کا ہوتا ہے اُسوقت مریض کے تکلم کی آواز اس
پتلے طبق پانی کے اندر سے لہرا کر کان کو ایسی سُنائی دیتی ہے جیسے بکری ممیا رہی ہے لیکن
جب پانی زیادہ پیدا ہوتا ہے تب یہ آواز نہین سُنائی دیتی ہے ٭
ایک اور آواز پانی کے ڈہلکنے کی سُنائی دیتی ہے جسکو سک-کشن-ساؤنڈ کہتے ہین
چنانچہ یہ آواز اُسوقت سُنائی دیتی ہے کہ جب سینہ کے اندر رطوبت اور ہوا ہوتی ہے
جیسے مرض ہائیڈرو-نیو-مو-تہو-را-کس مین ٭ ترکیب اسکے سُننے کی یہ ہے کہ بیمار کے
کوٹہے کی ہڈی کا کنارا پکڑکر سینہ کو آہستہ آہستہ ہلادین اور ہلاتے وقت سینہ بین کو
کو لگاکر سنین ٭ اسی بیماری مین ایک اور آواز سُنائی دیتی ہے جسکو مے-ٹا-لِک
ٹنکنگ-لِنگ کہتے ہین - پردہ پلو-را کے جوف کے اوپر کے حصہ سے جب آب خون

کے قطرات بیچ پانی مین ٹپکتے ہین تب یہ آواز پیدا ہوتی ہے ۔

مقالہ دوم

چند علامتین جو سینہ کی اکثر بیماریون مین پائی جاتی ہین

اوّل دِسْپ نِیا
یعنی
تنگی نفس کی

یہ ایک علامت ہے جو کئی سببون سے پیدا ہو سکتی ہے ۔ اِن سببون کو اچھی طرح دریافت کرنا چاہیے تاکہ علاج مین غلطی نہونے پاوے اور یہ یاد رہے کہ تنگی نفس کی صرف دم لینے کے اعضا کی خرابی سے نہین پیدا ہوتی بلکہ اَور بہتیرے سببون سے بیمار دم اچھے طور پر نہین لے سکتا پس مثلاً ہوا کی نالیون مین کسی اندرونی روک کے سبب سے یا اُن نالیون کا منفذ سُکڑ کر تنگ ہو جانے سے یا جب اُن نالیون کو باہر سے کوئی شے دبائی ہوئے ہوا کی آمد و رفت مین مزاحمت ہوتی ہے اور مریض اچھی طرح دم نہین لے سکتا اور جب سینہ کسی طرح دب جاتا اور سُکڑنے اور پھیلنے نہین پاتا تب بھی دم تکلیف سے لیا جاتا ہے ۔ سبب پے ۔ را ۔ لے سِس یا تشنج کے جب سینہ پھیل نہین سکتا ہے جب تشنج کے پھیلنے اور سُکڑنے کی لچک جاتی رہتی ہے اور سینہ سخت ہو جاتا ہے تب بیمار کھُلکر دم چھوڑ نہین سکتا ۔ پھیپھڑے کی ساخت جب گلجاتی ہے یا سخت ہو جاتی ہے اور جب ہوا کے

کیسون یا باریک ہوا کی نالیون مین رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور جب پھیپڑا وب جاتا یا سکڑ جاتا
ہے اور جب بلیو - نریمی عرق شیعہ بہ بنیت و نالود ہو جاتی ہین تب بہی دم تکلیف سے
لیا جاتا ہے * سینہ اور شکم کی اُن بیماریون کے سبب سے بہی تنگی نفس کی ہو جاتی ہے جن سے
بیمار کو دم لینے مین درد ہوتا ہے * فاسد ہوا مین دم لینے سے کبھی تکلیف ہوتی ہے -
مثلاً جب ہوا بہت ہی لطیف ہوتی ہے یا جب اُسمین مضر گیاس ہوا مین ملجاتی ہین *
دل کی ساخت یا خرابی فعل کے سبب سے شُشش کی رگون مین دوران خون کی مزاحمت
کے سبب سے یا خون کے نکل جانے کے سبب حد سے زیادہ مشقت کے سبب سے
جب شُش مین خون کی زیادتی یا جب بہت کمی ہو جاتی ہے * جب انیے-میاکے سبب سے
یا خون اچھی طرح صاف نہونے کے سبب سے یا بخارون مین اور گردون کی بیماریون مین
اور یا می-میا اور دیگر امراض مین خون کے اندر زہریلے اجزا کے ملجانے سے جب خون
کیحالت بگڑ جاتی ہے تب بھی دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے *
ہس ٹے-ریا کی بیماری کے سبب سے یا رنج وغم فکر و تردد کے سبب سے یا دماغ کی بیماری
کے سبب سے وی-گس نرؤ یا اُن کی شاخون کے دب جانے سے یا کسی اَور بیماری کے
منعکس اثر کے سبب سے جب نظام عصبی مین خرابی پڑجاتی ہے تب بھی دم لینے مین
تکلیف ہوتی ہے *

جب تمہارا بیمار تکلیف سے دم لیتا ہو تب ان باتون پر توجہ کرنی چاہیے مثلاً دیکھو کہ
دم لینے کے لئے بیمار کو ہوا کم ملتی ہے یا نہین اور ہوا کی کمی ہو تو دیکھو کہ وہ کمی اسقدر ہے
کہ جس سے دم بند ہوکر اُسکے فوراً مر جانے کا خطرہ ہے * دیکھو بیمار کتنی جلد جلد دم لیتا ہے
دیکھو سانس گہری یا سدو یا دور سے لیتا ہے یا اُسکا خلاف * ملاحظہ کرو کہ دم کشی اور برآمدگی
دم کی حرکتون اور اُن دو نو حرکتون کے مابین کے وقفون مین کسقدر کمی بیشی ہے * بیمار
کہڑا ہو یا لیٹا ہو دیکھو کہ ان حالتون کے اندر دم لینے مین مریضکو کسقدر تکلیف ہے

اور یہ بھی ملاحظہ کرو کہ دم لیتے وقت اُن عضلات کو کسقدر حرکت ہوتی ہے جو دم لینے کے
مددگار عضلے کہلاتے ہین (اک-سی-سری مسلس اف رس-پے-رے-شن) آیا دم
کی تکلیف کے سبب سے ناک کے نتھنے پھیلتے اور پھولتے بھی ہین یا نہین اور بیمار کچھہ عرصہ
تک دم بند کر سکتا ہے یا بات چیت کر سکتا ہے یا نہین * دیکھو دم لینے کی حرکتون کے
ساتھہ کوئی آواز خراٹے کی یا گھڑگھڑاہٹ کی پیدا ہوتی ہے یا نہین * ہوا پھیپھڑے مین کھلے
طور پر جاتی ہے یا نہین - جب کشش کے اندر ہوا پہونچتی ہے تب سینہ کا حصہ زیرین اور
فم معدہ کا مقام (ا پلے-گس-ٹری-اُم) اور اسٹرنم ہڈی کے اوپر کا نشیب دم کھینچنے
کے وقت تھوڑا بہت دب جاتا ہے * دیکھنا چاہیے خون اچھے طور پر صاف ہوتا ہے
یا نہین * ملاحظہ کرو کہ تنگی نفس کی علی الاتصال ہوتی رہتی ہے یا نوبت بنوبت یا کبھی
شدت پکڑ جاتی ہے اور جو نوبت بنوبت ہوتی ہے تو اُسکا سبب دریافت کرو -
زیادہ محنت کے سبب سے ہے یا فکر و تردد کے سبب یا کھانا کھانے کے باعث یا سرد ہوا
مین دم لینے کے سبب سے دم لینے کی تکلیف کی نوبتین پیدا ہوتی ہین *

علامات جو تکلیف سے دم لینے مین پیدا ہوتی ہین - یاد رہے کہ تکلیف
سے دم اُسوقت لیا جاتا ہے کہ جب جسم کی کل وریدون مین خون ٹھہر ٹھہر کر دورہ کرتا ہے اور
اُس باعث وریدین کو رخون سے پُر ہو جاتی ہین اور جسم کی شرائین مین خون کم پہونچتا ہے
مگر بڑا بھاری سبب یہ ہے کہ جب خون اچھے طور پر صاف نہین ہوتا ہے تب اُسمین دُخانی
مادہ کی زیادتی ہوجاتی ہے (کار-با-نک اسڈ) اور وہ خون زہریلا ہو جاتا ہے جب
زہریلا خون نظام عصبی مین دورہ کرتا ہے تب اُس نظامت کے کاروبار مین فتور
پڑ جاتا ہے * تنگی نفس کیحالت مین ابتدا کے اندر یہ بات ہوتی ہے کہ سبب کے
قوی یا خفیف ہونے کے بموجب بیمار دم لینے مین کم و بیش زور لگاتا ہے بعد ازان ایسا
ہوتا ہے کہ نظام عصبی کے افعال جون جون بگڑتے جاتے ہین بیمار کے دم لینے کی کوششین

بتدریج کم ہوتے ہوتے آخرکار موقوف ہوجاتی ہین + پہلے تو رگون کے پُر ہوجانے سے
چہرہ سرخ بعد ازان جلد اودا ہوجاتا ہے - لیکن بعض صور تو نہین چہرہ نیلا یا چتکبرا ہوجاتا
ہے مگر لبون کے گرد اور ناک اور آنکہہ کا حلقہ اودا ہوجاتا ہے علاوہ ازین جسم کے
اور حصے بہی اودے یا پیلے ہوجاتے ہین جیسے ناخن اور وہ حصص جسم کے جو دل کے
مقام سے دور واقع ہین - وریدین پُر نظر آتی ہین آنکہین اُبہری ہوئی اور پُرآب جسم
کی حرارت غریزی کم ہوجاتی ہے اور ٹہنڈے پسینہ سے جسم چپچپا ہوجاتا ہے اب
عصبی علامتین جلد ظاہر ہو پڑتی ہین یعنے پہلے تو سر گہومتا ہے - حواس خمسہ مین
فتور پڑجاتا ہے - ہوش وحواس باختہ ہوجاتے ہین - ہاتہہ پاؤن مین لرزہ اور تشنج
ہونے لگتا ہے - اب غشی طاری ہوکر بیمار بالکل بیہوش ہوجاتا ہے (کو - ما) اور
سارے بدن مین تشنج ہوکر عضلات ڈہیلے ہوجاتے ہین - نبض کمزور - سریع - اور
خون سے خالی ہوتی ہے - لیکن دم بند ہونے کے بعد بہی نبض چلتی رہتی ہے اور
نبض جب محسوس نہین ہوتی ہے تب بہی دل حرکت کرسکتا ہے آخرکار تنگی نفس کا
نتیجہ جب موت ہوتا ہے تب دل بہی حرکت کرنے سے رہ جاتا ہے +

صورتحال تشریحی بعد وفات - بعد موت کے نعش کا امتحان کرین تو دل کے
دہنے خانے اور وریدین خون سیاہ سے پُر پائے جائینگے اور جسم کی کل وریدون مین
اجتماع خون کا پایا جائیگا (کن - جش - چن) اور اُس سبب سے جسم کے کل اعضا اور ساخت
خون سے پُر نظر آئینگے +

علاج - ڈسپ - نیا کے مختلف سببون کے علاج کے مطالب یہ ہین چنانچہ ممکن
ہو تو سبب کو رفع کرین + بیمار کو ایسی کروٹ پر رکہین جسمین دم آسانی سے لے سکے + ہر
قسم کی محنت سے باز رکہین + اور اُن باتون سے باز رکہین جن سے سانس کی تکلیف
زیادہ ہو + دیکہین کہ تازہ ہوا اور صاف ہوا بیمار کو دم لینے کے لئے کافی مقدار مین ملتی ہے +

بعض حالات مین مناسب سمجھین تو فصد یا جوکون کے ذریعہ خون لین ۔ ایسی دواؤن کا استعمال بذریعہ
سُنگھانے یا پچکاری کے کرین یا پلادین جن سے دم کی تکلیف رفع ہو جیسے ادویات
ڈیٹ ۔ رمی ۔ سینٹ یا اِتھ ۔ لُس ۔ پانز ۔ موٹرک یا اسٹی میو ۔ لنٹ ۔ سینہ پر ایسی
چیزین لگادین جیسے رائی کی پٹی ۔ مختلف قسم کی تکمید یا خشک گلاس ۔ تاکہ دم
بند ہوکر بیمار مر نہ جائے سارے سینہ یا جسم کے دیگر مقامات پر خوب بڑی سی رائی
کی پٹی لگادین ۔ مریض کو آب گرم مین بٹھا کر اُسکے سر اور شانون پر خوب طرح آب سرد
چھوڑین ۔ سینہ پر بھیگے رومال سے زور زور مارین ۔ مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم
کرین ۔ دی ۔ کس نرو پر تار برقی لگادین ۔ مناسب سمجھین تو عمل لے ۔ رنگا ۔ ممی یا
ٹرے ۔ کیا ئٹی کرین ۔

کاف یعنی کھانسی

کھانسی بہتیری حالتون مین پیدا ہوتی ہے اور اسکو ایک علامت شمار کرتے ہین مثلاً جب
ہوا کی آمد و رفت کے منفذون مین خاصکر گلو اور لے ۔ رنگس کے میو ۔ کس پردہ مین کسی
قسم کی خراش موجود ہوتی ہے تب کھانسی اُٹھتی ہے ۔ پردہ مذکور کی یہ حالت انفلامیشن
کے سبب سے پیدا ہوتی ہے جب گلو اور لے ۔ رنگس اور ٹریکیا یا برانکیل ۔ ٹیوب مین
کوئی خاص شئے خراش پیدا کرنیوالی لگ جاتی ہے یا جب اُن مقامات مین کسی قسم
کی خرابی برپا ہو جاتی ہے تب بھی کھانسی اُٹھتی ہے مثلاً یہ باتین اسصورت مین ہوتی
ہین کہ یو ۔ ویو ۔ لا (منہ کا کوا) ٹان ۔ سِل گلانڈ (لوزتین) یا اپے ۔ گلاٹس یا
وو ۔ کل کارڈس کی ساخت مین کسی قسم کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے یا جب دم
کشی کے ساتھہ خراش پیدا کرنیوالی اجزا یا کوئی شئے غیر جنس داخل ہو جاتی ہے یا جب
خاص قسم کی ہوا مین دم لیا جاتا ہے مثلاً نہایت سرد ہوا یا جب اس قسم کی ہوا مین

سانس لیجاتی ہے کہ جسمین تیز گیاس ہوا مین ملی ہوئی ہوتی ہین یا جب ایسی چیزین جمع
ہوجاتی ہین یا پیدا ہوتی ہین جیسے سیرم یعنے آب خون یا میو-کس یعنی بلغم یا پس یعنے
پیپ یا بلڈ یعنے خون یا کروپا-رُوف-تہے-ریا کے کاذب پردہ ایک اور قسم کی
کہانسی ہوتی ہے جسکو ریلف-لکس کاف کہتے ہین-جب کسی دور دراز کے عضو مین
خراش ہوتی ہے تب اُس خراش کا اثر تنفس کے آلات مین منعکس ہوکر کہانسی پیدا کرتا
ہے اِسکو ریلف-لکس یعنے منعکس کہانسی کہتے ہین مثلاً جب شش یا پردہ پلورا مین
خراش ہوتی ہے یا دل یا پردہ پیے-ری-کار-ڈی-ام مین یا بدہضمی یا دانت نکلنے
کی تکلیف یا شکم مین کرم کے باعث رودون مین خراش ہوتی ہے یا جگر یا پردہ
پے-ری-ٹو-نی-ام یا کان مین یا عورتون کے اعضاے توالد و تناسل مین
یا جلد پر خراش ہوتی ہے تب منعکس کہانسی پیدا ہوتی ہے ٭

خون کی حالت جب بگڑ جاتی ہے جیسے گاوٹ یا رو-ما-ٹیزم مین ہوا کرتی ہے
تب نظام عصبی پر اسکا اثر پیدا ہوتا ہے اور اعصاب کے وسیلہ سے وہ اثر منعکس ہوکر
ریلف-لکس کاف پیدا ہوتی ہے-جب خود اعصاب مین کسی قسم کی خرابی پیدا
ہوجاتی ہے جیسے ہسٹیریا اور دماغ کی بیماریون مین یا خود آلات تنفس کے اعصاب مین
وہ خرابی ہوجاتی ہے تب بہی اس قسم کی کہانسی پیدا ہوسکتی ہے ٭

کہانسی کی خاصیتین-مثلاً دیکہنا چاہیے کہ کہانسی کتنی کتنی دیر بعد ہوا کرتی ہے
آیا برابر ہوتی رہتی ہے یا نوبت بنوبت ہوا کرتی ہے-اگر نوبت بنوبت ہوتی ہے
تو دیکہین کہ نوبتین شدید ہین یا خفیف اور کتنی دیر تک رہتی ہین ملاحظہ کرین کہ کہانسی
کس طور سے شروع ہوتی ہے یعنے بیمار خود کہانستا ہے یا کہانسی خود بخود اٹہتی ہے یا
بے اختیار ہوتی رہتی ہے اور اُسکے اُٹہنے سے پہلے جسم کے کسی حصہ مین خراش معلوم
ہوتی ہے یا محنت کرنے سے یا کروٹ بدلنے سے یا سرد ہوا مین دم لینے سے کہانسی

اُٹھتی ہے - دیکھین کہ وہ کھانسی کسی خاص قسم کی ہے اور دم کھینچنے اور چھوڑنے کے
وقت اُس کھانسی کے سبب کوئی آواز بھی پیدا ہوتی ہے یا نہین - دیکھو کھانسی خشک
ہوتی ہے یا ساتھہ اُسکے بلغم بھی آتا ہے اور جو آتا ہے تو آسانی سے خارج ہوتا ہے یا وقت
سے - اُس بلغم کی مقدار کو رنگت اور بو کو دیکھنا چاہئے - ایک علقہ بنکر نکلتا ہے یا کئی علقے
خارج ہوتے ہین اُن علقون کی مقدار اور شکل کو دریافت کرین آیا وہ شفاف ہین یا
مکدّر - کف دار ہین یا نہین - گاڑھے ہین یا پتلے اور کسقدر لسدار ہین - اُنمین کوئی
چیز ملی ہوئی دکھلائی دیتی ہے یا نہین جیسے خون یا بلغم کے سانچے یا چونہ کے ذرات
یہ بھی ملاحظہ کرین کہ کھانسی کے بعد قئے ہوجایا کرتی ہے یا نہین اور یہ کہ اُس کھانسی
کے بعد سابق کی تکلیفین رفع ہوتی ہین یا نہین ؛

علاج - اِس علامت کا علاج سینہ کی مختلف بیماریون کے ساتھہ بیان
کیا جائیگا ؛

سوم ہے - ماپ - ٹے سس

عربی مین اِس بیماری کو نفث الدم اور ہندی مین خون تھوکنا بولتے ہین ؛

علامات - قبل از تھوکنے خون کے بیمار کی چھاتی مین بوجہ اور تکلیف معلوم
ہوتی ہے اور ساتھہ اِسکے خفیف بُخار بھی ہوتا ہے - نبض سریع اور تیز ہوجاتی ہے -
دم لینے مین کسیقدر تکلیف اور خشک کھانسی ہوتی ہے - بعض حالتون مین ایسا ہوتا ہے
کہ بغیر کھانسی یا گلو مین خراش ہونے کے دمبدم مُنہ مین خون کی کُلّیان آتی ہین اور
بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون خالص یا بلغم کے ساتھہ ملکر آتا ہے - بیمار کے دہن کا
ذائقہ اکثر نمکین ہوجاتا ہے ؛ سینہ کی علامتین یہ ہوتی ہین کہ بعضدفعہ سینہ کے ٹھونکنے
سے آواز صاف نکلتی ہے اور کسیقدر میوکس رانکس سُنائی دیتی ہے اور بعض اوقات

سینہ کے کسی محدود مقام پر ٹہونکنے سے آواز ٹھوس نکلتی ہے اور باریک کرے - پٹے ٹیوبس
رانکس بہی سنائی دیتی ہے - پہلی حالت کا خون قصبۃ الریہ (برانکیل ٹیوب) سے آتا
ہے - اور دوسری حالت مین شش کی ساخت کے اندر خون تراوش پاتا ہے اور جب
سل کی بیماری مین منہ سے خون آتا ہے تب اس مرض کی خاص آوازین شروع ہوتی ہین؛

اسباب - پری ڈسپوزنگ - جوانی سے لیکر ۵۰ سال کی عمر - دموی مزاج -
جسم مین خونکا زیادہ ہونا - تنگ سینہ - پہلی ہی کبہی خونکا آنا ؛

اکسائٹنگ - شدت گرمی - کثرت ورزش - اٹہانا - بہاری بوجہ کا زور سے گانا -
یا کلام کرنا - لیکن عام سبب خون تہوکنے کا سل کی بیماری ہے - اور جب خون حیض
معمولی راہ سے نہین آتا ہے تب ماہ بماہ مریضہ خون تہوکتی ہے - اور قلب کی بیماری
یا انیوریزم کے پہوٹنے سے بہی منہ سے خون آسکتا ہے اور شاذونادر برانکائیٹس
کی بیماری مین بہی خون تہوکتا ہے اور مرض نیو - مو - نیا اور استہما مین بہی منہ کے
راہ خون آسکتا ہے ؛

تشخیص - اس مرض کی تشخیص کے وقت حلق و مسوڑے - اور ناک کو پہلے خوب طرح
دیکہہ لین کہ مبادا ان سے خون آتا ہو ؛ اس مرض مین سرخ خون خالص یا ہمراہ کفدار
بلغم کے تہوڑا تہوڑا یا زیادہ زیادہ کہانسی کے ہمراہ آتا ہے اور جب سرخ خون کثرت سے
آتا ہے تب ایسا گمان کرنا چاہئے کہ پہیپڑے کی کوئی رگ پہٹ گئی ہے اور اس سے خون
بہ کر ہوا کی نالیون مین آتا ہے ؛ قے الدم اور اس مرض مین جو فرق ہے اسکو ہم اس
وقت بتلاوینگے جب قے الدم کی علامتون کا بیان کرچکینگے ؛

علاج - مریضکو آرام سے ایسی جگہہ رکہین جو سرد ہو اور جسمین تازہ اور سرد ہوا
کی آمد و رفت اچہی ہو - آب برف یا برف کے ٹکڑے کہلا دین یا نیبو یا املی کا آب شورہ
پلاوین - بیمار کے سر کو اونچا رکہین اور کلام نہ کرنے دین جب خون کی تیزی کم اور

ملاکر چار چار گھنٹہ بعد کھلاتے ہین - بخار کی شدت ہو تو فیور مکسچر یا فیورہ پاؤڈر کا استعمال کرتے ہین (دیکھو پیچھے) *

اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوتے وقت ایک پیالہ آب سرد کا پینے سے یہ بیماری رفع ہوجاتی ہے لیکن بخار کی شدت ہو تو ٹارٹار امٹک تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد اُس مقدار مین استعمال کرین کہ جس سے قے ہو آنکھون مین درد اور اُن سے آشوب جاری ہو تو آب گرم کی ٹکیہ کرین - بعض دفعہ آیوڈین کے بخار کے سونگھنے سے یہ مرض رفع ہوجاتا ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ ہاتھون کو گرم کرکے ٹنکچر کی شیشی پکڑ کر دو دو یا تین تین منٹ بعد ایک گھنٹہ تک برابر سونگھتے رہین اور ہر ایک دفعہ شیشی کو صرف ایک منٹ تک ناک کے پاس رہنے دین *

حال کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ سا - لے - سے - لٹ اف سو - ڈیم جیسے ٹمان - سی - لائی - ٹس مین مفید ہے ویسے ہی کٹا ر یعنے زکام مین بھی فائدہ مند ہے - چنانچہ زکام مین اسکو اسطرحپر استعمال مین لانا چاہئے -

نسخہ - سے - لی - سے - لٹ آف سو - ڈیم ½ آونس * شربت نارنج - نصف آونس * عرق پودینہ - آمیختہ مین کل عرق چار آونس ہوجاوے *

مقدار خوراک - ۲ ڈرام تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلاوین جبتک خاص اثر سے - لی - سے - لٹ آف سو - ڈیم کا پیدا نہو جائے - یعنے جبتک کانون مین جھن جھن کی سی آواز پیدا نہو * اسکے استعمال سے زکام مین جو ابرو پر اور آنکھون اور ناک مین درد ہوتا ہے وہ موقوف ہوجاتا ہے اور چھینکین اور ناک کا بہنا بھی رک جاتا ہے اور چند روز مین بالکل آرام آجاتا ہے یہانتک کہ کھانسی بھی نہین ہتی جو زکام کے رفع ہونے کے بعد اکثر رہا کرتی ہے اور جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ناک کا انفلامیشن ہوا کی نالیون تک پہونچ گیا ہے *

پینحم او - زینا

منخرین کے کرانک انفلامیشن کو اصطلاح مین او - زینا کہتے ہین ۔

اسباب - جب نتہنون مین بار بار اکیوٹ انفلامیشن ہوجاتا ہے یا جب کسیکو بار بار زکام ہوتا ہے خاصکر ایسون کو جو نازک مزاج ہوتے ہین تب یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے اور جنکا مزاج اسکرا - فیو - لس ہوتا ہے یا جنکی طبیعت مین مرض گاوٗٹ یا آتشک کا ماوٗ ہوتا ہے اُنکو بھی یہ بیماری ہوجاتی ہے ۔

تشخیص - اِس بیماری کو پہچاننے کے لئے ناک کے اندر آلہ اسپے - کیو - لم اور سلائی داخل کرکے منخرین کا امتحان کرنا چاہئے کیونکہ بعضے دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی شے غیر جنس مثلاً مٹر یا پتہہ یا کوئی ٹکڑا ہڈی کا یا پا - لے - پس منخرین کو بند کردیتی ہے تب ناک کی رطوبت خارج ہونے نہین پاتی - ناک ہی کے اندر رہکر متعفن ہوجاتی ہے جس سے انفلامیشن پیدا ہوتا ہے اور بعضے دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ناک کے اندر فاس - فٹ اور کار - بونٹ اف لایم اور مگنے - شیا کی پتھری بھی جم جاتی ہے اور انفلامیشن ہوجاتا ہے اور ناک مین دُنبل کے پیدا ہونے سے بھی پیپ جاری ہوتی ہے ۔

علامات - یہ بیماری اکثر زکام کی علامتون سے شروع ہوتی ہے ناک کا میوکس پردہ چونکہ موٹا ہوجاتا ہے اسواسطے ناک بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اور دم لینے مین بھی اسیواسطے تکلیف ہوتی ہے - ماتھا درد کرتا ہے - کھانسی ہوتی ہے - بیمار لکر ورادا رپست ہمت ہوجاتا ہے اور ناک سے پیپ آمیز بلغم نہایت بدبودار جاری رہتا ہے اور میوکس پردہ مین کوئی زخم ہو تو اُس متعفن رطوبت کے ساتھہ خون بھی آتا ہے اور ناک سے گاہے گاہے بلغم کے سخت منجمد ٹکڑے نکلا کرتے ہین جنکو پنجابی مین چھوڈے کہتے ہین - ان مین اِسقدر بدبو ہوتی ہے کہ بیمار کسی مجلس مین بیٹھنے کے قابل نہین رہتا اور خود کو بھی اسقدر

نفرت ہوجاتی ہے کہ اگر علاج سے فائدہ نہو تو مریض زندگی سے بیزار ہوجاتا ہے اور جب ناک مین کیڑے پڑجاتے ہین تب یہ بیماری مُہلک ہوجاتی ہے - بہوک جاتی رہتی ہے بیمار کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے اور اُسکی راتین قیامت کی کٹتی ہین جب یہ بیماری عرصہ دراز تک جاری رہتی ہے تو نتہنون کے بیچ کی دیوار زخمی ہوجاتی ہے - اور جب بچے بہی اِس مرض مین مبتلا ہوجاتی ہین تب یا تو مُردار پڑجاتی ہین یا زخمی ہوجاتی ہین یہ باتین خاصکر اُسوقت ہوتی ہین کہ جب جسم مین آتشک کا زہر ہوتا ہے یا لگا ہے گا ہے اِس مرض کی علامتین خفیف بہی ہوتی ہین یعنے ایسی کہ جب بیمار سنکتا ہے تو اُسکے رومال مین پتلا بلغم عفونت آمیز آتا ہے ٭

علاج - اِس مرض کا علاج داخلی اور خارجی دونو طور پر ہونا چاہئے چنانچہ جب ناک مین بلغم جمع ہوکر متعفن ہوجاتا ہے تب چونکہ بدبو پیدا ہوتی ہے اِسواسطے ناک کو نیم آب گرم سے خوب طرح صاف کرنا چاہئے اور تب اِن پچکاریونکا استعمال کرنا چاہئے یعنی پہٹکری یا زنک کے یا پر منگنیٹ آف پوٹاش ۵ گرین سے ۱۰ گرین لیکر ایک پائنٹ پانی مین حل کرکے پچکاری کرین اور اِس عرق کی پچکاری سے اکثر فائدہ ہوتا ہے کہ ۱۲ گرین کلورائیڈ آف زنک ۱۶ - آونس پانی مین حل رطوبت کم کرنیکے لیے یعنے دفع سٹرن - آئنٹ منٹ کا ایک حصہ لیکر چار حصے سفید مرہم مین ملاکر ہر رات ناک کے اندر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے یا ناک کا حصی سی ۔ ربن آف کاربالک اسڈ لگادین ٭

جب اِس بیماری مین زکام بہی شامل ہوجاتا ہے تب بیمار کو مقویات سے ہے - اور جب یہ مرض اسکرافیولس مزاج آدمی کو ہوتا ہے تب آیوڈائیڈ اور کاڈ - لیور - آئیل سے فائدہ ہوتا ہے اور آتشک کے سبب سے ہو تو اُسے مناسب طور پر کرین ٭

سوم اپس ٹاک سس

یعنی نکسیر

لڑکپن مین ناک سے اکثر خون آجاتا ہے اور وہ خود بخود بند بہی ہو جاتا ہے اگر نکسیر کسی خاص مرض
کے سبب جاری نہو جیسے ہو۔ پنگ۔کاف اور بخار اور انے ۔ میا وغیرہ مین تو اندیشناک
نہین ہے لیکن جب نکسیر بڑہاپے مین ہوتی ہے تب اسمین بڑا اندیشہ ہوتا ہے جب
کبہی طبیعت اپ ہو۔ پلکسی کی بیماری مین مبتلا ہوتا ہے تب نکسیر کے ہونے سے تہوڑے
عرصہ تک اسکو فائدہ رہ سکتا ہے لیکن ان صورتونمین بہی بڑہاپے مین نکسیر کا ہونا
خالی از اندیشہ نہین ہے کیونکہ اس سے ایسا ہو سکتا ہے کہ جسم کے مختلف حصون کے
خون کی رگون کے پردون مین بیماری ثابت ہو سکتی ہے جس سے کسی عضو اندرونی
مین خون بہ جا سکتا ہے ۔ علاوہ ازین جب نکسیر ان مرضونمین ہوتی ہے جن مین خون
...تا ہے تب اس سے کسی طرح کا فائدہ حاصل نہین ہو سکتا جیسے گردہ جگر اور طحال
...یونمین اور بخار اور اسکر۔ وی پرپیو۔ را وغیرہ مین جب شدت کی اینمیا
...حال سے بکثرت خون آتا ہے تب بیمار کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے + دونو نتہنون
ایک ہی دفعہ خون کم جاری ہوتا ہے ۔ کبہی تو نکسیر تہوڑے عرصہ تک جاری رہتی
برابر آتی رہتی ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ جب چاہے تب ناک سے خون آ سکتا ہے
...نوبت بنوبت ہوتی رہتی ہے اور خون یا تو قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے یا دھار
بہتا رہتا ہے اور بعض دفعہ صرف نتہنون ہی کے سامنے سے نہین بلکہ پیچہے
...ون جاری ہوکر منہ اور حلق مین بہ جا سکتا ہے ۔ جب نکسیر جوانی مین ہوتی
...مردون کی نسبت عورتون کے زیادہ آتی ہے اور سبب نکسیر کا یا تو ضربہ
ہوتا ہے یا یہ خون ان سببون سے آ سکتا ہے کہ جن سے دوران خون یا تو

رُک جاتا یا بہت تیز ہو جاتا ہے اور خون بگڑ جانے سے یا متصل کے اعضا کے خون سے
پُر ہو جانے سے بھی نکسیر پھوٹ سکتی ہے اور جب کوئی عادتی رطوبت کا بہنا بند
ہو جاتا ہے یا جب ناک میں کوئی زخم ہو جاتا ہے یا جب ناک کی ہڈیوں میں زخم ہوتا
یا جب ناک میں پا - لے - پس پیدا ہوتا ہے تب بھی نکسیر پھوٹ سکتی ہے ؁

علاج - جب اس مرض کا علاج کریں تب اسباب کا ضرور لحاظ رکھیں کہ اس خون کو
بند کرنا چاہئے یا نہ چاہئے لیکن فرض کیجئے کہ خون کو بند کرنا ضرور چاہئے تو ایسا کریں کہ
بیمار کو ایک سرد مکان میں سیدھا بٹھا کر اسکے گلو بند اور گھنڈیوں کو کھولدیں اور بیمار
کو کہیں کہ اپنے ہاتھوں کو سر پر رکھکر تھوڑے عرصہ تک بیٹھا رہے - اکثر اس ترکیب
سے خون بند ہو جاتا ہے - اس سے بند نہو تو مریض کی گردن اور پشت پر آب سرد
لگا دیں - بعضدفعہ نتھنوں کو انگلیوں سے بند کر دینے سے خون بھی بند ہو جاتا ہے
کیونکہ اس ترکیب سے ناک کے اندر خون منجمد ہو جاتا ہے اور پر - کلورائیڈ اف ایرن کا
عرق لگانے سے بھی خون بند ہو جاتا ہے اور انفیوژن اف مے - لے ٹ کو اور پھٹکری
اور پانی اور ٹنکچر اف اسٹیل اور پانی کی پچکاری سے بھی فائدہ ہوتا ہے لنٹ کسی قالبفر
اور جالس عرق میں تر کرکے منخرین میں داخل کرکے بند کر دینے سے بھی اکثر فائدہ ہوتا
ہے اور ٹانک اسڈ اور پھٹکری ملا کر اس سفوف کا نسوار لینے سے بھی خون بند ہو جاتا
ہے - جب ان ترکیبوں سے خون بند نہو تو ناک کے پیچھے کے سوراخوں کو بند کرنا چاہئے
ذیلا - گنگ اجسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک گم - ایلاس ٹیاٹ کے - تھے - ٹر لیکر اسکے
اندر ایک ٹکڑا ڈورکا جسپر موم ملا ہوا ہو داخل کریں - جب اُس ڈور کا سر اسلائی کے سوراخ
سے باہر نکل آوے تب اُس سلائی کو نتھنے کے اندر داخل کریں اور جب نوک اُس کی
حلق کے اندر دکھلائی دے تب اُس ڈور کے نکلے ہوے سرے کو کسی لمبی فارسیپس
سے پکڑ کر منہ کے راستہ باہر کھینچ لادیں اور اسمیں ایک ٹکڑا اسفنج کا مضبوط باندھ دیں

اب اُس سلائی کو ناک کے اندر سے باہر کو کھینچ لین اور جو سر ا ڈور کا اُسکے اندر ہوتا ہے اُسکو بھی کھینچ لین اِسکے کرنے سے وہ اسفنج جو ڈور کے دوسرے سرے پر بندھا ہوا ہوتا ہے ناک کے پچھلے سوراخ مین پھنس جائیگا - اور اسکو خوب طرح بند کر لیگا - اِس اسفنج کو ۴۸ گھنٹہ تک اسیطور پر رہنے دینا چاہیے ۞ اِس بیماری کا داخلی علاج مریض کی حالت پر منحصر ہے - یعنے بعض دفعہ گیا - لِک اسڈ سے اور کبھی ہارک اور معدنی تیزاب سے اور ٹنکچر آف اسٹیل سے اور روغن تارپین سے فائدہ ہوتا ہے - غذا بیمار کو ہلکی اور مقوی دیوین - اِس ترکیب سے بھی خون بند ہو جاتا ہے کہ مریض کے ہاتھ پاؤن کو اسقدر گرم پانی مین ڈبودین کہ جسقدر کہ اُسکو برداشت ہو ۞

ہفتم اِن فلو - اِن - زا

علامات - یہ ایک وبائی مرض ہے جسکی علامتین مثل زکام کے ہوتی ہین لیکن اِس وبائی بیماری مین مریض دفعتاً نہایت نڈھال اور پست ہمت ہو جاتا ہے اِسکے بخار کی علامتین اکثر ریمی ٹنٹ قسم کی ہوتی ہین - لیکن بخار رفتہ رفتہ شدید ہوتا ہے اور نہ اسمین نبض بھری ہوئی ہے بعض دفعہ اِس بیماری مین زکام کی علامتین نہایت خفیف ہوتی ہین لیکن اُس صورت مین کمزوری درجہ اتم پر ہوتی ہے ۞

نتائج اور ترکیبین - اِس بیماری مین امراض نمونیا ٹان - سی - لائی - ٹس برانکائیٹس اور پلورسی اکثر پیدا ہو جاتی ہین اور نتائج اِس بیماری کے یہ ہین - روماٹیزم ۞ اسہال پیچش ۞ اِریسیپلس اور کنٹی - نیوڈ فیور ۞

اسباب - پیری ڈسپوزنگ - مرد کا ہونا - بڑھاپا - نیچے اور مرطوب جگہ - اکسائیٹنگ کاز - ایک خاص کیفیت ہوا کی ۞

تشخیص - زکام سے اِس مرض کو اسطور پر فرق کرتے ہین کہ یہ بیماری دفعتاً ظاہر

ہوکر بہت پھیل پڑتی ہے - اور اسمین کمال کم طاقتی ہوتی ہے اور یہ مرض ہر موسم
مین پیدا ہوتا ہے ٭

علاج - مرض خفیف ہو تو زکام کا علاج کرین اور شدید ہو یا مسن آدمیون کو ہو جاوے
تو اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - ۰۱ وائنم اپیے کاک ۱۰ بوند ۔ کمپاونڈ ٹنکچر آف کمفر ۲۰ بوند ۔ ۱۰ ارو ماٹک اسپرٹ
اف امونیا ۳۰ بوند ۔ پانی ڈیڑہ آونس ۔ سب کو ملا کر تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد پلاوین
غذا مقوی دین اور جہر کا استعمال کرین - اگر اس مرض کے ساتھہ کوئی اور بیماری شامل
ہو جاوے تو کم طاقتی اور سستی کا لحاظ رکہکر اسکا علاج مناسب کرین اور جسوقت علامات
شدید اس مرض کی رفع ہو جاوین مریضکو فوراً تبدیل آب و ہوا کراوین ٭

ہشتم گلان - ڈرس
اور
فارسی

یہ بیماریان گہوڑون گدہون اور خچرون مین پائی جاتی ہین - مگر چہوت سے انسان کو بہی
ہو جاتی ہین - یہ ایک خبیث قسم کا متعدی بخار ہے - دونو بیماریان ہم شکل ہین کیونکہ
دونو کا زہر یکسان ہے مگر اتنا فرق ہے کہ جب زہر اپنا اثر منخرین مین پیدا کرتا ہے تب اس
مرض کو گلان - ڈرس کہتے ہین اور جب عروق جاذبہ (لم - فاٹکس) اسمین مبتلا ہوتے
ہین تب اس بیماری کو فارسی کہتے ہین ٭

گہوڑون کو جب گلان - ڈرس ہو جاتا ہے تب نتہنون سے برابر پانی جاری ہوتا رہتا
ہے مرض کے دوسرے درجہ مین رطوبت مذکور گاڑہی اور چپچپی ہو جاتی ہے اور تب
پیپ کی شکل پکڑ لیتی ہے اس پاس کے غدود خاصکر جبڑے کے نیچے کے بڑہنے لگتے

ہین - ناک کے اندر زخم پیدا ہوجاتے اور جانور لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے + پشم جہڑنے لگتی - بہوک جاتی رہتی اور اب تہوڑی بہت کہانسی بہی ہوتی رہتی ہے - جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے زخم بہی پہیلتے جاتے ہین اور ان سے بدبودار خون آمیز رطوبت جاری ہونے لگتی ہے + اب نوان - ٹل سائینس کے اندر کے پردہ مین انفلامیشن ہوکر زخم پیدا ہوجاتے ہین + پیشانی مین درد ہونے لگتا ہے - آنکہہ کا گوشہ کن جنک ٹاہیول سوج جاتا اور اس مین پیپ پڑجاتی ہے - چہرہ پر چہوٹی چہوٹی رسولیان پیدا ہوکر زخمی ہوجاتی ہین یعنے اب فار - سی کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے + اور مرض نہایت جلد بڑہنے لگتا ہے اور اسمین جسم کے اندر کے لم - فا - ٹکس مبتلا ہوجاتے ہین تب بچہلی ایک یا دونو ٹانگین سوج جاتی ہین اور اب نہایت متعفن رطوبت کثرت سے بہتی رہتی ہے اور جانور نڈہال ہوکر تلف ہوجاتا ہے +

گہوڑون کو جب فار - سی کی بیماری ہوجاتی ہے تب ایسا ہوتا ہے کہ لم - فا - ٹک غدودون مین انفلامیشن ہوکر چہوٹی چہوٹی رسولیان پیدا ہوجاتی ہین اور رفتہ رفتہ انہین پیپ پڑجاتی ہے اور اسی قسم کے زخم پیدا ہوجاتے ہین جیسے گلان - ڈرس کی بیماری مین ناک کے اندر ہوا کرتے ہین اور اسکا بہی زہر گلان - ڈرس کے زہر کے طور پر نہایت درجہ کا متعدی ہوتا ہے + بتدریج فار - سی کا زہر سارے جسم مین سرایت کرجاتا ہے جس سبب سے جسم کی کل عروق جاذبہ مین انفلامیشن ہوجاتا ہے - ٹانگین اور سر نہایت سوج جاتے ہین آخر کار بیماری مہلک ہوجاتی ہے +

انسان کے جسم مین جب ان بیماریون کا زہر سرایت کرجاتا ہے تب گلان - ڈرس یا فار - سی کی علامتین اکیوٹ یا کرانک قسم کی ظاہر ہوتی ہین +

اکیوٹ گلان - ڈرس کی علامتین قریب اسیطور کی ہوتی ہین جیسی گہوڑون مین پائی جاتی ہین چنانچہ بخار ہوتا ہے - کمال ضعف ہوتا ہے - ہاتہہ پاؤن مین درد مفاصل کے

طور کا درد ہونے لگتا ہے - ناک سے بدبودار رطوبت بکثرت بہنے لگتی ہے اور جسم کے جابجا پہنسیان یا رسولیان پیدا ہو جاتی ہین اور پیپ پڑکر گلنے لگتی ہین - مرض کے بارہوین دن یہ پہنسیان پیدا ہوتی ہین اُسوقت کثرت سے بدبودار پسینہ آتا ہے اور بعضدفعہ سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے چھالے بہی پیدا ہو جاتے ہین - جوڑون کے اِدہر اُدہر ورم پیدا ہو جاتے ہین - چہرہ ناک اور پپوٹے سوج جاتے ہین اور اُسمین زخم بہی پیدا ہو سکتے ہین - پیشاب مین البیومن اور کثرت سے گُردہ کے سانچے ہوتے ہین - بیمار نہایت کمزور ہو جاتے ہین اور حالت بیہوشی مین ہذیان بہی بکنے لگتا ہے اور بیسوین دن سے پہلے بیمار تلف ہو جاتا ہے +

بعد وفات کے لاش کا امتحان کرین تو ناک کے اندر یا تو بے حساب چھوٹے چھوٹے دانے پائے جاینگے یا ناک گلی ہوئی ہوگی +

بہ نسبت کرانک کے اکیوٹ گلان ڈرش اکثر ہوجاتا ہے اور یہ سائیس اور کوچبانون کو اکثر ہوجایا کرتا ہے + اِس بیماری کا زہر جسم کے اندر دو سے آٹھ دن تک بیکار رہتا ہے اور تب بیماری ظاہر ہوتی ہے +

کرانک گلان ڈرش - اِس قسم کی بیماری بتدریج بڑہ کر اپنے بیمار کو ہلاک کر ڈالتی ہے - اور کئی مہینے یا ایک دو سال تک جاری رہتی ہے +

علامات - خاص علامتین اِسمین یہ پیدا ہوتی ہین کہ ناک بیٹہ جاتی ہے - بدبودار پسینہ آتا ہے - بڑے بڑے جوڑون کے قریب جا بجا ورم پیدا ہو جاتے ہین - بیمار بتدریج لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے - آخر کار دست و قے شروع ہوجاتے ہین +

اکیوٹ فارسی - زخم کے مقام سے جو عروق جاذبہ شروع ہوتی ہین اُن مین انفلامیشن ہو جاتا ہے جس سبب سے غدد و سوج جاتے ہین اور جلد کے نیچے کی ساخت

میں پیپ پڑجاتی ہے تب بیمار نہایت جلد نڈھال ہو جاتا ہے - اس حالت سے
بیمار بچ بھی جا سکتا ہے لیکن پھنسیاں پیدا ہو کر مردار پڑجاویں اور ناک سے
گلانڈرش کی رطوبت بھی جاری رہے تو امید شفا کی نہیں ہوتی +

کرانک فارسی - فرض کرو کہ کسی سائیس کی انگلی پر کوئی خفیف زخم ہو یا ذرا سی
چھلی ہوئی کوئی جگہ ہو اور اسمیں گلانڈرش کے بیمار گھوڑے کی رطوبت لگجاوے
تو چند روز کے بعد اس مقام پر ایک دردناک زخم پیدا ہو جائیگا - پھر نڈ علیحدہ کیا جاوے
تو اسکے نیچے گہرا خبیث قسم کا زخم نظر آویگا + اسی قسم کے زخم سر اور بازو اور عروق
جاذبہ جہاں جہاں سے گزرتے ہیں اُن مقاموں پر اور لغلہ میں بھی پیدا ہو جاتے ہیں
اب بیمار کی صحت میں فرق پڑنے لگتا ہے - دوا یا غذا مقوی سے طاقت قائم نہ ہو جاوے -
یا مریض تبدیل آب و ہوا نہ کرے تو ایکوٹ گلانڈرش کی علامتیں پیدا ہو کر مریض کو
ہلاک کر ڈالتی ہیں +

علاج - ایکوٹ گلانڈرش کی بیماری لاعلاج ہے + کہتے ہیں کہ سلفائٹ اف سوڈا
سے اس بیماری کو فائدہ ہو سکتا ہے چنانچہ .

نسخہ - سلفائٹ اف سوڈا ۳۰ سے ۶۰ گرین + انفیوژن اف کواشیا ڈیڑھ
آونس + دونو کو ملا کر ایک خوراک کریں اور دن میں تین دفعہ پلا دیں +

کرانک فارسی میں آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ہمراہ بارک کے یا سنکھیا ہمراہ
اسٹرکنیا کے مفید پڑتا ہے + اچھی غذا اور اچھی آب و ہوا ہر حالت میں مددمند
ہے - گومڑیوں کو نشتر سے کھولدیں + منخرین اور زخموں کو کلورائیڈ اف زنک یا
پر-منگنیٹ اف پوٹاش یا کسی اور عرق دافع عفونت سے خوب طرح دھو ڈالا کریں
اور کاربالک ایسڈ کا پلانا اور لگانا بھی مفید ہے + حفظ ماتقدم اس بیماری
کا اسطور پر کریں کہ جس مقام پر زہر لگا ہو اُسکو خوب طرح جلا دیں اور سلفائٹ اف سوڈا

کا استعمال کریں

مقالہ سوم

لے۔رنگس اور ٹریکیا کی بیماریاں

اوّل لے۔رنجائی۔ٹس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔اوّل اکیوٹ دوم کرانک

اوّل اکیوٹ لے۔رنجائی۔ٹس

علامات۔یہ بیماری اسطور سے شروع ہوتی ہے کہ پہلے مریض کو جاڑا معلوم ہوتا ہے بعدازاں بخار ہوتا ہے اور اکثر ٹانسل گلاند میں بھی کسیقدر انفلامیشن ہوجاتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور خشک کھانسی ہوتی ہے لے۔رنگس کے مقام پر درد اور تنگی معلوم ہوتی ہے تنفس مشکل سے لیا جاتا ہے اور اس سے ایک تیز آواز پیدا ہوتی ہے نگلنا مشکل ہوتا ہے اور نگلتے وقت بسبب اسکے کہ گلا۔ٹس اچھے طور پر بند نہیں ہوسکتا غذا کی اجزا اور پانی کا قطرہ گلا۔ٹس کے اندر داخل ہو سکتے ہیں جس سے کھانسی پیدا ہوجاتی ہے اور دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔حلق بیمار کا سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے اور اپی۔گلا۔ٹس موٹا سرخ اور کھڑا رہتا ہے۔علامات انفلامٹری فیور کی موجود ہوتی ہیں چنانچہ آنکھیں سرخ۔نبض پُر اور سخت اور جسم گرم۔کچھہ عرصہ بعد مریض کا چہرہ پھیکا اور فکرمند ہوجاتا ہے۔یعین نیلی آنکھیں ابھری ہوئی۔نتھنے پھیلے ہوئے نبض سریع کمزور اور بے قاعدہ آواز بالکل بیٹھہ جاتی ہے۔اور گلا اکثر سوج جاتا ہے جیسی کمال

ہوتی ہے اور دم بند ہو جانیکا اندیشہ ہوتا ہے - اب مریض سے لیٹا نہین جاتا بلکہ بیمار بیٹھا رہتا اور سو جائے تو نہایت گھبرا کر اٹھ بیٹھتا ہے رفتہ رفتہ ہذیان اور بیہوشی طاری ہو کر ۲ یا ۵ دن کے اندر بیمار ملکِ عدم کو رحلت کر جاتا ہے مگر اس سے پیشتر بھی مریض دم بند ہو کر مر جا سکتا ہے +

اس مرض مین بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ میوکس پردہ کے نیچے کی سی لیولر ٹیشو مین اڈیما (یعنے تہیج) ہو جاتا ہے تب اس بیماری کو اڈی - مے - ٹس لے - رنجائیٹر کہتے ہین - علاج اسکا فوراً نہ کیا جاوے تو بیمار دم بند ہو کر مر جا سکتا ہے (دیکھو آگے مرض اڈی - ما گلا - لٹ - ڈس) +

علامات تشریحی بعد وفات - لے - رنگس کا میوکس ممبرین سُرخ اور پھول کر موٹا ہو جاتا ہے اُسکے نیچے کی ساخت اور اِدھر اُدھر کی ساخت بھی پھول جاتی ہین گلا - لٹس اور ایپی - گلا - ٹس سُرخ ہو کر پھولے ہوئے پائے جاتے ہین اور اُنمین سیرم یا پیپ پڑ جاتی ہے +

انجام - دم لینے کی تکلیف بہت ہو - چہرہ نیلا - دوران خون سُست اور ہوش و حواس مین فرق پڑ جاوے تو انجام بد ہوتا ہے لیکن تنگیٔ نفس کی کم ہوتی جاوے بلغم آسانی سے آتا رہے - چہرہ بہتر معلوم ہو اور نگلنے مین تکلیف نہو تو یہ علامتین انجام نیک کی ہین +

اسباب - سیری ٹوسپو - زنک - سابق مین گلے کا آنا - زور سے گانا +

اکسائیٹنگ کاز - سردی کا لگنا یا بارش مین بھیگنا - ٹانسل - گلانڈ کے انفلامیشن کا بڑھ کر پھیل جانا - نگلنا تیز یا گرم چیزون کا - سونگھنا تیز یا گرم ہوا کا - اے - ری - سیپلس اور اسکار - لے - ٹینا اور سمال - پاکس اور مے - زلس اور وُٹ - ہے - ریا کے انفلامیشن کا پھیل جانا +

علاج - بیمار کو ایسے مکان میں رکھیں جو گرم ہو اور اُسکے اندر کی ہوا کو بذریعہ
پانی کی بہانپ کے مرطوب رکھیں اور بیمار کو گرم پانی کا بہانپ سنگہاویں گلو کو
تر یا خشک فومنٹ ٹیشن سے خوب طرح سیکیں - انفلامیشن بڑہتا جاوے تو
بذریعہ برش کے نائٹریٹ اف سلور لگاویں - بیماری بہت شدید ہو تو شروع
میں ٹارٹار امے ٹک سے قے کراویں - گاہے گاہے اسٹرنم ہڈی کے اوپر
کے حصہ پر چند جونکوں کے لگانے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے تاکہ لمف اور سیرم
پیدا ہونا پاوے اِس نسخہ کا استعمال کرنا چاہئے -

نسخہ - کیا - لو - مل ایک گرین ٭ ٹارٹار امے ٹک ایک گرین کا چوتہایا چھٹا حصہ
افیون ایک گرین کی تہائی یا نصف ٭ سبکو ملا کر ایک پڑیہ بناویں اور دو دو یا تین تین
گہنٹے بعد کہلاویں ٭ جب لمف پیدا ہو جاوے تو گلو پر پلسٹر لگاویں اور سیماب کا استعمال
تبتک جاری رکہیں جبتک مُنہ نہ آلے ٭ کسی اور مرض کے ہونے میں یہ بیماری بھی
لاحق ہو جاوے تو مرض اول کا خیال اور بیمار کی طاقت کی رعایت رکھکر اس مرض
لاحقہ کا علاج کرنا چاہئے ٭ بیمار کو گفتگو سے باز رکہیں ٭ علاج سے بیماری اگر نہ رکے
بلکہ تنگی تنفس کی ہر آن زیادہ ہوتی جاوے اور دم بند ہو کر بیمار کے تلف ہو جانے کا
اندیشہ ہو تو فوراً عمل ٹریکیا ٹمی سے گلے کو چھید دیں ٭

دوم کرانک لے رنجائی ٹس

علامات - مریض کی آواز بیٹھہ جاتی یا بالکل بند ہو جاتی ہے - خشک کہانسی ہوتی
رہتی ہے لے رنگس میں درد ہوتا ہے ذرا سی محنت یا سرد ہوا کے لگنے سے کہانسی
چھڑ جاتی ہے اور ابتداء مرض میں کسیقدر بلغم بھی اخراج پاتا ہے - جب مرض کو ترقی ہوتی
ہے تب حلق کے اندر زخم پڑ جاتے ہیں اور پیپ یا خون آمیز بلغم اخراج پاتا ہے جب

یہ بیماری عرصہ کی ہوجاتی ہے تب نوبت بنوبت ضیق کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں لیکن آخرالامر تنگی نفس کی اسقدر جلد بڑھ جاتی ہے کہ نوبتوں کے وقت بیمار کو بستر پر بیٹھے رہنا پڑتا ہے۔ اور وقفوں کے درمیان بھی نفس کی آواز تیز ہوجاتی ہے اور مریض اکثر دم بند ہوکر مرجاتا ہے ✤

اسباب ۔ مثل ہشتم حاد کے اس بیماری کی یہ مزمن قسم بھی ایسی ہوا میں دم لینے سے پیدا ہوجاتی ہے جسمیں خاک دھول یا سنگ ریزے یا کسی اور قسم کے تیز اجزا ہوتے ہیں اور یہ بیماری اکثر آتشک کے سبب سے یا بکثرت سیماب کے استعمال کرنے سے یا مادہ ٹیوبر کل کے باعث سے بھی پیدا ہوجاتی ہے ✤

علاج ۔ حلق کے اوپر کے حصہ پر متواتر یا تو چند جونکیں لگادیں یا پلسٹر یا مسٹرڈ پلیسٹر یا آیوڈین آینٹ منٹ کی مالش کریں اور بیمار کو گفتگو نہ کرنے دیویں سبب اس مرض کا آتشک ہو تو سیماب یا آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کریں لے۔ رنگس کا میوکس ممبرین ڈھیلا ہوجاوے تو کریوزوٹ یا کافور روغن تارپین میں حل کرکے اسکا بخار سنگھائیں یا مقام مرض پر نائیٹریٹ آف سلور یا سلفٹ اف کاپر خشک یا پانی میں حل کرکے لگادیں لیکن تیز عرق نائیٹریٹ اف سلور کا لگانا ہی بہتر ہے چنانچہ عرق مذکور میں آلہ پروبنگ کی نوک ترکرکے اپیے گلاٹس اور لے۔ رنگس کے اوپر کے حصہ پر لگاویں اور خشک چیز و لگا لگانا منظور ہو تو نہایت باریک پیسکر کسی نلی کے ذریعہ لے۔ رنگس کے اندر بیمار کو کھینچنا کہیں چنانچہ وہ خشک دوائیں یہ ہیں یا تو صرف نائیٹریٹ اف بسمتھ یا ایک حصہ کیا۔ لو۔مل۔ بارہ حصہ شکر ✤ ریڈ پری سی پی ٹیٹ یا سلفٹ اف زنک یا سلفٹ اف کاپر ایک حصہ اور شکر ۴۶ حصے ✤ پھٹکری ایک حصہ ✤ شکر دو حصے ✤ ایسی ٹیٹ اف لیڈ ایک حصہ۔ شکر ۹ حصہ ✤ تکلیف تنفس یا خشک کھانسی کے رفع کرنے کے واسطے افیون ایتھر کافور بلاڈونا یا ہائیوسیمس

کا سخا یشنہ دیتے یا ان دواؤن کو بطور قرص کہلاوین جب بیمار نگل نہین سکتا ہے تب
غذا بذریعہ اسٹمک پمپ کے داخل کرنے پڑتی ہے جب کسی ترکیب سے علامات خوفناک
رفع نہون تو ٹرے۔کیا۔ٹمی کرین۔اس مرض مین مریض اکثر کمزور ہو جایا کرتے
ہین تو اسکا علاج ادویہ واغذیہ مقوی سے کرنا چاہئے ✤

دوم اڈی۔ما۔گلا۔ٹے۔ڈس

واضح ہو کہ لے۔رنگس کے بعض بعض حصون کے میو۔کس پردہ کے نیچے متخلخل
سے۔لیو۔لر ٹے۔شیو ہوتا ہے۔غرض اسمین اڈی۔ما یعنے ہیج ہو جا سکتا ہے مثلاً
اکیوٹ لے۔رنجائی۔ٹس مین خاصکر جب اسمین کوئی شے خراش پیدا کرنیوالی
موجود ہوتی ہے تب اڈی۔ما ہو جاتا ہے۔لے۔رنگس کی مزمن بیماریون مین بہی
یہ بات پیدا ہو سکتی ہے مثلاً جب اسمین زخم پڑجاتے یا جب اسکی کرتیان مُردار
پڑجاتی ہین اور خاص خاص اکیوٹ متعدی بیمارون مین بہی لے۔رنگس کے میو۔کس
پردے کے نیچے اڈی۔ما ہو جا سکتا ہے جیسے اسکار۔لے۔ٹی۔نا اور ارسی پیلس
اور چیچک ✤ اور ٹائی۔فس یا ٹائی۔فائیڈ فیور مین ✤ گاہے گاہے جب گردون
کے مرض کے سبب سے استسقا ہو جاتا ہے تب بہی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے ✤

علامات۔یہ بیماری نہایت خوفناک ہے۔اسکا علاج جلد نہ کیا جاوے
تو بیمار دم بند ہو کر فوراً مر جا سکتا ہے لے۔رنگس کے اندر ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اسمین کوئی شے غیر جنس موجود ہے۔نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔دم نہایت تکلیف
سے لیا جاتا ہے۔آواز بالکل بیٹھہ جاتی ہے یہانتک کہ کہانسی کی آواز بہی نہین
پیدا ہوتی ✤

علاج۔بیمار کو گرم مکان مین رکہین۔گرم کپڑے پہنا وین اور آب گرم کا بخار

سنگھاوین (اِس۔ٹیم ان۔ہے۔لے۔شن) بعض طبیب اُس آب گرم مین ٹنکچر اف بن۔زا۔اِن یا ہاپ یا کو۔نا۔اِئم جوس ملانا بتلاتے ہین اور اُس پانی مین گاہ گاہے چند قطرے کلو۔را۔فارم کے بھی ملا دیئے جاوین تو نے۔رنگس کا تشنج رفع ہو جاتا ہے گلو پر آب گرم کی تکمید کرین مگر بعض طبیب اُس پر آب سرد لگانا بتلاتے ہین۔حلق کے اندر نائٹریٹ اف سلور لگانا مفید ہے۔جب یہ بیماری سخت ہوتی ہے تب مقئی دواؤن کا استعمال مفید پڑتا ہے جیسے ٹار۔ٹار۔امے ٹک یا سلفٹ اف زنک اور اسٹرنم پر چند جونکین بھی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔قبض ہو تو رفع کرین۔اور تسکین معرقات کا استعمال بھی کرنا چاہئے۔لیکن امے ٹک دوا سے اِس مرض کو بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔برف کے ٹکڑے چوسنے کو دین اور اچھی طرح پنکھا لگاوین۔ضرورت ہو تو ٹرے۔کے۔آٹمی کا عمل بھی کر سکتے ہین ٭

سوم کروپ

اِس مرض کو سائی۔نن۔کی ٹری۔کئے۔لِس اور سائی۔نن۔کی لے۔رن۔جیا بھی کہتے ہین اور اِسکا نام تُرو۔کروپ بھی ہے ٭ یہ بیماری اکثر بچون ہی کو ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عہد طفلی کے دوسرے تیسرے اور چوتھے سال ہی پیدا ہوتا ہے اور بعض خاندان کے بچون کی طبیعت اِس مرض مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہے لڑکون کو بہ نسبت لڑکیون کے یہ بیماری زیادہ تر ہوتی ہے۔بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب بچہ اِس مرض مین ایکدفعہ مبتلا ہوتا ہے تو کبھی نہ کبھی یہ بیماری پھر ہو جا سکتی ہے ٭ اور اِس مرض مین اکثر برانکائی۔ٹِس یا نیو۔مو۔نیا بھی ہو جاتا ہے ٭

ماہیت ۔اِس بیماری مین یا تو صرف ٹرے۔کیا یا صرف لے۔رنگس یا ٹرے۔کیا اور لے۔رنگس دونو مبتلا ہو جاتے ہین یعنے ایسا ہوتا ہے کہ اِن مقامون مین نہایت

شدت کا انفلامیشن ہو جاتا ہے جسکے سبب سے لمف پیدا ہو کر جہلی کے طور پر ایک کاذب پردہ سا بنجاتا ہے اور ہوا کی نالی کے خول مین چسپان ہو جاتا ہے جس سبب سے نالی مذکور کا منفذ تنگ ہو جاتا ہے اور بیمار کہلکر سانس نہین لے سکتا نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ خون اچہے طور پر صاف نہین ہونا پاتا ✦

علامات - بعض دفعہ تو یہ بیماری دفعتاً پیدا ہو کر صرف چند گہنٹہ کے اندر مہلک ہو جاتی ہے پر اکثر یہ مرض بتدریج شروع ہوتا ہے اسوقت اسکی علامتون کو تین درجہ مین تقسیم کر سکتے ہین چنانچہ درجۂ اول مین بخار غنودگی اور آنکہون اور ناک سے رطوبت جاری رہتی ہے - دم لینے مین چندان تکلیف نہین ہوتی اگرچہ کہانسی بار بار آتی ہے پر اس مین کوئی بات خاص نہین پائی جاتی رفتہ رفتہ پر اکثر ۲۴ گہنٹہ کے اندر ہی علامات دوسرے درجہ کی ظاہر ہو جاتی ہین اسوقت ایک عجیب آواز کے ساتہہ کہانسی ہوتی ہے جسکا بیان کرنا مشکل ہے یعنے وہ آواز ایسی ہوتی ہے جیسے کسی دھات کے ظرف مین ٹہونکنے سے ٹہن ٹہن کی آواز پیدا ہوتی ہے اور سانس کے ساتہہ خراٹے کی آواز نکلتی ہے - رات کیوقت ان علامتون کو شدت ہوتی ہے پر جون جون صبح ہوتی جاتی ہے انہین بہی تخفیف ہوتی جاتی ہے لیکن چند گہنٹہ بعد ہی بخار کی شدت اور دم لینے مین بہی زیادہ تر تکلیف ہونے لگتی ہے - جلد گرم اور خشک - چہرہ سرخ - تکلیف تنفس کہانسی متواتر - نبض پُر اور سریع اور بچہ سخت اور چرچڑا ہو جاتا ہے اسحالت مین بہی چند منٹ تک مریض خوش ہو کر اپنی کہیل کیطرف مائل ہو سکتا ہے اور تنفس کی تکلیف بہی کسیقدر رفع ہو سکتی ہے لیکن دم کے ساتہہ خراٹا بدستور جاری رہ سکتا ہے پر فوراً بچہ لبے دم ہو جاتا ہے - دم کشی کیوقت خراٹے کی آواز زیادہ تر سنائی دیتی ہے اسوقت مریض عرق عرق ہو جاتا ہے چہرہ اور گلو کی رگین خون سے پُر ہو جاتی ہین بعبارت بیمار تکلیف سے دم چہوڑنے

لگتا ہے - یہ حالت ضیق کی چند منٹ تک رہ کر بچہ کو کسیقدر افاقہ ہوجاتا ہے اُسوقت
تہک کر اکثر سوجاتا ہے پر سوتے وقت خراٹے کی آواز زیادہ تر سنائی دیتی ہے لیکن
بعد چند منٹ کے خوف کہا کر چونک پڑتا ہے اور پہر اگلے طور پر مگر اُس سے زیادہ شدید
ایک اَور نوبت شروع ہوجاتی ہے - مگر مرض کے بڑہنے کے ساتھہ کہانسی کی شدت زیادہ
نہین ہوتی اور نہ اُسکے ہمراہ بلغم آتا ہے اور آتا ہے بہی ہے تو نہایت تہوڑا ساکہ جسکے
نکلنے سے کچہہ بہی افاقہ نہین ہوتا - اِس مرض کے ابتدا ہی سے یعنے جبسے اِسکی خاص
علامتین ظاہر ہونے لگتی ہین - بچہ کی آواز بیٹہہ جاتی ہے اور چہوٹے بچون مین بالکل
بالکل پیدا ہی نہین ہوتی اور جو ہوتی بہی ہے تو بچہ کو گفتگو سے اسقدر تکلیف ہوتی
ہے کہ اُس سے کوئی بات پوچہی جاوے تو جواب اشارون سے دیتا ہے تشنگی ہمیشہ
زیادہ رہتی ہے مگر نگلنے مین تکلیف نہین ہوتی حلق اکثر سُرخ ہوتا ہے اور لا-زنکس کو
دبانے سے بچہ درد محسوس کرتا ہے - زبان کی نوک اور کنارے سُرخ ہوتے ہین لیکن
درمیانہ اور پچہلے حصہ پر ایک گاڑہی اور سفید رطوبت جمی رہتی ہے پاخانہ کسیقدر
قبض اور بہوک بالکل مرجاتی ہے - تیسرا درجہ جون جون مرض بڑہتا جاتا ہے نوبت مرض کی اسقدر
جلد جلد ہونے لگتی ہے کہ بچہ کو دم لینے نہین دیتی - اِسحالت مین بعضدفعہ کہانسی
بالکل موقوف ہوجاتی ہے اور بعوض خراٹے کے اب دم لینے کے ساتھہ کہنچنے کی
آواز سنائی دیتی ہے - چہرہ بہاری اور فکر مند ہوجاتا ہے سر پیچہے کو کہچ جاتا ہے
آنکہین سُست اور لبین نیلگون جسم خشک اور ہاتہہ پاؤن سرد یا جسم سرد پسینہ سے
معرق ہوجاتا ہے - دم جلد جلد اور بے قاعدہ لیا جاتا ہے - نبض نہایت جلد اور نہایت
کمزور چلتی ہے - اِس درجہ مین اگرچہ وقفہ نہین پایا جاتا مگر سانس کی تکلیف ہر آن
زیادہ ہوتی جاتی ہے - اب بچہ بے چین ہوکر تڑپنے لگتا ہے اور اپنے حلق کے اندر
ہاتہہ ڈالکر اُسکو چیرنا چاہتا ہے تاکہ ہوا کی آمدورفت کا روک رفع ہوجاوے - غرض

اِن لنگلیفون کے اندر بچہ کو کنولشن ہوجاتا ہے تب تڑپ تڑپ کر مرغ روح اُسکا
قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے ۔

اسباب - سرد اور مرطوب آب و ہوا اور دفعتاً سردی کا لگجانا بوعث اِس مرض
کے ہین اور بعض مقامون مین یہ مرض اندہی - ملک بہی ہے ۔

صورتحال تشریحی بعد وفات - مرگ کے بعد نعش کو چیرنے سے لانگس
اور ٹرے - کیا اور ہوا کی نالیون مین - کس ممبرین سُرخ اور موٹا اور بعضدفعہ چھلا ہوا
اور زخمی بھی پایا جاتا ہے - اُسپر اکثر ایک کاذب پردہ چمٹا ہوا ہوتا ہے یہ پردہ
بہ نسبت ہوا کے نالیون کے اَور حصون کے لیے - رنگس اور ٹرے - کیا مین
زیادہ تر پایا جاتا ہے ۔

امتداد مرض - علامات پیشرو سے شمار نہ کرین تو یہ مرض ۲۰ گہنٹہ سے ۲۲
گہنٹہ کے اندر مہلک ہوجاتا ہے اور حساب مین اُن علامتون کو بہی شامل کرین تو
۴ دن سے ۶ دن کے اندر بیمار مرجاتا ہے ۔

نتائج - انجام اِس مرض کا اکثر بُرا ہوتا ہے لیکن عین ابتدا سے علاج کیا جاوے
تو نتیجہ ٹہیک بہی نکل سکتا ہے ۔

علاج - اِس مرض کا علاج عین شروع مین کرنا چاہئے ورنہ دوا سے کچھہ
فائدہ نہوگا جسوقت دیکھین کہ بچہ مین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین اور
کہانسی کی ٹہن ٹہن کی بہاری آواز بہی کسیقدر سُنائی دیتی ہے اُسوقت
اُسکو آب گرم مین بٹہلا دین اور باہر نہ نکلنے دین غذا اُسکی کم کردین اور اپے - کے کو
اور ٹارٹ ٹار - امے - ٹک سے قے کرا دین بعد ازان دو سال کے بچہ کو اِس نسخہ
کا دو ڈرام تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد پلا دین -

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش ۲۰ گرین ۔ سایٹرک اسڈ ۱۲ گرین

انٹی۔موینیل وائین۔ڈیڑہ ڈرام ٭ اپے۔کے۔کوانا وائین ٣٠ یونڈ ٭

سرپ اف لمن اڑہائی ڈرام ٭ پانی اڑہائی آونس ٭ سبکو ملالین ٭

جس مکان مین بچہ ہو اُسکی ہوا گرم اور پانی کی بہاپ کے ذریعہ اُس ہواکو مرطوب ہونا چاہئے اِن ترکیبون سے مرض کا حملہ رک جاسکتا ہے لیکن مرض نہایت شدت سے شروع ہوگیا ہو یا بیمار اُسوقت تمہارے علاج مین آوے کہ جسوقت مرض بخوبی پیدا ہوگیا ہو تو اُس سے زیادہ تیز علاج کی ضرورت ہوتی ہے اُسوقت فصد اور ٹارٹار امے ٹک یہ دو تدبیرین ہین کہ جنپر اعتماد کیا جاسکتا ہے پس اُس حالت مین کہ مرض جب نہایت شدت سے شروع ہو اور چہرہ اور لبین نیلگون ہوگئی ہون اور نبض کمزور نہ ہوگئی ہو اور دم لینے مین نہایت تکلیف ہو تو اچہی طرح جگو۔لر وین سے فصد لین۔اور ٹارٹار امے ٹک کا استعمال بہی خوب کرین کیونکہ تین سال کی عمر کے بچون کا خون بازو کی وین سے بخوبی نہین آتا ہے فصد کا قاعدہ یہ ہے کہ بچہ کی عمر اگر ایک سال سے دو سال تک کی ہو تو ٣۔آونس تک خون نکالنا چاہئے اور ٥ سال سے ١٠ سال تک ٦ آونس نکالنا چاہئے اثر فصد کا اسقدر فوراً ظاہر ہوتا ہے کہ جون جون خون بہتا جاتا ہے سانس لینے کی تکلیف بہی رفع ہوتی جاتی ہے لیکن اگرچہ فصد سے بڑا فائدہ ہوتا ہے پہر بہی بعد فصد کے کسی اور دوا کا استعمال نہ کیا جاوے تو وہ فائدہ بہت دیر تک قائم نہین رہتا اور ٣ یا ٤ گہنٹہ بعد علامتون کو پہر شدت ہو جاتی ہے فصد سے فائدہ نہو یا یہ بیماری کسی کمزور بچہ کو ہو جائے تو بعوض فصد کے ٹرہی۔کیا پر جوکین لگا دین اور جبتک قے ہو ٹارٹار امے ٹک ایک گرین کا آٹہوان حصہ یا چوتہائی گرین یا آدہا گرین دس دس منٹ بعد کہلاتے جاوین اور بعد قے کے بہی اُسی مقدار کو آدہ آدہ گہنٹہ بعد کہلاتے جاوین جبتک مرض کو بخوبی تخفیف نہو جاوے ٭ جس مقدار

سے قے ہوتی ہے اُسکے چند مرتبہ کہلانے سے دوا کا وہ اثر جاتا رہتا ہے پس
اِس صورت مین مقدار دوا کی بڑہانی چاہیے کیونکہ ٹارٹار امٹک سے فائدہ تب
ہی ہوتا ہے جب قے آتی ہے۔ اِس دوا کی ناشتے۔ تنگ مقدار سے اسقدر
فائدہ نہین ہوتا بلکہ مریض اِس سے نڈھال ہو جاتا ہے۔ بعد ۳ یا ۶ گہنٹے کے
ٹارٹار امٹک سے اچہا فائدہ ظہور مین نہ آوے تو پہر جونکین لگا دین یا
اگر مناسب سمجہین تو پہر فصد لین اور ٹارٹار امٹک کے استعمال سے مرضکو تخفیف
ہو جاوے تو اِس دوا کو دیر دیر بعد کہلا وین۔ لیکن اُسکی مقدار کم نہ کرین بلکہ پوری خوراک
قے لانے والی بعوض آدہ گہنٹہ کے ایک ایک یا دو دو گہنٹہ بعد کہلا دین۔ مرض کو
افاقہ ہوتا جاوے تو تین یا چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد کہلا دین ٹارٹار امٹک کے
استعمال سے شدت مرض کی کم ہو جاوے تو کیلو مل کا استعمال شروع کرین
لیکن مرض کے شروع ہی سے مرکیوریئل آئنٹمنٹ کی مالش کر سکتے ہین
یا فلالین کے ٹکڑے پر دو ڈرام مرکیوریئل آئنٹمنٹ بچہا کر بطور پیٹی کے
بچہ کے شکم پر باندہ دین۔ یہ یاد رہے کہ یہ بیماری اسقدر مہلک ہو جاتی ہے کہ پارا
جسکا اثر بہت دیر سے پیدا ہوتا ہے ابتدا مرض مین مفید نہین پڑ سکتا لیکن جب
بیماری کی شدت رفع ہو جاتی ہے تب کیلو مل کے استعمال کرنے سے دو فائدے
متصور ہین ایک تو یہ کہ اِسکے کہانے سے ہوا کی نالیون مین پردہ کاذب نہین بننے
پاتا اور دوسرے یہ کہ پہیپہڑے کا انفلامیشن جو اِس مرض مین پیدا ہو کر اکثر مہلک ہو جاتا
ہے کیلو مل کے کہانے سے نہین ہونے پاتا ۲ برس سے ۵ برس کے بچہ کو آدہی
گرین سے ایک گرین کیلو مل ہمراہ تہوڑے اپی۔کے۔کوانا کے گہنٹہ یا دو دو
گہنٹہ بعد کہلانا چاہیے کبہی کبہی اِسکے درمیان مین ٹارٹار امٹک سے قے
کرانی چاہیے۔ یہ یاد رہے کہ اگر کروپ کی علامتون مین شدت ہو جاوے یا وہ

پھر لوٹ پڑین تو کیا - لو-مل فوراً موقوف کردین اُسکے عوض ٹار-ٹار امے-ٹیک
قے لانے کی مقدار مین استعمال کرین - ایک بڑی بھاری بات شدید قسم کے کروپ
کے علاج مین قابل یاد رکھنے کے یہ ہے کہ ایک ہی بیمار مین کبھی تو یہ مرض نہایت
شدت پکڑ جاتا ہے اور کبھی خفیف ہوجاتا ہے پس بیمار کو عرصہ تک تخفیف رہے
اور پھر دم لینے مین تکلیف ہوجائے تو اس سے ہرگز ایسا قیاس کرنا چاہئے کہ بچہ کی
حالت ابتر ہوگئی ہے - پس علاج زیادہ تیزی سے کرنا چاہئے کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ
شاید وہ تنگی نفس کی تشنج کے باعث پیدا ہوئی ہو کہ جو بلا کسی تیز علاج کے بچہ کو
صرف آب گرم مین غوطہ دلانے سے فوراً رفع ہوسکتی ہے *

ہر مریض مین کیا - لو-مل کے استعمال کرنے کی ضرورت نہین پڑتی کیونکہ عین ابتدا مین اس
بیماری کا علاج مناسب طور پر تیزی سے کیا جائے تو چند گھنٹہ مین اسکی ساری علامتیں
رفع ہوجا سکتی ہین اُن صورتون مین کہ جب لا-رنگس کے ساری علامات خوفناک رفع
ہوجاوین اور تیسو بھی بچہ اسیطور پر دم لیتا رہے کہ جسطور پر یہ مرض کے ہونے سے لیتا تھا
اور تھوڑا بہت کھانستا بھی ہو تو اسحالت مین حلق پر ٹنکچر آف آیوڈین لگانے سے بھی بہت فائدہ
ہوتا ہے لیکن فرض کرو کہ بیمار ہمارے علاج مین اُسوقت آوے کہ جب بیماری بڑھ گئی
ہو تو اُسحالت مین وہ علاج راست نہین آسکتا جو ابتدا مرض مین مفید پڑتا ہے مثلاً
جب دیکھین کہ ٹار-ٹار امے-ٹک کے کھانے سے قے نہین ہوتی یا کھلاتے ہی بلا کوشش
کے یہ دوا خارج ہوجاتی ہے اور جو شے بچہ اُسوقت اُگل دے اُسمین اگر بلغم یا پردہ کا ذرہ
کے ٹکڑے موجود ہون اور جسم کی حرارت غریزی کم ہوتی جاوے - لبین زیادہ نیلگون
ہوجاوین نبض کمزور اور جلد جلد چلنے لگے اور نوبت ضیق کی بدستور شدید ہے اور تنفس
کی آواز خرانٹے کی نہ ہو بلکہ باریک جھنجھنے کی آواز کے طور پر تو ان علامتون سے یہ
معلوم کرنا چاہئے کہ اب ٹار-ٹار امے-ٹک کے استعمال کرنے کا موقع گزر گیا

اسوقت علاج کو فوراً بدل دینا چاہیے اگرچہ مریض کی زیست کی اُمید اسحالت
مین بہت کم ہوتی ہے پہر بہی آب گرم مین رائی ملا کر اُسمین چند منٹ بچہ کو رکہین اور
فوراً سلفٹ اف کاپر کہلا کر قے کراوین کیونکہ یہ دوا قے کی نہایت سریع التاثیر
ہے یا بعوض اُسکے شہد یا شیرہ مین زیادہ مقدار پہٹکری کی ملا کر ۱ یا ۵ منٹ
بعد جبتک کہلکر قے نہولے پلاتے جاوین سلفٹ اف کاپر سے قے کرانی منظور
ہو تو چوتہائی یا آدہی گرین پانی مین حل کر کے پاؤ پاؤ گہنٹہ بعد پلاتے جاوین جب
دیکہین کہ قے نہین ہوتی اور بچہ نڈہال ہوا جاتا ہے تو پہر قے کی دوا نہ دینی چاہیئے
بلکہ اسحالت مین نسخہ ذیل کا استعمال بعد دو دو گہنٹہ کے کرتے جاوین ؛

نسخہ۔ ڈی۔کاکشن۔سی نیکا ۲ آونس ۵ ڈرام + کاربونٹ اف ایمو۔نیا
۸۔ گرین + ٹنکچر اف اسکوئیل۔ ۱۶ بوند + سرپ اف ٹو۔لو ۳ ڈرام + سکوملا لین ؛
خوراک۔ ۳ ڈرام + یہ نسخہ ۲ برس سے ۳ برس کے بچہ کے لئے موزون ہے۔

علاوہ اس دوا کے بچہ کی طاقت غذا مقوی سے قائم رکہین۔ جب مرض اس درجہ کو پہنچ
جاتا ہے تب اگرچہ اُمید زیست کی بہت ہی کم ہوتی ہے پہر بہی ایک اور دوا کا استعمال
کر سکتے ہین یعنے کیا۔لو۔مل مثلاً دو برس سے تین برس تک کے بچہ کو اگر اسہال اسبات
کا مانع نہو ایک گرین کیا۔لو۔مل گہنٹہ گہنٹہ بعد کہلاوین اور راؤنیز دو دو گہنٹہ بعد ایک
ڈرام تینز مر۔کیو۔ریئل آینٹ۔منٹ کی مالش کرین۔ اسہال موجود ہو تو کم یا بالکل
نہ کہلاوین۔ اس بیماری مین ادویات کاونٹر۔اری۔ٹے۔شن کے استعمال کرنے کا
یہ قاعدہ ہے کہ جب شدت اس مرض کی انٹی۔فلو۔جس۔ٹک دوا سے رُک جاوے
اُسوقت اسٹرنم ہڈی کے اوپر پلسٹر لگانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے لیکن جب مرض
بڑہ جاوے اور پچہلے علاجات سے نہ رُک سکے اُسوقت اسٹرنم ہڈی پر پلسٹر لگانے
سے کچہہ فائدہ نہین ہوتا بلکہ اسصورت مین ایک بڑا سا پلسٹر سارے گلو پر لگا دینے سے

ضیق النفس کی بیماری کو اکثر تخفیف ہو جاتی ہے - اور بچہ دم آسانی سے لیتا ہے -
اور کھانسی کے ہمراہ بلغم بھی اخراج پاتا ہے کہ جو بات پہلے نہین ہوئی تھی پس اسبات کو
یاد رکھین کہ جب فصد کے لینے یا جونک کے لگانے یا ٹارٹار امٹک کے کھلانے سے
دو گھنٹہ کے اندر صورت افاقہ کی نظر نہ آوے تب گلو پر بلسٹر لگا سکتے ہین -
لیکن جب یہ دیکھین کہ کسی علاج سے فائدہ نہین ہوتا اور دم لینے مین نہایت تکلیف
ہوتی ہے اُسوقت ٹریکیاٹمی کا اپریشن کر سکتے ہین کہ جسکے کرنے کی ترکیب علم جراحی
کے درسون مین بتلائی جاتی ہے ⁂

اشارہ - بعض طبیب اِس مرض مین فصد لینے اور جونکین لگانے اور ٹارٹار امٹک
اور کیلومل کا استعمال کرنا بالکل منع کرتے ہین کہتے ہین کہ اِس علاج سے ضعف
پیدا ہوتا ہے اور بچہ کمزور ہو جاتا ہے - میرا تجربہ انکی راے کے خلاف ہے - فرض
کیا کہ اوپر کی تدبیر سے ضعف پیدا ہوتا ہے - پھر کیا - جب ہم جانتے ہین کہ یہ بیماری
اشد درجہ کی مہلک ہے تو ہم ضعف کا خیال رکھین کہ مریض کی جان کا - کیونکہ بارہا ہم
نے دیکھا ہے کہ اوپر کے طریقہ علاج سے اگر ابتدا سے ساتھ تندہی کے کیا جاوے تو
اکثر فائدہ ہوتا ہے - ضعف کا تدارک آسان ہے - پیچھے بھی کیا جا سکتا ہے لیکن ہوا
کی نالی کا کھول جو لمف کے پردہ کاذب سے تنگ ہو گیا ہے اور سانس کے لینے اور
چھوڑنے مین مزاحمت کرتا ہے اُسکو کھولنا مقدم سمجھنا چاہئے - یہ بیماری ایسی جلد
مہلک ہو جاتی ہے کہ طبیب کو اگر مگر کرنے کا موقع نہین ملتا - فوراً ایسا علاج کرنا
چاہئے جس سے انفلامیشن بڑھنے نہ پاوے اور لمف پیدا نہونا پاوے جس سے ہوا کی
نالی کا منفذ تنگ ہو جاتا ہے اور بیمار فوراً دم بند ہو کر مر جاتا ہے ⁂ ہان اتنا ہم کہتے
ہین کہ ہر موقع مین فصد نہ لینی چاہئے - جونکین لگانی کافی ہین - لیکن ٹارٹار امٹک
کا استعمال ضرور کرنا چاہئے جس ترکیب سے اوپر بتلایا گیا ہے اِس سے انفلامیشن کو

تخفیف ہوجاتی ہے - اور چونکہ قے بھی ہوتی ہے تو بذریعہ قے کے لمف کا کاذب پردہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج ہوجاتا ہے اور مریض سانس کھلکر لیتا ہے ÷

چہارم لے - رن جس مَس اسٹرائی - ڈیولس

اس بیماری کو فالس (یعنے کاذب) کروپ بھی کہتے ہین بمقابلہ ٹرو - کروپ کے جس کا بیان اوپر ہولیا ہے ÷

علامات - دم کشی کی آواز زاغ کے چیخنے کی سی ہوتی ہے کہ جو دفعتاً اور اکثر خواب سے جاگنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے اُسمین کھانسی نہین ہوتی - تھوڑے عرصہ کے لئے بچہ کو دم لینے کی تکلیف اور کمال بے چینی ہوتی ہے آخر کار رفع ہوجاتی ہے اُسوقت مریض کی سانس کے ساتھ زاغ کے چیخنے کی آواز کے طور ایک آواز نکلتی ہے جب گلے کا تشنج کم ہوجاتا ہے تب بیمار جلد جلد اور تکلیف سے دم لیتا ہے اور پھر دم کشی کیوقت زاغ کے چیخنے کی سی آواز نکلتی ہے - اور جسوقت بیمار دم کھینچتا ہے اُسوقت سینہ کی ہڈی خم کھاکر دب جاتی ہے اور دم چھوڑنے کیوقت اُٹھ آتی ہے چہرہ بیمار کا نیلگون اور آنکھین پتھرا جاتی ہین بعد ازان کن وَلشن ہوتا ہے - ہاتھ کے انگوٹھے ہتھیلی کیطرف مڑجاتے ہین اور ہاتھ اور پاؤن کی اُنگلیان بھی مڑجاتی ہین اور کلائی اور ٹخنے کا جوڑ زور سے خم کھاجاتا ہے جب بیماری حالت ردی کو پہونچ جاتی ہے تب مریض دم بند ہوکر مرجاتا ہے یا بچہ تھک کر اپنی دائی کے آغوش مین گر پڑتا ہے ÷

ماہیت - جب فم معدہ یا امعا مین خراش ہوتی ہے تو اثر اُس خراش کا بذریعہ انفیرییر ڈی - گرنٹ لے - رن - جی - ال نروکے لے - رنگس کے عضلون پر ہوتا ہے یا جب برانکیل اور پھر - وائی - کل - گلنڈ مین بیماری ہوتی ہے تب

ہمبو-گیاسٹرک نرو یا اُسکی برینچز سے - رن - جی - ال شاخون مین خراش ہوتی ہے ٭

اسباب پری-ڈسپو-زنگ - عہد طفلی - پیدایش سے لیکر تین برس کی عمر اسکرا-فیو-لس مزاج ٭

اکسائیٹنگ کاز - خراش امعا - شکم مین کرم کا ہونا - گلو یا برانکیل غددون کا بڑہ جانا ٭

تشخیص - اس مرض کو ٹرو-کروپ کی بیماری سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ اس بیماری مین ایسا ہوتا ہے کہ مرض کی نوبت دفعتاً پیدا ہوکر فوراً رفع ہوجاتی ہے اور مابین نوبتون کے دم آسانی سے لیا جاتا ہے اس مرض مین نتو بخار اور نہ زکام کے علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے اصل کروپ مین ہوا کرتا ہے ٭ یہ مرض تشنجی ہے ٹرو-کروپ انفلامیشن کی بیماری ہے ٭

علاج نوبت کیوقت کا - بیمار کو آب گرم مین بٹھاوین - سر و چہرہ پر آب سرد چھڑکین - امو-نیا کی ہوا سنگھاوین - مریضکو کھلی ہوا مین رکھین جب کسی سے کچھ فائدہ نہو تب ٹرال ٹری-کیا-ٹمی کا کرین ٭

علاج وقفہ کے ایام کا - اُسوقت کا علاج مسہلات مقویات اور دافع تشنج ادویات سے کرتے ہین مثلاً مریضکو کاڈ-لیور-آئیل پلاوین - مرکبات فولاد کا استعمال کرین یا اس نسخہ کو کام مین لاوین -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف بلا-ڈونا ½ گرین ٭ برو-مائیڈ اف پوٹا-سیم ۲-گرین ٭ پانی ۲ ڈرام ٭ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور دن مین تین یا چار دفعہ پلاوین ٭ تبدیل آب و ہوا کراوین اور غذا سریع الہضم دین ٭

مقالہ چہارم

برانکیل ٹیوب اور پارسیلس کے بیماریان

اول برانکائیٹس

برانکیل ٹیوب کے میو-کس ممبرین کے انفلامیشن کو برانکائی-ٹس کہتے ہین یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے - ایک اکیوٹ یعنی حادہ - دوسری کرانک یعنی مزمن ٭

اول اکیوٹ برانکائی ٹس

اسباب - پری-ڈسپو-زنگ کازہ - چھوٹی اور بڑی عمر وہ عادات جن سے کمزوری پیدا ہو - کمزوری چاہے کسی اور سبب سے پیدا ہو - ان امراض کا ہونا جیسے ری-کیٹس ٭ گاوٹ ٭ مزمن شش کی بیماریان اور پہلے کبھی برانکائی-ٹس کا ہو جانا ٭ دل کی بیماریان یا کوئی اور حالتین جنمین ہوا کی نالیون کی رگین خون سے پُر ہو جاوین ٭ سرد یا مرطوب آب ہوا موسم ٭ ایسے پیشے جنمین خواہ نخواہ سردی مین باہر جانا پڑتا ہے ٭ ایسی ہوا مین دم لینا جسمین خراش پیدا کرنیوالے اجزا موجود ہون ٭ بڑے شہرون کے ایسے گلی کوچون مین بود و باش کرنا جو بلحاظ صحت کے خراب ہون ٭

اکسائیٹنگ کازہ - جب سردی لگ جاتی ہے تب یہ بیماری اکثر پیدا ہوتی ہے مثلاً بارش مین بھیگنے یا سردی مین باہر نکل جانے سے یا پسینہ کیحالت مین سرد ہوا کے لگ جانے سے بھیگے کپڑون کے پہننے یا سیلی ہوئی جگہہ پر سونے سے ٭ ہوا کی نالیون کے خاص میو-کس پردہ پر جب کسی قسم کی خراش کا اثر ہوتا ہے تب بھی

یہ بیماری ہوجاتی ہے مثلاً گرم یا سرد ہوا کا سونگھنا یا تیز گیاس ہواؤن مین دم لینا یا جس ہوا مین خاک دہول یا روئی یا پشم کے ریشے ہون یا لوہا یا پیتل کے ذرات ہون اسمین دم لینا * اِن نالیون مین خون یا پیپ یا ٹیوبرکل یا کنسر کا ہونا * خون جب متعدی بخارون مین زہریلا ہوجاتا ہے تب بہی برانکائی ۔ ٹس کی بیماری ہوجاتی ہے خاصکر ٹائی ۔ فائیڈ فیور اور مے ۔ زلس مین اور گاوٹ یا رو ۔ ماٹیزم اور آتشک مین اور جب کوئی جلدی بیماری دفعتاً گم ہوجاتی ہے اور جب کوئی رطوبت عرصہ سے جاری ہو اور وہ بند ہوجاوے * بعض دواؤن کے استعمال کے اثنا مین بہی یہ مرض ہوجاتا ہے جیسے آیو ۔ ڈین * بعض دفعہ برانکائی ۔ ٹس کی بیماری وبائی بہی ہوجاتی ہے جیسے اِن ۔ فلو ۔ اِن ۔ زا مین ہوا کرتا ہے *

ماہیت ۔ ہوا کی نالیون کے اندر کا میو ۔ کس پردہ متورم ہوجاتا ہے اور پہولکر موٹا اور ڈہیلا بہی ہوجاتا ہے * پردہ مذکور پہلے تو خشک ہوتا ہے مگر تہوڑے ہی عرصہ بعد اس سے بکثرت بلغم پیدا ہونے لگتا ہے اور جون جون بیماری کا دورہ جاری رہتا ہے بلغم مذکور کی خاصیت بدلتی جاتی ہے ۔ مثلاً ابتدا مین صاف کفدار بلغم اخراج پاتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد بلغم مذکور مٹیلا یا پیپ کی شکل کا نکلتا ہے * میو ۔ کس پردہ اکثر چہیلا ہوا اور بعض اوقات اسمین خفیف زخم بہی پڑجاتے ہین اور گاہے گاہے ہوا کی نالیون مین خون بہی پایا جاتا ہے *

عارضات ۔ برانکائی ۔ ٹس کی بیماری مین شش مین اجتماع خون کا پایا جاسکتا ہی یا شش مین اڈیما ہوجاسکتا ہے اور شش کا کوئی خاص حصہ یا بہت سا حصہ سکڑکر دب جاسکتا ہے * ام ۔ فائی ۔ سی ۔ ما کی بیماری ہوسکتی ہے گاہے گاہے نیو ۔ مونیا کا مرض بہی لاحق ہوجاسکتا ہے اور پلو ۔ ری ۔ سی بہی ہوجاسکتی ہے * اس بیماری مین وریدین خون سیاہ سے پُر بہی ہوجاسکتی ہین *

علامات - ایکیوٹ برانکائی-ٹِس کی بیماری کی علامتین دو حصون مین
منقسم ہوسکتی ہین - اوّل علامتین اُس قسم کے مرض کی جو بڑی بڑی اور متوسط مقدار
کی ہوا کی نالیون مین ہوجاتا ہے * دوم یہ کہ جب یہ مرض نہایت باریک باریک
ہوا کی نالیون مین ہوجاتا ہے اور جسکو اصطلاح مین کے-پے-لے-ری برانکائی ٹِس
کہتے ہین - یس -

اوّل علامات اُس قسم کی ایکیوٹ برانکائی-ٹِس کی جو بڑی بڑی اور متوسط
مقدار کی ہوا کی نالیون مین ہوجاتا ہے - جب یہ مرض سردی کے سبب سے
ہوجاتا ہے تب ایسین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین - گلا دُکہتا ہے اور آواز بھی
کسیقدر بہاری ہوجاتی ہے - کبہی تو سردی لگتی اور کبہی بدن گرم ہوجاتا ہے - سارا
بدن ٹوٹنے لگتا ہے اور کمزوری معلوم ہوتی ہے - زبان میلی ہوکر جاتی رہتی ہے اور
قبض ہوجاتا ہے - گاہے گاہے قدرے ہذیان بہی ہوجاتا ہے اور جب یہ مرض نہایت
ننہے یا کمزور بچونکو ہوجاتا ہے تب کن-ول-شن بہی ہوجا سکتا ہے - ایک علامت خاصہ
(لو-کل سم-ٹم) دوسری علامات عامہ (جے-نے-رل سم-ٹم) *

اوّل علامات خاصہ - سینہ کے سامنے مگر خاصکر اسٹر-نم ہڈی کے اوپر کے حصہ
کے پیچھے اور مے-ڈیو-ایری-ام کے اوپر کے نشیب مین گرمی جلن خراش اور خارش
محسوس ہوتی ہے یا تہوڑا بہت درد معلوم ہوتا ہے - اِن علامتون کو دم کہینچتے وقت
شدت ہوتی ہے - کہانستے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سینہ چِرا جاتا ہے - کہانسنے
کے سبب سے عضلات مین خاصکر سینہ کی دونو جانب اور نیچے درد ہوتا ہے اور اگرچہ
دم لینے مین کسیقدر تکلیف معلوم ہوتی ہے مگر ضیق نہین ہوتی * کہانسی ہوتی ہے
بعضدفعہ نوبت بنوبت مگر اکثر خاصکر سوتے وقت یا صبح کو اٹھتے وقت کہانسی
اس شدت سے چڑہتی ہے کہ بے اختیار ہوتی رہتی ہے - اب بلغم جلد خارج ہونے

لگتا ہے مثلاً پہلے تو صاف رقیق اور کفدار بلغم آتا ہے بعد ازان مقدار اسکی زیادہ
ہوجاتی ہے اور شکل اسکی پیپ کیسی اور تہوڑا بہت مکدر اور لیسدار اور اس مین کف
نہین ہوتا - بعضدفعہ بلغم اسقدر لیسدار اور چپچپا ہوتا ہے کہ اسکی تار بندہ جاتی
ہے اور بعضدفعہ بلغم کے علقے بہی خارج ہوتے ہین - گاہے گاہے بلغم مین خون کی دہاریان
بہی ہوتی ہین ٭

علامات عامہ - برانکائی - ٹس کی بیماری کچہہ بہی وسیع ہو توکسیقدر بخار
ہوتا ہے لیکن بہت زیادہ نہین ٭ بیمار اکثر کمزور اور پژمردہ ہوجاتا ہے ٭

دوم علامات کے پے - لے - ری برانکائی - ٹس کے

اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرض بڑی بڑی ہوائی نالیون سے کے - پے - لے - ری
برانکیل - ٹیوب مین گزر جاتا ہے اور گاہے دونو قسم کی نالیون مین بیماری ایک ہی
دفعہ شروع ہوجاتی ہے - بعض اوقات پہلے ہی کے - پے - لے - ری برانکیل ٹیوب ہی
مین یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اسوقت ابتدا مین لرزہ ہوکر درد سر ہوتا ہے اور قے
ہونے لگتی ہے ٭ اس قسم کے مرض مین بجز کہانسی کے سبب گوشت مین درد ہونے کے
جو اکثر شدید ہوتا ہے کوئی اور درد بہت کم یا بالکل نہین ہوتا ٭ دم اکثر تکلیف سے
لیا جاتا ہے اور اسقدر جلد جلد کہ عرصہ ایک منٹ کے اندر پچاس بلکہ اس سے
بہی زیادہ مرتبہ دم لیا جاتا ہے اس سانس کی حرکت سے وہی - زنگ کی آواز آتی ہے
جب بیماری شدید ہوتی ہے تب ضیق کی علامتین پیدا ہوتی ہین - یا تو نوبت بنوبت
یا برابر ہوتی رہتی ہے - کہانسی بار بار اور نہایت شدت سے ہوتی ہے یہانتک
کہ کہانستے وقت بیمار اٹھ بیٹھتا ہے یا اپنے کو سامنے کی طرف جہکا دیتا ہے اور
پسلیون کو پکڑ کر زور زور سے کہانستا ہے ٭ بلغم مشکل سے خارج ہوتا ہے مگر جب

آتا ہے تب بکثرت اور لیسدار اور چیچپا آتا ہے ÷ اس قسم کے مرض مین علامات
عامہ بشدت پیدا ہوتی ہین چنانچہ بخار شدت سے ہوتا ہے اور جسم کی حرارت ۱۰۳
یا اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے اور بیمار یہانتک کہ نہایت کمزور ہوجاتا ہے۔ پیشاب
مین بعض دفعہ قدرے البیومن اور بلا ے نام شکر بھی پائی جاتی ہے ٭ جون جون بیماری
بڑھتی جاتی ہے دم لینے کی تکلیف زیادہ ہوتی جاتی ہے اور وریدون مین اجتماع خون
کا ہوتا جاتا ہے۔ کہانسی کم ہوتی جاتی ہے۔ دم گہرا نہین لیا جاسکتا اور دم چھوڑنے
کی ہوا سرد نکلتی ہے اور بعض دفعہ علامات ردیہ ظاہر ہوجاتی ہین ÷
واضح ہو کہ برانکائی۔ٹس کی بیماری گو کیسی ہی خفیف ہو خون کے ناقص طور پر صاف
ہونے سے جو جو خرابیان پیدا ہوتی ہین وہ بچون مین خاصکر جب وہ کمزور اور
اسکرا۔فیو۔لس کے مزاج کے ہوتے ہین نہایت جلد پیدا ہوتی ہین کیونکہ بچہ کہانسکر
بلغم خارج نہین کرسکتے بلکہ نگل جاتے ہین۔ جوان تندرست آدمی جب اس مرض مین
مبتلا ہوتے ہین تب اُنکو بہت تکلیف نہین ہوتی ÷ مگر بڑھاپے مین جب یہ
مرض ہوجاتا ہے یا ایسون کو ہوجاتا ہے کسی سبب سے کمزور ہوجاتے ہین تب گو یہ برانکائی۔ٹس
کی بیماری بہت وسیع نہ بھی ہو بخار ردی قسم کا ہوجاتا ہے ٭

فی۔زی۔کل سائینس۔ ششش مین ہوا کے بھرجانے سے سینہ کسیقدر
پھولا ہوا نظر آتا ہے۔ سانس کی حرکتین جلد جلد اور گہری ہوتی ہین اور دم چھوڑنے
کی حرکت بعض دفعہ لمبی ÷ اس مرض مین ششش کے اندر چونکہ ہوا زیادہ ہوتی ہے تو
ٹھونکنے کی آواز حد سے زیادہ صاف پیدا ہوتی ہے یا گاہی گا ہے ایسا بھی ہوتا ہے
کہ سینہ کے پیندے مین بسبب اسکے کہ وہان بلغم جمع ہوجاتا ہے یا اجتماع خون کا ہوجاتا
ہے یا وہ حصہ بہیڑون کا سکڑ جاتا ہے ٹھونکنے کی آواز کسیقدر ٹھوس پیدا ہوتی ہے
ششش کے اُن حصون سے جہان پر ہوا کی نالیون کا منفذ کہلا ہوتا ہے دم لینے اور چھوڑنے

کی آوازین بلند اور تیز ہوتی ہین لیکن جن حصون کی ہوا کی نالیان بلغم سے پُر ہوتی ہین
وہان سانس کی آواز یا تو کمزور یا بالکل سُنائی نہین دیتی ہین + اِس مرض مین مختلف
قسم کی رانکس کی آوازین بھی سُنائی دیتی ہین - اِنکا پیدا ہونا کئی باتون پر منحصر
ہے چنانچہ ہوا کی نالیون کے سکڑ جانے پر - اِنکے خشک ہونے یا اِنکے اندر جو بلغم ہوتا
ہے اُسکی مقدار پر - غرض بوجوہات مذکورۂ بالا کے سبب اِن قسمون کی رانکس کی
آوازین مسموع ہوسکتی ہین مثلاً سو - نو - رَش + سے - بے - لنٹ + میو - کس اور
سب - کری - پے - ٹنٹ + یہ آوازین سینہ کے مختلف حصون مین سُنائی دیتی
ہین + پہلے پہل تو رانکس کی خشک آوازین خاصکر سُنائی دیتی ہین اور مرطوب آوازین
خاصکر شش کے بیندون پر مسموع ہوتی ہین - مگر جب ہوا کی نالیون مین بلغم بکثرت
جمع ہوجاتا ہے اُسوقت رانکس کی آوازین ایسی بلند ہوتی ہین کہ دور سے سُنائی
دیتی ہین + رانکس کی آوازون کا بیان اِس فصل کے ابتدا مین کیا گیا ہے جسکو دیکھو
مدت مرض کی - مرض کی شدت کے بموجب برانکائی - ٹس کی بیماری تین
یا چار دن تک رہتی ہے مگر کبھی دو دو اور تین تین ہفتون بلکہ اِس سے بھی زیادہ
عرصہ تک جاری رہتی ہے + کے - پے - لے - ری برانکائی - ٹس اکثر چھٹے سے
بارھوین دن کے اندر مُہلک ہوجاتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ بنسبت جوانون کے بچے
جلد مر جاتے ہین + اِسی بیماری مین اسبات کا ہمیشہ اندیشہ ہوتا ہے کہ انفلامیشن
پھر عود نہ کر جائے اور پھیل بھی نہ جائے +

انجام - اِس مرض سے یا تو شفا ہوجاتی ہے یا کہانسی عرصہ تک جاری رہ سکتی ہے
اور بیمار دم بند ہو کر یا کمزور ہو کر مر بھی جا سکتا ہے + گاہے گاہے یہ مرض مزمن
بھی ہوجاتا ہے +

نتائج - ام - فای - سی - ما کی بیماری + شش کا بگڑ جانا + بچون کے سینہ کا

بدّ دول ہوجانا + ایکیوٹ یا کرانک تھائی سیسش +
علاج - اس مرض کا علاج عین ابتدا سے کرنا چاہیے خاصکر جبکہ یہ اس مین مبتلا ہون - سردی سے بچنا چاہیے - بارش مین نہ بھیگنا چاہیے - دم لینے کی تکلیف زیادہ ہو تو آب گرم کا بخار سُنگھائین اور عرق لانے کے لئے یہ نسخہ کام مین لاوین -
النسخہ انٹی - موٗنی - ال پاؤڈر ۲ گرین + ڈو - ورش پاؤڈر ۳ - گرین + نائٹر ۵ - گرین + سبکو ملا کر ایک پڑیہ بنا وین اور تین تین گھنٹہ بعد کھلا وین + مناسب سمجھین تو عین شروع مرض مین قے کرا دین + سینہ پر رائی کی پٹی لگا دین +
ان تدبیرون سے بیماری رفع ہو تو مطالب علاج کے یہ ہونے چاہئین کہ جسقدر جلد ہوسکے انفلامیشن کو روکین - ہوا کی نالیان بلغم سے پُر ہون تو ایسی تدبیر کرین جس سے بلغم خارج ہو - اور بلغم اگر زیادہ خارج ہو تو اُسکو کم کرین - کھانسی کو روکین - ہوا کی نالیون مین تشنج ہو تو اُسکو روکین - مریض کے جسمی حالات کا تدارک کرین - کمزور ہوگیا ہو تو اُسکی طاقت قائم کرین - دم لینے کی تکلیف ہو یا بخار زیادہ ہو تو اسکا علاج کرین - دیگر بیماریان عارض ہوجاوین تو اُنکا تدارک کرین + پس تاکہ انفلامیشن رفع ہو سینہ پر جونکین لگا وین اور ٹارٹار امٹک کا استعمال کرین اور اکو - نائیٹ اور ڈی - جے - لے ڈیش کا بھی استعمال کرسکتے ہین - برانکائی - ٹس بہت شدید ہو اور مریض طاقتور اور بہت بڈہا نہو تو مرض کے ابتدا مین ٹارٹار امٹک کا استعمال نہایت مناسب ہے + دوسرے تین مطالب حاصل کرنے کے لئے ادویات ایکس - پک - ٹو - رنٹ کام مین لاوین + چنانچہ
النسخہ - وائنم - ییے - کک ۵ اقطرے + وائنم - انٹی - مونیائی ۱ اقطرے + کلیا وَنڈ ٹنکچر آف کمفر ۲ قطرے + عرق سونف - ایک آونس + سبکو ملا کر چار چار گھنٹہ بعد پلا وین + بعد کچھہ عرصہ کے اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - کار - بونٹ آف امو - نیا ۲۰ گرین * اسپرٹ آف ایتھر ۳ - ڈرام *
ٹنکچر آف اسکوئیل - ۲ ڈرام * کنباونڈ ٹنکچر آف کمفر ۲ سے ۴ ڈرام تک *
کنباونڈ ٹنکچر آف لاونڈر - ۲ ڈرام * انفیوژن آف سے - نی - گا - ۸ آونس *
سبکو ملا کر مقدار ایک آونس کے چار چار گھنٹہ بعد پلاوین * اور یہ نسخہ بچون کی برانکائیٹس
مین کہ جب بیماری کچھہ عرصہ کی ہوجاوے مفید ہے لینے

نسخہ - کار - بونٹ آف امو - نیا ۲ اگرین * وائیم - اپے - کگ ۴۰ قطرے *
ٹنکچر آف سے - نی - گا ۲ ڈرام * سرپ آف ٹو - لو ۳ ڈرام * پانی ۳ آونس *
سبکو ملا کر مقدار دو ڈرام کے دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلاوین * بڈھون کی برانکائیٹس
مین یہ نسخہ اچھا ہے -

نسخہ - ٹنکچر آف اسکوئیل ۲ ڈرام * لی - کوئیڈ ایکسٹراکٹ اف او - پیم ۲۰ سے
۳۰ قطرے تک * سرپ اف ٹو - لو ۲ ڈرام * امونیائیک مکسچر ۲ آونس *
سبکو ملا کر اس عرق کا چھٹا حصہ دن مین تین دفعہ پلاوین * ہوا کی نالیون کے تشنج کے
سبب دم لینے مین تکلیف ہو تو بطور انٹ - ٹس - پاز - موڈک یہ نسخہ مفید ہے -

نسخہ - ایتھرایل ٹنکچر اف لو - بے - لیا ۳ ڈرام * سرپ آف پا - پیز ۲ ڈرام *
ٹنکچر اف ہم - لاک فروٹ ۲ سے ۴ ڈرام تک * آمنڈ مکسچر ۶ - آونس *
سبکو ملا کر اسکا چھٹا حصہ چار چار گھنٹہ بعد پلاوین * ہوا کی نالیان بلغم سے بہری ہون اور بلغم خارج
ہوتا ہو تو ادویات نار - کاٹک خاصکر افیون نہ دینی چاہئے - بیمار کو اس قدر جہت سے لٹاوین
کہ پہر اسکا اوپر رہے بار بار کھانسنے کی تاکید کرین * اور کسی ایک وقت مین عرصہ دراز
تک سونے نہ دین خاصکر بچون مین ان باتون کی تاکید ضرور کرنی چاہئے * یہ معلوم
ہوجائے کہ ہوا کی نالیون مین بلغم بہرا ہوا ہے تو فورا قے کراوین چنانچہ ہر ایمیٹک نسخے
مفید ہین -

نسخہ ٹارٹار اسے ٹک ایک گرین + ایپی کاک پاؤڈر ۲۰ گرین + ایک
پڑیہ بنا کر بیمار کو کہلادین + بچہ ہو تو وائینم ایپی کاک ایک ڈرام + کسی شربت مین ملا کر
ہائیڈرو کلورٹ اف اپو مارفیا ایک گرین کا چہٹا حصہ کہلا دین یا ایک گرین
کے دسوین حصہ کی پچکاری جلد کے اندر کرین - اس سے بہت جلد قے آجاتی ہے
اور سلفٹ اف کاپر ۱ گرین تین آونس پانی مین حل کر کے یا سلفٹ اف زنک
۳ سے ۴۰ گرین تک ۳ آونس پانی مین حل کر کے پلانے سے بہی کہلکر قے آجاتی ہے

اس بیماری مین علاج خارجی کی بہی اکثر ضرورت پڑتی ہے مثلاً سینہ پر رائی
کی پٹیان بار بار لگاوین یا ٹرپن ٹائن فومن ٹے شن کرین یا گرم گرم
السی کے پولٹس لگاوین + بعد رفع ہوجانے شدید علامتون کے سینہ پر بلسٹر بہی
لگا سکتے ہین + تنگی نفس کی زیادہ ہو یا سینہ گہٹا ہوا معلوم ہو تو خوب طرح خشک
کپنگ کرین + بیمار کمزور ہو یا اسکے جسم مین ری کٹس یا اسکرا فیو لا کا مادہ یا
گاوٹ موجود ہو تو ایسا علاج ہرگز نہ کرین جس سے بیمار کمزور ہو جائے +
برانکائی ٹس کی بیماری مین بچون کو ایپی کاک سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اور بڈہون
کو کاربونٹ اف امونیا سے +

دوم کرانک برانکائی ٹس

اسباب - اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اکیوٹ برانکائی ٹس کے بعد کرانک
برانکائی ٹس ہوجاتا ہے مگر گاہے گاہے ابتدا ہی سے کرانک برانکائی ٹس شروع
ہوجاتا ہے + اور اکثر اوقات کرانک برانکائی ٹس گاوٹ کی بیماری مین بہی ہو سکتا
ہے اور پہیپڑون کی مزمن بیماریون مین اور دل کی ان بیماریون مین بہی شامل ہوجاتی
ہے جنمین شش کے اندر اجتماع خون کا ہوجاتا ہے اور خرانٹ شرابیون کو بہی یہ بیماری

اکثر ہوجاتی ہے اور تیز اشیا کے سونگہنے سے بہی یہ مرض ہوجاتا ہے ٭ اگرچہ یہ مرض
بڈہون کو اکثر ہوجاتا ہے مگر گاہے گاہے بچے بہی اسمین مبتلا ہوجاتے ہین ٭

ماہیت تشریحی - جب یہ مرض عرصہ کا ہوجاتا ہے تب ہوا کی نالیون مین نہایت درجہ کے تغیرات پیدا ہوجاتے ہین چنانچہ انکے اندر کے میوکس پردہ کا رنگ سیاہی مایل ہوجاتا ہے اور اسکی عروق شعریہ پہیل پہول کر مثل کیچوے کے بلدار ہوجاتے ہین ٭ پردہ مذکور کی ساخت موٹی ہوکر سخت ہوجاتی ہے - نالیان سکڑ جاتی ہین - انکی لچک جاتی رہتی ہے - اور انکے اندر گوشت کے ریشے بڑہ کر موٹے ہوجاتے ہین رہائی - پر - ٹرو - فی) اخیر مین انکی کریان حالت ابتری مین (ڈی جی - نے - ریشن) اگرچہ چند کے مادہ مین بدل جاسکتے ہین ٭ چہوٹی چہوٹی ہوا کی نالیون کا منفذ تنگ ہوجاتا یا مسدود ہوجاتا ہے اور بڑی نالیان اکثر پہیلجاتی ہین ٭ میوکس پردہ کی سطح اونچی نیچی اور اکثر چہلی ہوئی ہوتی ہے اور بعضدفعہ چہوٹے چہوٹے زخم بہی پایے جاتے ہین ٭

اول کرانک برانکائی ٹس جو عام طور پر دیکہنے مین آتی ہے - اِس قسم کی بیماری سردی کے دنون مین اکثر ہوجایا کرتی ہے تب اِسکو ون - ٹر کاف کہتے ہین لیکن کچہہ عرصہ بعد مستقل طور پر مستحکم ہوجاتی ہے اور زمستان اور بارش کے موسم مین شدت پکڑتی ہے - اِسمین ایسا ہوتا ہے کہ سینہ کی ہڈی کے پیچہے کسیقدر خراش یا لپلپی معلوم ہوتی ہے اور کہانستے وقت ان دونو علامتون کو شدت ہوجاتی ہے - جبتک بیماری سخت ہوتی ہے تب سینہ مین بستگی اور حرکت کرنے سے تنگی نفس کی ہوجاتی ہے بہاری علامت اس بیماری مین کہانسی کی ہے چنانچہ کہانسی نوبت بنوبت بار بار اور نہایت شدت سے اُٹہتی ہے اور نوبتین خاصکر سوتے وقت اور صبح اُٹہتے وقت زیادہ ستاتی ہین - کہانسی کے ساتہہ سُرمئی یا زردی مایل یا سبزی مایل لیسدار بلغم کبہی اُسکا ایک بڑا سا غلفہ اور بعضدفعہ چہوٹے چہوٹے غلفے بکثرت خارج

ہوتے رہتے ہین - گاہے گاہے اِسمین خون کی دہاریان بہی ہوتی ہین + بعض دفعہ بلغم
نہایت متعفن ہوتا ہے اور اِس سے مُردار کی سی سڑی بو آتی ہے + جب کرانک
برانکائی - ٹِس کی بیماری سخت ہوتی ہے تب بیمار نہایت لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے
شام کیوقت قدرے قلیل بخار بہی ہوتا ہے اور رات کیوقت بکثرت پسینہ آتا ہے +
یاد رہے کہ جب یہ علامتین پیدا ہون تب دلمین تہائی سِس کا شک پڑنا چاہئے + دوسری
قسم اِس بیماری کی وہ ہے جسکو کہتے ہین -
ڈرائے - کٹار - ہر قسم بیمارے مین مگر خاصکر گاوٹ اور ام - فائی - سی - ما کے مرضون
مین پائی جاتی ہے یا تیز چیزون کے سونگہنے سے + اِسمین تہوڑی بہت تنگی نفس کی
ہوتی ہے سینہ مین تنگی اور سنگینی معلوم ہوتی ہے اور کہانسی خشک یا اُسکے ساتھ
تہوڑا سا سفید رنگ کا سخت بلغم ہوتا ہے کہانسی نوبت بنوبت بار بار ہوتی رہتی
ہے +
قسم سوم برانکو - ریا - بڈہون کو اِس قسم کی بیماری اکثر ہوجاتی ہے خاصکر
اُنکو جو دل کی بیماریون مین مبتلا ہوتے ہین - اِسمین بلغم اِس کثرت سے آتا ہے کہ
ایک شبانہ روز کے اندر چار بلکہ پانچ پائنٹ تک خارج ہوتا ہے - بلغم رقیق مثل پانی
کے اور شفاف ہوتا ہے یا کسیقدر لیسدار - کہانسی کی نوبت کے بعد تنگی نفس اور دیگر
تکلیفون کو تخفیف ہوجاتی ہے +
پراگ - نو - سِس - جب کرانک برانکائی - ٹِس اچہی طرح مستحکم ہوجاتا ہے تب
شاذ ہی رفع ہوتا ہے - اِس مرض کے بیمارون کی عمر اکثر بہت دراز ہوتی ہے مگر
انکی زندگی بے حظ ہوتی ہے + اِس مرض کے اثنا مین سل اور ام - فائی - سی - ما
کی بیماریان پیدا ہوسکتی ہین +
تشخیص اول - جب ایکوٹ برانکائی - ٹِس کی بیماری بڑی بڑی ہوا کی نالیون

مین ہو جاتی ہے تب آسانی سے پہچانی جا سکتی ہے کیونکہ اسمین رانکس کی آوازین پہلے
تو خشک بعد ازان مرطوب ہو جاتی ہین - سینہ کی ہڈی کے پیچھے خراش ہوتی ہے بلغم
کہ جسمین خون نہین ہوتا ہے پہلے تو صاف اور تب پیپ کی شکل کا آتا ہے اور کسیقدر
بخار بھی ہوتا ہے * جب جوان آدمی کو کے - پے - لے - رہی برانکائی - ٹس ہو جاتا ہے
تب اسکو وسیع نیو - مو - نیا سے فرق کرنا خیلے مشکل ہوتا ہے - مگر ان چند علامات ذیل
پر توجہ کیجاسے تو ان دونو بیماریون مین فرق کرنا چندان مشکل نہین ہے چنانچہ برانکائیٹس
مین پر - کشن کی آواز یا تو صحت کیطرح صاف یا قدرے زیادہ صاف پیدا ہوتی ہے
مگر نیو - مو - نیا مین ٹھوس * برانکائی - ٹس مین رس - لٹے اس - پیو - ٹم نہین خارج
ہوتا اور نہ ٹیو - بیو - لر بری - دنک کی آواز مسموع ہوتی ہے * برانکائی - ٹس مین
جلد اسقدر گرم نہین ہوتی جسقدر نیو - مو - نیا مین ہوتی ہے - اور بہ نسبت نیو - مونیا
کی اِس بیماری مین دم کی تکلیف زیادہ تر ہوتی ہے - جب یہ مرض شروع ہوتا ہے تب
اسمین اسقدر لرزہ نہین ہوتا ہے کہ جسقدر نیو - مو - نیا مین ہوتا ہے مزید برین اِس
مرض مین رس - ٹے اسپیو - ٹم نہین پیدا ہوتا * اِس بیماری اور سل کے مرض مین
جو فرق ہے اسکا ذکر پہلی بیماری کے ساتھ کیا جاویگا *

دوم - کرانک برانکائی - ٹس کو نیو - مو - نیا اور پلو - رہی - سی سے فرق کرنا چاہیے
چنانچہ کرانک برانکائی - ٹس مین بیمار کے تکلم کی آواز ہاتھون کو محسوس ہوتی ہے
(ووکل فری - مے - ٹس) مگر پلو - رہی - سی مین جب پانی پیدا ہو جاتا ہے تب
یہ بات نہین ہوتی ہے اور نیو - مو - نیا مین ٹیو - بیو - لر بری - دنگ کی آواز سنائی
دیتی ہے مگر اِس بیماری مین نہین اور جیسے نیو - مو - نیا مین جلد بہت گرم ہوتی ہے
اور رس - ٹے اسپیو - ٹم پیدا ہوتا ہے ایسے اِس مرض مین نہین ہوتا *
سوم - اُس قسم کی کرانک برانکائی - ٹس کی بیماری مین کہ جسمین ہوا کی نالیان پھیلجاتی

ہین اور سل کے مرض مین یہ فرق ہے کہ سل کی بیماری مین یہ۔ کشن کی ٹہوس آواز اکثر ہنسلی کی ہڈی کے اوپر پیدا ہوتی ہے اور اس مرض مین ہنین مگر یہ آواز پر۔کشن کی سل کی بیماری مین ہنسلی کی ہڈی کے نیچے تک بہی اکثر پہیلجاتی ہے لیکن اس مرض مین نہین سل کی بیماری مین جب غار پیدا ہو جاتی ہین تو اُنکی علامتین اکثر شمش کی نوک پر سُنائی دیتی ہین لیکن پہیلی ہوئی ہوا کی نالیون کی علامتین اکثر نیچے پیدا ہوتی ہین ۔ جب مادہ ٹیوبر۔کل گلجاتا ہے اور وہان غار پڑنیوالا ہوتا ہے تب ہنسلی کی ہڈی کے نیچے کا اقلیم اکثر دب جاتا ہے مگر اس مرض مین یہ بات کم پائی جاتی ہے ۔سل کی بیماری مین مریض اکثر خون تہوکتا ہے اس مرض مین نہین ٭ کمال لاغری ۔ راتون کو کثرت سے پسینہ کا آنا ۔ اسہال کا کثرت سے جاری ہوجانا ۔ یہ سب علامتین سل کی بیماری کی ہین اور اس مرض کی نہین ٭

علاج ۔ کرانک برانکائی۔ٹس کے علاج مین ان باتون کا لحاظ ضرور کرنا چاہئے یعنے دل اور معدہ اور گردون کیحالت کا اور بیمار کی صحت بدنی کا بہی لحاظ رکہنا چاہئے ۔ پس دل کی کوئی بیماری ہو تو ڈی۔ جی۔ ٹے لِس کے پتون کا انفیوژن یا ٹنکچر بہت فائدہ کرتا ہے ۔ مریض کا ہاضمہ درست رکہین اور قبض ہونے دین ٭ گاؤٹ یا درد۔ ماٹیزم یا تہائی۔سس کی بیماری شامل ہو تو اُسکا تدارک کرین ٭ بیماری زیادتی یا کمی خون کی پائی جاوے تو اُسکا مناسب طور پہ علاج کرین ٭ کرانک برانکائی۔ٹس کے اکثر مریضون کو اغذیہ اور ادویہ مقوی سے بڑا فائدہ ہوتا ہے مثلاً کونین اور اسٹرک۔نیا ٭ مرکبات فولاد ٭ ہائی۔پو۔ فاس۔ فائیٹ آف لایم اور کاڈ۔لیور۔ آئیل اور بعض صورتون مین نر۔وائین ٹانک دواؤن سے فائدہ ہوتا ہے جیسے سلفٹ یا اکسائیڈ اف زنک ٭ کرانک برانکائی۔ٹس کے علاج کے مطالب یہ ہونے چاہئین کہ بلغم بکثرت جاری ہونا پاوے ۔ بلغم بدقت خارج

ہو تو ایسی دوا تجویز کریں جس سے آسانی سے نکلتا رہے * کھانسی کو روکیں اور برانکیئل ۔ ٹیوب کے گوشت کے ریشوں کا تشنج رفع کریں *
علاج کا پہلا مطلب کلورائیڈ اف امونیم کے استعمال سے حاصل ہو سکتا ہے یا بال ۔ سم اف کو ۔ پی ۔ وا اور اموناسی ۔ کم اور گیال ۔ بے ۔ نم ۔ سے یا فولاد کے قابض مرکبات سے اور شو ۔ گراف لڈ اور ٹانک اور گیا ۔ لک ایسڈ سے بھی یا آب گرم کی بھاپ میں ٹار یا کریو ۔ زوٹ یا کار ۔ بالک ایسڈ ملا کر سنگھانے سے اور باقی کے جو مطالب ہیں ان نسخوں کے استعمال سے حاصل ہو سکتے ہیں جنکا ذکر اکیوٹ برانکائی ۔ ٹس کے علاج میں اوپر کیا گیا ہے *
ہوا کی نالیوں میں بلغم بکثرت جمع ہو تو ٹار ۔ کاٹک دواؤں خاصکر افیون کے استعمال میں وہی احتیاط لیں چاہئیں جنکا ذکر اکیوٹ برانکائی ۔ ٹس کی بیماری میں کیا گیا ہے اگر بلغم نہایت لیسدار آوے تو کار ۔ بونٹ آف سوڈا یا بائی ۔ کار ۔ بونٹ اف پوٹاش یا لائی ۔ کوار پوٹاسی کا استعمال کرنا چاہئے * ہوا کی نالیوں میں تشنج بہت ہو تو ٹنکچر آف ہمپ کا استعمال مناسب ہے ۔ کھانسی متواتر ہوتی ہو اور بلغم نہایت وقت سے خارج ہوتا ہو تو یہ نسخہ فائدہ کرتا ہے ۔
نسخہ ۔ پری ۔ پیپارڈ ٹار ۱۵ ۔ گرین * ڈور ۔ وزش یا ڈوڈر ۲۲ ۔ گرین * بن ۔ زائین حسب ضرورت * سبکو ملا کر ۲۰ گولیوں میں تقسیم کر کے ایک ایک گولی دن میں کئی مرتبہ کھلا سکتے ہیں *
علاج خارجی ۔ سینہ پر ڈرائی ۔ کپنگ کریں ۔ رائی کی ٹپی لگاویں ۔ بلسٹر ملا لیمنی منٹ اف ٹرپن ٹائین یا لینی ۔ منٹ آف کروٹن آئیل یا لینی ۔ منٹ اف کلورا ۔ فارم کی مالش کریں * گرم اور خشک آب و ہوا میں اس مرضکو فائدہ ہوتا ہے *

دوم آسما

ہندی مین اِس بیماری کو دمہ اور عربی مین ضیق النفس بولتے ہین ÷

ماہیت - فی الحقیقت یہ بیماری نظام عصبی سے تعلق رکھتی ہے اور جو جو علامتین اِس مین پیدا ہوتی ہین وہ ہوا کی نالیون کے مدوّر عضلاتی ریشون کے سکڑ جانے سے ظاہر ہوتی ہین اور نوبت اِسکی یا تو سیدھی یا منعکس ترکیب سے پیدا کیجا سکتی ہے - یعنے وہ تحریک جس سے عضلات مذکورہ بالا سکڑتے ہین یا تو مے - ڈیو - لا اب - لانگ - گے - ٹا مین ہوسکتی ہے یا نیو - مو - گیش ٹرک نزد کے اُس حصہ مین ہوسکتی ہے جو شش یا معدہ مین ہوتا ہے یا تحریک مذکور ما سوا عصب مذکورہ بالا کے نظام عصبی کے اَور حصہ مین موجود ہوسکتی ہے جہان سے - مے - ڈیولا ات لانگٹ گے ٹا مین گزر جاتی ہے اور تب اعصاب محرکہ کے وسیلہ منعکس ہوکر ہوا کی نالیون کے عضلاتی ریشون کو سکیڑ دے سکتی ہے ÷

علامات - نوبت سے پہلے یا تو بیمار کو دردسر ہوتا ہے اور اونگھ آتی ہے یا ہاضمہ مین فرق پڑ جاتا ہے یا کوئی اَور قسم کی تکلیف ہوسکتی ہے اور تب نوبت دمہ کی شروع ہوجاتی ہے - بعض دفعہ بلا کسی علامت منذرہ کے یہ مرض دفعتہً ظاہر ہوجاتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پچھلے کو بیمار کا دم بند ہونے لگتا ہے اور سینہ پر بند سا معلوم ہوتا ہے تکلیف دم لینے کی بتدریج بڑھتے بڑھتے اِسقدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ بیمار نہایت گھبرا جاتا ہے اور تاکہ دم آسانی سے لے سکے مریض طرح طرح پر کروٹین بدلتا رہتا ہے چنانچہ کبھی تو کھڑا ہوجاتا ہے یا اپنے سر کو ہاتھون پر رکھکر جھک جاتا ہے یا دریچہ سے باہر لگا لگکر گھٹنون کھڑا رہتا ہے تاکہ تازی ہوا مین دم آسانی سے لے سکے ÷ سینہ کو خوب ہی پھیلاتا ہے اور نہایت تکلیف سے دم چھوڑتا اور لیتا ہے

کہ جس سے اسکو معلوم ہوجاتا ہے کہ ہوا کے داخل ہونے اور نکلنے مین کوئی شئے نہایت مزاحمت کر رہی ہے - اِسحالت مین بیمار کے سینہ پر کان لگاکر سنین تو تنفس کی صحیح آواز نہین مسموع ہوگی - بلکہ سے - بے - رنٹ - رانکس یا ہوئی - زنگ - رانکس یا تیز سیٹی کی آواز سُنائی دیگی وجہ اُسکی یہ ہے کہ عضلون کے کہچ جانے سے چونکہ ہوا کی نالیونکا منفذ کہین سے تہوڑا اور کہین سے بہت تنگ ہوجاتا ہے اسواسطے آواز کسی مقام سے کم باریک اور کسی مقام سے زیادہ باریک پیدا ہوتی ہے - نبض بیمار کی کمزور ہوجاتی ہے - آنکہین پتہرا جاتی ہین اور چہرہ متفکر ہوجاتا ہے جسم بیمار کا بسبب اِسکے کہ خون اچہے طور پر صاف نہین ہو سکتا چپچپا اور سرد ہوجاتا ہے - حرارت جلد کی ۹۸ و ۹۷ تک گہٹ جاتی ہے اور بیمار کا چہرہ اسقدر تکلیف زدہ ہوجاتا ہے کہ اُسوقت کوئی غیر آدمی دیکہے تو یہی گمان کرے کہ اب مریض کوئی دم کا مہمان ہے مزاج بیمار کا بسبب اِس دیرپا تکلیف کے یا تو چڑچڑا ہوجاتا ہے یا مریض اُن لوگون کی منت سماجت کرتا ہے جو اُسکے گرد ہوتے ہین کہ خدا کے واسطے مجہے اِس عذاب الیم سے نجات بخشو - جب یہ حالت دو تین گہنٹہ یا ایک یا دو روز تک رہتی ہے تب صورت افاقہ کی ظہور مین آتی ہے اُسوقت مریضکو کہانسی ہونے لگتی ہے اور ساتہہ اُس کہانسی کے بلغم کے چہوٹے چہوٹے غلفے نکلتے ہین اور تب مرض کی نوبت بہی ختم ہوجاتی ہے اور بیمار سوجاتا ہے + جب کوئی نوبت زیادہ عرصہ تک رہتی ہے تب وہ عضلے جو تکلیف تنفس کیوقت مدد دیتے ہین اور وہ جو پسلیون کے مابین لگے ہوئے ہوتے ہین نوبت کے رفع ہوجانے کے بعد بہی دو تین روز تک برابر درد کرتے رہتے ہین اور بیمار یہ کہتا ہے کہ میرا سارا بدن گویا چور ہوگیا ہے +

دو نوبتون کے مابین جو دفعہ ہوتا ہے اُسمین بیمار اکثر نہایت تندرست معلوم ہوتا ہے تنفس بہی آسانی سے لیتا ہے -- لیکن اکثر بیمار اِس مرض کے لاغر ہوتے ہین اور اُن کے دونو

شانے اوپر کو نکلے ہوئے ہوتے ہین - چہرہ اُنکا فکرمند ہوتا ہے رخسارے دب
جاتے ہین اور آواز بیٹھہ جاتی ہے - اور ہمیشہ تھوڑی بہت کہانسی جاری ہوتی رہتی ہے
کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ برس مین ایک نوبت ہوجاتی ہے اور کبھی مہینے مین اور
بعض دفعہ ہر روز کسی نہ کسی وقت بیمار اِس مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے - یہ بیماری ایسی
متلون ہوتی ہے کہ کبھی نہایت صاف جگہہ مین ظاہر ہوجاتی ہے اور میلی کچیلی
جگہہ مین بالکل ہوتی ہی نہین اور کبھی خشک جگہہ مین اپنے بیمار کو ستاتی ہے اور
کبھی مرطوب جگہہ مین بیمار کو آرام آجاتا ہے ٭

دمہ کی بیماری مردون کو بہ نسبت عورتون کے زیادہ ستاتی ہے اور بعض دفعہ یہ
مرض موروثی بھی ہوتا ہے اگرچہ کسی عمر مین یہ مرض ہوجاسکتا ہے تاہم جوانی ہی
مین یہ بیماری اکثر ظاہر ہوتی ہے اور یا تو اِس مرض مین کوئی اور بیماری لاحق نہین
ہوتی یعنے دماغ شُشش قلب معدہ یا کوئی اور عضو شامل نہین ہوتا یا یہ بیماری دراصل
ایسے مرضون کی ایک علامت ہوتی ہے جیسے کرانک برانکائی ٹس - دل کی بیماری یا
اووے - ری یا رحم کی بیماری یا نظام عصبی وغیرہ کی کوئی خرابی ٭

اِس مرض کی قسم اول کو اِی - ڈیو - پی - تھک یا اس پازماڈک - اسما کہتے ہین اور
قسم دوم کو آر - گا - نک - آسما کہتے ہین ٭

اسباب - اسباب کا ذکر ہوچکا ہے کہ یہ مرض موروثی ہے لیکن بعض دفعہ ایسا
نہین بھی ہوتا ہے - اور کبھی یہ بیماری شُشش یا قلب کی ساخت کی کسی مرض کے سبب
پیدا ہوتی ہے لیکن اکثر ایسا نہین بھی ہوتا ہے ٭ بعض دفعہ نوبت اِس بیماری کی کسی
تیز چیز کے سونگھنے سے ہوجاتی ہے جیسے خاک دہول سرد ہوا بعض قسم کے بخارات جو
گھاس پہوس وغیرہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی ایسے سکنے - کو انا اور رائی کے سونگھنے
سے بھی نوبت اسکی ظاہر ہوجاتی ہے اور بعض آدمیون کو افیون کے کسی مرکب کے کہانے

نوبت ہو جاتی ہے اور تغیرات ہوا اور موسم کا اثر جو اس مرض پر ہوتا ہے وہ عیاں ہے
جب کوئی غذا خراب یا زیادہ کہائی جاتی ہے یا کسی خاص وقت پر کہائی جاتی ہے تب
بہی بعض دفعہ نوبت شروع ہو جاتی ہے اور رنج غم غصہ وغضب اور مایوسی وغیرہ بہی بعض
اوقات نوبت کو پیدا کر دیتے ہیں ؛

انجام - صرف اس - پاٹر - ہوٹوک - آسماکے سبب سے مریض کم مرتے ہیں اور اس مرض
کے بہتیرے بیمار عمر طبعی کو پہونچ جاتے ہیں اگرچہ یہ مرض بعض دفعہ بالکل جاتا رہتا ہے لیکن
قاعدہ یہ ہے کہ جس کسیکو اسکی ایک بہی نوبت ہو جاتی ہے تو وہ بار بار اسمین مبتلا ہوتا
رہتا ہے فی الحقیقت یہ بیماری نہایت خطرناک ہے کیونکہ قطع نظر تکلیف کے اس
مرض کے سبب شش اور دل مین بیماری پیدا ہو جاتی ہے مثلاً پہیپڑے مین یا تو اجتماع ہوا
کا ہو جاتا ہے یا شش مرض امفائی سیما مین مبتلا ہو جاتے ہین اور دل کا داہنا خانہ
موٹا ہو کر پہیلجاتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ دمہ کی بیماری کے اندر شش کی عروق شعریہ
مین خون رک کر دورہ کرتا ہے جس سے دل کا داہنا خانہ کہلے طور پر حرکت نہین کرسکتا
غرض جب اسمین کوئی بہی خرابی مستحکم ہو جاتی ہے تب مریض کا بچنا دشوار ہو جاتا ہے
کیونکہ اسصورت مین کہانسی بہت ستاتی ہے بلغم کثرت سے آتا ہے تنگی نفس کی
شدت ہوتی ہے - خون وریدی آگے کو بڑہ نہین سکتا ہے اور وہی خون جسم مین
دورہ کرتا ہے جس سبب سے پہلے تو مریض اونگہنے لگتا ہے اور تب بیہوش ہو کر
تلف ہو جاتا ہے ؛

علاج - اس مرض کا علاج دو حصہ مین تقسیم ہو سکتا ہے یعنے ایک تو نوبت کے
وقت کا اور دوسرا وقفہ کیوقت کا ؛

اول علاج نوبت کیوقت کا - نوبت کا سبب اگر بدہضمی ہو تو قے کراوین اور
قبض ہو تو حقنہ کرین بعد ازان ایسی تدبیر کرین جس سے ہوا کی نالیون کا تشنج دفع ہو چنانچہ

بیمار کو ایک بڑی خوراک آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کی کھلاویں یعنے آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم
۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک ہمراہ ۱۰ - ۱۵ منٹ تک اسپرٹ اف امونیا اور اسپرٹ اف
ایتھر اور ٹنکچر آف بلاڈونا کی دیں اس سے تشنج رفع ہوکر نوبت رک جاتی ہے یا ایسا
کریں کہ ہموزن ایتھر اور کلورا - فارم ملاکر بیمار کو سنگھادیں تاکہ بیہوش ہوجاوے اب یا
تو صرف اٹ - رو - پیا اور مار - فیا دونو ملاکر جلد کے اندر پچکاری کریں لیکن جس صورت
مین بیمار کو مار - فیا یا افیون کے استعمال سے پہلے کبھی نوبت دمہ کی ہوئی ہو تو مارفیا
کی پچکاری نہ کریں نسخہ مار - فیا کی پچکاری کا یہ ہے -

نسخہ ا سے - ٹٹ آف مار - فیا - اگرین ۔ ڈیسٹلڈ واٹر ایک ڈرام حل کرلیں +
اس عرق کی چھہ بوندوں مین ایک گرین ا سے - ٹٹ اف مار - فیا ہوتا ہے - پہلی دفعہ کی
پچکاری میں اس عرق کا ڈیڑہ قطرہ استعمال کریں + اگر اسکے ہمراہ اٹ - رو - پیا
بھی ملانا ہو تو عرق بالا کے دو قطرے اور فار - ما - کو - پیا کے (دیکھو قرابادین رحیمی)
لائیکور - اٹ - رو - پی کے دو قطرے ملاکر پچکاری کریں - اس پچکاری سے اکثر نوبت
رک جاتی ہے + اور بعض دفعہ دھتورے کے سگرٹ کے پینے سے بھی نوبت کو تخفیف
ہوجاتی ہے اور قلمی شورہ کا دھواں سنگھانے سے بھی اکثر اوقات دمہ کی نوبت کو
بڑا فائدہ ہوتا ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ پانی مین شورہ حل کرکے ایک گاڑھا عرق
بنادیں اور اسمین بلاٹنگ پیپر تر کرکے خشک کرلیں ایک ٹکڑا اس کاغذ کا بیمار
کے ناک کے پاس جلادیں تاکہ جو دھواں اس سے پیدا ہو وہ سونگھ لے - اور بعض دفعہ
ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک گلاس برانڈی مین خوب گرم پانی ملاکر پلانے سے نوبت مرض
کی فوراً رک جاتی ہے +

دمہ کی نوبت کے وقت اس کاغذ کی دھونی سنگھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے - نسخہ
قلمی شورہ - ۷ حصہ + اکسٹراکٹ اف اسٹرا - مو - نیم ۱۰ حصہ + شکر - ۲ حصہ +

آب گرم ۔ ۱۰۰ حصہ پانی مین خشک چیزون کو حل کر کے چہان لین ۔ اب اس عرق مین سفید جاذب کاغذ تر کر کے خشک کر لین اس کاغذ کے ٹکڑے کر کے آگ پر رکھکر بیمار کے ناک کے پاس رکھہ دین تاکہ اسکا دہوان سونگہنے مین آجاوے ۔

نمبر ۳ علاج وقفہ کے وقت کا ۔ بیمار کی طاقت ادویات مقوی سے قایم رکہین غذا کا بندوبست ایسا کرین جس سے بدہضمی نہونے پاوے اور کہانا کہانے کا وقت ایسا مقرر کرین جس سے خواب کیوقت سے پہلے وہ غذا ہضم ہوجایا کرے ۔ ہاضمہ بیمار کا خراب ہو تو ادویات مناسب سے اسکو درست کرین ۔ اُن صورتون مین کہ جب سبب اس بیماری کا دریافت ہو سکے آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کارکیسر کا کرتا ہے لیکن اس دوا کے کارگر ہونے کے لئے اسکو کئی ہفتون تک برابر استعمال کرنا چاہئے اور اُس سارے ایام مین بیمار کو باحتیاط تمام ملاحظہ کرنا چاہئے کیونکہ اس سے خون کے پتلا پڑجانے کا اندیشہ ہے ۔ غرض اس دوا کے عرصہ تک استعمال کرنے سے جب دیکہین کہ خون کے دہبے بدن پر ہویدا ہوئے ہین تو چند روز تک موقوف کر کے کونین یا کسی اَور مقوی دوا کا استعمال شروع کرین ۔ جب کبھی اثناے علاج مین بیمار کو قبض ہو جاوے تو ہلکے ملینات سے رفع کرین ۔

ایک اور طریقہ اس مرض کے علاج کا یہ ہے کہ دمہ کی نوبت کیوقت ادویہ نیندلانیوالی کے بہی ملا ۔ ڈونا اور کلو ۔ رل ہائیڈریٹ بہت فایدہ کرتا ہے مثلاً سکس ملا ۔ ڈونا ۱۵ سے ۲۰ منم تک اور کلو ۔ رل ہائیڈریٹ ۱۰ گرین ہمراہ ایک آونس پانی کے چار چار گہنٹہ بعد پلاوین ۔ مگر بعضدفعہ نوبت کیوقت جب قے کرائی جاتی ہے تب اکثر فائدہ ہوجاتا ہے ۔ بعضدفعہ جلد کے اندر مارفائین اور اٹروپین کی پچکاری کرنے سے نوبت رک جاتی ہے اور بعضدفعہ نائیٹریٹ آف امائیل اور نائٹروگلاسیرین کے استعمال سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے ۔ جب دمہ کی نوبت تہوڑے ہی عرصہ کے لئے ہوجاتی ہے

اور اُن صورتون مین بہی کہ جب دم کی تکلیف برابر ہوتی رہتی ہے تب بہی کلو-رال اور بلا-ڈونا کے اوپر کے نسخہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے * بعضدفعہ دمہ کی بیماری کو آیوڈائڈ سے بہت فائدہ ہوتا ہے مثلاً ایک ایک گرین کی گولیان دن مین تین دفعہ کہائین اور دس دس گرین کی مقدار مین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کے استعمال سے بہی اس بیماری کو اکثر فائدہ ہوجاتا ہے * بعض اوقات ایسا بہی ہوتا ہے کہ دمہ کا مریض جب کہانے پینے مین بدپرہیزی کرتا ہے تب نوبت بیماری کی شروع ہوجاتی ہے -غرض اس صورت مین کسی سریع الاثر جلاب کے دینے سے نوبت دفع ہوجاتی ہے * بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ مثل مرگی کی نوبت کے دمہ کی نوبت بہی اچانچک بلاکسی ظاہری سبب کے پیدا ہوجاتی ہے -غرض ایسی صورت مین وہی اوپر کا نسخہ کلوسدل اور عرق بلا-ڈونا صبح وشام یا ہر روز رات کو سوتے وقت پلانے سے فائدہ ہوتا ہے *

دمہ کی نوبت کے وقت نسخہ ذیل کا بخار سونگہنا بہت فائدہ کرتا ہے -

نسخہ -دہتورے کے پتے ۴ آونس * سبز چاء کا چورن ۴ آونس * لو-بے-لیا ڈیڑہ آونس * سبکو ملا کر قلمی شورہ کے گاڑہے عرق مین تر کرین -بعدازان خوب طرح خشک کرکے بند شیشی مین رکہہ چہوڑین -نوبت کیوقت ایکیک درام لیکر آگ کے انگارون پر رکہہ دین -جو دہوان پیدا ہو بیمار کو سونگہنا کہین *

سوم ہے - آستہما

علامات اس بیماری کی مثل ہیو-مرل-آستہما کے ہین -لیکن اس مین زکام کی علامتون کا غلبہ ہوتا ہے اور نوبت اس کی بچالی گہاس یا دیگر ??? کی بدبو سونگہنے سے شروع ہوجاتی ہے اور علاج بہی اس کا مثل ہیو-مرل آستہما کے ہے *

چہارم ام-فائی-سی-ما

ماہیت - یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک کو وی-سی-کیولر ام-فائی-سیما
کہتے ہین - اسمین ایسا ہوتا ہے کہ ہوا کے کیسے پہیلجاتے ہین انکی دیوارین پتلی
پڑجاتی ہین اور انپر جو باریک رگین مثل جال کے پہیلی ہوئی ہوتی ہین ایلمو-نری
کے - پے - لے - ریز) وہ نیست و نابود ہوجاتی ہین - دوسری قسم اس بیماری کی وہ
ہے جسمین یا تو ہوا پہیپڑے کے لابیول کے (چہوٹے چہوٹے گوشے) کانکٹ ٹیو ٹشیو
مین یا پلیورا -پلیو-رے - لے-یش کے نیچے جو کانکٹ-ٹیو-ٹشیو ہوتا ہے اسمین
جمع ہوجاتی ہے اسواسطے اس قسم کے مرض کو اصطلاح مین انٹر-لا-بیولر ام-فائی-سیما
کہتے ہین + ان دونو قسم کے مرض مین بیمار کو کوتاہ دمی رہتی ہے اور گاہے گاہے
ضیق النفس کی نوبت بہی ہوجایا کرتی ہے + اس مرض کے ہونے سے بہتیری دفعہ
ایسا بہی ہوجاتا ہے کہ دل کے دہنے خانون مین بیماری ہوکر جسم کی کل وریدون مین
اجتماع خونکا ہوجاتا ہے اور تب ڈراپ-سی کی بیماری ظاہر ہوتی ہے +

وی-سی-کیو-لر ام-فائی-سی-ما ایک یا دونو پہیپڑون مین ہوجاسکتی ہے یا
انکے کسی خاص حصہ مین جیسے کنارون اور نوکون پر +

اس مرض مین ایسا ہوتا ہے کہ شش کے کیسے ہوا سے پر ہوجاتے ہین اور جون جون
انہین ہوا بہرتی جاتی ہے وہ پہیلتے جاتے ہین - غرض جہانتک انہین وسعت ہوتی
ہے پہیلتے جاتے ہین آخرکار انکے بیچ کے پردے پہٹ جاتے ہین تب دو یا تین یا
چار یا کئی کیسونکا جوف ایک بنجاتا ہے اور چہوٹے چہوٹے انڈون کی شکل بن کے
پہیپڑے کی سطح سے باہر نکل پڑتے ہین پہیپڑون کے کیسون پر جو باریک رگون کا
جال پہیلا ہوا ہوتا ہے اب انکا حال سنو - ہوا کے رک جانے سے جون جون شش کے

کیسے پھیلتے جاتے ہین وہ رگونکا جال بہی پھیلتا جاتا ہے آخرکار جب پھیلنے کی
وسعت نہین رہتی ہے تب بعض رگین کیسون کی ادہر اودہر کہسک جاتی ہین
بعض انہین خشک ہوجاتی ہین اور بعض ٹوٹ پہوٹ جاتی ہین - غرض پھیلے ہوئے
کیسونپر جو عروق شعریہ ہوتی ہین وہ نیست اور نابود ہوجاتی ہین نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے
کہ پلمو-نری ارٹری کا خون جو دل کے داہنے بطن سے پہیپڑون مین صاف ہونے کے
لئے آتا ہے سارے کا سارا اب آ نہین سکتا جس نے داہنا بطن خون سے پُر ہوجاتا
ہے اور تب داہنے اذن کا بہی یہی حال ہوجاتا ہے اور جب داہنا بطن اور داہنا اذن دونو
خون سے پُر ہوگئے تب اِ-سِن-ڈِنگ اور ڈی-سِن-ڈِنگ وی-نا-کے-وا ہین خون
رُک رُک کر آنے لگتا ہے جس سے جسم کے کل وریدی نظامت مین اجتماع خونکا ہوجاتا
ہے اور تب ڈراپ-سی کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے •

علامات - سب سے بہاری علامت اس بیماری کی کوتاہ دمی ہے جو ذرہ
سی حرکت یا سردی کے لگ جانے سے بڑہ جاتی ہے - تہوڑی بہت کہانسی بہی ہوتی
ہے - جہاگ دار بلغم نہایت تکلیف سے خارج ہوتا ہے - بیمار کا چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے
آواز کمزور ہوجاتی ہے - بیمار جہک کر چلتا ہے - لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - جسم کی
حرارت گہٹ جاتی ہے - قبض رہتا ہے - نبض بطی اور کمزور ہوجاتی ہے - سینہ
مین بندہن سا معلوم ہوتا ہے - دم آہستہ آہستہ لیا جاتا ہے •

فی-زی-کل سائینس - اس بیماری کی یہ ہین کہ سینہ کو ٹہونکنے سے
آواز صحت کی نسبت زیادہ تر صاف پیدا ہوتی ہے اور اسکی حد دل اور جگر کے کنارون
تک پہونچ جاتی ہے - کان لگا کر سننے سے ششش کی دونو آوازین بہت کم سنائی دیتی
ہین - گاہے گاہے ایک مرطوب آواز جیسے برانکائی-ٹس کی بیماری مین پیدا ہوتی
ہے سنائی دیتی ہے • دل کی آوازین بہی نہایت کم سنائی دیتی ہین اور دل

اپنی جگہہ سے کھسک کر ماؤف ششش کی مخالف جانب پر آجاتا ہے - یا جب دونو ششش مین یہ بیماری ہو جاتی ہے تب دل نیچے اور دہنی جانب کو کھسک کر آجاتا ہے ٭ ماؤف جانب کا سینہ بہ نسبت جانب تندرست کے پھولا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اُس جانب کی پسلیون کی بیچ کی جگہہ بھی اونچی ہو جاتی ہے ٭

عارضات - ام - فائی - سی - ما کے ساتھہ یہ بیماریان اکثر ہو جایا کرتی ہین یعنے دمہ جسکی نوبت اکثر رات کیوقت نہایت تکلیف دیتی ہے - مگر بعضدفعہ بعض نتیجہ کے دمہ اِس مرض کا سبب ہوتا ہے علے ہذا القیاس اِس بیماری مین برانکائی - ٹس بھی ہو جاتا ہے اور بعضدفعہ برانکائی - ٹس کے سببسے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے ٭ مگر اِسصورت مین بلغم زیادہ پیدا ہو کر ہوا کی نالیون مین جمع ہو جاتا ہے تب بیمار دم بند ہو کر مر جاتا ہے یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ دل کے اندر یا اپار - ٹا یا پلمو - نری ار - ٹری کے دہانہ مین فائی - برین کے ٹوٹلے (ام - بو - لائی) پہنچاتے ہین اور بیمار کو ہلاک کر ڈالتے ہین ٭ اور اِس بیماری مین دل کے خانے موٹے ہو کر اکثر پھیل بھی جاتے ہین ٭

علاج - یہ بیماری اکثر لاعلاج ہوتی ہے - بجز تخفیف کے ہم سے کچھہ اَور ہو نہین سکتا پس بیمار کو غذا اور دوا مقوی دینی چاہئے - سردی سے بچاوین گرم کپڑے پہناوین اور اسہبات کا خیال رکھین کہ ہاضمہ بگڑنے نہ پاوے گا ہے گاہے ٹانک اور ٹنش جیانز - مولڈ کی دواؤنکا استعمال کرین جیسے امونیا ایتھر ہائیڈرو سیانک اسڈ اور سنبل وغیرہ چنانچہ ان نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین -

نسخہ - اسپرٹ اف ایتھر بہ بوند ٭ لے - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف اوپیم ۵ بوند ٭ ٹنکچر آف کسٹو - ریئم ایک ڈرام ٭ پانی - پپر - منٹ دا ٹرہا ڈرام ٭ سب کو ملاکر کوتاہ دمی کے وقت پلاوین ٭

نسخہ - اسپرٹ اف ایتھر ۳ ڈرام ÷ اسپرٹ اف کلورا - فارم ۳ ڈرام ÷ کنپاؤنڈ ٹنکچر آف کار - ڈی - مم ۶ ڈرام ÷ پیپر - منٹ واٹر ۸ آونس ÷ سب کو ملاکر جب کوتاہ دمی ہو ایک یا ڈیڑہ آونس کی مقدار مین پلاوین ÷

نسخہ - اسپرٹ آف ایتھر ۹۰ بوند ÷ ارو - ماٹک اسپرٹ اف امو - نیا ۴ ڈرام ÷ ٹنکچر آف بلا - ڈو - نا ۳۰ بوند ÷ ٹنکچر آف - کن - تہے - ری - ڈس ۶۰ بوند ÷ کنپاؤنڈ ٹنکچر آف کلورا - فارم ۴۰ بوند ÷ عرق کافور ۴ آونس ÷ سبکو ملاکر بمقدار ایک آونس کے آدہ آدہ گھنٹہ بعد جبتک کوتاہ دمی کو تخفیف نہو پلاتے جاوین ÷

نسخہ - ارو - ماٹک اسپرٹ اف امو - نیا ایکڈرام ÷ ڈائیلوٹ - ہائیڈرو - سیانک اسڈ ۳ سے ۵ بوند تک ÷ پیپر - منٹ واٹر ۱۳ ڈرام ÷ سبکو ملاکر دن مین دو یا تین دفعہ پلاوین ÷

پنجم پر - ٹا - سس

اس مرضکو انگریزی مین ہو - پنگ کاف اور اردو مین کوکرہ کہانسی اور پنجابی مین کہلی کہانسی کہتے ہین ÷

تعریف - یہ ایک متعدی مرض ہے جسکی چہوت ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے - اسمین پہلے زکام ہوتا ہے بعد ازان نوبت بنوبت تشنجی کہانسی ہوتی ہے - مدت اس بیماری کی تین یا چار ہفتہ سے کئی مہینے تک کی ہوتی ہے - یہ بیماری غالبکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہے ÷

علامات - یہ بیماری سطور پر شروع ہوتی ہے کہ آٹھہ دس روز تک بچہ کو زکام رہتا ہے اور تہوڑی بہت کہانسی بہی ہوتی رہتی ہے - رفتہ رفتہ زکام کی علامتین کم ہوتی جاتی ہین مگر کہانسی بدستور ہوتی رہتی ہے اور بتدریج

خاص مرض کی خاصیتین بگڑتی جاتی ہے یعنی اب کہانسی نوبت بنوبت ہونے لگتی ہے اور نوبت کیوقت کہانسی اس شدت سے ہونے لگتی ہے کہ بچہ کہانستے کہانستے بے دم ہوجاتا ہے اُسوقت ایسی زور سے ایک لمبی سانس کہینچتا ہے کہ جس سے ایک تیز آواز سیٹی کے طور کی پیدا ہوتی ہے جسکو ہوپ کہتے ہین اور جس سے نام اس مرض کا ہو۔پنگ کاف رکہا گیا ہے بعضدفعہ تو کہانسی کی نوبتین دو تین دو یا تین مرتبہ ہوتی ہین اور بعض اوقات گہنٹہ مین کئی دفعہ پیدا ہوجاتی ہین لیکن کہانسی اکثر رات ہی کے وقت زیادہ شدید ہوا کرتی ہے - بعد کئی نوبتون کے جب تہوڑا سا بلغم خارج ہوجاتا ہے یا قے ہوجاتی ہے تب بچہ کو آرام آجاتا ہے اور اپنی معمولی کہیل کود مین مشغول ہوجاتا ہے اکثر اوقات نوبت کے رفع ہوتے ہے کہانے کو مانگ بیٹھتا ہے - یاد رہے کہ بعضدفعہ کہانسی کی شدت اس درجہ پر ہوتی ہے کہ چہرہ بچہ کا سُرخ ہوجاتا ہے آنکہین گویا نکلی پڑتی ہین اور سُرخ ہوجاتی ہین -
کن - جنک - ٹائی - وا کی رگین ہپٹ کر خون ٹپکنے لگتا ہے اور بعضدفعہ ناک اور کانون سے بہی خون جاری ہوجاتا ہے اور نوبت کیحالت مین بعض اوقات کنولشنز بہی ہوجاتا ہے نوبت کیوقت ہم نے پیشاب اور پاخانہ بہی خطا ہوجاتے دیکہا ہے اور کبہی فتق کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے - ورد سر اور ڈٹرے - لے - ایڈیم بہی بعضدفعہ ہوجاتا ہے + جب ہو - پنگ کاف کے ہمراہ کوئی اور بیماری نہین ہوتی ہے تب نوبتون کے مابین بچہ صحیح وسالم نظر آتا ہے - اشتہا بدستور رہتی ہے اور نیند بہی آجاتی ہے +

ہوپ کی علامت کے شروع ہونے کی تاریخ سے لیکر شدت اس مرض کی ہفتہ عشرہ تک خوب زور وشور پر رہتی ہے اور تب تخفیف ہونے لگتی ہے - اُسوقت ایسا ہوتا ہے کہ رات کی نوبتون کی شدت کم ہوجاتی ہے اور دن کی نوبتون کی شدت اور

تو اثر مین بہی فرق پڑجاتا ہے اور بعضدفعہ کہانسی کے ساتہہ ہوپ کی علامت پیدا ہی
نہین ہوتی ۔ لیکن اس تخفیف کے وقت بچہ کو جب سردی لگ جاتی ہے یا اُسکے
شکم مین کسی طرح کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے تب تو نوبتین نہایت زود شور سے
پہر ہونے لگتی ہین ۔ لیکن قاعدہ یہ ہے کہ جب یہ بیماری رفع ہونیوالی ہوتی ہے
تو کئی دن پہلے سے بلا تشنج کے صرف سادی کہانسی ہوتی رہتی ہے اور تب یہ
مرض رفع ہوجاتا ہے ۔

اوپر جو طریقہ اِس بیماری کے شروع ہونے اور رفع ہوجانے کا بیان کیا گیا ہے وہ
اُسصورت مین مشاہدہ مین آتا ہے کہ جب اِس مرض کے ساتہہ کوئی اور بیماری
عارض نہین ہوتی لیکن جب یہ بات ہوتی ہے کہ ہو۔ پنگ ۔کاف کے مرض
مین کوئی اور بیماری عرض کے طور پر پیدا ہوجاتی ہے تب اِسکی علامات اور
نوبتون مین بڑا اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ اب ہم اُن بیماریون کا ذکر کرتے ہین
جو ہو۔ پنگ ۔کاف کے ساتہہ عارض ہوجاتی ہین ۔

عارضات ۔ اول برانکائی ۔ٹس ۔ ایسا تو اکثر ہوا کرتا ہے کہ بچہ کو پہلے
برانکائی ۔ٹس ہوجاتی ہے اور تب ہو ۔پنگ ۔کاف شروع ہوتا ہے مگر اِس
صورت مین ایسا ہوتا ہے کہ ہو۔ پنگ ۔کاف کے شروع ہونے سے برانکائی ۔ٹس
کی علامتین رفع ہوجاتی ہین لیکن جب اِسکا خلاف وقوع مین آتا ہے یعنے
ہو ۔پنگ ۔کاف کے شروع ہوجانے کے بعد بچہ کو برانکائی ۔ٹس یا نیو ۔مو ۔نیا
ہوجاتا ہے تب البتہ یہ بات اندیشہ کی ہے ۔

دوم ۔ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ برانکائی ۔ٹس کا انفلامیشن بڑی بڑی ہوا کی
نالیون سے گذر کر چہوٹی چہوٹی نالیون مین اور اِن سے گذر کر ہوا کے کیسون مین اثر
کرجاتا ہے تب بچہ کو نیو ۔مو ۔نیا کی بیماری ہوجاتی ہے ۔

سوم - لیکن جب ہو - پنگ - کاف کا صدمہ نظام عصبی پر پہونچتا ہے تب
حقیقت مین نہایت خوفناک علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ اُس صدمہ سے بعض
دفعہ تو صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ دماغ مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے (کن - جش - چن)
اور بچہ اونگھنے لگتا ہے بعد ازان کن - ول - شن ہو کر تلف ہو جاتا ہے ، جب صدمہ
اِس بیماری کا نخاع پر پہونچتا ہے تب بچہ کے ہاتھ پاؤن کی انگلیان مُڑ جاتی ہین اور
حلق مین تشنج ہو کر سارے جسم مین کن - ول - شن ہونے لگتا ہے ،
جب کبھی یہ بیماری عرصۂ دراز تک جاری رہتی ہے تب بعض اکیوٹ ہائیڈرو - کف لس
مین مبتلا ہو جاتا ہے اور جب کبھی ننھے بچون یا انکو ہو جاتی ہے کہ جبڑ دانت نکالتے ہین
تب عصبی علامتین نہایت زور شور سے پیدا ہوتی ہین یعنے اِن صورتون مین ایسا ہوتا
ہے کہ اِس مرض کے شروع مین جو زکام ہوتا ہے وہ تہوڑے عرصہ تک رہ کر رفع ہو جاتا
ہے اور کہانسی کی نوبتین اگرچہ بار بار تو نہین پیدا ہوتین تاہم وہ نوبتین اسقدر شدت
سے پیدا ہوتی ہین کہ بچہ کا دم بند ہو جاتا ہے - نوبت کہانسی کی تہوڑے ہی عرصہ تک
رہتی ہے مگر ساتھ اُسکے شوہوپ کی علامت پیدا ہوتی ہے اور نہ نوبت کے رفع
ہو جانے کے بعد معمولی قے ہوتی ہے - مگر اِن دو نوباتون کے ہونے سے ایسا نہ سمجھنا
کہ بچہ کو آرام آ جاتا ہے بلکہ یہ جان لینا چاہئے کہ مرض ایسی شدت کا ہے کہ بچہ
سے اُسکا صدمہ سہارا نہین جاتا کیونکہ نوبتون کے ما بین بچہ کا چہرہ سرخ رہتا
ہے آنکہین آنسوؤن سے ڈبڈبائی ہوئی ہوتی ہین اور مریضکو اسقدر غنودگی ہو جاتی
ہے کہ اُس حالت سے اُٹھنا نہین چاہتا - اور جون جون کہانسی کی نوبتین پے درپے
ہوتی رہتی ہین غنودگی کی حالت زیادہ بڑھتی جاتی ہے - اب بچہ کا چہرہ نیلگون
ہو جاتا ہے پتلیان آنکہون کی پہیلجاتی ہین اور اُسیوقت کن - ول - شن ہو کر
بچہ بیہوش ہو جاتا ہے مگر یہ حالت تہوڑے ہی عرصہ تک طاری رہتی ہے کہ پہر

کن-ول-شن ہونے لگتا ہے اور اُسی حالت مین بچہ کا مرغ روح قفس عنصری سے
تڑپ تڑپ کر پرواز کر جاتا ہے + اگرچہ ایسی کوئی بہی خاص علامت ہنین ہے کہ جس
سے طبیب یہ سمجہہ جائے کہ اب صدمہ ہو-پنگ-کاف کا دماغ پر پہونچنے والا ہے
پہر بہی بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب اثر اس بیماری کا دماغ پر ہونیوالا ہوتا ہے تب
شروع ہی سے معدہ بچہ کا ایسا بگڑ جاتا ہے کہ اُس مین دانہ اور نہ پانی قرار پاتا ہے یعنے
برابر قے ہوتی رہتی ہے پس اس قے کی علامت کو نہ بہولنا چاہئے یعنے یہ یاد رہے کہ اگر تو
کہانسی کی رفع ہو جاوے مگر قے رات دن جاری رہے اور ظاہر سبب اسکا دریافت
نہ ہو سکے تو دماغ کے مبتلا ہونے کا اندیشہ پیدا ہونا چاہئے +

چہارم ڈا-یار-یا-اس مرض کے ساتہہ اسہال کا ہونا اچہا ہنین گو نہ مرے پر
اس سے بچہ لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے-کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ابتدائے زکام کے ساتہہ
ہی بچہ کو دست بہی شروع ہو جاتے ہین اور جون جون زکام رفع ہوتا جاتا ہے دستون
کو بہی تخفیف ہوتی جاتی ہے بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرض کے ابتدا سے لیکر
انتہا تک دست آتے رہتے ہین اگرچہ کبہی کبہی تہم بہی جاتے اور پہر جاری ہو جاتے
ہین مرض کی شدت کے وقت اگر اسہال جاری ہو جاوے تو بہر صورت اُسکو
روکنا چاہئے +

پنجم-اس مرض مین کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ معدہ بگڑ جاتا ہے اور بچہ کو قے
ہونے لگتی ہے +

ماہیت-کہتے ہین کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا ہوتی ہے اور ہوا
کے ذریعہ پہیلتی ہے اور اثر اسکا ہوا کی نالیون پر ہوتا ہے-کبہی کبہی یہ بیماری وبائی
بہی ہو جاتی ہے +

علاج-زکام اور خفیف کہانسی کا علاج مثل کٹارہ برانکائی-ٹس کے کرنا چاہئے

جسکا ذکر پیچھے ہو گیا ہے * جب خاص بیماری ہو - پنگ - کاف کی شروع ہو جاتی ہے
تب قے سے اُسکو بہت فائدہ ہوتا ہے - عام قاعدہ ایپ - کے - کو انا سے قے کرانیکا
ہے مگر مین اس کو بہلطور پسند نہین کرتا کہ اکثر اوقات خطا کہا جاتی ہے اور بعض دفعہ
بعوض قے کے اِس سے دست آنے لگتے ہین - اِس بیماری مین سلفٹ اف کاپر کا
استعمال ہمیشہ اِس ترکیب سے کرتا ہون کہ ۵ یا - اگرین لیکر ۳ آونس ڈسٹلڈ واٹر مین
حل کرکے ہر ڈرام کی مقدار مین دس دس منٹ بعد یا جبتک کہلکر قے نہین ہو لیتی
ہے پلائے جاتا ہون یہ بیماری ایسی ہٹیلی ہے کہ بعض دفعہ کسی علاج سے اِسکو فائدہ
نہین ہوتا اور جب رفع ہونیوالی ہوتی ہے تب خود بخود جاتی رہتی ہے - اور چونکہ
یہ ہٹیلی بیماری ہے اِسواسطے طبیبون نے طرح طرح کے نسخے آزمائے ہین جنکا اگر ذکر کرون
تو ایک دفتر بنجاے - پس اس موقع پر صرف چند مشہور معروف طبیبون کے نسخون کا ذکر
کرتا ہون - چنانچہ فرانس کے ڈاکٹر ٹرو - سا صاحب بلا - ڈو - نا کی بڑی تعریف
کرتے ہین اور اِس ترکیب سے اِسکو دینا بتلاتے ہین کہ بیمار اگر شیرخوارہ ہو تو اکسٹراکٹ اف
بلا - ڈو - نا کی ایک گرین کا دسوان حصہ اور ایک گرین کا دسوان حصہ اِسکے پتون کے
سفوف کا لیکر ایک گولی بناوین بچہ اگر بڑا ہو تو ہر ایک جزو کی ایک گرین کا پانچوان
حصہ لینا چاہئے * بچے چونکہ گولیان نہین نگل سکتے تو شیرہ یا شہد مین حل کرکے پلانا
چاہئے جسکی ترکیب یہ ہے - کہ صبح کے وقت کہانے سے پہلے ایک گولی کہلاوین
اور اگلی صبح کو دوسری کہلاوین * مگر اِن گولیون کے کہلانے سے پہلے رات دن کی
نوبتون کا شمار کرین یعنے اپنی یادداشت کی کتاب پر یہ لکہ لین کہ دن کو کتنی اور رات
کو کتنی نوبتین ہوا کرتی ہین تاکہ معلوم ہو جائے کہ گولیون نے فائدہ کیا ہے یا نہین اور
بموجب اِسکے فائدہ کے دوا کی مقدار کو بڑہانا چاہئے *
ڈاکٹر فولر صاحب سلفٹ اف زنگ اور بلا - ڈو - نا کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ

اُنکا نسخہ یہ ہے کہ

نسخہ - سلفٹ آف زنگ ۸ گرین + اکسٹراکٹ آف بلا ڈونا ۲ گرین + پانی ۴ - آونس + سبکو ملاکر بمقدار نصف آونس کے دنمین چار دفعہ پلانا چاہیے + یہ نسخہ تین برس سے زیادہ عمر کے بچہ کے واسطے موزون ہے - اِس عرق کی طاقت کو ہر روز ایک ایک خوراک کی مقدار تک بڑہا سکتے ہین +

ڈاکٹر ہارلی صاحب برو - مائیڈ اف امو - نی - ام کی تعریف کرتے ہین کیونکہ اسکا اثر لے - رنگس اور نفے - رنگس کے اعصاب پر ہوتا ہے + اِس دوا کی خوراک شیرخوارہ کے لئے ۲ دو گرین تین دفعہ دنکو اور بڑی عمر کے بچون کے لئے ۱۱ - گرین تک + اور بعض طبیبون نے اِس بیماری مین ہائیڈرٹ اف کلو - رل کو مفید پایا ہے - چنانچہ چار یا پانچ برس کی عمر کے بچون کو ۵ - گرین دن مین تین دفعہ دینا چاہیئے +

ڈاکٹر وِسٹ صاحب ڈائیلیوٹ ہائیڈرو سیانک اِسڈ کا استعمال کرتے ہین چنانچہ اُنکا نسخہ یہ ہے -

نسخہ - ڈائی - لوٹ ہائیڈرو - سیانک اِسڈ ۴ بوند + شیرہ - ایک ڈرام + ڈیسٹلڈ واٹر ۷ ڈرام + سبکو ملاکر بمقدار ایک ڈرام کے چھ چھ گھنٹہ بعد پلادین - یہ نسخہ نو مہینے کے بچہ کے واسطے موزون ہے +

رات کیوقت کھانسی کی شدت زیادہ ہوجائے تو سوتے وقت اِس پُڑیہ کو کھلادین -

نسخہ - ڈوورش پاؤڈر نصف گرین + صاف شکر ۴ - گرین + اکسٹراکٹ اف کونائم سفوف کیا ہوا - ایک گرین + سفوف دال چینی - ۲ گرین + سبکو ملاکر ایک پڑیہ بنا وین یہ نسخہ دو سال کے بچہ کے لئے موزون ہے +

بیماری کیحالت مین غذا مقوی مگر سریع الہضم دین - جب مرض رفع ہوجائے تو کمزوری کی رعایت رکھکر مقویات مثلاً فولاد وغیرہ کا استعمال کرین + اِس حالت مین

کاڈ - لیور - آئیل بہی فایدہ کرتا ہے - سردی اور بارش مین بہیگنے سے بچاوین اور مناسب ہو تو تبدیل آب وہوا کرین ٭

ہو - پنگ - کاف مین انٹے - پائی - رینَن بہی بہت فایدہ مند دوا ہے - اِسکے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ دو برس کی عمر کے بچہ کو اس دوا کا ایک گرین تین تین گہنٹہ بعد دینا چاہئے اور چار سال کی عمر کے بچہ کو تین بلکہ چار گرین تک دینا چاہئے - چار مہینے کی عمر کے بچہ کا حال لکہا ہے کہ اِسکو پون گرین انٹے - پائی - رینَن تین تین گہنٹہ بعد دیا گیا تہا مگر کچہہ فایدہ نہین ہوا - بلکہ جب ایک گرین کی مقدار مین تین تین گہنٹہ بعد کہلایا گیا تب اول روز تو دوا کا اثر کچہہ بہی نہین ہوا - دوسرے روز نوبت بیماری کی ہوتی رہے مگر کم شدت سے لیکن اُسی روز رات کے وقت کہانسی کم ہونے لگی اور تیسرے روز نوبت بالکل نہین ہوئی - پانچ دن تک یہ دوا جاری ہی تب بیمار کو بالکل آرام آگیا ٭

ڈاکٹر گریفتہ فرماتے ہین کہ اِس دوا سے تب ہی فایدہ نہین ہوتا ہے کہ جب تہوڑی تہوڑی مقدار مین کہلائی جاتی ہے - پس اوپر کی ترکیب سے اِسکو دینا چاہئے ٭

برو - مو - فارم - یہ ایک سیال چیز ہے - ذایقہ اور بوخوش - بے رنگ ٭ یہ دوا ہو - پنگ - کاف مین بہت فایدہ مند ہے - چنانچہ ۳ سے ۴ - برس تک کی عمر کے بچہ کو دو سے چار قطرے اور چار سے آٹہہ سال کی عمر کے بچہ کو ۵ قطرے تین یا چار دفعہ دن کو حسب اشتداد علامتون کے پلانا چاہئے ٭ پانی مین ملاکر پلانا سب سے بہتر ہے ٭ تیسرے یا چوتہے روز تخفیف کی صورت نظر آجاتی ہے ٭

ششم نیو - مو - نیا

ماہیت - شُش کے انفلامیشن کو نیو - مو - نیا یا نیو - مونائی - ٹس کہتے ہین - یہ

مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ ۔ دوسرا کرانک + اکیوٹ بیماری کئی قسم
کی ہوتی ہے مگر اکیوٹ مرض جب طاقتور یا جوان کو ہوجاتا ہے تب سارا پھیپھڑا
یا اسکے کسی گوشہ کا (لوب) ایک حصہ مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے ۔ یہ بیماری
بہ نسبت نوک کے پھیپھڑے کے پیندے سے اکثر شروع ہوتی ہے اور بہ نسبت
بائین کے دہنا پھیپھڑا مرض مین اکثر مبتلا ہوجاتا ہے ۔ چونکہ اس مرض مین انفلامیشن
کا مادہ ہوا کے کیسون مین جمع ہوجاتا ہے اسواسطے اُسکو لو-بر نیو-مو-نیا یا لبفر
وغیرہ کرو-پس نیو-مو-نیا بھی کہتے ہین +

اس مرض مین ایسا ہوتا ہے کہ پھیپھڑے کی ساخت مین بسبب انفلامیشن زیادہ خون
آجاتا ہے ۔ انفلامیشن رفع ہوجاوے تو بہتر ورنہ اُس خون سے لمف پیدا ہوکر
ایر-سلس مین جمع ہوجاتا ہے تب پھیپھڑے کی ساخت سخت مانند جگر کے ہوجاتی
ہے اور اسمین ہوا داخل نہین ہوسکتی ۔ اس حالت مین بھی اگر مرض وصحت لاوے
تو وہ لمف جذب ہوکر رفتہ رفتہ شش حالت اصلی پر آسکتا ہے نہین تو پھیپھڑے
کی ساخت اور انفلامیشن کے سبب سے جو مادہ ایار-سلس مین پیدا ہوتا ہے وہ گلجاتا
ہے ۔ پیپ بھی پڑجا سکتی ہے زخم بھی پیدا ہوسکتے اور پھیپھڑا مردار بھی پڑجا سکتا
ہے ۔ مگر یہ باتین بہت کم ہوا کرتی ہین ۔ پس بموجب ان ماہیت کے اس بیماری
کو تین درجہ مین تقسیم کرسکتے ہین چنانچہ درجہ اول مین کہ جسکو اسٹیج اف انگارج منٹ
کہتے ہین پھیپھڑے کی ساخت مین بہت سا خون جمع ہوجاتا ہے + درجہ دوم مین کہ
جسکو اسٹیج اف ریڈ ہے-پے-ٹائی-زی-شن کہتے ہین بسبب پیدا ہوجانے
لمف کے پھیپھڑے کی ساخت سخت مانند جگر کے ہوجاتی ہے + اور تیسرا درجہ وہ ہے
کہ جسمین پھیپھڑے کی ساخت گلجاتی ہے ۔ اس درجہ کو اصطلاح مین اسٹیج آف گری
ہے-پے-ٹائی-زی-شن کہتے ہین +

علامات - بعضدفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو پہلے جاڑا معلوم ہوتا ہے اور
تب بخار آجاتا ہے - اور بعض اوقات خاص مرض کی علامتین پہلے ظاہر ہوتی
ہین - اس بیماری مین بخار تیز ہوتا ہے سارے جسم کی مگر خاصکر سینہ کی حرارت ۱۰۵
درجہ بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے اور مرض کے کُل ایام تک قائم رہتی ہے
یہ خاصہ اس مرض کی گرمی کا ہے اسکو بھولنا نہ چاہئے - چہرہ اور آنکھین سُرخ اور درد
سر ہوتا ہے - نبض تیز چلتی ہے - تشنگی تیز ہوتی ہے - زبان میلی اشتہا جاتی رہتی ہے
اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے - سینہ مین ایک دہیما گہرا اور پہیلا ہوا درد معلوم ہوتا
ہے - مگر اس بیماری مین پردہ پلورا شامل نہو تو درد تیز نہین ہوتا - کہانسی کم اور خشک
ہوتی ہے اور پہلے اسکے ہمراہ تہوڑا سا بلغم نکلتا ہے لیکن بعد ایک یا دو روز کے زنگ کے
رنگ کا بلغم یا زرد سبزی مائل اخراج پاتا ہے جو نہایت لیسدار ہوتا ہے اور جسکو اصطلاح مین
رس ٹے - آئن - ٹے - اس - پیو - ٹم کہتے ہین کہ جسمین کثرت سے کلورائیڈ اف
سو - ڈی - ام ہوتا ہے - اس بیماری مین پیشاب کم اور سُرخ رنگ کا آتا ہے اور اس
مین کثرت سے یو - ریا اور یورک اسڈ ہوتا ہے جس سبب سے اس مرض کا پیشاب
اکثر گدلا ہوتا ہے مگر اسمین کلورائیڈ اف سو - ڈی - ام بہت ہی کم بلکہ بعضدفعہ
ہوتا ہی نہین ۔ اس بیماری مین درد سر اکثر رہتا ہے - بعضدفعہ رات کے وقت
بیمار بہکی باتین کرتا ہے اور بعض دفعہ شدت سے ڈے - لے - ری - ام اکثر
ہو جاتا ہے مگر ڈے - لے - ری - ام کی علامت شراب خوارون مین نہایت زور شور
سے پیدا ہوتی ہے - تنفس اسقدر جلد جلد لیا جاتا ہے کہ ایک منٹ مین اسکی حرکت
تیس سے ساٹھہ اور ستر گاہے گاہے ایک منٹ مین اسی دفعہ بھی ہوتی ہے جب یہ مرض
بڑھنے والا ہوتا ہے تو اسکی علامتین شدت پکڑ جاتی ہین چنانچہ تنفس کی تکلیف
زیادہ ہوتی جاتی ہے - بلغم زیادہ تر لیسدار اور رنگ اسکا زیادہ تر گہرا اور اکثر اسمین

خون کی دہاریاں بہی ہوتی ہیں - نبض سریع اور کمزور ہو جاتی ہے - زبان خشک اور اسپر بہورے رنگ کی تہ جم جاتی ہے - جسم کی حرارت ہاتہوں کو تیز معلوم ہوتی ہے - کمال کمزوری - ہذیان اور بیہوشی طاری ہوتی ہے اور دیگر علامات ردیہ پیدا ہو جاتی ہیں - آخر کار بلغم میں لیس نہیں ہوتا بلکہ وہ پتلا اور رنگ اسکا بہورا یا لال سرخی ہو جاتا ہے - تنگی نفس کی بڑہتی جاتی ہے - نبض باریک اور کمزور ہو جاتی ہے - چہرہ پہیکا لیکن نیلی - اور جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - آخر کار بیمار نہایت نڈہال ہو جاتا ہے اور دم بند ہو کر یا حالت غشی میں ملک بقا کو کوچ کر جاتا ہے - جب شش میں گنگرین ہو جاتا ہے تو تنفس سے نہایت بدبو آتی ہے اور بلغم نہایت سڑا ہوا نکلتا ہے ٭

نیومونیا کی چند علامات کا مفصل بیان - اس بیماری میں جلد نہایت گرم اور خشک ہو جاتی ہے اور ہاتہوں کو نہایت تیز گرم محسوس ہوتی ہے - بعض دفعہ پسینہ آتا ہے - مگر اس سے مریض کو فائدہ نہیں معلوم ہوتا - جسم کی حرارت بہت جلد ۱۰۲ یا ۱۰۳ یا ۱۰۴ تک بڑہ جاتی ہے - بعض دفعہ اس سے بہی زیادہ بڑہ جاتی ہے - اور دوسرے یا تیسرے دن درجہ اتم کو پہونچ جاتی ہے اور ایسا ہی ہو سکتا ہے کہ مرض کے انتہا تک حرارت بڑہتی جاوے - اور ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ حرارت ۱۰۷ درجہ تک بڑہ گئی ہے تیسپر بہی بیمار کو شفا ہو گئی ہے اور جب یہ بیماری مہلک ہوئی ہے تب حرارت ۴ و ۱۰۹ تک بہی بڑہ گئی ہے - حرارت میں روزمرہ کی کمی بیشی اکثر اسطور پر ہوتی ہے کہ علی الصباح حرارت کا درجہ نہایت کم ہوتا ہے - دوپہر سے پہلے یا تہوڑی ہی دیر بعد بتدریج بڑہنے لگتا ہے اور عین شام کیوقت حرارت جسم کی درجہ اتم کو پہنچ جاتی ہے تب بتدریج کم ہونے لگتی ہے لیکن بعض دفعہ نصف شب کو کسیقدر بڑہنے لگتی ہے اور تب بتدریج گہٹنے لگتی ہے ٭ شاذونادر ایسا بہی ہوتا ہے کہ جب ان - ٹرے - ٹنٹ فیور کے اثنا میں یہ مرض عارض ہو جاتا ہے تب صبح کیوقت

حرارت کا درجہ صحت پر آجاتا ہے اسوقت اِس بیماری کو اِنٹ ۔ٹرے ٹنٹ نیو ۔مونیا کہتے ہین + نیو ۔مو ۔نیا کی بیماری مین دونو گال اکثر سُرخ ہوجاتے ہین اور مرض کی جانب کا گال زیادہ تر سُرخ ہوتا ہے ۔ بعضدفعہ رخسارے اودے رنگ کے ہوجاتے ہین اور چہرہ زردی مایل + اس بیماری کے دوسرے یا تیسرے دن چہرہ پر ہر۔ پیز کے دانے اکثر پیدا ہوجاتے ہین + اور نبض کا یہ حال ہے کہ بیماری جس قدر وسیع ہوتی ہے نبض بھی اُسیقدر سریع ہوجاتی ہے ۔ مگر اکثر ۹۰ سے ۱۲۰ دفعہ حرکت کرتی ہے اور بعض دفعہ اِس سے بھی زیادہ چلتی ہے ۔ ابتدا مرض مین نبض مین خوب طاقت ہوتی ہے اور نبض خون سے اِسقدر پُر ہوتی ہے کہ دبانے سے نہین دبتی ۔ بعدازان کمزور ہوجاتی ہے اور اسمین اِسقدر کم خون ہوتا ہے کہ دبانے سے دب جاتی ہے اور بعض دفعہ نبض اِن ۔ٹر ۔ مے ٹنٹ اور بے قاعدہ بھی حرکت کرتی ہے + نیو ۔مو ۔نیا مین ایک بڑی بھاری علامت یہ پائی جاتی ہے کہ بیمار بہت کمزور اور نڈھال ہوجاتا ہے ۔ اِس مرض کا بیمار سر کو کسیقدر اونچا رکھکر اکثر چیت پڑا رہتا ہے اور اکثر مشکلون سے اُٹھکر بیٹھ سکتا ہے + زبان اسمین میلی اور خشک ہوتی ہے اور لبین اکثر پھٹ جاتی ہین + گاہے گاہے یہ علامات غیر محمودہ بھی اس بیماری مین پائی جاتی ہین کہ نگلنے مین دشواری ہوتی ہے ۔ شدت سے قے ہونے لگتی ہے ۔ جگر بڑھ جاتا اور یرقان کی علامتین پائی جاتی ہین یا دست آنے لگتے ہین ۔ غرض یہ کل علامات خراب ہین +

کھانسی جلد شروع ہوجاتی ہے ۔ مگر شدت سے نوبت بنوبت نہین ہوتی بلکہ جب کھانسی اُٹھتی ہے تب آسانی سے روکی نہین جاسکتی اور اس سے دم پھولتا ہے +

بلغم ۔ کھانسی کے شروع ہوتے ہی بلغم آنے لگتا ہے جسکی خاصیتین یہ ہین ۔ یہ بلغم کفدار نہین ہوتا لیکن اِسقدر لسیدار ہوتا ہے کہ نہایت مشکل سے خارج ہوتا ہے بلکہ اکثر مُنہ کے اندر سے کھینچکر نکالنا پڑتا ہے اور جس برتن مین بلغم ہوتا ہے اگر اسکو یا لکل

الٹا دین تب بھی ہنین گرتا - اِس بلغم کا رنگ مختلف ہوتا ہے - چنانچہ خون کی آمیزش کے سبب سے کبھی تو زنگ کے رنگ کا چنانچہ اسیواسطے اسکو رَسٹی - اس - پیوٹم کہتے ہین اور کبھی خون کے طرح طرح کے رنگ کا ہوتا ہے اور جون جون مرض کا دور بڑھتا جاتا ہے بلغم کا رنگ زردی مایل ہوتا جاتا ہے آخرکار براُنکائی - ٹس کے مرض کا سا ہوجاتا ہے * بعض دفعہ نہایت تھوڑا خارج ہوتا ہے اور جب مرض ردی قسم کا ہوتا ہے تب بلغم رقیق سیاہی مایل رنگ کا اور بدبودار ہوتا ہے *

علامات خاص سینہ کے - درجہ اول مین جانب ماؤف کا سینہ زیادہ حرکت کرتا ہے ٹھونکنے تو آواز وہان سے ٹھوس پیدا ہوتی ہے کان لگا کر سننے سے تکلم کی آواز تیز اور دم کشی کے ساتھہ نہایت باریک کرے - پے - ٹنٹ - راُنکس سُنائی دیتی ہے * درجہ دوم مین جانب ماؤف کا سینہ کسیقدر پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے اور مقامات مابین پسلیون کے ہموار ہوجاتے ہین بر - کنشن کی آواز بالکل ٹھوس ہوجاتی ہے - تکلم کی آواز تیز اور تنفس کی آواز بھی تیز جس کو براُنکیل - برِی - دِنگ کہتے ہین - جب یہ بیماری مرفوع ہونیوالی ہوتی ہے تو مرض کے مقام پر لگا ہے کا ہے میو - کس - راُنکس سُنائی دیتی ہے جسکو اصطلاح مین ری - ڈوکس کرے - پے - ٹے - شن بولتے ہین - یہ آواز اسقدر جلد پھیلجاتی ہے کہ جانب ماؤف کے کل پھیپڑے پر میو - کس - راُنکس مسموع ہوتی ہے تکلم اور تنفس کے آواز کی تیزی رفتہ رفتہ کم ہوکر بالکل مفقود ہوجاتی ہے پھیپڑے مین دوبارہ ہوا کا گذر ہوتا ہے اور بلغم دوبارہ لیسدار اور زنگ کے رنگ کا خارج ہونے لگتا ہے اور جون جون انفلامیشن کم ہوتا جاتا ہے میو - کس - راُنکس کے عوض پھیپڑے کی اصلی حالت کی آواز سُنائی دینے لگتی ہے اور ٹھونکنے کی آواز بھی جون جون

کشش و بصحت لاتا جاتا ہے صاف ہوتی جاتی ہے مگر جب یہ مرض نہین رفع
ہونیوالا ہوتا ہے تب اوپر کی ساری علامتین بڑھ جاتی ہین اور جب ایک پھیپھڑا
سارے کا سارا سخت ہو جاتا ہے تب نہ تو تکلم اور نہ تنفس کی آواز سنائی
دیتی ہے کیونکہ اسمین ہوا کا گذر نہین ہوتا اور جب اس سخت پھیپھڑے مین پیپ
پڑ جاتی ہے تب ایک بڑا - رہی - لو - کوئی اور گرگر - لنگ آواز سنائی دیتی ہے

اقسام اور ترکیبین - نیو - مونیا کی بیماری متعدی بخارون اور ری سپ لیش
اور پائی - میا کے مرضون مین اکثر عارض ہو جایا کرتی ہے ان صورتون مین سینہ
نہایت گرم - تکلیف تنفس اور دیگر علامتون کو دفعتاً بشدت ہو جاتی ہے سینہ پر تھوڑی نکلنے
کی آواز اور ٹھسے کی آوازین بھی مثل نیو - مو - نیا کے سنائی دیتی ہین سل کی بیماری
جب بڑھ جاتی ہے تب بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے اور برانکائی - ٹس کے مرض
مین تو اکثر ہو جایا کرتا ہے اسوقت اس مرکب مرض کو برانکو - نیو - مو - نیا کہتے ہین
اور جب اسکے ساتھہ پلورسی کی بیماری بھی ہو جاتی ہے تب اس مرکب مرضکو
پلورو - نیو - مو - نیا کہتے ہین *

علامات تشریحی بعد وفات - بیمار اگر درجہ اول مین مرجاوے تو پھیپھڑا اسکا
سرخ نظر آویگا اور اسمین کسیقدر چچپاہٹ کی آواز بھی ہوگی تراشنے سے بہت
سا کف اور کچھ لہو اعرق نکلیگا اس پھیپھڑے کو پانی مین چھوڑنے سے کچھہ تیریگا کچھہ
ڈوبیگا - جب مریض درجہ دوم مین مرتا ہے تو پھیپھڑا اسکا پھولا ہوا ہوتا ہے اور اسپر
منجمد فائی - برین اور ریشیون کے داغ پائے جاتے ہین انگلیون سے دبائے تو چچپاہٹ
کی آواز بالکل سنائی نہین دیتی تراشئے تو قاشین اسکی مثل جگر کے کٹتی ہین جب
بیمار تیسرے درجہ مین مرجاتا ہے تو اسکے پھیپھڑے کی ساخت گلجاتی ہے اور
اسمین پیپ پائی جاتی ہے *

اسباب - پری ڈسپو- زنگ - یہ بیماری طاقتور اور کمزور دونو کو ہوجایا کرتی ہے - موسم سرما اور بہار +

اکسا ئیٹنگ - عام اسباب انفلامیشن کے - تغیرات موسم - زیادہ محنت جسمانی - مختلف قسم کے بخار - جمع ہوجانا مادہ ٹیوبرکل کا - قلب کی بیماری +

واضح ہو کہ بعض طبیب اس بیماری کو ایک خاص قسم کا بخار تصور کرتے ہین اور پھیپھڑے کے انفلامیشن کو اس بخار کی ایک علامت کہتے ہین - بعض یہ فرماتے ہین کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے کرم کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ کہ کرم مذکور ہوا مین پیدا ہوتے ہین جسکے سونگھنے سے شش مین انفلامیشن ہوجاتا ہے +

مدت مرض کی - نیومونیا یا تو صرف ایک یا دونو پھیپھڑون مین ہوجا سکتا ہے + جب یہ بیماری جوان یا طاقتور آدمی کو ہوجاتی ہے اور اسپر کوئی اور مرض عارض نہین ہوتا تب اسکی مدت قریب چودہ دن کے ہوتی ہے + اور پانچوین سے آٹھوین دن کے اندر یہ مرض انحطاط کو پہونچ جاتا ہے - خفیف قسم کی بیماری نوین دن کو رو بصحت لانے لگتی ہے مگر جب اس مرض پر کوئی اور بیماری عارض ہوجاتی ہے اور برانکو- نیومونیا مین بھی ۲۱ دن سے کم مین صحت کی صورت نظر نہین آتی + جب یہ مرض مہلک ہونیوالا ہوتا ہے تب بیمار چھٹے اور بیسوین دن کے اندر مرجاتا ہے +

کرانک نیومونیا - اس قسم کا مرض یا تو شدید بیماری کا نتیجہ ہوسکتا ہے یا پھیپھڑے مین آتشک کا مادہ جمع ہوکر خراش پیدا ہونے سے ہوجاتا ہے - چاہے کسی طور سے پیدا ہو اسمین کوئی حصہ پھیپھڑے کا ہمیشہ کے لئے سخت رہ جاتا ہے ایسی صورت مین طبیب کو سل کی بیماری کا دہوکا ہوجا سکتا ہے یعنے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ پھیپھڑے کی سختی ٹیوبرکل کے مادہ کے جمع ہوجانے سے پیدا ہوئی ہے

خاصکر جب یہ دیکھتا ہے کہ کرانک نیو۔مو۔نیا مین بھی ہوا کی نالیان اکثر پھیلی
ہوئی ہوتی ہین اور جیسے سل مین ویسے اسمین بھی سخت پھیپڑے مین پیپ پڑکر زخم
پیدا ہوجا سکتے ہین۔ اسکی علامات عامہ بھی کسیقدر سل سے مشابہت رکھتی ہین
کیونکہ اسمین بھی بیمار کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے۔ چہرہ اُسکا پیلا پڑجاتا ہے۔ سینہ
کے اندر بوجھ معلوم ہوتا ہے اور بھوک جاتی رہتی ہے۔ مگر مثل تھائسس کے
کرانک نیو۔مو۔نیا مین نہ تپ تیز رہتا ہے نہ رات کو پسینہ آتا ہے۔ اور نہ دست
لگ جاتے ہین۔ اگرچہ گاہے گاہے کھانسی کے ہمراہ قدرے خون آسکتا ہے۔
علاج اس قسم کے نیو۔مو۔نیا کا مقویات اور محللات سے کرنا چاہئے جیسے
آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ آیوڈائیڈ اف ایرن۔ کاڈ۔لیور۔آئیل وغیرہ
غذا بیمار کی مقوی ہونی چاہئے۔

علاج ۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ مین فصد کو حرام سمجھتا ہون اور صرف مین ہی
نہین بلکہ سوا دیسی حکیمون کے سارا جہان اُسکو برا جانتا ہے حقیقت بھی یہی
ہے کیونکہ جب بلا اشد ضرورت کے اور بغیر سوچ سمجھکر فصد لیجاتی ہے تب بیماری
بعوض رفع ہونے کے بڑھنے لگتی ہے۔ پس نیو۔مو۔نیا کی بیماری مین فصد ہرگز نہ
لینی چاہئے مگر ہان جیسے حرام بھی اشد ضرورت کیوقت شاذونادر حلال ہوجا سکتا ہے
اسیطرح جب جوان اور طاقتور آدمی کو دفعتاً نیو۔مو۔نیا ہوجائے اور آن کے آن مین
بہت سا حصہ شش کا خون سے پُر ہوجائے جس سبب سے دم لینے مین کمال تکلیف اور تھوڑی
تھوڑی کھانسی بار بار ستاتی ہو اور دہنے خانے دل کے خون سے پُر ہوکر پھیلجاتین تب
فصد کے لینے سے بیمار آسانی سے دم لیتا ہے۔ نبض مین طاقت آجاتی ہے دہنا خانہ دل کا
خون کے بوجھ سے سبکدوش ہوجاتا ہے اور فصد کے لیتے ہی بیمار رو بصحت لانے لگتا
ہے۔ پس یاد رکھو کہ بجز حالت مذکورہ بالا کے نیو۔مو۔نیا کی بیماری مین فصد ہرگز نہ لینا

بلکہ اسطورپر علاج کرنا کہ درجہ اول مین مریض طاقتور رہو تو سینہ پر بموجب مرض کی
شدت کے جونکین لگا دین تکمید کرین یا پولٹس باندہین اور اسکو بعد دو دو گہنٹہ کے
بدلین بطور دوا کے اِس نسخہ کا استعمال دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد کرین -
نسخہ ٹار-ٹار امے - ٹک تہائی یا چوتہائی گرین + لاڈ-نم ۱۰ یا ۱۵ بوند + پانی
ایک آونس + غذا ہلکی لیکن جب یہ بیماری کسی بڈہے یا کمزور جوان کو بہی ہوجاوے
تب جونکون کے لگانے کی ضرورت نہین پڑتی اِسصورت مین خارجی علاج اس درجۂ
اول کا صرف تکمید اور پولٹس سے کرنا چاہئے اور داخلی علاج اِس نسخہ سے کرین -
نسخہ - کار-بونٹ اف ایمو-نیا ۵ گرین + وائنم - ایپے - کک ۱۰ یا ۵ ابوند +
کمپونڈ - ٹنکچر - کمفر ۵ یا ۲۰ بوند + پانی ایک آونس + سکیو ملا کر دو دو یا تین تین
گہنٹہ بعد پلا دین - جب یہ مرض درجۂ دوم مین آجاتا ہے تب کمزوری کی علامتین پیدا
ہوتی ہین اِسواسطے چاہیے مریض طاقتور ہو چاہیے کمزور خواہ بُڈہا ہو خواہ جوان نسخہ
کار-بونٹ اف ایمو-نیا کا استعمال کرنا چاہئے اور خارجی علاج اِس درجہ کا بلسٹر سے
کرین - بطور غذا شوربہ - دودہ - اور اگر کمزوری بہت ہو تو خمر کا بہی استعمال کرسکتے ہین
درجہ سوم مین ادویہ اور اغذیہ دونو اسٹو-مے-لنٹ ہونی چاہئین اور جب مرض
درجۂ اول یا دوم سے رو بصحت لانیوالا ہو تو مقویات مثلاً ڈائیلوٹ - ہائیڈرو-کلورک
ایسڈ جیسا ندہ چرایتا یا جن-شن یا کلنبا یا کواشیا کے ساتہہ دیوین +

ہشتم گنگ-رین آف دی لنگس

یعنی

مُردار پڑجانا کسی حصّہ شش کا بسبب انفلامیشن کے

یہ مرض بہت کم دیکہنے مین آتا ہے علامات اِسکی یہ ہین کہ مریض کے تنفس سے نہایت

بدبو آتی ہے اور کہانسی سے ایک رطوبت سبز مائل بسیاہی ور نہایت بدبودار خارج
ہوتی ہے اور اسمین سیاہ رنگ کے چہوٹے چہوٹے چہیچہڑے بہی ہوتے ہین - مریض
نہایت کم طاقت اور نڈہال ہوجاتا ہے اور اُسکی نبض بہی کمزور اور جلد چلتی ہے -
سینہ پر کان لگا کر سُننے سے میو-کس اور گرگ - لِنگ - رانکس سُنائی دیتی ہے علامات
ردیہ فوراً ظاہر ہوپڑتی ہین آخر کار بیمار حالت ضعف مین مرجاتا ہے +

اسباب - جب مرض نیو-مو-نیا (ذات الریہ) نہایت کمزور آدمی کو ہوجاتا ہے
تب اُسکا شُش مُردار پڑجاتا ہے +

تشخیص - اِس بیماری کی نہایت آسان ہے کیونکہ مریض کے تنفس کی بو اسقدر
بدبو ہوتی ہے کہ اُسکے بستر کے پاس ناک نہین ٹہرتی علاوہ ازین اُسکی کہانسی کے ہمراہ
جو رطوبت نکلتی ہے اُسکی بو اور رنگت اِس مرض کی تشخیص کے لئے کافی ہے + بیمار کی
نعش کو چیرنے سے اُسکے شُش مین غار پائے جاتے ہین اور اُن غارون مین وہی
گاڑہی سبز اور بدبودار رطوبت ہوتی ہے جو مریض کی زندگی مین کہانسی کے ہمراہ نکلتی
ہے - اُن غارون کی دیوارون پر سبز سیاہ رنگ کے چہیچہڑے ہوتے ہین جیسے باورچی خانہ
کی چہت سے سیاہ رنگ کے جہول لٹکتے ہین +

علاج - یہ بیماری نہایت مُہلک ہے ادویہ اور اغذیہ مقوی سے اسکا علاج کرنا چاہئے
جیسے کار-بونٹ آف امو نیا اور ٹنیون وغیرہ +

ہشتم تہائی سِس پُلمو-نی-لِس

یہ بیماری بہ نسبت داہنے کے بائین شُش مین اکثر زیادہ ہوتی ہے اور پہیپہڑے کی نوک
سے اکثر شروع ہوتی ہے +

اقسام - تحقیقات جدیدہ کے بموجب اطبا کے نزدیک تہائی سِس کا لغناً شُش کے

کسی حالت پر اطلاق کر سکتا ہے چنانچہ

اوّل - پھیپھڑے کی باریک رگیں اجتماع خون کے سبب جب پھٹ جاتی ہین اور خون پھیپھڑے کی ساخت مین پھیل جاتا ہے تب وہ منجمد ڈلون کی شکل بنجاتا ہے - یہ ڈلے جب ٹوٹ جاتے ہین تو انکی شکل پنیر کی سی ہو جاتی ہے طبیعت انکو دفع کرنا چاہتی ہے تب پھیپھڑے مین زخم ہو کر غار بنجاتے ہین * اس قسم کے مرض کو ہے - مو - را - جک تہائی - سِس کہتے ہین *

دوم برانکائی - ٹِس یا نیو - مو - نیا کی بیماری کے سبب ہوا کی نالیون اور ہوا کے کیسون مین زخم پیدا ہو جاتے ہین اور ان دونو مرضون کے انفلامیشن کے باعث سے جو مادہ انفلامیشن کا پیدا ہوتا ہے اُسمین ایسے تغیرات واقع ہو جاتے ہین کہ وہ پنیر کی شکل کے بنجاتے ہین - اسکو بھی طبیعت دفع کرنا چاہتی ہے تب پھیپھڑے مین زخم پیدا ہو کر غار پڑجاتے ہین * اس قسم کے تہائی - سِس کو اصطلاح مین برانکیل اور نیو - ما - نِک تہائی - سِس کہتے ہین *

سوم آتشک کا زہر جب جسم مین سرایت کرجاتا ہے تب وہ شُشش کی ساخت مین جمع ہو کر پھیپھڑے کو گلا دیتا ہے * اس قسم کے تہائی - سِس کو سی - فی - لے - ٹِک تہائی - سِس بولتے ہین *

چہارم - بعضے دفعہ رو - ما - ٹیزم اور گاؤٹ اور آتشک اور کثرت سے مے خواری کے باعث جب خون بگڑ جاتا ہے تب اُسکا بگڑا ہوا فائی - برین پھیپھڑے کی ساخت مین جمع ہو جاتا ہے اور شُشش کے اُس مقام کو زخمی کر دیتا ہے * اس قسم کی تہائی - سِس کو فائی - برائیڈ تہائی - سِس کہتے ہین *

پنجم - پانچوین قسم کا تہائی - سِس وہ ہے جسمین اسکرا - فیو - لا کے سبب سے ٹیو - بر - کل کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے * اسکو ٹیو - بر - کیو - لر تہائی - سِس کہتے ہین *

چونکہ اِس قسم کا تھائی سِس اکثر دیکھنے مین آتا ہے اور دیگر اقسام کی نسبت یہ زیادہ تر مُہلک بھی ہے اسواسطے اِسکا بیان الگ کیا جائیگا۔ پس بیان

ٹیو۔بر۔کیو۔لر تھائی سِس

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ۔ دوسرا کرانک ۰

اکیوٹ تھائی سِس کو گے۔لو۔پنگ کن۔زم۔شن بھی کہتے ہین ۰ اِس قسم کا مرض کم دیکھنے مین آتا ہے۔ یہ اِسطور شروع ہوتا ہے۔ کہ پہلے قدرے سردی لگ کر بُخار ہوجاتا ہے۔ نبض تیز ہوجاتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ کھانسی ہوتی ہے اور دم لینے مین تکلیف۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد ہائی ٹائفیڈ فیور کی علامتین ظاہر ہوکر کثرت سے پسینہ آنے لگتا ہے اور دست لگجاتے ہین ۰ اِس بیماری مین پھیپھڑے کی ساخت مین نہایت جلد ٹیو۔بر۔کل کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے۔ بیمار روز بروز لاغر ہونے لگتا ہے اور چند ہفتہ کے اندر مرجاتا ہے ۰

دوسری یعنے کرانک۔قسم کی تھائی۔سِس اکثر مشاہدہ مین آتی ہے جسکا مفصل بیان نیچے کیا جاتا ہے ۰

ماہیت۔ اِس بیماری کو انگریزی مین کن۔زم۔شن اور عربی مین سل کہتے ہین اور جو شخص اِس مرض مین مبتلا ہوتا ہے اُسکو مسلول بولتے ہین۔ اِس مرض کو ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ صرف شُش ہی مین محدود رہتا ہے بلکہ اثر اِس مرض کا سارے جسم مین موجود ہوتا ہے یعنے جس کسیکو سل کی بیماری ہونیوالی ہوتی ہے عہد طفلی سے طبیعت اُس کی اِس بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے اور آثار مرض سکرا۔فیو۔لا کے اُسکے سارے جسم مین پائے جاتے ہین (دیکھو باب سکرا۔فیو۔لا پیچھے) سل کی بیماری مین ایک مادہ خون سے ایسا پیدا ہوتا ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی بیکار ہوجاتا ہے

اور اسمین طاقت نشو و نما کی نہین ہوتی اِس مادہ کو اصطلاع مین ٹیو۔بر۔کل کہتے
ہین ۔ یہ مادہ ٹیو۔بر۔کل دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو اصطلاح مین گرے اور دوسرے
کو یا۔لو ٹیو۔بر۔کل کہتے ہین ؁

گرے ٹیو۔بر۔کل مضبوط اور ملایم ہوتا ہے دبانے سے دب جاتا ہے +
یا۔لو ٹیو۔بر۔کل کے مختلف مقدار کے ڈلے ہوا کرتے ہین اور بہ نسبت گرے ٹیو۔بر۔کل
کے اکثر یہ بڑے بھی ہوتے ہین ۔ اِن ڈلون کو دبایئے تو آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین
اور چھری سے تراشئے تو مثل پنیر کے کٹ جاتے ہین ۔غرض اسبات کو یاد رکھنا چاہئے
کہ سل کی بیماری مین خون سے ایک مادہ موذی اور بیکار پھیپڑے کی ساخت مین پیدا
ہوتا ہے اور جب اچھی طرح پیدا ہو جاتا ہے تب طبیعت جو مدبر بدن ہے اور جسکو بیکار اور
موذی مادہ سے نفرت ہوتی ہے جسم سے اِس مادہ ٹیو۔بر۔کل کو دفع کرنا چاہتی ہے ۔ترکیب
اِسکے دفع کرنے کی یہ ہے کہ جس مقام شش مین مادہ ٹیو۔بر۔کل کا ہوتا ہے وہان پر ایک
خبیث قسم کا انفلامیشن پیدا ہو جاتا ہے اور پیپ پڑجاتی ہے ۔ یہ پیپ اُس ٹیو۔بر۔کل
کے مادہ مین جب جذب ہو جاتی ہے تو مادہ مذکور پہلے تو ملائم اور آخر کار گلجاتا ہے
اور اُس مقام کے پھیپڑے کی ساخت بھی گلجاتی ہے اور کھانسی کے ذریعہ جب وہ گلی
ہوئی شش کی ساخت اور مادہ ٹیو۔بر۔کل کا ہمراہ بلغم کے خارج ہو جاتا ہے تب
وہان پر غار رہ جاتا ہے ۔پس بموجب اِس ماہیت کے یہ بیماری تین درجہ مین منقسم
ہو سکتی ہے چنانچہ درجہ اول مین جسکو اسٹیج۔آف ڈی۔پو۔زی۔شن کہتے ہین
ایسا ہوتا ہے کہ اکثر شش کی نوک یا اوپر کے گوشہ پر دو نو یا صرف ایک ہی قسم کی
ٹیو۔بر۔کل الگ الگ یا ملے جُلے جمع ہو جاتے ہین وہان سے یکسان برابر یا
جابجا پیدا ہوتے ہوئے نیچے کیطرف آتے ہین ۔ دوسرے درجہ مین جسکو اسٹیج آف صفٹننگ
بولتے ہین ٹیو۔بر۔کل کا مادہ بسبب جذب ہو جانے پیپ کے ملایم ہو جاتا ہے اور

تیسرے درجہ مین جب مادہ مذکور گل کر بلغم کے ساتھ خارج ہوجاتا ہے تب اُس مقام مین غار رہ جاتا ہے چنانچہ اسیواسطے اِس درجہ کو اسٹیج اف ذکیٹی۔ یکے۔ وی ٹی بولتے ہین ٭

ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ ٹیوبرکل کا مادہ صرف پھیپڑے ہی مین پیدا ہوتا ہے بلکہ اس مرض مین اکثر اَور اعضا مین بھی یہی مادہ پیدا ہوجاتا ہے جیسے رودون کی ساخت مین مے سن لیٹے رک غدودون مین ٭ گردون مین ٭ پیے ری ٹو نی ام مین جگر طحال اور برانکیل غدودون مین ٭ دل اور اُسکے غلاف مین اور دماغ اور نخاع مین بھی ٹیوبرکل کا مادہ پیدا ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازین اس بیماری مین جگر کی ساخت چربی مین بھی بدل جاسکتی ہے ٭

علامات پری ما نے ٹری سٹم یہ ہین کہ عین ابتداء مرض مین ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی ہوتی رہتی ہے۔ صبح کو اُٹھتے وقت یا شب کو سوتے وقت اسکی زیادتی ہوتی ہے۔ گلے مین خراش معلوم ہوتی ہے جس سے کھانسی اور بھی ستاتی ہے کچھ عرصہ بعد لیسدار بلغم بے رنگ یا کسیقدر خون آمیز خارج ہوجاتا ہے یعنے ہے ماپ ٹے سِس ہوجاتا ہے۔ ہاضمہ کی شکایت ہوتی ہے بھوک مرجاتی ہے۔ بیمار کا جی متلاتا اور غلبہ صفرا کا ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ مریض لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے اونی سی بات مین تھک جاتا ہے۔ کاروبار سے طبیعت نفرت کرتی ہے۔ اب ہاتھ پاؤن کے تلوے جلتے ہین اور صبح کیوقت تھوڑا بہت پسینہ آجاتا ہے۔ مریض راتون کو بے چین رہتا ہے اور صبح کو طبیعت ناخوش اور پژمردہ رہتی ہے۔ مزاج بیمار کا چڑچڑا ہوجاتا ہے اور اشتہا متلون۔ بدن کا گوشت ڈھیلا۔ چہرہ پیلا۔ آنکھین سفید اور پتلیان پھیلجاتی ہین۔ نبض کی سُرعت ۹۰ سے ۱۴۰ درجہ تک ہوجاتی ہے۔ بعد کچھ عرصہ کے کھانسی دن کے وقت کئی مرتبہ اُٹھتی ہے

اور ذرا سی محنت یا ریاضت سے بیمار کا دم چڑھ آتا ہے اور وہ تھک جاتا ہے۔
حد کا تنفس کی تعداد بھی اب بڑھ جاتی ہے اور نبض بھی خاصکر شام کیوقت زیادہ تر
سریع لیکن کمزور ہوجاتی ہے اور بخار برابر رہتا ہے مگر کسیوقت زیادہ اور کسیوقت
کم اور ہمیشہ گرم رہتا ہے۔ تجربہ سے ایسا دیکھا گیا ہے کہ ششش مین جب مادہ
ٹیوبرکل کا زور شور ہوتا ہے تب جسم کی حرارت بھی زیادہ ہوتی ہے اور جب مادہ
مذکور کی پیدایش مین کمی ہوتی ہے تب حرارت جسمی بھی کم ہوجاتی ہے۔ یاد رہے
کہ ٹیوبرکل کے پیدا ہونے سے پہلے کئی ہفتے بار بیمار کا بدن گرم رہتا ہے چنانچہ
۱۰۰ سے ۱۰۳ درجہ تک کی گرمی جسم مین ہمیشہ رہتی ہے۔ مرض کا یہ درجہ یا مریض کی یہ
حالت کئی ہفتے یا کئی مہینے تک رہ سکتی ہے بلکہ بیمار کو اسقدر افاقہ بھی ہوجا سکتا
ہے کہ طبیب کو شفا کلی کا دہوکہ پڑ سکتا ہے لیکن بیماری بتدریج ترقی پکڑتی جاتی
ہے اور ٹیوبرکل کا مواد اس کثرت سے پیدا ہوجاتا ہے کہ ششش مین بسبب اجتماع
خون کے مریضکو برانکائی ٹیش اور نیوسونیا کی بیماری ہوجاتی ہے اب مواد
مذکور جلد گلنے لگتا ہے اور بلغم کے ہمراہ پیپ آتی ہے اُسوقت علامات ٹہک فیور
(تپ دق) کی پیدا ہوجاتی ہین۔ صبح کے وقت سر اور سینہ پر اسقدر کثرت سے
پسینہ آتا ہے کہ بیمار نہا جاتا ہے۔ کہانسی اب زیادہ ستاتی ہے اور نبض بھی اب
زیادہ سریع ہوجاتی ہے ۹۰ سے ۱۱۰ درجہ تک اور جلد جلد چلنے لگتی ہے۔ بیمار سوکہہ کر
کانٹا ہوجاتا ہے۔ یہ دوسرا درجہ مرض کا کئی ہفتہ سے کئی مہینے تک رہ سکتا ہے
اور اس حالت مین اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے بیمار ظاہر مین
تندرست نظر آسکتا ہے لیکن یہ صرف دہوکا ہے کیونکہ درحقیقت اُس مدت
مین ٹیوبرکل کے نئے دانے پیدا ہونے لگتے ہین تب از سر نو پھر علامتون کو
شدت ہوجاتی ہے۔ بیمار کا جی متلاتا اور غذا کی طرف سے نفرت ہوجاتی ہے

اور بلغم کثرت سے اور پیپ آمیز آتا ہے اور اکثر اُسمین خون کی دھاریان بھی ہوتی ہین
تیسرا درجہ اِس مرض کا وہ ہے جسمین ٹیو-بر-کل کے گل کر خارج ہو جانے سے شُش
مین غار پڑ جاتے ہین - اِس درجہ مین کل علامات جنکا ذکر پہلے کیا گیا ہے نہایت شدت
پکڑ جاتی ہین چنانچہ سرد پسینہ زیادہ آتا ہے اور دوپہر دن اور رات کیوقت بیمار
کو نہایت تکان معلوم ہوتا ہے - بھوک بالکل مرجاتی ہے اور امعا کے میو-کس پردہ
مین بھی چونکہ مادہ ٹیو-بر-کل کا پیدا ہو جاتا ہے اِسلیے بیمار کو دست لگ جاتے
ہین اور بلغم مین اب نری پیپ ہوتی ہے - نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ عرصہ ایک
منٹ کے اندر ۱۰۰ یا ۱۵۰ دفعہ تک چلتی ہے اور لاغری اس درجہ کو پہونچ جاتی ہے
کہ صرف پوست باقی رہ جاتا ہے یا استخوان - سر کے بال اب گرنے لگتے ہین حیض
بند ہو جاتا ہے پلو-ری-سی (ذات الجنب) یا نیو-مو-تھو-رکس کی بیماری بھی اب
ہو جاتی ہے - گلے کے اندر زخم پڑ جاتے ہین لیکن باایںہمہ مرنے دم تک مریض کے
ہوش وحواس بدستور قائم رہتے ہین ٭ اگرچہ طوالت اِس درجہ مرض کی بہ نسبت
درجہ دوم کے کم ہوتی ہے تاہم باوجود کئی غارون کے بھی مہینون تک مریض
زندہ رہ سکتا ہے - جون جون موت قریب آتی جاتی ہے بھوک بالکل جاتی رہتی
ہے اور نیند نام کو بھی نہین آتی - پاؤن مین آماس تر آتا ہے آخر کار بیمار کا مرغ روح
یاس وحسرت لیکر اِس دار فانی سے تڑپ تڑپ کر دار جاودانی کو پرواز کر جاتا ہے
پس اِس مُہلک مرض کی یہی علامتین ہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا بعض دفعہ تو یہ مرض
صرف چند ہفتون کے اندر مُہلک ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اِسکا مریض چھہ یا آٹھ
مہینے تک زندہ رہتا ہے اور بعض مریض ایسے بھی ہٹیل ہوتے ہین کہ برسون
نہین مرتے ٭

چند بیماری علامتون کا مشرح بیان - واضح ہو کہ اِس مرض ہیبتناکی

نالیان اور حلق اکثر مبتلا ہوجاتے ہین لیکن اکثر یہ قاعدہ ہے کہ پہلے بہت باریک
باریک ہوا کی نالیان مبتلا ہوتی ہین بعد ازان اوپر کیطرف بڑی بڑی نالیون
مین یہ مرض بڑھتا جاتا ہے حتی کہ جب حنجرہ (لے۔رنگس) اس مرض مین مبتلا
ہوجاتا ہے تب بیمار کی آواز تھوڑی بہت بیٹھہ جاتی ہے لیکن بعض اوقات
اس قاعدہ کا خلاف بھی وقوع مین آتا ہے یعنے پہلے بیمار کو لا۔رنجائی۔ٹس ہوجاتی
ہے اور گلا رک جاتا اور آواز بیٹھہ جاتی ہے اور تب یہ بیماری نیچے کیطرف پہیلتی
آتی ہے یعنے پہلے بڑی بڑی اور تب چھوٹی چھوٹی ہوا کی نالیان مرض مین مبتلا
ہوجاتی ہین اور بلغم آنے لگتا ہے۔نبض تیز اور بیمار لاغر ہوجاتا ہے پہر تو اس مرض
کے ہونے مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین رہتا۔سل کی بیماری کے اثنا مین
امراض ذیل اکثر عارض ہوجاتے ہین چنانچہ پلو۔ری سی + نیو۔میو۔تھو۔رکس +
نیو۔مو۔نیا + برانکائی۔ٹس اور ہے۔ماپ۔ٹے۔سس + امعا مین زخم
پڑجاتے ہین اور ایسے۔گلا۔ٹس اور لا۔رنگس اور ٹرے۔کیا اور برانکیل۔گلانڈ مین
بھی زخم پیدا ہوجاتے ہین۔بلغم اس بیماری مین اکثر پیپ آمیز آتا ہے اور ذائقہ
اسکا یا تو شیرین یا پہیکا یا نمکین ہوتا ہے اور جب یہ بیماری بڑھ جاتی ہے تب
بلغم مین نری پیپ ہی ہوتی ہے ✤

ہے۔ماپ۔ٹے۔سس۔یاد رہے کہ سل کی بیماری مین خون تھوکنا
ضروریات سے نہین ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس مرض کے شروع سے
لیکر آخر تک بیمار کے بلغم کے ہمراہ خون مطلق نہین آتا اور جب خون آتا ہے
تو اکثر درجہ اخیر ہی مین زیادہ آتا ہے مگر کبھی کبھی ابتدا مرض مین بھی آجاتا ہے
اور بعض اوقات خون کی مقدار ایسی کم ہوتی ہے کہ بلغم مین صرف خون کے نقوط
یا دھاریان ہوتی ہین اور کبھی مقدار ایک یا دو ڈرام سے ایک دو یا کئی پائنٹ

تک ہوتی ہے ٭ ہیے ماپ ۔ ٹے مسٹس کی علامت فیصدی پچاس بیمار
مین اکثر نہین پیدا ہوتی ٭ تنگی نفس کی اس مرض مین اکثر اسقدر ہوتی ہے کہ
بیمار تہوڑی بہی حرکت کرے یا چند سطرین پڑہے تو سانس چڑہ آتی ہے ٭ معدہ
اکثر بگڑا ہوا ہوتا ہے ۔ ہاضمہ کی شکایت رہتی ۔ فم معدہ پر درد اور بوجہہ معلوم ہوتا
ہے ٭ بیمار کو روغن اور گوشت سے نفرت ہوجاتی ہے ٭ امعا مین بہی خرابی پائی
جاتی ہے چنانچہ نسبت صحت کے دست پتلے اور زیادہ مقدار مین آتے ہین ۔
جون جون یہ بیماری بڑہتی جاتی ہے کبہی تو دست آتے ہین اور کبہی قبض ہوجاتا
ہے لیکن درجہ اخیر مین اسہال ہوجاتا ہے ۔ بعض حالتون مین پردہ پے ۔ ری ٹونیم
چہد جاتا ہے تب پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نائی ۔ ٹس ہوکر بیمار مرجاتا ہے اور بعض اوقات مریضکو
استسقا ہوجاتا ہے ٭

فی ۔ زی ۔ کل ۔ سائینس ۔ اول پل ۔ پے ۔ شن یعنے بیمار کے سینہ کو ہاتہو
سے چہونا ۔ عین ابتدا مرض مین ہنسلی کی ہڈی کے اوپر یا نیچے کے مقام پر ہاتہہ لگا دین تو
صرف اتنا ہی معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ جگہہ دم لیتے وقت صحت کی نسبت کم ہیلتی ہے
ششش کی نوک پر ہاتہہ رکہین تو نسبت صحت کے بیمار کے تکلم کی آواز کی جہرات
(ووکل فری ۔ مے ۔ ٹس) تیز تر محسوس ہوگی ۔ اس سے ایسا گمان ہوسکتا ہے
کہ اس مقام کے نیچے جو پہیپڑے کی ساخت ہے وہ سخت ہوگئی ہے اور جب یہ
بیماری بڑہ جاتی ہے اور ہاتہون کو تکلم کی جہرات تیز محسوس ہوتی ہے تو اسی
ششش مین غار کا گمان ہوتا ہے ۔ یہ غار ششش کی سطح پر ہوتا ہے اور اس مین ہوا
کی آمد و رفت خوب ہوتی ہے ٭ اگر پہیپڑا اسکڑ گیا تو قلب کی حرکات کا صدمہ حد سے زیادہ
دور تک محسوس ہوگا ٭

پر ۔ کشن ۔ عین ابتدا مرض مین جبتک دو تو ششش کے اندر ہوا کا گزر اچہی طرح ہوتا

رہتا ہے جبتک یہ۔کشن کی آواز صاف پیدا ہوتی ہے مگر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ
پھیپھڑے کی نوک پر جب بہت سے بڑے بڑے ٹیوبرکل کے جمع ہوجاتے ہین تب
بھی ٹھونکنے سے آواز ٹھوس نہین نکلتی بشرطیکہ مادہ مذکور شش کی عین سطح پر نہو
بلکہ خوب اندر ہو اور سینہ کی دیوار اور سخت پھیپھڑے کے مابین کوئی حصہ تندرست
پھیپھڑے کا آجاوے تو ٹھونکنے کی آواز صاف نکلتی ہے سینہ کو اسوقت ٹھونکنا
چاہئے کہ جسوقت بیمار گہری سانس لے اور اسوقت بھی کہ جسوقت زور سے دم چھوڑے
اس ترکیب سے یہ فائدہ ہے کہ اگر شش مین ٹیوبرکل موجود ہے تو گہری سانس کیوقت
پرکشن کی آواز جانب ماؤف پر تیز معلوم ہوگی اور جانب تندرست پر اُسکی تیزی
بہت کم معلوم ہوگی اور زور سے دم لینے کے وقت ٹھونکین تو ٹھونکنے کی آواز جانب
ماؤف پر نسبت جانب تندرست کے زیادہ تر ٹھوس سنائی دیگی لیکن جب
بیماری بڑھ جاتی ہے تب ٹھونکنے کی آواز دور دراز تک اور خوب ٹھوس سنائی
دیتی ہے۔ بیماری کے اخیر درجون مین کہ جب پھیپھڑے کے اندر غار پیدا ہوجاتے
ہین اور ایک یا کئی چھوٹی چھوٹی غارون مین پیپ بھر جاتی ہے یا اُن غارون کے
کنارے سخت ہوجاتے ہین تب ٹھونکنے کی آواز بالکل ٹھوس سنائی دیتی ہے
لیکن جب غار ونمین پیپ نہین ہوتی ہے اور وہ شش کی سطح پر واقع ہوتی ہین
اور اُنپر جو حصہ پلورا کا ہوتا ہے وہ موٹا نہین ہوجاتا ہے تب ٹھونکنے کی آواز یا تو کم
ٹھوس یا خوب صاف سنائی دیتی ہے۔

آسکلٹیشن۔ سینہ پر کان لگا کر سننے سے مختلف قسم کی آوازین سنائی
دیتی ہین چنانچہ عین ابتدا مین تنفس کی آواز کسیقدر تیز سنائی دیتی ہے اور باہر نکلتے دم کی
آواز لمبی ہوجاتی ہے اور تنفس کی دونو آوازین بے قاعدہ ہوجاتی ہین اگر یہ علامتین
قائم رہین اور سینہ کی ایک ہی جانب پر پیدا ہون اور خاصکر اُن کے ہمراہ

ورامی - کرک - لنگ کی آواز بہی سُنائی دیوے تو اِن سے ٹیو - بر - کل کا ہونا ثابت
ہوتا ہے - یہ علامتین عین ابتدا مرض مین سو - پرا اِسکلے - پیو - لر اور
سو - پرا - کلے - وی - کیو - لر اور انفرا - کلے - وی - کیو - لر مقامون پر پیدا ہوتی ہین
اگر ان مقامات مین برانکائی - ٹِس کے فے - رِی - کل سائینس یعنے تنفس کی تیز آواز
اور سو - نا - رس اور سب - کری - پے - ٹنٹ آوازین سُنائی دیوین اور دوسری
پسلی کے نیچے مسموع ہون اور خاصکر ایک ہی شُش پر سُنائی دیوین تو ایسے ٹیو - بر - کل
کے ہونے کا گمان ہوسکتا ہے جب بیماری بڑہ جاتی ہے اور بڑی بڑی ہوا کی نالیون
کے اندر ٹیو - بر - کل پیدا ہوجاتا ہے تو اُس مقام کے سینہ پر تکلم کی آواز کا صدمہ
اور تنفس کی آوازین بہی بہت ہی کم سُنائی دیتی ہین مگر حصّہ ماؤف کے گرد تنفس
کی آواز تیز ہوجاتی ہے جب شُش زیادہ سخت ہوجاتا ہے تب قلب اور بڑی بڑی
رگون کی حرکتون کی آواز بہ نسبت صحت کے تیز اور دور دور دراز تک سُنائی دیتی ہین
جب یہ بیماری درجۂ دوم مین منتقل ہوجاتی ہے تب نرم اور گلے ہوئے ٹیو - بر - کل کے
دانون کے اندر دم کشی کی ہوا کے گزرنے سے مختلف مقدار کے بلبلے یعنی مائیسٹ کرک لنگ کی
آواز سُنائی دیتی ہے جب مرض کو زیادہ ترقی ہوجاتی ہے اور شُش کی غار
تہوڑی بہت خالی بہی ہوتی ہین تب تنفس کی آواز تیز سُنائی دیتی ہے اور جب وہ
غار پیپ سے اسقدر پُر ہوجاتے ہین کہ اُن سے نکلکر ہوا کی اُن نالیون مین پیپ
آجاتی ہے جو غارون مین کہلتی ہین تب میو - کس یا گرگ - لنگ راانکس سُنائی دیتی ہے
شُش مین جب ٹیو - بر - کل پیدا ہوجاتا ہے تب بیمار کے تکلم کی آواز اسقدر تیز
سُنائی دیتی ہے کہ کانون کو بُری معلوم ہوتی ہے اِس آواز کو اصطلاح مین
پک - ٹا - ری - ذ - کہتے ہین - جب پہیپہڑے مین چند چہوٹے دانے
ٹیو - بر - کل کے متفرق طور پر اِدہر اُدہر چہتہرے ہوئے ہوتے ہین تب آواز

خشک اور تیز اور بر آمدگی دم کی آواز لمبی اور بعضدفعہ بر انکافی مسموع ہوتی ہے ٭

واضح ہو کہ سل کی بیماری کئی طور سے شروع ہو سکتی ہے مثلاً بعض دفعہ یہ مرض ایسے پوشیدہ طور پر بڑہتا جاتا ہے کہ جب تک پہیپڑے کے بہت سے حصہ مین ٹیوبر-کل نہین پیدا ہو لیتا ہے تبتک تشخیص مین نہین آتا لیکن تہوڑی تہوڑی کہانسی ہوتی ہو - دم لینے مین تکلیف ہو - نبض سریع ہو - جسم لاغر اور کمزور ہوتا جاوے - گرمی زیادہ معلوم ہو - اخیر شب کو پسینہ آتا ہو - بیمار روز بروز لاغر ہوتا جاوے تب البتہ اسبات کا شک ٹہر سکتا ہے کہ بیماری پوشیدہ طور پر بڑہتی جاتی ہے - اس طریقہ پر بیماری ایسے آدمیون مین ہو جایا کرتی ہے جنکی عمر ۱۶ یا ۱۸ یا ۲۵ برس کی ہوتی ہے - اسصورت مین بیمار بلا کسی معقول وجہ کے لاغر ہونے لگتا ہے - تہوڑی بہت کہانسی ہوتی ہے اور ساتھ اُسکے قدرے بلغم بہی آتا ہی رخسارے سُرخ یا گرم ہوتے ہین - پاؤن سرد - صبح کے وقت خاصکر گلے اور چہاتی پر پسینہ آتا ہے - نبض اسقدر تیز ہو جاتی ہے کہ ایک منٹ مین ۹۰ یا ۱۱۰ یا ۱۲۰ تک چلتی ہے اور جو صحیح ہو تو ادنی سی بات سے تیز ہو جاتی ہے اور تنفس کی حرکتون کا بہی یہی حال ہو جاتا ہے کہ بیمار ایک منٹ مین ۲۴ سے ۲۸ دفعہ دم لیتا ہے ٭

دوسرا طریقہ اس مرض کے پیدا ہونے کا یہ ہے کہ بیمار کو دفعتاً شدت کا بخار ہو جاتا ہے عین ابتدا مین اسکلٹے شن اور پر-کشن کی کوئی بہی آواز نہین پیدا ہوتی - بلکہ صفراوی تپ ہوا کرتی ہے - بیمار مین غلبہ صفرا کا پایا جاتا ہے اور زکام کی علامتین موجود ہوتی ہین تب کہانسی شروع ہو جاتی ہے اور دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے رفتہ رفتہ کہانسی بڑہنے لگتی ہے اور بلغم بہی آنے لگتا ہے - ابتدا مین تو بلغم بیرنگ

پتلا یا گاڑہا اور نیلگون ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ سبزی مائل اور گاڑہا پیپ آمیز آنے لگتا ہے اور بعض دفعہ اُسمین خون کی دھاریان بہی ہوتی ہین اور بخار بدستور چڑہا رہتا ہے جس سبب سے بیمار کی توجہ تشش کے مرض کیطرف رجوع نہین کرتی نبض ۱۱۰ سے ۱۲۰ تک چلتی ہے اور ۱۰۰ سے کم تو کبہی ہوتی ہی نہین ٭ بتدریج بخار ہک ٹیک فیور کے قسم کا ہوجاتا ہے اور مریض جلد لاغر ہونے لگتا ہے اب اس مرض کے ہونے کا شک بالکل رفع ہوجاتا ہے ٭ اس قسم کی بیماری اکثر ان لوگون کو ہوجایا کرتی ہے جنکا مزاج اسکرافیولس ہوتا ہے ٭

تیسرا طور اس مرض کے پیدا ہونے کا یہ ہے کہ بیمار میں ابتدا ہی سے خون تہوکنے لگتا ہے اور تب وہ علامتین ظاہر ہوجاتی ہین جن کا ذکر قسم دوم مین کیا گیا ہے ٭

چوتہا طریقہ اس مرض کا وہ ہے جسکو اصطلاح مین اکیوٹ پلمونری کنزمشن کہتے ہین اسمین بخار شدت سے ہوتا ہے اور بیماری اسقدر جلد بڑہجاتی ہے کہ دس روز سے بارہ ہفتہ کے اندر ہلاک ہوجاتی ہے ٭

علامات تشریحی بعد وفات - پہیپڑے مین دو قسم ٹیوبرکل کے پائے جاتے ہین یعنے ے - لے - اے - ری ٹیوبرکل اور گری گرانیولیشن یا ٹیوبرکل کے سفید زردی مائل یا شش پنیر کے ڈلے ہر ایک حصہ مین لیکن خاصکر اوپر کے لوب پر مختلف مقدار اور شکل کے غار بہی پائے جاتے ہین جگر بڑہ جاتا ہے اور جگر کے مختلف حصہ مین مادہ ٹیوبرکل کا پایا جاتا ہے ٭

لے رنگس - ٹریکیا اور امعا کے اندر ٹیوبرکل کے جمع ہوجانے سے زخم پڑ جاتے ہین ٭

عوارضات - برانکائی ٹس ٭ نیومونیا ٭ پلوری سی ٭ نیوموتہورکس

لے رنگس اور ٹرے - کیا کا زخم + جگر کی بیماری پیریٹونائٹس - لش یا گون کا
پھول جانا اور آسائے - لش یعنے استسقا - امعا میں زخم کا ہوجانا بھگندر کی
بیماری اور بعض دفعہ دیوانگی +

مدت - مرض کی اوسط دو سال قسم شدید کی ایک سال سے دو سال تک
اور زیادہ تر شدید قسم کی تین ہفتہ سے ایک مہینے تک قسم مزمن کا مرض اکثر برسوں
کے بعد مہلک ہوتا ہے +

اسباب - ہریڈیٹری - زنگ - موروثی اسکرافیولس مزاج جوانی اور
مردوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت عورتوں کے خدا داد وقوعِ صحت
چنانچہ لمبی گردن - اونچے شانے - تنگ یا بدڈول سینہ - لمبی اور پتلی پتلی انگلیاں
سفید اور ہموار دندان - مسوڑھوں کے کنارے سرخ - اوپر کی لب پتلی جلد صاف
رنگت نازک بھورے بال اور کمزوری مرطوب آب و ہوا +

اکسائیٹنگ کاز - پہلے کبھی نیومونیا + زکام + دمہ + اسکرافیولا یا
چیچک اور میزلس کا ہوجانا ذرات آہن سنگ یا استخوان وغیرہ کا سونگھنا
یا کسی ایسے بخارات کا سونگھنا جو تیز ہوں +

تشخیص - اگرچہ جنرل سمٹم اور فزیکل سائینس کے ذریعہ یہ بیماری بآسانی
پہچانی جاسکتی ہے تاہم عین ابتدا درجہ میں سل کی تشخیص مشکل سے ہوتی ہے مگر ان
علامات ذیل پر خوب توجہ کیجاوے تو پہچانی جاسکتی ہے چنانچہ کمزوری کسیقدر لاغری
تھوڑی سی حرکت میں پسینہ کا آجانا - بعضی اسہال تھوڑا بہت خون کا تھوکنا خشک کھانسی
دل کا دھڑکنا اور اس بیماری کی تشخیص کو نبض کے حالات کے ملاحظہ سے نہایت
مدد ملتی ہے چنانچہ وہ حالات نبض کے یہ ہیں - اول نبض سریع ہوجاتی ہے - دوم نبض
بہ نسبت صحت کے کم پُر ہوتی ہے - سوم اس مرض میں تنفس کا تواتر بڑھ جاتا ہے

چہارم جب یہ تینون باتین نبض کے اندر پائی جاوین یعنے زیادتی تواتر اور سُرعت
اور اگر نبض کم پُر ہو تو سینہ کو ضرور امتحان کرنا چاہئے - لیکن نبض اگر کم پُر اور سریع
ہو تو بھی اِس بیماری کا شک پڑ سکتا ہے مگر نبض کی اُن خاصیتون سے مردون کی
بہ نسبت عورتون کے اِس بیماری کا شک زیادہ پڑ سکتا ہے کیونکہ عورتون مین صحت
کے اندر بھی یہ تینون قسم کے نبض پائے جاتے ہین - پس جب کوئی بیمار سل یا کسی
اور عضو کی ساخت کی بیماری کی شکایت کرے تو اُسکی نبض کا ملاحظہ ضرور کرنا چاہئے
نبض اگر خالی اور تواتر مین تیز ہو یا بہت خالی اور سریع ہو یا تواتر مین کم مگر پُر اور
سریع ہو تو سینہ کو ضرور امتحان کرو اور گھڑی اپنے سامنے رکھکر نبض کا ملاحظہ کرو
ایک دو باتین یہ اور بتانا چاہتا ہون کہ جب ابرو یا پیشانی پر دھیما دھیما درد ہوتا ہو
اور وہ درد قائم رہے اور جب کسی شخص کا دل دھڑکتا رہے تب تمہارے دل
مین سل کی بیماری کا شک پڑ جانا چاہئے ✦
بعض دفعہ کرانک برانکائی ٹس اور تھائی سِس مین فرق کرنا مشکل ہوتا ہے خاصکر
جب برانکائی ٹس مین بکثرت پیپ کی شکل کا بلغم خارج ہوتا ہے اور بیمار لاغر اور
کمزور ہو جاتا ہے ✦ لیکن یہ یاد رہے کہ برانکائی ٹس کی بیماری آہستہ آہستہ بڑھتی
ہے اور مثل تھائی سِس کے اِسمین اتنی لاغری نہین ہوتی اور اِسمین بخار ہوتا
ہے - نہ مریض خون تھوکتا ہے اور نہ پھیپڑون کے سخت ہو جانے کے اور ان مین
غار پیدا ہونے کے نشان - فزیکل سائینس پائے جاتے ہین - غرض ان باتون
پر توجہ کرنے سے اِن دونو بیماریون مین فرق کیا جا سکتا ہے - لیکن با اینہمہ یہ
بھی یاد رہے کہ کرانک برانکائی ٹس کے دور مین تھائی سِس کا مرض اکثر
ہو جایا کرتا ہے ✦
انجام اِس مرض کا بُرا ہوتا ہے ✦

علاج - اس مرض کے ابتدا مین مطالب علاج کے ایسے ہونے چاہیئین جیسے مادہ ٹیوبرکل کا حل ہوجاوے خاص مقام شش سے انفلامیشن یا تو رُک جاوے یا رفع ہوجاوے اور سوم بیمار کو طاقت آجاوے چنانچہ پہلے مطالب کے حاصل کرنے کے لئے آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم یا آیوڈائیڈ اف ایرن کا استعمال کرین اور انفلامیشن کے روکنے کے واسطے مریضکو سردی سے بچاوین اور اُن باتون سے پرہیز کراوین جنسے دوران خون کو تحریک ہوتی ہے اور واسطے رفع انفلامیشن کے جن خاص مقام سینہ پر درد ہو اسپر گاہے گاہے چند جونکین لگاوین یا بطور کاونٹر - ایری ٹیشن کے سینہ کے اوپر کے حصہ پر کروٹن - آئیل یا ٹارٹار ایمٹک کے مرہم کی مالش کرین بیمار کی طاقت قائم رکھنے کیواسطے تہوڑی بہت ریاضت کراوین غذا اچھی اور اچھی آب وہوا مین بود وباش کراوین مقویات ازقسم فولاد اور کاڈ - لیور - آئیل کا استعمال کرین -

دوم جب یہ بیماری اچھے طور پر ظاہر ہوچکے اور ایسا معلوم ہوجائے کہ شش مین پیپ پڑگئی ہے تو اسصورت مین مطالب علاج کے ایسے ہونے چاہئین کہ جن سے بلغم خارج ہو خاص مقام شش کا انفلامیشن رفع ہو علامات اتفاقیہ جو تکلیف دیتی ہون وہ رفع ہون اور چہارم بیمار کی طاقت کو قائم رکھنا چاہئے پہلے مطلب کے حاصل کرنے کے واسطے ادویات اکسپکٹورنٹ کا استعمال کرین مطلب دوم کے حاصل کرنے کی ترکیب پہلے بیان ہوچکی ہے اور علامات اتفاقیہ مین سے علامات مفصلۂ ذیل نہایت تکلیف دہندہ ہین -

اول دل کا دھڑکنا جسکو ۱۰ یا ۱۵ بوند کی مقدار مین ٹنکچر آف ڈی جی - ٹیلس سے فائدہ ہوتا ہے

دوم کہانسی جسکو تہوڑی مقدار مین افیون یا کمپاونڈ اسکوئیل پل ہمراہ

اکسٹراکٹ - کو-نائم کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے *
سوم بخار کی شدت اسکے دفعیہ کے واسطے بیمار کے بدن کو شیر گرم پانی اور سرکہ سے پونچھہ دین اور مبرد عرقیات پلادین *
چہارم کثرت سے عرق آنا - اس علامت کو نسخہ مفصلہ ذیل سے فائدہ ہوتا ہے -
نسخہ - ڈائیلوٹ - سلفیورک اسڈ ۲۰ یا ۳۰ بوند * لاڈ - نم ۵ یا ۱۰ بوند * یا عرق مار - فیا ۲۰ یا ۳۰ بوند * ہمراہ ایک آونس پانی کے تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلادین اور دو دو گرین ار - گو - ٹین دن مین تین یا چار دفعہ کہلانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے * اور یہ نسخے مفید ہین *
نسخہ - گیا - لک اسڈ ۴ گرین * اکسٹراکٹ آف ہمپ ½ گرین * گلقند ایک گرین * سبکو ملا کر ایک گولی بنا دین اور ہر رات سوتے وقت کہلا دین *
نسخہ - گیا - لک اسڈ ۲ گرین * ہائیڈرو - کلو - رک اف مار - فیا ½ گرین * گلقند حسب ضرورت * سبکو ملا کر دو گولیان بنا دین اور ہر روز رات کو سوتے وقت کہلا دین *
نسخہ - اکسائیڈ اف زنک ۵ - گرین * اکسٹراکٹ اف بلا - ڈونا نصف گرین * دونو کو ملا کر ایک گولی بنا دین اور تین تین دفعہ کہلا دین * پسینہ روکنے کے لئے پک - رو - ٹاک - سین کی یہ گولیان بہی مفید ہین *
نسخہ - پک - رو - ٹاک - سین کے ایک گرین کا ساٹہوان حصہ (۱/۶۰) لیکر حسب ضرورت شوگر اف ملک اور گلائی - سی - رین اف ٹرا - گا - کانتھ کے ہمراہ خوب طرح کہرل کر کے ایک گولی بنالین اور دو تین راتین متواتر کہلا دین * چونکہ اس دوا کا اثر جسم مین قدرے قلیل جمع ہوجاتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد اسکو موقوف کر دینا چاہئے *
پانچوین علامت غشیان - اسکو ڈائی - لوٹ - ہائیڈرو - سیانک اسڈ سے بڑا

فائدہ ہوتا ہے ٭

ششم استعمال۔ اس علامت کو تابضات سے فائدہ ہوتا ہے ٭

ہفتم خون تہوکنا دیکہو اس مرضکو بیمار کی طاقت قائم رکہنے کے لئے غذا مقوی اور زود ہضم کا استعمال کرین اور اس بیماری کے اخیر درجہ مین کہ جب بیمار نہایت کمزور اور نڈہال ہوجاوے تب ادویات اسی ۔میو۔لنٹ مثلاً وائین و رامیو۔نیا کام مین لاوین ٭ فرانس کے ڈاکٹر مو صاحب آئیو ۔ڈو۔فارم کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ ایک مریضہ کا حال بیان کرتے ہین کہ ۱۸ مہینے سے اسکو سل کی بیماری تہی انہون نے مقوی دوا کے ہمراہ آئیو۔ڈو۔فارم کا یہ نسخہ آٹھہ مہینے کہلایا کہتے ہین کہ بعد اس مدت کے مریضہ بالکل تندرست ہوگئی اور شش کا نار بالکل بند ہوگیا ٭

نسخہ ۔ ڈو۔ ور س پاؤڈر ۲ گرین ٭ آئیو ۔ڈو۔فارم ایک گرین ٭ اکسٹراکٹ آف جن۔شن ۔ ۲۔گرین ٭ سبکو ملاکر ایک گولی بنا دین اور ایسے ایک ایک گولی دن مین تین دفعہ ہمراہ مقویات کے کہلا دین ٭

اطبا کی راے کا فی زمانہ اتفاق ہے کہ سل کی بیماری مین خوب صاف کریوزوٹ کا استعمال مفید ہے ۔ اس دوا کے استعمال کرنے کی تین ترکیبین ہین ۔ اوّل اسکو پلانا ۔ دوم سنگہانا ۔ سوم مقعد یا ام رحم میں اسکی پچکاری کرنی ٭

اگر پلانا ہو تو فار ۔ما۔کو۔پیا کا کریوزوٹ مکسچر بہت موزون ہے جسکے فی آونس مین ایک قطرہ کریوزوٹ ہوتا ہے ٭

اسکی خوراک کی تعداد نصف آونس دن مین تین مرتبہ ہونی چاہئے اور بعد غذا کے پلانا چاہئے مگر مقدار کو نہایت احتیاط سے بتدریج دو آونس تک بڑہا سکتے ہین ٭

اگر سنگہانا ہو تو نسخہ جات ذیل بہت موزون ہین ۔نسخہ ۔آئیو ۔ڈو۔فادم ۴۸ گرین ٭ کریوزوٹ ۴۸ قطرے ٭ آئیل آف یو ۔کے ۔لپٹ ۔ٹس ۸۔قطرے ٭

کلورا - فارم ۴۰ قطرے * الکحل نصف آونس * ایتھر نصف آونس * اس مرکب مین سے ۳۰ یا ۴۰ قطرے لیکر اسفنج مین ڈالکر تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد ۱۵ یا ۲۰ منٹ تک سنگھاوین * دوسرا نسخہ یہ ہے کہ کریوزوٹ ایک ڈرام لیکر نصف آونس الکحل مین ملاکر پندرہ یا بیس بیس منٹ تک تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد سنگھاوین - نہین تو کمین تین مرتبہ تو ضرور سنگھانا چاہیے *

اس دوا کے پلانے کی ایک اور اچھی ترکیب یہ بھی ہے کہ کاڈ - لیور آئیل ۴۰ حصہ اور میوسلیج ۴۰ حصہ لیکر دونو کو ملالین اور اس مرکب کے ہر ایک ڈرام مین ۲ قطرہ کریوزوٹ ڈالین اب اسے کو دودھ مین ملاکر کسی بوتل مین بھر کر خوب طرح ہلاوین - اسمین سے ۱۰ یا ۱۲ قطرہ ہر شب روز کے اندر پیا سکتے ہین - اس ترکیب سے معدہ بھی نہین بگڑ سکتا ہے *

مقعد مین کریوزوٹ کی پچکاری - اس دوا کو جب معدہ قبول نہین کرتا ہے تب مقعد مین اسکی پچکاری کرتے ہین *

نیم رحم مین اسکی پچکاری کرنی - اوپر کے عرق کا ایک یا دو ڈرام لیکر جسمین دوا دو چار قطرہ کریوزوٹ کے ہوتے ہین چار آونس دودھ مین ملاکر اور اسکو خوب طرح ہلاکر پانچ پانچ یا چھ چھ گھنٹہ بعد اسکی پچکاری کرین * دودھ اس دوا کی پچکاری کو قبول نہ کرے تو اسمین ۲۰ یا ۳۰

مقالہ پنجم

امراض پردہ پلورا

اول پلو-رائی ٹس

ماہیت تشریحی - مثل دیگر سیرس پردون کے انفلامیشن کی پلو-رسی کی بیماری جب شروع ہوتی ہے اور اپنا دور باقاعدہ کرتی ہے تب پہلے پہل پردہ پلو-را کی رگین خون سے پُر ہوجاتی ہین بعد ازان اسپر لمف پیدا ہوتا ہے اور تب سیرم یعنے آب خون تراوش پاتا ہے بعد ازان وہ آب خون جذب ہونے لگتا ہے اور پردہ

مذکور کے دونو حصے آپسمین جُڑ جاتے ہین ٭ یہ قاعدہ ہے کہ جو حصہ پلو - را کا پسلیون
پر چسپان ہے اکثر اُسمین پہلے انفلامیشن ہوتا ہے ٭ پس واضح ہو کہ پہلے پہل ایسا ہوتا
ہے کہ عروق شعریہ کے خون سے پُر ہو جانے کے سبب پردہ پلو - را کا رنگ خوب سُرخ
ہو جاتا ہے بلکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اُن رگون کے بعض بعض کے پھٹ جانے سے
پردہ پلو - را پر جا بجا خون کے دھبے بھی پڑ جاتے ہین - پردہ خشک ہو جاتا ہے اور
اُسکی چلا جاتی رہتی ہے اور مکدر ہوکر موٹا بھی ہو جاتا ہے - بعد ازان ایسا ہوتا ہے
کہ لمف پیدا ہوکر پردہ مذکور کے بہت حصے پر چسپان ہو جاتا ہے - مقدار اور
خاصیت اُس لمف کی مختلف ہوتی ہے اور اکثر تہ بتہ جمع ہوتی ہے - اب مگر بعض
دفعہ عین ابتدا ہی سے آب خون مین خامی ریزین ملا ہوا اُس پردہ کی تھیلی مین تراوش
پانے لگتا ہے اور اسمین فامی - بریزن کے ٹکڑے اِدھر اُدھر تیرتے پھرتے ہین -
مقدار اُس آب خون کی مختلف ہوتی ہے مگر بعضدفعہ اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ
پلورا کی ساری تھیلی بھر جاتی ہے تھوڑا بہت اِسمین خون بھی ہو سکتا ہے اور
سڑاند کے شروع ہو جانے سے کچھ تھوڑی سی گیاس بھی کیسہ مذکور مین پیدا ہو جاتی
ہے ٭ جب یہ بیماری رو بصحت لاینوالی ہوتی ہے تب آب خون اور لمف جذب
ہونے لگتا ہے اِس مادہ کے بہت سے حصہ مین ابتری ہو جاتی ہے اور تب وہ جذب
ہو جاتا ہے - باقی کے حصہ مین خون کی رگین پیدا ہو جاتی ہین اور وہ جاندار ہوکر
پردہ پلورا کے دونو حصون کو پسلیون سے جوڑ دیتا ہے ٭ بعضدفعہ جب بیمار کی
طبیعت مین آتشک یا گاوٹ یا رو - ما - ٹیزم یا اسکرا - فیولا کا مادہ ہوتا ہے
تب اور دیگر باعث سے بھی وہ آب خون جذب نہین ہوتا بلکہ پلورا کی تھیلی ہی
مین رہ کر گندہ ہو جاتا ہے اور پیپ کی شکل پکڑ لیتا ہے - ششش کا یہ حال ہوتا ہے
کہ اگر کسی بیماری کے سبب پہلے سے سخت ہو گیا ہو تب پہلے تو آب خون تیز

تیر کر سامنے کیطرف اُٹھہ آتا ہے بعد ازان اُس پانی کے دباؤ سے دبتے دبتے اسقدر
دب جاتا ہے کہ مثل ٹکہ گوشت کے ہوجاتا ہے۔ دباؤ جلد ہٹ جاوے تو پہپھڑا اصلی کر
پہر حالت اصلی پر آسکتا ہے نہین تو ہمیشہ کے لئے سخت ہوکر بیکار ہوجاتا ہے یا اُس میں
کسی اور قسم کی خرابی پیدا ہونے لگتی ہے۔
پلو۔ ری۔ سی کی بیماری اکثر تہوڑے ہی حصہ پر محدود رہتی ہے اور اوس جگہہ تہوڑی
لمف پیدا ہوکر مقابلہ کی سطح کو جوڑ دیتا ہے + شاذ و نادر پلو۔ ری۔ سی کی بیماری دونون
طرف ہوجاتی ہے۔
کرانک پلو۔ ری۔ سی اُس وقت کہتے ہین کہ جب پلو۔ را کے دو تو حصے ہر سہر جڑ جاتے پسلیاں
اور پسلیان اندر کیطرف خم کہا جاتی ہین اور یہ نتیجہ اکیوٹ پلو۔ ری۔ سی کا ہوتا ہے۔
یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ آب خون جو اکیوٹ پلو۔ ری۔ سی کیحالت مین پیدا ہوتا ہے
وہ جون کا تون رہ جاوے اور جذب نہو سکے بلکہ پیپ کی شکل کا بنجاوے اوس صورت
مین اُس حالت کو اصطلاح مین ام پائی۔ میا کہتے ہین۔ یا ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ کسی جگہہ
سے کوئی سوراخ پیدا ہوجاتا ہے اتسے آب خون ہوا کی نالی مین یا تو برابر جاری رہتا ہے
کہ جس حالت کو فش چیو۔ لس۔ ام۔ پائی میا کہتے ہین یا شاذ و نادر دو دو دن مین بہتا
رہتا ہے۔ لگا ہے گا ہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ کرانک پلو۔ ری سی اکیوٹ پلو۔ ری سی کا نتیجہ نہین ہوتا بلکہ
شروع ہی سے خاصکر جب یہ مرض کسی کو دوسری دفعہ ہوجاتا ہے۔ فرمن طور پر ظاہر
ہوتا ہے۔
یاد رہے کہ جب یہ بیماری بائین جانب ہوتی ہے اور اُس مین آب خون بکثرت تراوش
پاتا ہے تب دل اپنی جگہہ سے کہسک کر کسیقدر دہنی طرف آجاتا ہے۔
اقسام۔ یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک اکیوٹ دوسری کرانک۔

اوّل ایکوٹ پلورسی

علامات عامہ - بیمار کو جاڑے کے ساتھ بخار آتا ہے - پہلی تو سینہ مین بوجہ معلوم ہوتا ہے لیکن تہوڑے ہی عرصہ بعد پستان کے نیچے ایسی شدت کا درد پیدا ہوتا ہے - کہ گویا کوئی برچھی گہبو رہا ہے ٹیس اس درد کی ہنسلی ہڈی اور بغل تک محسوس ہوتی ہے تہوڑی بہت سوکہی کہانسی بہی ہوتی رہتی ہے - لیکن اس مرض کے ساتھ جب برانکائی ٹس - یا نیومونیا یا سل کی بیماری بہی ہو جاتی ہے تب کہانسی زیادہ ہوتی ہے اور اُن بیماریون کے خاص قسم کا بلغم بہی اخراج پاتا ہے - چہرہ مریض کا فکرمند ہو جاتا ہے - دم لینے مین اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ مریض سینہ کو حرکت نہین دے سکتا بلکہ شکم کی حرکت سے سانس لیتا ہے - دم لینے یا کہانسنے - یا جب ماؤف کیطرف لیٹنے سے درد کی شدت زیادہ ہوتی ہے - نبض سریع اور سخت ہو جاتی ہے زبان میلی اور اُسپر سفید فرجم جاتی ہے - پیشاب کم اور سُرخ رنگ کا آتا ہی جسم گرم اور رخسارے سُرخ ہو جاتے ہین ٭ جب پلو - ر ی - سی کی بیماری مین پیپ پڑجاتی ہے اور وہ پیپ سینہ کے جوف مین جمع ہو جاتی ہے تب اس مرض کو ام - پائی میا کہتے ہین ٭

فی - زی - کل - سائنس - عین ابتدائے مرض مین سینہ کو ٹھوکنے سے آواز کی صفائی مین چندان فرق نہین پڑتا لیکن جب لمف پیدا ہو جاتا ہے تب ٹھوکنے کی آواز کسیقدر ٹھوس ہو جاتی ہے کان لگا کر سُنین تو دونو حصّے پلورا کے آپسمین رگڑنے سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین فرکشن ساونڈ بولتے ہین پہلی تو یہ آواز نہایت ملائم اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ انتقال کرجاتی ہے لیکن پلورا کی سطح پر جب لمف کے دانے پیدا ہو جاتے ہین تب ایک ہی جگہہ پر قائم رہتی ہی اور زیادہ تر تیز ہو جاتی ہے ہم اس آواز کی تشبیہ اُس آواز سے دے سکتے ہین جو کسی چیونٹی کے کان کے اندر داخل

ہونے سے پیدا ہوتی ہے جب سیرم پیدا ہوتا ہے تب مقدار سیرم کی جبتک تھوڑی
ہوتی ہے تبتک بیمار کے تکلم کی آواز اُس پتلے طبق پانی کے اندر سے لہرا کہاکر
کانون کو ایسی سُنائی دیتی ہے جیسے کوئی بکری ممیا رہی ہے - اصطلاح مین ایسی
آواز کو ای - گا - فو - نی کہتے ہین لیکن پانی کے زیادہ پیدا ہونے سے ای گا - فونی
بہی ہنین سُنائی دیتی * اُسوقت صرف تنفس کی آواز کمزور سُنائی دیتی ہے اور جون جون
مقدار پانیکی زیادہ ہوتی جاتی ہے تنفس کے آواز کمزور ہوتی جاتی ہے حتی کہ جب سینہ پانی سے پُر
ہوجاتا ہے تب کوئی بہی آواز مسموع ہنین ہوتی * بیماری کے اِس درجہ مین
اگر سینہ کو ٹہوکئے تو آواز بالکل ٹہوس پیدا ہوتی ہے اور پسلیون کے بیچ کی
جگہہ بالکل ہموار بلکہ اونچی ہوجاتی ہے مگر بچون مین پلو - را کی تہیلی کے اندر پانی
پیدا ہونے کے جوجو علامتین اوپر بیان کی گئی ہین اُنمین اختلاف ہوتا ہے
چنانچہ جب پلو - ری - سی کی بیماری کے سبب سے بچون کے سینہ کے اندر
پانی جمع ہوجاتا ہے تب بسبب اِسکے کہ سینہ انکا زیادہ تر نرم اور پہیلنے کے قابل
بہت ہوتا ہے پانی پیدا ہوتے ہی سینہ بہت ہی پہیلجاتا ہے مگر بہ نسبت
جوانون کے بچون کے اندرونی اعضا پانی کے پیدا ہونے سے اِدہر اُدہر کم
کہسک جاتے ہین علاوہ اِزین سینہ پانی سے بہت زیادہ پُر بہی ہوجاتا ہے
تب بہی برانکیل - بری - ونگ کی آواز سُنائی دیتی ہے اور ڈُل رِی زونینس
بہی تیز ہوتا ہے *

اسباب - پری - ڈسپو - زنگ - وجع مفاصل کا ہونا *

اِکسائیٹنگ کاز - سردی کا لگنا - صدمات بیرونی - کسی پسلی کا ٹوٹ جانا
وغیرہ - جسم مین بخار کا ہونا - متصل کے اعضا مین انفلامیشن کا ہونا - شُشش
مین مادہ ٹیو - بر - کل کا ہونا *

تشخیص - پلو - رو - ڈی - نیا کو (یعنے چھاتی کے گوشت کا درد) پلو - رو - سی
سے فرق کرنا آسان ہے کیونکہ ان دونو کی علامتون مین بڑا فرق ہے + بلکہ پلورو سی
اور نیو - مو - نیا مین اکثر فرق کرنا پڑتا ہے + پس یاد رہے کہ نیو - مو - نیا کا بخار بہت
شدید ہوتا ہے جلد کی حرارت زیادہ تر تیز اور چہرہ بھی زیادہ تر سرخ ہوتا ہے مگر
سینہ کا درد مثل برچھی گہونے کے نہین ہوتا جیسے پلو - ری - سی مین ہوا کرتا ہے
نیو - مو - نیا مین رس - لے - اس - پیو - ٹم خارج ہوتا ہے مگر پلو - ری - سی مین
نہین + علاوہ ازین کری - پے - ٹنٹ راٹکس خاصکر نیو - مو - نیا ہی مین پیدا ہوا
کرتا ہے + نیو - مو - نیا مین پھیپھڑا جب سخت ہو جاتا ہے تب ٹھوکنے کی آواز اسقدر
ٹھوس نہین ہوتی جسقدر پلو - ری - سی مین سینہ کے جوف مین پانی کے جمع ہو جانے
سے ٹھوس پیدا ہوتی ہے اور بیمار کی کروٹ بدلنے سے نیو - مو - نیا کی ٹھوس آواز
کی حد نہین بدلتی بلکہ حد اس ٹھوس آواز کی اُس خط کے برابر ہوتی ہے جو نیچے کے
گوشہ کو اوپر کے گوشہ سے علیحدہ کرتا ہے پس اسواسطے نیو - مو - نیا کی ٹھوس آواز
کی حد ترچھی ہوتی ہے اور افقی نہین ہوتی جیسے پلو - ری - سی مین پانی کی سطح
کے افقی طور پر ہونے سے پر - کشن کی ٹھوس آواز کی حد افقی ہوتی ہے + مریض کے
تکلم کی آواز کی جہراٹ (وُوْ - کل فری - مے - ٹس) پلو - ری - سی مین نہین
پیدا ہوتی مگر نیو - مو - نیا مین خوب تیز سنائی دیتی ہے +

انجام ایک ہی جانب کی پلو - ری - سی کا انجام اکثر نیک ہوتا ہے اور بیماری اگر
دونو طرف بھی ہو پھر بھی انجام ہمیشہ خراب نہین ہوتا اور برائیٹس ڈیزیز یا سل یا
سرطان وغیرہ مرضون مین جب یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے تب بھی اس مرض سے
بیمار تلف نہین ہوتا +

دوم کرانک پلورسی

یہ مرض یا تو نتیجہ بیماری شدید کا ہوتا ہے یا ابتداہی سے اسکی علامتین خفیف پیدا ہوتی ہین اور بیمار کو دم لینے مین اور جانب تندرست کیطرف لیٹنے سے تکلیف ہوتی ہے - بخار ہوتا ہے - نبض تیز چلتی اور مریض لاغر ہوجاتا ہے +

علاج - اس بیماری مین مریض کے سینہ کو جسقدر کم حرکت ہوتی ہے درد اور کہانسی کو کسیقدر افاقہ ہوتا ہے - پس سینہ کو اسٹی - کنگ کی دہجیون سے قائم کرین یا فلالین سے سینہ کو خوب طرح لپیٹ دین - مریض طاقتور ہو اور بیماری بہی نہایت شدت کی ہو تو ابتدا مرض مین بیمار کے سینہ پر حسب طاقت چند جوکین لگا وین اور تب پولٹس باندہین یا فو - مین - ٹیشن کرین اور دوا کے طور پر کیا - لو - مل ۲ گرین افیون ایک گرین تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد دیوین اور جب مرض کا زور کسیقدر کم ہوجاوے تو ما ؤف سینہ پر ایک بڑا سا بلسٹر لگا دین اور جب پانی پیدا ہوجاوے تب مینٹ سہ مرہم سیاب کی مالش کرین اور ان گولیون کو تین تین یا چار چار گہنٹہ کے بعد کہلاوین +

نسخہ سفوف ڈی - جی - ٹیلس ایک گرین + سفوف اسکوئیل - ایک گرین + بلو - پل - ۳ گرین + اسکی ایک گولی بناوین - اس سے فائدہ نہو اور بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہو - چہرہ نیلگون اور فکرمند ہوجاوے تو پانچوین چہٹی پسلی کے بیچ مین ٹرو - کار - کنو - لا داخل کرکے پانی نکال لیوین + اس مرض کے پانی کے جذب کرنے کے واسطے فرانس کے ڈاکٹر پٹیر صاحب جلد کے اندر پیے - لو - کار - پین کی پچکاری کو بہت مفید جانتے ہین - اس پچکاری کے کرنے سے فورًا پسینہ آجاتا ہے اور تہوک بہی کثرت سے پیدا ہوتا ہے جس سے

سینہ کا پانی جذب ہو جاتا ہے - مقدار پچکاری کی ایک گرین کا ⅙ حصہ ۔ واضح ہو کہ بعض طبیب ابتدا مین کیا - لو-مل کا استعمال منع کرتے ہین بلکہ ٹارٹار امے ٹک یا اکو-نائیٹ سے دوران خون کی تیزی کو کم کرنا بتلاتے ہین ۔

دوم ہائیڈرو-تہو-رکس

تعریف - اس بیماری مین ایک یا دونو جانب کی پلورا کی ہیلی مین سیرم پیدا ہوجاتا ہے یہ مرض از قسم ڈراپ-سی کے ہے پلورا یا پہیپڑے یا قلب یا گردہ یا بڑی بڑی رگون کی بیماری کے باعث پیدا ہوتا ہے ۔

ماہیت - بعد وفات کے لاش کے امتحان سے سینہ کے اندر دونو طرف تہوڑا بہت پانی پایا جاتا ہے رنگت اسکی یا تو پانی کے طور پر ہوتی ہے یا کبھی زرد سبزی مائل - مقدار اسکی اکثر آٹھہ یا نو پائینٹ تک ہوتی ہے ۔

علامات - سینہ کے اندر پانی یا تو بتدریج یا دفعتاً بھر جاتا ہے جب رفتہ رفتہ بھرتا ہے تب چندان تکلیف دہندہ علامتین نہین پیدا ہوتین مگر اس صورت مین بھی دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے - تہوڑا بہت بلغم آتا ہے - چہرہ اور لب نیلگون ہوجاتے ہین - پاؤن مین آماس ہوجاتا ہے - نبض یا تو بڑا خالی اور جلد چلتی ہے اور پیشاب بہت کم پیدا ہوتا ہے - جبتک پانی کی مقدار تہوڑی ہوتی ہے تب تک تو مریض چیت لیٹ سکتا ہے لیکن جب بہت سا پانی دفعتاً پیدا ہوجاتا ہے تب پہیپڑے دب جاتے ہین اور اُنکی حرکت فوراً کم ہوجاتی ہے - چہرہ بیمار کا نیلا اور دم لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے ۔ لیکن رفتہ رفتہ پیدا ہوکر جب سینہ پانی سے خوب پُر ہوجاتا ہے تب بیمار سے لیٹا نہین جاتا کیونکہ لیٹنے سے پانی شش کی جڑ دل

تک پھیلکر ہوا کی بڑی بڑی نالیون کو دبا دیتا ہے اُسوقت مریض کا دم بند ہونے
لگتا ہے اسلیئے تکیون پر ٹیک لگا کر اپنے سر کو سامنے جھکا کر بیٹھا رہتا ہے جب
یہ بیماری دل یا کسی اور عضو کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب پہلے پاؤن یا
آنکھون کے پپوٹے سوج جاتے ہین - پیشاب زیادہ اور اُس مین البیو - من ہوتا ہے
یا کم اور صحیح رنگت کا آتا ہے اور دیگر علامات ڈراپ - سی کی بیماری کی پیدا ہو جاتی
مین جب پانی کی مقدار اوسط ہوتی ہے تب سینہ پر کان لگا کر سُننے سے ایگیل یس پیئر
میوریکس - ریلکس + یا لکافنی اور گاہے گاہے اِسے - گافنی بھی سُنائی دیتی ہے
جب پانی بہت زیادہ ہوتا ہے تب سینہ کو ٹھوکنے سے آواز ٹھوس پیدا ہوتی
ہے اور نعقید ایگافنی اور نہ اسے - گافنی سُنائی دیتی ہے اُس جانب کے سینہ
کی حالت باقی رہتی ہے اور وہ جانب سینہ کی اونچی بھی ہو جاتی ہے اور پسلیون
کے بیچ کی جگہہ پھیلکر اونچی ہو جاتی ہے جب پانی کے ہمراہ ہوا بھی ہوتی ہے تب
سینہ کے ہلانے سے ڈبل ڈبل کی آواز پیدا ہوگی +

تشخیص - اِس بیماری کو مرض پلو - ری - سی سے فرق کرنا چاہیے چنانچہ اِس مرض
مین مثل پلو - ری - سی کے شدت کا درد نہین ہوتا اور کھانسی بھی کم ہوتی ہے یا بالکل
نہین ہوتی لیکن اِس مرض مین بہ نسبت پلو - ری - سی کے زیادہ تر تکلیف ہوتی ہے
کیونکہ اِسمین اکثر سینہ کی دونو طرف پانی جمع ہو جاتا ہے مگر پلو - ری - سی اکثر ایک
ہی جانب مین ہوتی ہے ہائیڈ رو - تھو - رکس مین پانی چونکہ سینہ کی دونو طرف
بھر جاتا ہے اسواسطے دل اپنی جگہہ مین قائم رہتا ہے لیکن پلو - ری - سی جب بائین جانب
مین ہوتی ہے تب دل داہنی جانب کھسک آتا ہے +

علاج - اِس بیماری کا ویسا کرنا چاہیئے کہ جس سے پانی جذب ہو جاوے چنانچہ
اِس مطلب کے حاصل کرنے کے واسطے مدرات کا استعمال کرتے ہین +

نسخہ - سلفیوف ڈی - جی - ٹیلس اور اسکوئیل - پوڈر ایک ایک گرین + پلو - پل
۲ گرین + اسکی ایک گولی بناکر چار چار گھنٹہ بعد کہلاوین اور ساتھہ ان گولیون
کے ۲ گرین پانٹر اور ۵ ابوند ٹنکچر اف آسٹیل ہمراہ دو آونس پانی کے دن مین
تین دفعہ پلاوین اور ان مرہمون مین سے کسی مرہم کی مالش کرین +

نسخہ - پائی - کلورائیڈ اف مرکیوری ۲ یا ۵ گرین + کمپونڈ آئیوڈین آئنٹمنٹ
۲ یا ۲ ڈرام + چربی ۲ ڈرام یا ایک آونس + سبکو ملالین +

نسخہ - پائی - کلورائیڈ اف مرکیوری ۲ یا ۵ گرین + آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
۲ ڈرام + ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت + چربی ایک آونس + سبکو ملالین +

جب اس علاج سے فائدہ نہین ہوتا ہے اور بیمار کو دم لینے مین کمال تکلیف
ہوتی ہے تب سینہ کو چھید کر پانی نکال دیتے ہین +

سوم نیو - مو - تہو - رکس

تعریف - پلیورا کی تہیلی مین ہوا کا بہر جانا لیکن ہوا کے ساتھہ جب پانی بہی پیدا
ہوجاتا ہے تب اس مرکب بیماری کو ہائیڈرو - نیو - مو - تہو - رکس بولتے ہین +

ماہیت - ان صورتون مین پلیورا کی تہیلی کے اندر ہوا بہر جاسکتی ہے +

اول - جب باہر کی ہوا کا دخل پلیورا کے اندر نہین ہوسکتا ہے تب ایسا قیاس
کرتے ہین کہ پلیورا کے اندر کسی رطوبت کے متعفن ہوجانے سے یا خود پلیورا
کے مُردار پڑجانے سے ہوا پیدا ہوتی ہے +

دوم - جب ایسا - فی - گس (مری) یا معدہ گلجاتا اور چھید جاتا ہے اور وہ
سوراخ پلیورا کی تہیلی مین جا کہلتا تب بہی پلیورا کے اندر ہوا بہر جاسکتی ہے +

سوم جب ضرب و زخم یا کسی دنبل کے باعث پسلی چھید جاتی ہے اور باہر کی

ہوا پلورا کی تہیلی کے اندر داخل ہوجاتی ہے +

چہارم - جب سل کی بیماری مین شش کے اندر زخم پڑجاتا ہے اور وہ زخم پلورا کی تہیلی مین پہوٹ جاتا ہے تب ہی پلورا مین ہوا بہرجاسکتی ہے لیکن یاد رہے کہ پہلے تین طریقے اس مرض کے پیدا ہونے کے بہت کم دیکھنے مین آتے ہین بلکہ یہ بیماری چوتہے ہی طریقہ سے اکثر پیدا ہوتی ہے - پس جب یہ مرض اس چوتہے طور سے پیدا ہوتا ہے یعنے جب شش مین زخم پڑجانے سے پردہ پلورا چہد جاتا ہے اور اُسکی تہیلی مین ہوا بہرجاتی ہے تب یہ علامتین پیدا ہوتی ہین +

علامات - جانب ماؤف مین نہایت شدت کا درد دفعتاً پیدا ہوجاتا ہے اور مریضکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُس جانب کا کوئی عضو چرگیا ہے اور کسی رطوبت کے قطرات ٹپکتے ہوئے یا اُسکی دہار بہتی ہوئی محسوس ہوتی ہے - دم لینے مین کمال ہی تکلیف ہوتی ہے جس سے ہاتہ پاؤن سرد ہوجاتے ہین اور بدن سرد پسینہ سے عرق عرق ہوجاتا ہے - غرض جب پلورا کی تہیلی کے اندر ہوا بہرجاتی ہے تب ۲۴ گہنٹے یا اس سے کم عرصہ مین وہان پانی بہی پیدا ہوجاتا ہے مگر پانی کے پیدا ہونے سے پہلے مریض اکثر چت لیٹا رہتا ہے - نبض نہایت جلد چلتی ہے - چہرہ فکرمند اور آسیب آثار تکلیف کے پائے جاتے ہین - لبین رخسارے اور چہرہ اکثر نیلگون ہوجاتا ہے - نیند بالکل نہین پڑتی بلکہ مریض گاہے گاہے اونگہتا ہے اور چونکہ پڑتا ہے - آواز بیٹہہ جاتی ہے اور بعضدفعہ بالکل سُنائی نہین دیتی +

علامات سینہ کے - جب سینہ کے اندر صرف ہوا ہوتی ہے تب سینہ بہت کم حرکت کرتا ہے بلکہ نیچے کا سینہ بالکل بے حرکت ہوتا ہے - سینہ

اسقدر پھیلجاتا ہے کہ پسلیون کے بیچ کی جگہہ بھی پھیلکر اونچی ہو جاتی ہے سینہ
کے ٹھوکنے سے آواز مثل تنبور کے نکلتی ہے ۔ جب مقدار ہوا کی اوسط ہوتی ہے
تو تنفس کی آوازین کمزور ہو جاتی ہین لیکن جب ہوا بہت زیادہ بھر جاتی ہے تو
کوئی بھی آواز نہین سُنائی دیتی ۔ جب ہوا کے ہمراہ پانی بھی پیدا ہو جاتا ہے
تب بیمار ... چاہیے جس کروٹ پر ہو ٹھوکنے کی آواز اوپر سے صاف اور نیچے سے

ٹھوس سُنائی دیگی اور سینہ پر کان لگا کر سُننے سے پانی اور ہوا کی آپس ہلنے کر کھانے
سے ڈول ڈول کی آواز سُنائی دیگی علاوہ ازین ایک اور آواز پیدا ہوتی ہے جسکو
اصطلاح مین مے ٹالک ٹننگ ۔ لنگ کہتے ہین ۔ اِس آواز کے پیدا ہونے
کی وجہ یہ ہے کہ سیرم یعنے آب خون کے قطرات اوپر سے پانی پر گرتے ہین تب
یہ آواز پیدا ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک یہ آواز ہوا کے بلبلون کے پھوٹنے
کی ہے ۔

علاج ۔ سینہ پر پچھنا لگا کر گلاس بٹھا دین اور مریض بہت ہی کمزور ہو تو صرف
ڈرائی کپنگ کرین ۔ اِس ترکیب سے نہایت فائدہ ہوتا ہے اور جانب ماؤف پر
متواتر بلسٹر لگانا بھی فائدہ مند ہے ۔ قبض ہو تو ہلکے مسہلات سے تلیین کرین
اور غذا مقوی اور زود ہضم دین دم لینے کی تکلیف کے دفع کرنے کے لئے ادویات
انٹیش ۔ پاز ۔ مو ۔ ڈک مثلاً لو ۔ بے ۔ لیا اور گانجا بلا ۔ دو ۔ نا دھتورا اکونائٹ
اور افیون کا استعمال کرین پانچ پانچ گرین کی مقدار مین مشک کے کھلانے سے
بھی بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ جب کسی ترکیب سے دفع تکلیف نہ ہو سکے تو سینہ کو
چھید کر پانی نکال دین ۔

باب پنجم

امراض آلات انہضام البطن

مقالہ اوّل

امراض زبان و دہن و گلو

زبان کی بیماریان

زبان ایک لحمی عضو ہے جو منہ کے اندر ہوتا ہے - اسپر ایک میوکس پردہ چسپان ہے جسمین بے شمار غدود ہین ترکیبون سے چہترے ہوئے ہوتے ہین - کئی شریانون سے اس مین بافراط آفتین پڑسکتی ہین - چنانچہ مثل اَور اعضا کے اسمین بہی انفلامیشن ہوسکتا ہے جس سے زبان پہول کر دو گرنے لگتی ہے اور پانی جاری ہونے لگتا ہے - اسکے انفلامیشن کو اصطلاح مین گلاسائی ٹِس کہتے ہین *

علاج - حقنہ کرین اور منہ مین برف رکہین - زبان بہت پہول گئی ہو تو لمبائی سے پچہنا لگاوین تاکہ خون اور پانی خارج ہوجاوے - ورم کے سبب سے دم بند ہونے لگے تو عمل ٹریکیا ٹومی کیجئے *

زبان پر زخم بہی پیدا ہوجاتے ہین - یہ زخم کئی قسم کے ہوتے ہین چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ معدہ یا روده مین جب کسی طرح کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے تب زبان کی بالائی سطح پر زخم پیدا ہوجاتے ہین *

علاج - ایسکا سوہاگہ کا غرغرہ یا سوہاگہ کا عرق لگا دین - ایسی ادویات کہانے کو

دین جن سے کہ منہ درست ہو ✤
بعض اوقات انفلامیشن کے سبب سے بھی زبان پر چھوٹے چھوٹے اور نہایت دردناک زخم پیدا ہو جاتے ہین - انکو بھی قابضات کے غرغرہ یا لگانے سے فائدہ ہوتا ہے جیسے پھٹکری سوہاگہ طوطیا وغیرہ - اور کہانے کے لئے کلورٹ اف پو-ٹاش دینا چاہئیے ✤
دوسرے اور تیسرے درجہ کے آتشک کے سبب سے زبان پر زخم اور سو-را ئی سیشر کی چٹین پیدا ہو جاتی ہین ✤
علاج - نائے -ٹریٹ اف سلور لگا دین اور کہانے کو سیماب اور آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم دین ✤

کن-سر آف دی-ٹنگ

زبان پر جب سرطان کی بیماری ہو جاتی ہے تب اُسپر خفیف قسم کا زخم پیدا ہو جاتا ہے کنارے جسکے اُٹھے ہوئے اور پھیلا اونچا نیچا ہوتا ہے ✤
علامات - اِس بیماری کی ساری علامتین تین ہین یعنی شدت کا درد کثرت سے رال کا بہنا اور کمزوری جو سرطان کی بیماری مین اکثر ہوا کرتی ہے ✤ پہلے پہل تو زبان چھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور نگلنے مین درد ہوتا ہے تب نہایت شدت کی ٹیسین کانون تک پہنچتی ہین - رال کثرت سے بہتی رہتی ہے - زخم جون جون بڑہتا جاتا ہے نہایت بدبودار عفونت خارج ہوتی رہتی ہے - بیمار جلد لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے - راتین قیامت کی گزرتی ہین - درد کی تکلیف - تکلم کی تکلیف اور نگلنے کی تکلیف ہر آن بڑہتی جاتی ہے ✤ گاہے گاہے خون بھی جاری ہوتا ہے اور زبان پھول جاتی ہے تب یا تو دم بند ہو کر یا نڈھال ہو کر بیمار تلف ہو جاتا ہے ✤
علاج - یہ مرض لاعلاج ہے - درد کی تخفیف کے لئے افیمون کا استعمال کرین

خون بند کرنے کے لئے قابضات لگا دین اور دوا اور غذا مقوی سے طاقت کو قایم رکہین ٭ اور جب تکلیف زیادہ ہوتی ہے تب عمل جراحی سے زبان کو کاٹ کر نکال ڈالتے ہین ٭ زبان بعض بعض جگہہ سے چر بھی جاتی ہے جس سے بیمار کو کہانے اور گفتگو مین کمال تکلیف ہوتی ہے اشقوق پر سوہاگہ یا سیمتھ لگا دین اور کہانے کو کلورٹ آف پوٹاش دین ٭ بعض دفعہ زبان پر گول گول یا بیضوی شکل کے چکنے چکیلے دماغ پیدا ہوجاتے ہین - اکثر یہ نتیجہ آتشک کا ہوتا ہے تو سیماب کے مرکبات کا استعمال کرنا چاہئے ٭

زبان کے نیچے سب - لنگ - زی - اری غدود کی مجری ہوتی ہے بعض دفعہ اُس مین ایک گاڑہی رطوبت جمع ہوکر رسولی بنجاتی ہے جسکو اصطلاح مین رنی - ینو - لا بولتے ہین - رطوبت کو نشتر سے نکال دینا چاہئے اور تب قابضات کی کلی کرانی چاہئے ٭

اسٹو - مے - ٹائیٹس
یعنے
دہن کا انفلامیشن

یہ بیماری چار قسم کی ہوتی ہے - اول اسٹو - مے - ٹائیٹس اری - تہے - مے - ٹوزا دوم اسٹو - مے - ٹائیٹس فو - لے - کیو - لے - رس ٭ سوم اسٹومے ٹائیٹس فنگیزا ٭ چہارم اسٹو - مے - ٹائیٹس گنگری - نو - زا ٭

علامات قسم اول - یہ بیماری نہایت ننہے بچون کو ہوا کرتی ہے اسمین دہن و زبان گرم سرخ اور بعض دفعہ خشک ہوجاتے ہین اور زبان کی نوک اور کنارون پر چہوٹے چہوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہین - یہ بیماری اکثر معدہ اور امعا کے انفلامیشن میں

ہوا کرتی ہے۔ جب یہ مرض چھ مہینے سے نو مہینے کے بچون کو ہوتا ہے تو اکثر اسمین بخار
ہو جایا کرتا ہے۔ اس مرض کا انفلامیشن سارے دہن و لبون تک پھیل سکتا ہے اور بعض اسمین
پھولکر پھٹ بھی جا سکتی ہین بعض دفعہ پھر مرض ہر پنیر کے دانے بھی پیدا ہو سکتے ہین جب
مرض مزمن ہو جاتا ہے تو اکثر اسمین بہت کثرت سے رال بھی رہتی ہے۔

علاج - دہن و زبان خشک ہون تو سہاگہ کی پوٹلی پانی مین ترکر کے بچہ کے منہ کے اندر بار بار
پھیرین اور غذا دودہ کی دیوین اگر معدہ مین کسی طرح کی خرابی ہو تو اسکا علاج کرین۔

علامات قسم دوم - اس بیماری مین لبون و رگالون کے اندر کیجانب و زبان مسوڑہون پر بھی چھوٹے چھوٹے
گول گول اُبھرے ہوئے سفید رنگ کے متفرق دانے پیدا ہوتے ہین ان دانون کی نوکین دبی ہوئی
ہوتی ہین جب یہ ٹوٹ جاتے ہین تب تھوڑی سی لیسدار رطوبت نکلتی ہے اور انکی جگہہ پر ایک
چھوٹا سا زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری بچون کو دانت نکلتے وقت ہو جایا کرتی
ہے اور بڑے آدمی بھی اسمین مبتلا ہو سکتے ہین **اسباب** خرابی اسکی باعث ہے جنکی جہولی گلٹیون
میں انفلامیشن ہو جاتا ہے **علاج** بائی کاربونیٹ آف سوڈا یا گلسرین بائی بورکا استعمال کرین اور
زخمون پر عرق ناریل یا سلوٹگا دین **علامات قسم سوم** اس بیماری کو تھرش اور اف تھے بھی کہتے ہین
اس بیماری مین ایسا ہوتا ہے کہ لبون اور گالون کے اندر اور مسوڑہون تالو اور زبان پسل گلا ند
پر اور زبان کے اوپر اور نیچے اور خاصکر کنارون پر سفید منحروطی یا کسیقدر گول یا چھلون کے طور کے
اونچے اونچے چٹے پیدا ہوتی ہین بعض دفعہ یہ بیماری بے ساختہ نگل کے ذریعہ معدہ تک اور بڑی آنت کے ذریعہ
ہوا کی نالیون تک پھیلجاتی ہے جب مرض شدید ہو جاتا ہے تو چٹے آپسمین ملکر گال اور زبان پر سفید یا
بھورے رنگ کے پردہ کے طور نبجاتے ہین۔ یہ چٹے ملایم ہو جاتی ہین اور کچھہ عرصہ بعد جب علیحدہ
ہو جاتی ہین تب انکی جگہہ ایک سُرخ داغ یا خفیف زخم رہجاتا ہے بعد ازان جہان ہو مقام تا خشک
ہو جاتا ہے یا مگر پھر چٹے پیدا ہوتی ہین۔ یہ مرض اکثر ایسی اسہال کے باعث کمزور اطفال کو ہو جاتا ہے بچے کو
نگلنے اور دودہ پینے مین بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ جب یہ بیماری معدہ تک پہنچ جاتی ہے تو مریض کو قے اور
دست آتے ہین جب اسکا اثر ہوا کی نالیون تک ہو جاتا ہے تب کہانسی ہوتی ہے اور بلغم کے ساتھہ

بھورے رنگ کے باریک باریک لیٹے اخراج پاتے ہین - جب بچہ کمزور ہو جاتا ہے تو چھٹون کی جگہہ پر ٹیٹہی قسم کے زخم پڑ جاتے ہین اور کثرت سے رال بہتی ہے بچہ اسمین غذا نہین کہا سکتا تو آخر کار نفاقہ کشی کے باعث مر جاتا ہے ٭

اسباب - میو-کس ممبرین کی اپے-تھے-لی-ام پر وہ ہین ایک قسم کی کائی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ مرض متعدی بہی ہے ٭

علاج - خرابی امعا اور اسہال کا علاج معمولی طور پر کرین اور ایک ڈرام سوہاگہ ۴ - آونس پانی مین حل کر کے دہن کو بار بار دہو ڈالین اور چھٹون پر ۳۰ گرین نائیٹریٹ اف سلور کا عرق دنمین ایک یا دو دفعہ لگا دین ٭

علامات قسم چہارم - اس بیماری کو کن-کرم اوریس اور نو-ما اور داٹر - کینکر بہی کہتے ہین - یہ بیماری کمزور بچون کو ہو جایا کرتی ہے اور اکثر دو برس سے پانچ یا چہہ برس کی عمر مین ہوا کرتی ہے - بچہ کمزور بے چین اور لاغر ہو جاتا ہے - بہوک مر جاتی ہے - منہ سے رال بہتی رہتی ہے - مسوڑے پہول جاتے ہین اور ان پر چہوٹے چہوٹے زخم پیدا ہو جاتے ہین بعد ازان کسی گال پر ایک سخت سوجن پیدا ہو جاتی ہے - منہ کہولکر دیکہین تو اُس گال کے بیچون بیچ سفیدی مائل یا خاکی رنگ کا ایک داغ نظر آتا ہے یہ داغ بتدریج بڑہنے لگتا ہے یہانتک کہ کل حصہ اُس گال کا اور لبین اور مسوڑے بہی زخمی ہو جاتے ہین - رال کثرت سے بہتی ہے اور نہایت بدبودار ہوتی ہے - زخم پہیلتا جاوے تو گال کو چہید کر پار نکل جاتا ہے اور بعض دفعہ جبڑ دن تک بہی پہیلجاتا ہے اُسوقت ہڈی زخمی ہو کر جہڑنے لگتی ہے - اس بیماری مین سارا گال مردار بہی پڑ جا سکتا ہے اِسصورت مین غایت درجہ کا ضعف لاحق ہوتا ہے اور دیگر اسقام جسمی بہی پیدا ہو جاتے ہین ٭

چنانچہ بعضدفعہ پروہ پیے - ری - لوٹ - فی - ام اور مے - سن - ٹرک عدد و مین
انفلامیشن ہوجاتا ہے - شش مین یہی خرابی پیدا ہوتی ہے آخرکار حالت ضعف
مین مریض راہی ملک عدم کا ہوجاتا ہے ٭

علاج - سلف کی جگہہ پر نا یٹریٹ اف سلور یا خالص نائٹرک ایسڈ لگادیں
اور منہ کے اندر کلورائیڈ اف زنک کی پچکاری کریں (۱۰ گرین ۸ آونس پانی مین)
یا اس عرق کی پچکاری کریں ٭

نسخہ - لائیکوار - سوڈ ہی کلو - ری نے - ٹے ۲ ڈرام ٭ پانی - ۸ - آونس ٭ دونو
کو ملالیں ٭ یا اس عرق کی پچکاری کریں ٭

عرق - پر - منگے - نٹ اف پوٹاش ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ٭
ایک پائینٹ پانی مین ملالیں اور نسخہ ذیل پینے کو دیں -

نسخہ - کلورٹ اف پو - ٹاس ۳ گرین + کمپاؤنڈ ٹنکچر اف سنکونا - ۳ - ڈرام ٭
سبکو ملاکر دن مین تین دفعہ پلادیں - یہ نسخہ ایک سال کے بچہ کے لئے موزون ہے
مگر یہ ضرور یاد رہے کہ کلورٹ اف پو - ٹاس کے استعمال سے بعضدفعہ زہر کی
علامتین پیدا ہوجاتی ہین چنانچہ بھوک مرجاتی ہے - سر گہومنے لگتا ہے اور
شدت سے پیاس لگتی ہے اور پیشاب مین البیو - من پایا جاتا ہے - پس اس
دوا کو چاہے کتنی ہی کم مقدار مین ہو خلو معدہ مین نہ دینا چاہئے اور اثناء استعمال
مین پیشاب کا ملاحظہ ہمیشہ کرنا چاہئے ٭

ٹان - سی - لائی ٹس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ دوسری کرانک ٭

اوّل اکیوٹ ٹان سی-لائی ٹس

اس بیماری کو کوینزی - نزی بھی بولتے ہین -

علامات اسکی یہ ہین کہ بیمار کو پہلے جاڑا معلوم ہوتا ہے بعد ازان قدرے گرمی - پشت و دست و پا مین درد ہوتا ہے - نبض بڑا اور سریع ہوتی ہے گلے مین گرمی اور خشکی معلوم ہوتی ہے اور نگلنے اور تکلم کرنے مین درد اور تکلیف حلق سرخ ہو جاتا ہے لیکن ٹانسلس - گلنڈ زیادہ تر سرخ اور پھولے ہوئے ہوتے ہین اور زرد اور کسیقدر بھورے ناک کی رطوبت چمٹی ہوئی ہوتی ہے - زبان میلی اور اسپر سفید رنگ کی تہ جمی ہوئی ہوتی ہے - جون جون بیماری بڑھتی جاتی ہے ٹانسلس - گلنڈ کا ورم بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے - نگلنا اور تکلم کرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے - پتلی چیزین ناک کی راہ نکل آتی ہین - لیسدار تھوک بہتا رہتا ہے - دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور کانون مین ٹیسین پڑتی ہین - علامات بخار کی زیادہ ہوتی جاتی ہین ۔ اعضا شکنی کمال - لیکن جب بیماری اس سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تب بخار کمتر ہو جاتا ہے - یہ بیماری ۵ سے ۷ دن تک رہتی ہے اور نتائج اسکے یہ ہوتے ہین کہ یا تو انفلامیشن رفع ہو جاسکتا ہے یا پہلے درجہ کے انفلامیشن کے بخار کے عوض جب پیپ پڑ جاتی ہے تب خفیف ٹیک ٹیک شروع ہو جاتا ہے یا گلٹیون مین پیپ پڑکر زخم پیدا ہو سکتے ہین اور چند و مرداری پڑ جاسکتا ہے یا یہ بیماری اکیوٹ سے کرانک ہو جاسکتی ہے ۔

اسباب - پیری - ٹھوسیلہ - زکام - ہوائی - کمزوری - آتشک اور پہلے بھی اس مرض کا ہونا ۔

اکسائیٹنگ کاز - سردی اور گرمی کی حالت مین سرد پانی پینا اور نگلنا

تیز خنجر ونکا ۔

علاج ۔ بیماری خفیف ہو تو زکام کا علاج کریں ۔ شدید ہو تو باہر کی طرف ٹانسلس ۔ گلنڈ پر جونکیں لگا دیں ۔ فو من ۔ ٹے ۔ شن کریں اور روئی گرم کر کے گلے پر باندہ دیں اور نصف دودہ اور پانی ہمونز گرم کر کے اُنکا غرغرہ کریں ۔ جب پیپ پڑجاوے تو ا نٹر ۔ نل ۔ کر ۔ ٹ ڈ اریٹری کا خیال رکھکر نشتر سے چیر دیوین بعد ازان گرم دودہ اور پانی کی کلّی بار بار کرا دیں ۔ جب گلٹیان اسقدر پہول جاتی ہیں کہ دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے تو ا مے ٹک ادویات سے فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر بخار ہو تو فیور ۔ مکسچر کا استعمال کریں اور بیمار کمزور ہو جاوے تو دوا اور غذا مقوی دیوین مثلاً کونین ۔ شوربہ وغیرہ ۔ مگر آج کل اس بیماری کا علاج بی ۔ لی ۔ سی ۔ لٹ اف سوڈا سے کرتے ہیں ۔ چنانچہ بیماری کے شروع ہوتے ہی اس نسخہ کا استعمال کرتے ہیں

نسخہ ۔ سے ۔ لی ۔ سی ۔ لٹ اف سوڈا ۱۵ یا ۲۰ گرین ۔ کار ۔ بو ۔ نٹ اف امو ۔ نیا ۳ گرین ۔ سپنبل سہریٹ ۲ ڈرام ۔ واٹر ایک آونس ۔ سبکو ملا کر دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلا دیں ۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

اب تھوڑا زمانہ گزرا کہ اطبا کی توجہ اس بیماری کی ایک اور قسم پر ہوئی ہے جسکا نام اُنہون نے کرد ۔ پس ٹان ۔ سی ۔ لائی ۔ ٹس رکھا ہے ۔ اسمیں مثل مرض ڈف ۔ تہے ۔ ریا کے ایک پردہ کاذب پیدا ہو جاتا ہے جس سبب سے اسکا مذکورہ بالا نام رکھا ہے مگر اسمیں اور ڈف ۔ تہے ۔ ریا کی بیماری میں بڑا فرق ہے چنانچہ اس بیماری کی نسبت شہر نیو ۔ یارک کے (یہ شہر امریکا میں ہے) ڈاکٹر ہیولٹ نے جو جو تحقیقات کیا ہے اُنکو ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین اُن سے واقف ہون ۔ ریا ایک سیدہے سادے مرض کو مہلک بیماری ڈف ۔ تہے ۔ ریا کی بنیاد میں چنانچہ ۔

کروپس ٹان سی لائی ٹس

اور

ڈف تھے ریا

ایک ہی بیماری نہین ہین

مضمون ڈاکٹر ہولٹ نیو یارک

ڈاکٹر ہولٹ صاحب فرماتے ہین کہ وہ طبیب غلطی پر ہین جو ان دونو بیماریون کو ایک ہی سمجھتے ہین - چنانچہ یہی سبب ہے کہ ہم اخبارون مین اکثر پڑھتے ہین کہ بعض طبیبون نے ڈف تھے ریا کے سیکڑون بیمارون کو آرام کیا ہے - اگر بغور دیکھین تو جن بیمارون کا وہ حال لکھتے ہین وہ دراصل مریض کروپس ٹان سی لائی ٹس کے تھے نہ کہ مرض ڈف تھے ریا کے - ان طبیبون کا اکثر یہ قاعدہ ہے کہ ٹان سل گلانڈ پر بسبب مرض ٹان سی لائی ٹس کے جب کوئی پردہ پیدا ہوجاتا ہے تو اُس مرض کو ڈف تھے ریا قرار دیتے ہین حالانکہ وہ بیماری دراصل کروپس ٹان سی لائی ٹس کی ہے اصل مرض ڈف تھے ریا کی نہین ۔۔ زمانہ حال کے تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ جو پردہ کروپس ٹان سی لائی ٹس مین ٹان سل غدود پر پیدا ہوجاتا ہے اُس مین اور اُس پردہ مین کچھ بھی فرق نہین ہے جو انفلامیشن کے سبب جسم کے اور حصون پر پیدا ہوتا ہے ایس ... ڈف تھے ریا کی تشخیص صرف اُس کاذب پردہ کے ملاحظہ سے نہین ہوسکتی بلکہ اور اور علامتون پر بھی غور اور توجہ کرنی چاہیے چنانچہ

اوّل۔ ڈِفتھیریا کی بیماری مین مریض اکثر فوراً نہایت کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ نبض اُسکی نہایت سریع اور دل کی حرکت نہایت جلد گھٹ جاتی ہے جس سبب سے بیمار جلد ہلاک ہو جاتا ہے ٭

دوم۔ ڈفتھیریا مین جو کاذب پردہ پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہی دفعہ کئی مقام پر پیدا ہو جاتا ہے جیسے سافٹ پیلٹ اور فیرنگس اور ناک کے پیچھے کے سوراخون پر اور لیرنگس پر یا ایسا ہوتا ہے کہ اُن مقامات کے کسی مقام پر پیدا ہو کر ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر پیدا ہوتا جاتا ہے ٭

سوم۔ ڈفتھیریا مین پیشاب کے اندر البیومن اکثر پایا جاتا ہے ٭

چہارم۔ ڈفتھیریا کا نتیجہ اکثر فالج ہوتا ہے ٭

پنجم۔ ڈفتھیریا کی بیماری متعدی ہے یعنے اسکی چھوت ایک آدمی سے دوسرے کو جلد لگ جاتی ہے ٭

بچون کو اکثر ایک قسم کا سور تھروٹ ہو جاتا ہے جسمین مذکورہ بالا علامتیں مرض ڈفتھیریا کی اکثر نہین پائی جاتی ہین گو اُس سور تھروٹ مین بھی پردہ کاذب پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ ذیل کے بیمارون کے حالات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ٭

مریض اوّل۔ گیارہ نومبر کو ایک لڑکا میرے علاج مین آیا جسکی عمر ۱۰ سال کی تھی اور وہ خوب توانا تھا۔ صبح تک لڑکا چنگا بھلا کھیلتا کودتا تھا۔ گیارہ بجے لرزہ شروع ہوا اور دو دفعہ قے آئی اور سینہ مین درد تھا اسوقت سے مریض نہایت بیمار معلوم ہونے لگا ٭ تین گھنٹہ بعد شروع ہونے مرض کے جب مین نے دیکھا تو جسم کی حرارت ۳ء۱۰۳ پر تھی۔ نبض ۱۴۰۔ اور تنفس کی حرکت ۴۴ سینہ کے ملاحظہ سے کوئی بیماری ثابت نہ ہوئی مگر جب حلق کا ملاحظہ کیا تو دونو ٹانسل گلانڈ

بہت سوجے ہوے نظر آے اور دہینے غدود پر ایک دبیز بہورا زردی مایل پردہ دکہلائی دیا بائین غدود کے بہی قریب دو ثلث پر ایسا ہی پردہ تہا - دوسرے دن حرارت جسم کی ۱۰۳ و ۴ ا پر تہی پردہ مذکور بہی صاف نظر آتا تہا مگر ایک ہی محدود جگہہ پر تہا جا بجا چہترا ہوا نہ تہا - مگر پہلے کی نسبت رنگت اسکی زیادہ تر زرد تہی - تیسرے دن حرارت ۱۰۱ و ۶ - اور بعدازان درجہ حرارت کا تندرستی پر آگیا اور چوتہے روز لڑکا بالکل تندرست ہوگیا *

مریض دوم - اس لڑکے کی عمر پانچ سال کی تہی - ایک دن شام کیوقت گلے مین درد بتلایا اور رات کیوقت لرزہ سے نہایت سخت بخار ہوگیا - جب دوسرے دن مین نے دیکہا تو حرارت ۱۰۴ و ۵ درجہ پر تہی اور تنفس کی حرکت ۴۰ - اور نبض ۱۴۵ تہی اسکی بہی دونو طرف کے غدود سوجے ہوے تہے اور انپر ایک زردی مایل محدود کاذب پردہ چسپان تہا - دوسرے دن حرارت ۱۰۰ و ۵ پر تہی بعدازان تندرستی کے درجہ پر آگئی اور پردہ مذکور بہی بالکل جذب ہوگیا - مرض کے پانچوین روز بیمار بالکل تندرست ہوگیا - ایسے اور ۱۹ بیمارون کے حال میرے پاس لکہے ہوے ہین جن مین علامات قریب ایک ہی قسم کی تہین * عمر ان لڑکون کی ۱۴ مہینے سے ۱۰ سال تک کی تہی ان سارون کو یہ مرض شدت سے ہوگیا تہا - چنانچہ ۵ کو شدت سے لرزہ ہوکر بخار ہوگیا تہا - اور تین کو یہ بیماری قے سے شروع ہوئی تہی مگر سبکو شدت سے سور - تہراٹ (گلا دکہنا) تہا اور ان کے بدن کی حرارت بہی زیادہ تہی - سات بیمارون مین مرض کے پہلے یا دوسرے دن حرارت کا درجہ ۱۰۳ تہا اور ۴ مین ۱۰۴ یا اس سے زیادہ * بخار کی مدت پندرہ بیمارون مین اوسط تین دن کی تہی اور ایسا دیکہا گیا تہا کہ جسقدر شدت بخار کی پہلے روز تہی دوسرے روز نہ تہی اور بہ نسبت دوسرے روز کے تیسرے دن بخار کم تہا * گلے کی تکلیف چار سے سات روز تک

رہتا تھی صرف ایک بیمار مین ہفتہ سے زیادہ رہی ٭

اُن ۱۹ بیمارون مین سے نصف سے زیادہ کا ٹان سِل غدود سوجا ہوا تہا ٭ پندرہ بیمارون کا ذب پردہ کا رنگ زرد یا بھورا زردی مایل تہا اور ایک یا دو مین اُس پردہ کا رنگ بالکل بھورا یا سبز مایل بزردی تہا - دو ثلث کے دونو غدودون پر پردہ کا ذب پیدا ہوا تہا اور ایک ثلث مریضون کے صرف ایک ہی غدود پر جُھوٹا پردہ تہا لیکن کسی بیمار کی نتھ ٹُو - وِیُو - لا یا سافٹ - پلے - لٹ پر جُھوٹا پردہ تہا اور نہ اُن بیمارون مین سے کسیکے پیشاب مین البیومن تہا مگر بان مین نے بعض دفعہ ایسا دیکھا ہے کہ ایسے بیمارون مین گاہے گاہے قدرے قلیل البیومن پایا جاتا ہے اُن بیمارون مین سے کوئی بھی ایسا نہ تہا جسکی چھوت ایک سے دوسرے کو لگ گئی ہو - اب اُن بیماریون کی تشخیص کے باب مین یہ کہتا ہون کہ جن طبیبون کو ایسے بیمارون کے علاج کا موقع ملا ہو وہ اُن بیمارون کو ہرگز ڈِف - تھے - ریا کے مریض نہین کہینگے ٭ البتہ مین یہ کہتا ہون کہ بعض دفعہ ڈِف - تھے - ریا کی بیماری پوشیدہ طور پر پیدا ہو کر آہستہ آہستہ بڑھ جا سکتی ہے مثلاً گلے کی تکلیف جب بہت تھوڑی ہوتی ہے اور علامات عامہ بھی ایسی خفیف ہوتی ہین کہ جنپر طبیب کی توجہ کم ہوتی ہے تب اکثر فالج ہو جاتا ہے - اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈِف - تھے - ریا کی بیماری تھی ٭ برعکس اسکے بعض دفعہ ایسے بھی بیمار آتے ہین جن مین گلو کی تکلیف تو کم مگر گردہ کی علامات نہایت شدید ہوتی ہین برعکس اسکے جب اصل ڈِف - تھے - ریا کی بیماری اسی طور پر شروع ہوتی ہے کہ جسطور پر مذکور ہوا تو لاکرو - لِس ٹان - سِی - لا ئی - ٹِس کا مرض شروع ہوتا ہے اور جب اُس ڈِف - تھے - ریا کی بیماری مین جسم کی حرارت تیز مگر گلو کی علامتون کو چندان شدت نہین ہوتی ہے تب وہ بیماری چار یا پانچ دن کے اندر رفع نہین ہوتی بلکہ بقول ڈاکٹر گُڈ ہارٹ ایسی صورتون مین خون کے اندر زہر کی مقدار بکثرت ہوتی ہے

اور بیماری دو ہی تین دن کے اندر مہلک ہوجاتی ہے ؃
اور جس بیماری کا ذکر ہوا ہے طبیبوں نے اُسکے کئی نام رکھے ہیں مگر میں اِس
کا نام کرو-پس ٹان-سی-لائی-ٹس اچھا سمجھتا ہوں ؃ ذیل میں خاص ڈف-تھے-ریا
اور کرو-پکس ٹان-سی-لائی-ٹس میں فرق بتاتا ہوں ؃

کرو-پکس ٹان-سی-لائی-ٹس	ڈف-تھے-ریا
۱-یہ مرض اتفاقاً شروع ہوجاتا ہے	۱-یہ مرض اکثر پوشیدہ طور پر شروع ہوتا ہے ؃
۲-بیماری کے پہلے اور دوسرے دن تک علامات عامہ کو شدت ہوتی ہے مگر بیمار نڈھال نہیں ہوجاتا -	۲-مرض کے تیسرے دن سے پہلے اکثر زیادہ تکلیف نہیں ہوتی مگر بعد تیسرے دن کے مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے
۳-یہ مرض ۱۰۳ سے ۵ر۱۰۴ درجہ کی حرارت سے شروع ہوتا ہے -	۳-اِس بیماری میں شروع کے اندر حرارت ۱۰۰ یا ۱۰۱ درجہ ہوتی ہے اور تب چوتھے یا پانچویں دن بتدریج بڑھتی جاتی ہے-
۴-نبض پُر اور سریع -	۴-نبض جب سریع ہوتی ہے تب بہت کمزور ہوتی ہے -
۵-پردہ کاذب زردی مائل ہوتا ہے اِسکے کنارے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں -اُکھاڑے تو وہاں سے خون جاری نہیں ہوتا -یہ پردہ صرف سطح پر ہوتا ہے یعنے گہرا نہیں ہوتا - بہت	۵-رنگ سُرمئی بعضدفعہ سبزی مائل - یہ پردہ یُو-وُیو-لا اور سافٹ-پلے-لٹ اور فے-رِنگس اور ٹان-سل ہمدوونز پر بھی پیدا ہوجاتا ہے -اُکھاڑے تو نہ اُکھاڑے بلکہ ذرہ بھی چھیڑے تو اُس

۔ تیزی سے چمٹا ہوا نہیں ہوتا اگر کھاڑ دیجئے تو پھر نہیں پیدا ہوتا - مرض کے عین شروع ہی مین پیدا ہوتا اور ایک ہی جگہہ پر محدود رہتا ہے پھیلتا نہین ۔	سے خون جاری ہونے لگتا ہے - یہ پردہ اوپر ہی اوپر نہین ہوتا بلکہ نیچے کی بافت مین بھی نفوذ کر جاتا ہے - شدت سے چمٹا ہوا ہوتا ہے۔ اکھاڑ لیجئے تو پھر جلد پیدا ہو جاتا ہے - بیماری کے پہلے بلکہ دوسرے دن ہی شاید پیدا ہو - نہایت جلد پھیلتا جاتا ہے -
۶ - اس مین پیشاب کے اندر شاذ و نادر البیومن پایا جاتا ہے -	۶ - اس مین ال - بے - مے - ینو - ریا کی بیماری ہو جایا کرتی ہے
۷ - یہ بیماری دوسرے دن نہایت شدید ہو جاتی ہے اور چوتھے روز بیمار رو بصحت لانے لگتا ہے	۷ - اکثر چوتھے دن سے پیشتر یہ مرض نہایت شدت نہین پکڑتا -
۸ - بعد شفا کے اسمین پے - را - لی سس کبھی نہین ہوتا -	۸ - اسمین پے - را - لی - سس اکثر ہو جاتا ہے -
۹ - اسکے متعدی ہونے مین شک ہے -	۹ - یہ بیماری اکثر چھوت سے پھیلتی ہے -

ڈف - تھے - ریا کی بیماری مین جسم کے غدود اکثر بڑھ جایا کرتے ہین لیکن چونکہ ٹان سی لائی - ٹس مین بھی ایسا ہو جایا کرتا ہے تو یہ علامت ان دونو بیماریون کی تشخیص کے لئے معتبر نہین ہے ۔

دوم کرانک ٹان سی لائی ٹس

علامات ٹان سلس - گلنڈ بڑھ کر سخت ہو جاتی ہین نگلنے تکلم کرنے

اور سماعت مین فرق پڑجاتا ہے - منہ بیمار کا کسیقدر کہلا رہتا ہے اور دم لینے
مین تکلیف ہوتی ہے ۰

اسباب - پری - ڈسپو - زنگ + آتشک + اسکرا - فیولا اور کرنک ڈسپیپسیا

اکسائٹنگ کاز - اکیوٹ ٹان سِلی لائی - ٹس ۰

علاج - مرکبات فولاد مثلاً آئیوڈائیڈ اف ایرن کا استعمال کرین تبدیل
آب وہوا کرادین اور بیمار کو گرم کپڑا پہنا وین گلٹیو نپر تیز عرق نائٹریٹ اف سلور کا
لگادین اور اس نسخہ کا غرغرہ کرادین -

نسخہ - ٹے - نک اسڈ ۱۰ گرین + ریکٹی - فائیڈ - اسپرٹ آدہا اونس ۰
کمفر مکسچر ساڑہے سات اونس ۰ باہر کیطرف گلٹیو پر گاہے گاہے ایک دو جونکین
یا چہوٹا سا بلسٹر لگادین اور آئیوڈین - اینٹ منٹ کی مالش کرین - جب گلٹیون میز
زخم پڑجاتا ہے تو اکثر یہ بات آتشک کے سبب سے ہوتی ہے اگرچہ یہ بیماری آہستہ
آہستہ بڑہتی ہے تاہم روکی نہ جاوے تو ناک اور حلق اور آخر کار ملے - رنگس تک
زخم پہیل جاسکتا ہے کلورائیڈ اف سوڈیم کا غرغرہ کرادین اور زخمونپر
باربار نائٹریٹ اف سلور لگادین اور غذا اور دوا مقوی سے بیمار کی طاقت
کو قائم رکہین ۰

پے - رو - ٹائی - ٹس

اسکو انگریزی مین مَمپس اور ہندی مین کن پیڑی کہتے ہین ۰
یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے - ایک کو ای - ڈیو - پے - تہک (یعنے جو خود پیدا ہوا)
پے - رو - ٹائی - ٹس اور دوسرے قسم کو سم - ٹو - ماٹ - ک (یعنے جو کسی مرض کی
ایک علامتون مین سے ہو) پے - رو - ٹائی - ٹس بولتے ہین چنانچہ بیان

اڈی او پے تھک پے - رو - ٹائی ٹس

اسباب - یہ بیماری پھیلکر اکثر ایک بڑی وبا ہوجاتی ہے اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ کسی خاص گھر مین یا ایسی جگہہ مین دورہ کر سکتی ہے جیسے مدرسے یا کارخانہ مین جہان بہت سے لڑکے کام کیا کرتے ہین * یہ بیماری چھوٹی عمر مین اکثر ہوجایا کرتی ہے اور پانچ سے سات سال کی عمر مین تو اکثر ہوجاتی ہے اور مردون کو بہ نسبت عورتون کے زیادہ ہوتی ہے *

ماہیت - اس مرض مین ایک یا دونو پے - روٹڈ غدودون مین انفلامیشن ہوجاتا ہے - بعض اطبا کہتے ہین کہ غدود کے سے - لیہ - لر ٹشو مین یہ انفلامیشن ہوتا ہے بعض کی راے ہے کہ غدود کی مجری (ڈکٹ) مین بیماری پہلے شروع ہوتی ہے - غدود ماؤف مین خون کی زیادتی ہوتی ہے اور وہ پھول جاتا ہے اسکی ساخت کے ٹشو مین سیرم نفوذ کر جاتا ہے - بعض دفعہ وہان فائی - برین بھی پایا جاتا ہے مگر یہ بات یاد رہے کہ جب یہ بیماری کسی اور مرض کے دورے مین نہین ہوتی ہے بلکہ از خود ہوجاتی ہے تب اسمین شاذ و نادر ہی پیپ پڑا کرتی ہے - قاعدہ یہی ہے کہ ورم جلد رفع ہوجاتا ہے اور غدود اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے *

علامات - اس مرض کا مادہ ۱۴ سے ۲۱ دن تک بیکار پڑا رہ سکتا ہے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ پے روٹڈ غدود کے سوجنے سے پہلے بیمار کو دو تین روز تک بخار رہتا ہے مگر گاہے گاہے بخار اور ورم دونو ایک ہی دفعہ پیدا ہوجاتے ہین اور یہ کہ بیماری کے شروع سے آخر تک بخار رہتا ہے لیکن گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرض کی خاص علامتون کے ظاہر ہوتے ہی بخار رفع ہوجاتا ہے - بخار مذکور شدید نہین ہوتا اور نہ بیمار بہت ماندہ معلوم ہوتا ہے کان کے عین نیچے پے - روٹڈ غدود مین ورم پیدا ہوجاتا ہے - یہ ورم رفتہ رفتہ زائی گو - ما تک پھیلجاتا ہے بلکہ چہرے اور گردن کے نیچے تک ورم اتر آتا ہے

اور بیمار بدہیئت ہو جاتا ہے سوائے تو ورم لچکدار محسوس ہوتا ہے مگر درمیانہ حصہ اُس کا
بہ نسبت گردے کے سخت ہوتا ہے - ورم کے اوپر کی جلد سرخ ہو جاسکتی ہے لیکن اکثر اُسکی
رنگت مین فرق نہین پڑتا ؛ خاصکر مُنہ کہولنے سے چبانے سے یا نگلنے کے وقت
تہوڑا بہت درد ہے جیسی ارتشاؤ معلوم ہوتا ہے اور دبانے سے بہی درد ہوتا ہے
گاہے گاہے مُنہ سے تہوک جاری ہو جاتا ہے - گاہے مریض کانون سے اچہی
طرح سُن نہین سکتا - ورم پانچوین چہٹے دن اکثر کم ہو جاتا ہے تب دو تین روز
بعد بالکل رفع ہو جاتا ہے مگر اُس اثنا مین دوسری طرف کا غدود سوجہنے لگتا ہے
اور مثل پہلے غدود کے اسیطور پر اپنا دور پورا کرتا ہے بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ
دونو جانب کے غدود ایک ہی دفعہ سوجہنے لگتے ہین - گاہے گاہے ورم کے رفع ہو جانے
کے بعد بہی کچہہ عرصہ تک اُس جگہہ سختی رہتی ہے اور بہت شاذ و نادر غدود مین پیپ
پڑکر دنبل باہر کیطرف یا کان کے اندر پہوٹ جاتا ہے تب کان کے یا باہر کے سوراخ سے
پیپ جاری ہونے لگتی ہے ؛ بعضدفعہ سب - مگز - لری غدود بہی اس مرض مین
مبتلا ہو جاتا ہے اور اردگرد کے لم - فا - ٹاک غدود اور نیز ٹان سل غدود بہی اکثر پڑجاتے
ہین ؛ ایک بڑی بہاری خاصیت اس اڈ - لو - یے - تہاک مینس کی یہ ہے کہ
یہ مرض ایک جگہہ کو چہوڑکر دوسری جگہہ انتقال کر جاتا ہے - یہ بات خاصکر جوانون
مین اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ پیے - را - ٹڈ غدود انفلامیشن کو جون جون تخفیف
ہوتی جاتی ہے یہ مرض اکثر انثیین مین سرایت کر جاتا ہے یعنے ار - کا - ئٹی - لِسٹ
کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے ٹیو - نی - کا وی - جے - نے - لس کے اندر
بہی ورم پیدا ہو جاتا ہے اور فوطہ سوج جاتا ہے ؛ گاہے گاہے ایسا بہی ہوتا ہے
کہ پیے - را - ٹڈ غدود اور خصیتین مرض مین ایک ہی دفعہ مبتلا ہو جاتے ہین یا ایسا
ہوتا ہے کہ پہلے تو غدود اور تب خصیہ اِس مرض مین مبتلا ہوتا ہے خصیہ سے جب بیماری

رفع ہو جاتی ہے۔ تب دوبارہ غدود مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اسیطرح کئی مرتبہ ہوتا رہتا
ہے اور تب یہ مرض رفع ہو جاتا ہی۔ اگرچہ ار۔ کائی۔ ٹس کی بیماری اکثر رفع ہو جاتی ہے
مگر بعض دفعہ خصیہ لاغر ہو کر چہوٹا ہو جاتا ہے۔ اسیطرح عورتون مین اندام نہانی کے لب
اور پستان اور او۔ وے۔ ری مین (خصیۃ الرحم) پے۔ را۔ ٹاڈ غدود کی بیماری
انتقال کر جا سکتی ہے۔ بہت شاذ و نادر ایسا بھی دیکہا گیا ہی کہ پے۔ رو۔ ٹائی۔ ٹس کے دور
مین مِن۔ جائی۔ ٹس (دماغ کے پردون کا انفلامیشن) ہو گیا ہے۔

علاج۔ بیمار کو سرد ہوا مین نکلنے نہ دین۔ ابتدا مین ایک جلاب دین اور تب
فیور پاؤڈر یا فیور۔ مکسچر۔ یا سے لائن۔ مکسچر کا استعمال کرین اور ورم پر تکمید کرکے اُسپر روئی
گرم کرکے رکہہ دین اور اُسکو تب ڈہاٹے کیطرح باندہ دین۔ ضرورت ہو تو چند جوکین لگا دین پیپ
پڑ گئی ہو تو اسکو کہول دین۔ بعد رفع ہونے انفلامیشن کے مقام پر سختی رہ جاوے تو ٹنکچر۔ اف۔ آیوڈین
لگا دین۔ غدود کو چہوڑ کر بیماری کسی اور جگہہ انتقال کر جاوے تو پے۔ را۔ ٹاڈ غدود پر
رائی کی پٹی یا بلسٹر لگا کر پہر انفلامیشن پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ آر۔ کائی۔ ٹس
کا علاج حسب قاعدہ کرین۔

دوم قسم۔ ٹو۔ ماٹک پے۔ رو۔ ٹائی۔ ٹس

اس بیماری کو انگریزی مین پے۔ را۔ ٹڈ۔ بیو۔ بو بہی کہتے ہین۔

اسباب اس قسم کا پے۔ رو۔ ٹائی۔ ٹس یا تو کسی شدید بیماری کے دوران
عارض ہو جاتا ہی یا اُس مرض کے رفع ہو جانے کے بعد بطور نتیجہ کے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ
ٹائی۔ فس۔ فیور کے وبا مین یہ بیماری اکثر ہو جاتی ہے۔ لیکن چیچک اور رو۔ بیو۔ لا
اور اسکار۔ لے۔ ٹے۔ نا اور ہیضہ اور نیو۔ مو۔ نیا اور دیگر امراض کے اثنا مین بہی عارض
ہو جاتی ہے کہ جبکہ بیماریان کسی کمزور آدمی کو ہو جاتی ہین۔ یا ردی حالتکو پہنچ جاتی ہین۔

ماہیت تشریحی - سم - ٹو - ما ٹک اور ای - ڈیو - ٹیے - تہک پے - را ڈ - ٹائیٹس
مین یہ فرق ہے کہ سم - ٹو - ما ٹک قسم کے مرض مین اکثر پیپ پڑجاتی ہے گو بعض
دفعہ بلا پیپ پڑنے کے بہی یہ مرض رفع ہوجا سکتا ہے ۔ بعد اجتماع خون کے جب
غدود پہول جاتا ہے تب اسکی مجریون مین ایک شے جمع ہوجاتی ہے اور وہ جلد پیپ
بنجاتی ہے ۔ غدود کے درمیانہ گوشے گلنے لگتے ہین تب اسمین یا تو الگ الگ کئی
دُنبل پیدا ہوجاتے ہین یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ اُن گوشون کے درمیان کی ساخت
گلکر کل کا ایک بڑا سا دُنبل بنجاتا ہے - غدود کے اِردگرد کے مقام مین بہی بیماری
سرایت کرجاتی ہے چنانچہ سے - لیو - لہ ٹلے - ٹشیو اور مسلس اور ہڈی کا غلاف پے - ری
اس - ٹے - ام اور خود ہڈی بہی اس مرض مین مبتلا ہوجا سکتی ہے علاوہ ازین اس
مرض کا انفلامیشن دماغ کے پردون یا خود دماغ مین اور کان مین بہی سرایت کرجاتا ہے
گاہے گاہے غدود مُردار بہی پڑجاتا ہے ۔

علامات - ابتداء مرض مین اکثر علامات ظاہر نہین ہوتین بلکہ انفلامیشن پوشیدہ
طور پر بڑہتا جاتا ہے - مگر جب غدود مین پیپ پڑجاتی ہے تب اوپر کی جلد سرخ ہوجاتی
اور اُسپر اونچے اونچے دنبل کے منہ نمودار ہوجاتے ہین جنکے دبانے سے پیپ کی موجودگی
ثابت ہوسکتی ہے ۔ شگاف دیکر پیپ خارج نکیجائے تو کان کے راستہ یا فے - رنکس
مین یا مُنہ کے اندر پہوٹ جاتی ہے یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ گردن کے نیچے بلکہ سینہ کے
اندر بہی دنبل کی پیپ پہوٹ جاسکتی ہے - علامات عامہ اکثر اسمین ردی قسم کی ظاہر
ہوتی ہین ۔

علاج خارجی - باربار پول - ٹس لگادین یا فو - مِن - ٹے - شن کرین اور پیپ
کے پڑتے ہی فوراً شگاف دیکر خارج کردین ۔

علاج داخلی - مقویات اور مفرحات سے کرنا چاہیے ۔

مقالہ دوم

تہائی - رائیڈ غدودون کی بیماریان

تہائی - رائیڈ غدود مین دو قسم کی بیماریان ہو سکتی ہین چنانچہ

اول برانکو سیل

انگریزی مین اس بیماری کو گاے - ٹر اور ہندی مین گہیگ اور پنجابی مین گلہڑ بولتے ہین

علامات - تہائی - رائیڈ گلٹی یا تو ساری یا صرف اسکا ایک گوشہ سوج جاتا ہے مگر پہلے سخت اور لچکدار ہوتی ہے بعد کچہہ عرصہ کے ملائم ہو جاتی ہے اور پہلے تو آہستہ آہستہ اور بعد کچہہ عرصہ کے چارونطرف سے جلد بڑہنے لگتی ہے اور جب بہت بڑہ جاتی ہے تب ٹرے - کیا اور گلہ کی رگون کے دب جانے سے بیمار کو تکلیف ہوتی ہے ٭

علامات تشریحی بعد وفات - گلٹی بڑہ جاتی ہے اور اُسکے کیسے بہی بہت پہیل جاتے ہین - ان کیسون کو تراشئے تو اُن کے اندر مختلف قسم کی رطوبتین پائی جاتی ہین ٭

اسباب - پیری - ڈسپیو - زنگ - عورت کا ہونا - جوانی - اور یہ مرض موروثی بہی ہے ٭

اکسائیٹنگ کاز - معلوم نہین - کہتے ہین کہ جس جگہہ کے پینے کے پانی مین چونہ اور مگنے - شیا کے نمک بکثرت ہوتے ہین اُس پانی کے پینے سے وہان کے لوگ اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین - بعض مقامات مین یہ مرض اِن - ڈمی - مک ہے جیسے پہاڑی

ملکون مین ٭

علاج - گلی پر مرہم آیو - ڈین یا رڈیڈ - آیوڈائیڈ اف مر- کیوری لگادین اور بیمار کو تبدیل آب وہوا کرا دین ٭

دوم اکس - اف تہل - مک گائیٹر

اس مرض کو گریوش ڈیزیز یا برنیش - ڈوز ڈیزیز بہی کہتے ہین ٭

تعریف - دل دہڑکنے لگتا ہے ۔ گلو اور سر کی رگین تڑپنے لگتی ہین تہائی - رائیڈ غدود بڑہ جاتا ہے اور اسمین بہی تڑپ پائی جاتی ہے - آنکھون کے ڈہیلے باہر کیطرف اُبہر آتے ہین جسکو اصطلاح مین اکس - اف - تہال - مس کہتے ہین - یہ بیماری جوان عورتون مین جنکی عمر ۱۶ سے ۳۰ سال تک کی ہوتی ہے اکثر پائی جاتی ہے اور اکثر یہ ہمیشہ نہین اُن عورتون کو انے - میا ہوتا ہے یا اُنکے خون مین کسی نہ کسی طرح کی بیقاعدگی پائی جاتی ہے اور اُنکا مزاج نر- وس ہوتا ہے ٭

ماہیت - اِس بیماری کی یہ ہے کہ تہائی - رائیڈ غدود اور سر اور گلو کی رگون پر جو وا- سو موٹر اعصاب ہوتے ہین وہ مفلوج ہوجاتے ہین اور دل کے اعصاب کو نہایت تحریک ہوتی ہے - تہائی - رائیڈ غدود کی ساخت مین کچہہ تو سیرم جمع ہوجاتا ہے اور کچہہ عرصہ بعد خود وہ غدود موٹا ہوجاتا ہے جس سبب سے اُسکی رگین پہیل جاتی ہین اور وہ غدود موٹا ہوجاتا ہے - اِس بیماری مین آنکھون کے ڈہیلے اِس سبب سے باہر کیطرف اُبہر آتے ہین کہ اُنکی رگون مین خون زیادہ آتا ہے تب وہ پہیلجاتی ہین اور ڈہیلو نمین کسیقدر اڑی - ما ہی ہوجاتا ہے یہی سبب ہے کہ جو پردہ اس - فے - نو - ئیگزی - لری فے - شر پر لگا ہوتا ہے اُسکے گوشت کے ریشے سکڑ جاتے ہین اور آنکھون کے ڈہیلے باہر کیطرف اُبہر آتے ہین ٭

علامات - یہ قاعدہ ہے کہ اس بیماری کے مریض اکثر انیمیا اور کلو-روسیس کے مرضون مین مبتلا رہتے ہین اس مرض کی خاص علامتون کے شروع ہونے سے پہلے - وہ پست ہمت رہتے ہین اور مزاج اُنکا چڑچڑا ہوتا ہے اور یہ کہ لن پیے-ٹے-شن بتدریج اور خاص علامتون کے شروع ہونے سے بہت پہلے ہونے لگتا ہے - بڑھا ہوا تہائی-رائیڈ غدود دبانے سے ہاتھون کو ملائم اور لچکدار محسوس ہوتا ہے اور رگین اسکی ایسی تڑپتی ہین کہ کان لگا کر سننے سے خون کے حرکت کرنے کی مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے - آنکھون کے ڈہیلے بقدر اُبھر آتے ہین کہ پپوٹون مین سما نہین سکتے - دل بے تحاشا اور بے قاعدہ حرکت کرتا ہے - دونو کے - راٹ-یڈ شرائین مین بھی بے تحاشا تڑپ پائی جاتی ہے - دماغ کی رگین خون سے پُر ہوتین اور تڑپنے لگتی ہین - اور سر گہومتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے - اس بیماری کے مریض اکثر کمزور ہوتے ہین - اُنکو بہت پسینہ آتا ہے اور انکے جسم کی حرارت اکثر تیز ہوتی ہے اور بدہضمی رہتی ہے - غدود کے بڑھ جانے سے دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے - آواز بھاری ہو جاتی ہے یا بالکل بیٹھ جاتی ہے

علاج - اس بیماری کا علاج مقویات سے کرنا چاہیے مثلاً فولاد اور کونین وغیرہ اور غذا بھی مقوی ہونی چاہیے - دل کی بے چینی رفع کرنے کے لئے ڈی جی-ٹے-لِس مفید ہے اور شلپر اف اس-ٹر-فن - تھرآٹھ سے دس قطرے دنمین تین مرتبہ بعد غذا کے بھی مفید ہے - ضرورت ہو تو نبض کی سُرعت کم کرنے کے لئے پندرہ سے ۲۰ قطرے تک بھی دے سکتے ہین - بعض صورتون مین بلا-ڈو-نا ہمراہ فولاد کے مفید پڑتا ہے اور بعض طبیب ار-گٹ کی بہت تعریف کرتے ہین + احتیاط لینی چاہیے تاکہ آنکھون کو صدمہ نہ پہونچے - پس آنکھون پر ہمیشہ پردہ رکھا کرین اور ضرورت ہو تو اُن پر بنڈیج باندہ دین ؎

مقالہ سوم

امراضِ معدہ

اوّل کن جشن چن آف - دی سٹمک

علامات - معدہ کے میوکس ممبرین مین خون جمع ہو جاتا ہے اور اسکی گلٹیان بہی خون سے پُر ہو جاتی ہین جس سبب سے گیاس - ٹرک - جوس آہستہ آہستہ اور کم پیدا ہوتا ہے - بہوک مرجاتی ہے بدہضمی ہوتی ہے - زبان خشک اور تشنگی معلوم ہوتی ہے - تہوڑا بہت قبض رہتا ہے آخر کار معدہ کی باریک رگون سے خون ٹپکنے لگتا ہے - معدہ کی رطوبت سے ملکر سیاہ رنگ کا ڈلا بنجاتا ہے جب قے کے ذریعہ نکلجاتا ہے تب اُسکو ہے - ما - ٹے ‌ ‌ ے میسس کی بیماری کہتے ہین یا امعاسے گزرتے وقت متغیر ہو کر اجابت کے راہ نکلجاتا ہے تب اس بیماری کو مے - لے - نا کہتے ہین اس مرض مین خم معدہ کے اوپر بے چینی اور درد اکثر معلوم ہوتا ہے

اسباب جب سینہ اور شکم کے اعضا مین دورانِ خون کی رُکاوٹ ہوتی ہے جیسے سی - روسیس آف - دی لے - ور اور ورم - نا - سی - ما اور مائی - ٹرل والو کی بیماری مین ہوا کرتا ہے تب معدہ کے اندر کن جشن - چن یعنی اجتماع خون ہوجاتا ہے اور بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ حیض کے بدلے ماہ بماہ معدہ سے خون آتا ہے -

علاج - علاج اس بیماری کا سبب پر موقوف ہے مثلاً پورٹل سر کیولے شن مین رُکاوٹ ہو تو نمکین جلاب دین جیسے سنا اور نمک یا سڈ - لٹز پاؤڈر اور مدرات کا استعمال کرین جیسے اسے - ٹٹ اور ٹار ٹریٹ اف پوٹاش گرم چیزون کے کہانے

پینے سے پرہیز کراوین + معدہ کے مقام پر درد ہو تو رائی کی پٹی چسپان کرین اور مقعد کے مقام پر چند جونکین لگا دین لیکن ہی۔رو۔یسیش آف۔دمی لے۔ور ہو تو جونکین نہ لگاوین اِس سے اندیشہ خون کے بکثرت جاری ہونے کا ہے +

دوم ہے۔ما۔ٹے۔مے سِیش

تعریف۔جب معدہ سے خون قے کے ساتھہ آتا ہے تب اِس مرض کو ہے۔ما۔ٹے۔مے سِیش کہتے ہین۔چنانچہ جو خون قے کے ہمراہ آتا ہے وہ جھاگ دار نہین ہوتا۔مگر بعض بعض اُسمین غذا ملی ہوئی ہوتی ہے اور گیاس۔ٹرک۔جوس کے ہائیڈرو۔کلورک اسٹہ کے ملنے کے سبب سے رنگ اسکا سیاہی مایل ہو جاتا ہے +

تشخیص۔اِس بیماری کو ہے۔ماپ۔ٹے سِیش سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ ہے۔ماپ۔ٹے سِیش مین خون کی کلیان آتی ہین وہ خون سرخ رنگ کا اور جھاگ دار ہوتا ہے اور اکثر بلغم کے ساتھہ ملا ہوا ہوتا ہے مگر ہے۔ما۔ٹے۔مے سِیش کا خون سیاہی مایل اور جھاگ دار نہین ہوتا اور اِسمین اکثر غذا ملی ہوئی ہوتی ہے +خون کے آنے سے پہلے ہے۔ماپ۔ٹے سِیش مین کھانسی ہوا کرتی ہے۔دم لینے مین تکلیف اور دل دھڑکتا ہے۔حلق مین سُرسُراہٹ اور سینہ کے اندر ایک عجیب کیفیت پائی جاتی ہے۔برخلاف اِسکے ہے۔ما۔ٹے۔مے سِیش مین معدہ کے مقام پر بے چینی ہوتی ہے +

اِن دونو بیماریون مین جو فرق ہے نقشہ ذیل سے خوب واضح ہوتا ہے۔

ہے۔ماپ۔ٹے سِیش	ہے۔ما۔ٹے۔مے سِیش
۱۔دم کی تکلیف سینہ مین درد یا گرمی	۱۔غثیان۔معدہ کے مقام پر بے چینی

۲-کھانسی کے ساتھہ خون کی گٹھلیان آتی ہین -	۲-بہت بہت خون قے کے ساتھہ آتا ہے -
۳-خون جھاگ دار ہوتا ہے -	۳-خون جھاگ دار نہین ہوتا -
۴-خون خوب سرخ رنگ کا ہوتا ہے -	۴-خون سیاہی مایل ہوتا ہے -
۵-خون مین بلغم ملا ہوا ہوتا ہے -	۵-خون مین غذا ملی ہوئی ہوتی ہے -
۶-پاخانہ کے راہ خون نہین آتا بشرطیکہ بیمار نگل نہ جائے -	۶-پاخانہ کے راہ اکثر خون آتا ہے -
۷-برانکیل یا شُش کی بیماری کی علامتین پائی جاتی ہین -	۷-معدہ کی بیماری کی علامتین پائی جاتی ہین -

اسباب - بعضدفعہ کوئی بھی سبب دریافت نہین ہو سکتا - بعضدفعہ خون حیض یا کسی اَور قسم کے جریان خون کے بدلے بیمار خون کی قے کرتا ہے ❊ بعضدفعہ جب خون مین کسی قسم کی خرابی پڑجاتی ہے تب خون کی قے ہوا کرتی ہے جیسے اِسن-کروی کی بیماری مین ❊ کبھی معدہ مین کسی انیوریزم کے پھٹ جانے سے کبھی مرل - کبھی جگر یا کسی اَور عضو کی بیماری کے سبب جب دوران خون مین رکاوٹ ہوتی ہے تب بھی مریض خون کی قے کرتا ہے ❊ مگر یہ بیماری معدہ کے کن جھنچن یا معدہ مین کنسر یا زخم کے ہونے سے اکثر پیدا ہوتی ہے ❊

علامات - بہ نسبت مردون کے یہ بیماری عورتون ہی کو اکثر ہوجایا کرتی ہے اکثر اسمین ایسا ہوتا ہے کہ خون کی قے آنے سے پہلے فم معدہ یا پسلیون کے نیچے بے چینی اور بوجھہ اور دھیما دھیما درد معلوم ہوتا ہے - مریض گھبرا جاتا ہے اور ایسا معلوم کرتا ہے کہ غش کھا کر گر جائیگا - اکثر جی متلاتا سر گھومتا اور نبض آہستہ اور کمزور ہوجاتی ہے اور خون کے آتے ہی بیمار خوف کھا کر نڈھال ہوجاتا ہے

اس بیماری مین تہوڑا سا خون رودہ مین بہی اُترجاتا ہے اور پاخانہ کے راہ خارج ہوتا ہے۔ پاخانہ کے ساتہہ خون چاہے معدہ کا چاہے رودہ کا آوے اس بیماری کو مے۔ لے۔ نا کہینگے ؛

علاج۔ چند گہنٹہ تک کہانے کو کچہہ نہ دین تب دودہ ساگو دانہ یا آش جو پلادین۔ آب سرو پینے یا برف کے ٹکڑے چوسنے دین۔ دوا کے طور پر اس نسخہ کا استعمال کرین۔

نسخہ۔ گیالاک ایسڈ ۱۵ سے ۲۵ گرین ؛ ٹنکچر آف سے۔ نی من ۲ ڈرام ؛ ارو۔ ماٹک سلفیورک ایسڈ ۱۵ سے ۲۰ بوند ؛ ڈسٹلڈ واٹر ۲ اونس ؛ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گہنٹہ بعد پلادین ؛ یہ نسخہ بہی مفید ہے

نسخہ۔ آئیل آف ٹرپن ٹائین ۱۰ بوند ؛ لاڈنم ۱۰ بوند ؛ میو۔ سلج ۲ ڈرام ؛ پانی ایک آونس ؛ سبکو ملاکر دو دو تین گہنٹہ بعد پلا دین ؛

شوگر آف لڈ اور افیون کی گولیان بہی مفید ہین۔ بعض نسخہ زیادہ مقدار مین ایک دو خوراک ٹنکچر اف اسٹیل کے پینے سے بہی فائدہ ہوتا ہے۔ فم معدہ پر برف لگانا بہی فائدہ کرتا ہے ؛

جب یہ مرض پُرانا ہوجاتا ہے یا تے کے ساتہہ تہوڑا تہوڑا خون آتا رہتا ہے تب یہ نسخہ مفید پڑتا ہے۔

نسخہ۔ ارو۔ ماٹک سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام ؛ کمپاونڈ ٹنکچر آف سنکونا ۲ ڈرام ؛ انفیوژن اف سنکونا ۸ آونس ؛ سبکو ملاکر چہٹا حصہ دو یا تین دفعہ کو پلادین۔ اور اکثر کونین اور فولاد بہی مفید پڑتا ہے ؛

سوم گس۔ٹرائی ٹس

یعنی

معدہ کا انفلامیشن

یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ گس۔ٹرائی ٹس۔ دوم سب اکیوٹ گس۔ٹرائی۔ٹس۔ اور تیسری کرانک گس۔ٹرائی۔ٹس۔

اوّل اکیوٹ گس۔ٹرائی۔ٹس

اِس مرض کو اکیوٹ گسٹرک کٹار بھی کہتے ہین۔

اسباب - پری۔ڈس پوزنگ کاز۔ بچے اور بوڑہے اور کمزور آدمی اور وہ جنکے ہاضمہ مین خلل رہتا ہے جب کہانے پینے مین بے اعتدالی کرتے ہین تب بہ نسبت اَورون کے اکثر اِس بیماری مین مبتلا ہوجاتے ہین۔

اکسائیٹنگ کاز - جب کوئی تیز چیز کہانے پینے مین آتی ہے جیسے نہایت گرم یا نہایت سرد چیزین۔ زیادہ مصالح اور شراب یا زہر کے قسم کی چیزین جیسے ٹارٹار امٹک اور سنکہیا۔ بدن کے گرم ہونے کی حالت مین سرد پانی پیا جاتا ہے تب بہی یہ بیماری ہوجاسکتی ہے۔

علامات - آدمی جب کوئی تیز زہر کہا جاتا ہے تب فم معدہ کے مقام پر چبہن کے ساتہہ درد ہوتا ہے جسکو دبانے سے شدت ہوتی ہے۔ یہ درد اِدہر اُدہر بلکہ خاصکر پشت کیطرف پہیل جاتا ہے۔ برابر جی متلاتا رہتا اور اُبکائیان آتی رہتی ہین۔ نبض تیز ہوجاتی ہے اور دم لینے مین تہوڑی بہت تکلیف ہوتی ہے

تشنگی بشدت ہوتی ہے سرد پانی کو طبیعت نہایت چاہتی ہے مگر پیتے ہی قے ہو جایا کرتی ہے - اب مریض نڈھال ہونے لگتا ہے غشی طاری ہوتی ہے - نبض نہایت سریع ہو جاتی ہے - چہرہ پیلا اور سرد اطراف سرد ہو جاتے ہیں - اور چہرہ نہایت فکرمند - انفلامیشن بدستور جاری رہتا ہے - زبان سرخ اور چکیلی ہو جاتی ہے - قبض رہتا ہے - پیشاب کم اور سرخ رنگ کا آتا ہے - کمال بے چینی اور ہچکیاں شروع ہو جاتی ہیں اور نہایت ضعف کی حالت میں بیمار تلف ہو جاتا ہے -

صورت حال تشریحی بعد وفات - معدہ کے اندر کا پردہ بہت سے زیادہ سرخ پایا جاتا ہے اور چھل بھی جاتا ہے اور جا بجا سے ملایم پڑ کر گھستے بھی ہیں گھستا ہے -

علاج - معدہ میں کوئی شے تیز موجود ہو تو فوراً قے کرا دیں ابتدا میں جلاب سے فائدہ ہوتا ہے مگر بار بار جلاب کا دینا بڑا نقصان ہے بلکہ حقنہ کریں - شکم پر جونکیں لگاویں اور انشا سدہ دوا کا استعمال کریں جیسے سوڈا یا پوٹاش لیکر ایک قدر ڈوز - سپرٹ ڈرافٹ کے پلاویں اور نصف تیلہ برف کھلاویں - افیون کا استعمال کریں - بعض وقت معدہ پر برف کے لگانے سے اور کبھی تکمید کے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے غذا کے طور پر دودھ یا آش جو پلاویں ورنہ پچکاری کے ذریعہ غذا پہنچاویں - زہر کے خارج کرنے کے لئے پمپ شکم - پمپ کا استعمال ہرگز نہ کریں - جب مریض صحت پاوے تب غذا کی بڑی احتیاط کریں عرصہ تک ساگودانہ یا اراروٹ پلاویں - کوئی غذا ثقیل نہ دیں -

دوم سب اکیوٹ گسٹرائیٹس

بہ نسبت قسم اول کے معدہ میں اس قسم کا انفلامیشن اکثر ہو جایا کرتا ہے مگر اس کی علامتیں بہ نسبت اکیوٹ انفلامیشن کے کمتر شدید ہوتی ہیں لیکن بعض میں یہ خرابی پیدا ہو سکتی ہے کہ جب اس قسم کا مرض عرصہ دراز تک قائم رہتا ہے تب معدہ کی دیواریں موٹی ہو کر سخت ہو جاتی ہیں

اوز پائی - لو - رئش تنگ ہو جاتا ہے - بلکہ معدہ مین زخم بہی پیدا ہو سکتے ہین -

اسباب - بڑا بہاری سبب اس بیماری کے پیدا کرنے کا شراب ہے شراب کے پینے سے معدہ کا ستیاناس ہو جاتا ہے - اور ثقیل غذا کے کہانے سے بہی یہ بیماری پیدا ہو سکتی ہے - فاقہ کشی - بعد ریاضت کے سرد پانی کا پینا اور انفلامیشن اور بخار کی بیماریون مین بہی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے - جیسے اسکار - لے ٹے - نا ہیضہ ہو - پنگ - کاف اری - سی - پے - لس - ڈف - تہے - ریا پائی - ای - میا چیچک اور - رو - ہیو - لا - اور بلو - فیور اور رہیو - مو - نیا - اور رو - ما - ٹیزم

تہوڑی تہوڑی مقدار مین سنکہیا کا کہانا - بعض دفعہ گاؤٹ کی بیماری کا زہر بھی اس مرض کو پیدا کرتا ہے -

علامات - جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تب تہوڑی بہت بدہضمی کی علامتیں پائی جاتی ہین جیسے زبان میلی - فم معدہ پر تہوڑی بہت بے چینی - قبض - فقدان اشتہا دوران سر اور رنگ - رین یعنے ایک قسم کا درد سر جسمین قے ہوا کرتی ہے - ایک ہلکا جلاب اور بعد ازان غذا تہوڑی اور لطیف - ان علامتون کے دفع کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے -

جب مرض کسیقدر زیادہ شدید ہوتا ہے تب فم معدہ پر زیادہ تر بے چینی اور تکلیف معلوم ہوتی ہے اور معدہ مین درد بہی ہوتا ہے - پیشانی پر درد ہوتا رہتا ہے اور مریض پست ہمت ہو جاتا ہے - بعض دفعہ دل دہڑکتا اور غشی طاری ہو جاتی ہے - جی ہمیشہ متلاتا رہتا اور منہہ بہر بہر کے پانی آتا رہتا ہے - غذا اکثر قے ہو جایا کرتی ہے اور ساتہہ اُس کے بہت سا ترش پانی بہی خارج ہو جاتا ہے - بعض دفعہ پیچش کے ساتہہ دست آتے رہتے ہین لیکن اکثر قبض رہا کرتا ہے - زبان میلی اور بیمار گندہ دہن ہو جاتا ہے - تشنگی کی شدت ہوتی ہے مگر غذا کی طرف سے طبیعت نفرت کر جاتی ہے

علاج - ثقیل غذا سے بالکل پرہیز کرا دین - تیتھی چیزین پینے کو دین ملین جلاب سے دفع قبض کرین - تے کے روکنے کے لئے ایفو - وی - سنگ ڈورافٹ ہمراہ ڈوامی - بیوٹ - ہائیڈ رو سیانک اسڈ کے دین برف کا پانی پلا دین - معدہ کے مقام پر رائی کی پٹی یا تکمیل کرین اور شاذ و نادر جونکون کی بہی ضرورت پڑ سکتی ہے - جب شدید علامتین رفع ہوجا دین تب بسمتہہ ہمراہ مقویات کے استعمال کرین -

سوم کرانک گس ٹرائی ٹس

اسباب - وہی نامعقول شراب خانہ خراب - اس قسم کی بیماری کو بہی پیدا کرتی ہے اور خراب یا ثقیل غذا کا برابر استعمال کرنا - دل شش اور جگر کی ساخت کی بیماریان جنسے دوران خون مین رکاوٹ ہوکر معدہ مین کرانک انفلامیشن پیدا کر سکتے ہین اور یہ مرض برانکائی - ٹس - تہائی سس اور شش کے ام - فائی - سی - ما کے ساتہہ بہی پیدا ہوسکتا ہے -

علامات - بعد غذا کے تکلیف اور بے چینی یا خلو معدہ مین کوڑی کے نیچے درد معلوم ہوتا ہے - دل ڈوبا جاتا ہے - بہوک کا زیادہ لگنا مگر غذا سامنے آتی ہی نفرت کا ہوجانا تشنگی بشدت ہوتی ہے - منہہ سے بدبو آتی ہے - مسوڑے زم اور سُرخ رہتے ہین - زبان میلی اور سُرخ - پیٹ پہولا رہتا ڈکار ترُش آتے ہین - کلیجہ جلتا ہے - قے کے ساتہہ کثرت سے پانی خارج ہوتا ہے دپانی - روسس) قبض رہتا - کمزوری ہوتی ہے - دست و پا سرد رہتے ہین - سر مین درد رہتا - بیمار پست ہمت ہوجاتا نیند آتی ہی اور دل دہڑکتا ہے - بیمار لاغر اور پیلا پڑجاتا ہے -

علاج - ایسی دوا دین جس سے معدہ کے میو - کس پردہ سے زیادہ رطوبت کا خارج ہوجانا بند ہوجاوے جیسے سل - فائیڈ - اف - سوڈا حسب نسخہ ذیل -

نسخہ - سلفائیڈ اف سوڈا ۱۰ سے ۳۰ گرین + الیفوٹرن اف کوشیا ڈیڑہ آونس
دونوکو ملاکر تین دفعہ پلاوین - یا بسمتہ کا استعمال کرین +
نسخہ سب نائیٹریٹ اف بسمتہ ۵ گرین + بائی - کار - بونیٹ اف سوڈا ۱۲ گرین
کنیا ونڈ پاوڈر اف ٹراگا - کانتھ ۲۰ گرین + سبکو ملاکر ایک پڑیہ بناوین اور دن مین
تین یا چار دفعہ کہلاوین یا نسخہ - کار - بونٹ اف بسمتہ - ۱۰ گرین +
کنیا ونڈ پاوڈر اف کائی - نو ۳۰ گرین + ایک پڑیہ بناکر چار چار گہنٹہ بعد کہلاوین +
اکسائیڈ یا نائیٹریٹ اف سلور بہی اس بیماری کو فائدہ کرتا ہے - چنانچہ -
نسخہ - اکسائیڈ اف سلور ایک یا دو گرین + اور - ماٹک پاوڈر ۳ گرین +
اکسٹراکٹ اف ہمپ ۱/۴ گرین + سبکو ملاکر ایک گولی بناوین اور دنمین تین دفعہ کہلاوین
نسخہ - نائیٹریٹ اف سلور ایک گرین + اکسٹراکٹ اف ہائیوسی مس ۳ گرین +
دونوکو ملاکر ایک گولی بناوین اور دن مین تین دفعہ کہلاوین +
اگ - زالٹ اف سی - ری - ام بہی اس بیماری کو مفید ہے - چنانچہ -
نسخہ - اگ - زالٹ اف سی - ری - ام ۳ گرین + اکسٹراکٹ اف ہائیوسی مس
۳ - گرین + دونوکو ملاکر ایک گولی بناوین اور دنمین تین دفعہ کہلاوین +
کائی - نو اور لاگ - ووڈ سے بہی اس بیماری کو فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ -
نسخہ - ٹنکچر آف کائی - نو ۱ ڈرام + ڈی - کاک - شن اف لاگ ووڈ ۸ آونس
دونوکو ملاکر چہٹا حصہ دنمین تین دفعہ پلاوین فولاد اور پہٹکری کا یہ نسخہ بہی مفید ہے
نسخہ - پہٹکری ۹۰ گرین + سلفٹ اف ایرن ۲۰ گرین + کونین ۱/۲ - گرین +
ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام + پانی ۸ آونس + سبکو ملاکر آٹھواں
حصہ دنمین تین دفعہ بعد غذا کے پلاوین + قبض ہو تو کنیا ونڈ رووبرب - پل کا استعمال
کرین - مگر دوا تجویز کرنے سے پہلے غذا کا پکا بندوبست کرنا چاہیے مثلاً چونکہ

پانی کے ہمراہ دودھ پلاوین اور پتلی غذا جیسے شوربہ ساگودانہ وغیرہ پلاوین ثقیل چیزون سے احتراز کرین اور بہولے سے بہی شراب کا نام نہ لین ؛

ڈس پیپ سشیا

اگرچہ اردو مین ڈس پیپ سشیا کو بدہضمی کہتے ہین مگر بدہضمی کا لفظ ڈس پیپ سشیا کی کل علامتون پر حاوی نہین ہو سکتا کیونکہ ہم دیکہتے ہین کہ جب کوئی کسی سے بدہضمی کی شکایت کرتا ہے تب وہ اس مرضکو ایک ادنی بیماری سمجہکر عرق سونف یا عرق پودینہ یا ذرا سا کالا نمک کہانا بتا دیتا ہے گویا کہ اسکے نزدیک بدہضمی کی کچہہ حقیقت ہی نہین ہے۔ مگر طبیب کے نزدیک ڈس پیپ سشیا کل بیماریون کی ماں گنی جاتی ہے کیونکہ یہ بات ہرکوئی سمجہ سکتا ہے کہ جب کسی گہرانہ کے باورچی خانہ مین کہانا کچا یا خراب پکتا ہے اور اس کہانے کو کُنبہ کے لوگ کہاتے ہین توسب کے سب بیمار ہوجاتے ہین اسیطور پر معدہ جسم انسان کے گہرانہ کا باورچی خانہ ہے۔ جب معدہ بگڑ جاتا ہے تب اسمین غذا اچہے طور پر ہضم نہین ہوتی اسواسطے اس غذا کی پرورشی اجزا جسم کے کنبہ کے لوگون کو یعنے مختلف اعضا سے (جیسے دماغ شش دل جگر گردے وغیرہ وغیرہ) کی پرورش کے لئے کافی نہین ہوتی ہین۔ اس وجہ سے ان اعضا کے افعال مین خرابی پیدا ہوجاتی ہے یعنے دماغ جو کل اعضا پر حکمران ہے ضعیف ہوجاتا ہے۔ پہیپہڑے سست ہوجاتے ہین۔ جگر ماندہ پڑجاتا ہے۔ گردے جنکو خدا تعالے نے انسان کے بدن کی صفائی کے لئے داروغہ مقرر فرمایا ہے وہ غریب بہی ہار کر بیٹہہ رہتے ہین قصہ کوتاہ ہاتہہ پاؤن آنکہہ ناک کان وغیرہ جتنے اعضا ہین غذا اسکے اچہے طور پر ہضم نہونے کے سبب سے سبہی ماندے پڑجاتے ہین تم نے لقمان حکیم کی کہانی تو سنی ہوگی کہ انہون نے معدہ کی تمثیل وبگڑی ہوئی رعایا کو اپنے بادشاہ کا

مطلع کیونکر کر دیا تہا۔ خلاصہ اس قصہ کا یہ ہے کہ یونان کے کسی شہر مین کوئی بادشاہ تہا
اور حضرت لقمان مشیر سلطنت ہتے۔ خدا کا کرنا بادشاہ کی کل رعایا باغی ہوگئی اسبات پر کہ
ہم تو محنت کرتے ہین اور بادشاہ ہماری کمائی پر چین اڑاتا ہے ہم کس لئے اپنی جان ہلاک
کرین۔ غرض رعایا اسبات پر منحرف ہوگئی اور بادشاہ سے بگڑ کر شہر چہوڑ
دیا اور سب کے سب کسی پہاڑی پر جا بیٹھے۔ بادشاہ کو نہایت تردد ہوا جانتے تھے
کہ رعایا لقمان کو اپنا بزرگ سمجہتی ہتی۔ بادشاہ نے بلوا کر کہا کہ حضرت یہ وقت
آپ کی مدد کر نیکا ہے۔ تشریف لیجائیے اور رعایا کو سمجہائیے۔ حکیم صاحب بموجب فرمان
کے پہاڑی پر گئے رعایا تعظیماً سرو قد ہوکر آداب بجا لائی۔ حکیم صاحب نے فرمایا
یارو تم نے یہ کیا بکہیڑا مچا رکہا ہے۔ کیون نہین اپنے گہرون کو لوٹ جاتے اور
اپنے بادشاہ کی تابعداری کرتے۔ اُنہون نے اپنا عذر بیان کیا۔ حکیم صاحب نے
یہ کہانی کہہ سُنائی کہ اے لوگو سنو۔ اگلے زمانہ مین ایک مرتبہ ایسا ہوا تہا کہ آنکہہ
کان ہاتہہ پاؤن اور کُل اعضا جسم کے معدہ سے اسبات پر خفا ہوگئے تھے۔ کہ ہم
تو محنت کرتے ہین۔ اور معدہ بیٹہا حرام کا کہاتا ہے۔ نہ ہم کام کرین گے۔ نہ اُسے بٹہا کر
کہلائینگے آپ ہی بہو کا مر جائیگا۔ غرض ہاتہون نے کام کرنا چہوڑ دیا۔ پاؤن چلنا پہرنا ترک
کرکے چُپ چاپ بیٹہے رہے۔ معدہ بیچارہ پڑا پڑا دیکہتا تہا اور اُن کی بیوقوفی پر تاسف
کرتا تہا۔ ادہر جسم کے کُل اعضا خوش ہوتے تہے اور تمسخر کے طور پر ہنس ہنس کے معدہ
سے پوچہتے تہے۔ کہ بتلاؤ بچا کیا حال ہے۔ معدہ غریب مُسکراتا تہا اور کہتا تہا کہ خیر چندے اور
سہی دیکہہ لینگے ایک دن گزرا دو دن گزرے تین روز گزرے غرضیکہ اتنے مین ہاتہ
کمزور ہوکر کانپنے لگے ٹانگین تہرتہرانے لگین۔ آنکہون کی بصارت کم ہونے لگی۔ کان
بہرے ہوگئے اور جسم کے دیگر اعضا کا بہی ابتر حال ہوگیا تب تو ایک
دوسرے کا مُنہ تکنے لگے۔ آپس مین کہنے لگے یارو یہ کیا ہوگیا۔ پینے کے

دینے بند کر دیئے - تو برعکس ہو گیا ہم نے تو معدہ کو سزا دی تھی آپ ہی مصیبت مین گرفتار
ہو گئے لاچار معدہ کے پاؤن پر سبھون نے اپنے اپنے سر رکھ دیئے - اور عرض کی کہ
حضرت ہم بھول گئے قصور معاف فرمائیے تب معدہ نے پکار کر کہا سنو دوستو
تم اگرچہ یہ سچ ہے کہ تم کما لاتے تھے اور مجھے کھلاتے تھے پر سارے کا سارا صرف
مین ہی تو نہین کہا جاتا تھا - تمہاری پرورش کے لیئے ہی غذا تیار کرتا تھا - لو چلو
میننے معاف کیا پھر ایسا نہ کرنا - سب اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اپنے کام مین مشغول
ہو گئے معدہ بدستور آپ کھانے لگا اور انکو بھی کھلانے لگا - پھر تو سب اعضا اگلے
طور پر جاتی ہو گئے اور جسم کا کارخانہ بھی بدستور جاری ہو گیا * منحرف رعایا سمجھ
گئی اور بادشاہ کی مطیع ہو گئی *

تم نے دیکھا کہ صرف ایک معدہ کے بگڑ جانے سے انسان کے سارے جسم مین کیونکر
خرابی برپا ہو جاتی ہے اور سعدی رحمۃ اللہ کا یہ شعر کہ - **شعر** -

چو عضوے بدرد آورد روزگار　　دگر عضوہا را نماند قرار

اگرچہ دیگر اسقام جسمی پر بھی راست آتا ہے پر معدہ ہی کی بیماری پر زیادہ تر
اطلاق کرتا ہے *

اوپر کی تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ مین اِس بیماری کی علامتون کو دو حصون مین
تقسیم کرنا چاہتا ہون ایک تو علامت خاصہ جو صرف معدہ اور دیگر آلات انہضام
مین پائی جاتی ہین اور دوسری علامات عامہ جو آلات انہضام کی خرابی کے سبب
سے جسم کے کل اعضا مین پیدا ہو جاتی ہین * لیکن علامتون کے بیان کرنے
سے پہلے میرا جی یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ غذا کیونکر ہضم ہوتی ہے - گو حکیم مطلق نے
غذا کے ہضم کرنے کی خدمت جن جن اعضا کی سپرد کی ہے جبتک اِنکی تشریح عام
اور انکی ساخت کی باریک بینی تشریح سے واقفیت نہو گی تبتک اُن اعضا کے

معانی سمجھہ مین نہین آئینگے پس پہلے اُن اعضا کی تشریح بیان کرونگا جنکا کام غذا
کے ہضم کرنے کا ہے مگر چونکہ یہ کتاب تشریح کی نہین ہے اور اسکے پڑہنیوالون کو
پہلے ہی سے تشریح سے واقفیت پیدا کرنی چاہئے اسلوسطے اس موقع پر صرف
اسیقدر تشریح کا ذکر کرونگا جس سے اُنکا حافظہ گرد و غبار سے پاک ہو جائے اور اگلی پڑہی
ہوئی تشریح اُنکو یاد آجاے *

اب توجہ ہو۔ دہن سے لیکر مبرز تک ایک پیچدار نالی ہے۔ کہین سے پتلی کہین
سے پہیلی ہوئی۔ اِسکے مختلف حصے ہین جن ساروں سے تم واقف ہوگے ورنہ اِس
کتاب کو کیونکر سمجھہ سکتے ہو علاوہ اِس نالی کے جگر اور لبلبہ بہی ہضمہ کے فعل کو
مدد دیتا ہے۔ دہن کو جب ملاحظہ کروگے تو اُسمین دانت دکہلائی دینگے اور ایک
لحمی عضو بہی نظر آویگا جسکو جیبھہ کہتے ہین۔ دانتون کو بغور دیکہوگے تو اُنکی شکلین
طرح طرح کی نظر آوینگی یعنے کوئی تو چیرنے اور پہاڑنے کے ہونگے کوئی کترنے کے
اور کوئی پیسنے کے۔ زبان کو جب دیکہوگے تو اُسپر بیشمار چہوٹی چہوٹی گلٹیان نظر
آوینگی جن سے رات دن تہوک پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اب آگے بڑہوگے تو ایک
پہیلی نالی دکہلائی دیگی * اور ذرا پرے (دیا فراغما) پردہ کے نیچے اُتروگے تو وہ
پتلی نالی پہیلکر ایک ہتیلی کے طور پر دکہلائی دیگی جسکو عربی مین معدہ کہتے ہین * ذرا
ٹہر جاؤ اور اِس معدہ کی سیر اچہے طور پر کر لو دیکہو تو صانع مطلق نے اِسکے اندر کیا
کیا عجائبات رکہے ہین لیکن تمہاری آنکہون مین اسیقدر نور کہان جو وہ عجائبات
دکہائی دین۔ یہان باریک بین کی مدد لوگے تو خدا کی قدرت کا تماشا دیکہوگے
یعنے ذرا سا ٹکڑہ معدہ کا کاٹ کر باریک بین سے دیکہوگے تو بیشمار گلٹیان نظر
آوینگی اور اُن سے مجریان نکلکر معدہ کے اندر کے خلون مین اِنکے کہلے دہانے
دکہلائی دینگے *

چلو آگے بڑھو اور قدرت کا تماشا دیکھو - یہ پہلا حصہ رودہ کا ہے نول مین بارہ
انگشت کا (اثنا عشرہ) ٹہر جلدی نہ کرو دیکہو اسمین ایک سوراخ ہے - بتا سکتے ہو اس کا
تعلق کس سے ہے اسمین جگر اور پتہ کی مجری اور لبلبہ کی مجری ملکر کہلتی ہین - اب اور بڑھو
اور کل رودون کی سیر کرو - آنکہین کہولکر دہنے بائین خوب نظر دوڑاؤ واہ وا کیا کارخانہ
قدرت کا نظر آتا ہے یہ دیکہو چہوٹے چہوٹے غدود اور انکے دہانے - یہ دیکہو سفید رنگ
کی باریک باریک رگین رودون کے اندر کیجانب کیسی جال کی طرح پہیلی ہوئی ہین گویا
کہ صانع قدرت نے ان رودون کے اندر ابرنٹ کا فرش بچہا دیا ہے - بہلا بتا
تو سکتا ہو یہ رگین کہان (ما-سا-ریقہ) کو جاتی ہین کل جمع ہو کر ایک ہتیلی مین کہلتی
ہین (اعویہ ما-سا-ریقہ یعنے رسی-سپٹ-لے-کیو-لم کائی لی) اب دیکہو ان
سے ایک اور نالی شروع ہوتی ہے جو فقرات پشت کے ساتہون ساتہ جاکر بائین
طرف کی جو-گو-لر-وین اور سب-کلی-وی-ان وین جہان پر ملتی ہین اس
جگہہ کہلتی ہین (تہوراسک ڈکٹ) آگے اور رودے ہین جنمین اور ہی قسم کی عجائبات
ہین - اب باہر نکلو - دہن اور زبان مین جو غدود ہین ان سے ایک لعاب پیدا ہوتا
رہتا ہے - اس لعاب دہن مین کیمیا گرون کے بیان کے بموجب ایک جزو ہوتا ہے
جسکا نام انہون نے ٹائی-لین رکہا ہے خواص اسکے یہ ہین کہ جب لقمہ منہ کے اندر
داخل ہوتا ہے تب دانت اسکو کترتے اور چباتے ہین اور زبان غذا کے اس لقمہ
کو منہ کے چارون طرف پہیرتی ہے اور لعاب دہن مین سانتی ہے جس سے اس لعاب
کا ٹائی-لین اس لقمہ کے اسٹارچ کے ساتہ ملکر اسکو شکر بنا دیتی ہے تم ہنستے کیون
ہو یہ بات غلط ہے کہ غذا کا اسٹارچ تہوک کے ٹائی-لین کے ساتہ ملکر شکر مین بدل
نہین جاتا اگر غلط ہے تو یہ بتلاؤ کہ جب تم گیہون کی سوکہی روٹی کہاتے ہو تب تہوڑے عرصہ
کے بعد تمہارا منہ میٹہا کیون ہو جاتا ہے - اس تے تین چینی کہان سے آگئی کہ جس نے

تمہارے منہ کو میٹھا کر دیا جاتا ہے - لیکن اُس روٹی کے اسٹارچ کے ساتھ ملگیا اور اُسکو شکر بنا دیا تاکہ خون مین منجذب ہو سکے کیونکہ اسٹارچ خون مین جذب نہین ہو سکتا ۔

معدہ مین جو غدد ہین اُنکی تشبیہ کس سے دون انکو عطار کی دوکان کے قرابے کہون تو بجا ہے کیونکہ مثل قرابون کے انمین طرح طرح کے عرقیات ہوتے ہین - نمک کا تیزاب سرکہ کا تیزاب وغیرہ علاوہ ایک اور شے بہی ہوتی ہے جسکو پپ - ٹون کہتے ہین جب تم نے اثنا عشرہ کی سیر کی تہی تب اُسمین ایک سوراخ دیکہا تہا کہ جس مین مجری صفرا اور مجری لبلبہ کہلتی ہین تاکہ صفرا اور لبلبہ کی رطوبت اثنا عشرہ مین آجاوے اگر پوچہو ان دونو رطوبتون کا یہان کیا کام تہا تو سنو - صفرا جب کیموس مین ملجاتا ہے (کیموس یعنے کائل اُسکو کہتے ہین کہ جب معدہ مین غذا کی ہیئت بدل جاتی ہے) تب اُسکی ترشی کو رفع کر دیتا ہے - علاوہ اسکے صفرا سے عفونت رفع ہو جاتی ہے اور رودون کو بہی تحریک ہوتی ہے جس سے قبض نہین ہونے پاتا اور لبلبہ کی رطوبت کا یہ خاصہ ہے کہ جب کیموس کے ساتھہ ملتی ہے تب اُسکے اجزاے مُدہنہ کو (روغنیدار جزو) پہاڑ کر ایسا زلال بنا دیتی ہے کہ اُسے لال کو یا سا - رکیقہ کی رگین آسانی سے جذب کر لیتی ہین اور اسٹارچ کا جزو بہی اس رطوبت سے شکر مین بدل جاتا ہے ۔ بہلا رودون مین جو باریک باریک سفید رگین مثل جال کے پہیلی ہوئی تم نے دیکہی تہین وہ کس مصرف کی تہین - دہیان رکہو یہ وہ رگین ہین جو غذا کی اصل کو (کائل) کہینچکر اُس رگ مین پہونچاتی ہین جو سب - کلی - وی - ان وین اور جو - گیو - لر وین کے آپسمین ملنے کے مقام پر کہلتی ہے تاکہ کائل خون وریدی مین ملکر قلب کے ہہنے خانون مین ہوتے ہوئے شش مین جاکر پورا قوام پا جاوے اور جسم کی پرورش کے قابل بنجاوے - پس یاد رکہو جب لقمہ منہ کے اندر داخل ہوتا ہے

تب دانت اُسکو چباتے ہین اور زبان اُسکو دہن کے لعاب مین سانتی ہے
وہان سے جب وہ نوالہ معدہ مین داخل ہوتا ہے تب معدہ کی رطوبت ہاضم
(گسٹرک جوس) کے ساتھہ ملکر چرخ کہاتا ہے اب وہان سے کہسکتا ہوا جب اثنا
عشرہ مین آتا ہے تب اُسکی وہ کیفیت ہوجاتی ہے جو ہم نے اوپر بتلائی ہے اب
جون جون نیچے اُترتا آتا ہے رودون کے غدودون کی رطوبتون کے ساتھہ ملکر
اُسکا پرورشی جز علیحدہ ہوجاتا ہے جسکو ما۔ سا۔ ریقہ جذب کرکے خون مین پہونچاتے
جاتے ہین۔ جو سفل چہٹ کر رہ جاتا ہے وہ براز کی شکل بنکر مبرز کے راہ شکم سے خارج
ہوجاتا ہے۔ اب دیکہا تم نے ہاضمہ کا عمل کیونکر انجام پاتا ہے اسباب مین اگر زیادہ
علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہکسلی صاحب کی فز۔ یا۔ لجی کا ترجمہ جو مین نے کیا ہے پڑہو
اب بدہضمی کی علامتون کا بیان سنو۔ پہلے۔

علامت خاصہ۔ معدہ جب بگڑ جاتا ہے تب اشتہا مین فرق پڑجاتا
ہے یعنے کبہی تو بہوک زیادہ ہوجاتی ہے اور کبہی کم اور کبہی بالکل لگتی ہی نہین۔

دوسری علامت قے اور غثیان کی ہے یعنے کہانا کہاتے ہی جی متلانے
لگتا ہے اور گہنٹہ دو گہنٹہ بعد قے ہوجاتی ہے اور مریض سارا کہانا اُگل دیتا ہے۔

آروغ اور نفخ۔ کسی وقت کی غذا اچہے طور پر ہضم نہین ہوتی ہے تب اُس سے
ہوا پیدا ہوتی ہے۔ یا معدہ کے بگڑ جانے سے متعفن ہوجاتی ہے اس سبب سے
بہی ہوا پیدا ہوتی ہے۔ غرض اسطور پر جب ہوا پیدا ہوگئی تب پیٹ پہول جاتا ہے
(... پیٹ تناہی۔ پشش) اور دکار (ڈامی۔ رنگٹ۔ لٹ۔ شن) آنے لگتے ہین معدہ
مین جب ترشی زیادہ ہوتی ہے تب تو دکار ترش آتے ہین اور جب کہانا بکثرت سے ہوتا
ہے تب آروغ بہی جلکر آتے ہین۔

وجع المعدہ یعنی معدہ کا درد۔ یہ درد کئی طور کا ہوتا ہے چنانچہ بعضبعض

ہضم کے وقت معدہ مین صرف میٹھا میٹھا درد ہوتا رہتا ہے اور کلیجہ جلتا رہتا
ہے اِسکو اصطلاح مین کار-ڈوی-ال-جیا کہتے ہین - بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے
کہ معدہ مین ایسی شدت کا درد ہوتا ہے کہ بیمار زیست سے نا اُمید ہوجاتا ہے
یہ درد اکثر خلو معدہ مین ہوتا ہے اور اصطلاح مین اِسکو گیس-ٹرو-ڈوی-نیا کہتے ہین
معدہ کے تشنج کے سبب سے یہ درد پیدا ہوتا ہے یعنے معدہ جب اپنے آپ پر اینٹھ
جاتا ہے تب نہایت شدت کا درد ہوتا ہے اور جب اینٹھن رفع ہوجاتی ہے
اور معدہ کسیقدر ڈھیلا ہوجاتا ہے تب درد کو بہی تخفیف ہوجاتی ہے - غرض
اِسیطرح کبھی خفیف اور کبھی شدید ہوتا رہتا ہے - غذا دشمن کو بہی یہ درد دکہلاتے
درد کی نوبت کیوقت بیمار ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے + ایک قسم کا درد معدہ
بہی ہے جو کہانا کہاتے ہی شروع ہوجاتا ہے - جبتک غذا ہضم نہین ہولیتی ہے
یا قے کے ذریعہ نکل نہین لیتی ہے تبتک ہوتا رہتا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معدہ
کے کرانک انفلامیشن یا اُسکے میو-کس پردہ کے زخمی ہوجانے کے سبب سے یہ درد پیدا
ہوتا ہے - بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کہانا کہانے کے دو چار گہنٹہ بعد معدہ مین درد
شروع ہوتا ہے اور کئی گہنٹے بعد معدہ مین درد شروع ہوتا ہے اور کئی گہنٹے برابر ہوتا
رہتا ہے - یہ درد معدہ مین زیادہ تُرشی کے ہونے سے پیدا ہوتا ہے + بعضدفعہ
ایک قسم کا تشنجی درد ایسے آدمیون کو ہوجاتا ہے جو گاوٹ کی بیماری مین مبتلا ہوتے
ہین - نوبت اِسکی دفعتاً شدت سے پیدا ہوجاتی ہے +

پائی-رو-سِس - اِس علامت کو عام انگریزی زبان مین واٹر-براش
کہتے ہین اِسمین ایسا ہوتا ہے کہ فم معدہ پر ایک جلن سی معلوم ہوکر یا تو قے ہوجاتی
ہے یا ڈکار کے ذریعہ پانی کے طور پر ترش یا پہیکی یا نمکین یا ایک پتلی رطوبت
کثرت سے خارج ہوجاتی ہے + پائی-رو-سِس کی علامت اکثر صبح کیوقت

کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے پیدا ہوتی ہے - پہلے تم معدہ پر ایک درد پیدا ہوکر
بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا معدہ کچھ دب گیا ہے - یہ درد اکثر شدید ہوتا
ہے اور تھوڑے سے عرصہ تک رہ کر پانی کے طور کی ایک پتلی رطوبت کثرت سے
خارج ہو جاتی ہے + یہ علامت بہ نسبت مردون کے عورتون مین زیادہ پائی
جاتی ہے اور بڑھاپے مین اکثر پیدا ہوتی ہے اور نظام عصبی یا رحم کی خرابی کے سبب
یا معدہ کی ساخت یا البلیہ یا جگر کی ساخت کے مرض کے سبب پیدا ہوتی ہے +
جو عرصہ سے بدہضمی مین مبتلا ہوتے ہین اُنکے فم معدہ پر ثقل رہتا ہے - بعض دفعہ
قبض رہتا ہے اور کبھی دست لگ جاتے ہین - زبان میلی اور مریض گندہ دہن
ہو جاتا ہے +

علامات عامہ - معدہ مین جب غذا اچھے طور پر ہضم نہین ہوتی ہے
تب جسم کے کل اعضا مین کسی نہ کسی طرح کی خرابی ضرور پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر
بتلایا گیا ہے چنانچہ معدہ مین جب غذا متعفن ہو جاتی ہے اور اس سے ہوا پیدا
ہوکر معدہ پھول جاتا ہے تب ڈایا فرام کو اوپر کیطرف ٹھیل دیتا ہے جس سے
دل دب جاتا ہے اور زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے اور اسمین درد بھی ہوتا ہے دل
کے اس درد کی بنسبت مین اپنا تجربہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ تمہارے پاس
بہتیرے مریض ایسے آئینگے خاصکر مدرسہ کے طالبعلم اور یہ کہینگے کہ حکیم صاحب میرے دل کی
مقام مین درد ہوتا ہے اور بے چینی معلوم ہوتی ہے اسبات کو یاد رکھو ہمیشہ نہین پر
اکثر یہ درد اور بے چینی بدہضمی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے - اگر تم اُن سے دریافت کروگے
تو یہ کہینگے کہ ہان جناب مجھے کھانا اچھی طور پر ہضم نہین ہوتا بلکہ غذا کے بعد پیٹ تھوڑا بہت
پھول جاتا ہے اور پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے جسوقت ہضم کا وقت آتا ہے میرے دل
کے مقام پر درد اور بے چینی معلوم ہوتی ہے اور جب ایک دو ڈکار کھل کر آجاتے ہین

دل کے درد کو تخفیف ہو جاتی ہے مگر تھوڑے عرصہ بعد پھر درد ہونے لگتا ہے
لیکن جب غذا بالکل ہضم ہو جاتی ہے تب درد بھی جاتا رہتا ہے ایسے بیماروں سے
چت لیٹا نہین جاتا اور نہ داہنی کروٹ پر سو سکتے ہین - ہم نے یہ بھی دیکھا ہے
کہ اس قسم کا درد دل شراب خواروں ہی کو اکثر ہو جایا کرتا ہے کیونکہ شراب کے
نشہ مین اندھا دھند جو پاتے ہین وہ نوالہ تھون سے ٹھونستے جاتے ہین اور بغیر چبائے
نگلتے جاتے ہین جس سے معدہ مین غذا متعفن ہو کر ریح پیدا ہو جاتی ہے اور
پھولا ہوا معدہ جب ڈایا فرام کو اوپر کیطرف ٹھیل دیتا ہے تب بیچارہ دل
دب جاتا ہے اور اسمین درد ہونے لگتا ہے ؛
علاوہ درد دل کے جنکو بدہضمی رہتی ہے اُنکو درد سر بھی رہتا ہے اور سر بھاری اور
کن پٹی کی رگین تڑپتی ہین آنکھین خواب آلودہ ہوتی ہین ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے
ہین - کمر مین درد رہا کرتا ہے - بعض دفعہ بینائی مین بھی فرق پڑجاتا ہے - نسیان
ہو جاتا ہے - حافظہ درست نہین رہتا - طبیعت کاروبار کیطرف سے نفرت
کرتی ہے - جی گرا جاتا ہے - نیند آتی نہین جو آتی بھی ہے تو طرح طرح کے خوفناک
خواب نظر آتے ہین - خواب مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی سینہ کو دبائے ہے
اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار سوتے سوتے وحشتناک خواب دیکھکر گونگے کے
طور پر گھگھیانے لگتا ہے جہلا اسکو آسیب سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ بھوت گلا گھونٹ
رہا ہے - لیکن درحقیقت یہ بھی ایک علامت بدہضمی کی ہے اور یہ اسطور سے پیدا
ہوتی ہے کہ جب غذا ہضم نہین ہوتی تب اس سے ہوا پیدا ہو کر معدہ پھول جاتا ہے
یہ ہوا ڈکار کے ذریعہ باہر نکلنا چاہتی ہے - آدمی اگر جاگتا ہو تو کوشش کر کے ڈکار لیتا
ہے اور ہوا خارج ہو جاتی ہے - لیکن نیند کیحالت مین اُس ہوا کے نکالنے مین کوشش
نہین کرسکتا اسواسطے وہ ہوا معدہ کے فم اعلی کے راستہ ای - سا - فی - گس (مری) مین

اگر ہوا کی نالی کو دڑے - کیا ہی جو اسکے اوپر ہوتی ہے دباتی ہے تب دم بند ہونے لگتا
ہے اور بیمار گہبراکر نیند کی بیہوشی مین کچہہ کا کچہہ بکنے لگتا ہے یا گونگے کے طور پر گنگنانے
لگتا ہے جب وہ ایک ٹہوکا رکہل کر آجاتے ہین تب اُسکو آرام آجاتا ہے +

اسباب - جب کہانا بہوک سے زیادہ کہایا جاتا ہے یا جب غذا اچہی یا ثقیل
کہائی جاتی ہے یا ناوقت کہائی جاتی ہے یا دانتون کے درد کے سبب سے یا شراب
کے نشہ مین اچہے طور پر چبائی نہین جاتی ہے تب غذا ہضم نہین ہوتی - شرابی ہمیشہ
بدہضمی مین مبتلا رہتے ہین + اِس سم کے پینے سے معدہ کی رطوبت ہاضم یعنی گسٹرک جوس
اچہے طور پر پیدا نہین ہونے پاتی اور جگر کا صحن بہی چونکہ بگڑ جاتا ہے اسواسطے صفرا اچہے
طور پر پیدا نہین ہونے پاتا کہ ہاضمہ کو مدد دے سکے + کہانے مین زیادہ پانی پینا بہی
ہاضمہ کو نقصان دیتا ہے کیونکہ اِس سے گسٹرک - جوس پتلا پڑجاتا ہے اور غذا اپنا
اثر اچہے طور پر نہین کرسکتا - بہرے پیٹ مین کہانا بہی بدہضمی کا باعث ہے -
جبتک پانچ چہہ گہنٹے گزر نہ لین تبتک دوسری مرتبہ کہانا نہ کہانا چاہئے + ورزش نکرنا
زیادہ محنت کرنی - تہکان کے بعد کہانا کہانا - کہانا کہانے کے بعد ہی کام مین مشغول ہوجانا
یا دوڑنا دہوپنا یا جلد جلد چلنا پہرنا - کسی چیز پر طبیعت کا زیادہ زور لگانا - فکر رنج وغم
تردد و افکار اور کم طاقتی اِن ساری باتون سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے +

اِس موقع پر ایک بیمار کا حال یاد آیا - اُس نے مجہے ایسا معقول جواب دیا کہ دل بے
اختیار چاہتا ہے کہ اُس جواب کو اِس جگہہ درج کرون - وہ یہ تہا کہ جب مین نے اُسے
کہا کہ حضرت فکر و تردد دل سے دور کر دیجئے ورنہ دوا سے فائدہ نہوگا - اُس نے جواب دیا
کہ آپ سچ فرماتے ہین مگر بقول استاد **شعر** - یہان فکر معیشت ہے وہان غدغۂ حشر -
آسودگی حرفیست یہان ہے نہ وہان ہے + پہر کیونکر فکر و تردد دل سے دور ہو +
معدہ کا مید - کسی پردہ یا عضلاتی پردہ مین جب بیماری ہوتی ہے یا جب گرہا بلبلے

فعل میں خلل واقع ہوتا ہے تب بھی بدہضمی ہوجاتی ہے - دماغ یا شش جگر یا رحم مین
جب کسی قسم کی بیماری ہوتی ہے تب معدہ کی عصبی شرکت کے سبب شدت سے قے
ہونے لگتی ہے + جب خون مین کسی قسم کا زہر سرایت کرجاتا ہے جیسے بخار ہیضہ وغیرہ
تب بھی معدہ کا فعل بگڑ جاتا ہے + گردہ کی ساخت کی بیماری مین (برائیٹس ڈیزیز)
جب یوریا خون سے خارج ہونا نہین پاتا ہے تب بھی بشدت قے ہونے لگتی ہے +

علاج - مثل بائبل کے اِس مرض کے علاج مین بھی جبتک غذا کا کامل بندوبست
نہین کیا جاتا ہے تبتک دوا سے ہرگز فائدہ نہین ہوتا ہے - پس غذا کا انتظام پہلے کرو اور تب
دوا تجویز کرو + اپنے بیمار کو پہلے کہانا کہانا سکھاؤ - کہانا جب کھانے آوے ہاتھ منہ اچھے
طور پر دھو کر بیٹھنا چاہیے اُسوقت تفکرات دنیا دی کو دل سے دور کرنا چاہیے - کہانا
آہستہ آہستہ اور خوب طرح چبا کر کہانا چاہیے ایسا نہ کرنا چاہیے کہ نوالے جلد جلد منہ کے اندر
داخل کرتے گئے کچھ چبائے کچھ نہ چبائے یونہی نگلتے گئے کہ مبادا کہین وہ اس نہج جاتا
دفتر جاتا ہے - صاف جگہہ اور صاف برتنون مین کہانا چاہیے - کہانے سے پہلے پانی بالکل نہ
پینا چاہیے اور درمیان یا بعد کہانا کہانے کے بھی کم پینا چاہیے - غذا کے بعد گھڑی دو گھڑی
آرام کرنا چاہیے - اِس احتیاط کے پابند نہونے کے سبب سے سرکاری دفاتر کے ملازم اکثر اس
مرض مین مبتلا رہتے ہین - دانت نہونے کے سبب سے غذا اچھے طور پر چبائی نہ جاوے تو
مصنوعی دانت بنوالین - اکثر لوگون کو مصنوعی دانتون سے پرہیز ہوتا ہے وہ یہ خیال
کرتے ہین کہ اصلی دانت کی جگہہ کسی جانور کے دانت جڑ دیتے ہین - یہ خیال اُنکا غلط ہے
مصنوعی دانت چینی کے ہوا کرتے ہین اور دانت بنانے والے ایسے عمدہ طور پر لگو جاتے
ہین کہ اصل اور نقل مین فرق نہین کیا جاسکتا +

شراب پینی غذا سے پہلے یا کہانا کہاتے وقت یا غذا کے بعد بالکل نامعقول اور نہایت بد
عادت ہے - مین بارہا کہہ چکا ہون کہ صحت مین شراب کا پینا مضر ہے - سعدی کا یہ مصرع

کیا پُرمعنی ہے چنانچہ کسی نے میرے سے سعدی کے اِس مصرع کے معنی پوچہے
کہ یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ - کے کیا معنی ہین مینے کہا کہ اِسکے معنی شراب
کے ہین - پوچہنے والا حیران ہوگیا - پہر پوچہنے لگا کیونکر - مینے جواب دیا کہ دیکہو پیٹے سے
خرچ کرکے ایک مضرِ صحت چیز یعنے شراب پیتے ہین - مایہ کا نقصان ہوا کہ نہین - اور
دیکہو شراب پی کر شرابی کہلاتے ہین اپنے کو رسوا کرتے ہین لوگون مین اِنکا چرچا ہوتا
ہے شماتت ہمسایہ ہوا کہ نہین * ہے ہے ہندوستان اور شراب - بقولِ میر حسن
مصرع ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم * ہندوستان مین شراب کا پینا گویا کہ آگ مین
گہی چہوڑنا ہے - گرمی مین گرمی سراسر بیوقوفی ہے کہ کچہہ اَشد *

چاء کا استعمال - چاء ایک فضول چیز ہے اور زیادہ پی جائے تو مضرِ صحت
بہی ہے کہانے کے بعد اِسکو نہ پینا چاہیے - بالکل نہ پینا ہی اچہا ہے اور جو پیتے ہو
تو دو چار گہنٹہ بعد غذا کے پینی چاہیے - کہانے کے بعد کہ جسوقت معدہ غذا اور پانی
سے بہر گیا ہو چاء کے پینے سے گسٹرک - جوس پتلا پڑجاتا ہے *

چاء سے بہتر کافی ہے - مگر اِسکے پینے کی بہی کچہہ ضرورت نہین - ہم ہندوستانیون
کو تو دال، روٹی چاول ترکاری دودہ دہی تہوڑا مکہن یا گہی نہایت موافق پڑتا ہے
تم حیران ہوگئے ہوگے کہ لو صاحب انہون نے تو غذا کی فہرست سے گوشت کو بالکل
اُڑا ہی دیا - سنو گرم ملک مین گوشت کہانا اچہا نہین اِسکے کہانے سے جگر کے فعل
مین فتور برپا ہوجاتا ہے جی بہت چاہے تو تہوڑا کہاؤ - مگر گوشت مین تازی ترکاری
بہی پڑی ہو * ہم ہندوستان کے لوگ اِس بات کو نہین مان سکتے کہ بغیر گوشت کہانے
کے آدمی کو طاقت نہین آتی دیکہو جو اچہے ہندو ہین وہ گوشت نہین کہاتے پہر اُنکا کیا بگڑتا
ہے - کیا وہ کمزور ہین یا اُنمین طاقت نہین ہے البتہ اُنمین اور گوشت خورون مین
اتنا فرق موجود ہے کہ شل گوشت خورون کے صبح کو اُٹہتے ہی یہ لوگ جگر کے مقام پر

تکلیفاں نہین مارتے تم نے تشریح پڑہی ہے بس اسی نکتہ کو سمجھ جاؤ ٭
کہانا وقت معمولی پر کہانا چاہیے تا کہ معدہ کو اس وقت کا انتظار رہے اور بہوک لگ آئے
غذا ہضم نہین ہوتی تو ایک وقت کی غذا کو تین چار دفعہ تقسیم کر کے کہانا چاہیے تا کہ معدہ
کو بار نہ گزرے اور ہاضمہ نہ ہونا پاوے ٭ جب غذا کا ایکا بند و بست ہو چکے تب دوا
تجویز کرو چنانچہ

بدہضمی کا علاج دوا سے

یاد رہے کہ بدہضمی کی بیماری مین معدہ دو حالتون سے خالی نہین ہوتا یا تو اسمین ترشی زیادہ ہوتی ہے یا کہاری جز کا غلبہ ہوتا ہے چنانچہ معدہ مین جب ترشی زیادہ ہوتی ہے تب کہٹے ڈکار آتے ہین اور قے کا مادہ ترش ہوتا ہے اگر کہار زیادہ ہو تو کلیجہ جلتا ہے قے کا مادہ نمکین ہوتا ہے۔ پس ان مختلف حالتون کا علاج ترش یا کہار دوا سے کرنا چاہیے مثلاً معدہ مین کہار زیادہ ہو تو ترش دوا کا استعمال کرنا چاہیے جیسے پانی ملا ہوا تیزاب گوگرد یا تیزاب شورہ یا نمک کا۔ مگر مین دو وجہ سے نمک کے تیزاب کو اور تیزابون سے بہتر سمجھتا ہون۔ ایک تو یہ کہ ہائیڈروکلورک اسڈ یعنے نمک کا تیزاب گسٹرک۔ جوس کا ایک جز ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ نمک کے تیزاب مین چونکہ کلو۔ رین ہوا ہوتی ہے اسواسطے یہ تیزاب غذا کو متعفن نہین ہونے دیتا۔ مگر جب گیاس۔ ٹرک۔ جوس کے کم پیدا ہونے کے سبب سے بدہضمی ہو جاتی ہے تب مین پانی ملے ہوئے ہائیڈروکلورک اسڈ کو ہمراہ خیساندہ چرایتا یا جنشن یا کلمبو کے دیا کرتا ہون اور بعض اوقات ان کڑوی نباتاتی چیزونکا ٹنکچر ہی ملا دیتا ہون اور معدہ کے اندر جب ترشی زیادہ ہوتی ہے تب کسی کہار دوا کا استعمال کرتا ہون جیسے سوڈا پوٹاش اور میگنیشیا وغیرہ ٭

قے۔ اس علامت کا علاج کئی طور سے کرتا ہون چنانچہ شرابی کو قے اکثر ہوا کرتی ہے اور مادہ قے کا ترش ہوتا ہے۔ پس ان پہلے حالتون کے لئے یہ نسخے مفید ہین چنانچہ

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش ۱۵ گرین ٭ ٹنکچر آف کلمبو ۔۳۰ قطرے ٭ انفیوژن اف چراتیا ایک آونس - سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور دن مین تین دفعہ پلاوین لیکن جبتک شراب نہین چہوڑیگی اور گوشت کی غذا کم نہین کردیجائیگی تبتک کسی دواسے فائدہ نہوگا - اور اسحالت مین یہ نسخہ بہی مفید ہے -

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف سوڈا ۱۵ گرین ٭ رو - بر ب پاوڈر ۱۰ گرین ٭ بسمتہ ۵ گرین سب کی ایک پڑیہ بناوین اور دنمین تین دفعہ کہلاوین ٭

جب قئے معدہ کی کسی اور خرابی سے ہوتی ہے تب یا تو ترش یا کہاری دوا کے ہمراہ ڈایلوٹ ہائیڈرو - سیانک اسڈ کے پلانے سے فائدہ ہوتا ہے چنانچہ ٭

نسخہ - ڈائی - لیوٹ ہائیڈرو سیانک اسڈ ۴ قطرے - کاربونٹ اف بسمتہ ۸۰ گرین تازہ تیار کیا ہوا میو - سلج - ۲ آونس - پانی ۴ آونس - سبکو ملاکر بمقدار ایک آونس کے غذا سے پہلے دن مین تین مرتبہ پلاوین - اور استعمال کرنے سے پہلے شیشہ کو ہلالین ٭

اور ا - فہ - وی - سنگ ڈرافٹ کا بہی استعمال اس صورت مین کرسکتے ہین - لیکن جبتک غذا کا انتظام نہین کیا جاتا ہے تبتک کسی دواسے قئے نہین رُکتی - جب قئے متواتر اور بشدت ہوتی رہتی ہے اور نہین رُکتی ہے تب آئیو - ڈین اور مِن - تہال سے بعض دفعہ فائدہ ہوتا ہے چنانچہ دو یا تین قطرے ٹنکچر اف آئیو - ڈین ایک آونس گرم کیا ہوا پانی مین ڈالکر دن مین ۳ دفعہ پلاوین اور جو مِن - تہال کا استعمال کرنا ہو تو یہ نسخہ کام مین لاوین -

نسخہ - مِن - تہال دو یا تین گرین - شوگر اف ملک ۲ یا ۳ گرین - دونون کو ملاکر دن مین تین دفعہ پلاوین - اس علاج سے اوس قئے کو بہی فائدہ ہوتا ہے جو ایام حمل مین ہوا کرتی ہے -

درد معدہ - اوپر یہ بتلایا گیا ہے کہ معدہ مین کئی قسم کا درد ہوتا ہے چنانچہ ایک تو وہ درد شدید جو معدہ کے تشنج کے باعث اور ترشی کے زیادہ ہونے کے سبب ہوا کرتا ہے اس قسم کے درد معدہ کو گیس - ٹرو - ڈِنی - نیا کہتے ہین - پس -

علاج دردگُش۔ ٹرو۔ ڈوی۔ نیپا گا۔ جب نوبت اس درد کی خفیف ہوتی ہے تب
سینک اور دوائی کی پٹی لگانے سے اسکو تخفیف ہو سکتی ہے لیکن جب نوبت اس کی شدت سے
ظاہر ہوتی ہے تب گہنٹوں میں سینک کروایا ہے کئی کئی دفعہ دوائی کی پٹی لگائی ہے کسی سے کچھ
بھی فائدہ نہیں ہوا ہے۔ پس جب دیکھتا ہوں کہ درد کی نوبت ہر آن شدید ہوتی جاتی ہے
تب بیمار کو ایک گرین ہائیڈرو۔ کلورٹ۔ اف۔ مار۔ فیا یعنی ایک لائیکوالکا دو ڈرام
کہلا دیتا ہوں۔ اس کے کہلاتے ہی بیمار کو نیند آجاتی ہے۔ دوسرے دن کوئی ہلکا سا جلاب
دیدیتا ہوں جیسے شد۔ لیمن یا پوڈر یا کسٹرائیل اور تب بیمار کی غذا کا پکا بندوبست کرکے صحت
تک اس نسخہ کا استعمال کریں۔
نسخہ۔ بائی۔ کار۔ بونٹ اف پوٹاش ۵ اگرین۔ ارو۔ ماٹک اسپرٹ اف امونیا
۳۰ قطرے۔ ٹنکچر اف ایوڈینٹ ۵ قطرے۔ انفیوژن اف ہاپس ڈیڑہ اونس۔ سبکو ملاکر
ایک خوراک کریں اور ایسے ہی ایک خوراک چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلاویں اس درد کے بیمار کو اکثر
قبض ہوا کرتا ہے۔ میری عادت جلاب دینے کی نہیں بلکہ رفع قبض کیواسطے میں روغن بادام
کا استعمال کرتا ہوں بازار کا نہیں بلکہ خانہ کشیدہ کیونکہ بازار کے روغن میں ہمیشہ کہوٹ
ہوا کرتی ہے غرض اس روغن کا ایک یا دو تولہ ہر روز یا دوسرے روز پلواتا ہوں اس سے
ہر روز اجابت بافراغت آجاتی ہے اور رفع قبض کے واسطے میں ایسا ہی کرتا ہوں کہ اوپر کے
نسخہ کی فی خوراک میں ۲۰ یا ۳۰ قطرہ لیکوئڈ اکسٹراکٹ اف کیسکرا۔ سایگرڈا کے
ملا دیتا ہوں۔ جب خلل معدہ میں درد ہوتا ہے تب غذا کے کہانے سے آرام آجاتا ہے یا کہاری
دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔
اگر معدہ کے کرانک انفلامیشن یا اس کے پردہ کے تضخم کے باعث درد ہو تو اسکو نائٹریٹ
اف سلور سے فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ نسخہ۔ نائی ٹریٹ اف سلور ۱/۲ گرین۔ اکسٹراکٹ ہینبن
۳ گرین۔ دونوں کو ملاکر ایک گولی بناویں اور بارہ بارہ گہنٹہ بعد دس روز تک کہلاویں۔

غذا کے دو چار گھنٹہ بعد جب درد ہو تو اکثر اُسکو کھار دواؤن کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے (دیکھو پیچھے نسخہ سوڈا اور بسمتھ کا)

پائی - روسس - اسمین بہت سا کھٹا یا نمکین پانی قے کے ذریعہ خارج ہوتا ہے - غرضکہ اس علامت کو قابضات سے فائدہ ہوتا ہو جیسے کیا - لک ایسڈ اور افیون یا کمپاونڈ کائی - نو پاوڈر یا کمپاونڈ کے - لیڈ - کیو پاوڈر یا بسمتھ یا کو - نائم یا علا - ڈونا - جب گسٹرک - جوس کے کم پیدا ہونے کے سبب سے کھانا ہضم نہین ہوتا ہے تب اکثر اس نسخہ سے فائدہ ہوتا ہے ۔

نسخہ - نائٹرو - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ ڈائیلیوٹ ۲ ڈرام + لاے - کوار اسٹرک - نین ۲۰ قطرے سے ایک ڈرام تک + اسپرٹ اف کلورا - فارم ۱½ ڈرام ٹنکچر اف جنجر ۳ ڈرام + پانی ۸ - آونس + سبکو ملا کر اسکا آٹھواں حصہ ہمراہ ایک آونس پانی کے تین دفعہ دنمین پلاوین + ہاضمہ صرف ضعیف ہو گیا ہو اور معدہ مین زیادہ خرابی پیدا ہوئی ہو تو کڑوی بناتاتی دواؤن کا ٹنکچر یا خیساندہ کا استعمال کرین جیسے چرائتا یا گلو یا نیم یا جن - شن + یا بارک + جب یہ علامتین رفع ہو جائین اور مریض صرف کمزور ہو تو فولاد کے ان نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین +

نسخہ - ٹار - ٹری ٹیڈ - ایرن ۴۰ گرین + ارو - ماٹک اسپرٹ اف امونیا ۲ ڈرام انفیوژن اف کواشیا ۸ آونس + سبکو ملا کر چھٹا حصہ دنمین تین دفعہ پلاوین +

نسخہ - سائی - ٹریٹ اف ایرن اینڈ امونیا ۴۰ گرین + کاربو - نیٹ اف امونیا ۳۰ گرین + ٹنکچر اف جنجر ۳ ڈرام + پانی ۸ - آونس + سبکو ملا کر چھٹا حصہ دنمین تین دفعہ پلاوین

نسخہ - ڈوائی - سات امونی سائی - ٹراس ۴۰ گرین + ارو - ماٹک اسپرٹ اف امونیا ۲ ڈرام + بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش ۱۲۰ گرین + انفیوژن اف کلمبا ۸ آونس سبکو ملا کر اسکا چھٹا حصہ دنمین دو دفعہ پلاوین +

نسخہ- نواعی- اٹ اموٹی سامی- نٹراس ۲۰ گرین + لائیکوار- اسٹرک- سلنے ۴۰ قطرے + انفیوژن اف کواشیا ۸ آونس + سبکو ملاکر اسکا آٹھوان حصہ تین دفعہ پلاوین +

نسخہ- رپی- ڈیلوشڈ ایرن ۲۰ گرین + ومی لے- رپی- نٹ اف زنک ۲۰ گرین + اسٹرک- نائین ایک گرین + گلائی- سی- رین حسب ضرورت + سبکو ملاکر احتیاط سے ۲۰ گولیون مین تقسیم کرین اور اُنپر چاندی کا ورق مڑہ کر ایک ایک گولی بعد غذا کے دن تین دفعہ کہلاوین +

پیپ- سین بہی ایک دوا ہے جس سے کہتے ہین کہ گیاس- ٹرک- جوس پیدا ہوتا ہے اور ہاضمہ کو مدد ہوتی ہے مینے بہی اس دوا کو چند انگریزون مین آزمایا ہے لیکن جیسی اسکی تعریف سُنتا تہا ویسا اسکو نہین پایا +

ہندوستانیون مین نہ مینے اسکو استعمال کیا ہے اور نہ مین تم کو استعمال کی صلاح دیتا ہون کیونکہ جس چیز سے یہ بنتی ہے (دیکھو قرابادین رحیمی) ہندو اور مسلمان دونو کو اُس سے پرہیز ہے +

السر آف دی- اشٹمک

اس بیماری مین بہ نسبت مردون کے عورتین زیادہ تر مبتلا ہوتی ہین اور اسکا یہ قاعدہ ہے کہ سامنے کے حصہ اور نیچے کے خم اور خم اعلی کی بہ نسبت معدہ کے پچھلے حصہ اور اوپر کے خم اور خم اسفل مین ہی زخم اکثر پیدا ہو جاتے ہین + زخم کے سبب سے معدہ بہت کم پہیل جاتا ہے اور جب سوراخ ہو جاتا ہے تب پے- ری- ٹو- نائی- ٹس ہوکر بیمار مرجاتا ہے-

علامات- خم معدہ کے تہوڑے سے مقام پر کوڑی کے نیچے کہانا کہاتے ہی یا بعد غذا کے درد معلوم ہوتا ہے گہنٹہ یا دو گہنٹہ تک درد کر جون جون معدہ خالی ہوتا

جاتا ہے رفع ہوتا جاتا ہے اور فم معدہ کے محاذی پشت پر بھی ویسا ہی محدود درد اکثر
معلوم ہوتا ہی جب کوئی ثقیل غذا کھائی جاتی ہے یا کوئی چیز گرم یا تمر پی جاتی ہے تب
اِس درد کو شدت ہوتی ہے اور جوان عورتوں میں ایام حیض کے قریب درد زیادہ
ہوتا ہے بیمار کا جی متلاتا ہے اور قے ہوتی ہے ساتھہ اُس قے کے یا تو غذا یا ترش
رطوبت یا صفرا یا خون اخراج پاتا ہے بعضدفعہ پاخانہ کے ہمراہ بھی خون آتا ہے
پاخانہ اُسمین اکثر قبض رہتا ہے بیمار لاغر ہو جاتا ہے - چہرہ فکرمند اور تکلیف زدہ -
اکثر اِس بیماری میں جسمی تکالیف بہت کم ہوتی ہیں اور بعضدفعہ خاص معدہ کی علامتیں
بھی کم ہی پیدا ہوتی ہیں - بعضدفعہ معدہ کا زخم بہت جلد بڑہ جاتا ہے اور زخم
کے پیدا ہونے سے چند ہفتہ کے اندر معدہ چہدبھی جاتا ہے مگر یہ حادثہ کم وقوع میں
آتا ہے ٭ بعض حالات میں زخم برسوں تک رہ سکتا ہے اور اُسکی معمولی علامتیں
پیدا ہوتی رہتی ہیں کبھی کبھی اُس سے خون جاری ہو جاتا ہے آخر کار معدہ چہدہ
جاتا ہے ٭

اسباب - پیری - ڈسپپسیہ - زنگ کاز - عورت کا ہونا - کثرت شراب خواری -
تھک جانا اور فکر و غم ٭

تشخیص - اِس مرض کو ڈسپپسیا اور پرانی گیسٹرائی - ٹِس اور
گیاس - ٹرال - جیا کے درد سے فرق کرنا چاہئے - چنانچہ اِس مرض میں فم معدہ کو دبانے
سے ایک محدود جگہہ پر درد معلوم ہوتا ہے اور اُس درد کی ٹیس پشت پر بھی محسوس
ہوتی ہے اِس میں باربار قے ہوتی ہے اور خون آتا ہے ٭

علاج - غذا ہلکی اور پتلی ہوویں مثلاً دودہ انڈا شوربہ ساگودانہ لیکن خمر اور
چاء وغیرہ گرم عرقوں کا استعمال نہ کریں - دبانے سے درد بہت ہو تو مقام درد پر
رائی کی پٹی یا بلسٹر لگادیں شدت کا درد زیادہ ہوتا رہے تو افیون کا استعمال کرادیں

اگر گیاسٹرو۔ ڈوی ۔نیا اور یابی ۔ روبیسیشن کی علامات موجود ہون تو نائٹریٹ اف لسمتھ
کا استعمال کرین ۔شدت کی قے ہو تو ڈائیلوٹ ۔ ہائیڈروسیانک اسڈ کو
کام مین لاوین اور تہوڑی تہوڑی مقدار مین دودہ او ر سا گو دانہ کہلاوین جو ن تُن تا
ہو تو کاہے گاہے برف کہلادین اور مرض ہماسٹے ۔ مے یسشن کا علاج کرین قبض ہو تو کسٹر آئل
پلاکر دفع کرین ۔ دست آتے ہون تو کنپاؤنڈ پاوڈر اف کا ئینو کا استعمال کرین ۔ اگر خون انے ۔سیا
اور کمزوری کی علامتین موجود ہون تو سائٹریٹ اف ایرن انڈ ۔ کوینین گلاس کی سی ریلیز
مین حل کرکے پلاوین ۔جب یہ مرض شراب خوارون کو ہوجاتا ہے تب اُنکا اعد بیلیج
شراب کو خود چہوڑ بیٹہنگے تو تہوڑے ہی عرصہ بعد شراب اُنکو خود چہوڑ دیگی مگر اُنکو بہی
زیادہ مقدار افیون سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ٭

کنسر - آف - دی - اسٹمک

علامات ۔ عین ابتدا مرض مین بجز بدہضمی کے کوئی خاص علامت اس مرض کی ہنیز
پائی جاتی لیکن بعد تہوڑے دنون کے بیمار لاغر ہوجاتا ہے بدہضمی ستاتی ہے اور مقام
معدہ مین ایک محدود رسولی محسوس ہوتی ہے اُسوقت جلن درد اور ٹیسین معلوم
ہوتی ہین ۔جی متلاتا ہے ۔کہٹے اور بدبودار ڈکارین آتی ہین ۔قے ہوتی ہے جسکے ساتہہ
یا تو غذا یا رطوبت یہ ۔کس یا خون اخراج پاتا ہے ۔ بالکل قبض ہوجاتا ہے ۔شکم سکڑکر
دب جاتا اور سخت بہی ہوجاتا ہے مریض نہایت لاغر ہوجاتا ہے ۔چہرہ میلا اور
فکرمند ہوجاتا ہے ۔جب کنسر کی بیماری معدہ کے فم اسفل مین ہوتی ہے تو غذا
امعا مین اُترنہین سکتی اور معدہ مین جمع ہوکر متعفن ہوجاتی ہے اور قے کے
ذریعہ نکل آتی ہے ٭

اسباب ۔ پیرانہ سالی ۔ دبیسپو ۔ زنگ ۔ خاص طبیعت ٭

اکسا ئیٹنگ کاز۔ پُرپاما ٹس۔ پیپ۔ سشیا اور شراب خواری ۔

علاج - غذا ہلکی اور پتلی ۔ مثلاً ساگودانہ ۔ دودہ یا دودہ اور سوجی ۔ اس غذا کو تہوڑی تہوڑی مقدار مین بار بار کہلانا چاہئے ۔ معدہ مین ترشی زیادہ ہو ہو تو دودہ کے ساتہہ چونہ کا پانی ملا وین یا سوڈا کا استعمال کرین نمین ایک یا دو دفعہ ہر روز غذا کی پچکاری کرین ۔ شکم پر کاڈ- لیور ائیل کی مالش کرین ۔ درد رفع کرنے کے لئے جونکین لگاوین ۔ افیون کہلادین ۔ فو-من- ٹے- شن کرین اور بیمار کو آرام سے رکہین ۔

مقالہ چہارم

امراض الامعا

اول مرض ٹی۔ سائی۔ ٹس

سیکم یعنے معا اعور جو وہنی ای۔ لا۔ یک۔ [illegible] فاسا مین ہوتا ہے اور جسکے صرف سامنے اور دونو پہلوؤن پر پردہ پیر [illegible] ٹو۔ نی۔ ام ہوتا ہے کبہی کبہی بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہے چنانچہ جب اس حصہ روده مین سخت شدہ یا میوہ جات کی گٹہلی یا چہلکے یا خام سیب یا بیر کے ٹکڑے یا کیچوے یا چمٹنے کے گولے جمع ہو جاتے ہین تب یا تو شدت سے قولنج کا درد یا قبض ہو کر بیمار کو ہلاک کر ڈال سکتا ہے + اس روده مین لعض دفعہ امعا کا فضلہ اسقدر جمع ہو جاتا ہے کہ وہان پر ایک بڑی سولی بن جاتی ہے ۔ جب اس روده مین یا اسکے لگال مین (جسکو اصطلاح مین ورم- فارم پراسیس کہتے ہین) ان اشیاء مذکورہ بالا مین سے کوئی شئے پہنس جاتی ہے تو شدت کا [illegible]

انفلامیشن کی بیماری یا تو صرف اُس رودہ کے میوکس پردہ ہی مین محدود رہ سکتی ہے یا اُسکے تینون پرت اِس مرض مین مبتلا ہو سکتے ہین - بہر حالت اِس مرض کو اصطلاح مین یا تو سی - سا ئی - ٹس یا ٹف - لا ئی - ٹس کہتے ہین اور جب انفلامیشن صرف رودہ کے لکال ہی مین محدود رہتا ہے تب علامات نہایت شدید پیدا ہوتی ہین ۔

علامات - مرض سی - سا ئی - ٹس کی علامات یہ ہین کہ خفیف بخار ہوتا ہے نیند نہین پڑتی - بھوک مرجاتی ہے - جی متلاتا ہے - اُبکائیان آتی ہین اور پاخانہ کبھی قبض اور کبھی دست لگجاتے ہین - دہنا ہی - لائک رہی جن پر معدیم ہوتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے - وہ . . دبانے سے زیادہ ہوتا ہے - بیمار ہاتھ پاون سمیٹے ہوے یا تو چت یا دہنی کروٹ پر لیٹا رہتا ہے - مگر نبض متواسعدہ تیز ہوتی ہے اور نہ چہرہ ایسا فکرمند ہوتا ہے جیسا پے - ری - ٹو - نا ئی - ٹس یا اِن - ٹے - را ئی - ٹس کی بیماری مین ہوا کرتا ہے - جب یہ بیماری بڑہنے لگتی ہے تب اُس پر جو حصہ پے - ری - ٹو - نیم کا ہوتا ہے اُسمین بھی انفلامیشن ہوجاتا ہے - رفتہ رفتہ یہ انفلامیشن سارے پے - ری - ٹو - نیم مین پھیلجاتا ہے اور قریب [illegible] کی سی - لیو - لر ٹشیو مین پیپ پڑکر دُنبل پیدا ہوجاتا ہے - یہ دُنبل یا تو باہر پھوٹ سکتا ہے یا رودہ مین یا عورت کے اندام نہانی مین پھوٹ جاتا ہے تب بیمار کو تہوڑے عرصہ کے لئے افاقہ ہو سکتا ہے لیکن دُنبل پہر بہر جاتا ہے - اسیطرح جب کئی بار بہرتا اور پہوٹتا ہے تب پیپ ادہر اُدہر راستہ کرلیتی ہے اُسوقت ایک نہایت خوفناک مرض پیدا ہوجاتا ہے - لیکن جب دُنبل پردہ پے - ری - ٹو - نی - ام کی تھیلی مین پھوٹتا ہے تب بیمار کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور چند گھنٹہ [illegible] تلف ہوجاتا ہے

جب کسی جسمانی سبب سے [illegible] سے انفلامیشن

اس پردوہ کے نکال مین ہوجاتا ہے تو ابتدا ہی سے نہایت شدت کی علامتین پیدا
ہوتی ہین چنانچہ نہایت شدت سے ہیجش ہوتی ہے پیٹ پہول جاتا ہے ہچکیان
ستاتی ہین اور شدت سے قے ہوتی ہے رہنی او - وی - رمی یا خفیہ یا ران مین
درد ہوتا ہے اور قبض ہوجاتا ہے - اکثر جائے ماؤف مرکوار ہی پڑجاتی ہے تب
عام پے - ری - ٹو - نا ئی - ٹس ہوکر بیمار مرجاتا ہے - بعضدفعہ سیکم مین کرانک
انفلامیشن بہی ہوجاتا ہے اسکی علامتین بتدریج اور خفیہ طور پر ظاہر ہوتی ہین
چنانچہ نوبت بنوبت درد ہونے لگتا ہے - بیمار لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - وہنی
ای - لا ئیک   ری - جن مین قولنج کا سا درد ہونے لگتا ہے - بیمار کا پیٹ پہول جاتا
بہوک مرجاتی ہے - کبہی تو قبض اور کبہی دست لگجاتے ہین - اکثر میو - کس پردہ اس
پردوہ کا زخمی ہوجاتا ہے تب خون جاری ہونے لگتا ہے ؛

علاج - اس بیماری مین جلاب ہرگز نہ دینا چاہئے مقام مرض پر پولٹس لگاوین
اور بیمار کو اسقدر افیون کہلاوین کہ جس سے درد کا آرام آجاوے اور اُسکے اثر کو چند
روز تک قائم رکہین ؛ غثیان اور قے روکنے کے لئے اے - ف - وی - سنگ - ڈرافٹ
یا سوڈا یا بسمتہ یا ڈائیلوٹ ہائیڈروسیانک اسڈ کا استعمال کرین - برف
کہلاوین اور جو دستون کی ایسی ضرورت ہو تو کسٹر ائیل کی پچکاری کرین اور جبتک
شفا کلی ہو بیمار کو چپ چاپ بستر پر لٹا رکہین - کہانے کو بجز پتلی غذا کے اور کچہ ندین
جب لرزہ اور دیگر علامات پیپ پیدا ہونے کی ظاہر ہون تب امو - نیا برانڈی لیوریٹ
زاتین سفیہ شوربہ وغیرہ کا استعمال کرین - وُنبل اہر کیطرف پہوٹنے والا ہو تو احتیاط
سے چیر کر اُسپر مختلف مقدار کی گدیان باندہین تاکہ پہر بہر نہ جاوے - اس مرض کے
کرانک قسم مین بیمار کو غذا مقوی دین کونین اور اسڈ کا استعمال کرین اور کاڈ لیور ائیل
سے بہی اس[illegible] کو فائدہ ہوتا ہے ؛

اِن - ٹے - رائی - ٹس

چھوٹے رودون کے انفلامیشن کو اِن ٹے - رائی - ٹس کہتے ہین مگر یہ بات نہین کہی جاسکتی کہ آیا انفلامیشن ڈیو - ڈینی - نم (اثنا عشرہ) یا جے - جیو - نم (دقاق) یا ای لی اَم (صایم) مین ہے - علاوہ ازین انفلامیشن یا تو اس رودہ کی کُل پرتون مین ہو جاسکتا ہے یا صرف میو - کس پرت ہی مین محدود رہ سکتا ہے ۔

علامات - یہ بیماری اکثر اِس طور پر شروع ہوتی ہے کہ بیمار کو لرزہ ہوتا ہے جسم گرم نبض تیز اور تشنگی ہوتی ہے - شکم مین خاصکر ناف کے گرد مثل قولنج کے شدت کا درد ہونے لگتا ہے - جی متلاتا اور شدت سے قے ہونے لگتی ہے - شکم کو دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور ابتدا ہی سے اِس مرض مین قبض رہتا ہے - اب ایسا ہوتا ہے کہ دفعتاً پیٹ پھولنے لگتا ہے - شکم کا درد اکثر کم یا بالکل موقوف ہوجاتا ہے لیکن قے بدستور جاری رہتی ہے اور قبض بھی اُسی طور پر رہتا ہے - ہچکیان ستاتی ہین اور حالت ردی طاری ہوجاتی ہے - چہرہ دب جاتا ہے نبض کمزور - ہاتھ پاؤن سرد اور سارا جسم سرد پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے مگر مرتے دم تک ہوش و حواس قائم رہتا ہے - پہلے تو جو کچھ معدہ مین ہوتا ہے وہ ہمراہ گسٹرک - جوس اور صفرا کے قے کے ساتھ خارج ہوجاتا ہے بعد ازان قے کے مادہ مین نہایت بدبو ہوتی ہے اور بعض دفعہ براز کی قے ہونے لگتی ہے جسکو اصطلاح مین اِش - ٹر - کو - رہی - یشش .... کہتے ہین - نبض پہلے تو پُر اور سخت ہوتی ہے پھر مگر جلد اِسقدر کمزور ہوجاتی ہے کہ محسوس ہی نہین ہوتی ۔

تشخیص - اِس بیماری و رکا - لِک مین یہ فرق ہے کہ اِس مرض مین بخار ہوتا ہے اور نبض تیز جسم گرم + کا - لِک مین بخار نہین ہوتا جسم کی حرارت صحت کی حالت پر

رہتی ہے - اِس بیماری مین شکم کے اندر جو درد ہوتا ہے وہ بتدریج بڑہتے بڑہتے
شدید ہو جاتا ہے اور جبتک رودہ مُردار نہ پڑ جائے برابر ہوتا رہتا ہے مگر رودون
کے مُردار پڑ جانے سے دفعتاً موقوف ہو جاتا ہے ۔ کالِک کا درد چونکہ تشنجی ہے تو کبھی زیادہ
اور کبھی کم ہو جاتا ہے لیکن دفعتاً موقوف نہین ہو جاتا ۔ اِن ۔ ٹے ۔ رائی ۔ ٹس
کا بیمار رہا تہہ پاؤن سمیٹے ہوئے چت پڑا رہتا ہے کا ۔ لِک کا بیمار پیٹ پر تکیہ
رکہکر اوندہا پڑا رہتا ہے ۔ اِن ۔ ٹے ۔ را ۔ ئی ۔ ٹس کے درد کو دبانے سے شدت
ہوتی ہے ۔ کالِک کے درد کو دبانے سے افاقہ بیمار ہوتا ہے ۔

علاج - اِس بیماری مین جلاب ہرگز نہ دین بلکہ افیون کا استعمال کرین تاکہ
درد کو افاقہ ہو ۔ شکم پر خوب طرح فو ۔ من ۔ ٹے ۔ شن کرین ۔ بیمار کو بستر پہ لٹائے رکہین
بالکل حرکت کرنے نہ دین ۔ جب انفلامیشن کی علامتین رفع ہو جاوین کسی ہلکے مسہل
سے رفع قبض کرین خاصکر کسٹر آئیل سب سے بہتر ہے ۔ بعد ازان نباتی مقویات
کا استعمال کرین ۔ غذا سریع الہضم اور پتلی ہوین جیسے ساگو دانہ یا ارا روٹ یا صرف
دودہ ۔ حالت ردی طاری ہونیوالی ہو تو مفرحات کو کام مین لاوین ۔

ریکٹم رودہ کی بیماریان

ریکٹم یعنے معا مستقیم کی بیماریان ایسی ہین جن سے مریضکو نہایت تکلیف ہوتی ہے
اور چونکہ یہ رودہ رحم کے نیچے ہی ہوتا ہے اِسواسطے اِسکی بیماری کے سبب سے
بعض دفعہ عورت عقیمہ ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ اِس رودہ کی بیماریون کی علامات
ایسی پیدا ہوتی ہین کہ طبیب کو دہوکا ہو جاتا ہے اور رحم یا خصیۃ الرحم کیطرف
اُنکو منسوب کرتا ہے ۔

اِس موقع پر ریکٹم کی صرف چند بیماریونکا ذکر کیا جائیگا چنانچہ

اوّل رِک - ٹائی - ٹِس
یعنے
ریکٹم کا انفلامیشن

علامات - مقعد کے گرد نہایت گرمی معلوم ہوتی ہے - شدت کا درد جسکی ٹیسین سکرم اور پشت تک پہیلجاتی ہین + اِس - فنِکٹ - ٹر عضلہ شدت سے سکڑا ہوا اور زور کرنے لگتا ہے + پیچش کے ساتہ لیسدار رسیاہی مایل بلغم آتا ہے + مثانہ مین اسقدر خراش ہوتی ہے کہ پیشاب بار بار آتا ہے تیسیر بہی تسکین نہین ہوتی +

علاج - غذا ہلکی اور پتلی دین اور بیمار کو بستر پر لٹا رکہین + چار چار یا چہ چہ گہنٹے بعد مریضکو آب گرم مین بٹہا وین اور اِس عرق کی پچکاری کرین -

نسخہ - ے - کو - اِڈ اکسٹراکٹ اف اوپی - ام ۲۰ بوند سے ایک ڈرام تک + ٹنکچر اف بلا - ڈو - نا ۱۵ بوند سے ۳۰ بوند تک + کانجی ۲ آونس + سبکو ملا کر ریکٹم کے اندر پچکاری کرین +

دوم فی - شر یس آفدی ریکٹم
یعنے
شقاق المقعد

مبرز کے مقام کو انگلیون سے پہیلا کر دیکہین تو لنبائی سے شقاق دکہلائی دیتے ہین ایسی بعضدفعہ گرجا صکر پاخانہ کے وقت اِس شدت کا درد ہوتا ہے کہ ڈر کے مارے بیمار پاخانہ نہین بیٹہتا اسلئے اِس مرض مین ہمیشہ قبض رہتا ہے - جو اجابت آبہی جاتی ہے تو دو تین گہنٹے تک درد اور جلن ہوتی رہتی ہے +

علاج - قدرے کسٹر آئیل پلا کر رفع قبض کرین یا ہلکے ملینات سے تلیین کہین جیسے حلوۂ سنا یا حلوہ گوگرد + خارجی علاج اسطور پر کرین کہ نصف آونس مرہم سیماب

۳۰-گرین اکسٹراکٹ اف بیلا-ڈونا لیکر تھوڑے آئیل اف تھیو-برو-ما کے ذریعہ
یون انچ موٹی اور ڈیڑھ انچ لمبی بتی بنا کر مقعد کے اندر رکھ دین یا اس نسخہ کی پچکاری
کرین-نسخہ-شوگر اف لڈ ۰ اگرین + لاڈنم ۰ ۲ بوند + آب مقطر ایک آونس +
سکو ملا لین +۔ ان ترکیبون سے زخم رفع نہون تو لمبائی سے اسمین اسقدر عمیق
پچھنا لگا دین جس سے اسفنکٹر مسل کے چند ریشے بھی کٹ جاوین تاکہ مسل
مذکور حرکت نہ کرنے پاوے-افیون کھلا کر دو تین روز تک قبض رکھین
بعدازان کسی ہلکے مسہل سے رفع قبض کر کے مقویات کا استعمال کرین اور ایسی تدبیر
کرین جس سے پھر قبض نہونے پاوے بلکہ اجابت پتلی آتی رہے +

سوم پرو-لیپسس آف دی ریکٹم

یعنے

خروج المقعد

یہ بیماری بچون مین اکثر پائی جاتی ہے-کبھی تو ریکٹم رودہ کا صرف میو-کس مبرین اور
کبھی تینون پرت باہر نکل آتے ہین +

اسباب-اس-فنکٹر مسل کا کمزور ہو جانا-اجابت کیوقت کو تھنا
عرصہ تک اسہال کا جاری رہنا-کرم کے سبب خراش کا ہونا-اعضاے
بول کی بیماری-مثانہ مین پتھری کا ہونا +

علاج-رودہ کو پھٹکری کے پانی سے دہو کر فوراً اندر رکھ کے گدیان باندھ دین
اور لنگوٹ باندھ کر تاکہ گدیان کو دبا کر رکھین-بچہ کو لٹا کر پاخانہ پھراوین +قابضات
کی پچکاری سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے-مثلاً ۲۰ سے ۳۰ بوند تک ٹنکچر آف اسٹیل دو
آونس پانی مین ملا کر اسکی پچکاری کرین نہین تو ٹانک پسند کی بیماری طرح

داخل کریں - داخلی علاج اِس بیماری کا اِسطور پر کریں کہ نباتاتی یا معدنی دواؤں سے بیمار کو طاقت بخشیں جیسے فولاد اور بارک - چرتیا اور معدنی تیزاب وغیرہ + اِن علاجات سے فائدہ نہو تو بیمار کو جراح کے حوالہ کر دیں +

چہارم مقعد میں خارش ہونا

ایسے بیماروں کی مقعد میں اکثر کھجلی ہوتی ہے جو بواسیر یا بدہضمی کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرم چمٹنے کے سبب سے بھی مقعد میں خارش ہوتی ہے + بُڈھے ہوں کو یہ بیماری اکثر ستاتی ہے اور عورتوں کو حمل کے اخیر دنوں میں اِس قسم کی کھجلی ہوا کرتی ہے + خارش گرمی کے سبب سے زیادہ ہوتی ہے - خارش کی شدت رات کے وقت اکثر زیادہ ہوتی ہے اور بیمار کی نیند میں خلل ڈالتی ہے + کھجلاتے کھجلاتے بیمار مقعد کی جلد کو سرخ اور زخمی کر دیتا ہے +

علاج - سرد پانی سے آبدست لیا کریں - غذا سریع الہضم دیں کہ جس میں گرم مصالحہ نہو - سرد بستر پر سوئیں - قبض ہونے دیں - اور مرض کے مقام پر اِن ادویات کو لگاویں

نسخہ - تمباکو کے پتے ۲۰ گرین + کھولتا ہوا آب گرم ایک پائنٹ + ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھان لیں + اِس عرق سے آبدست لیں +

نسخہ - ڈائیلوٹ ہائیڈرو سیانک ایسڈ ۲ ڈرام + شوگراف - لڈ ۲۰ گرین + ریکٹی - فائیڈ - اسپرٹ ایک آونس + عرق گلاب ۸ آونس + سکیہ ملا کر آبدست لیں

نسخہ - کرو سیو سب - لی مٹ ۲ گرین + ڈائیلوٹ ہائیڈرو - سیانک ایسڈ ۲ ڈرام + عرق گلاب ۸ آونس + سکیہ ملا کر مرض کے مقام پر لگا دیں +

نسخہ - سوہاگہ ایک یا دو ڈرام + روغن بادام ایک آونس + عرق گلاب ۸ آونس سکیہ ملا کر آبدست لیں + بیماری ہٹیلی ہو تو سنکھیا کا استعمال کریں +

خارش کے رفع کرنے کے لئے یہ مرہم بھی بہت ہی مفید ہے - علاوہ خارش کے
بواسیر کے مسّوں پر بھی لگانے سے درد کو فوراً آرام آجاتا ہے +

نسخہ - ہائیڈرو - کلورٹ اف کوکین ۱۰ گرین + سلفٹ اف مارفیا ۵ گرین +
سلفٹ اف اٹرو - پیا ۴ گرین + ٹے نک اسڈ ۱۰ گرین + وے - سے لین
ایک آونس + اسنس اف روز حسب ضرورت + سبکو ملا کر مرہم بنالیں - اور ہر
دفعہ اجابت کے بعد مقعد میں یا بواسیر کے مسّوں پر لگا دیا کریں - پاخانہ قبض نہونے دیں
نسخہ - کرو - سیو سب - لی - مٹ ۵ گرین + نوشادر ۲۰ گرین + کار - بالک اسڈ
ایک ڈرام + گلا ئی - سی - رین - ۲ - آونس + عرق گلاب اسقدر جس میں کل عرق
چھہ آونس پورا ہوجاوے - مقعد کے گرد اس عرق کو صبح و شام لگانا چاہئے +

ورم - شکم

واضح ہو کہ انسان کے شکم میں اکثر سات قسم کے کرم پائے جاتے ہیں انمیں سے چار
تو ایسے ہیں جنمیں شکم ہوتا ہے اور تین ایسے جو ٹھوس ہوتے ہیں یعنے انمیں شکم
نہیں ہوتا + شکم دار کو اصطلاح میں سی - لل - من - تہا اور غیر شکم دار کو ٹے - رل - ماٹو - ڈا
کہتے ہیں +

جماعت اول

سی - لل - من - تہا

اوّل ٹرائی - کو - سی - فی - لس ڈس - پار

انگریزی میں اسکو لانگ تھریڈ ورم کہتے ہیں -

یہ کرم چھوٹا سا ہوتا ہے اور سی - کم (معاء اعور) اور بڑے رودون کے دیگر حصوں

میں بھی پایا جاتا ہے ڈیڑہ انچ سے دو انچ لمبا اور بہت باریک ہوتا ہے کہتے ہیں کہ تندرست آدمی کے رودون میں بھی یہ کرم بکثرت پایا جاتا ہے۔ ان کرموں کے ہونے سے کوئی خاص علامت نہیں پیدا ہوتی ۔

دوم اسکے ریش لمبری کائی ڈس

انگریزی میں اسکو لاںچ راونڈ ورم کہتے ہیں اور پنجابی میں طب ۔

یہ کیچوا چھوٹے رودون میں خاصکر خراب طور پر پیدا ہوتے بچوں کے معا میں پایا جاتا ہے اسکی مقدار اور شکل مٹی کے کیچوے کی سی ہوتی ہے طوالت میں ۶ سے ۱۲ یا ۱۴ انچ تک ہوتا ہے اور رنگ اسکا ہلکا زرد ہوتا ہے۔ اگرچہ اسکی سکونت کی جگہ چھوٹی انتڑیاں ہیں تاہم اوپر معدہ تک اور نیچے تولون تک بھی چلا جا سکتا ہے بس بعض دفعہ قے کے ساتھ منہ سے نکل آتا ہے اور کبھی مستوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ کرم شکم میں نہایت کثرت سے ہوتے ہیں اور جو علامتیں انکے ہونے سے پیدا ہوتی ہیں وہ بہت نمایاں نہیں ہوتیں لیکن انکے ہونے سے پیاس کی شدت ہو سکتی ہے نیند اچھے طور پر نہیں آسکتی ہے اور بیمار رات کو دانت پیستا ہے بعض دفعہ مریض سست رہتا ہے۔ چہرہ زرد اور بیمار گندہ دہن ہو جاتا ہے۔ پیٹ نکل پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں دبلے پڑجاتے ہیں۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ پاخانہ کے ہمراہ آؤں آتی ہے ناک کھجلاتی ہے پیچش اور مقعد میں خارش ہوتی ہے ۔

سوم اگزی یوریش ورمی کیولے رس

انگریزی میں اس کرم کو اسمال تھریڈ ورم اور ہندی میں چنچنے اور پنجابی میں چمونے یا سیونکے بولتے ہیں۔ یہ کرم اکثر تو ریکٹم رودہ میں پائے جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ کو [illegible]

بہک - مایئنڈ فلکشر اور سیکم تک بہی پاے جاتے ہین شکم کے سب کرمون سے یہ کرم چھوٹا ہوتا ہے چنانچہ اکثر چوتہائی انچ سے زیادہ لمبا نہین ہوتا اور اکثر بچون ہی مین پایا جاتا ہے اسکی پہچان کبہی نہایت مشکل سے ہوتی ہے یکا دوکا کم ہوتا ہے بلکہ اکثر سیکڑون نکلا کرتے گویا سا بہجاتا ہے اِنکے ہونے سے اکثر یہ علامتین پیدا ہوتی ہین مقعد مین نہایت شدت کی خارش ہوتی ہے پاخانہ پیچش کے ساتھہ آتا ہے - بہوک مرجاتی ہے - بچہ ناک کو نوچتا رہتا ہے - منہ سے اُسکے بدبو آتی ہے - رات کو اچہی طرح نیند نہین آتی - گاہے گاہے زیادہ تر خوفناک علامتین ہی پیدا ہوتی ہین جیسے تشنج کو - یا یعنے رعشہ مرگی - اور اندام نہانی مین خراش پیدا ہوتی ہے *

چہارم اسکلے - راش - ٹوما ڈیو - ڈی - نے - لی

یہ کرم چہوٹا سا قریب تہائی انچ کے ہوتا ہے اور مصر اور شمالی ات - لی مین پایا جاتا ہے

جماعت دوم

اِس - ٹے - رل - مِن - تہا یعنی غیر شکم دار کرم

اوّل ٹے - نیا سو - لے - ام

انگریزی مین اسکو ٹیپ - ورم اور عربی مین حب القرا اور ہندی مین کدو دانہ کہتے ہین - بعض دفعہ تو صرف تنہا ہوتا ہے لیکن گاہے گاہے تین چار بہی پاے جاتے ہین اسکے علیحدہ علیحدہ ٹکڑے ہوتے ہین جنکے آپسمین جڑ جانے سے سارا کرم فیتے کی شکل کا لمبا بنجاتا ہے چہوٹی انتڑیون مین بود و باش کرتا ہے اور ۵ گز سے ۱۵ گز تک لمبا ہوتا ہے - نہایت کم چوڑا حصہ اسکا دہانہ چوڑا اور درمیانہ حصہ جو نہایت

وسیع ہوتا ہے چار یا پانچ لائین تک چوڑا ہوتا ہے - سر اسکا چھوٹا اور چوڑا ہوتا ہے - جو علامتین اس کرم کے ہونے سے پیدا ہوتی ہین وہ چندان نمایان نہین ہوتین بلکہ تشخیص اسکی تب ہی اچھے طور پر ہوتی ہے کہ جب اسکے چند ٹکڑے پاخانہ مین پائے جاتے ہین لیکن بعض صورتون مین بیمار کو بھوک نہایت شدت سے لگتی ہے مریض کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے - معدہ مین اسکے درد ہوتا ہے اور مثانہ مین خراش - مریض کا سر گھومتا ہے کانون مین آوازین سنائی دیتی ہین - گاہے گاہے بیمار کو غش آجاتا ہے بے چینی ہوجاتی ہے اور ناک اور مقعد مین کھجلی ہوتی ہے ✦

دوم ٹے - نیا مے - ڈیو - کانے - لے - ٹا

بہ نسبت کدو دانہ کے اسکے ٹکڑے کسیقدر بڑے بڑے ہوتے ہین ✦

سوم باد - ریو - سی فے - لس لے ٹیس

اس ملک کے آدمیون مین یہ کرم نہین پایا جاتا ✦

اسباب - کرمون کے انڈے یا نہایت چھوٹے چھوٹے بچے کچا گوشت یا خراب پکا ہوا گوشت کے کھانے سے انسان کے معدہ مین داخل ہوتے ہین اور نباتی اشیا کے ذریعہ بھی انکا دخل معدہ مین ہوسکتا ہے جیسے ساگ پات اور بعض میوہ جات جیسے سیب اور آڑو وغیرہ اور میلے پانی کے وسیلہ سے بھی وہ انڈے جسم انسان مین داخل ہوسکتے ہین کدو دانہ کے انڈے اور بچے ایسے مقامات مین کہ جہان پانی کھڑا رہتا ہے اکثر پائے جاتے ہین جیسے جھیل اور تالاب وغیرہ ✦

علامات - شکم مین جب کرم ہوتے ہین تب یہ علامتین پیدا ہوتی ہین - شکم

پہول جاتا ہے اور اسمین قولنج کا سا درد ہونے لگتا ہے - مریض اپنی ناک کو نوچتا ہی
مقعد مین کہجلی ہوتی ہے اور سیون کے مقام پر بہی خارش ہوتی ہے بیمار گندہ دہن
ہوجاتا ہے - پاخانہ کبہی تو قبض اور کبہی سست لگ جاتے ہین - درد سر رہتا ہے - بیمار
رات کو دانت پیستا ہے - چہرہ زرد اور کسیقدر سوج جاتا ہے اور بیمار ماندہ رہتا ہی
بہوک کبہی تو زیادہ اور کبہی کم ہوجاتی ہے لیکن تشخیص کامل تب ہی ہوتی ہے کہ جب
براز کے ہمراہ کوئی کرم یا اسکا کوئی ٹکڑا خارج ہوتا ہے اور جب شکم مین کرم نہایت
خراش پیدا کرتے ہین تب عصبی علامتین یہ پیدا ہوتی ہین کہ کبہی تو تشنج اور کبہی
مرگی اور کبہی ہسٹیریا کی نوبتین ہوتی رہتی ہین - کانون مین آوازین سنائی دیتی ہین
سر گہومتا ہے - خون پتلا پڑجاتا ہے اور بعض دفعہ مریض دیوانہ بہی ہوجاتا ہے - کہتے
ہین کہ جب کدو دانہ شکم مین ہوتے ہین تب سر کے تالو مین برابر درد رہتا ہے اور یہ
علامت اکثر عورتون ہی مین پائی جاتی ہے ⁂

علاج - کیچوے اور کدو دانہ کے لئے کئی دوائین ہین جیسے اول روغن تارپین چنانچہ
نسخہ - کسٹرائیل ۴ ڈرام + روغن تارپین ۳ ڈرام + میوسلیج - ۴ ڈرام +
سرپ اف جنجر ایک ڈرام + پانی ۴ ڈرام + سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور نہار
منہ پلادین +

دوم سن - ٹو - نین چنانچہ **نسخہ** - سن - ٹو - نین ۲ سے ۴ گرین تک + شوگر اف ملک
۵ گرین + تہوڑے سے دودہ مین ملاکر نہار منہ پی لین +

قبل از پینے اس دوا کے بیمار کو ۲۴ گہنٹہ تک فاقہ رہنا چاہیے ضرورت ہو تو آٹہہ دس
روز تک اس خوراک کو ہر روز پلاتے رہین اور چہہ گہنٹہ بعد پینے اس دوا کے مریض کو ایک
آونس کمپاؤنڈ ڈیکاکشن اف ایلوز پلادین +

یہ نسخہ راؤنڈ ورم یعنی کیچوے کے لئے مجرب ہے اور کدو دانہ اور خمینے کے واسطے

بہی مفید ہے * بیمار کو اسباب کی خبر کر دینی چاہیے کہ سن - ٹو - نین کی چند خوراک
کہانے کے بعد بصارت مین بعض دفعہ فرق پڑجاتا ہے یعنی اشیا اسکو نیلی یا زرد
یا کسی اور رنگ کی دکہائی دیتی ہین - گاہے گاہے سن - ٹو - نین کی ایک خوراک کے
ہمراہ ایک گرین کا تیسرا حصہ پوڈا - فلین بہی ملا دیا جاوے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے *
اور راونڈ ورم کے لئے یہ نسخہ بہی نہایت مجرب ہے *
نسخہ - کلورا - فارم ایک ڈرام * کسٹر آئل - ایک آونس * کرو - ٹن - آئل ایک بوند *
سبکو خوب طرح ملا لین - **خوراک** ½ ڈرام سے آدہے آونس تک *
سوم کستو چنانچہ **نسخہ** - کستو کا سفوف ۱۲۰ گرین یعنی ۲ ڈرام * شہد اسقدر جس سے
لعوق بنجاوے - نصف اسکا نہار منہ پلا دین اور باقی چھہ گہنٹہ بعد * یہ نسخہ کدو دانہ
کے واسطے مفید ہے *
چہارم کمیلا چنانچہ **نسخہ** - کمیلا ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک * سرپ یعنی شیرہ بین
ڈرام * میو - سیلج ۲ ڈرام * پانی ۳ آونس * سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور نہار
منہ پلا دین اور چھہ گہنٹہ بعد ایک تیز جلاب دیدین - یہ نسخہ کدو دانہ کے لئے مفید ہے
پنجاب مین کیلا کو دہی مین ملا کر پلاتے ہین *
پنجم - لی - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف مل - فرن اسکے استعمال کرنے کی ترکیب یہ ہے
کہ پہلے روز صبح کے وقت کسٹر آئل کا ایک جلاب دیدین اور اس روز بیمار کی غذا
بالکل کم کر دین یعنی یا تو صرف ساگو دانہ یا آش جو پلا دین رات کو پہر جلاب دیدین تاکہ ہوز
پیٹ بالکل خالی ہے اور دوسرے روز صبح کو اس نسخہ کا استعمال کرین *
نسخہ - لی - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف مل - فرن ۳۰ سے ۶۰ بوند * سرپ اف جنجر
۴ ڈرام * میو - سیلج ۲ آونس * پانی ۴ آونس * سبکو ملا کر نہار منہ پلا دین اور چار
گہنٹہ بعد کسٹر آئل کا ایک جلاب دیدین - اس نسخہ کو دو یا تین دفعہ پلانے سے سارا

کرم نکل آتا ہے تاکہ پھر پیدا نہ ہونا پاوے - مقویات خاصکر معدنی تیزاب ہمراہ
ٹنکچر اف اسٹیل اور کواشیا کے پلاوین اور بیمار کو تاکید کردین کہ اپنے کہانے
مین نمک زیادہ کہایا کرے اور کہانا خوب طرح پکاکر کہاوے - چنمنون کے مارنے
کے واسطے آب سرد یا انفیوژن اف کواشیا کی پچکاری کرین یا بموجب اس
نسخہ کے اسٹیل اور کواشیا کی پچکاری کرین -

نسخہ - ٹنکچر اف اسٹیل ایک سے تین ڈرام تک ٭ اکسٹراکٹ اف کواشیا ۵ گرین
اکسٹراکٹ اف بار - بیے ڈوز - الونز ۳ گرین ٭ انفیوژن اف کواشیا ۸ آونس
اس پچکاری کے بعد کیا - یو - مل اور اسکا - مو - نی کا ایک جلاب لیوین ٭ یا بموجب
اس نسخہ کے کہانے کے نمک کی پچکاری کرین ٭

نسخہ - کہانے کا نمک ایک آونس ٭ آش جو ۲۰ آونس ٭ دونو کو ملا لین ٭ یا چونے
کا پانی یا ایک آونس پانی مین ۵ ا بوند سلفیورک - ایتھر ملاکر اسکی پچکاری کرین
یا اگر مریض جوان ہو تو ٹنکچر آف اسٹیل ۲ ڈرام نصف پاینٹ پانی مین ملاکر اس
کی پچکاری کرین - یہ کرم نہایت دقت سے مارے جاتے ہین کیونکہ علاوہ ریکٹم
کے سیکم اور کولن کے اوپر کے حصہ مین بہی پیدا ہوتے ہین - پس ایسا کرین کہ تین
چار جلاب پے در پے ایسے دین جن سے خوب کہلکر دست آجاوین تاکہ چنمنے رودہ
کے اوپر کے حصہ سے کہسککر نیچے اتر آوین اور پچکاریونکا اثر انپر خوبطرح ہوسکے - اس
ترکیب کو کئی ہفتہ بلکہ کئی مہینے برابر کرنا چاہیے اور گاہے گاہے کہانے کو فولاد
اور جلاب بہی دیا کرین نہین تو ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر تو کرم ہلاک ہوجاتے ہین
اور تہوڑے عرصہ تک تکلیف بہی رفع ہوجاتی ہے لیکن بار بار پہر تکلیف شروع
ہوجاتی ہے حتی کہ مریض بیزار ہوکر علاج سے دست بردار ہوجاتا ہے ٭

کالرہ یعنی ہیضہ

ماہیت - اس مرض کی نسبت اطبا کے خیال دو طور کے ہین لیکن دونو فریق کی
رائے اس بات پر متفق ہے کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا ہوتی ہے
چنانچہ بعض اطبا ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب زہر مذکور جسم مین سرایت کر جاتا ہے اثر
اُسکا پہلے خون پر ہوتا ہے اور یہ کہ جسم کے اندر یہ زہر خود بخود پیدا ہو کر زندہ رہتا ہے
دوسرا خیال اس زہر کی نسبت یہ ہے کہ پہلا اثر اُسکا امعا کے میوکس پردہ پر ہوتا ہے
اور وہان سے خون مین سرایت کر جاتا ہے ✤ اس زہر کی نسبت ایک بڑی بات
قابل یاد رکھنے کے یہ ہے کہ جب اس زہر مین رطوبت ملجاتی ہے تب اجزا اسکے بہت
جلد خود بخود منتشر ہو کر زایل ہو جاتے ہین چنانچہ یہی سبب ہے کہ بعض وبا تھوڑے
عرصہ تک رہ کر نابود ہو جاتی ہے اور اسیواسطے انگلستان مین کہ جہان کی آب وہوا
سرد اور مرطوب ہے زہر اس مرض کا عرصہ تک تروتازہ نہین رہ سکتا لیکن ہندوستان
کی آب وہوا ہمیشہ گرم وخشک ہوتی ہے اسواسطے اس مرض کی طاقت
اور اثر کو قائم رکھتی ہے ✤ کم ہوجانا حرارت غریزی کا اور ہاتھون کو سرد محسوس
ہونا مریض کے جسم کا گویا کہ خاص علامتین اس مرض کی ہین - یعنی اس زہر کے
سرایت کر جانے سے خون مین اس قسم کے تغیرات واقع ہوتے ہین جن سے یہ علامتین
پیدا ہوتی ہین اور یہ بات یاد رہے کہ اس بیماری مین حرارت غریزی جسقدر کم ہوجاتی
ہے اُسیقدر یہ مرض بھی زیادہ تر مہلک ہوتا ہے اور دست وقے کا آنا اور
تشنج کا ہونا اس بیماری کی بھاری علامتون مین سے نہین ہین کیونکہ بارہا ایسا
دیکھا گیا ہے کہ مریضون کو نتو دست اور نہ قے آئے ہین پھر بھی تھوڑے عرصہ کے
اندر مر گئے ہین سبب اسکا یہی معلوم ہوتا ہے کہ خون گاڑھا ہو کر اسقدر جلد جم

جاتا ہے کہ دست وقے کے آنیکا موقع نہین رہتا جب کولیس یعنے حالت ردی
مین بیمار مرجاتا ہے تب اُسکی نعش کے امتحان سے یہ علامات پائی جاتی ہین کہ امعا
کے اندر ایک عرق گدلا بے بو اور مثل چاولون کے دہوون کے پایا جاتا ہے اور اُنکے
غدود پہولے ہوئے ہوتے ہین * جگر طحال اور گردے خون سے پر ہوتے ہین مثانہ خالی
اور سکڑا ہوا ہوتا ہے اور شش مین بھی اجتماع خونکا ہوتا ہے *

ماہیت اور سبب - فی زماننا اِس مرض کی نسبت جو جو تحقیقات ہوئی
ہین اُنکا ذکر نیچے کیا جاتا ہے چنانچہ وہ یہ ہین کہ اکثر اطبا کی رائے مین اِس بیماری
کا اکسائیٹنگ کاز ایک خاص قسم کا زہر ہے جو خرد خرد کرمون کی شکل کا ہوتا ہے مگر
ملک جرمنی کے ڈاکٹر کاک نے اِس بیماری کے زہر کی نسبت جو تحقیقات کی ہین
اُن سے اُنہون نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہیضہ کی بیماری کے دست وقے کے مادہ مین
خمدار چھوٹے چھوٹے کرم ہوتے ہین جو اُس مادہ مین نہایت تیزی سے حرکت کرتے
ہین اُن کرمونکا نام اُنہون نے اکالرا بی-سی-لس رکہا ہے * لیکن حقیقت میں
یہ کرم کیا ہین کیونکر پیدا ہوتے ہین اور ہیضہ کے پیدا کرنے مین انکا تعلق کسقدر ہے
اِن باتون کی نسبت ہنوز تحقیقات ہو رہی ہین - پس اِن امور مین کوئی رائے پختہ
نہین دیجا سکتی * ہیضہ کی بیماری متعدی ہے مگر اُس معنی پر نہین کہ جیسے چیچک
وغیرہ متعدی امراض ہین *
کن-ٹے-جی-ان یعنے چہوت اِس بیماری کی مریض کے دستون مین ہوتی ہے
یعنے دستون کے مادہ کے ذریعہ یہ مرض اورون کو ہوجاتا ہے مثلاً جب ذرا سا
بھی دستون کا مادہ پینے کے پانی مین ملجاتا ہے اور وہ پانی پیا جاتا ہے تب لوگون
کو یہ بیماری ہوجاتی ہے کہتے ہین کہ پہلے پہل جب خارج ہوتا ہے تو خاص زہر اِس
بیماری کا بے ضرر ہوتا ہے چار یا پانچ روز بعد اُسمین تپیدا ہوتی ہے - دودہ کے

ذریعہ بہی ہیضہ کا زہر عالمگیر ہوجا سکتا ہے اور کہانے پینے کی دیگر اشیا کے وسیلہ بہی پہیل جا سکتا ہے + بڑے بڑے تجربہ کار طبیبون کا یہ بہی قول ہے کہ ہر اِس بیماری کا موہی مے-لے-ریا ہے جس سے نوبتی بخار پیدا ہوتے ہین اور اسمین شک بہی نہین کیونکہ ہم بارہا ایسا دیکہتے ہین کہ جس موسم مین مے-لے-ریا کا زور شور ہوتا ہے تب نوبتی کا بازار گرم اُس موسم مین ہیضہ کی وبا بہی پہیلتی ہے اور بارہا ایسا بہی ہوتا ہے کہ پہلے تو مریض ہیضہ کی بیماری مین مبتلا ہوتا ہے بعد ازان تپ ہوجاتی ہے اور یہ کہ اسی موسم مین بعضونکو ہیضہ ہوجاتا ہے پر اکثر تپ نوبتی مین مبتلا ہوجاتے ہین +

اقسام مرض - یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے یہ تینون اقسام اسکے خون کے تغیرات پر منحصر ہین +

اول - قسم خفیف اسطرح پر شروع ہوتی ہے کہ پانی کے طور پر پتلے پتلے دست اور قئے کثرت سے آتی ہے مگر ان دست و قئے کے آنے سے نہ تو مریض کے جسم کی حرارت مین چندان کمی ہوتی ہے اور نہ خونکا دوران بہت سست ہوجاتا ہے - علامات خوفناک اور شدید مثلاً دست و قئے اور تشنج کے شروع ہونے سے ۲۴ گہنٹہ یا دو تین یا چار روز پیشتر جو اسہال جاری ہوتا ہے اُسکو اصطلاح مین پری-مانی-ٹیری ڈا-یا-ریا یعنے اسہال منذرہ کہتے ہین - اگرچہ اس خفیف قسم مین بہی جسم کی حرارت کسیقدر کم ہوجاتی ہے اور دوران خون سست پر بہی جبتک خاص ہیضہ کے دست نہین شروع ہولیتے ہین تبتک تشنج کی علامت پیدا نہین ہوتی کولیس کی حالت کی ردی علامتین اس خفیف قسم کی بیماری مین بتدریج پیدا ہوتی ہین لیکن اسقدر شدید نہین ہوتین جسقدر دوسری اور تیسری قسم کی بیماری مین ہوا کرتی ہین علاوہ ازین اس قسم کے مرض سے بیمار اکثر جانبر ہوجاتے ہین +

دوم- جب زہر کی مقدار ذرہ زیادہ ہوتی ہے تب دوسرے درجہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے اسمین دو ہی تین دستون کے بعد شدت سے تشنج ہونے لگتا ہے - اور کولپس کیحالت کی دوہی علامتین بھی بہت جلد اور شدت سے ظاہر ہوتی ہین اس قسم کی بیماری سے جب مریض مرتا ہے تب اسکی نعش کے امتحان سے چھوٹے رودون کے اندر گاڑھی سفید رنگ کی رطوبت مثل چاولون کے دھوون کے پائی جاتی ہے *

سوم- جب خون کے اندر بہت زیادہ زہر سرایت کر جاتا ہے تب دورہ خون کا بہت ہی سست یا بالکل رک جاتا ہے اور یہین ابتدا ہی سے جسم کی حرارت اتنی کم ہو جاتی ہے کہ بیمار کا بدن سرد مانند برف کے ہو جاتا ہے - اس قسم کا مرض نہایت شدید بہت ہی جلد مہلک ہو جاتا ہے - اسمین دست بہت کم یا بالکل آتے ہی نہین - بیمار کی آواز بیٹھ جاتی ہے وہ بہرا ہو جاتا ہے اور سر اسکا گھومنے لگتا ہے - کل رطوبتین جسم کی خشک ہو جاتی ہین اور خون صاف نہین ہونے پاتا اسلئے جسم بیمار کا نیلا پڑ جاتا ہے *

علامات منذرہ- جس جگہ ہیضہ کی وبا پھیلتی ہے وہان کے لوگون کی طبعیت گھبرائی ہوئی اور وحشت زدہ ہو جاتی ہے ہیضہ کا خوف دلون مین سمایا ہوتا ہے اور اکثر دلکا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - اور خاص بیماری کی علامتون کے شروع ہونے سے پہلے مریض بے چین اور پست ہمت ہو جاتا ہے اور چہرہ کا رنگ فق * اور دو یا تین روز پہلے سے اکثر ان کو ڈا- یا- ریا کے طور پر دست بھی آنے لگتے ہین جسکو اصطلاح مین پری- مانے- ٹری ڈا- یا- ریا کہتے ہین *

علامات خاص بیماری کی- یا تو پری- مانے- ٹری ڈایا- ریا پہلے ہوتا ہے اور تب خاص بیماری شروع ہوتی ہے یا خود بخود اسطور سے شروع ہو جاتی

ہے کہ چنگا بھلا آدمی کھانا پینا کھا کر سونے کو جاتا ہے اور آدھی رات یا صبح تک
بآرام سوتا رہتا ہے اُسوقت بلا وجہ جی متلا کر شدت سے دست وقے شروع ہوجاتے
ہین - جون جون دست وقے آتے جاتے ہین - مریض کمزور اور نڈھال ہوتا جاتا ہے
جسم سرد مانند برف کے ہوجاتا اور ہاتھہ پاؤن مین تشنج ہونے لگتا ہے دم لینے مین
تکلیف ہوتی ہے - آواز کمزور یا بیٹھہ جاتی ہے - تشنگی کمال درجہ پہ ہوتی ہے اور
بیمار بے چین ہوکر بستر پر تڑپنے لگتا ہے - اور کپڑے ادھر اُدھر پھینک دیتا ہے -
ہاتھہ پاؤن کی اُنگلیان سُکڑ کر ایسی ہوجاتی ہین کہ جیسی عرصہ تک پانی مین بھگونے
سے ہوا کرتی ہین - ناخن نیلے پڑجاتے - آنکھین دب جاتین - پردہ قرنیہ پست ہوجاتا -
رخسارے دب جاتے - ناک نکل پڑتی زبان اور لبین نیلی پڑجاتی ہین - نبض کمزور
ہوجاتی ہے - بلکہ پہنچون پر محسوس ہی نہین ہوتی - ابتدا ہی سے پیشاب بند ہوجاتا
ہے - مگر ہوش وحواس قائم رہتا ہے - جسم کی حرارت اِسقدر کم ہوجاتی ہے کہ ۹۰ یا
۹۵ درجہ سے زیادہ نہین ہوتی اور مُنہ کے اندر کی حرارت تو اس سے بھی کم ہوجاتی
ہے ٭ حالتِ ردی مین دست وقئے کم آتے ہین یا بالکل بند ہوجاتے ہین ٭
تین سے چوبیس گھنٹہ کے اندر بیمار اکثر مرجاتے ہین اور جو اس عرصہ کے بعد بھی زندہ
رہتے ہین وہ رو بصحت لانے لگتے ہین اور انکو گاہے گاہے شفا بھی ہوجاتی ہے ٭
غرض جب طبیعت صحت کیطرف رجوع کرتی ہے تب جسم بتدریج گرم ہوتا جاتا ہے
چہرہ پر سرخی آتی جاتی ہے خون دورہ کرنے لگتا ہے - نبض اور تنفس کی حرکت صحیح
ہوتی جاتی ہے - بیمار کو اب چین آتا جاتا ہے - تھوڑا بہت پیشاب بھی آنے لگتا ہے -
اور سبز یا سیاہی مایل بدبودار دست بھی آتے ہین -

اسٹیج اف ری - اک - شن - یہ وہ درجہ ہے جسمین خاص بیماری کی علامتین
رفع ہوجاتی ہین مگر بعوض صحت کے اُن علامتون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے علامات

ذیل ظاہر ہونے لگتی ہین چنانچہ دماغ یا شُش مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے
اور بیمار پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے - بُلانے تو ایسا بولتا ہے جیسا کوئی نیند
کی جھونک مین بولتا ہے پیشاب پیدا نہین ہوتا - دوسرا غنودگی ہوتی ہے
رفتہ رفتہ کامل بیہوشی طاری ہو کر بیمار مرجاتا ہے - بعضدفعہ اس ری ایکشن کے
درجہ کا بخار بیچ بیچ بڑہتے بڑہتے کئی دن کے اندر ری ہو جاتا ہے اور بیمار کو ہلاک
کرڈالتا ہے ؀

ہیضہ کے بیمار کے دستون کے امتحان سے یہ باتین پائی جاتی ہین کہ اُنمین پانی کا جزو
کثرت سے ہوتا ہے - تہوڑا بہت ایپی - تہیے - لی - ام ایک شے دانہ دار اور ایک
عنبر ریشہ دار قدرے البیومن برائے نام تہوڑا سا صفرا مگر نمکین اجزا خاصکر کہانے
کا نمک بہت کثرت سے ہوتا ہے ؀

نتائج - ہیضہ کی بیماری سے جب مریض رو بصحت لانے لگتا ہے تب بعضدفعہ
عرصہ تک دست وقفے جاری رہتے ہین یا دونون تک شب و روز برابر ہچکیان آتی
رہتی ہین بعضدفعہ پردہ قرنیہ گلنے لگتا ہے اور کبھی جسم پر بکثرت دنبل پیدا
ہو جاتے ہین ؀

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش سکڑی ہوئی رنگت اُسکی
نیلگون تہہ یا ون سخت اینٹھے ہوئے ہوتے ہین - بعضدفعہ موت کے بعد لاش
گرم ہو جاتی ہے یہانتک کہ حرارت ۱۰۳ درجہ تک ہو جاتی ہے اور کئی گہنٹہ
برابر رہتی ہے ؀ رودون مین ہی چاول کے دہون کی سی طوبت پائی جاتی ہے
جو زندگی کیحالت مین دستون کے ہمراہ خارج ہوتی تہی - رودون کا میو کس
پردہ موٹا ہو کر ملائم ہو جاتا ہے اور بعضدفعہ سرخ بہی دیکہا جاتا ہے - دل پہیپہڑے
اور دیگر اعضاے مین خون کے دہبے پائے جاتے ہین ؀ لاش کے اندر جو خون

ہوتا ہے وہ گاڑھا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے دل کے دہنے خانہ اور پلمونری
ارٹری بھی سیاہ خون سے پُر ہوتی ہین مگر دل کے بائین خانے خالی ہوتے ہین
پھیپھڑون مین بہت خون نہین ہوتا بلکہ سکڑ کر خشک ہوجاتے ہین ۔۔

حفظ ماتقدم ۔ ہیضہ کے دنون مین جن باتون مین احتیاط لینی چاہئے اُنکا ذکر تدابیر
حفظ ماتقدم امراض وبائی مین نہایت تشریح کے ساتھہ کیا گیا ہے جسکو دیکھو ۔

علاج خاص مرض کا ۔ واضح ہو کہ اطبا کا اسبات پر اتفاق ہے کہ جسم مین
خاص قسم کے زہر کے سرایت کرجانے سے ہیضہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور یہ
کہ کوئی بھی فاد اس زہر کا ابتک یافت نہین ہوا لہذا اس بیماری کی علامتون
کے دفعیہ کا علاج کرنا چاہئے لیکن یاد رہے کہ جب خاص مرض شروع ہوجاتا ہے
تب دوا کی کچھہ بھی پیش نہین چلتی اسواسطے مناسب ہے کہ حفظ صحت کے قواعد کی پابندی
ضروری کرین تاکہ خاص بیماری رُک جاوے اور اسہال مقدمہ جب کبھی موجود
ہوں تو قابضات سے فوراً روکنا چاہئے اور مثل اور اطبا کے ہم اسبات کو نہین مانتے
کہ اسہال مذکور امعا مین اغذیہ غیر منہضم یا کثرت سے فضلہ کے ہونے سے جاری ہوتا
ہے اسواسطے بذریعہ مسہلات مثلاً کسٹرآئل کی صفائی شکم کرنا چاہئے بلکہ اپنا تجربہ ہے
کہ جب کسی مقام مین ہیضہ کی وبا پھیلتی ہے تو ہیضہ کے زہر سے ہوا اُس جگہہ کی زہریلی
ہوجاتی ہے ۔ غرض جس کسیکی طبیعت مین اس زہر کے اخذ کرنے کی استعداد ہوتی ہے
وہ بعض دفعہ اسہال مقدمہ مین مبتلا ہوجاتا ہے ۔ پس ان اسہال کو عین ابتدا ہی
مین بذریعہ قابضات کے روک دینا چاہئے اس خیال سے کہ خاص مرض کی علامتین
شروع ہونے پاوین کہ جسوقت دوا بیکار ہوجاتی ہے ہم نے اسبات کا ذکر اوپر
کردیا ہے کہ کوئی بھی فاد ہیضہ کے زہر کا ابتک دریافت نہین ہوا اسواسطے ہر ایک
طبیب بموجب اپنے تجربہ کے ہیضہ کا علاج اپنے ہی طور پر کرتا ہے پس ہم بھی اس

موقع پر دہی علاج بتلاتے ہین جسکو کہ ہم نے سالہا سال کام مین لایا ہے وہ علاج یہ ہے کہ عین ابتداے مرض مین کافور کا استعمال کرتے ہین اور یہ نہایت مفید پڑتا ہے یعنے اکثر اس سے دست و قے تہم جاتے ہین۔ تشنج موقوف ہوجاتا ہے اور ہاتہہ پاؤن مین گرمی آجاتی ہے مگر اس دوا کو عین ابتداے مرض مین دینا چاہئے ورنہ اس سے کچہہ فائدہ نہوگا۔ اور جبتک علامتون کو تخفیف نہو لے اسپرٹ اف کمفر چار سے چہہ بوند کی مقدار مین دس دس منٹ بعد دینا چاہئے علامتون کو جب تخفیف ہوجائے تب گہنٹہ گہنٹہ بعد دینا کافی ہے ٭ جب اس دوا سے فائدہ نہین ہوتا ہے تب علامتون کے دفعیہ کی کوشش کرتے ہین چنانچہ دستون کے روکنے کیواسطے۔ اگرین کیا لومل اور ۲ گرین افیون کی دو گولی بناکر بیمار کو کہلا دین۔ فوراً قے ہوجاوے تو ایسے ہی دو گولیان بناکر پہر کہلا دین۔ ان سے دست نہ رکین تو ان نسخہ جات مین سے کیسکا استعمال کرین۔

نسخہ۔ چاک مکسچر ایک آونس ٹنکچر آف کے۔ ٹے۔ کیو ایک ڈرام ٭ اکسٹراکٹ آف لاگ۔ وڈ۔ ۲ گرین ٭ گہنٹہ گہنٹہ یا دو دو گہنٹہ بعد پلا دین یا اس نسخہ کا استعمال دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد کرین۔

نسخہ۔ شوگر آف لڈ ۳ گرین ٭ ڈائیلوٹ ایسڈ ٹنک ایسڈ ۳ بوند ٹپکایا ہوا پانی ایک آونس ٭ سکو ملا لین اور یہ گولیان بہی جنکو اصطلاح مین کالرہ پلس کہتے ہین مفید ہین۔ نسخہ۔ ہینگ ۲ گرین ٭ سفوف سرخ مرچ ایک گرین ٭ افیون ایک گرین ٭ اور شوگر اف لڈ کی پچکاری بہی دستون کے روکنے کیواسطے مفید ہے مثلاً ۰ اگرین شکر آف لڈ دو آونس پانی مین حل کرکے اسکی پچکاری کرین ٭ قے بشدت ہوتی ہو تو اُسکے روکنے کے واسطے فم معدہ پر رائی کی پٹی لگا دین اور چہوٹے چہوٹے ٹکڑے برف کے کہلا دین ٭ تشنج رفع کرنے کے واسطے یا تو سفوف زنجبیل یا سرسون کے تیل مین جائیفل رگڑ کر زور زور سے مالش کرین ٭ جسم کی حرارت قائم رکہنے کے لئے بوتلون مین گرم پانی بہر کر ہاتہہ کے

ہاتھ پاؤں اور بغلوں میں لگاویں + نبض قائم رکھنے کیواسطے اس نسخہ کا استعمال کریں -
نسخہ - کار - بونٹ اف امونیا ۵ گرین + سلفیورک ایتھر ۲۰ یا ۲۵ بوند + عرق کافور
ایک اونس + سبکو ملاکر حسب طاقت مریض کے دس دس یا پندرہ پندرہ منٹ بعد یا آدہ
آدہ یا گھنٹہ گھنٹہ بعد پلادیں + لیکن یاد رہے کہ اگر دستوں کے بند کرنے کے واسطے
بعوض نسخہ چاک مسکچر کے نسخہ شوگر اف لڈ کا استعمال کریں تو نسخہ بالا کی فی خوراک میں
بعوض کار - بونٹ اف امونیا کے ۲۰ یا ۲۵ بوند لائیکر امونیا ملاویں اس خیال
سے کہ مبادا جسم میں کار - بونٹ اف لڈ بنجاوے جو خود ایک زہر ہے + تشنگی رفع
کرنے کے واسطے ۲ یا ۳ ڈرام اسیٹک ایسڈ ایک بوتل پانی میں ملاکر اور اگر دستیاب
ہوسکے تو اسکو برف میں سرد کرکے بقدر ایک یا دو آونس کے بیمار کو پلاویں اور برف کے
ٹکڑے کہلاویں - اس بیماری میں تشنگی شدت سے ہوتی ہے اور اگرچہ پانی پلانا منع نہیں
ہے لیکن اسقدر زیادہ پانی نہ پلانا چاہئے جس سے فوراً قے ہوجاوے + دم لینے میں
تکلیف ہو تو سینہ پر ایک بڑی سی رائی کی پٹی لگادیں - اس مرض میں بیمار کے
بدن اور بسترو پر سرکہ چھڑکنا مفید ہے اور ڈیلوٹ اسیٹک ایسڈ میسر ہو تو بعوض
اُسکے پانی میں سرکہ ملاکر بیمار کو پلاویں + مریض کے بسترہ کو صاف ستھرا رکھیں اور مواد
دست و قے کو خشک مٹی کے نیچے داب دیں جیسا کہ پیچھے حفظ ماتقدم میں بتلایا گیا
ہے +

واضح ہو کہ جب مرض خفیف ہوتا ہے تب ابتدا میں کار - لز براؤن کے کلو - رو - ڈائین
کے استعمال سے دست تہم جاتے ہیں +

علاج درجہ ری - ایکشن کا - یہ وہ حالت ہے کہ بعد رفع ہوجانے علامات
ردیہ یعنے کولاپس کی پیدا ہوتے ہی اسمیں بیمار کی نبض تیز ہوجاتی ہے بدن گرم ہوجاتا
ہے - آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اور مریض پر غنودگی طاری ہوتی ہے کہ جن ساری

علامتوں سے دماغ مین اجتماع خون کا ثابت ہوتا ہے پس اس حالت مین ایسا کرین کہ
اسٹی میو لنٹ ادویات جیسے امونیا برانڈی وغیرہ پلاوین اور تہوڑی تہوڑی مقدار
مین کیا۔ لو۔مل کہلاوین اور غنودگی زیادہ ہو تو گردن پر بلسٹر لگاوین اور کہانے کو اغذیہ زود
ہضم اور مقوی دیوین مثلاً دودہ ۔شوربا ۔انڈے ٭

علاج نتایج کا ۔مریض کو عرصہ تک قے آتی ہو یا شدت سے ہچکیان آتی ہون
تو تہوڑی تہوڑی مقدار افیون یا برف نیا کی استعمال کرین اور فم معدہ پر رائی کی پٹی لگاوین
اس سے یہ علامتین رفع نہون تو معدہ کے مقام پر چہوٹا سا بلسٹر لگاوین اور ہائیڈروسیانک
اسڈ ٭ کریوزوٹ ٭ کلورا فارم یا سلفیورک ایتہر کا استعمال کرین ٭
دست آتے ہون تو ادویات مناسب سے انکو روکین پردہ کار نیا گلجاوے تو زخم مین
٭ گرین کا نائٹریٹ اف سلور سولیوشن لگاوین ۔دوا اور غذا مقوی دیوین مثلاً
کونین اور خمر اگر جسم پر پہوڑے نکل آوین تو جراحی کے قاعدہ سے انکا علاج کرین ٭
بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہیضہ کا مریض ساری باتون سے تندرست معلوم ہوتا ہے لیکن
پیشاب نہین پیدا ہوتا اس صورت مین ایسا کرنا چاہیے کہ کمر کے مقام پر رائی کی پٹی لگائین اور
ڈرائی کپنگ کرین سلائی کا استعمال کرین نہین تو اس نسخہ کو کام مین لاوین ۔

نسخہ ۔نائٹرٹ ٭ گرین ٭ نائٹرک ایتہر ۲۰ بوند ٭ انفیوژن اف بکو ایک
آونس ٭ سبکو ملا کر تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد پلاوین ٭

مرض ڈی سن ٹری

تعریف ۔اردو مین اس مرض کو آؤن لہو کی بیماری کہتے ہین لارج انٹسٹائین
یعنے معاے سفلی کے میوکس ممبرین کے انفلامیشن کو ڈی سن ٹری کہتے ہین یہ بیماری

تین قسم کی ہوتی ہے - ایک اکیوٹ یعنے حاد - دوسری سب اکیوٹ اور تیسری
کرانک یعنے مزمن +

اوّل اکیوٹ ڈی - سن - ٹری

ماہیت - اصل اس بیماری کی یہ ہے کہ بڑے رودون کے سارے یا کسی حصّہ کے
میوکس پردہ مین انفلامیشن کے ہونے سے خون زیادہ آتا ہے تب وہ پردہ پہول کر
سُرخ اور خشک ہوجاتا ہے - بعد ازان اس پر لعف پیدا ہونے لگتا ہے - اس درجہ مین
مرض رفع ہوگیا تو بہتر ورنہ پردہ مذکور پر جا بجا زخم پڑ جاتے ہین - یہ زخم یا تو گول گول یا
آڑے یا ترچھے ہوتے ہین اور کوئی تو چھوٹے چھوٹے اور کوئی بڑے بڑے ہوتے ہین
اگر اتفاقیہ بندہ کر زخم خشک ہوگئے تو بہتر ورنہ مُردار پڑ جاتے ہین اور بجاے سرخ رنگ
کے وہ سیاہ ہوجاتے ہین - پس اس ماہیت کے ملاحظہ سے ناظرین کو واضح ہوجائیگا
کہ یہ بیماری تین درجون مین تقسیم ہوسکتی ہے یعنے درجۂ اول وہ جسمین میوکس پردہ
صرف خون سے پُر ہوجاتا ہے - دوسرا درجہ وہ جسمین پردہ مذکور مین زخم پڑجاتے
ہین اور تیسرا درجہ مرض کا وہ ہے جسمین میوکس ممبرین بلکہ کُل رودہ مُردار پڑجاتا
ہے - پہلے ہم تینوں درجون کی علامات اور تب انکا علاج الگ الگ بیان کرینگے

علامات درجۂ اوّل - اکیوٹ بیماری اسطور پر شروع ہوتی ہے کہ پہلے بیمار کو
پتلے پتلے دست آتے ہین بعد دو چار روز کے خاص علامات درجۂ اول کی اسطور پر
شروع ہوتی ہین کہ بیمار کو تہوڑی تہوڑی آؤن اور لہو کی نہایت پیچش اور درد کے ساتھ
بار بار دست آتے ہین اور ہر ایک دست کیوقت بیمار اسقدر زور لگاتا ہے کہ جس کا
بیان نہین کیا جا سکتا - پہر بھی بجز دو چار قطرہ خون کے یا ایک آدہ سُدّے کے کچھ
اور نہین خارج ہوتا شکم مین اور خاصکر سیکم (معاء اعور) اور سگ - مائیڈ فلکشر پر

(ایک حصہ معا قولون کا) دبانے سے درد اور ورم معلوم ہوتا ہے بیمار کی زبان
خشک اور درمیان سے میلی اور کنارے اُسکے سُرخ ہوتے ہین اور بے چینی رہا کرتی ہے جس
سبب سے نبض تیز اور خون سے پُر جسم گرم پیشاب کم اور سُرخ اور کمال بے چینی ہوتی
ہے۔ بہوک مرجاتی ہے۔ اِس درجہ کے دستون کو دہو کر ملاحظہ کرین تو بجز آؤن اور
خون کے یا کوئی شدہ کے کچہہ اثر نہین ہوتا +

علامات درجہ دوم - اب دست کسیقدر پتلے پتلے اور کہلکر آتے ہین لیکن پیچش
اور درد کے ساتہہ اور جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے دست کبہی تو زرد اور کبہی سبز رنگ
کے آتے ہین اور اُنمین خون اور سلف کے ٹکڑے ہوا کرتے ہین اور منجملہ بلغم کے ٹکڑے بہی
ہوتے ہین - بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ بعوض دست کے نرا خون ہی جاری ہونے لگتا
ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اب رودون مین زخم پیدا ہوجاتے ہین اِنکے اوپر کا چہچہڑا جن
بار یک رگون کے وسیلہ سے انکا رہتا ہے وہ رگ مریض کی زور زور سے کہنتہنے کے
سبب ٹوٹ جاتا ہے اور انگو رون کو بہی صدمہ پہونچتا ہے تب خون جاری ہونے لگتا
ہے + بنسبت درجہ اول کے اب بخار کی شدت کم ہوجاتی ہے - اور اِس درجہ کے اخیر
مین بخار بالکل فرو ہوجاتا ہے - اب بیمار روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے چنانچہ نبض اسکی
باریک اور پتلی ہوتی ہے چہرہ دب جاتا ہے - ناک نکل پڑتی ہے - رنگ چہرہ کا پیلا
پڑجاتا ہے - مریض لاغر اور نڈھال ہوجاتا ہے - بہوک مرجاتی ہے - بسبب کمال ضعف
کے آواز بیٹہہ جاتی ہے اور اب بیمار بستر سے اُٹہہ بہی نہین سکتا - اِس درجہ کے دستون
کے امتحان کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ بیمار کے شب و روز کے بول و براز کو ایک ظرف مین
جمع رکہین اور صبح کیوقت اِسکا امتحان اِسطور پر کرین کہ پہلے اُس برتن مین پانی چہوڑین
اور لکڑی سے دست کو خوب ہلا کر ٹہرنے دین بعد ازان اوپر کے پانی کو نتہارین پہر
دوبارہ اُس ظرف کو پانی سے پُر کرکے اِسی طرح ہلا کر پانی کو نتہارین اِسیطور پر تین

مرتبہ کریں تب اُس برتن میں جو کچھ ہو اُسکو چینی کی سفید چوڑی رکابی میں ڈالکر دیکھنے سے یہ چیزیں پائی جاینگی۔ خون کے ڈلے۔ سلف کے ٹکڑے کوئی تو بڑے بڑے چار یا پانچ یا چھہ اِنچ کے اور کوئی ردیہ یا اٹھنی چوانی یا دوانی برابر گول گول رنگ کسیکا خاکی کسیکا زردی مایل اور کسیکا رنگ بہورا + منجمد بلغم یعنے میوکس کے ٹکڑے بھی پائے جاینگے۔ شکل اِن منجمد بلغم کے ٹکڑوں کی مختلف ہوتی ہے۔ کبھی سیوس گندم کے طور پر کبھی زرد اور سبز چھیچھڑوں کے طور اور کبھی مثل قطرات روغن کے +

علامات درجہ سوم۔ اِس درجہ میں دست تھوڑے سیاہی مایل اور نہایت بدبودار آتے ہیں۔ بیمار کا پیٹ پھول جاتا ہے۔ چہرہ پر مردہ پن چھا جاتا ہے نبض نہایت باریک چلتی ہے۔ بدن سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے اور مریض نڈھال ہوکر نہایت ضعف کیحالت میں مرجاتا ہے۔ اِس درجہ کے دستوں کو دھونے سے سیاہ رنگ کے سلف کے ٹکڑے پائے جاینگے +

علامات اتفاقیہ۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مریض میں ابتدا ہی سے نہایت کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے اور خون آمیز اور نہایت متعفن دست آتے ہیں اور دو ہی چار روز کے اندر مرجاتا ہے اِس قسم کے مرض کو اصطلاح میں ہے مو-را-جک ڈی-سن-ٹری کہتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب درجہ دوم کے اندر رودوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور اِس باعث کوئی حصہ رودہ کا چھد جاتا ہے تو براز اور پیپ اور خون وغیرہ پیے-ری-ٹو-نی-ام میں جا گرتا ہے اُسوقت پے-ری-ٹو-نائیٹس ہو کر بیمار مرجاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پے-مو-رائی-ٹول وینون کے ذریعہ رودوں کے زخم کی پیپ جگر کے اندر سرایت کر جاتی ہے تب مریض کے جگر میں کثرت سے دنبل پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی اثنا مرض میں بیمار کا پیشاب بند ہو جاتا ہے یا ملکر آتا ہے اور کبھی پاخانہ کے راہ نہایت کثرت سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ واضح ہو کہ جب

مرض حاد مہلک ہونیوالا ہوتا ہے تب اُسکی صورت ایسی ہی ہوتی ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا لیکن جب یہ بیماری رو بصحت لاتی ہے تب تدریج کل علامتون کو تخفیف ہوتی جاتی ہے اور بیمار تندرست ہوجاتا ہے نہین تو اکیوٹ بیماری کرانک ہوجاتی ہے ؀

دوم سب اکیوٹ ڈی سن ٹری

جب کمزور یا ایسے آدمی کو ڈی سن ٹری کی بیماری ہوجاتی ہے جنکا مزاج دموی نہین ہوتا یا جو شراب نہین پیتے اور گوشت بہی کم یا بالکل نہین کہاتے یا جو پیدایش ہی سے ضعیف البنیان ہوتے ہین جیسے ہندوستان کے اکثر باشندے ہوا کرتے ہین تب اس مرض کی علامتین جنکا ذکر اکیوٹ مرض مین کیا گیا ہے شدت نہین پکڑتین بلکہ قدرے خفیف طور پر پیدا ہو کر یا تو بیماری بالکل رفع ہوجاتی ہے یا سب اکیوٹ سے کرانک ہوجاتی ہے + یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے باشندہ کو جب آنون لہو کی بیماری ہوجاتی ہے تب وہ اسکا چندان خیال نہین کرتے - رہی چاول کہا لیتے یا اسپغول آدہا کچا آدہا بہنا ہوا پہانک لیتے ہین جس سے بیماری رفع ہوجاتی ہے + مگر یورپ کے باشندون کو جب مرض ہندوستان مین ہوجاتا ہے تب نہایت شدید ہو کر اکثر مہلک ہوجاتا ہے +

سوم کرانک ڈی سن ٹری

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بعوض رفع ہوجانے کے اکیوٹ بیماری کی علامتین عرصہ دراز تک جاری رہتی ہین اور اس اثنا مین کبہی شدید اور کبہی خفیف ہوجاتی ہین دست بار بار آتے ہین اور رفتہ رفتہ زیادہ تر پتلے ہوتے جاتے ہین تک

انکا ہوتا اور رودہ کا فضلہ ہوتے ہین انمین بلغم اور خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے دست
کے وقت پیچش اور درد کم ہوتا ہے بیمار روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور زبان کی نوک
اور کنارے سرخ ہو جاتے ہین اسکو کہتے ہین کہ اکیوٹ ڈی سن ٹری کرانک ہوگئی
اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عین ابتدا ہی سے یہ بیماری کرانک ہو سکتی ہے چنانچہ اکیوٹ
مرض کے بیان کے وقت اسباب کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرض کی خاص علامتون کے
شروع ہونے سے پہلے دو چار روز تک بیمار کو پتلے پتلے دست آتے ہین غرض وہ دست
جب عرصہ دراز تک جاری رہتے ہین تب بھی اس مرض کو کرانک ڈی سن ٹری
کہتے ہین +

ماہیت - کرانک ڈی سن ٹری کی یہ ہے کہ اسمین رودہ کا میوکس پردہ
سرخ اور موٹا ہوجاتا ہے اور اسپر دانہ دار لمف پائی جاتی ہین اور رودون مین اکثر گول
گول زخم اور بعض مقامون پر زخم کے داغ بھی پائے جاتے ہین +

اسباب ڈی سن ٹری کی بیماری کے - گرم ملک مین بود و باش کرنا -
خام میوہ جات کا کھانا - ملیریا اور بعضے دفعہ یہ مرض وبائی بھی ہوجاتا ہے

علامات تشریحی بعد وفات - جب کوئی بیمار اکیوٹ مرض سے مر
جاتا ہے تو اسکی نعش کا امتحان اسطور پر کرنا چاہئے کہ شکم کو چاک کر کے ای - لیم رودہ
جہان آخر ہوتا ہے اس مقام سے دو انچ اوپر دور سے گرہ لگا دین اور دوسری گرہ
میرنڈ کے پاس ریکٹم رودہ پر لگا کر ان دونو مقامون سے رودون کو کاٹ دین تب
میسن ٹری سے علیحدہ کر کے رودون کو شکم سے باہر نکالکر میز پر دراز کر دین بعد
اندر سے سیکم سے لیکر ریکٹم تک قینچی سے کھولدین اور پانی سے دھو ڈالین اب ملاحظہ کرنے
سے رودون کے چھوٹے چھوٹے چھوٹے غدود ابھر کر نکلے ہوئے دکھلائی دینگے اور گول
گول یا ترچھے زخم نظر آئینگے - بعضون پر سلف کے ٹکڑے لگے ہوئے ہوتے ہین -

بعض زخموں پر سرخ سرخ انگور نظر آوینگے اور بعض مقام پر جہ زخم خشک ہوگئے ہیں اُنکے داغ پائے جاوینگے اور وہانپر دودہ سکڑا ہوا ہوگا - بعض دفعہ دودہ میں سوراخ بھی پایا جاتا ہے - بعض مقام کے زخم سیاہ اور انپر سیاہ رنگ کے سلف ہوتے ہیں - جگر کو لکالکرا گر تراشئے تو بے شمار چھوٹے چھوٹے دنبل پائے جاتے ہیں ٭

علاج ایکوٹ ڈی سنٹری - درجہ اوّل - بیمار کو ڈرام کسٹرائیل اور ۱۰ قطرے لاڈنم پلادیں تاکہ اگر کوئی سدّہ ہو وہ نکل آوے بعد ازاں اپیے - کے - کوانا کا استعمال کریں جسکی ترکیب یہ ہے کہ اس دوا کے استعمال کرنے سے پہلے مریض کو دو گرین افیون کہلادیں اور فم معدہ پر رائی کی پٹی لگادیں تاکہ معدہ کی خراش رفع ہو اور بیمار کو اپیے - کے - کوانا کی برداشت ہو جاوے ورنہ قے ہو جانے کا احتمال ہے - خوراک اپیے - کے - کوانا کی بیمار کی طاقت اور مرض کی شدت پر منحصر ہے چنانچہ مریض اگر طاقتور ہو اور بیماری شدید تو ۱۰ گرین سے لیکر ۱۵ یا ۲۰ یا ۳۰ گرین تک تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد کہلاویں جبتک دست کہلکر اور پتلے پتلے نہ آویں اور پیچش اور درد کو تخفیف نہو یعنے اس دوا کو دوسرے درجہ کے ابتدا تک برابر جاری رکہیں - اور اگر پیچش یا درد کی شدت ہو تو ایک یا دو گرین افیون دن میں ایک یا دو دفعہ کہلادیں ٭

لوکل علاج - اس درجہ کا دستور یہ کریں کہ دنمیں ایک یا دو دفعہ افیون کی پچکاری کریں اور سکیم اور سنگ - مانبڈ - فلکسٹر پر درد اور ورم ہو تو جونکیں لگادیں نہیں تو دو من تخم کریں یا پولٹس باندہیں اور اس درجہ میں مقعد کے گرد جونکوں کے لگانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے - **غذا** - آش جو یا ساگودانہ ٭

درجہ دوم ڈی سن ٹری کی بیماری کے براز کو ہر روز ہوکر امتحان کرنا چاہئے اس سے یہ بات معلوم ہو جاویگی کہ بیماری کونسے درجہ میں ہے - غرض جب یکہیں

کر دست پتلے پتلے اور زیادہ مقدار مین آوین اور بخار کی شدت بھی کم ہو جاوے تو
ابتدا مین مناسب سمجھین تو ایک ـ کے ـ گوانا جاری کہین نہین تو دس دس گرین
ڈوورس پاوڈر چار چار گھنٹہ بعد کھلاوین اور اب بعوض آش جو یا ساگودانہ کے بیمار کو شوربہ
یا دودہ وغیرہ غذا دین اگر دستون کے امتحان مین سلف یعنی زخمیونکا چھیچڑا پایا جاوے
اور خون کے ڈلے بھی ہون تو ادویات قابض اور مقوی کا استعمال کرین مثلاً
گیلک ایسڈ یا ٹانک ایسڈ یا شوگر اف لڈ یا نائئے ـ ٹریٹ اف سلور ہمراہ
افیون کے چار چار یا چھ چھ گھنٹہ بعد کھلاوین اور اس نسخہ کا استعمال بطور مقوی کرین

نسخہ ـ کونین ۲ گرین + ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۰ بوند + لاڈنم ۱۰ بوند + پانی
ایک اونس + دن مین تین مرتبہ پلاوین اور قابض کے طور سلفٹ اف کاپر بھی مفید ہے
درد کی نہایت شدت ہو تو گاہے گاہے افیون کھلایا کرین +

لوکل علاج ـ سیکم اور سگ ـ مائیڈ ـ فلکشر پر درد ہو تو پولٹس باندھین ـ دن مین
دو دو دفعہ افیون کی پچکاری کرین اور اگر دست بار بار نہایت پتلے پتلے اور زیادہ مقدار
مین ساتھ درد اور پیچش کے آوین تو اس پچکاری کا استعمال دن مین ایک یا دو دفعہ
کرین چنانچہ ـ

نسخہ ـ شوگر اف لڈ ۲۰ گرین + لاڈنم ۳۰ بوند + پانی ۲ اونس + سبکو ملالین ـ پاخانہ
کے ہمراہ خون زیادہ آوے تو اس پچکاری کو کام مین لاوین +

نسخہ ـ ببول کی چھال ایک اونس + پانی ۱۰ اونس + آدہ گھنٹہ تک جوش دیکر چھان
لین ـ اور اس عرق مین ۲ ڈرام پھٹکری ملاکر پچکاری کرین اس سے بھی خون بند
نہو تو اس نسخہ کی پچکاری کرین +

نسخہ ـ ٹنکچر آف اسٹیل ایک ڈرام + پانی ایک پائنٹ + دونو کو ملالین ـ پھر بھی
خون جاری رہے تو مقعد کے اندر آئس ـ کیو ـ لم داخل کرین ـ کسی رگ کا منہ

کہلا دیکہین تو فوراً اُسکو باندہ دین اور جب کسی ترکیب سے خون بند نہو تو اب۔ ا۔ وے کل
ایا ر۔ ڈاکو بذریعہ ٹور۔نے۔کٹ کے دبا دین نائٹریٹ اف سلور کی پچکاری اس درجہ
مرض مین نہایت مفید پڑتی ہے اِس پچکاری کا عرق جب زخمہ پر پہر جاتا ہے تو اُنکے
اندمال کی صورت ہوجاتی ہے چنانچہ ۲۰ گرین نائٹریٹ اف سلور کو ۲ آونس ڈسٹلڈ
واٹر مین حل کرکے پچکاری کرین چونکہ اب روز بروز بیمار لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے تو اغذیہ
مقوی سے اُسکی طاقت کو قائم رکہنا چاہئے مثلاً دودہ۔شوربہ۔بیضہ۔خمر وغیرہ +
درجہ سوم۔جب دستون مین سیاہ رنگ کے سلف پائے جاوین تو اِس سے جاننا
چاہئے کہ اب بیماری تیسرے درجہ پر آگئی ہے اور رودہ مُردار پڑگیا ہے اور بیمار نہایت
کمزور ہوگیا ہے۔غرض اُسوقت سوائے ادویات اسٹی میولنٹ کے اور کچہہ چارہ نہیں
چنانچہ بیمار کو خمر اور مقوی غذا دین اور دوا کے طور پر امونیا اور اِیتہر کام مین لاوین +
حال مین اکیوٹ ڈی۔سن۔ٹری کا علاج ایک نئی ترکیب سے کیا جاتا ہے یعنے
سلفٹ اف مگنے۔شیا کے خوب گاڑہے عرق سے + اِس علاج کے موجد فرماتے
ہین کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ اکیوٹ ڈی۔سن۔ٹری کا علاج زیادہ مقدار ایپے۔کک سے
کرتے ہین۔مگر اِس دوا کے زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے نہایت ضعف ہوجاتا
ہے اور چونکہ اِس سے غثیان اور قے بہی ہوتی ہے تو مریض اَور بہی کمزور ہوجاتا ہے۔
علاوہ ازین اِس دوا کے استعمال سے اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ قے برابر جاری رہتی ہے
تہمتی ہی نہین + بس چونکہ ایپے۔کک کا یہ حال ہے تو اب اِسکا استعمال متروک ہوتا
جاتا ہے اور اسکی جگہہ سلفٹ اف مگنے۔شیا اِس ترکیب سے استعمال کرتے ہین کہ
سلفٹ اف مگنے۔شیا اِسقدر لیوین جو سات آونس پانی مین حل ہوکر خوب گاڑہا
عرق بنجاوے اب اِسمین ایک آونس ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ملا دین اور اِس
گاڑہے عرق مین سے چار ڈرام لیکر گہنٹہ گہنٹہ یا دو دو گہنٹہ بعد پلا دین جبتک برانہ

کے دست بلا آوین اور خون کے خوب کہلکر نہ آوین درد اور پیچش رفع ہو لے اور حرارت جسم کی کم ہوجائے - غرض جب پاخانہ تندرستی کے رنگ و روپ اور قوام کا اور شب و روز مین صرف دو ہی یا تین مرتبہ آنے لگے تب کسی قابض مرکب کا استعمال کرین جیسے ڈائیلوٹ سلفیورک اسڈ ہمراہ لاڈنم یا ٹنکچر آف ہمپ کے دین یا ہمراہ افیون کے کسی قابض دوا کی گولیان کہلاوین - اور یہ تو ظاہر ہے کہ بیمار کی غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہئے ۔

یہ یاد رہے کہ اوپر کا گاڑھا عرق سلفٹ اف مگنیشیا کا خاصکر اُسوقت مفید پڑتا ہے کہ جسوقت ڈیسنٹری کی بیماری نہایت اکیوٹ ہوتی ہے کیونکہ بیماری جسقدر کرانک ہوگی عرق مذکور اُسیقدر کم فائدہ کریگا ۔

سب اکیوٹ ڈیسنٹری کا علاج اِسطور پر کرین پہلے بیمار کو قدرے کسٹر آئیل پلاوین تاکہ سدہ وغیرہ فاسد مواد امعا سے خارج ہوجاوین - بعد ازان تین تین یا چار چار گرین ایپی - کے - کوانا ہمراہ افیون کے چار چار گہنٹہ بعد کہلاوین - اور یہ ویسی علاج بھی بہت مفید ہے چنانچہ اسپغول کا پہانکنا یا اُسکا لعاب معہ بیج کے شربت بنفشہ کے ہمراہ پینا یا لعاب بہیدانہ یا لعاب ریشہ خطمی ہمراہ شربت بنفشہ کے چار دفعہ دن مین پینا اور بطور غذا کے دہی چاول کہانا پیچش اور درد زیادہ ہو تو افیون کی پچکاری کرین اور شکم خاصکر سیکم اور سگ - ماینڈ - فلکشر کے مقام کو سیکین جب بیماری کا زور کم ہوجائے تب قابضات کا استعمال کرین جیسے ڈوورز پاوڈر کائی نو یا وڈ گیالک اسڈ ٹانک اسڈ وغیرہ -

کرانک بیماری مین ابتدا ہی سے قابضات اور مقویات کا استعمال کرنا چاہئے جیسے کونین افیون کمپاؤنڈ چاک پاوڈر ہمراہ افیون کے یا کمپاؤنڈ کائی - نو پاوڈر وغیرہ وغیرہ ۔

غذا - شوربہ دودھ ساگودانہ اور اسی قسم کی ہلکی غذائین دینی چاہئیں + بیل
پہل کا شربت ہم دوا ہم غذا ہے +

ڈا - یا - ریا یعنی اسہال

اس بیماری مین ناف کے گرد درد ہو کر نرم یا پتلے پتلے دست بار بار آتے ہین بیماری
کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ بے - لے - اس ڈا - یا - ریا + دوم میوکس ڈوا - یا - ریا
سوم سی - رس ڈا - یا - ریا + چہارم سم - پلے - تہے - ٹک ڈا - یا - ریا یعنے اسہال شرکی

اول بے - لے - آس ڈوا - یا - ریا - اس قسم کا اسہال گرم ملکون مین
اکثر ہو جایا کرتا ہے کیونکہ گوشت کی غذا جب ضرورت سے زیادہ کہائی جاتی ہے اور
شراب پی جاتی ہے تب صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور وہ صفرا جو وقت ڈیو - ڈینم
مین گرتا ہے صفراوی دست آنے لگتے ہین +

علاج اسکا یہ ہے کہ چند روز تک اسہال جاری رکہین تاکہ تنقیہ جگر کا ہو جاوے
درد ہو تو ۱۰ یا ۱۵ گرین پائی - کا - بونٹ اف سوڈا مین ۱۰ یا ۱۵ بوند لاڈنم ملاکر
عرق پودینہ مین حل کر کے پلا دین - خمر اور لحم سے پرہیز کرین اور بیمار کو زود ہضم
غذا کہلا دین +

میوکس ڈوا - یا - ریا - رطوبت اور سردی کے باعث اکثر ہو جایا کرتا ہے اور
انٹی - رائٹس اور ٹوی - سن - ٹری کے ابتدا مین بھی بعض دفعہ اس قسم کا اسہال ہو جاتا ہے

علاج - اسکا بذریعہ نباتی قابضات کے کرین مثلاً کاپتہو کے - ٹے - کیو - ہم - تک اسٹ
گیا - لک اسڈ وغیرہ +

سیرس ڈوا - یا - ریا مین پانی کے طور پر پتلے پتلے دست آتے ہین - اسکا بھی علاج
بذریعہ معدنی اور نباتی قابضات کے کرنا چاہئے - اور اسمین کلورو ڈائن بھی

بہت مفید ہے ٭

اسہال شیرکی - اسکا یہ حال ہے کہ اکثر حاملہ عورتون کو بعوض صبح کے قے کے حمل کے ابتدائی مہینون مین اس قسم کا اسہال ہوجاتا ہے اور بچون کو دانت نکلتے وقت بعض نازک مزاج آدمیون کو رنج اور غم سے یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے ٭

علاج - بذریعہ افیون کے کرنا چاہئے اور دیگر قابضات کا استعمال کرین ٭

اسباب - سردی کا لگ جانا - پسینہ کا بند ہوجانا - رنج اور غم - دانتون کا نکلنا - حمل - شدت گرمی - اغذیۂ ثقیل - خام میوہ جات یا پختہ میوہ جات کا زیادہ کہانا - یا متعفن چیزون کا کہانا - مسہلات تیز کا زیادہ لینا - قبض کا ہونا - شکم مین کرم کا ہونا - گاؤٹ یا رو - ماٹیزم کا شکم مین انتقال کرجانا - سل کی بیماری - انٹی - رک فیور اور ہیضہ کے پہلے بہی اسہال اکثر ہوجایا کرتا ہے ٭

ملینا

تعریف - اس بیماری مین سیاہ رنگ کا خون کم وبیش متغیر ہوکر امعا سے خارج ہوتا ہے ٭

اسباب - یہ بیماری اُن امراض جگر وقلب وششش کی ایک علامتون مین سے ہے جن سے جسم کی وریدون مین خون رُک رُک کر دورہ کرتا ہے اور یہ بیماری معدہ اور ڈیو - ڈینم کے زخم مین انٹے - رک فیور مین ڈی - سن - ٹری اور انٹا - سے سیپشن مین بہی پیدا ہوتی ہے اور رودہ کے اندر جب انیو - ریزم کی تہیلی پہٹ جاتی ہے تب بہی پاخانہ کے ہمراہ خون آتا ہے ٭

علاج اس بیماری کا اُن امراض پر منحصر ہے جنکے سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ٭

کانس ٹے ۔ پے ۔ شن

یعنی قبضیت

امعا کے فعل یا ساخت مین فرق پڑجانے سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے چنانچہ جب ساخت مین بیماری ہوتی ہے تب رودہ یا تو شکڑ کر تنگ ہوجاتا یا منفذ اُسکا بند ہوجاتا ہے وہ سبب **قبضیت** کے جن سے رودے اچھے طور پر اپنی معمولی حرکت **نہین کرسکتے** ۔ (پے ۔ رس ۔ ٹال ۔ ٹک ۔ موشن) یہ ہین صفرا کا اچھے طور پر پیدا نہ ہونا ۔ ورزش کا نہ کرنا ۔ رودون مین تشنج یا فالج کا ہوجانا ۔ فتق کی بیماری ۔ اور جب ایسی چیزین کھائی جاتی ہین جیسے آلو یا میدہ کہ جنمین رودون کو تحریک دینیوالی اجزا جیسے چوکر یا ریشہ وغیرہ نہین ہوتے تب بھی قبض ہوجاتا ہے کیونکہ اس قسم کی چیزین رودون کے اندر ایسی جمع ہوجاتی ہین کہ گویا کسی نے سیسہ پگھلا کر بلا دیا ہے

علامات ۔ اجابت کے باب مین یہ یاد رہے کہ اکثر آدمیون کو ہر روز ایک دفعہ پاخانہ جانے کی عادت ہوتی ہے لیکن کوئی دو دفعہ اور کسیکو دوسرے یا تیسرے دن پاخانہ پھرنے کی عادت ہوتی ہے ۔ لیکن خلاف عادت جنکو قبض ہوجاتا ہے اُنکے معدہ جگر لبلبہ اور رودون کے غدودون کا فعل اچھے طور پر انجام نہین پاتا جس سبب سے ایسے لوگون کی طبیعت ہمیشہ مکدر رہتی ہے ۔ حافظہ اور حواس مین بھی فرق پڑجاتا ہے ۔ رنگت جسم کی پیلی پڑجاتی ہے ۔ درد سر اور کن پٹی کی شرائین تڑپتی ہین ۔ کاروبار کو جی نہین چاہتا پیشاب کم اور سرخ رنگ کا آتا ہے دل دھڑکتا ہے ۔ آخرکار حالت بیمار کی ایسی ہوجاتی ہے جسکو دیسی طبیب مراقی کہتے ہین ۔

علاج ۔ رفع قبض کیواسطے جلاب کا استعمال نہ کرین بلکہ جہانتک ہوسکے ایسی دوا سے احتراز کرنا چاہیے ۔ سب سے عمدہ علاج قبض کا یہ ہے کہ مریضکو چلنے پھرنے کی عادت

ڈالین اور غذا ایسی دین جسمین رودون کو تحریک دیدینوالی اجزا موجود ہون یعنے بعوض میدے کے آٹے کی روٹی جسمین چوکر کے ذرّے ملے ہوئے ہوتے ہین کہلوائین اور تازی ترکاری اور میوہ جات کا بھی استعمال ضرور کروائین ٭ ان باتون کی پابندی سے فائدہ نہو تو مسہلات کے عوض ہلکے ملینات کا استعمال کرین جیسے سفوف ہلیلہ یا خمیرہ بنفشہ یا گرے ۔ گو ۔ ریئہ پاوڈر یا کمپاونڈ روبرب پل ٭ یا پوڈا ۔ فلین یا صبر کی گولیان یا صبر کے ساتھہ اکسٹراکٹ اف نکس ۔ وامیکا یا بلاڈونا ملا دین اور یہ نسخہ قبض کشا بہت ہی فائدہ مند ہے ۔

نسخہ ۔ لے ۔ کوئیڈ اکسٹراکٹ اف کسکے ۔ را ساگ ۔ ری ۔ ڈا ۔ ۳۰ یا ۴۰ قطرے ٭ ٹنکچر اف نکس ۔ وا ۔ میکا ۱۰ قطرے ٭ گلا ئی ۔ سی ۔ رئین ۲ ڈرام ٭ پانی ایک آونس ٭ سبکو ملاکر صبح یا شام پلا دین ٭ جب ان دواؤن سے قبض کو کسیقدر افاقہ ہوجائے تب ملینات کے عوض مقویات کا استعمال کرین جیسے ۔

نسخہ ۔ کوئنین ۲۰ گرین ٭ سلفٹ اف ایرن ۲۰ گرین ٭ لائیکوار اسٹرکنیا ۳۰ بوند ٭ ایرو ماٹک سلفیورک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام ٭ انفیوژن اف کواشیا ۸ آونس ٭ سبکو ملاکر چھہ حصے نمین تین دفعہ پلا دین ٭ یا اس نسخہ کا استعمال کرین ٭

نسخہ ۔ سلفٹ اف زنک ۴ گرین ٭ اکسٹراکٹ اف نکس ۔ وامیکا ۲ گرین ٭ اکسٹراکٹ اف رو ۔ بیرب ۳۰ گرین ٭ سبکو ملاکر بارہ گولیون مین تقسیم کرکے ایک ایک گولی دنمین دو دفعہ کہلا دین ٭ اور یہ نسخہ بھی اچھا ہے ۔

نسخہ ۔ ڈائے ۔ لیوٹ نائے ۔ ٹرو ۔ ہائیڈرو ۔ کلورک ایسڈ ۲ ڈرام ٭ لائی ۔ کوار اسٹرکنیا ۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک ٭ اسپرٹ اف کلوروفارم ۲ ڈرام ٭ ٹنکچر اف جنجر ۳ ڈرام ٭ پانی ۸ آونس ٭ سبکو ملاکر اسکا آٹھوان حصہ لیکر اس مین تین تولہ پانی شامل کرکے دنمین تین دفعہ پلا دین ۔ نہین تو اس نسخہ کا استعمال کرین ٭

نسخہ - وی - لے - ری - نٹ اف زنک ۳۰ سے ۴۰ گرین تک +
اکسٹراکٹ اف بلا - ڈاو - نا ۴ گرین + اکسٹراکٹ اف جن - شن ۴۰ - گرین +
سکپو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کر کے ایک ایک گولی یومیہ تین دفعہ کہلاوین +

ابش - ٹرک - شن آف دی - با - ولس

یعنے

رودون مین روک پڑ جانا

اسباب - رودون کے منفذ مین کئی سبب سے روک پڑ جا سکتا ہے چنانچہ بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رودون کے اندر جب سرطان کی بیماری ہوجاتی ہے یا زخم پیدا ہوجاتے ہین یا انفلامیشن ہوجاتا ہے تب منفذ تنگ ہوجاتا ہے یا رودون کا ایک حصہ دوسرے کے اندر داخل ہوکر گرہ لگ جاتی ہے جس کو اصطلاح مین انٹا - سا - سپ - شن کہتے ہین یا بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رودون کے اوپر جو سیرس پردہ ہوتا ہے اُسمین انفلامیشن کے باعث لمف پیدا ہوجاتا ہے یا رودہ اپنی جگہہ سے اِدہر اُدہر ہوجاتے ہین + یا کسی رسولی یا دنبل کے سبب سے دب جاتے ہین اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہل - وس کے سوراخ کے اندر داخل ہوکر کوئی حصہ رودہ کا پہنس جاتا ہے گاہے گاہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ براز کے سدّے بنکر رودہ کے منفذ کو مسدود کر دیتے ہین اور منفذ مذکور کسی خارجی شے یا خشک صفرا کے منجمد ٹکڑون کے پہنس جانے سے ہی بند ہوجاتے ہین کہ جب ان ٹکڑون پر مواد جم کر اُنکو پڑی سی پتہری کے طور پر بنا دیتا ہے +
ترکیب - سخرکی بیماری مین بہ نسبت چہوٹون کے بڑے رودے ہی اکثر زیادہ تر

مبتلا ہوتے ہین اور ملف کے دُور دن سے اکثر اے - بی - ام رودہ بہی تنگ ہوجاتا ہے اور

اِن - ٹا - سا - سیپ - شن

اُس حالت کو کہتے ہین جسمین ایک رودہ دوسرے مین داخل ہوکر پہنس جاتا ہے اور کن جیش - جین یا انفلامیشن اور ملف کے پیدا ہوجانے سے منفذ اُسکا تنگ ہوجاتا ہے ٭ اکثر تو رودہ کے ایک ہی حصہ مین اِن - ٹا - سا - سیپ - شن پایا جاتا ہے پر بعضدفعہ تین یا چار یا اِس سے بہی زیادہ حصون مین گرہ لگ جاتی ہے اور رودہ کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصہ مین پہنس جاتا ہے اور آدہے سے زیادہ مریضون مین ایسا دیکہا گیا ہے کہ اے - بی - ام اور سی - کم معا قولون کے اندر داخل ہوکر پہنس جاتے ہین ٭

اِس قسم کے روگ یعنے اِن - ٹا - سا - سیپ - شن عہد طفلی اور بڑہاپے مین زیادہ تر پایا جاتا ہے ٭

علامات - اِن - ٹا - سا - سیپ - شن کی یہ ہین کہ جب تیز جلاب کا عمل ہوتا ہے یا بعد شدید قولنج کے بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو دم بدم پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے شکم مین شدت کا درد اور پیچش ہوتی ہے - اجابت کے ہمراہ یا تو نرا خون یا خون اور آنون ملے ہوئی آتی ہے اور تہوڑی بہت مرض اِن کیلے پاسیر کی علامتین بہی موجود ہوتی ہین ٭ اِن علامتون سے اِس قسم کا روگ نہین پہچانا جاتا مگر ہان بار بار پاخانہ کی حاجت ہو اور کچہہ بہی نہ آوے بلکہ مریض کو ہچکیاں اور برازی قے آوے تو اِس مرض کے ہونے کا گمان ہوسکتا ہے ٭ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ جو حصہ رودہ کا پہنس جاتا ہے اُسمین انفلامیشن

پیدا ہوکر سبب پڑجاتی ہے اور زخم پڑجانے کے سبب سے وہ حصہ علیحدہ ہوکر پاخانہ کے ساتھہ خارج ہوجاتا ہے تب رودونکا منفذ شروع سے آخر تک ایکسا ہوجاتا ہے +

دوسرا سبب اَبش-ٹرک-شن کا یہ بتلایا گیا ہے کہ بعضد فعہ رودہ مین تہری کا مادہ جمع ہوجاتا ہے تب منفذ رودہ کا بند ہوجاتا ہے مگر یہ بات بہ نسبت انسان کی جگالی کرنے والے حیوانات مین زیادہ تر پائی جاتی ہے +

علامات عام قسم کے رودون کی - اَبش-ٹرک-شن کے بیمار کو بار بار قے ہوتی ہے - پہلے تو معدہ مین جو کچھہ ہوتا ہے وہ خارج ہوجاتا ہے اور تب قے کے ساتھہ براز نکلتا ہے جسکو اصطلاح مین اِس-ٹر-کو-ری-شُش وا-مِ-ٹنگ کہتے ہین + شکم مین کبھی خفیف اور کبھی شدید درد ہوتا ہے - رفتہ رفتہ پیٹ پہول کر تنبور سا بنجاتا ہے - ہچکیان نہایت ستاتی ہین - بیمار نڈہال ہوجاتا ہے - احتیاط سے ٹٹولنے سے روک کے عین مقام پر ایک گولا محسوس ہوتا ہے مگر اَبش ٹرکشن کے ہر قسم مین بیمار نہایت جلد نڈہال ہوجاتا ہے + بعد چند روز کے شدید پے-ری-ٹو-نا-ئی-ٹِس کی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین اور یہ قاعدہ ہے کہ اَبش-ٹرک-شن جسقدر نیچے ہوگا اُسیقدر قے بہی دیر دیر سے ہوگی - مثلاً اَبش-ٹرک-شن اگر ڈیو-ڈی-نم رودہ مین ہو تو عین ابتدا ہی سے قے جلد جلد اور نہایت شدت سے ہوتی ہے + اور روک جب قولون مین ہوتا ہے تب عرصہ کے بعد قے ہوتی ہے اور یہہ بہی بات یاد رہے کہ جب رودہ کے اوپر کے حصہ پر روک ہوتا ہے اور علاج سے نہین رفع ہوتا تو ہفتہ کے اندر حالت ردی طاری ہوکر بیمار تلف ہوجاتا ہے اور روک جب قولون رودہ مین ہوتا ہے تب اُسمین درد اور تکلیف چونکہ کم ہوتی ہے اور اِسصورت مین غذا کی اصل لینے کا میل کے

جذب ہو جانے مین بھی چونکہ بہت ہرج نہین ہوتا اسواسطے اس قسم کے ابش ٹرکشن
یعنے روک مین بیمار کئی ہفتہ کے بعد ہلاک ہوتا ہے مگر اسبات کو بھی نہ بھولنا چاہئے
کہ بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار کی زیست کی اُمید بالکل نہین ہوتی تاہم خودبخود
پھر بھی صحت کے آثار نمایان ہونے لگتے ہین - پس یاد رکھو کہ یہ مرض جسقدر عرصہ
دراز کا ہو جاتا ہے اُسیقدر بیمار کو صحت کی اُمید زیادہ ہوتی ہے *

علاج - اگر دریافت ہو جائے کہ رودہ مین روک پڑگیا ہے تو ہرگز جلاب دینا
چاہئے لیکن عین ابتدا مین ابش ٹرکشن کی تشخیص مشکل ہے مگر چونکہ اس بیماری مین
ہمیشہ قبض ہوجایا کرتی ہے تو جلاب دیا کرتے ہین مگر ایسا جلاب نہ دینا چاہئے جو تیز ہو
یا جس سے بکثرت دست آوین چنانچہ ایک خوراک کسٹرائیل کی پلادین یا کوئی اور
ہلکا مسہل تجویز کرین لیکن بہتر تو یہی ہے کہ کسٹرائیل اور تارپین کا حُقنہ کرین لیکن جب یہ
بات معلوم ہو جاوے کہ رودون مین کسی قسم کا روک پڑگیا ہے تو ہرگز جلاب نہ دینا چاہئے
کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس حالت مین جلاب کے دینے سے بجز نقصان کے فائدہ ہرگز نہین ہو سکتا
پس اسصورت مین ایسی تجویز کرنی چاہئے جس سے بیمار کی طاقت قائم رہے اور درد کی
تکلیف رفع ہو * تقویت غذا ہی سے ہو سکتی ہے مگر اسبات کا ضرور خیال رہے
کہ اسصورت مین جسقدر زیادہ غذا دیجاویگی اُسیقدر پیٹ پھولکر تکلیف زیادہ
ہوگی علی ہذاالقیاس پانی بھی زیادہ نہ پلانا چاہئے - پس ایسا کرین کہ غذا قلیل المقدار
اور کثیرالمنفعت دین جیسے انڈے - شوربہ وغیرہ تھوڑا تھوڑا اور عرصہ عرصہ بعد پلاوین
پانی کی جگہہ برف کے ٹکڑے دین اور پانی اسقدر دین جس سے صرف دہن تر ہوجاوے
قئے کی اگر شدت ہو تو غذا بذریعہ پچکاری کے پہنچا دین * دوسرے مطلب کے حاصل کرنے
کے لئے یعنے رفع تکلیف کے واسطے جو درد کے سبب سے ہوتی ہے ایک کام کرین کہ درد
اگر خفیف ہو تو بلاڈوسا اور ہیمن کا استعمال کرین مثلاً چوتھائی گرین اکسٹراکٹ اف

بلا۔ڈونا اور ۵ گرین اکسٹراکٹ اف ہن بین کے تین تین یا چار چار یا چھہ چھہ گھنٹہ
بعد بموجب شدت مرض کے گولی بنا کر کہلاوین۔ لیکن درد کی شدت جب زیادہ
ہوتی ہے تب بجز افیون کے کسی اَور دوا سے نہ تو درد اور تشنج رفع ہو سکتا ہے اور نہ
بیمار کی روح تحلیل ہونے سے باز رہ سکتی ہے۔پس ایک یا ڈیڑہ گرین یا دو دو گرین کی
مقدار مین افیون چار چار یا چھہ چھہ گھنٹہ بعد دینی چاہئے نہین تو جلد کے اندر مارفیا
اڑرو۔پیا کی پچکاری کرین اور شکم پر بلا۔ڈونا اور افیون اور مقبر کا لیپ کرکے پولٹس
باندہین یا تکمید کرین اور پانی یا ہوا کی پچکاری کرین چنانچہ بیمار کو اس ترکیب سے چت
لٹاوین جس سے پل۔وس تو اونچا اور باقی کا دہڑ نیچا رہے۔اب اِسٹمک۔پنپ کی
لمبی نلی کو ریکٹم کے اندر جہانتک بلا زور کئے جا سکے داخل کر کے پچکاری کے وزیعہ
نیم گرم پانی چھوڑتے جاوین جبتک رودہ بہر جاوے۔جب پچکاری کو نلی سے علیحدہ
کر دیا جاوے تاکہ پانی بہ جاوے تب اپنے ہاتہون سے شکم کو نیچے سے اوپر ڈایا۔فرام
کیطرف دبانا چاہئے تاکہ رودہ کے پیچ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاوین اس ترکیب
کو ایک یا کئی دفعہ آزمانا چاہئے اور اس ترکیب کے کرنے مین کلورا۔فارم سنگہانے
کی بہی بعضدفعہ ضرورت پڑتی ہے۔بچون کے اِن ٹا۔سا۔سپ۔شن مین رودہ
کے اندر دہونکنی سے ہوا بہر دینے سے بعضدفعہ فائدہ ہوتا ہے لیکن اس عمل کے
کرنے کے وقت امو۔نیا اور برانڈی پاس رکہنی چاہئے کیونکہ رودہ کے اندر ہوا
داخل کرنے سے غشی طاری ہونے کا احتمال ہے۔

جب علاوہ اِن ٹا۔سا۔سپ۔شن کے کسی اَور طور سے رودون مین روک
پڑجاتا ہے تب اِس پچکاری سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے چنانچہ ۳۔آولس
سلفیورک ایتہر ۱۲۔آونس نیل واٹر مین ملا کر اسٹمک پنپ کی لمبی نلی جہانتک
ممکن ہو خوب اندر داخل کر کے پچکاری کر دین۔اِس سے کہلکر پاخانہ آجاتا ہے اور

روک ہٹ جاتا ہے +

ٹے-بس مے-سن-ٹے-ریکا

ماہیت تشریحی - یہ بیماری خاصکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہے - اِس بیماری مین مے-سن-ٹے-رک غدوودون مین مادہ ٹیو-بر-کل کا جمع ہوجاتا ہے جس سے اُنکی ساخت بگڑ جاتی ہے اور غدوودون کی ساخت کے بگڑ جانے سے غذا کی اصل یعنے کائیل اور لاک-ٹے-ال دما-سا-ریقہ) رگون سے گزرنہین سکتی جو مے-سن ٹیرک غدوودون سے ہوتے ہوئے باہر نکل جاتے ہین اسواسطے بیمار کی پرورش اچھے طور پر نہین ہوسکتی + ٹیو-بر-کل کا مادہ جمع ہوجانے سے غدود مذکور کبوتر یا مرغ کے چھوٹے انڈون کے برابر ہوجاتے ہین +

علامت - شکم مین تھوڑا بہت درد ہوتا رہتا ہے - لبین بچہ کی سرخ رہتی ہین - منہ کی یا چہون مین چھوٹے چھوٹے زخم پیدا ہوجاتے ہین یا لبین پھٹ بھی جاتی ہین + کبھی تو قبض مگر اکثر نہایت بدبودار دست آتے رہتے ہین شکم بچہ کا پھولا ہوا اور سخت ہوتا ہے اور لاک-ٹے-ال رگون کے رُک جانے کے سبب سے جسم کی پرورش اچھے طور پر نہین ہوسکتی اسواسطے مریض لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - جسم پیلا پڑجاتا ہے اور کم طاقتی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے + اس اثنا مین یا تو سل کی بیماری ہوجاتی ہے یا دماغ مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے یا خود اسی بیماری کے سبب سے مریض تلف ہوجاسکتا ہے + اور جو عین ابتدا سے علاج کیا جاوے تو شفا بھی ممکن ہے +

تشخیص - اِس بیماری کی آسان نہین ہے لیکن بچہ کا مزاج اسکرا-فیو-لس ہو (دیکھو پیچھے) شکم بڑھا ہوا ہو - لاغری ور طحال بڑہ گئی ہو - شکم کو ٹٹولنے سے مے-سن ٹیرک غدودے تھون کو ٹرہے ہوے محسوس ہون اور شکم مین ایسا درد ہو کہ گویا سوئیان چُبھتی

ہین تو اِس بیماری کا شک پڑسکتا ہے ٭

علاج۔ علاج اِس بیماری کا مقویات اور محللات سے کرنا چاہئے چنانچہ بچہ کو غذا مقوی دین جیسے دودھ۔ شوربہ۔ انڈے وغیرہ اور دوا کے طور پر کاڈ۔ لیور۔ آئیل ہمراہ آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم سرپ اف آئیوڈائیڈ اف ایرن کے مفید ہے مناسب ہو تو کوئی ہلکا مرکب فولاد کا استعمال کرین جیسے سائٹریٹ اف ایرن انڈ۔ کوئنین یا امونیا دستون کے روکنے کے واسطے ہلکے قابضات کا استعمال کرین جیسے کمپاؤنڈ چاک پاؤڈر ہمراہ سوڈا اور بسمتھ کے اور لے۔ کوائیڈ اکسٹراکٹ اف کسکے۔ را۔ سگ۔ را۔ ڈا بمقدار ۱۰ یا ۱۵ قطرے کے مفید ہے۔ شکم پر افیون یا کسی اوڈ۔ لینی۔ منٹ کی مالش کرین یا سینگین نہین تو پولٹس باندہین زیادہ سردی زیادہ گرمی اور بارش سے بچا دین۔ ہوادار مکان مین رکھین یا تبدیل آب و ہوا کرا دین ٭

کا۔ لک یعنی قولنج

علامات۔ شکم مین خاصکر ناف کے گرد ٹھہر ٹھہر کر شدت کا درد ہوتا ہے جسکو دبانے سے آرام آجاتا ہے۔ قبض رہتا اور اکثر قے بہی ہوا کرتی ہے مگر نہ تو اسمین بخار ہوتا ہے نہ نبض تیز ہو جاتی ہے اور نہ مثل ان۔ لے۔ رائی۔ ٹس کے بیمار اسمین پست ہمت اور متفکر ہو جاتا ہے قولنج کا درد اکثر بدہضمی کے سبب ہو جاتا ہے خاصکر جب شکم مین نفخ بہی ہوتا ہے اِسصورت مین ایسا ہوتا ہے کہ جبتک ڈکار یا قے نہین ہو لیتی ہے یا شکم سے ہوا خارج نہین ہو لیتی ہے تبتک شدت کا درد ٹھہر ٹھہر کر ہوتا رہتا ہے اور بعض دفعہ عصبی تشنج کے سبب سے بہی قولنج ہو جاتا ہے جیسے خوف یا سردی یا ہسٹے۔ ریا یا گاوٹ وغیرہ مرض مین ہو جاتا ہے اِسصورت مین ادویات دافع تشنج سے فائدہ ہوتا ہے جیسے ایتھر کلو۔ را۔ فارم یا۔ ڈو۔ نا اور افیون اور جسم مین معدنی

زہروں کے اثر کے جمع ہو جانے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جیسے تانبا سیسہ وغیرہ ٭

تشخیص - اسمین اور ان - ٹے - رائی - ٹس کی بیماری مین جو فرق ہے اُسکا ذکر پیچھے ہو گیا ہے اب درد گردہ (لِف - رال - جیا) اور قولنج مین فرق بتلایا جاتا ہے کیونکہ ان دونو قسم کے دردون مین نہایت مشابہت ہے چنانچہ جیسے اسمین ویسے درد گردہ مین بھی ٹھہر ٹھہر کر شدت کا درد ہوتا ہے ان دونو بیماریون مین قے بھی آگرتی ہے اور ان دونو مین نہ تو بخار اور نہ نبض تیز ہوتی ہے ٭ مگر فرق یہ ہے کہ گردہ کا درد گردہ کے مقام سے اُٹھتا ہے - قولنج کا درد تو پیون رودہ کے کسی حصہ مین ہوا کرتا ہے - گردہ کے درد کی ٹیس یو - ری - ٹر (مجری پیشاب) سے لیکر خصیون اور رانون تک پھیلتی ہے قولنج کے درد مین یہ بات نہین ہوتی - جس کیلئے گردہ مین درد ہوتا ہے گاہے اُس کے پیشاب مین ریت بھی آتی ہے - علاوہ ازین درد گردہ مین پیشاب تھوڑا تھوڑا اور ساتھ جلن کے آتا ہے قولنج مین ایسا بہت ہی شاذ ہوتا ٭ ان دونو مرضون کی تشخیص مین غلطی بھی ہو جاوے تاہم کچھ اندیشہ نہین کیونکہ ان دونونکا علاج یکسان مسہلات حقنہ جات اور مخدرات سے کیا کرتے ہین -

علاج - رودہ مین کہین روک نہو (ابش - ٹرک - شن) اور قے بھی آتی ہو تو کسٹرائیل کا جلاب دین - ورنہ کسٹرائیل اور روغن تارپین کا حقنہ کرین - پیٹ کو سیکین - پھر بھی درد رفع نہ ہو تو افیون اور ایتھر کا استعمال کرین چنانچہ -

نسخہ - لاڈنم - ۳۰ بوند - سلفیورک - ایتھر - ۴۰ بوند - عرق پودینہ ڈیڑھ اونس - سب کی ایک خوراک کر کے بیمار کو پلا دین - اور یہ نسخہ بھی مفید ہے -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف بلا - ڈونا - ایک گرین کا چوتھا یا تیسرا حصہ ٭ افیون - ایک گرین - ایک گولی بنا کر چار چار گھنٹہ بعد کھلا دین ٭

بعض دفعہ پیٹ پر برف کی پوٹلی رکہہ دینے سے درد رفع ہوجاتا ہے۔ ساتہہ قولنج کے
نفخ زیادہ ہو تو حقنہ کی نلی کو جہانتک آسانی سے داخل ہوسکے رکہنا چاہئے اور خوب
اوپر گزارنا چاہئے۔ اس سے ایسا ہوتا ہے کہ جب پچکاری کو نلی سے علیحدہ کرلیتے
ہیں تب بہت سی ہوا شکم سے خارج ہوتی ہے اور درد کو فوراً افاقہ ہوجاتا ہے

کا - پر کالک

یعنی

درد قولنج تانبے کے سبب سے

دفعتاً شکم میں شدت کا درد اُٹہہ کہڑا ہوتا ہے جسکو دبانے سے شدت ہوتی ہے یہ
درد فم معدہ یا ناف کے کسیقدر اوپر نہایت شدت کا معلوم ہوتا ہے اور اکثر اسکی
نوبت تہوڑے عرصہ تک رہ کر گزرجاتی ہے اگرچہ ایک دو دن تک بہی رہ سکتی
ہے۔ پاخانہ اسمین اکثر معمولی طور پر آیا کرتا ہے مگر بعض دفعہ جی متلاتا اور قے بہی ہوتی
ہے۔ رنگ پیلا پڑجاتا اور چہرہ غمگین۔ آنکہیں بیٹہہ جاتین دل بین ملی ہوجاتی ہین
اور مسوڑون کے کنارون پر ایک اودی لکیر پیدا ہوجاتی ہے۔ لارنگ اور ہوا کی نالیون
کے تشنج کے سبب دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے وجہ اسکی یہی معلوم ہوتی ہے
کہ میس کے ذرات ہوا کے ساتہہ سونگہنے مین آتے ہین ٭ ٹہٹہیرے اور وہ لوگ جو تانبا
ڈہالتے ہین اس مرض مبتلا ہوتے ہین ٭ **علاج** - اسکا سہل ہے - جلاب دین شکم پر ٹکمید کرین
اور پہر ادیون کا استعمال کرین ٭

لڈ - کالک

لاٹن مین اس بیماری کو کالیکا - پک - ٹو - نم کہتے ہین ٭

علامات اسکی مثل عام قسم قولنج کی علامتون کے ہین مگر اسکا درد اکثر

آہستہ آہستہ بڑہتا ہے اور ساتہہ اسکے ہاتہہ پاؤنمین بہی درد اور کمزوری معلوم ہوتی ہے ہاتہہ یا کلائی مفلوج ہوجاتی ہے اور شکم اکثر کہچا ہوا ہوتا ہے اور بیمار کے مسوڑون پر نیلی لکیر پیدا ہوجاتی ہے ॰

اسباب - یہ مرض رنگسازون کو سیسہ کے ذرات جسم کے اندر سرایت کرجانے سے اکثر ہوجاتا ہے - اور حال مین رنگ کیے ہوے مکان مین سونا سیسہ کی صراحی کا پانی پینا سبب اس بیماری کے ہین ॰

علاج - مسہلات سے قبض رفع کرین چنانچہ تین گرین ریزن اف جلپ کہلا کر اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - سلفٹ اف مگنیشیا ڈیڑہ آونس ॰ کاربونٹ اف مگنیشیا ۴ ڈرام پیپرمنٹ واٹر ۹ آونس ॰ سبکو ملا کر چہٹا حصہ ہر روز صبح کیوقت پلاوین ॰ پہر شکم کو آب گرم مین بٹہادین اور آب شیر گرم کا حقنہ کرین - درد کے رفع کہنے کے واسطے افیون اور بلاڈونا کا استعمال کرین - غذا ہلکی اور پتلی دین اور سلفٹ اف مگنیشیا کہلا کر کئی روز تک دستون کو جاری رکہین ॰ جب نوبت بیماری کی رفع ہوجاوے بعد اجابت کہلکر آجایا کرے تب آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ॰

مقالہ پنجم

در بیان

پردہ پے - ری - ٹو - نیم کی بیماریاں

پے - ری - ٹو - نائی ٹس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ دوسری کرانک

اول اکیوٹ پے۔ری۔ٹو۔نائی ٹس

ماہیت ۔ انفلامیشن کے ہونے سے پردہ پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام کی رگین خون سے پُر ہوجاتی ہین اور وہ پردہ سُرخ ہوجاتا ہے اور جب اُسپر سُرخ رنگ کے دہبے پیدا ہونے لگتے ہین۔پردہ کی جلا جاتی رہتی ہے اور وہ موٹا ہوجاتا ہے۔لمف پہلے رووں کے بیچون مین پیدا ہوکر اُنکو جوڑ دیتا ہے۔اب انفلامیشن رفع ہوگیا تو پھر ورنہ سیرم پیدا ہونے لگتا ہے۔مقدار سیرم کی اسقدر زیادہ ہوسکتی ہے کہ سارا پیٹ پانی سے بھر جاسکتا ہے یا کثرت سے لمف پیدا ہوکر پردہ پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام کے پیپٹون کو جوڑ دے سکتا ہے۔انفلامیشن بعضے دفعہ سارے شکم مین اور کبھی تھوڑی ہی جگہہ پر پیدا ہوتا ہے۔مثلاً وہ حصہ پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام کا جو معدہ اور او۔مِنٍ۔ٹم اور مے۔سن۔ٹے۔ری اور مثانہ پر ہوتا ہے بہ نسبت اُسی حصہ کے جو جگر طحال اور چھوٹے۔رودون پر ہوتا ہے انفلامیشن کی بیماری مین کم مبتلا ہوتا ہے ؎

علامات پہلے پہل درد شروع ہوتا ہے چنانچہ ابتدا مین پردہ کے کسی کسی حصہ مین درد ہوتا ہے مگر جلد سارے شکم مین چھاجاتا ہے دبانے سے درد کو زیادتی ہوتی ہے اور ساتھہ اُسکے شدت کا بخار ہوتا ہے۔اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو پہلے سردی معلوم ہوتی ہے اور لرزہ چڑہ کر درد شروع ہوجاتا ہے مگر بعض دفعہ شکم کے کئی حصہ مین خاصکر ہائی۔پو۔گس۔ٹرک) مقام زیر ناف یا دہنی یا بائین ای۔لا۔اِک ری۔جن (کولہہ کا مقام) مین دفعتاً شدید درد شروع ہوجاتا ہے اور بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے یہ درد ایسی شدت کا ہوتا ہے کہ شکم کے عضلات کی حرکت سے بھی بڑہ جاتا ہے مثلاً بول و براز کا خارج ہونا یا گہری سانس لینی مشکل

ہوجاتی ہے بلکہ کپڑون کی بھی برداشت نہین ہوتی - پس ہاتھ پاؤن سکیڑے ہوئے
مریض چُپ چاپ چت پڑا رہتا ہے - شکم کھچا ہوا اور گرم اور پھولا ہوا ہوتا ہے اور دم
لیتے وقت درد کے سبب سے مریض شکم کے عضلون کو حرکت نہین دے سکتا - پاخانہ
قبض رہتا ہے اور اکثر نہایت شدت سے جی متلاتا اور قے ہونے لگتی ہے جسم نہایت
گرم اور پہلے پہل خشک ہوتا ہے تپ تھوڑے ہی عرصہ بعد ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہوجاتے
ہین - نبض سریع اور کمزور ہوجاتی ہے اور مریض جلد جلد دم لیتا ہے - ہچکیان آتی ہین
اور زبان پر موٹا فرجم جاتا ہے + اب ردودن مین ہوا بھر جاتی ہے اور بیمار کو دم لینے
مین کمال تکلیف ہوتی ہے - چہرہ بیمار کا نہایت تکلیف زدہ اور فکرمند ہوجاتا ہے
اور حالت ردی شروع ہوجاتی ہے - پیٹ پھول جاتا نبض نہایت سریع اور کمزور
ہوجاتی ہے یعنے - دا سے بھی زیادہ - چہرہ پرمردہ پن چھاجاتا ہے - دم آہستہ آہستہ لیا
جاتا ہے - ہچکیان آنے لگتی ہین - سارا بدن سرد پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے اور مرض
کے آٹھوین یا دسوین دن مریض مسافر راہ عدم کا ہوجاتا ہے +

اسباب یہ بیماری از خود کم پیدا ہوتی ہے بلکہ ضرب و زخم معدہ یا رودہ کے پھٹ جانے
مثانہ کے شق ہوجانے - جگر کے دُنبل کے پھوٹ جانے - ہرنیا کے سبب رودہ مین پھانسی
لگ جانے سے اکثر پیدا ہوجاتی ہے + اور جگر طحال اور معدہ اور رودہ کا انفلامیشن پیری
ٹی - رو - نی - ام مین سرایت کرجاسکتا ہے اور اود - وے - ریٹز (خصیتہ الرحم) اور
یوٹ - رس کی بیماری مین بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے + عورت کو جب سوزاک
ہوجاتا ہے تو اُسکا انفلامیشن بذریعہ فے - لو - پے - ان - ٹیوب (قاذف نالی) کے پردہ
پے - ری - ٹو - نیم مین سرایت کرجاسکتا ہے - علاوہ ان سببون کے یہ بیماری سردی
اور رطوبت کے باعث بھی پیدا ہوسکتی ہے اور خون مین جب کوئی زہر سرایت کرجاتا
ہے تب بھی ہوسکتی ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - بعد موت کے شکم کو چاک کر کر دیکھنے سے پے - ری - ٹو - نی - ام کی تھیلی مین پانی اور جا بجا لمف کے ٹکڑے پائے جاتے ہین اور وہ پردہ مکدر اور موٹا نظر آتا ہے - رودے آپسمین اور اومن - ٹم اور مے - سنٹری کے ساتھہ جُڑ جاتے ہین ❊

علاج - بیمار کو حرکت کرنے نہ دین - شکم پر جونکین لگاوین اور پوست کی ٹکمید کرین برداشت ہو تو چپکر کی پولٹس باندہین اور کہانے کو دو گرین کیا - لو - مل اور ایک گرین افیون تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد دین - جلاب دینا کسی حالت مین نہ چاہئے مگر جب مرضکو کسیقدر تخفیف ہو نیچے کے بڑے رودون مین سُدون کا ہونا بہی ثابت ہو جائے تب گرم پانی اور کسٹر ائیل کا حُقنہ کر سکتے ہین - شکم مین ہوا بہت ہو تو نہایت باریک ٹرو - کار سے رودہ کو چہید کر ہوا نکال دین تاکہ کچہہ عرصہ کے لئے تخفیف ہو جائے اس عمل کے کرنے مین اندیشہ نہین ہے ❊ جب ردی علامتین شروع ہو جاوین تب فوراً مفرحات کا استعمال شروع کر دین جیسے برانڈی ایمونیا اور ایتہر ❊

غذا مقوی دین جیسے آب یخنی انڈے وغیرہ ❊

دوم کرانک پے - ری - ٹو - نا ئی - ٹس

بعضدفعہ یہ مرض اکیوٹ پے - ری - ٹو - نا ئی - ٹس کا نتیجہ ہوتا ہے مگر اکثر اوقات از خود بہی پیدا ہو جاتا ہے اور کبہی تو تہوڑے ہی حصہ پے - ری - ٹو - نی - ام مین محدود رہتا ہے اور کبہی سارے پردہ مین پہیلجاتا ہے ❊

علامات - اس مرض کی علامتین اچہے طور پر نمایان نہین ہوتین کیونکہ درد اسمین اکثر کم ہوتا ہے لیکن قولنج کی سی درد کی نوبتین اکثر ہوا کرتی ہین بعضدفعہ اسمین بخار ہو جاتا اور بد ہضمی اور دست بہی آتے ہین ❊ علاج - تہوڑے عرصہ تک

تخفیف رہ کر شکم پہر درد کرنے لگتا ہے اور اب اسہال شروع ہوجاتا ہے اور
کبھی قبض ستانے لگتا ہے بھوک جاتی رہتی ہے اور بیمار لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے
کچھہ عرصہ بعد پردہ پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ ام کے جوف مین پانی پیدا ہونے لگتا ہے
جس سبب سے شکم بڑہنے لگتا ہے ٭

چھوٹے بچے جنکا مزاج اسکرا ۔ فیو ۔ لس ہوتا ہے اکثر ٹیو ۔ بر ۔ کیو ۔ لر پے ری ٹو ۔ نائٹس
کی بیماری مین مبتلا ہوجاتے ہین ۔ بعد موت کے ایسے بچون کے شکم کے امتحان سے
پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ ام مین کثرت سے ٹیو ۔ بر ۔ کل کے چھوٹے چھوٹے دانے پائے
جاتے ہین اور روودون کے پیچون مین اس کثرت سے لمف پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ
آپس مین جڑ جاتے ہین اور جگہ اور طحال پر ایسی لمف کا موٹا سا پردہ بنجاتا ہے ۔ اس
مرض مین بھی ہی علامتین پیدا ہوتی ہین جنکا ذکر اوپر کرانک پے ری ۔ ٹو ۔ نائٹس
مین کیا گیا ہے ٭

علاج ۔ شکم کے مقام پر بلسٹر یا ٹنکچر آف آیوڈین کی مالش کرین اور بطور
دوا کے مرکبات آیو ۔ ڈین کا استعمال کرین جیسے آیوڈائیڈ اف ائیرن
آیوڈائیڈ اف پو ۔ ٹا سیم یا ناس ۔ فٹ اف ایرن اور کاڈ ۔ لیور آئیل ٭

اس ۔ سائے ۔ ٹس
یعنی
شکم مین پانی پیدا ہوجانا

تعریف ۔ پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ ام کے جوف مین پانی پیدا ہوجاتا ہے جس سبب سے
شکم بڑہ کر تن جاتا ہے ٭

اسباب - کرانک پے - ری - ٹو - نائی - ٹس کے سبب سے شکم مین پانی بھر سکتا ہے - علاوہ ازین جگر کی بیماری کے سبب سے جیسے سی - رو - سس اور کینسر وغیرہ پیر - ٹل وین کا منفذ بند ہو جانے سے + گردون کی بیماری کے سبب سے جیسے کیڈنے اور کرانک برائیٹس ڈیزیز شش اور قلب کی بیماریون کے سبب + طحال کے مرض کے سبب سے ہی اس - سائی - ٹس پیدا ہو سکتا ہے لیکن خاصکر جگر کی سی - رو - سس اور گردون کی بیماریون کے سبب سے شکم مین اکثر پانی پیدا ہو جاتا ہے +

ماہیت - اس بیماری کی یعنے شکم مین پانی کیونکر پیدا ہوتا ہے پیچھے بیان ہو چکا ہے (دیکھو بیان ڈراپ - سی) +

علامات - بیمار کو دیکھتے ہی یہ مرض پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ اوپر کا دھڑ لاغر ہو جاتا ہے - چہرہ فکرمند اور شکم بڑھ جاتا ہے - ملاحظہ کرنے سے شکم صرف بڑھا ہوا ہی نظر نہین آتا بلکہ چمکیلا اور اسکی جلد کی وریدین اکثر پھیلکر نمایان ہو جاتی ہین + تھپکے لگانے سے پانی کی لہرین ہاتہون کو محسوس ہو سکتی ہین - جون جون پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا ہے بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی جاتی ہے کیونکہ جگر طحال اور معدہ اوپر کو دھکا جاتا ہے سینہ پر کان لگا کر سننے سے تنفس کی حرکتون کی آوازین سینہ کے اسقدر نیچے تک نہین سنائی دیتین جسقدر صحت کیحالت مین مسموع ہوتی ہین اور پشت کیجانب دونو استخوان کتف کے مابین خاصکر اس مقام کے بائین طرف برو - نکو - فو - نی - ایگو - فو - نی - ونانگ سنائی دیتی ہے - دل کی نوک اپنی جگہہ سے کچھہ اوپر بلکہ بائین جانب کو ہو جاتی ہے + اور اس - سائی - ٹس کے ہمراہ اما - سار - کا بھی ہو جاتا ہے - اکثر تو دونو ٹانگین مگر چہرہ اور دونو ہاتہہ ہی خاصکر جب یہ مرض گردون کے سبب سے پیدا ہوتا ہے سوج جاتے ہین - سوجن کے مقام کو دبانے سے انگلیون کے داغ پڑ جاتے ہین پیشاب اکثر کم اور اسمین کثرت سے نے - ہیسٹ کے قسم کے مرکبات ہوتے ہین -

لیکن جب اِیش - سای ٹی - ڑس جگر کے سی - رو - سِس کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتا ہے تب پیشاب مین اکثر صفرا پایا جاتا ہے اور جب گردون کے مرض مین ہوجاتا ہے تب پیشاب مین البیو-من ہوتا ہے * رفتہ رفتہ بیمار لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - بھوک جاتی رہتی ہے - راتین بے چینی مین اور دن فکر وتردد مین گزرتا ہے *

تشخیص - جب شکم مین پانی کی مقدار اوسط ہوتی ہے تب بڑہا ہوا نظر آتا ہے بیمار کھڑا ہو تو ناف کے نیچے کا مقام خوب اونچا نظر آویگا جب لیٹا ہوتا ہے تب شکم دہنی اور بائین جانب سے کسیقدر لٹکا ہوا نظر آتا ہے * جب بیمار دہنی یا بائین کروٹ پر ہوتا ہے تب وہ جانب زیادہ اونچی نظر آتی ہے جس کروٹ پر لیٹا ہو * لیکن پانی کی مقدار خوب زیادہ ہوتی ہے تب بیمار کے ادہر اُدہر ہونے سے شکم کی بالیدگی مین فرق نہین پڑتا یعنے پیٹ چارون طرف سے برابر اونچا ہوتا ہے * بلکہ اونچائی شکم کی سینہ کیطرف اسقدر ہوجاتی ہے کہ کوڑہی کی کڑہی کی نوک باہر کیطرف اُبھر آتی ہے * تھپکی لگانے سے ہاتھون کو پانی کی لہرین محسوس ہوتی ہین *

ٹھوکنے سے شکم کے اوپر آواز صاف پیدا ہوگی کیونکہ رودے پانی کے اوپر تیرتے ہین * لیکن جب پانی اسقدر زیادہ پیدا ہوتا ہے کہ رودے مے-سن-ٹری کے سبب سے کھچے رہتے ہین اور پانی اُنپر چڑہ جاتا ہے تب شکم کے چارون طرف سے ٹھوس آواز پیدا ہوتی ہے اسمین اور او-دمی-ری-اِن ڈراپ-سی مین جو فرق ہے اُسوقت بتلایا جاویگا کہ جب او-دمی-ری کی بیماریون کا ذکر ہوگا *

انجام جب کسی عضو اندرونی کی ساخت کی بیماری کے سبب سے پیٹ مین پانی

پیدا ہو جاتا ہے تب انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے لیکن جب صرف سر یا کے
سبب گردن مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے اور اُس سبب سے شکم مین پانی پیدا
ہوتا ہے یا دل کی خرابی یا خون کے رقیق ہو جانے سے اِس ۔سائی۔ٹِس کا مرض
ہو جاتا ہے تب چندان اندیشہ کی بات نہین ہے لیکن دل جگر اور گردہ کی ساخت
کے مرض مین شکم کے اندر پانی بھر جاتا ہے تب ہمیشہ انجام بد نکلتا ہے ٭

علاج اِس بیماری کے علاج کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح پانی جذب ہو جائے
چنانچہ یہ بات تیز مسہلات مدرات اور سیماب کے استعمال سے حاصل ہو سکتی ہے
چنانچہ دوسرے تیسرے ڈیڑہ ڈرام کمپاونڈ پاوڈر اف جالپ ہمراہ ایک یا دو
قطرہ کروٹن۔آئیل کے پلا دین یا ای۔لا۔ٹی۔ری۔ام کے نسخہ کا استعمال
کرین۔ نسخہ۔ ای۔لا۔ٹی۔ری۔ام ۳ گرین ٭ سفوف سرخ مرچ ۹ گرین ٭
کیلا۔لو۔مل ۱۲ گرین ٭ اکسٹرکٹ اف ہایوسی مس ۱۲ گرین ٭ سب کو ملا کر بارہ
گولیون مین تقسیم کرین ٭

خوراک ۔ دو گولیان ورنہ فار۔ما۔کو۔پیا کا مرکب کمپاونڈ پاوڈر اف ایلاٹیریم
کا بھی استعمال کر سکتے ہین اور اِس مرض کے لئے بہت عمدہ مدرات یہ ہین کہ
اسےٹیٹ اف پو۔ٹاش ٭ ڈی۔جی۔ٹے۔لِس ٭ اسکوئیل اور جوس اف بروم
ٹا۔پس چنانچہ

نسخہ اول اسے۔ٹیٹ اف پوٹاش ۴ ڈرام ٭ سرپ اف اسکوئیل ۲ ڈرام ٭
نائٹرک۔ایتھر ۳ ڈرام ٭ ٹنکچر اف ڈی۔جی۔ٹے۔لِس ۳۰ بوند سے ایک ڈرام
تک ٭ جوس اف بروم ٹا۔پس ٭ ۶ ڈرام ٭ پانی ۸ آونس ٭ سب کو ملا کر اِس عرق
کا چھٹا حصہ چھ چھ یا آٹھہ آٹھہ گھنٹہ بعد پلا دین ٭ قلب اور جگر یا لے۔ری۔ٹو۔نی۔ام
کی تراپ۔سی مین یہ نسخہ نہایت فائدہ کرتا ہے ٭

نسخہ دوم سفوف اسکوئیل ۲ گرین * سفوف برگ ڈی جی ٹلے لیس ۸ یا ۱۲ گرین * بلو پل ۳۰ گرین * سبکو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کرین اور اسکی ایک گولی صبح اور ایک شام کہلاوین *

نسخہ سوم - جگر اور دل کی ڈراپ سی مین یہ تیسرا نسخہ نہایت مفید ہے لائیکوار ڈویا ہمیر ایک یا ۲ ڈرام * نائیٹ رس ایتھر ۶ ڈرام * ٹنکچر آف سیفرن ۳ ڈرام * انفیوژن اف ڈی جی ٹلے لیس ۲ اڈرام * سیرپ ۲ ڈرام * پانی ۸ آونس * سبکو ملا کر اس عرق کا چہٹا حصہ دن مین تین دفعہ پلاوین * چوتہا نسخہ بہی خوب مدر ہے

نسخہ چہارم - کو پی وا - بیزن ۹۰ گرین * ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ۲ ڈرام * اسپرٹ آف کلوروفارم ایک ڈرام * میوسلج اف اکاشیا ایک آونس پانی ۶ آونس * سبکو ملا کر اس عرق کا چہٹا حصہ دن مین ۳ دفعہ پلاوین * اور جب جگر اور طحال کے سبب سے ڈراپ سی ہوجاتی ہے تب یہ نسخہ مدر اور مقوی مفید پڑتا ہے

نسخہ ٹار ٹریٹ اف ایرن ۱۰ گرین * ایسڈ ٹار ٹریٹ اف پوٹاش ۱۵ گرین * اسپرٹ سلی ۱۵ بوند * نائیٹ رس ایتھر ۳۰ بوند * پانی ایک آونس * سبکو ملا کر چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلاوین اور بعضدفعہ ڈی جی ٹلے لیس کے پتون کا پولٹس یا پولٹس ڈی جی ٹلے لیس کے پتون کے انفیوژن سے بنا ہوا جب شکم پر لگایا جاتا ہے تو خوب کہلکر پیشاب آجاتا ہے *

یاد رہے کہ جب ڈراپ سی گردہ کی بیماری کے باعث پیدا ہوتی ہے تب اُسکو مدرات سے بڑا نقصان ہوتا ہے اور خاصکر پارے کے مرکبات تو اسکو نہایت مضر پڑتے ہین اسصورت مین مقویات اور مفرحات کو کام مین لانا چاہئے جیسے گرم ہوا یا گرم پانی کا بہپارا * بعضدفعہ اسائی ٹس کی بیماری مین پاؤن اور ٹانگین سوج کر بہت تن جاتے ہین اسصورت مین ان مقامون پر بہچہیے لگا دین تاکہ پانی رستا رہے اور

نوٹ اگر پہر پہول جاوے تب بہی اس عمل کو کرین ٭

جب کسی ترکیب سے مرض رفع نہین ہوتا اور بیمار کو دم لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے تو پیٹ چہید کر پانی نکال دیتے ہین اس عمل کو اصطلاح مین پے۔راسن۔ٹے سیشن اب۔ڈو۔مے۔نس کہتے ہین ٭ ترکیب اس عمل کے کرنے کی یہ ہے کہ بیمار کو کرسی پر بٹھا کر اُسکے شکم کو چادر سے لپیٹ دیوین اور چادر کے دونو سرون کو دو مددگارون کے ہاتھہ پکڑا دیوین بعد ازان ناف سے ایک یا ڈیڑہ انچ نیچے چادر مین سوراخ کر کے اوسط مقدار کے ٹرو۔کار اور کے۔نیو۔لا داخل کرین جب ٹرو۔کار نکال لیا جاتا ہے تب کے۔نیو۔لا کے سوراخ سے پانی نکلنا شروع ہوتا ہے اُسوقت جون جون نکلتا جاوے دونو آدمیون کو چادر کے دونو سرون کو کہینچنا چاہیے۔ اور مریض کی نبض پر ہاتہہ رکہنا چاہیے تاکہ نبض کی حرکت معلوم ہوتی رہے ٭ نبض کمزور ہوجائے تو امونیا اور رم کا استعمال کرین جب دیکہین کہ پانی حسب مناسب نکل گیا ہے اور تکلیف تنفس رفع ہوگئی اُسوقت کے۔نیو۔لا نکال لین اور شکم کے سوراخ کو اسٹیکن کی پٹی سے بند کر دیوین بعد ازان شکم کو اُسی چادر سے خوب لپیٹ کر باندہ دوین اس عمل سے ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ بیماری جاتی رہتی ہے بلکہ علامات تکلیف دہندہ جن سے بیمار کے جلد مرجانے کا خوف ہوتا ہے اس عمل کے کرنے سے وہ رفع ہوجاتی ہین اور پانی تو اکثر عمل کے بعد ہی پہر پیدا ہونا شروع ہوتا ہے ٭

او۔وی۔ری۔ان ڈراپ۔سی

او۔وی۔ری یعنے خصیۃ الرحم دو غدود ہوتے ہین رحم کے دہنے بائین دونو کوکھہ کے مقام پر رہتے ہین اور انہی مین مادہ جنین کا ہوتا ہے۔جب اس غدود مین بیماری ہوتی ہے تب سارا یا کوئی حصہ اُسکا بدلکر تہیلی کی شکل پکڑ لیتا ہے اور بتجربہ سے

ثابت ہے کہ او۔وی۔ری کی تہیلیان مادہ جنین سے بنتی ہین دگرا۔فی۔اُن
وے۔سی۔کل (کبھی تو او۔وی۔ری مین صرف ایک ہی مگر اکثر کئی تہیلیان ہوتی
ہین اور بڑہ کر بہت بڑی بڑی ہو جاتی ہین (ئمین جو رطوبت ہوتی ہے اسمین کثرت
سے البیومن ہوتا ہے ٭

علامات۔ اس مرض کی ابتدائی علامتین ایسی خفیف ہوتی ہین کہ جبتک شکم
بہت بڑہ نہین جاتا ہے تبتک بیمار کی توجہ مرض کیطرف رجوع نہین ہوتی ہے اور
تب بہی درد اور تکلیف اسقدر کم ہوتی ہے کہ مریضہ کو گمان حمل کا ہو جاتا ہے مرض
کا خیال بالکل نہین ہوتا یا وہ یہ قیاس کرتی ہے کہ پیٹ ریح یا چربی کے پیدا ہونے
سے بڑہ گیا ہے اور جبتک رسولی پل۔وس مین ہوتی ہے تبتک بول و براز کیوقت
مثانہ اور ریکٹم کے دب جانے سے تکلیف ہو سکتی ہے بوجہ ہی معلوم ہو سکتا ہے
درد کی ٹیس جانب ماؤف کی ران تک پہیل جا سکتی ہے مگر ایسی علامتین بہت ہی
کم ظاہر ہوتی ہین مگر اور سیکرم کے مقام پر بہی بعضدفعہ درد ہوتا ہے لیکن عورتون
کو چونکہ اس قسم کا درد اکثر ہوا کرتا ہے اسواسطے علاج کیطرف کم رجوع لاتی ہین اس بیماری
مین حیض باقاعدہ آتا ہے مگر بعضدفعہ یا تو قلت یا کثرت سے آتا ہے اور کبھی بند
بھی ہو جاتا ہے جس سے حمل کے گمان کو اور بہی تقویت ہوتی ہے اور مریضہ بیفکر
ہو جاتی ہے۔ لیکن جب رسولی اسقدر بڑی ہو جاتی ہے کہ چہپ نہین سکتی تب
درد ہونے لگتا ہے اور تب حیض بہی یا تو بے قاعدہ آنے لگتا ہے یا بالکل بند ہو جاتا
ہے۔ مریضہ لاغر ہوتی جاتی ہے۔ قبض رہتا ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ پیشاب تہوڑا
تہوڑا اور بار بار آتا ہے۔ بہوک جاتی رہتی ہے۔ مریضہ راتون کو بیچین رہتی ہے
اور روز بروز لاغر اور کمزور ہوتی جاتی ہے۔ جب کئی تہیلیان پانی سے پُر ہو کر خوب
بڑی ہو جاتی ہین تب تہپکی لگانے سے پانی کی لہرین ہاتہون کو صاف محسوس ہو سکتی ہین

لیکن پانی جب کم ہوتا ہے تب لہرین بہی کم معلوم ہوتی ہین - اور رسولی کی چارون
طرف ٹہونکنے سے آواز ٹہوس پیدا ہوتی ہے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس رسولی کے
ساتھہ اِس - سائی - ٹِش بہی ہو جاتا ہے - مگر کچھہ عرصہ بعد ایسا تو ضرور ہو جاتا ہے کہ ناف
کے نیچے کی جگہہ اندام نہانی کی لبین راینن اور ٹانگین سوج جاتی ہین + اور اب تکلیفین
بہی بڑہنے لگتی ہین یعنے رسولی کے بڑہ جانے سے مریضہ اچہی طرح چل پہر نہین سکتی راتین
بے خوابی مین گزرتی ہین - اور دم لینے مین اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ بستر پر لیٹ نہین
سکتی + بعضدفعہ پیشاب بند ہوجاتا - سر درد اور گہومنے لگتا ہے - تشنج اور بیہوشی
طاری ہوجاتی ہے اور نہایت ضعف کیحالت مین مریضہ اس دار فانی سے دار
جاودانی کو کوچ کرجاتی ہے +

تشخیص اِس بیماری کی آسان نہین ہے - ابتدا مرض مین مریضہ کو اسبات کا
وہم وگمان بہی نہین ہوتا کہ اُسکو کوئی مرض ہے لیکن جب رسولی بہت بڑہ جاتی
ہے تب سارے پیٹ مین پہیل جاتی ہے - جب تہیلی ایک ہی ہوتی ہے تبتو شکم ہموار
اور یکسان اونچا نظر آتا ہے لیکن جب کئی تہیلیان ہوتی ہین تب شکم کہین سے اونچا
اور کہین سے نیچا اور کہین سے سخت اور کہین سے پلپلا محسوس ہوتا ہے + جب صرف
ایک ہی تہیلی ہوتی ہے تب رطوبت کی لہرین ہاتہون کو خوب صاف محسوس ہوتی
ہین - لیکن رطوبت جسقدر گاڑہی ہوگی لہرین بہی ہاتہون کو کم محسوس ہونگی - اور بجز
ان صورتون کے ٹہونکنے کی ٹہوس آواز سارے شکم سے پیدا ہوتی ہے یعنے جب کوئی
ٹکڑا رودہ کا شکم کی دیوار اور رسولی کے مابین آجاتا ہے یا جب رسولی ٹاپ کیگئی ہو تب
ہوا بہر جاسکتی ہے + یا جب رسولی کی رطوبت بذریعہ زخم کے رودہ مین آگئی ہو اور
رودہ سے ہوا اسمین داخل ہوگئی ہو - غرض ان صورتون مین ٹہونکنے کی آواز صاف پیدا
ہوسکتی ہے ورنہ قاعدہ یہی ہے کہ آواز ٹہوس نکلتی ہے +

علاج - پانی نکالکر پیٹ پر پٹی باندہ دین اور ہینیون تک کلورٹ آف پوٹاش ہمراہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کے کہلادین بعضدفعہ ایسا ہی کرتے ہین کہ پانی نکالکر آیوڈین کی پچکاری کرتے ہین اور جب رسولی چہوٹی ہوتی ہے اور شکم کے کسی عضو کے ساتہہ جڑی نہین ہوتی ہے تب شکم کو چاک کرکے نکال لیتے ہین ✦

مقالہ ششم

امراض جگر

مختصر تشریح جگر کی - جگر کی بیماریون کے بیان کرنے سے پہلے جگر کی تشریح اور جگر کا کام کیا ہے - ان باتون کا بیان کرنا نہایت ضرور ہے - پس واضح ہو کہ جگر جا معکر ہی ہائی - پو - کان - ڈریاک ری جن اور اپے - گس - ٹرک ری جن مین واقع ہے اور جسم انسان کے کُل غدودون کی بہ نسبت جگر سب سے بڑا غدود ہے کیونکہ آڑی مساحت اسکی قریب بارہ انچ کے ہوتی ہے اور سامنے کے کنارے سے لیکر پیچھے تک قریب سات انچ کے ہوتی ہے - جوان تندرست آدمی کا جگر ۱ - وایٹر - ڈو - پائی وزن کے ۳ سے ۴ پاونڈ تک وزن مین ہوتا ہے مگر بعضدفعہ اس وزن مین کمی بیشی بہی پائی جاسکتی ہے - غذا کے ہضم کے وقت جگر کا حجم بڑہ جاتا ہے کیونکہ اسوقت اس مین خون کی زیادتی ہوتی ہے ✦

جگر مین اس قسم کی رگین ہوتی ہین - بڑے عروق جاذبہ (لم - فا - ٹک) بکثرت ہوتی ہین اور صفرا کی نالیان (بائیل - ڈکٹ) اور پورٹل - وین اور ہے - پاٹک شریانین ہی - پاٹک وریدنکی شاخین اور صفرا کی نالیونکی شاخین ایکدوسری سے ملکر دو شاخین بنجاتی ہین - ایک صفرا کی نالیون کی جگر کے داہنے گوشہ سے اور دوسری شاخ بائین گوشہ سے

نکلتی ہے - یہ دونو شاخین جگر کے ٹرانس - ورس - فشر سے نکلکر ایک بن جاتی ہین جیسے ہے - ہپاٹک - ڈکٹ - سس - ٹک - ڈکٹ سے ملکر صفرا کے ایک واحد مجری بنجاتی ہے جسکو اصطلاح مین ڈک - ٹس کمیو - نس کو - لی - ڈو - کس لیتے ہین - بیڈوکٹ اور لبلبہ کی مجری (یعنکریا - ٹک - ڈکٹ) دونو اُس سوراخ مین جا کہلتی ہین جو معا اثنا عشرہ ڈو - ڈینم کے اُترتے ہوئے حصہ مین واقع ہے * پور - ٹل - وین اور ہے - پاٹک ار - ٹری جگر مین داخل ہوتی ہین اور جاری صفرا اور ہپاٹک وریدین جگر سے خارج ہوتی ہین * پور - ٹل وین جگر مین وہ خون پہنچاتا ہے جس سے صفرا بنتا ہے - اور جگر کے غلاف کے پردون کی پرورش کے لئے ایک شیول اور صفرا کی نالیات کی دیوارون کے واسطے اور جگر کی اندر کی دیوارون کے لئے اور جگر کے دیگر حصون کی پرورش کے واسطے ہے - ہپاٹک شریان خون صاف پہنچاتی ہے جگر جس صفرا کو پورٹل ورید کے خون سے یا تو علیحدہ کرتا ہے یا بناتا ہے اُس صفرا کو بائیل - ڈوکٹ جگر سے لیجاتے ہین اور باقی کا خون ہے - ہپاٹک وریدون کے ذریعہ جسم کے اور خون کے ساتھہ ان - فے - ری ار ... ... کے - وا مین جا گرتا ہے جگر کا بڑا بہاری کام صفرا پیدا کرنے کا ہے اور دوسرا کام شکر پیدا کرنیکا ہے * جب کہانا زیادہ کہایا جاتا ہے اور جب زیادہ مصالحہ دار غذا کہائی جاتی ہے اور شراب پی جاتی ہے اور گرمی کے سبب سے اور ریاضت کے نکرنے سے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے - غذا ہلکی کہائی جاوے شراب بالکل نہ پی جاوے اور ریاضت کرنے سے علی الصباح اُٹھکر سیر کرنے سے صفرا کم پیدا ہوتا ہے - اِن ادویات کے استعمال سے صفرا کے پیدا ہونے مین تحریک ہوتی ہے جیسے مرکبات سیماب اور پو - ڈا فلین اور ٹے - راگ - زی - کم اور رو - بارب یعنے ریوند چینی اور نوشادر اور کل معدنی تیزاب اور بن - زا ئیک - یسڈ اور جن دواؤن کے استعمال سے صفرا کم پیدا ہوتا ہے

وہ یہ ہین آیو-ڈ ایڈ اور برو-مائیڈ اف پو-ٹاسیم اور مرکبات افیون اور غذا کے ہضم کے وقت جب بائی-کار-بونٹ اف سوڈا کا استعمال کیا جاتا ہے * جن بیماریون مین جگر بڑھ جاتا ہے وہ یہ ہین مثلاً گن-جش-جن اور مائی-پر-ٹرو-فی اور انفلامیشن اور دبل اور جگر کی ساخت جب چربی مین بدل جاتی ہے تب بہی جگر بڑھ جاتا ہے *

حالات مفصلہ ذیل مین جگر کے بڑھ جانے کا خیال دل مین پیدا ہو سکتا ہے مثلاً پنت کی ہڈی کے خم کہا جانے مین جب پیدایش سے جگر بد ڈول پیدا ہوتا ہے یا کسی طرف کو بے قاعدہ واقع ہوتا ہے-سینہ کی بیماریون کے سبب سے جیسے پلو-ری سی مین پانی بہر جانے سے اور پے-ری-کار-ڈیم مین پانی بہر جانے سے اور سینہ کے اندر رسولی کے پیدا ہونے سے کیونکہ ان صورتون مین پردہ ڈا-یا-فرام نیچے کو دب جاتا ہے اور سینہ پہول جاتا ہے اور جگر چہوٹا ہو جاتا ہے * شکم کے اعضا کی بیماریون کی سبب سے بہی جگر بڑہا ہوا معلوم دے سکتا ہے کہ جب جگر اور دیگر اعضاے اوپر کو چڑہ جاتے ہین اور اس سبب سے سینہ کی مقدار گھٹ جاتی ہے *

حالات مفصلہ ذیل مین جگر کی مقدار چہوٹی ہو جاتی ہے سی-رو-سس کی بیماری مین اور اکیوٹ اور کرانک اٹرو-فی مین *

ا-کو-لیا

جب کسی سبب سے صفرا خارج نہین ہونے پاتا یا پیدا نہین ہوتا ہے تب خون مین ملکر زہر کی علامتین پیدا کرتا ہے چنانچہ صفرا کے زہر ہو جانے کے پہلے درجہ مین بیمار

کی طبیعت مین جوش پیدا ہو جاتا ہے - شدت سے ہذیان اور تشنج ہونے لگتا ہے اور تب ردی علامتین پیدا ہو جاتی ہین چنانچہ پہلے اونگھہ آتی ہے اور تب بتدریج بیہوشی طاری ہونے لگتی ہے اور ساتہہ اِن علامتون کے معدہ اور ہوودان کے میوکس پردہ سے خون بہی جاری ہونے لگتا ہے جسم پر خون کی چتیان یا دہبے پیدا ہو جاتے ہین اور اکثر یرقان بہی ہو جاتا ہے ÷

علاج - تیز جلاب دیکر اگر موقع ملے (کیونکہ یہ بیماری اکثر مہلک ہو جاتی ہے) ذیل کے نسخون کا استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - بن - ز - اکٹ - اسٹد سے ۳۰ گرین تک ÷ گالی - سی - رتین حسب ضرورت دونو کو ملا کر ایک گولی بنا دین اور دن مین تین دفعہ کہلا دین یا ÷

نسخہ - نوشادر ۲۰ گرین ÷ اکسٹرا کٹ اف ٹے - راگ - زسی - کم ۱۵ گرین ÷ کینا وٹنڈ ٹینکچر اف جن - شن ایک ڈرام ÷ انفیوژن اف سنا - ۲ آونس ÷ سبکو ملا کر دو یا تین دفعہ دنکو پلا دین ÷

کن جیش چن آف - دی - لیور

علامات دہنی طرف پسلیون کے نیچے بوجہ اور سختی معلوم ہوتی ہے جگر بڑہ جاتا ہے اور کنارہ اسکا پسلیون کے نیچے محسوس ہوتا ہے - چہرہ زرد اور بعض دفعہ آنکہین بہی زرد ہو جاتی ہین - بہوک مر جاتی ہے - زبان میلی اور پاخانہ قبض رہتا ہے ÷

علامات تشریحی بعد وفات - لاش کے امتحان سے جگر بڑا اور خون سے پر معلوم ہوتا ہے جب اجتماع خون کا ہے - پا ٹک اور پورٹل - وینس مین یکسان نہین ہو سکتا ہے تب جگر کہین سے گہرا اودا اور کہین سے سرخ ہوتا ہے مگر جب

صرف ہیپاٹک وین میں اجتماع خون کا ہوتا ہے تب جگر کے لابیول کے کنارون کی رنگت ہلکی اور درمیانہ حصہ کی گہری ہوتی ہے لیکن جب صرف پورٹل وین مین خون جمع ہو جاتا ہے تب جگر کے لابیول کے کنارون کی رنگت گہری اور درمیانہ حصہ کا رنگ ہلکا ہوتا ہے ۔

اسباب - قلب یا شش کی بیماری اور شش مین کسی سولی کا ہونا۔ بگڑ جانا ایفذ کے فعل کا اور اُس باعث کم پیدا ہونا صفرا کا ہے - ٹے - ریا کا اثر یہ پیو - را کی بیماری زیادہ کہانا اور کثرت سے شراب پینا - شرابیون کے جگر بیچارہ کو تو دم لینے تک کی بہی فرصت نہین ہوتی رات دن خون سے پُر رہتا ہے ۔

علاج - بیمار کو ۳ یا ۵ گرین کیا - لومل کہلا کر ۴ یا ۶ گہنٹہ بعد ایک تیز نمکین جلاب دیوین - مناسب ہو تو جگر پر جوکین لگا دین اور فو - من - ٹے - شن کرین - غذا ہلکی دیوین اور خمر سے احتراز کرین ۔

اشارہ - ہم نے ایسا دیکھا ہے کہ سردی کے موسم مین جب بدن پر کپڑے کم ہوتے ہین یا کسی طرح سے سردی لگ جاتی ہے تب بعضد فعہ جگر اور معدہ مین ٹہر ٹہر کر دہیما دہیما درد اور جلن ہونے لگتی ہے - بیمار بے چین رہتا اور پست ہمت ہو جاتا ہے یون تو جلن برابر ہوتی رہتی ہے مگر غذا کے بعد زیادہ ہو جاتی ہے اور تب درد کو بہی شدت ہوتی رہتی ہے لیکن ملایم اور پتلی غذا کے کہانے سے اِسقدر تکلیف نہین ہوتی ہے کہ جسقدر معمولی ثقیل چیزون سے ہوا کرتی ہے - پاخانہ قبض رہتا ہے - پیشاب زرد رنگ کا آتا ہے - آنکہین زرد ہو جاتی ہین اور چہرہ پر بہی زردی چہا جاتی ہے - اشتہا کم ہو جاتی ہے مگر بالکل مفقود نہین ہوتی ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سردی کے لگنے سے جگر اور معدہ مین کن - جش - چن ہو جاتا ہے ۔

علاج - ۵ - گرین کیا - لومل کہلا کر کسٹرایل یا سنا اور نمک کا جلاب دین تاکہ پانچ

سات وست خوب کہلکر آجاوین - بعد ازان ٹرائیلوٹ - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ
اور چرائیتا کا استعمال کرین - لیکن جتبک غذا کا اچھا بندوبست ہنین کیا جاتا ہے
تبتک دوا سے کچہہ بہی فائدہ ہنین ہوتا ہے - پس ثقیل اور تیز چیزون سے جیسے گوشت
روٹی گرم مصالحہ خمر وغیرہ سے پرہیز کرا وین صرف پتلا ساگودانہ یا ارا روٹ ہمراہ
دودہ کے یا کہیر کہانے کو دین ۔ میٹھے سے طبیعت ہٹ جاوے تو پتلی گہونٹی ہوئی
کہچڑی کہلاوین - جگر اور معدہ کے مقام پر فو - من - ٹے - شن کرین درد زیادہ ہو اور نیند
آوے تو ایک گرین مار - فیا کہلاوین ۔

اکیوٹ ہے - پے - ٹائی - ٹس

اسباب - زیادہ کہانا خاصکر گوشت کا اور گرمی مین پہرنا بدن کی گرم حالت
مین دفعتاً سرد ہوا کا لگنا اور یہ بیماری ڈی - سن - ٹری کے مرض مین بہی ہوجاتی ہے
وجہ اسکی یہ بتلاتے ہین کہ ڈی - سن - ٹری کی بیماری مین بڑے رودون کے میوکس
پردہ سے پیپ وغیرہ بذریعہ وریدون کے گزر کر جب جگر مین جاتا ہے تب اُس عضو
مین انفلامیشن برپا ہوجاتا ہے اور شاذونادر جگر مین چوٹ لگنے سے بہی ہے - ٹائی - ٹس
ہوجایا ہے - ملے - ریا بہی باعث اس مرض کا ہوتا ہے ۔ اور اسباب کے بتلانے
کی کیا ضرورت ہے کہ شراب پینے سے ہی جگر مین انفلامیشن ہوجاتا ہے کیونکہ یہ تو اس
کمبخت کا قاعدہ ہی ہے کہ سب سے پہلے جگر ہی کا ستیاناس کرتی ہے - اس کے
لئے ایسا سیدہا راستہ بنا ہوا ہے کہ معدہ مین پڑی نہین جگر مین داخل ہوئی نہین

ماہیت - بعضدفعہ جگر کے غلاف ہی مین صرف انفلامیشن ہوجاتا ہے
(گلی - سن - کیپشول) اسصورت مین ورم بہت کم پیدا ہوتا ہے - لیکن اکثر خاص
جگر کی ساخت مین انفلامیشن ہوا کرتا ہے اور گاہے گاہے تو انفلامیشن سارے جگر

میں ہو جاتا ہے کہ جسمیں جگر کی ساخت یا تو ملائم ہو جاتی ہے یا سخت لیکن اکثر وہ
انفلامیشن محدود رہتا ہے اور تب اکثر دنبل پیدا ہو جاتا ہے ۔ جگر کے انفلامیشن میں
جو جو تغیرات پیدا ہوتے ہیں اُنکو ڈاکٹر مورہڈ صاحب نے ایسے عمدہ طور پر بیان کیا
ہے کہ میں اِس موقع پر اُس بیان کا خلاصہ درج کرنا مناسب جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ جگر
کی ساخت کے انفلامیشن کے پہلے درجہ میں جگر خون سے پُر ہو جاتا ہے اِس حالت میں جگر
کو تراشئے تو اُس سے خون ٹپکنے لگتا ہے ۔ انفلامیشن یہیں تک ہو کر رفع ہو سکتا ہے
اور جو رفع نہوا تو جگر کے لا-بیول کے مابین لمف پیدا ہونے لگتا ہے ۔ جبتک یہ لمف پتلا
رہتا ہے تبتک تو اُسکے جذب ہو جانے کی اُمید ہو سکتی ہے اور مرض بھی رفع ہو سکتا
ہے یا تو ماہیت اِسکی جذب ہو کر منجمد حصہ کا نائی - برس ٹے - شیو بنجائیگا ۔ یا
دوم وہ جما ہوا حصہ پھر پتلا ہو کر جذب ہو جائیگا - نہیں تو سوم بگڑ کر پیپ بنجائیگا ۔
جس مقام پر لمف پیدا ہوتا ہے وہ جگہہ ملائم ہو کر گلجاتی ہے اور اُس خول کے اندر
ایک پردہ استر کے طور پر پائی - او - جی - نِک ممبرین) بنجاتا ہے جس سے اُس
خول میں برابر پیپ پیدا ہوتی رہتی ہے یعنے اُس جگہہ میں خاصہ دُنبل پیدا ہو جاتا ہے
تب جگر بڑھ کر پھولنے لگتا ہے اور دنبل پھیلنے لگتا ہے ۔ پھیلتے پھیلتے جب کسی متصل
کے عضو کے ساتھہ جا لگتا ہے تب وہاں پر خفیف انفلامیشن ہو کر لمف پیدا ہو جاتا ہے
جس سے دنبل کی دیوار اُس عضو کے ساتھہ جُڑ جاتی ہے اُس جگہہ زخم پیدا ہو جاتا
ہے تب وہ دُنبل اُس عضو کے اندر پھوٹ جاتا ہے - بس یہی ترکیب ہے جس سے جگر کا
دنبل یا تو پھیپڑے میں یا معدہ میں یا اثنا عشرہ میں یا دل کے غلاف میں یا پردہ
پیرے - ری - ٹو - نی - ام میں یا باہر کیطرف پھوٹ جاتا ہے - ایسا کم ہوتا ہے کہ صرف
ایک ہی یا دو دُنبل پیدا ہوتے ہوں بلکہ کئی پیدا ہو جاتے ہیں اور آپسمیں ملکر ایک
بنجاتے ہیں - بعضدفعہ دُنبل جگر کی سطح کے قریب اور بعض اوقات خوب گہرا جگر کے اندر

پیدا ہوتا ہے اور بہ نسبت بائین کے داہنے ہی گوشہ مین دُنبل اکثر پیدا ہوا کرتے ہین +

علامات - ابتدا مین جگر کا مقام دُکہنے لگتا ہے اور جب اسکا غلاف بہی اس مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے تب درد زیادہ ہوتا ہے جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے بخار کی شدت زیادہ ہوتی جاتی ہے - جسم گرم ہو جاتا ہے - تشنگی شدت سے ہوتی ہے اور پیشاب کم بعض دفعہ بخار ردی ہو جاتا ہے - جگر کے بڑہ جانے سے داہنا ہائپ - پو - کان - ڈری - ام اونچا ہو جاتا ہے اور اسپر ٹہونکنے سے آواز ٹہوس پیدا ہوتی ہے جگر کے مقام پر تہوڑا بہت درد ہوتا ہے اور یہ درد دبانے یا زور سے دم کہینچنے یا کہانسنے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور بیمار بائین کروٹ لیٹ نہین سکتا لگاہے لگا ہے آنکہہ کے پردہ کن - جنکٹ ٹائی - وا مین گو نو زردی آجاتی ہے لیکن بعض دفعہ وہ پردہ بالکل زرد ہو جاتا ہے + دم لینے مین بہت تکلیف ہوتی ہے عصبی شرکت کے سبب سے کہانسی اور قے ہوتی ہو اور اکثر ہچکیان نہایت ستاتی ہین لیکن یاد رہے کہ جب انفلامیشن جگر کے غلاف مین ہوتا ہے تب بخار اور درد اور بے چینی زیادہ ہوتی ہے اور جب جگر کی خود ساخت مین ہوتا ہے تب کم اور یہ کہ جب درد تیز اور شدید ہوتا ہے تب جگر کے غلاف مین انفلامیشن سمجہنا چاہئے اور جب ریحا اور جگر مین کہچاو معلوم ہوتا ہے تب یہ بات جگر کی خود ساخت مین ہونے کے سبب سے پیدا ہوتی ہے علاوہ ازین جب انفلامیشن جگر کی سطح پر ہوتا ہے تب کہانسی اور تکلیف تنفس زیادہ ہوتی ہے اور جب جگر کی مقعر سطح مرض مین مبتلا ہوتی ہے تب قے اور دیگر علامات معدہ کی خرابی کی زیادہ نمایان ہوتی ہین اور یہ بات تو مشہور ہے کہ جگر کی بیماریون مین داہنا کندہا اور داہنی ہنسلی کی ہڈی مین چبانے کے طور کا شرکی درد ہوتا رہتا ہے لیکن جب جگر کے بائین گوشہ مین انفلامیشن ہوتا ہے تب درد بائین کندہے مین

ہونے لگتا ہے +

جس صورت مین انفلامیشن بڑہ کر دُنبل پیدا ہو جاتا ہے اُسوقت علامات ذیل ظاہر ہوتی ہین چنانچہ بیمار کو لرزہ ہوتا ہے علامات ہکٹ ٹِک فیور کی پیدا ہوتی ہین معدہ بگڑ جاتا ہے شکم کے عضلہ پر ہاتہہ رکہنے سے درد ہوتا ہے اور وہ عضلے تنے ہوئے محسوس ہوتے ہین - جگر کے مقام پر بوجہ معلوم ہوتا ہے اور کہانسی ہوتی ہے - جہان پر دُنبل ہوتا ہے وہ جگہہ اونچی محسوس ہوتی ہے - جون جون ہکٹ ٹِک فیور بڑہتا جاتا ہے بیمار لاغر اور روز بروز کمزور اور نڈھال ہوتا جاتا ہے آخر کار یا تو ڈا - یا - ریا یا ڈِسن - ٹری ہو جاتی ہے - لیکن بسا اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ بیماری پوشیدہ طور پر بڑہتی جاتی ہے چنانچہ اسصورت مین صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ مریض کی بھوک مرجاتی ہے اور وہ کمزور ہو جاتا ہے اور کاروبار کیطرف سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے یا گاہے گاہے پُہریری معلوم ہوتی ہے یا جگر کے مقام پر بے چینی یا بے آرامی معلوم ہوتی ہے - شدید علامتین صرف اُسیوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب دُنبل اوپر کیطرف بڑہتا آتا ہے اور ہم نے بعض بیمار ایسے بہی دیکہے ہین کہ زندگی مین کوئی بہی علامت ایسی نہین پائی گئی ہے کہ جس سے گمان جگر کے دُنبل کا ہو سکتا مگر جب وہ مرے ہین اور اُن کی نعش کو امتحان کیا ہے تب جگر مین ایک یا کئی بڑے بڑے دُنبل پائے گئے ہین +

نتائج - یا تو ری - زو - لیوشن ہو کر یہ مرض رفع ہو جا سکتا ہے یا کُل جگر مین پیپ پڑ جا سکتی ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جگر کے محدود مقامات مین دُنبل پیدا ہوتے ہین اور جگر مُردار بہی پڑ جا سکتا ہے - جگر مین بعض دفعہ اتنا بڑا دُنبل پیدا ہو جاتا ہے کہ جسمین کئی پائنٹ پیپ ہو سکتی ہے +

انجام جگر کے دُنبل کا اکثر بُرا ہوتا ہے - کبھی کبھی ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ پیپ کی مائیت جذب ہو گئی ہے اور پیپ کیسے بدل گئے ہین اور اس ترکیب سے دُنبل رفع ہو گیا ہے

جگر کا ڈبل جب پورٹل رین ۔ ٹو ۔ بی ۔ ام مین پھوٹ جاتا ہے تب مرض
پی ۔ ری ۔ ٹو ۔ نائی ۔ ٹس ہو کر بیمار مرجاتا ہے اور چند دفعہ ایسا بھی دیکھا گیا
ہے کہ ڈبل مجری صفرا مین پھوٹتا ہے اور پیپ اسکی معا اثنا عشرہ مین سے ہو کر
پاخانہ کے ہمراہ نکل جاتی ہے اور معدہ یا پھیپھڑے یا قولون مین بھی ڈبل کا پھوٹنا چندان
برا نہین ہے گو تب بھی بیمار مرجاتا ہے لیکن پلو ۔ را یا دل کے غلاف مین اسکا
پھوٹنا اچھا نہین کیونکہ اس سے بیمار فوراً مرجاتا ہے ۔ انفلامیشن کے سبب سے
بعضدفعہ جگر مردار بھی پڑجاتا ہے ۔

علاج ۔ اسباب پر اطبا کا صاد ہے کہ اس بیماری مین کوئی علاج ایسا نکرنا
چاہئے کہ جس سے بیمار کمزور ہوجاوے پس بذریعہ فصد کے خون لینا اور سیماب کا
استعمال کرنا اس مرض کو مضر پڑتا ہے بلکہ ایسا علاج کرین جس سے بیمار کی طاقت
قائم رہے ۔ عین ابتدا انفلامیشن مین اگر مرض شدید ہوا اور بیمار طاقتور تو جگر کے مقام
پر چند جوکون کا لگانا مضایقہ نہین اور بعد چھوٹ جانے جوکون کے جگر پر فومن ٹیشن
کرین اور عین ابتدا انفلامیشن مین مسہلات سے بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ دستون
کے آنے سے پورٹل ۔ وین کی عروق شعریہ کا دوران خون تیز ہوجاتا ہے کہ جس سے جگر
کے شریانون کی عروق شعریہ مین اجتماع خونکا نہین ہونے پاتا ۔ جب اسباب کا شک ہو
کہ پورٹل ۔ وین کے عروق شعریہ مین اجتماع خونکا ہوگیا ہے کہ جسکے ہونے سے بیمار کی
زبان پر زرد رنگ کا خرچم جاتا ہے پاخانہ اور پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور جلد کی
رنگت زردی مایل ہوجاتی ہے تب ڈاکٹر مورہڈ صاحب فرماتے ہین کہ تھوڑی تھوڑی
مقدار مین بلو ۔ پل ہمراہ ایپی ۔ کاک کے یا اکسٹراکٹ اف ٹے ۔ راگ ۔ زی ۔ کم ہمراہ
کار ۔ بونٹ اف سوڈا کے دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ۔ کپڑے کی گدی
ڈائی ۔ لوٹ نائیٹرو ۔ ہائیڈرو ۔ کلورک ایسڈ مین تر کرکے جگر کے مقام پر لگاوین

ڈاکٹر اسکلین صاحب ایلے ۔ کینٹ کو اُس خوراک مین دینا فائدہ مند سمجھتے ہین کہ جو
ڈی ۔ سن ۔ ٹری مین دیجاتی ہے یعنے ۲۰ یا ۲۵ گرین چھ چھ یا آٹھہ آٹھہ گھنٹہ بعد اور
اِس مرض کے شدید درجہ مین چوتھائی گرین ٹارٹار ایمے ٹیک ہمراہ ۱۵ گرین نائیٹر کے
آدہ آدہ گھنٹہ بعد دینے سے فائدہ ہوتا ہے بطور انو ۔ ڈائین کے افیون کا استعمال
بہرحال کرنا چاہئے ۔ ابتداء مرض مین بیمار کی غذا ہلکی ہونی چاہئے اور مریض کو لٹا رکہنا چاہئے
جگر کے مقام پر فو ۔ مین ۔ ٹے ۔ شن اور پولٹس باندہنی چاہئے ۔

جب دُنبل پیدا ہونیوالا ہو تب ادویہ اور اغذیہ مقوی سے علاج کرنا چاہئے مثل دودہ
شوربہ بیضہ فولاد کونین معدنی تیزاب اور بارک ۔ اگر درد اور سیپ جتنی بہت ہو تو
افیون کا استعمال کرین اور رو سیرپ یا رو ۔ بیرپ اور ایلوز کہلاکر رفع قبض کرین اور
بیمار اگر کمزور ہوجاوے تو خمر کا استعمال کرے ۔ دُنبل باہر ہوتے والا ہو اور جلد کے
ساتھ جُڑ بھی گیا ہو تو ٹرو ۔ کا ۔ ر اور کے ۔ نیو ۔ لا سے اسکو چھید کر پیپ نکال لین لیکن
اِس عمل کے کرنے سے پہلے اکس ۔ پلو ۔ رنگ ۔ نیڈل سے تشخیص کامل کرلین لیکن جو دُنبل
کو نہ چھیڑنا ہی بہتر ہے اسکو خود بخود پھوٹنے دینا چاہئے لیکن ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب
دُنبل کی پیپ کو بذریعہ اس ۔ پائی ۔ رے ۔ ٹر کے نکالا گیا ہے تب اکثر فائدہ ہوا ہے
غرض ہرحالت مین اسی پچکاری کو آزمانا چاہئے اِس عمل کے کرنے کے لئے دُنبل کی
شکم کی دیوارون پر بالکل جُڑ جانے کی چندان ضرورت نہین ہے بعد نکالنے پیپ کے
دُنبل کے خول کو یا تو عرق کاربالک ایسڈ یا آیوڈین سے دہوڈالنا چاہئے ۔

پے ۔ ری ۔ ہے ۔ پے ۔ ٹائی ۔ ٹس

جب جگر کے غلاف یعنے گلی سن کیپ ۔ شیول مین انفلامیشن ہوجاتا ہے تب اُس
مرض کو پے ۔ ری ۔ ہے ۔ پے ۔ ٹائی ۔ ٹس کہتے ہین ۔ مرض پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نائی ۔ ٹس

ہین یا جگر کی ساخت کی بیماریون کے ہمراہ یہ مرض ہو جاتا ہے * اور ضرب و زخم
کے سبب سے یا سردی کے لگنے سے بہی اور متصل کے اعضا کا انفلامیشن بہی اُس غلاف
مین سرایت کر جا سکتا ہے *

علامات - جگر کے مقام پر درد معلوم ہوتا ہے بعضدفعہ یہ درد اسقدر تیز
ہوتا ہے کہ بیمار نتو اچہی طرح کہانس سکتا اور نہ گہری سانس لے سکتا ہے مگر جگر
کے فعل مین چندان خلل نہین واقع ہوتا - اسمین قدرے قلیل بخار بہی ہو جاتا ہے
جب یہ مرض مزمن ہو جاتا ہے یا جب بار بار ہو جاتا ہے جیسے آتشک یا دل کی مزمن
بیماریون مین ہوا کرتا ہے تب پورٹل - وین کے دوران خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے
اور جگر چہوٹا بہی ہو جا سکتا ہے *

علاج - اِس مرض کا مثل اور انفلامیشن کی بیماریون کے کرنا چاہیے *

سوم اکیوٹ یلو - اٹروفی

اسباب - یہ بیماری کم دیکہنے مین آتی ہے مگر اکثر حمل کے ایام مین یہ مرض ہو جایا
کرتا ہے اور فکر و تردد سے بہی اور ٹائی فس فیور اور اسکارلٹ - فیور - نا اور دیگر
بخارون مین بہی جب خون مین زہر سرایت کر جاتا ہے یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے
اور اسکا سبب ملیریا بہی ہے *

ماہیت - جب جسم مین کسی قسم کا زہر ہو جاتا ہے اور اُس سبب سے جسم کی
خود ساخت مین انفلامیشن ہو جاتا ہے تب جگر چہوٹا ہو جاتا ہے (اٹروفی)

ماہیت تشریحی - اِس مرض مین جگر کا وزن اور اُسکی مقدار بہی گہٹ جاتی
ہے اور اُسکی بافت ڈہیلی ہوکر ملائم ہو جاتی ہے * اور رنگت اُسکی میلی زردی
یا لال ہو جاتی ہے *

علامات - یرقان ہوجاتا ہے اور فم معدہ اور داہنی پسلی کے مقام پر درد اور قے ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے - بخار بہت نہیں ہوتا مگر نبض سریع ہوجاتی ہے - بیمار کمزور اور نڈہال ہوجاتا ہے - طحال اکثر بڑہ جاتی ہے جسم کے مختلف مقامات مین خون بہ جاتا ہے اور عصبی علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے دردسر کمال ضعف اور بے چینی بعد ازان ہذیان ہوکر تشنج ہونے لگتا ہے اور حالت بیہوشی مین بول براز خطا ہوجاتا ہے - زبان خشک اور رنگت اُسکی بہوری ہوجاتی ہے - اور مسوڑون پر سارڈیز جم جاتا ہے ٭ معدہ اور رودون مین خون جاری ہوجاتا ہے - جلد پر خون کی چِتیان پڑجاتی ہین اور گاہے گاہے نکسیر بہی پہوٹ پڑتی ہے ٭ یہ بیماری اکثر مہلک ہوجاتی ہے ٭

علاج - تیز جلاب دین تاکہ خوب کہلکر دست آجاوین بعد ازان گرم ہوا کے بہپارے اور معرقات کا استعمال کرین تاکہ کہلکر پسینہ آتا رہے - کن پٹی پر جونکین اور گردن پر بلسٹر لگاوین اور دیگر علامتون کا علاج حسب مناسب کرین ٭

مقالہ ہفتم

جگر کی مزمن بیماریان

اول ہائے پر ٹرو فی اور اٹرو فی

انے - میا کی بیماری مین بعضدفعہ جگر بڑہ جاتا ہے اور گاہے گاہے ڈایا - بے ٹیز مین بہی سوا ے جگر کے بڑہ جانے کے کوئی اور علامت نہین پائی جاتی ٭ بڑہاپے مین اور فاقہ کشی کے سبب یا جگر پر کسی قسم کا دباو پڑنے سے وہ عضو چہوٹا ہوجاتا ہے (اٹرو فی) ٭

دوم فیٹی لیور
یعنے
چربی مین بدل جانا جگر کا

تہائی سِس اور دیگر ایسی بیماریون مین جگر چربی مین بدل جاتا ہے جنمین مریض لاغر ہوجاتا ہے جیسے کنسر یعنے سرطان - معدہ کا زخم اور کرانک ڈی سن ٹری + تشنج اور دل کی مزمن بیماریون مین جنمین خون اچھی طرح صاف نہین ہوسکتا + چکنی چیزون کا بکثرت استعمال کرنا جیسے گھی - مکھن یا چربی اور تیز شراب کا کثرت سے پینا +

ماہیت تشریحی - جب یہ بیماری اچھے طور پر پیدا ہوجاتی ہے تب جگر بڑہ جاتا اور بھاری بھی ہوجاتا ہے اور کنارے اُسکے موٹے اور گول ہوجاتے ہین اور جگر کی سطح خوب چکنی اور رنگت تھوڑی بہت زرد - ساخت جگر کی ایسی ملایم ہوجاتی ہے کہ دبانے سے اُسپر انگلیون کے داغ پڑجاتے ہین اور ذرہ زور سے دبایئے تو جگر کے ریشے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین - چہرے سے کُھرچیئے یا جاذب کاغذ لگایئے یا تھرمائے تو جگر مین چربی کا ہونا صاف ثابت ہوجاتا ہے - لیکن جب بیماری خفیف ہوتی ہے تب چربی کا ہونا صرف باریک بین سے ثابت ہوسکتا ہے +

علامات - جگر کی چربی مین بدل جانے کی کوئی بھی خاص علامتین نہین ہین - ہاضمہ اکثر خراب رہتا ہے جگر نیچے کیطرف بتدریج بڑھتا جاتا ہے دبایئے تو جگر کا مقام ملایم محسوس ہوتا ہے - بیمار کمزور ہوتا جاتا ہے اور جلد کی رنگت پیلی پڑجاتی ہے ..

علاج - دوا اور غذا مقوی دین جیسے مرکبات فولاد + اسٹرکنیا یا نائیٹرو میو - ریا ٹک ایسڈ ہمراہ کڑوی نباتی ادویات کے - غذا سیدہی سادی

مگر غش ہو ٭

سوم جگر کا ہائی ۔ ڈا ۔ ٹڈ ہیٹو ۔ م

ماہیت ۔ ایک قسم کا کرم جگر مین داخل ہو کر تھیلی کی شکل کی رسولیان پیدا کرتا ہے چنانچہ اُن تھیلیون کا نام ہائی ۔ ڈا ۔ ٹڈ سِسٹ ہے اور جو کرم اُن تھیلیون کو پیدا کرتے ہین انکو ای ۔ کائی ۔ نو ۔ کاک ۔ کَس ہا ۔ مے ۔ نِس بولتے ہین ٭ یہ بیماری بہت شاذو نادر دیکھنے مین آتی ہے ٭

چہارم سی روسس آف دی لیور

ماہیت اور صورتحال تشریحی ۔ اس مرض مین پہلے پہل ایسا ہوتا ہے کہ پورٹل وین کی شاخون اور جگر کے کیسون کے درمیان خفیف انفلامیشن ہو کر لمف پیدا ہو جاتا ہے جس سبب سے جگر بڑہ جاتا ہے اور جون جون اُس لمف کا فائی ۔ برس ٹے ریشہ بنتا جاتا ہے تون تون پورٹل وین اور ہپاٹک شریان اور مجری صفرا کی نالیان تنگ ہوتی جاتی ہین انکے تنگ ہو جانے سے جگر کے خُرد خُرد کیسے سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہین یا چربی مین بدل جاتے یا دانہ دار ہوتے جاتے ہین یا جگر کے بعض مقامات کے کیسے بالکل نیست ونابود ہو جاتے ہین اب جگر سخت ہو کر سکڑ کر چھوٹا ہونے لگتا ہے مگر سکڑتے وقت کہین سے زیادہ اور کہین کم سکڑتا ہے کیونکہ کہین تو لمف زیادہ اور کہین کم ہوتا ہے بس اسواسطے سی ۔ رو ۔ سس کی بیماری مین جگر سکڑ کر سخت اور دانہ دار بھی ہو جاتا ہے گویا ایسا کسی نے کیل میخین جڑ دی ہین اسیواسطے گرو سِسْ کے جگر کو ہاب نیل جگر بھی کہتے ہین ۔ اس بیماری مین پورٹل ۔ وین کا دوران خون سست ہو جاتا ہے ۔ اسواسطے معدہ اور امعا کے میو ۔ کس پردہ کی عروق شعریہ خون سے پُر ہو جاتی ہین

تب یا تو خون کی قے آتی ہے (ہے-ما-ٹے ٹ-مے-سس) یا پاخانہ کی راہ
خون آنے لگتا ہے (مے-لے-نا) اور اس صورت میں چونکہ پیٹ کی بڑی ٹوینم
کی عروق شعریہ بہی خون سے پُر ہو جاتی ہین اسواسطے پے-ری-ٹو-نی-ام
کے جوف مین پانی پیدا ہو جاتا ہے یعنے اے-سای-ٹس کی بیماری ہو جاتی ہے ٭
سی-رو-سس مین جگر حالت صحت کی نسبت اسقدر چہوٹا ہو جاتا ہے کہ صرف
تین پاؤ یا سیر بہر کا رہ جاتا ہے اور رنگ اُسکا پہیکا پڑ جاتا ہے ٭ اس قسم کے جگر
کو اگر تراشئے تو سخت اور ٹہوس محسوس ہوتا ہے اور سخت فائی-برس تنتے ریشے
جو اس بیماری کے جگر کے اندر پیدا ہوتا ہے اسکی باریک باریک لکیرین سکڑے
ہوئے گوشون کے درمیان نظر آتے ہین اور اُن لکیرون کے محاذی جگر کی سطح پر
جگر کا غلاف بہی سکڑ جاتا ہے ٭

اسباب - یہ بیماری بہی دختِ رز کی عنایت سے پیدا ہوتی ہے یہ ایسی
چہنال ہے جو کوئی اسکے قریب مین آجاتا ہے بن آئی اپنی جان گنواتا ہے پہلے تو شعبدہ
دکہاتی ہے آخر کار اپنے عاشق کی جان لیکر چہوڑتی ہے - امانت کا یہ شعر دختِ رز کی
نسبت کیا خوب راست آتا ہے -

شعر

یہ وہ مصری کی ڈلی ہے کہ نبات اِسکی کرے
نہ کہیا کہا کے مرے اسکو زبان پر نہ دہرے

خدا کی پناہ آتشک بہی جو اکثر نتیجہ شراب خواری کا ہے اس مرض کو پیدا کرتی ہے اور
بعض دفعہ مے-لے-ریا کے سبب سے بہی یہ بیماری ہو جاتی ہے ٭

علامات - ابتدائی علامتین اس بیماری کی یہ ہین کہ بیمار کا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے
جی متلاتا اور لگا رہتا ہے قے ہوتی ہے اور خفیف علامات مرض یرقان کی پائی جاتی ہین اگرچہ
یہ علامتین کم بہی ہو جاتی ہین لیکن جگر کی خرابی بڑہتی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ بیمار کا ناس
کر ڈالتی ہے - ہاضمہ کمزور رہتا ہے اور فم معدہ کی جگہہ بوجہ اسکے درد ہوتا ہے - کلیجہ جلتا ہے

پیٹ مین پیچ بھر جاتی ہے اور قبض ہوتا ہے۔ بیمار لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ جسم گرم پیلا یا زرد اور جلد خشک ہوتی ہے۔ پیٹ بڑھنے لگتا ہے اور اسمین پانی پیدا ہوتا ہے جگر چھوٹا اور طحال بڑہ جاتی ہے + شکم مین پانی یا پیچ بھر جانے کے سبب سے بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور جون جون یہ بیماری بڑہتی جاتی ہے معدہ اور امعا سے خون جاری ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ شکم کے اوپر کی ورید خون سے پُر ہو جاتی ہین جس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ پورٹل۔ وین کا دوران خون رُک گیا ہے۔ بیماری کے اخیر درجون مین خفیف بخار کی علامات پیدا ہوتی ہین اور اکثر دست بھی لگ جاتے ہین جس سے بیمار مرجاتا ہے لیکن بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نیو۔ مو۔ نیا یا پے۔ ری۔ ٹو۔ نائی۔ ٹس کے باعث بیمار مرجاتا ہے اور کبھی کبھی یرقان کی علامتین بھی ظاہر ہو جاتی ہین اور جسم پر سرخ سرخ دہبے پیدا ہو جاتے ہین تب ہذیان اور تشنج ہونے لگتا ہے اور حالت بیہوشی مین بیمار رحلت کر جاتا ہے +

تشخیص۔ اگر بیمار کی عمر ۳۰ برس سے زیادہ ہو اور عرصہ سے شراب کی پوجا کرتا ہو اور رنگت اُسکے چہرہ کی خفیف زردی مایل ہو اور اگر اُسکے داہنے پہلو مین خفیف درد یا کسیقدر بے چینی ہو اور رساتہہ۔ ان علامتون کے کسیقدر بخار بھی آتا ہو تو اس مرض کے ہونے مین کسی طرح کا شک نہین ہوتا۔ انجام اس مرض کا ہمیشہ بُرا ہوتا ہے + ایک اور ترکیب اس مرض کے پہچاننے کی یہ بھی ہے کہ مریض کو چت لٹا کر جگر کے مقام پر شکم کو اپنے ہاتھون کی انگلیون سے دفعتاً دبا کر چھوڑ دین مگر انگلیون کو اُسی مقام پر رہنے دین۔ اسکے کرنے سے ایسا ہوگا کہ انگلیون سے دفعتاً دبانے سے سی۔ روسس کا سکڑا ہوا چھوٹا سا دانہ دار جگر دفعتاً شکم کے پانی مین غوطہ کہا کر اوپر کو تیر آئیگا اُسوقت تمہاری انگلیون کو اُسکے دانے محسوس ہو سکتے ہین +

علاج شراب سے بالکل پرہیز کرادین غذا ہلکی اور مقوی دلوین مصالح یا ایسی اشیا سے

پرہیز کرین کہ جن سے جگر مین خراش پیدا ہو جگر کے مقام پر ورم اور بےچینی ہو تو جوکین لگا دین اور ٹکمید کرین اور ہلکے نمکین مسہلات کا استعمال کرین جی متلاتا یا قے ہوتی ہو تو ہائیڈروسیانک ایسڈ + بلاڈونا + بار بیٹا + یا اکسٹراکٹ اف نکس وامیکا کا استعمال کرین - درد ہو تو جگر کے مقام پر جوکین یا گلاس لگا دین اور نمکین جلاب جیسے سلفٹ اف مگنیشیا یا بائی ٹارٹریٹ اف پوٹاش کا استعمال کرین استسقا ہو جاوے تو ہلکے مدرات کو کام مین لادین +

علاوہ جگر کی اُن مزمن بیماریون کے جنکا ذکر اوپر ہوا ہے - جگر مین سرطان کی بیماری بھی ہو جاتی ہے اور آتشک کا مادہ بھی جگر کی ساخت کو خراب کر دے سکتا ہے اور سل کی بیماری کے ہمراہ جگر مین ٹیوبرکل کا مادہ بھی پیدا ہو سکتا ہے +

مقالہ ہشتم

گال - بلاڈر کی بیماریان

واضح ہو کہ گال - بلاڈر یعنی پتہ مین کئی قسم کی خرابیان پیدا ہو سکتی ہین مثلاً پیت جمع ہو کر مرارہ پھول جا سکتا ہے - پتہ مین اکیوٹ انفلامیشن ہو کر پیپ پڑ جا سکتی ہے اور کرانک انفلامیشن کے سبب پتہ مین سیرم پیدا ہو کر ڈراپسی بھی ہو جا سکتی ہے اور پتہ سرطان یعنے کنسر کی بیماری مین بھی مبتلا ہو سکتا ہے + لیکن اس موقع پر صرف اُس مرض کا ذکر کیا جائیگا جسکو اصطلاح مین کہتے ہین -

بے - لی - اری کیال کیو - لائی
یعنی
گال - اسٹون

ماہیت - پتہ مین صفرا کی پتھریان کیونکر بنجاتی ہین اسباب مین اطبا کی رائے مین اختلاف ہے چنانچہ بعض کہتے ہین کہ صفرا کی رطوبت خشک ہوجاتی ہے اور تب صفرا جم جاتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے ؛ بعض کی یہ رائے ہے کہ صفرا کے بعض اجزا معمول سے زیادہ پیدا ہوجاتے ہین - اور کوئی طبیب یون کہتے ہین کہ صفرا جب پہلے تیار ہوتا ہے اُسوقت یا بعد مین چند تغیرات کے سبب سے اُس صفرا مین غیر معمولی کیمیائی اجزا پیدا ہوجاتے ہین جس سبب سے بعض اجزا اُس صفرا کے اُس قابل نہین رہتے کہ دیگر صفراوی اجزا کے ساتھہ ملکر بطور سیال کے رہ سکین بلکہ اُن سے علیحدہ ہوکر دُرد کے طور پر تہ نشین ہوجاتے ہین اور تب جم کر پتھری کی شکل پکڑ لیتے ہین مثلاً ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب صفرا کے اندر سوڈا کی کمی ہوتی ہے اور صفراوی حموضات کے کثرت تب صفرا منجمد ہوجاتا ہے یا ایسا ہی خیال کرتے ہین کہ صفرا کے اندر چونہ کی زیادتی جب ہوتی ہے تب اسکی رنگت علیحدہ ہوکر جم جاتی ہے - بعض بعض محققین ایسا ہی خیال کرتے ہین کہ پتہ مین پہلے بلغم کے غلفے یا ریزے رہتے - لی - ام کے چھلکے یا کوئی اور غیر جنس جمع ہوجاتا ہے تب اُسپر صفرا کے اجزا جمتے جمتے پتھری بنجاتی ہے جیسے مثانہ کے اندر پیشاب کے اجزا جم جانے سے پتھری پیدا ہوجاتی ہے ؛

پیری - ڈسپوزنگ کاز - زیادہ عمر مین یہ بیماری اکثر پیدا ہوتی ہے اور عورتون کو اور اُن لوگون کو جو سُست عادت کے ہوتے ہین یا جنکو قبض

رہا کرتا ہے اور شراب اور گوشت کا استعمال کثرت سے کرتے ہین اُنکو بہی یہ مرض
اکثر ہوجاتا ہے اور جگر اور پتہ اور مجاری صفرا کی ساخت کی ایسی بیماریان ۔ ""
بہی صفرا کی پتہری بن جاتی ہے جو صفرا کے خارج ہونے مین مزاحمت کرتے ہین ‫❊‬

صورت حال تشریحی ۔ اکثر تو صفرا کی پتہریان پتہ ہی مین پیدا ہوتی ہین مگر
چاہین تو صفرا کی نالیون کے یا خود جگر کے کسی حصہ مین بہی پیدا ہوجاوین ❊ تعداد انکی
سیکڑون بلکہ ہزارون تک کی بہی ہوسکتی ہے ۔ مگر اکثر کئی پتہریان تو ضرور ہی پائی جاتی
ہین ۔ مقدار ان پتہریون کی مختلف ہوتی ہے ۔ جب بکثرت ہوتی ہین تب چہوٹی چہوٹی
اور جب چند ہوتے ہین تب آپسمین ملکر ایک بڑی سی پتہری بنجاتی ہے ❊ پہلے
پہل شکل ان پتہریون کی گول یا بیضوی ہوتی ہے لیکن جب بکثرت ہوتی ہین تب
ایک دوسرے سے رگڑ جانے کے سبب سے گہسکر نوکیلی یا چوڑی یا مقعر ہوجاتی ہین
جب صفرا کی نالیون مین پیدا ہوتی ہین تب پتہریون کی شکلین عجیب غریب بنجاتی
ہین اور شاخدار ہوجاتی ہین ❊ قاعدہ تو یہی ہے کہ رنگ صفرا کی پتہریونکا بہورا
یا زرد مائل بسبزی ہوتا ہے مگر کبہی سفید یا سیاہ یا نیلا یا سبز یا سُرخ یا کوئی اور رنگ
کی پتہریان بہی پائی جاتی ہین ۔ بعضدفعہ ایسی ملایم ہوتی ہین کہ تراشنے تو آسانی سے
کٹ جاتی ہین بعضدفعہ ایسی کڑکڑی کہ کوٹئے تو چورہو جاتی ہین ۔ جب تازی ہوتی
ہین تب اکثر پانی مین ڈوب جاتی ہین اور بعض اوپر تیرتی بہی ہین اور سوکہہ جانے سے
اکثر پتہریان پانی پر تیرتی ہین ❊

ان پتہریون کے کیمیائی اجزا مین اختلاف ہے لیکن انمین یہ اجزا اکثر پائے جاتے ہین
چنانچہ کولسٹرین اور صفرا کی رنگت اور ساتہ اُنکے تدریسے چونہ یا مگنیشیا
بہی ہوتا ہے علاوہ انکے یہ بہی چیزین بشمول اجزا مذکورہ بالا کے پائی جاتی ہین جیسے
چونہ کے ہمراہ ملی ہوئی صفرا اور روغن کے حموضات اور فاسفیٹ اور پوٹاش

کے مرکبات بھی اور بعض قسم کے دہاتی اجزا بھی پائے جاتے ہین جیسے فولاد اور تانبا اور میگنے - شیر؛

یاد رہے کہ جیسی پیشاب کی ریت ویسی صفرا کی بھی ریت پائی جا سکتی ہے کہ جنہین کو - لسٹریز اور صفرا کی رنگت ہوتی ہے - گال اسٹون کے سبب سے امراض مفصلہ ذیل پیدا ہو سکتی ہین پتہ یا صفرا کی نالیون مین اری - ٹیشن ہو جا سکتا ہے یا انفلامیشن ہو کر زخم اور پیپ پڑ جا سکتی ہے اور اس پیپ سے پتہ یا نالیان چہد جا سکتی ہین چنانچہ اعضاے مفصلہ ذیل چہد جا سکتے ہین چنانچہ خاصکر معدہ اور ڈیو - ڈی - نم یا پردہ پیے - ری - ٹو - نی - ام اور پہوٹ کر پتہری شکم کے باہر بھی آ جا سکتی ہے گاہے گاہے کو - لن اور پورٹل - وین اور پردہ پلورا اور دہنے گردہ اور عورت کی اندام نہانی مین بھی پتہری پہوٹ جا سکتی ہے پتہری جگر کے اندر رک جاوے تو وہان دنبل پیدا ہو جا سکتے ہین۔

علامات اس موقع پر صرف انہین علامتون کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو صفرا کی پتہری کے گال - ڈوکٹ سے رودہ مین گزرنے کے وقت پیدا ہوتی ہین جس حالت کو اصطلاح مین ہے - پا - ٹک کا - لک کہتے ہین یہ علامتین ہمیشہ نہین مگر اکثر شدید ہوتی ہین - پس واضح ہو کہ ہے - پاٹک کا - لک کے حملہ کے وقت (یعنے اس وقت کہ جب پتہری صفرا کی نالی سے رودہ مین گزرتی ہے) دہنی پسلی کے نیچے (رائیٹ - ہائی - پو - کن - ڈریئم) دفعتاً ایک شدت کا درد اٹھہ کہڑا ہوتا ہے بعض صورتون مین تو یہ درد اس شدت کا ہوتا ہے کہ بیمار ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتا ہے اور اکثر بعد کہانا کہانے کے یا کسی کام کے لئے حرکت کرنے سے پیدا ہوتا ہے پہر اس درد کی سارے پیٹ پر اور گہوم کر پشت پر یا دہنے شانہ تک محسوس ہوتی ہے مریض درد کی شدت کے سبب دوہرا ہو جاتا ہے اور پیٹ کو دبا کر چیخین مارنے لگتا ہے تب کسیقدر افاقہ ہوتا ہے - اسیطرح رہ رہ کر درد کی نوبتین ہونے لگتی ہین اور ہر نوبت

کے بعد بیمار نڈھال ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ ردی حالت طاری ہوکر لرزہ بھی ہونے
لگتا ہے - چہرہ تکلیف زدہ اندفکرمند ہوجاتا ہے - غش آنے لگتا ہے اور بعض دفعہ
سن - کو - پی بھی ہوجاتی ہے اور شکم کے عضلات اینٹھنے لگتے ہین * اِس مرض مین
بخار اکثر نہین ہوتا مگر شدت کی قئے اکثر ہوا کرتی ہے اور بعض دفعہ ہچکیان بے تحاشا
ستاتی ہین - ایک یا دو دن کے بعد جب پتھری ڈک - ٹس - کمیو - نِس کو - لی - ڈو - کس
مین گزر جاتی ہے تب صفرا کے رستہ کے مسدود ہوجانے سے یرقان کی علامتین
اکثر پیدا ہوجاتی ہین اور جبتک راستہ بند رہتا ہے جان - ڈس موجود رہتا ہے
پتھری کی ڈیو - ڈی - نم رودہ مین بمجرد داخل ہوتے ہی ساری تکلیفین رفع ہوجاتی ہین
اور بیمار کو بالکل آرام آجاتا ہے تب یرقان کی علامتین بھی بتدریج رفع ہونے لگتی ہین *
اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ رودہ مین داخل ہوکر پاخانہ کے ہمراہ صفرا کی پتھری خارج
ہوجاتی ہے اور اجابت کو دھوکر چھلنی یا باریک ململ کے کپڑے مین چھانکر علیحدہ کیجاسکتی
ہے مگر شاذ و نادر ایسا ہی ہوتا ہے کہ پتھری معدہ مین گزر کرقئے کے ساتھ نکل آتی ہے *
واضح ہو کہ درد کی شدت پتھری کی مقدار پر منحصر نہین ہے بلکہ اسکے نوکیلے ہونے پر
زیادہ حصر ہے اور یہ کہ جب چھوٹی نالی سے گزر کر پتھری کا - من ڈکٹ مین گزر جاتی ہے
تب درد خفیف ہوجاتا ہے کیونکہ یہ نالی بہ نسبت صفرا کی اَور نالیون کے فراخ ہوتی
ہے لیکن جب پتھری ڈیو - ڈی - نم رودہ کے سوراخ کے قریب آجاتی ہے تب پھر درد
کی شدت ہونے لگتی ہے ، اور یہ کہ اِس بیماری مین یرقان کا ہونا کوئی ضروری امر
نہین ہے اور جو ہو بھی تو کم کیونکہ جب پتھری نوکیلی ہوتی ہے تب اسکے ارد گرد سے صفرا
رودہ مین گزر جاسکتا ہے یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ پتھری شتر پ سی رودہ مین آگرتی
ہے اور یرقان ہونے نہین پاتا مگر ہان جب پتھری نالی کے اندر پھنس جاتی ہے تب
یرقان شدت سے ہوکر عرصہ تک رہ سکتا ہے * اجابت کو دھوکر پتھریون کو

نکال کر دیکھنا چاہیے تاکہ اُنکی شکل اور مقدار اور تعداد کے لاحظ سے رائے دی جا سکے +
جب کوئی بڑی سی پتھری گزر جاتی ہے تب چھوٹی چھوٹی پتھریون کے گزرنے مین چندان
تکلیف نہین ہوتی + بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ درد تو رفع ہو جاتا ہے مگر کوئی بھی
پتھری نہین خارج ہوتی اسصورت مین ایسا ہوتا ہے کہ پتھری پھر پتہ مین لوٹ جاتی
ہے + بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پتھری کے ڈیو-ڈی-نم مین گزرجانے کے بعد بھی
درد اور دُکھن رہتی ہے کیونکہ مریض کے نازک مزاج ہونے کے سبب سے پتھری کے گزرنے
کیوقت راستہ مین اعصاب کو خراش ہوتی ہے اُس سبب سے یا انفلامیشن کے سبب سے
بھی درد اور دُکھن کچھ عرصہ تک باقی رہ سکتی ہے +
یاد رہے کہ صفرا کی ریت یا گاڑھی صفرا کے گزرنے سے بھی ہے گاہے - با-ڈی-لی
کا-لک کی علامتین پیدا ہو سکتی ہین اور یہ بھی یاد رہے کہ صرف درد کی شدت
سے یا اُس شدت کے درد کے سبب سے جو ردی حالت پیدا ہوتی ہے اُس
باعث بھی بیمار مرجا سکتا ہے +

علاج - اِس بیماری کے علاج کے دو مطلب ہین ایک تو رفع کرنا درد کا اور دیگر حرامیون
کا بند و بست کرنا - دوسرے صفرا کی پتھریونکا خارج کرنا اور اُنکو پھر پیدا ہونے دینا +
مطلب اول کے حاصل کرنے کے لئے بیمار کو آب گرم مین بٹھاوین اور شکم پر اِس
نسخہ کا لیپ کرین -

نسخہ اکسٹراکٹ آف بلا-ڈونا ۲۰ گرین + اکسٹراکٹ اف پا-پیبر ۲-آونس +
مرہم اف پا-پیبر ایک آونس + سبکو ملالین + اِس لیپ کو لگا کر درد کے مقام
پر پولٹس باندہین اور اِس نسخہ کو پلادین -

نسخہ - لائیکوار - مار - فیا ہائیڈرو - کلورس ۳۰ بوند + اسپرٹ اف کلوروا- فارم
ایک ڈرام + اسپرٹ اف ایتھر ۳۰ بوند + ٹنکچر اف بلا-ڈونا ۲۰ بوند +

کمپاؤنڈ ٹنکچر آف کارڈمم ایک ڈرام + پانی ڈیڑھ آونس میں جسکو ملا کر دو دو گھنٹہ بعد پلاویں اور جبکہ بخار کو بالکل آرام ہو جاتا ہے تو دوائی ہو تو ۲۰ بوند لاڈم میں ۲۰ بوند ٹنکچر آف نکس وامیکا اور اسمیں دو آونس پانی شامل کر کے [illegible] اور ایک [illegible] پچکاری کی [illegible] [illegible] [illegible] لکھا ہے ..

دوسرا مطلب علاج کا یہ ہے پتھری کو خارج کرنا [illegible] جہانتک کہ ہو سکتا ہے مریض کو میٹھی غذا دینی چاہئے مثلاً دودھ اور شوربہ تاکہ اگر پتھری ہو تو بڑھنے نہ پاوے اور ایک عرصہ تک نمکین مسہلات کا استعمال کرنا چاہئے +

بعض طبیب اس بیماری میں سے - لی - سی - لٹ آف سوڈا اور الیو - آئیل کی بڑی تعریف کرتے ہیں چنانچہ سوڈا [illegible] جب پانی ملا کر پلاویں اس سے صفرا کی مائیت زیادہ ہو جاتی ہے اور درد کم ہو جاتا ہے اور الیو - آئیل یا روغن بادام کا استعمال ایسے لوگوں کو ضرور کرنا چاہئے جو اس بیماری میں مبتلا ہیں + انکی یہ بھی رائے ہے کہ اس بیماری میں جلاب نہ دینا چاہئے کیونکہ جلاب کے دینے سے صفرا کی نالی تنگ ہو جاتی ہے اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ ایسی دواؤں کا استعمال نہ کرنا چاہئے جن سے صفرا کم پیدا ہو مثلاً کیا - لو - مل + فولاد کے مرکبات + مار - فیا + ایٹرو - پین + اسٹرک - نائین اور انکی دوائیں +

اِک - ٹے - رس

انگریزی میں اس مرض کو جانڈس اور عربی میں یرقان اور ہندی میں کنول کی بیماری اور پنجابی میں پیلیا بولتے ہیں +

یرقان جگر کی خرابیوں کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے مگر ایسی بیماری کی علامت ہے کہ اسکو ایک مستقل بیماری تصور کرتے ہیں اور اصل میں یرقان کے معنی ہیں خون میں صفرا کی رنگت کا جمع ہو جانا اور اس سبب سے جلد اور جسم کی دیگر ساخت کی رنگت کا بدل جانا*

اسباب - جانڈس کی بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو مجری صفرا کے مسدود ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے کہ جس میں صفرا مجری سے گزر نہیں سکتا اور دوسری جسمیں کسی قسم کا روک نہیں ہوتا - پس

اول یرقان بسبب رکاوٹ کے

ہے - یا آبسٹرکٹ یا کا - من بائیل ڈکٹ میں کوئی غیر شے کا پھنس جانا جیسے گال سٹون یعنے صفرا کی پتھری یا گاڑھا صفرا یا صفرا کی ریت یا بلغم شاذ و نادر صفرا کی نالی میں جگر سے یا اسکی مجری سے یا رودہ سے کرم نکلکر داخل ہو جاتا ہے اور اسکا منفذ بند کر دیتا ہے اور بہت شاذ ایسا بھی ہوتا ہے کہ رودہ سے میوہ جات کے بیج یا کوئی اور غیر شے مجری صفرا میں داخل ہو کر اسکے منفذ کو بند کر دیتے ہیں * انفلامیشن کے سبب سے یا کسی اور سبب سے مجری صفرا یا ڈیوڈ ڈی - نم رودہ کے سوراخ میں اس قسم کا تغیر پیدا ہو جاتا ہے جس سے منفذ تنگ ہو جاتا ہے اور جب ان بواعث سے مجری صفرا دب جاتی ہے جیسے کسی سولی کے سبب سے پورٹل فے - شر میں غدودوں کے بڑھ جانے سے یا البلبہ کی بیماری جب ڈیوڈ ڈی - نم رودہ کو مبتلا کر لیتی تب اس سبب سے یا خاص پیپ - ری - ٹو - نی - ام یا اسکے پیچھے رسولی کے پیدا ہونے سے یا کو - لن رودہ میں سُدون کے جمع ہو جانے سے یا حمل یا کسی اور سبب سے رحم اور او - وی - ری کے بڑھ جانے سے یا گردہ میں کسی رسولی کے پیدا ہونے سے بھی

مجری صفرا دب جاتی ہے اور اسکا منفذ مسدود ہوجاتا ہے اور صفرا خارج ہونے نہین پاتا *

ماہیت - صفرا کیونکر پیدا ہوتا ہے اسباب مین محققین کی راے مین اختلاف ہے چنانچہ بعض کہتے ہین کہ صفرا کے حموضات اور رنگت جگر مین بنتے ہین اور بعض فرماتے ہین کہ صفرا کی رنگت ساری کی ساری یا کچھہ حصہ اسکا خون مین بنتا ہے - جگر کا کام صرف اُس رنگت کو خون سے علیحدہ کرنے کا ہے - پس بموجب اِن دو راے کے اِس قسم اول کے جان ڈس کے پیدا ہونے کے باب مین اطبا کا اختلاف ہے چنانچہ بعض فرماتے ہین کہ یرقان کی بیماری مین جو جلد وغیرہ کی ساخت کی رنگت بدل جاتی ہے تو سبب اسکا یہ ہے کہ جگر مین جو صفرا پیدا ہوتا ہے اُسکو وریدا ورلم - فاٹیکس جذب کرکے دوران خون مین پہونچا دیتے ہین اور دوسری جماعت طبیبون کی یہ راے ہے کہ جب جگر خون سے صفرا کو علیحدہ نہین کرتا ہے تب صفرا کی رنگت خون ہی مین رہ جاتی ہے اور یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے مگر اگلی راے کو غلبہ ہے کیونکہ ایسا دیکھا جاتا ہے کہ صفرا جسقدر زیادہ پیدا ہوتا ہے یرقان بھی اُسیقدر شدت سے ظاہر ہوتا ہے *

دوم وہ یرقان جو بلا کسی قسم کے روک کے پیدا ہوتا ہے

اسباب - خاص قسم کے بخار جیسے یلو فیور ریلیپسنگ فیور - ریمٹنٹ اور ان ٹرمیٹنٹ اور ری - لپ - سنگ فیور اور شاذونادر ٹائیفائیڈ اور ٹائفس - فیور اور اسکارلٹ بخارون مین بہی اِس قسم کا یرقان ہوجاتا ہے - جب خاص قسم کے زہر خون مین موجود ہوتے ہین جیسے پائی - میا کی بیماری کا زہر یا سانپ کا زہر یا فاس - فو - رس اور سیماب اور مِس یا انیٹی - منی کا زہر اور کلوروفارم اور ایتھر کے سونگہنے سے بہی اِس قسم کا یرقان ہوجاتا ہے * جگر کے اٹروفی اور کسی سبب سے جب جگر کی ساخت گلجاتی ہے اور

جگر کے کن جش جین کے سبب سے ہی یہ بیماری ہوجاتی ہے * رنج و غم اور فکر و تردد کے باعث جب نظام عصبی کو صدمہ پہونچتا ہے * خون جب کافی طور پر صاف نہین ہونے پاتا ہے جیسے نیو۔مو۔نیا کی بیماری مین یا نہایت یا نہایت ننھے بچے مین یا تنگ و تاریک مکان مین جہان ہوا کا گزر اچھی طرح نہین ہونے پاتا بود و باش کرنے سے جب صفرا نہایت کثرت سے پیدا ہوتا ہے * اور جب عرصہ دراز تک قبض رہتا ہے تب بھی یہ آزار ہوجاتا ہے *

ماہیت۔ اس امر مین اطبا کی رائے یہ ہے کہ جگر خون سے صفرا علیحدہ نہین کرتا یا خون مین اسقدر صفرا جذب ہوجاتا ہے کہ اُسکے اجزا علیحدہ نہین ہوسکتے * اور بعض طبیب یہ فرماتے ہین کہ خون کی رنگت یعنی ہے۔ ماٹین صفرا کی رنگت مین بدل جاتی ہے * اور عصبی صدمون سے جو یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اُسکی نسبت طبیبون کی یہ رائے ہے کہ جب عصبی نظامت مین صدمہ پہونچتا ہے تب صفرا اچھے طور پر پیدا نہین ہونے پاتا اُس صدمہ کے سبب سے پورٹل۔رین کیحالت بدل جاتی ہے یا خون مین صفرا کا تجزیہ اچھے طور پر نہین ہونے پاتا *

صورت حال تشریحی۔ جب جان ڈس کی بیماری اچھے طور پر پیدا ہوجاتی ہے تب صرف جلد اور آنکھون کے کن۔جنکٹ۔ٹائی۔وا ہی کی رنگت نہین بدل جاتی بلکہ اکثر بافت اور اعضا سے اور رطوبت جسم کی رنگت مین بھی فرق آجاتا ہے * صفرا کی رنگت جلد کی رى۔ٹے۔میو۔کو۔زم مین جمع ہوجاتی ہے اُس سبب سے پسینہ پیدا کرنے والے غدود بھی مبتلا ہوجاتے ہین * عصبی ساخت مین کم اثر پہونچتا ہے اور اس سے کم اثر میو۔کس پردہ اور بلغم پر ہوتا ہے * منجمد خون کے ڈلون اور خون کے سیرم مین بھی صفرا کی رنگت پائی جاتی ہے مگر صفرا کے خصوصیات نہین پائے جاتے اور جب یہ بیماری عرصہ تک قائم رہتی ہے تب خون اچھی طرح جمنے نہین پاتا اور اُس کے

کیسون کی خاصیت بھی بدل جاتی ہے اور مختلف بافت مین رگون سے خون تراوش
پاکر بہہ بھی جاتا ہے * جب یرقان رُکاوٹ کے سبب سے پیدا ہوتا ہے تب بعض
دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پہلے پہل جگر چارون طرف سے برابر بڑھ جاتا ہے اور رنگت اُس
کی زرد یا ہلکی سبز ہو جاتی ہے اور جگر کی نالیان صفرا سے پُر ہو کر پھیل جاتی ہین کچھ
عرصہ بعد صفرا کی رنگت کے ذرات جگر کے کیسون مین جمع ہو جاتے ہین اور جب رُکاوٹ
صفرا کی کامن ڈکٹ مین ہوتی ہے تب پتہ صفرا سے پُر ہو کر پھیلتا ہے * اگر
رکاوٹ رفع نہو سکے بلکہ قائم رہے تب جگر مین ایسی ابتری پیدا ہو جاتی ہے جس سے
جگر چھوٹا ہو جاتا ہے (اٹرو-فی) اور رنگت اُسکی نہایت گہری بلکہ سیاہ ہو جاتی
ہے اور ساخت جگر کی ملائم اور کیسے اُسکے نیست و نابود ہو جاتے ہین اور عرصہ کی
بیماری مین گُردے بیچارون مین بھی بڑے بڑے تغیرات پیدا ہو جاتے ہین - مثلاً
رنگت اُنکی سیاہی مایل ہو جاتی ہے - اُنکی نالیون مین ایک شے سیاہ بھورے رنگ
کی جمع ہو جاتی ہے اور گردون کے جن کیسون سے پیشاب پیدا ہوتا ہے اُن کے
اندر صفرا کی رنگت کے خُرد خُرد دانے پائے جاتے ہین یا آخرکار ایسا ہوتا ہے کہ وہ
کیسے نیست و نابود ہو جاتے ہین *

علامات یرقان مین یہ تین باتین بڑی بھاری پائی جاتی ہین کہ جسم کی رنگت
بدل جاتی ہے - پیشاب کی خاصیت مین فرق آجاتا ہے اور ردوون کے اندر صفرا کے
نہ پہنچنے سے خرابیان برپا ہو جاتی ہین * پہلا اثر اس مرض کا پیشاب مین پایا جاتا ہے
اور تب آنکھ کے پردہ کن-جنکٹائی-وا پر سب سے پیچھے وہ اثر جلد پر نمایان
ہوتا ہے چنانچہ جلد یا تو خفیف زرد یا بھوری یا سبز یا مایل بسیاہی ہو جاتی ہے اور جہاں
کی جلد کا پردہ اپی-ڈر-میس باریک ہوتا ہے وہان کی رنگت خوب گہری ہوتی ہے
پیشاب کی رنگت یا تو خفیف زعفرانی یا خوب گہری ہو جاتی ہے اور تار دیرہ جب عرصہ

تک ٹھہرا رہتا ہے تب رنگت اُسکی سبزی مائل ہو جاتی ہے - اسکے کف کا رنگ زرد
ہوتا ہے - اسمین کپڑا یا جاذب کاغذ ڈبوئے تو وہ زرد ہو جاتا ہے * کیمیای ترکیب سے
قارورہ کی شناخت کیجئے تو صفرا کی رنگت نائٹرک ایسڈ سے اور صفرا کے حموضات
سلفیورک ایسڈ اور شکر سے ثابت ہو سکتی ہین (دیکھو اس کتاب کا حصہ اول
باب قارورہ)

جب صفرا دودون تک پہونچنے نہین پاتا تب قبض ہو جاتا ہے فضلہ خشک بدبودار
اور سفید کھریا مٹی کے رنگ کا خارج ہوتا ہے - شکم مین بدبودار ریح پیدا ہو جاتی ہے
اور بار بار خارج ہوتی رہتی ہے وقتاً فوقتاً یا تو کھلے دست آنے لگتے ہین یا ڈیسنٹری
کی بیماری ہو جاتی ہے بھوک اکثر جاتی رہتی ہے اور روغندار چیزون سے بیمار کی طبیعت
متنفر ہو جاتی ہے - ڈکار بار بار آتے ہین اور مزہ اُنکا کڑوا ہوتا ہے *

گاہے گاہے ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ پسینہ اور دودہ اور تھوک اور آنسوؤن مین بھی صفرا
ہوتا ہے * چونکہ اس بیماری مین صفرا کے حموضات خون مین ہوتے ہین تو بدن
مین خارش ہوتی ہے - دل کی حرکت اور نبض کمزور ہو جاتی ہے اور نبض کی ضربان ۵۰
یا ۴۰ یا ۳۰ بلکہ اسقدر گھٹ جاتی ہے کہ ایک منٹ کے اندر نبض بیس ہی دفعہ چلتی
ہے * بیمار کمزور پست ہمت اور بے حوصلہ ہو جاتا ہے اور کاروبار کی طرف سے طبیعت
متنفر ہو جاتی ہے - بعضدفعہ بیمار کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور کبھی مریض اونگھتا رہتا
ہے *

اس بیماری مین بعضدفعہ جلد پر ار - ٹے - کے - ریا یا لائی - کن یا ڈبل یا کار - بنکل
یا خون کی پتیان پیدا ہو جاتی ہین * بعضدفعہ مگر بہت شاذونادر بیمار کی آنکھون مین اشیا
زرد نظر آتی ہین *

بعض اوقات اس مرض مین ردی علامتین ظاہر ہو جاتی ہین اور بیمار نہایت نڈھال ہو جاتا

ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ معدہ اور رودون میں جریان خون لگتا ہو کر مریض تلف ہوجاتا ہے
علاج - اس بیماری کے علاج کے مطالب یہ ہیں کہ جس سبب سے یہ مرض پیدا ہوا اسکا تدارک
کریں اور ممکن ہو تو اس روک کو رفع کریں جسکی مزاحمت سے صفرا خارج نہیں ہونے پاتا - ایسی
دواؤنکا استعمال کریں جنسے صفرا پیدا ہو جیسے پو-ڈو-فلین * اور لٹے-راگ-زی-کم *
اور کسکرے-را-سگ-را-ڈا * جلیپ * الوز * رو-برب * مرکبات سیماب جیسے زیادہ مقدار
میں کیا-لو-مل یا بلو-پل وغیرہ * صفرا زیادہ پیدا ہو تو اسکا تدارک کریں * بیمار کی غذا کی
طرف خوب متوجہ ہوں مثلاً اس بیماری میں زیادہ روغن اور زیادہ مصالح کا استعمال
منع ہے اور میٹھی چیزیں بھی زیادہ نہ کہانی چاہیئیں اور شراب کا تو نام ہی نہ لو اس کمبخت
سے کوسوں بھاگو * رودون میں صفرا کے نہ پہونچنے سے قبض یا نفخ شکم ہو جائے تو اس کا
علاج کریں جیسا کہ بدہضمی اور قبض کے بیان میں پیچھے بتلایا گیا ہے * مدرات اور معرقات
کا استعمال کریں تاکہ پیشاب اور پسینہ کہلکر آجاوے - یہ بیماری مزمن ہو جاوے تو مقویات
کا استعمال کریں جیسے کونین تولا وغیرہ * علامات ردیہ کا علاج مفرحات سے کریں
عصبی نشامت کے اسے مہ پہونچنے سے مرض ہو گیا ہو تو مسہلات و مدرات اور
معرقات کا استعمال کریں * خون کے جریان کے روکنے لئے قابضات اور ادویات
حابس الدم کا استعمال مناسب ہے * جلد کی خراش رفع کرنے کے لئے سو-ڈا
یا پو-ٹاش کے مرکبات ہمراہ افیون کے دیں * اس مرض کے علاج
میں یہ بات یاد رہے کہ بعد رفع ہو جانے روک کے بھی کچھ عرصہ تک چہرہ
اور جسم پر زردی قائم رہتی ہے - پس جب دیکھیں کہ روک ہٹ گیا ہے
تب ادویات کا استعمال موقوف کردیں - جسم میں صفرا کی موجودگی پائی جاوے
تو گاہے گاہے جلاب دیں *

اِک۔ ٹے۔ رَس۔ نیو۔ نا۔ ٹورم

چہوٹے بچون کو بعد پیدایش کے یرقان ہوجاتا ہے اور تین دن کے اندر خوب بڑہ کر سات سی
چودہ دن کے اندر رفع ہوجاتا ہے پیشاب اسمین زرد اور پاخانہ سفید آتا ہے *
اسباب ۔ جگر کی باریک رگون مین صفرا کا جمع ہوجانا اور گاہے گاہے بند
ہوجانا یا سکڑ جانا یا پیدا نہ ہونا بجری صفرا کا یا بند ہوجانا صفرا کی نالی کا گاڑہی
بیٹ کے سبب *
علاج ۔ چوتہائی یا نصف گرین کیا ۔ لو۔ مل کہلا کر کسٹرائیل کا جلاب دیدین *

اِن۔ لارج۔ منٹ آف دی۔ اسپلین

علامات ۔ طحال یا تو اوپر یا نیچے کیطرف بڑہ جاتی ہے اور کبہی تو ملائم اور کبہی
بڑہ کر سخت ہوجاتی ہے بڑہی ہوئی تلی پر ٹہوکنے سے آواز ٹہوس پیدا ہوتی ہے دم
لینے مین تکلیف اور خشک کہانسی ہوتی ہے اکثر تو قبض لیکن بعض دفعہ دست لگجاتے
ہین بیمار لاغر و کمزور اور کُل علامات انیمیا کی پائی جاتی ہین ۔ اور یہ مرض اکثر
تپ لرزہ کے باعث پیدا ہوتا ہے *
علاج ۔ اگر درد کی کسیقدر شدت ہو اور بیمار طاقتور تو مقام درد پر دو تین
جونکین لگاوین اور ٹکمید کرین نہین تو ٹنکچر آف آیوڈین یا ریڈ آیوڈائیڈ اف مرکری
کی مالش کرین اور یہ نسخہ کہانے کو دیوین *
نسخہ ۔ سلفٹ اف آیرن ۳ گرین * کونین ۲ گرین * ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ
۱۰ ۔ بوند * پانی ایک آونس * دن مین تین دفعہ پلاوین ۔ قبض ہو تو اس نسخہ کی
فی خوراک مین دو ڈرام سلفٹ اف مگنیشیا ملاوین اور اس مرض مین

آیوڈائیڈ اف ایرن اور سائٹریٹ اف ایرن - انڈ کوئنین اور سائٹریٹ اف ایرن
اینڈ - ایمو - نیا بھی مفید ہے - بیمار کی غذا ہری ترکاری اور گوشت کی ہونی چاہئے ۔

اب - ڈوا - مے - نل اینو - ریزم

شکم کا وہی اینو - ریزم طبیب کے ملاحظہ مین آتا ہے جو شکم کے حصہ ایار - ٹا مین پیدا ہوتا ہے
لیکن سی - لی - ایک ایک - سس مین یا اسکی کسی شاخ مین خاصکر اسکے جگر کی شاخ
مین یا کسی مے - سن - ٹری کی شریان یا گردے کی شریان یا کسی جانب کی ای - لیاک
شریان مین بھی اینو - ریزم پیدا ہو سکتا ہے ۔

علامات شکم کا اینو - ریزم ایار - ٹا کے کسی حصہ مین پیدا ہو سکتا ہے مگر اکثر
ایک ہی جانب کو ابھر آتا ہے خاصکر بائین جانب اکثر معلوم ہوتا ہے - یہ قاعدہ ہے
کہ شکم کے اینو - ریزم کی شکل اکثر گول سی ہوتی ہے اور ابھار ہموار ہوتا ہے اور دبانے
سے دب بھی جاتا ہے - یہ بھی قاعدہ ہے کہ شکم کا اینو - ریزم اکثر ایک ہی جگہہ پر قایم
رہتا ہے ہلائے تو ادہر ادہر حرکت نہین کرتا اور نہ دم لینے سے اسمین حرکت پیدا
ہوتی ہے ۔ شکم کے اینو - ریزم مین دل کی پہلی حرکت کے ساتھہ خاصکر اور گاہے گاہے
دوسری حرکت کے ساتھہ بھی ضربان محسوس ہوتا ہے - ہٹو سکپ تو اسپر سے آواز بھوس
پیدا ہوتی ہے ۔ شکم کے اینو - ریزم کے ہونے کی علامتین اکثر پشت کیطرف پائی جاتی
ہین ۔ اس مرض مین عصبی درد اکثر ہوا کرتا ہے - بعضدفعہ یہ درد نہایت شدید اور ادہر
ادہر پھیلتا ہے اور دباؤ کے سبب سے کولہے کے جوڑ کے فلکشر مسلس کھچ جاتے ہین
اور پشت کے فقرات چھل جانے کے سبب سے گہرا درد اور چبھن سی ہوتی رہتی ہے
ای - لا - ایک ورید ان یا پیو - ٹل - وین کے دب جانے سے ایک یا دونو ٹانگین سوج
جاتی ہین گاہے گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیشاب دقت سے آتا ہے اور گردن

کی وریدکے دب جانے سے پیشاب مین البیومن بھی پایا جا سکتا ہے دباؤ کے سبب
سے جب اِس - پر - ماٹک شریان دب جاتی ہے تب دونو خصئے سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے
ہین * اینو - ریزم جب جگر کی شریان مین پیدا ہوتا ہے تب مجری صفرا اور پورٹل وین
کے دب جانے سے یرقان اور استسقا ہو جاتا ہے - اِس مرض مین ہاضمہ بگڑ جاتا اور
بعضدفعہ قبض بھی ہو جاتا ہے *

علاج - مریضکو بستر پر آرام سے لیٹے رہنا چاہئے اور اُسکی غذا کا ایسا بندوبست
کرین جس سے خون کا دورہ تیز ہونا پاوے مثلاً وزن کرکے برابر وقتون مین صرف اسقدر
کہانے پینے کی چیزین دین جس سے مریض کی جان بچی رہے اور خون کیحالت ایسی
ہوجاوے جس سے وہ آسانی سے جم جا سکے اور جہانتک ہوسکے پینے کی چیزین بہت کم
دینی چاہئین اور شراب کو گولی مارنی چاہئے - دوا کے طور پر ایسی ادویات کا استعمال
کرنا چاہئے جن سے دل کی حرکت تیز نہ ہونے پاوے اور خون جم جا سکے مثلاً ڈی جی ٹیلس
اور بیلا ڈونا یا ایکو - نائیٹ کا استعمال مناسب ہے *

مقالہ نہم

امراض اعضاے بول

اِن امراض کے بیان سے پہلے گردون کی مختصر تشریح اور پیشاب کیونکر پیدا ہوتا ہے یہ باتین
بتلانی ضرور ہین - پس واضح ہو کہ گردے دو ہوتے ہین اور لم - بر - ری - جن مین استخوان پشت
کے چپ و راست قائم ہین - شکل انکی قریب انڈون کی سی ہوتی ہے اور ہر ایک گردہ
چار سے پانچ انچ تک لمبا اور دو انچ چوڑا ہوتا ہے - لمبائی سے تراشئے تو دو حصے دکھلائی
دیتے ہین - ایک بالائی اور دوسرا اندرونی * بالائی حصہ کو اصطلاح مین کارٹے کل پورشن

اور اندرونی حصہ کو مے-ڈیو-لری پور-شن کہتے ہین ۔ یاد رہے کہ کار-ٹی-کل پور-شن مین قریب سارے کا سارا سامان پیشاب پیدا کرنے کا ہوتا ہے اور مے-ڈیو-لری پور-شن مین قریب سارے کا سارا سامان اُس پیشاب کے بہا لے جانے کا ہوتا ہے چنانچہ کار-ٹی-کل پور-شن مین چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہین جنکو اصطلاح مین مل-پے-گی-ان با-ڈیز اور عربی مین اجسام مل-فے-جیائی کہتے ہین - یہ غدود اسطور سے بنے ہین کہ ان پر ایک غلافی خول ہوتا ہے اور اُس خول کے اندر ایک شریان داخل (رنی-نل ار-ٹری) ہوتی ہے - شریان مذکور کی شاخین بل پیچ کھا کر پھندنی کے طور پر بنجاتے ہین اور اُس گھنڈی نما پھندنی سے (مل-پے-گی-ان با-ڈی) وین یعنے ورید شعر پیدا ہو کر ان-ٹے-ری-ار وی-نا کے-وا مین خون لیجاتی ہے ۔

جس غلافی خول کے اندر اجسام مل-فے-جیائی ہوتے ہین وہان سے پیشاب کی باریک نالیان شروع ہو کر (ٹیو-بیو-لائی یو-ری-نے-فرائی) گردہ کے اندرونی حصہ یعنے مے-ڈیو-لری پور-شن مین آکھلتے ہین ۔ گردون کا مے-ڈیو-لری پور-شن کئی حصون مین منقسم ہے ۔ شکل اُن حصون کی مخروطی ہوتی ہے اور وہ بنتے ہین پیشاب کی باریک باریک نالیون سے جو شروع ہوتی ہین اجسام مل-فے-جیائی کے غلافی خول سے - اُن مخروطی حصون کی نوکین مثل عورت کے پستان کے بھٹنیون کے ہوتی ہین اور جیسے سر پستان مین ویسے ہی انمین بہی پیشاب کے خارج ہونے کے لئے باریک باریک سوراخ ہوتے ہین جنسے پیشاب قطرہ قطرہ ٹپک کر پل-وس آف دا کڈنے مین جمع رہتا ہے اور وہان سے مجری بول کے راستہ مثانہ مین آگرتا ہے ۔

اوپر یہ بات بتلائی گئی ہے کہ ہر ایک گردہ مین ایک ایک ری-نل ار-ٹری یعنے گردہ کے شریان ایار-ٹا سے نکلکر جاتی ہے اور غلافی خول مذکورۂ بالا کے اندر اُسکی

شاخین بل پیچ کہا کر مہندنی کی شکل بنجاتے ہین جس پردہ سے وہ غلافی خول بنتا ہے اِس
مین خُرد خُرد کیسے ہوتے ہین - کام اِن کیسون کا یہ ہے کہ شریان مذکور سے پیشاب کی
مائیت یعنے پانی کو جذب کرتی ہین - اور پیشاب کی باریک نالیون کے پردہ مین
جو کیسے ہوتے ہین وہ قارورہ کے منجمد اجزا یعنے یوریا اور یورک اسڈ وغیرہ کو
اُسی رِی نَل ار-ٹری کے خون سے علیحدہ کرتے ہین اور پیشاب کی مائیت کے ہمراہ
گُردہ کے پل - وِس مین بہا دیتے ہین ٭ پس یاد رہے کہ پیشاب بنتا ہے رِی-نَل
ار-ٹری کے خون سے اور یہ کہ اُس خون سے پیشاب کا پانی مل پے-گی-ان یا-ڈینر
مین بذریعہ غلافی خول کے کیسون کے علیحدہ ہوتا ہے اور یہ کہ پیشاب کے منجمد اجزا جیسے
یو-ریا اور یو-رک اسڈ وغیرہ مین پیشاب کی باریک نالیون کے چھوٹے چھوٹے کیسون
کے ذریعہ خون سے علیحدہ ہوتے ہین ٭ قارورہ کے ملاحظہ سے مریض کیحالت اور نیز
بیماری کی نسبت بہی بڑی بڑی باتین حاصل ہوتی ہین - لیکن قارورہ کا ملاحظہ اُس
ترکیب سے نہ کرنا چاہئے جس سے دیسی طبیب دیکھا کرتے ہین کہ آپ تو گاؤ تکیہ لگا کر حقہ
کی نئے مُنہ مین رکھکر فرش کے پرلے سرے پر بیٹھے رہتے ہین اور مریض بیچارہ کو ذات
کا سپید ہی کیون نہو لب فرش سے ہی چار قدم پرے بھنگی کیطرح قارورہ کی شیشی ہاتھ
مین لئے ہلاتا رہتا ہے کہ مبادا پیشاب کی چھوت سے کہین حکیم جی کا فرش ناپاک نہو جائے
حکیم صاحب دور سے اُس قارورہ کی طرف ایسی ٹکٹکی لگاتے ہین جیسے کوئی بندوق کی
شست لگاتا ہے اور سر ہلا ہلا کر ذرا ہون ہان کر کے اپنے ارد گرد کے شاگردون کو فرماتے
ہین کہ میان دیکہنا اِس قارورہ مین وہ قشورہ نظر آتے ہین اور وہ رسوب دکھلائی دیتے
ہین حکیم صاحب نے کیا خاک دیکہا قشورا اور رسوب دو بڑے بڑے عربی لفظون کے
بولنے کے سوا گردون کی کونسی حالت دریافت کی - تیسر طرفہ یہ کہ لوگون مین مشہور
کرتے ہین کہ ڈاکٹر لوگ قارورہ کی بابت کچھ بہی نہین جانتے اور نہ اُنکو نبض دیکھنی آتی ہے

قربان انکی عقل کے ... جس کتاب کے حصہ اول مین تھا ... اور بعض کا پانکر ...
ہو ملاحظہ فرماوین تو آنکھین کھل جاوین کہ ہمان تھا ... کا امتحان اسطرح ...
اور بعض سطرح دیکھتے ہین جنکو تشریح سے واقفیت نہین ہے ... ہو ...
سکتے ہین ... انانیت اور ہٹ دھرمی اور بات ہے اور انصاف اور ...

اول یو-ری-میا

تشریح سے یہ بات ظاہر ہے کہ انسان کے جسم مین جو نقص یعنے میل پیدا ہوتا ہے گردے ...
بذریعہ پیشاب کے جسم سے خارج کردیتے ہین اور یہ بات بھی بتلائی گئی ہے کہ پیشاب میں
جو اجزا ہوتے ہین وہ جسم کا میل ہوتا ہے - اگر خون سے علیحدہ نہ کیا جائے اسمین رہ جائے
تو فساد برپا کرتا ہے - پس ظاہر ہے کہ بیماری کے سبب سے اگر گردے بگڑ جاوین
تو پیشاب اچھے طور پر پیدا نہوگا اور جسم کا میل جسم ہی کے اندر رہ جائیگا - غرض گردے
کی بیماری کے سبب جب پیشاب اچھے طور پر پیدا نہین ہوتا ہے تب خون مین پیشاب
اجزا جمع ہوکر اسکو زہریلا کردیتے ہین - جب یہ زہریلا خون جسم مین دورہ کرتا ہے تو
انواع و اقسام کی اندیشناک علامتین پیدا ہوتی ہین اور نظام عصبی مین خرابی پیدا کرتا
ہے چنانچہ جب کسی سبب سے نفرائی-ٹش کی بیماری ہوجاتی ہے اور پیشاب کے ہمراہ
البیو-من بکثرت اخراج پاتا ہے تب یو-ریا اور یو-رک ایسڈ خارج نہین ہونے پاتے
بلکہ خون ہی مین رہکر مہلک علامتین پیدا کرتے ہین کیونکہ پیشاب کے یہ دونو جزو زہر
کے قسم سے ہین تندرستی کیحالت مین یہ دونو موذی مادے پیشاب کے ذریعہ جسم سے
خارج ہوتے رہتے ہین - مگر جب خون مین رہ جاتے ہین تب اسکو زہریلا کردیتے ہین کہ
جس سبب سے یو-رمی-یک کوما یعنے خون مین یو-ریا اور یو-رک ایسڈ کے رہ جانے
سے جو بیہوشی پیدا ہوتی ہے) اور یو-رمی-یک کن-ول-شن دیعنے خون مین یو-ریا

اور یو-رک ایسڈ کے رُکے رہ جانے سے جو تشنج پیدا ہوتا ہے) پیدا ہوتے ہیں۔
یو-ریا اور یو-رک ایسڈ کے خون میں رُک جانے سے تین طور کے زہر کی علامتیں
پیدا ہو سکتی ہیں مثلاً ایک قسم تو وہ ہے جس میں نشہ بتدریج یا دفعتاً ہوجاتا ہے ایس
حالت سے بیمار بمشکل ہوشیار ہوتا ہے لیکن آخرکار بالکل بیہوش ہوجاتا ہے
اور دم خراٹے سے لیتا ہے جیسے افیون کے زہر میں ہوا کرتا ہے + دوسری قسم ایس
بیماری کی وہ ہے جسمیں بیمار کے سارے جسم میں دفعتاً مرگی کی طرح تشنج ہونے لگتا
ہے اور جبتک نوبت جاری رہتی ہے تبتک بیمار بالکل بیہوش رہتا ہے + تیسری قسم
میں بیہوشی اور تشنج دونو ایک ہی دفعہ شروع ہوجاتا ہے + یو-ری-میا اور خاص
مرگی کے تشنج میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بیہوشی ایسی گہری ہوسکتی ہے کہ بیمار ہوشیار
نہیں ہوسکتا یا بمشکل ہوش میں آتا ہے اور تشنج نوبت بنوبت ہوا کرتا ہے۔ چہرہ
بیمار کا پیلا پڑجاتا ہے جسم مرطوب اور حالتِ صحت سے کم گرم اور پتلیاں اکثر پھیلی ہوتی
ہیں لیکن یو-ری-میا کی خاص علامتوں کے شروع ہونے سے پہلے چند علامات منذرہ
پیدا ہوتی ہیں چنانچہ

علاماتِ منذرہ - پہلے دردِ سر ہوتا ہے۔ اونگھ آتی ہے۔ سوتے وقت
خراٹے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ تھوڑے عرصہ کے لیئے گاہے گاہے خیالات منتشر
ہوجاتے ہیں بیمار دفعتاً اندھا ہوجاتا یا بصارت دُھندلی ہوجاتی ہے لیکن یہ بات
تھوڑے عرصہ تک رہ کر رفع ہوجاتی ہے۔ حس میں فرق پڑجاتا ہے۔ مریض کمزور
ہوجاتا ہے۔ صفرا کا غلبہ ہوتا ہے سردی معلوم ہوتی ہے جی متلاتا قے ہوتی ہے۔
گاہے گاہے شدت سے دست لگجاتے ہیں۔ بعضدفعہ مُنہ سے بو امیو-نیا کی آتی ہے
پس یاد رہے کہ جب گردوں کی بیماری میں اُن علامات منذرہ میں سے کوئی علامت
پیدا ہوجاوے تب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ پیشاب کے اجزا کا زہر یا تو نظام عصبی

یا خون مین سرایت کر گیا ہے اور اگر بیہوشی یا تشنج ہوجاوے تو ایسی زہر کے سبب

سے ہوجاتا ہے ؛

تشخیص - پیشاب کے اجزا سے زہر ہونا بعض دفعہ مشکل سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر احتیاط

نکیجائے تو ان بیماریون کا مغالطہ پڑسکتا ہے جنمین بیہوشی اور تشنج ہوا کرتا ہے

چنانچہ اس بیماری مین مرگی اور اپو-پلکسی اور ہس-ٹے-ریا اور شراب اور

افیون کے زہر کی غلطی ہوسکتی ہے - لیکن گردون کیحالت اگر دریافت کیجاوے

تو یہ مرض آسانی سے پہچاناجاسکتا ہے کیونکہ پیشاب کے اجزا کے خون مین رک جانے

کے سبب سے جب بیہوشی یا تشنج ہونے لگے تو اکثر یہ پایا جائیگا کہ پیشاب یا تو بالکل

بند ہوگیا ہے یا تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور اسمین کثرت سے البیو-من ہوتا ہے یا

پیشاب ہلکے رنگ کا پھیکا ہوگا اور اس مین یو-ریا کم اور البیومن بہی برائے نام ہوگا

اور جب چہرہ یا ہاتھ پاؤن مین ورم بہی ہوتا ہے تب اس بیماری کے ہونے مین شک

نہین رہتا ۰ یو-ری-میا کی بیہوشی اور اپو-پلکسی یا افیون یا شراب کی بیہوشی

مین یہ فرق ہے کہ یو-ری-میا مین بیمار کا چہرہ پیلا پڑجاتا ہے اور جسم کی حرارت

کم ہوجاتی ہے - پتلیان آنکھون کی پہیلی رہتی ہین - فالج نہین ہوتا ہے حس کبھی مفقود

اور کبھی کم ہوجاتا ہے اور عضلے پھڑکتے ہین ۰

علاج - اس بیماری کے علاج مین دو باتین مدنظر رکھنی چاہیئن - اول خون کو

یو-ریا اور یو-رک اسڈ سے پاک کرنا - دوم گردون کو حالت صحت پر لانا تاکہ اپنا

معمولی کام حتی المقدور ممکن ہو قریب صحت کی حالت کے کرسکین ۰

کو-ما اور کن-ول-شن کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر مریض ہمارے علاج مین آوے

تب مریض کو فوراً تاکید کرین کہ بستر پر لیٹا رہے حرکت نہ کرے گو اسکے پیشاب

مین تھوڑا ہی کیون نہ البیو-من آتا ہو - کیونکہ کچھ عرصہ آرام سے پیشاب مین

البیو-من کم آنے لگتا ہے اور حرکت سے البیو-من بہت زیادہ خارج ہوتا ہے -
بیماری کی خفیف قسم اسکار-لے-ٹے-نا اور ڈف-تھے-ریا اور حمل کیحالت مین
یا سردی کے سبب یا بارش مین بھیگنے سے پیدا ہوتی ہے - غرض اِس خفیف قسم
یو-ری-میا مین کچھ عرصہ تک بستر پر آرام کرنے سے مقدار البیو-من کی کم ہوجاتی
ہے اور یو-ری-یا اور یو-رک ایسڈ زیادہ خارج ہونے لگتا ہے ؛ علاوہ آرام کے
اِس بیماری مین غذا کا بھی بڑا پرہیز چاہیے مثلاً گوشت مچھلی انڈے وغیرہ حیوانی
اغذیہ یک قلم موقوف کردینا چاہیے - مگر دودھ کا چنداں مضایقہ نہین - بیمار کو صرف
نباتی غذا کہانی چاہیے - کیونکہ صرف نباتی غذا کے استعمال سے جسم مین یو-رک ایسڈ
بہت کم پیدا ہوتا ہے اسی بنا پر اُن بیماریان بہت کم عارض ہوتی ہین اور گردون
پر محنت بھی بہت کم پڑتی ہے کیونکہ گوشت کی غذا سے یو-ریا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور اُسکے
خارج کرنے کے لیے گردون کو محنت بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے ؛
دوا کے باب مین سل-فیٹ اف مگنے-شیا کا استعمال کرنا چاہیے مثلاً نسخہ
سلفیٹ اف مگنے-شیا ۲ ڈرام ؛ صاف پانی ۳-آونس ؛ بمقدار ایک ایک آونس
کے چار چار گھنٹہ بعد پلا دین تاکہ شب و روز کے اندر پانچ چھہ دست خوب کہلکر آجاوین -
اِس خفیف قسم کے مرض مین معرقات کے استعمال کی ضرورت نہین پڑتی یو-ری-میا
مین نبض اکثر سخت ہوا کرتی ہے - غرض نبض کے پہیلانے کے لیے سی-ٹی-ریٹ اف
سوڈیم نہایت عمدہ دوا ہے - اِسکے استعمال سے خوب کہلکر پسینہ آجاتا ہے اور
اُس پسینہ کے ذریعہ خون سے یورک ایسڈ خارج ہوجاتا ہے کیونکہ خون مین یورک ایسڈ
کے ہونے سے نبض سخت ہوجاتی ہے اور کن-ول-شن ہونے لگتا ہے - ساتھہ ہی اِسکے
سلفیٹ اف-مگنے-شیا کا بھی استعمال جاری رکھہ سکتے ہین -
اگر فرض کرو کہ بیماری نسبت اوپر کے زیادہ تر سخت ہو مثلاً جیسا مرض اسکارلے-ٹے-نا

کے بعد یا ایام حمل مین یا کسی اور سبب سے ہوا کرتا ہے پیشاب مین البیومن
بکثرت موجود ہوتا ہے - چہرہ اور ہاتھون پر ورم ہوتا ہے - درد سر رہتا ہے -
بعض دفعہ نہایت شدت سے آنکھون کے سامنے مکھیان اُڑتی سی نظر آتی ہین
بیمار کا سر گہومتا ہوا معلوم ہوتا ہے - بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے اور چہرہ کے
عضلے اکثر پہڑکتے رہتے ہین - اِس اخیر کی علامت پر خاص توجہ کرنی چاہئے -
مثلاً پیشاب مین البیومن بکثرت ہو - بات چیت کرتے وقت بیمار کے چہرہ کے
عضلے پہڑکتے ہون تو یقین جان لو کہ اب کوئی دم مین کن - ول - شن یا دورہ کو - یا دہیوا
ہونیوالا ہے - پس ایسی صورت مین مریضکو بستر پر لٹا دینا چاہئے اور آش جو یا دودہ
یا آب گرم یا صرف سادا پانی پلانا چاہئے - اب ایسی دوا دین جس سے خوب کہلکر پسینہ
اور اجابت آجائے مثلاً ۱۰ گرین کیا - لو - مل ۲۰ گرین نا - ے - ٹر اور اُس مین
ایک قطرہ کروٹن آئیل کا چہوڑ کر فوراً کہلا دین - بیمار کو خوب گرم لحاف اڑہا دین
اور پہلوؤن مین گرم پانی کی بوتلین لگا دین - اِس علاج سے پسینہ اور پاخانہ خوب
کہلکر آجائیگا اور ساتہ ہی اسکے بہت سا حصہ یورک ایسڈ کا بہی خارج ہو جائے گا
جسکے خون مین ہونے سے کن - ول - شن ہو جاتا ہے - پے - لو - کا - ر - پین کا استعمال
بہی کر سکتے ہین لیکن جب یوریمیا بعد بچہ پیدا ہونے کے ہو جاتا ہے تب
بعض دفعہ اس دوا سے بعوض فائدہ کے نقصان متصور ہے کیونکہ ایسا دیکہا گیا ہے
کہ جب یہ دوا اس حالت مین دیجاتی ہے تب کن - ول - شن جلد شروع ہو جاتا
ہے - شاید اسکا سبب یہ ہے کہ اسکے استعمال کرنے سے دم لینے مین تکلیف
ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دم گہٹا جاتا ہے یہی علامتین کافی ہوتی ہین
کن - ول - شن کے پیدا کرنے کی - بر تقدیر پے - لو - کا - ر - پین کا استعمال کرنا
ہی منظور ہو تو ایک کا ہ گرین کر جلد کے اندر پے - لو - کا - ر - پین کی پچکاری کرنے سے

نصف گھنٹہ پہلے مار۔ فاینٹ کی پچکاری کرلین اور تب پے۔ لو۔ کار۔ بین کی پچکاری کریں کیونکہ مار۔ فاینٹ مدد دیتا ہے پے۔ لو۔ کار۔ بین کے اثر کرنے کو اور کن ول شن کیطرف طبیعت کے میلان کو بہی روکتا ہے ۔ غرض اس علاج سے اجابت کہلکر آجاتی ہے اور پسینہ بہی بکثرت آجاتا ہے اور بنغض جو پہلے سخت تہی جلد ملائم ہوجاتی ہے خون سے زہریلے مواد جلد خارج ہوجاتے ہین کیونکہ اجابت اور پسینہ کہلکر آجانے سے مریض کو پیاس معلوم ہوتی ہے اور وہ اُن عرقیات کو خوب طرح پیتا ہے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے جس سے زہر بیادہ رقیق ہوکر آسانی سے خارج ہوجاتے ہین اور پیشاب مین البیومن کی مقدار بعلد کم ہونے لگتے ہے اور گردے اپنا معمولی کام پہر شروع کرنے لگ جاتے ہین ۔ بیمار کے بستر پر فوراً لیٹ جانے پر نہایت تاکید کرنی چاہئے لیکن کس ترکیب سے لیٹنا چاہئے ۔ اسباب پر ضرور توجہ کرنی چاہئے ۔ مثلاً ہم جانتے ہین کہ گردون کی بیماری کے سبب سے جب ا۔ نا۔ سار۔ کا ہوجاتا ہے تب صبح کے وقت بستر خواب سے اُٹھتے ہی سر اور چہرہ پر زیادہ ورم دکہلائی دیتا ہے اور اُسوقت درد سر بہی زیادہ ہوتا ہے ۔ سبب اِسکا بہت صاف ہے کیونکہ لیٹے رہنے کی حالت مین پانی کا میلان دماغ کیطرف زیادہ ہوتا ہے جس سے دماغ اور اُسکے پردون مین زہر زیادہ مقدار مین رجوع کرتا ہے ۔ پس دماغ کو دو طور سے صدمہ پہونچتا ہے یعنی ایک تو پانی کے دباؤ سے اور دوسرے بکثرت یو۔ ریا اور یورک ایسڈ کے ہونے سے پس بیمار کے لیٹنے کی ترکیب پر ضرور توجہ کرنی چاہئے ۔ وہ ترکیب یہ ہے کہ پلنگ کے سرہانے کو بہ نسبت پائینتی کے اونچا رکہنا چاہئے مثلاً ایک فٹ یا ۱۸ انچ اونچا ہونا چاہئے ۔ اِس ترکیب کا نیک اثر جلد ظاہر ہوجاتا ہے یعنے سر کا ورم جلد رفع ہوجاتا ہے ۔ پانی کا میلان سر کیطرف کم ہوجاتا ہے اور دماغ پر کا دباؤ ہٹ جاتا ہے اور زہریلے مادہ کا حصہ کم ہوجاتا ہے ۔ ورنہ بیمار کا سر اونچا نہ رکہوگے

درد سر بڑہتا جائیگا - چہرہ زیادہ سوجتا جائیگا - بینائی آنکہ کے آن مین کم ہوتے
جائیگی اور دماغ مین زہریلے مادون کا غلبہ ہوگا - مگر یہ ساری باتین سر کے اونچا رکہنے
سے نہین ہونے پاتین - کیا - لو - مل اور کرو - ٹن - آئیل اور نائیٹر کے استعمال سے
جیساکہ اوپر بتلایا گیا ہے جب سست آجاوین تب سلفٹ اف مگنے شیا کے ذریعہ
دستون کو جاری رکہنا چاہئے - اور ضرورت ہو تو گرم کپڑے اڑہا کر اور گرم
گرم عرقیات پلا کر رونون تک پسینہ جاری رکہہ سکتے ہین اور اسبابت کی مدد کے
لئے سی - لی - سی - لِٹ اف سو - ڈیئم سے کوئی اَوْر دوا بہتر نہین ہے - لیکن فرض
کرو مریضہ تمہاری حاملہ ہے - پیشاب مین ایسکے البیو - من بکثرت ہے اور ساتہہ اسکے
کو - ما اور کن - ول - شن بہی ہوتا ہے - غرض ایسی حالت مین ایک تہائی یا نصف
گرین مار - فائین کی پچکاری جلد کے اندر فورا کردین - ضرورت ہو تو دوبارہ کرین -
سر مریضہ کا بہ نسبت پاؤن کے ڈیڑہ فٹ اونچا رکہین اور ۰ اگرین کیا - لو - مل مین ایک
یا دو بوند کرو - ٹن آئیل کے ملا کر ۳۰ سے ۶۰ گرین نائیٹر کے ہمراہ کہلا کر مریضہ کو لحافون
مین لپیٹ دین اور پہلوؤن پر آب گرم کی بوتلین رکہہ دین - جب مار - فائین کی
پچکاری سے کن - ول - شن رک جاوے اسوقت تمہاری مرضی ہو تو ایک گرین کے
چہٹے یا نصف گرین پیلو - کار - پین کی پچکاری جلد کے اندر کردو - جب مرض کے
ابتدائی اندیشہ دور ہو جاوین تب سلفٹ اف مگنے شیا کے استعمال سے دستون
کو جاری رکہین اور سی - لی - سی - لِٹ اف سو - ڈیئم کے استعمال سے پسینہ جاری
رکہین اور بیمار کو اس ترکیب سے لٹائے رکہین جس سے سر بہ نسبت ٹانگون کے اونچا
رہے ٭

دوم اکیوٹ سپوری ٹیو نفرائی ٹس

علامات - کمر کے ایک یا دونو طرف گہرا درد اور بے چینی معلوم ہوتی ہے - اگر درد کی ٹیس رانون اور خصیون تک پہونچتی ہے - بار بار جی متلاتا ہے اور اُبکائیان آتی ہین - پیشاب تہوڑا بہت سرخ رنگ کا اور ساتہہ درد کے آتا ہے شدت کا بخار رہتا ہے پیشاب مین پیپ پائی جاتی ہے - اگر دُنبل پیدا ہوجاوے تو گُردہ کے پِل - وِس مین پہوٹ سکتا ہے اور پیپ اُسکی نائیزہ کے راہ خارج ہوسکتی ہے - بعض دفعہ دُنبل کمر اور چُڈّون مین پہوٹ جاتا ہے اور جب گردہ مین دُنبل پیدا ہونیوالا ہوتا ہے تب علامات ہِکٹ - ٹِکٹ فیور کی پیدا ہوتی ہین اور اُسی حالت مین بیمار اکثر مرجاتا ہے

اسباب خون کا بگڑجانا - ضرب وزخم - پیشاب کا بند ہوجانا - گردہ مین پتہری کا پیدا ہونا - اور تیز زہر کا کہانا ؛

علاج - کمر پرجونکین یا گلاس لگاوین اور بیمار کو آب گرم مین بٹہاوین - اور ایک زود اثر نمکین جلاب ویکرڈوبرس پاوڈر اور اسے ٹٹ اف ایمونیا کا استعمال کرین اور مرض کے اخیر درجہ مین کونین اور معدنی تیزاب کام مین لاوین اور غذا مقوی دین ؛

سوم برائی ٹس ڈیزیز

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ یعنی حاد - دوسری کرانک یعنی مزمن ؛

اوّل اکیوٹ برائی - ٹس ڈی - زیز

اسباب کثرت شراب خواری - فاقہ کشی - سردی کا لگنا - یا بارش مین بہیگنا ؛ مرض اسکارلیٹینا ؛ ہیضہ کا زہر وغیرہ ؛

ماہیت - اکیوٹ برائٹ - ٹیس ڈیزیز مین درحقیقت اُس ایپے - تہے - لی - ام کے
کیسے مبتلا ہوجاتے ہین جو بیچدار باریک پیشاب کی نالیون ڈٹیوب - بیو - لائی
یو - ری - نفے - فرائی) کے اندر ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کیسون کو ایک
ایسے غیر طبیعی مادہ کو علیحدہ کرنا پڑتا ہے جو حالتِ صحت مین نہین پیدا ہوتی - اگر وہ مادہ
طبیعی ہی ہو پھر بھی اِس مرض مین کثرت سے پیدا ہوتا ہے - غرض اس کثرت کار کے
سبب سے اِن کیسون مین تغیرات واقع ہوجاتے ہین اور انکی پرورش مین بھی خلل پڑ
جاتا ہے تب جلد جلد پیدا ہوکر کیسے جھڑنے لگتے ہین اور جمع ہوکر پیشاب کی باریک نالیون
کو جو گُردہ کے مے - ڈیو - لری یورینش مین ہوتے ہین بند کردیتے ہین - اِس ترکیب سے
جب وہ نالیان مسدود ہوجاتی ہین تب فاسد مادہ پیشاب کے راہ خارج ہونے نہین
پاتا بلکہ خون ہی مین رہ جاتا ہے اور وہ خون بگڑ جاتا ہے جس سبب سے بیماری اور بھی
ترقی پکڑ جاتی ہے - علاوہ ازین اِس بیماری مین اور خرابی یہ پیدا ہوتی ہے کہ
مل - پے - گے - آن باڈیز (اجسام مل - فے - جیائی) کے دوران خون مین کاوٹ
پڑ جاتی ہے جس سے پیشاب کی نالیون کے خول مین خون کا فائی - برین اور سیرم
جمع ہوجاتا ہے - نتیجہ اِسکا یہ ہوتا ہے کہ وہ سیرم پیشاب مین ملجاتا ہے (اسیواسطے اِس
مرض کے پیشاب مین البیومن پایا جاتا ہے) اور فائی - برین حسبِ قاعدہ جب جمنے
لگتا ہے تب ایپے - تہے - لی - ام سے جُڑے ہوئے کیسون کو بھی اپنے ساتھ پھانس
لیتا ہے اور اُسی منجمد حالت مین کیسون کو پھانسے ہوئے اور پیشاب کی نالیون کے خول
کی شکل لئیے سِمیتون کی طرح بنکر پیشاب کے ساتھ خارج ہوجاتا ہے چنانچہ اسیواسطے جب
مرض کے پیشاب کے تلچھٹ کو باریک بین سے دیکھتے ہین تب ایپے - تہے - لی - آل
کاسٹ نظر آتے ہین جنکی تصویر اِس کتاب کے حصہ اول مین دیگئی ہے (جسکو دیکھو)
علاوہ اِن مسالحون کے اُس پیشاب مین خون کے کیسے بھی پائے جائینگے - جب یہ بیماری

مہلک ہونیوالی ہوتی ہے تب دونو گردے خون سے پر ہو جاتے ہین مگر اکثر بڑہ کر
بہاری ہو جاتے ہین اور رنگ اُنکا ہلکا زرد ہو جاتا ہے اور اُنپر جا بجا جمے ہوئے
خون کے دہبے پائے جاتے ہین - باریک بین سے دیکہین تو وہ پیچدار پیشاب کی
نالیان جو گردہ کے بالائی حصہ پر ہوتی ہین (کارٹیکل پورشن) پہیل جاتی ہین اور
اسمین ایپی تہیلی ام کے جہڑے ہوئے کیسے اور ایک قسم کا دانہ دار مادہ بہی کثرت
سے ہوتا ہے جس سبب سے وہ نالیان بند ہو جاتی ہین مگر جو حصہ ان پیشاب کی نالیونکا
گردون کے میڈیولری حصہ مین ہوتا ہے اُسمین بعضدفعہ ایسا ہی دیکہا گیا ہے
کہ جیسے اسکارلیٹ فیور اور چیچک کی بیماری مین بدن پر بہت کم یا بالکل دانے
نہین پیدا ہوتے ہین اسیطور پر اس بیماری مین اگرچہ پیشاب مین البیومن پایا
جاتا ہے اور ڈراپسی کی علامتین بہی موجود ہوتی ہین تاہم اُس پیشاب مین
ایپی تہیلی ام کے کیسے نہین ہوتے - لیکن اسصورت مین ایسا ضرور ہوتا ہے
کہ مریض کا خون نہایت درجہ پر زہریلا ہو جاتا ہے اور مرض کی علامتین بہی نہایت
زور و شور سے ظاہر ہوتی ہین کیونکہ طبیعت اُس موذی مادہ کو دفع نہین کر سکتی ہے

علامات - یہ قاعدہ ہے کہ جب مرض اکیوٹ شروع ہوتا ہے تب بیمار کو جاڑا
چڑہ آتا ہے بعدازان بخار ہو جاتا ہے - سر درد کرنے لگتا ہے - بے چینی ہوتی ہے - کمر
مین بوجہ اور دہیما دہیما درد ہونے لگتا ہے - بیمار کا جی متلاتا اور قے ہونے لگتی ہے
اور اس بیماری مین شروع ہی سے انا - سارکا کی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین
چنانچہ پہلے چہرہ سوج جاتا ہے اور تب سارے بدن کے کنکٹ ٹیو ٹشو مین
پانی پیدا ہونے لگتا ہے اور بعضدفعہ پلیورا کی تہیلی اور دیگر سیرس ممبرین کے جوف
مین بہی پانی جمع ہو جاتا ہے لیکن شاذونادر ایسا بہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین استسقا
نہین بہی ہوتا ہے لیکن یہ بات تب ہوتی ہے کہ جب اس مرض مین صرف ایک ہی

گردہ مبتلا ہوتا ہے کیونکہ جبتک ایک گردہ تندرست رہتا ہے اور خون میں فاسد
مادہ کو جمع ہونے نہین دیتا ہے تبتک ڈراپ۔سی کی بیماری بھی پیدا نہین ہوتی
ہے۔لیکن چاہیے انیے۔سارسکا ہو یا نہو بیمار کو پیشاب کی حاجت بار بار یہ ہوتی ہے
اور پیشاب تھوڑا تھوڑا اور سیاہی مایل آتا ہے اور بعض دفعہ بالکل پیدا ہی نہیں
ہوتا ۔ اکیوٹ برائی۔ٹس ڈیزیز مین جو پیشاب خارج ہوتا ہے اُس مین یہ خاصیتیں
پائی جاتی ہین ۔

پیشاب کی خاصیت برائیٹس ڈیزیز مین

خون کے ہونے سے اور رنگت کے بکثرت ہونے سے پیشاب کا رنگ سیاہی مایل
یا بھورا یا میلا سُرخ ہوتا ہے ۔اس پیشاب کی اسپی۔سی فک گراوٹی زیادہ ہوتی
ہے چنانچہ ۱۰۲۵ ای ۱۰۱۲ یا ۱۰۱۸ بلکہ اس سے بھی بعضدفعہ زیادہ ہوتی ہے ۔یہ پیشاب
ہمیشہ تُرش ہوتا ہے ۔بو اسکی ایسی ہوتی ہے کہ جیسے گوشت کے دہون کی ہوتی
ہے ۔پیشاب کے نیچے بھورے رنگ کی تلچھٹ بکثرت بیٹھہ جاتی ہے اور یوریٹ
قسم کے مرکبات بھی کثرت سے تہ نشین ہو جاتے ہین ۔
کیمیائی ترکیب سے امتحان کرین (جس ترکیب کو دیکھو حصہ اول باب قارورہ مین) تو
پیشاب مین اس کثرت سے البیومن پایا جاتا ہے کہ جوش دیتے ہی بعضدفعہ سارے
کا سارا پیشاب جم جاتا ہے ۔اسمین یو۔ریا کی مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے لیکن یورک ایسڈ
کی مقدار قریب صحت کیی لث پر ہوتی ہے ۔
تلچھٹ کو بائسکپ مین سے دیکھین تو پیشاب مین خون کے کیسے پائے جائینگے بعض
صورتون مین اُن کیسون کی خاصیت بدل جاتی ہے اور گردون کے ایپی۔تھی۔لی ام
کے کیسے تھوڑے بہت پہولے ہوئے یا غبار کی طرح یا دانہ دار یا کسیقدر ٹوٹے

بھولے ہوئے قائمی - بریں کے خرد خرد ذرات اور چھلکے پھل خون اور ایپے تھی لیم
کے سانچے (دیکھو تصویر یہ باب قارورہ بین) بکثرت پائے جاتے ہین اور چند
گرا - نیو - لر کاسٹ بھی (دیکھو تصویر یہ باب قارورہ) یا تو کھلے طور پر یا سانچون
مین پھنسے ہوئے ہوتے ہین *

یاد رہے کہ اِس مرض مین جسقدر زیادہ نقصان گردون کو پہونچیگا اور یہ بیماری
جسقدر زیادہ اکیوٹ ہوگی اُسیقدر پیشاب کی مقدار بھی کم ہوگی اور اُسیقدر
خون بھی زیادہ زہریلا ہوجائیگا اور بیمار کو ما کی حالت مین ہوکر جلد تر مر بھی
جائیگا - جب یہ مرض رو بصحت لانیوالا ہوتا ہے تب پہلے پہل پیشاب مین تندرستی
کے آثار نظر آئی دیتے ہین یعنے اسمین البیو-من اور ایپے - تھے - لی - ام کے کیسے
کم ہونگے اور وہ اجزا زیادہ ہوجائینگے جو ابتدا مرض مین کم ہوگئے تھے خاصکر پانی
اور یو - ریا اور کلورائیڈ کی قسم کے نمک پیشاب مین زیادہ پائے جائینگے - پیشاب
مین ان چیزون کی مقدار جون جون زیادہ ہوتی جاتی ہے ڈراپ - سی کی علامتین
بھی جلد تر رفع ہونے لگتی ہین - اِس حالت مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریض شب
وروز کے اندر چار سے چھہ پاینٹ تک پیشاب کرتا ہے جو پیشاب صحت کامل مین
رات اور دن مین دو یا ڈھائی یا تین پاینٹ سے زیادہ نہین آتا *

تشخیص - اِس بیماری کے پیشاب مین البیو-من ہوتا ہے اور پیشاب کی نالیون
کے سانچے پائے جاتے ہین لیکن البیو-من کے ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ
گردون کی ساخت بگڑ گئی ہے کیونکہ گردون کی ساخت کے بگاڑ کے علاوہ پیشاب
مین ان سببون سے بھی البیو-من پایا جاسکتا ہے جیسے خون کے پتلا ہوجانے سے
جیسے انے - میا مین ہوجاتا ہے - اور گردون کی عروق شعریہ مین اجتماع خون کے
ہوجانے سے خواہ سردی کے سبب خواہ چیچک یا رو-بیو-لا کے سبب یا کسی

اندرونی عضو کے انفلامیشن کے باعث اور ان بیماریون مین بھی پیشاب مین البیو-من پایا جاسکتا ہے چنانچہ دل اور جگر کی پرانی بیماری مین وریدون کے دوران خون مین جب رکاوٹ ہوجاتی ہے ٭ اور ہیو-مے-ٹیلیجیا اور پے-را-پلی جیا کی بیماریون مین ایسا ہوجاتا ہے کہ گردون کی رگون پر جو اعصاب کی شاخین ہوتی ہین اور جنکے اثر سے وہ رگین پھیلتی اور سکڑتی ہین وہ شاخین ماؤف ہوجاتی ہین تب گردون کی رگین نتو اچھی طرح پھیل سکتی اور نہ سکڑ سکتی ہین غرض اس صورت مین بھی پیشاب کے اندر البیو-من پایا جاسکتا ہے - اور پل-وس کی بیماری اور گردوے یوری-ٹر اور مثانہ اور نائزہ کی بیماریون مین بھی بعض دفعہ پیشاب مین البیومن پایا جاتا ہے ٭

اور جب شکم کی کوئی رسولی یا رحم محمولہ دی-نا-کے-وایا گردون کی وریدون کو دباتا ہے اور گردون کے کنک-ٹیو ٹشے ریشہ کی بیماری مین بھی پیشاب مین البیو-من پایا جاسکتا ہے ٭

اگرچہ یہ ساری باتین درست ہین پھر بھی پیشاب مین عرصہ دراز تک البیو-من آتا رہتا ہے سبب اسکا اکثر گردہ کی ساخت کا مرض ہوتا ہے لیکن اس صورت مین علاوہ البیو-من کے پیشاب مین سانچے بھی پائے جاتے ہین ٭

انجام اس بیماری کا اگرچہ نیک ہوسکتا ہے پھر بھی معالج کے دل مین ان باتون کا اندیشہ رہتا ہے کہ اس بیماری مین گردون کی ساخت ایسی بگڑ جاتی ہے کہ وہ اپنی خدمت بجا نہین لا سکتے اس سبب سے تشنج اور بیہوشی ہوجا سکتی ہے (یوری-میا) اور کسی سیرس پردہ مین یا ہوا کی نالیون مین یا خود ششش مین انفلامیشن پیدا ہوسکتا ہے ٭ اس مرض مین بعض دفعہ شدت سے دست وقتے جاری ہوجاتے ہین ٭ بعض دفعہ دماغ کے بطون اور پردہ پایا-مے-ٹر مین بھی پانی جمع ہوکر بیماری-یو-یلکسی کے

مرض کے سبب سے مر جا سکتا ہے + فرض کیا کہ اِن ساری آفات سے جان بر ہو بھی جاوے تاہم گردون کی ساخت مین اسقدر خرابی پیدا ہو سکتی ہے کہ صرف اِسی سبب سے بیمار ہلاک ہو جا سکتا ہے - پس اس مرض کے علاج کے باب مین یہ بات ضرور یاد رکھین کہ جبتک صحیح پیشاب نہ آنے لگے تبتک دوا نہ چھوڑین بعض دفعہ یہ بات چھ مہینے یا اس سے بھی زیادہ عرصہ مین حاصل نہین ہوتی +

علاج - اِس بیماری کے علاج مین اسباب کو مدنظر رکھنا چاہئیے کہ پہلے پہل خون کیحالت بگڑ جاتی ہے اور وہ بگڑا ہوا خون گردون کو بیماری مین مبتلا کرتا ہے اور جب گردہ مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے تب خون مین پیشاب کے اجزا رکے رہتے ہین جس سے وہ خون اَور بھی بگڑ جاتا ہے - پس علاج کے دو مطلب ہونے چاہئین کہ اول ماؤف گردون کو آرام دینا اور دوم بذریعہ دیگر صفائی کے اعضا کے خون کو صاف کرین اِن مطالب کے حاصل کرنے کے لئے بیمار کو آرام سے بستر پر لٹا رکھین - غذا اسکی ہلکی کردین اور چاہ یا آش جو اور پانی پینے کو دین تاکہ پسینا اچھے طور پر پیدا ہو مریضکو گرم ہوا یا گرم پانی کا بہپارہ ہر روز یا دوسرے روز دین اور معرقات کا استعمال کرین مثلاً سے - لی - سی - لٹ اف سوڈا یا ڈوورس - پاؤڈر بمقدار ۵ گرین کے دن مین تین یا چار دفعہ دین یا اِس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - لائیکور - ایمونیا - اسے - ٹیٹس ایک ڈرام + ٹارٹ ئے - ٹر ۵ گرین + نایٹرک - ایتھر - ۳ بوند + پانی ایک آونس + سبکو ملا کر تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلا دین + اور نمکین جلابون کا استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - سلفٹ اف مگنیشیا ڈیرہ آونس + کار - بونٹ اف مگنیشیا ۲۰ گرین + پیپر - منٹ واٹر ۶ آونس + سبکو ملا کر اِس نسخہ کا چھٹا حصہ بیمار کو ہر روز صبح کے وقت پلا دین یا اِس گولی کو ہر روز رات کیوقت کھلا دیا کرین +

نسخہ - پوڈوا - فلین ۴/۱ گرین + سفوف رو - برب ۵ گرین + اکسٹراکٹ آف ہین بن
۳ - گرین + سب کو ملا کر دو گولیان بناوین یا بطور حسب باب کے اس نسخہ کو کام مین لاوین -
نسخہ - بائی - کارب - بونٹ اف سوڈا ۴۰ گرین + ٹار - ٹرے ٹے ٹڈ - سوڈا ۳۰
گرین + ان دونو دوا کو ملا کر ۴ آونس پانی مین حل کر کے اور دوسرے گلاس مین
۴ آونس پانی لیکر اس مین ۳۷ گرین ٹارٹارک یا سائی ٹرک اسڈ حل کر کے
دونو عرقون کو ملاوین اور جب جوش کہانے لگے تب مریض کو پلاوین + اس نسخہ کو سڈ لٹز
پاوڈر کہتے ہین اور بعضدفعہ ای - لا - ٹے - ریم کے استعمال سے خوب کہلکر دست آجاتے
ہین تب بڑا فائدہ ہوتا ہے چنانچہ
نسخہ - ای - لا - ٹی - ام ڈیرہ گرین + سفوف سرخ مرچ ۹ گرین + اکسٹراکٹ آف ہین بین
۱۸ - گرین + سبکو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کرین - اور انمین سے دو گولیان کہلاوین
زیادہ دست لانے منظور ہوون تو مقدار ای - لا - ٹے - ری - ام کی دگنی کر دین
ای - لا - ٹے - ری - ام سے جو غثیان پیدا ہوتا ہے وہ سرخ مرچ کے ملانے سے رک
جاتا ہے + لیکن بچہ چہوٹا ہو تو کمپاونڈ - پاوڈر اف جلپ ۱۵ سے ۴۰ گرین کی مقدار
تک کہلانا بہتر ہے + کریم ڈرائی - کیننگ کرین اور تکمیدہ کرین یا السی کی پول - ٹس
باندہین + اس بیماری مین تیز مدرات کا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے اور مدرات
کے دینے کی نہایت ہی ضرورت ہو تو ڈی - جی - ٹے - لس سے بہتر کوئی دوا نہین
ہے کیونکہ اس سے گردون کو خراش نہین ہوتی ہے + بعضدفعہ مرض کے اس درجہ
کو قابضات سے فائدہ ہوتا ہے جیسے ٹانک اسڈ اور گیا - لک اسڈ + بعد
رفع ہوجانے بخار اور دیگر شدید مسلا متون کے فولاد کا استعمال کرین تاکہ خون کیحالت
بہتر ہوجائے اور پیشاب مین البیومن کی مقدار کم ہوجائے مثلاً بیمار کو ٹنکچر اف اسٹیل
پلاوین یا سائٹریٹ اف انڈ کونین کا استعمال کرین + غذا مقوی اور سریع الہضم دین

خمیر یہ لعنت بہیجین بیمار کو سردی اور بارش مین بہیگنے سے بچا دین *

دوم کرانک برائیٹس ڈزیز

واضح ہو کہ کرانک برائیٹس ڈی۔زیز مین گردہ کی تین مختلف بیماریان شامل ہین جن ساروں مین پیشاب کے اندر البیومن پایا جاتا ہے اور استسقا بہی پیدا ہو سکتا ہے * وہ تین امراض یہ ہین کہ اول دانہ دار گردہ (گرا۔نیو۔لر کڈ۔نے) دوم چربی کا گردہ (فیٹی کڈنی) سوم (الا۔ڈی۔شش کڈ۔نی) موی گردہ

اول گرا۔نیو۔لر کڈ۔نے

گرا۔نیو۔لر کڈ۔نی کے معنے ہین دانہ دار گردہ کے۔ اِس قسم کی بیماری مردون ہی کو اکثر ہو جاتی ہے اور ۳۰ سال کی عمر سے پہلے بہت کم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ساتھہ اِس بیماری کے جگر چھوٹا اور طحال کا غلاف موٹا ہو جاتا ہے اور یہ بیماری نہایت آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے * گردہ کی یہ حالت پرانے نقرس کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اور زیادہ عیاشی اور کثرت شراب خواری کے سبب سے بہی پیدا ہو سکتی ہے دل کے کیواڑون کی بیماری کے باعث جب وریدون مین عرصہ تک اجتماع خون کا ہو جاتا ہے تب بہی گردے دانہ دار ہو جا سکتے ہین۔ بعض دفعہ یہ مرض ایسے پوشیدہ طور پر پیدا ہوتا ہے کہ اگر پیشاب کا امتحان نہ کیا جاوے تو بیمار کے مرتے دم تک یعنی جب پیشاب کے بند ہو جانے سے مرنے پر ہوتا ہے گرفت مین نہین آ سکتا۔ ڈاکٹر جانسن کا یہ قول ہے کہ اِس مرض مین عرصہ تک گردہ کا اپے۔تہے۔لیم جہڑتا رہتا ہے اور پیشاب مین تہوڑا بہت ٹوٹا ہوا پایا جاتا ہے جس سبب سے پیشاب کی باریک نالیونکا منتشر اپے۔تہے۔لیم سے بہا ہوا ہوتا ہے بتدریج نابود ہوتا جاتا ہے اِسواسطے

وہ نالیاں پتلی ہو لی جاتی ہیں یا کسی نئے مادہ سے پُر ہو جاتی ہیں مگر گردہ کا کل ۔ ایک بٹو
ٹے ریشیہ موٹا ہوتا جاتا ہے اور اسکی دیگر بافت گھٹتی جاتی ہیں اور گردہ کی خون کی رگوں میں
بھی تغیر واقع ہوتا جاتا ہے چنانچہ خاصکر چھوٹی شرائین کی دیواریں موٹی ہوتی جاتی ہیں اور
عروق شعریہ سکڑ جاتی ہیں اور انمیں سے بہتیری بالکل مسدود بھی ہو جاتی ہیں اور بعد
گردہ سخت ہوکر چھوٹا ہو جاتا ہے اور ... گئے۔ ان ... ہو جاتی ہیں
بعد وفات کے امتحان کرنے سے گردے ... رہ جاتے ہیں انکی سطح ناہموار
اور جابجا سے سکڑی ہوئی ہوتی ہیں غلاف موٹا نظر آتا ہے اور اسپر ایسا چمٹا رہتا ہے کہ
چھیلکر اتارا نہیں جا سکتا خاصکر انکا کارٹکس کل حصہ نہایت سکڑا ہوا ہوتا ہے ٭
اس بیماری میں پیشاب کا یہ حال ہوتا ہے کہ اسمیں اکثر سفید البیومن پایا جاتا ہے اور
بہ نسبت صحت کے رنگ اسکا پھیکا مقدار اسکی زیادہ اور سپسیفک گراوٹی کم ہوتی
ہے یعنی ۱۰۰۵ سے ۱۰۱۵ تک۔ اگر پیشاب کو باریک بین سے دیکھیں تو بہت کم بگڑے
ہوئے ایپی تھیلیم کے ذرات اور کثرت سے دانہ دار میدہ دار سانچے جو واقعی
میں پیشاب کی نالیوں سے آتے ہیں پائے جاتے ہیں - ان سانچوں کو
اصطلاح میں گرا-نیو-لر ایپے-تھے-لی-آل کاسٹس کہتے ہیں ٭ اس
مرض کے سبب جسم کے اندر بڑے بڑے تغیرات واقع ہوتے ہیں اور خونکے ان تغیرات کے باعث
مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ سب سے زیادہ ہائپرٹروفی آف دی ہارٹ
(دل کا موٹا ہو جانا) اور سیرس پردوں کا انفلامیشن یا انمیں پانی بھر جانا اور اناسارکا بھی ہو جاتا
ہے آخر کار دماغ اور حرام مغز کی ساخت بافعل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے ٭

علامات ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری عرصہ تک قائم رہتی ہے
تاہم کوئی بھی علامت اندیشناک نہیں پیدا ہوتی ایسا بھی ہو سکتا ہے
کہ کوئی بھی علامت پیدا نہو اور یہ مرض پوشیدہ طور پر بڑھتے بڑھتے

مہلک ہوجاوے چنانچہ گردہ کی یہ حالت جب پرانی نقرس کی بیماری کے سبب سے
پیدا ہوجاتی ہے تب ایسا ہی ہوتا ہے + ایسی صورتون مین جب گردے دانہ دار
ہوجاتے ہین تب اکثر اِس قسم کی علامتین پیدا ہوتی ہین کہ بیمار لاغر اور کمزور ہوتا
جاتا ہے جلد کھردوری خشک اور پیلی پڑجاتی ہے - اشتہا متلون ہوجاتی ہے یعنے
کبھی تو اچھی اور کبھی کم - اور بعضدفعہ بیمار کو بدہضمی ستاتی ہے - مریض سست رہتا ہے
جوڑ دہنین و - د ہوتا ہے یا نشش مین کسی قسم کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے - ناک سے اکثر خون
جاری ہوپڑتا ہے - اور بعضدفعہ معدہ اور دماغ سے بھی خون آتا ہے اور جیسے گردون
کے اور امراض مزمنہ مین ہوتا ہے ویسے ہی اِسمین بھی بصارت مین فرق پڑجاتا ہے
جون جون یہ بیماری بڑہتی جاتی ہے بیمار لاغر ہوتا جاتا ہے لیکن گاہے گاہے ایسا ہی
ہوتا ہے کہ جسم کے ہیج کے باعث وہ لاغری معلوم نہین ہوسکتی مگر اِس بیماری مین
استسقا کا ہونا ایک امر ضروری نہین ہے کیونکہ بارہا ایسا دیکھا گیا ہے کہ مریض
اس بیماری سے مرگئے ہین اور مرتے دم تک استسقا کی کوئی بھی علامت پیدا
نہین ہوتی ہے + بعضدفعہ صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ چہرہ اور پپوٹون پر تہوڑا
سا ہیج ہوجاتا ہے اور بیمار کے ٹخنے کسیقدر سوج جاتے ہین لیکن بدہضمی ہمیشہ
ستاتی ہے - بعضدفعہ غشیان نہایت تکلیف دیتا ہے لیکن اسہال اکثر نہین ہوتا
پیشاب بہ نسبت صحت کے زیادہ اور بار بار آتا ہے اور امتحان کرین تو رنگ اور
خاصیت اور اسپی - سی - فک گراویٹی اسکی حالت صحت کے طور پر ہوسکتی ہے
مگر خون نہین ہوتا اور اِس مرض کے ابتدا درجہ مین پیشاب کے اندر البیومن کا ہونا
کچھہ ضروری امر نہین ہے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ اِس بیماری مین پیشاب کا رنگ پھیکا
اور البیومن کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی اسپی - سی - فک گراویٹی کم ہوجاتی ہے
باریک بینی امتحان سے اِسمین ہمیشہ دانہ دار مادہ کے چھوٹے چھوٹے ڈلے اور پیشاب

کی نالیون کے اندر کے غلاف کے ٹکڑے پہوٹے اپلے ستہے - بی - ام جو پیشاب سے
دہکر باہر نکل آتے ہین دکہائی دیتے ہین اور جون جون یہ بیماری بڑہتی جاتی ہے پیشاب
مین اپلے ستہے - بی - ام کثرت سے پایا جاتا ہے اور اس مین تہوڑا بہت البیومن
بہی ہوتا ہے *

علاج - اس بیماری کے علاج کا مطلب یہ ہے کہ خون کے جس فاسد مادہ کے سبب سے اور
طبیعت کی جس خرابی کے باعث یہ مرض پیدا ہوتا ہے اسکے دفع کرنے کی تدبیر کرین مثلاً
جب یہ مرض نتیجہ گاوٹ کے بیماری کا ہو تب بیمار کی غذا کا بندوبست کرین شیرینی اور خمر سے
پرہیز کرادین بیمار کے جسم کو گرم رکہین اور گاہے گاہے یا تو آب گرم سے بیمار کو غسل دین
اور گرم پانی یا گرم ہوا کا بہپارا دین اور معرقات کا استعمال کرین - ملینات کو کام مین
لادین اور کمر پر یا تو ڈرائی - کپنگ کرین یا رائی کی پٹی لگا دین اور مقویات مثلاً کونین اور
فولاد بہی فائدہ مند ہین - مرکبات سیماب اور بچز ڈی - جے - ٹے - لس کے ہر قسم کے
مدرات بہی اس مرض مین قطعی منع ہین اور افیون کا استعمال بہی نہایت احتیاط سے کرنا
چاہئے کیونکہ اس دوا کی تہوڑی مقدار مین استعمال کرنے سے بہی پیشاب کا پیدا ہونا بند
ہوجاسکتا ہے کہ جس سے بیمار ہلاک ہوجاسکتا ہے - جب اس مرض مین استسقا ہوجاوے
تو ان مسہلات کا استعمال کرنا چاہئے جن سے پانی کے طور پر پتلے دست آوین مثلاً
اسی - لا - ٹے - رہی - ام اور کم - بوج اور جلپ اور اشکا - موفی وغیرہ - لیکن مسہلات
کی اکثر ضرورت نہین پڑتی کیونکہ اس بیماری مین استسقا شاذونادر ہوا کرتا ہے بعضدفعہ
اس مرض مین خودبخود دست جاری ہوپڑتے ہین غرض ان دستون کو روکنا چاہئے
تاوقتیکہ بیمار کمزور نہو جاوے - بیمار اگر عرصہ بعد کمزور ہوجائے تو مسہلات کو ترک کردین
اور انکے عوض مین رات کیوقت ایک خوراک کسی معرق دوا کی کہلادین یا ہر شب یا ہر
دوسری شب بیمار کو گرم ہوا کا بہپارا دین اور مقویات کا استعمال کرین اور غذا بہی

ہوتی ہین - بیمار کو سردی سے بچاوین اور تبدیل آب وہوا سے بہی اس بیماری کو فایدہ ہوتا ہے ؛

ددم فی - لے ٹ کڈ نی
یعنی
چربی کا گردہ

واضح ہو کہ صحت مین گردہ کی ایپ - تہہ - لی - ال کیسون مین تہوڑی سی چربی ہوا کرتی ہر لیکن اس بیماری مین کہ جسکا بیان اب ہو رہا ہے - مقدار اُس چربی کی بہت بڑہ جاتی ہے - چربی کا گردہ دو قسم کا ہوتا ہے - ایک تو وہ جس مین گردہ بڑہ جاتا ہے - اور دوسری قسم وہ جسمین گردہ سکڑ جاتا ہے - ایسی بیماریون مین گردے چربی مین مبدل ہوجاتے ہین کہ جنمین کمال درجہ کی کمزوری لاحق ہوتی ہے جیسے ٹیو - بیو - کل یا کینسر کی بیماری مین اور بعضدفعہ بڑہاپے مین بہی گردون کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے - واضح ہو کہ جب چربی کا گردہ سکڑ جاتا ہے تب یہ مرض نہایت خطرناک ہو جاتا ہے یہانتک کہ مہلک ہو جاتا ہے کیونکہ گردہ کی مقدار اور وزن کم ہو جاتا ہے اور پیشاب کی نالیون کے کیسے روغن کے قطرات سے پُر ہو جاتے ہین اور خود وہ نالیان بہی کہیں سے سکڑ جاتین اور کسی مقام سے پہیل جاتی ہین ؛

اسباب - ایکوٹ نف - رائی - ٹس کی بیماری کے سبب گردہ کی ساخت چربی مین بدل ہو سکتی ہے اور بعضدفعہ اس صورت مین بہی گردے چربی مین بدل جاتے ہین کہ جب دل کے گوشت کے ریشے چربی مین بدل جاتے ہین اور جگر جب چربی مین بدل جاتا ہے تب اکثر گردون کا بہی یہی حال ہو جاتا ہے اور ارسکرا - فیو - لا کی بیماری مین یا جب مادہ ٹیو - بر - کل کا دماغ کے پردہ یا شش مین جمع ہو جاتا ہے تب بہی گردے چربی مین بدل جا سکتے ہین - گمان ہے کہ یہ بیماری امراض حدری یعنی چیچک وغیرہ یا خرابی

غذا یا سردی یا رطوبت یا زیادہ شراب خواری کے سبب سے بھی پیدا ہو جاتی ہے

علامات - بیمار کی طاقت روز بروز گھٹتی جاتی ہے اور دونون آنکھیون کے گرد چہرہ اور کل جسم بیمار کا پیلا پڑ جاتا ہے اور چہرہ پر ورم اتر آتا ہے - پیشاب جلدی جلدی بار بار ہوتی ہے یہانتک کہ بیمار کو شب کیوقت کئی مرتبہ پیشاب کیلئے اُٹھنا پڑتا ہے - ہاضمہ کی شکایت رہتی ہے اور بار بار قے ہوتی ہے - بعض دفعہ سر مین شدت کا درد ہوتا ہے - بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے اور نوبت بنوبت سر گھومتا ہے اور اس بیماری مین ہمیشہ سی - رس پردون کے انفلامیشن کا اندیشہ رہتا ہے جیسے پے - ری - کار - ڈائی - ٹس اور پے - رٹو - نائی - ٹس اور مے - نن - جائی - ٹس اور پلیو - رائی - ٹس اور اس مرض مین گاہے گاہے مریض کو یو - ری - مک بیہوشی بھی ہو جاتا ہے - سبب اسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یو رہ رے - لے - ناجری مین مبدل ہو جاتا ہے بیمار کے ہاتھ پاؤن سوج جاتے ہین اور جسم کے مختلف جوف مین پانی پیدا ہو جاتا ہے شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ پھیپڑون مین پانی پیدا ہو جاتا ہے تب بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے سغشیان بہت تکلیف دیتا ہے اور تشنج ہو کر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے تب اُسی حالت مین مریض راہی ملک بقا کا ہو جاتا ہے - اس بیماری مین پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور اس مین کثرت سے البیو - من ہوتا ہے اور اُسکا وزن متناسبہ بھی بہت کم ہو جاتا ہے ٭

علاج - اس بیماری کو علاج سے کم فائدہ ہوتا ہے لیکن علامتون کی تخفیف کے لئے کوشش کرنی چاہئے - چنانچہ غذا کا بندوبست اسطور پر کرین کہ بیمار کو مسکرات اور شیرنی اور روغن سے بالکل پرہیز کراوین - چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب خون سے یو - ریا اچھے طور پر نہین خارج ہوتا ہے تب افیون کا استعمال نہین کرتے ہین پس اس بیماری مین افیون نہ دینی چاہئے - کیونکہ اسمین بھی یو - ریا خون سے اچھے طور پر خارج نہین ہوتا

ہے - جب ٹانگوں میں ورم زیادہ ہو تو اُسپر کھینچنے لگا دین اور بیمار کو صاف دُستہار کھیں

سوم لارڈی شُش کڈنے
یعنے
مومی گُردہ

یہ بیماری پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی ہے اور اپنے بیمار کو عرصہ تک ستاتی ہے کیونکہ برسون کے بعد مُہلک ہوتی ہے ؞

حالات مفصلہ ذیل مین گُردہ کی ساخت موم مین بدل جاتی ہے جیسے سل کی بیماری مین پُرانے آتشک مین عرصہ دراز تک پیپ کے جاری رہنے مین خاصکر مرض اسکرا - فیولا کے سبب سے جب ہڈیان زخمی ہو جاتی ہین - پس ان حالات مین جب گردہ کی ساخت موم مین بدل جاتی ہے تب بیمار کی حالت گھٹنے لگتی ہے - تشنگی کی شدت ہوتی ہے پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے - شام کے وقت بیمار کے پاؤن اور ٹخنے سوج جاتے ہین لیکن رات کی استراحت کے بعد وہ سوجن رفع ہو جاتی ہے - کمزوری جون جون زیادہ ہوتی جاتی ہے بیمار کا جگر اور طحال بڑھتے جاتے ہین - پیشاب کے امتحان سے اِس میں البیومن کثرت سے پایا جاتا ہے - وزن متناسبہ اسکا کم ہوتا ہے - رنگ بول کا پھیکا ہوتا ہے اور اسمین حموضات پائے جاتے ہین ؞

علاج - غذا سریع الہضم دین اور بطور دوا کے مرکبات فولاد کا استعمال کرین اگر آتشک کا شک ہو تو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ؞

لے - تھے - ر - اِسِس

یعنے

پیشاب مین ریت کا آنا

ماہیئت — ریت کیا چیز ہے اور کیونکر پیدا ہوتی ہے - اِس بات کو اکثر لوگ نہین جانتے
چنانچہ عوام مین یہ مشہور ہے کہ آدمی ریت غذا کے ساتھہ کہا جاتا ہے اور گروے اِس کو
پیشاب کے راہ خارج کر دیتے ہین - یہ بات غلط ہے - اصل یہ ہے کہ ریت غذا کے اجزا
سے اِسطور پر پیدا ہوتی ہے کہ جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے تب غذا اچھے طور پر تحلیل نہین ہوتی
چنانچہ کثرت سے جب شراب پی جاتی ہے اور گوشت کہایا جاتا ہے اور ریاضت کم یا بالکل
نہین کیجاتی ہے تب یوریا اور یو - رک اِسڈ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بیمار نقرس
کے مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے - چہوٹے چہوٹے جوڑون مین وہ مادہ جمع ہو جاتا ہے
اور وہی مادہ پیشاب مین بہی کثرت سے ہوتا ہے کیونکہ بیچارے گروے جو جسم کی صفائی
کے لئے داروغہ مقرر ہین اُن موذی مادون کو خارج کرتے رہتے ہین - لیکن جب اِن
کی کثرت ہو جاتی ہے تب پیشاب مین مائیت کم اور اُن موذی مادونکا غلبہ ہوتا
ہے جس سبب سے وہ جم کر ریت یا کنکری کی شکل پکڑ لیتے ہین - جب اِن مادونکا
نہایت غلبہ ہوتا ہے تب گردون ہی مین جم کر کنکری بنجاتی ہے نہین تو جب مثانہ
مین پیشاب ٹہیرا رہتا ہے تب اُنکو اچہا موقع کنکری کے بنجانے کا ہاتھہ آتا ہے اور
وہی ریت یا کنکری کی شکل پکڑ لیتے ہین - مثانہ مین جب کنکری عرصہ تک پڑی رہتی
ہے تب اُسکے گرد وہی مادہ جمع ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ بڑہتے بڑہتے اُس کنکری کا
بڑا سا پتھر بنجاتا ہے یعنے اب بیمار پتھری کے مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے -

ہاضمہ ہی کے بگڑ جانے سے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خون مین چونہ کے مادون کا
غلبہ ہو جاتا ہے - بیچارے گروے اِنکو بہی پیشاب کے راہ خارج کرنے لگتے ہین -

اگر جب یہ غلبہ زیادہ ہوتا ہے تب یہ مادہ بھی جم کر ریت یا کنکری کی شکل پکڑ لیتے ہیں ؛
جب پیشاب میں کسی قسم کی ریت پائی جا سکتی ہے پھر بھی طبیب کے علاج میں اکثر دو
قسم کی ریت آتی ہے - ایک زردی یا سرخی مایل - دوسری سفید چونہ کے طور پر
سرخی مایل ریت جو نکلتی ہے جو زیادہ شراب پیتے اور کثرت سے گوشت کھاتے ہیں
اور شرابی و محنت ریاضت نہیں کرتے - اس قسم کی ریت حموضات سے بنتی ہے
جیسے یورک ایسڈ وغیرہ ؛ چونہ کے قسم کی ریت ان لوگوں کے پیشاب میں آتی
ہے جنکی غذا کم یا خراب ہوتی ہے یا زیادہ عیاشی کے سبب جسکے قوا کمزور ہو جاتے
ہیں - اس قسم کی ریت میں اکثر فاسفیٹ آف لائم اور فاسفیٹ آف مگنیشیا
کا غلبہ ہوتا ہے ؛

جنکو سرخی مایل ریت یا کنکری یورک ایسڈ کی آتی ہے وہ لوگ اکثر نقرس کے مرض میں
مبتلا ہوتے ہیں - ہاضمہ انکا بگڑا ہوا ہوتا ہے پھر بھی عادت بد سے باز نہیں آتے یعنی
شراب پیتے ہیں اور گوشت بھی خوب کھاتے ہیں جبتک تو باریک باریک ذرے ریت
کے پیشاب کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں تبتک چنداں تکلیف نہیں ہوتی لیکن
کنکری بنکر مجری بول سے جب مثانہ کیطرف آنے لگتی ہے تب انکو شراب پینے اور گوشت
کھانے کا مزہ چکھاتی ہے چنانچہ وہ کیسا مزہ ہے اسبات کا ذکر نیچے کیا جائیگا - اب
دوسری قسم کی ریت کا حال سنو لیکن ٹھہرو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہ تو گوشت
کھاتے اور نہ شراب پیتے ہیں پھر بھی پیشاب میں یورک ایسڈ کی ریت پائی جاتی ہے
اس صورت میں دریافت کروگے تو یہ پاؤگے کہ یہ مرض انکے باپ دادے سے چلا
آتا ہے یا یہ کہ وہ لوگ گرم اور خشک ملک کے رہنے والے ہیں ؛

جس کسی کے پیشاب میں چونہ کی ریت آتی ہے وہ لوگ ضعیف الجسم ہوتے ہیں - نبض
کمزور آواز کمزور کمر اور ٹانگوں میں درد - کاروبار کیطرف سے طبیعت متنفر - کمال درجہ

کی لاغری آنکہون مین حلقے پڑجاتے ہین - رخسارے دب جاتے - ناک نکل پڑتی ہے -
جہان پیشاب کرتے ہین وہ جگہہ ایسی سفید ہوجاتی ہے کہ گویا ابہی گدہا موت گیا ہے -
یاد رہے کہ جلق اور کثرت مباشرت کے سبب سے جب عصبی نظامت مین ضعف آجاتا ہے
تب بہی پیشاب مین چونہ کے قسم کی ریت پائی جاتی ہے ٭

علامات - دونو قسم کی ریت مین جو جو علامتین عرصہ تک پائی جاتی ہین اُنکا
ذکر اوپر ہوچکا ہے اب نوبت کیوقت مریض پر جو کچھہ گزرتا ہے اُسکو بیان کرکے سنو - اگر
یہ پوچھتے ہو کہ نوبت کس بلا کی تو یاد رکہو کہ جبتک ریت باریک ہوتی ہے تبتک تو
بلا تکلیف مجری بول سے مثانہ مین اور مثانہ سے نایزہ کے راہ پیشاب کے ساتہہ خارج ہوتی
رہتی ہے لیکن جب بہت سے ذرات ریت کے آپسمین ملکر کنکری بنجاتے ہین اور جب
وہ کنکر گردہ سے کہسک کر مجری بول کے راہ مثانہ مین آنے کا ارادہ کرتی ہے تب خدا اُس
بلا سے محفوظ رکہے قیامت دکہلا دیتی ہے وہ اسکو کنکری کے گزرنے کی نوبت کہتے ہین
اور اصطلاح مین ری - نل کا - لک بولتے ہین کیونکہ کنکری عرصہ عرصہ بعد نوبت بنوبت
گزرا کرتی ہے - بس

علامات ری - نل کا - لک یعنی کنکری کے مجری بول سے گزرنیکے وقت کی

جب کوئی کنکری مجری بول کے خول کی نسبت کسیقدر بڑی اُس نالی سے گزرنے لگتی ہے
تاکہ مثانہ مین آجاوے اُسوقت ایسی شدت کا درد ہوتا ہے کہ بیمار ماہی بے آب کی طرح بستر
پر تڑپنے لگتا ہے - وجہ اُسکی یہ ہے کہ جب گردہ کے پل - وِس سے کنکری کہسک کر پیشاب
کی نالی کے اندر آجاتی ہے تب اُس نالی کے گوشت کے ریشون مین اُس کنکری کے سبب
تشنج ہونے لگتا ہے جس سے مجری بول کی نالی کا منفذ تنگ ہوجاتا ہے اور وہ کنکری
دب جاتی ہے اُسوقت شدت کا درد ہوتا ہے - کچھہ عرصہ بعد جب ریشونکا تشنج کم ہوجاتا
ہے تب کنکری آگے کو قدم بڑہاتی ہے اُسوقت درد کم ہوجاتا ہے لیکن کچھہ عرصہ بعد

جب ریشے مذکور پھر سکڑنے لگتے ہین تب پھر شدت کا درد ہوتا ہے - غرض اسیطور جتبک
کنکری مثانہ کے اندر داخل نہین ہوجاتی ہے تبتک مجری بول کے گوشت کے ریشے سکڑتے
اور پھیلتے رہتے ہین جس سبب سے درد بھی کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا ہے حتی کہ جب
کنکری مثانہ مین داخل ہوجاتی ہے تب درد دفعۃً دور ہوجاتا ہے - اُسکو انگریزی مین
فٹ اف گریول یا رینل کالک بھی کہتے ہین یعنے کنکری کے گزرنے کی نوبت
جبتک کنکری مثانہ مین داخل نہین ہولیتی ہے تبتک نوبت بنوبت شدت کا درد
ہونے لگتا ہے اور بیمار نہایت بے چین رہتا ہے - پیشاب کی حاجت باربار ہوتی
رہتی ہے مگر تھوڑا سا نہایت سُرخ رنگ کا گاڑھا بدبودار پیشاب آتا ہے اور خارج ہوتے
ہی اکثر جم کر ریت کی شکل پکڑ لیتا ہے - درد کی ٹیسین گردہ سے مجری بول کی طوالت
تک بلکہ خصیہ اور رانون تک بھی پھیل جاتی ہے - نبض تیز زبان میلی اور جسم کسیقدر
گرم ہوجاتا ہے اور قبض رہتا ہے - بعضدفعہ جی متلاتا اور قے بھی ہوتی ہے بعض
دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کنکری کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تب وہ گزر نہین سکتی
بلکہ مجری بول مین پھنسی رہتی ہے اور اُسکے منفذ کو بند کر دیتی ہے - اب پیشاب مثانہ مین
گزر نہین سکتا رُک رُک کر گُردہ کے پیل-وِس مین جمع ہونے لگتا ہے اس صورت مین
گُردہ پھیلکر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ طبیب کو استسقا کا گمان ہوجاتا ہے - اس بیماری
کو اصطلاح مین ہائیڈرو - نِفْ - روسِس کہتے ہین ۰

علاج مثل دیگر نوبتی بیماریون کے اس مرض کا بھی علاج دو حصو نمین تقسیم ہوسکتا
ہے - ایک نوبت کیوقت کا - دوسرے وقفہ کا پس

علاج رینل کالک کی نوبت کیوقت کا - مجری بول سے
جسوقت کنکری گزرنے لگتی ہے اور درد کی شدت ہوتی ہے اُسوقت دوا سے بہت ہی کم
فائدہ ہوتا ہے - پنجاب مین ریگ گردہ کی بیماری نہایت کثرت سے ہوتی ہے اور

طبیب کو اُسکے علاج کا موقع بھی بہت ملتا ہے - پس اس موقع پر مین اپنا طریقہ علاج کا
بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ قے نہوتی ہو تو کسٹر ائیل کا جلاب دیدیتا ہون نہین تو کسٹر ائیل اور
تارپین کا حقنہ کرتا ہون - بعد ازان بیمار کو ٹب گرم مین بٹھاتا ہون اس سے اکثر آرام آجاتا
ہے ورنہ یہ نسخہ کام مین لاتا ہون -
نسخہ - لائیکوار - مار - فیا ہائیڈرو - کلورس - ۳ ڈرام + سلفیورک - ایتھر ۰ ۱۲ بوند +
پانی ایک آونس + سبکو ملاکر پلا دیتا ہون - پیتے ہی بیمار کو نیند آجاتی ہے - جب اثر
دوا کا گذرجاتا ہے تب اکثر درد کو بھی افاقہ ہوجاتا ہے نہین تو دوبارہ اسی نسخہ کو
پھر پلاتا ہون اور درد کے مقام پر پوست کی تکمید کرتا ہون اور ڈائیو - رٹی ٹک کے طور پر
اس نسخہ کو کام مین لاتا ہون -
نسخہ :- نائیٹریٹ اف پوٹاش ۰ اگرین + نائیٹرک ایتھر ۳۰ بوند + پانی ۲ آونس +
سبکو ملاکر تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلاتا چاہئے + تدح پھر پھر کر آش جو پلانا چاہئے تاکہ
پیشاب خوب کہلکر آتا رہے اور کنکری اور ریت خارج ہوتی رہے ورنہ مثانہ مین جمع ہوکر
پتھری پیدا ہوجانیکا اندیشہ ہے + غرض جب اس ترکیب سے نوبت رفع ہوجاتی ہے
تب وقفہ کیوقت کا علاج اسطرح پر کرتا ہون +

علاج وقفہ کیوقت کا مطلب اس علاج کا یہ ہوتا ہے کہ ریت پیدا نہونا پاوے
مگر مین تم سے سچ کہتا ہون کہ بارہا علاج کرتے کرتے تھک گیا ہون پھر بھی ریت کا پیدا
ہونا موقوف نہین ہوا ہے کچھ تو یہ سبب ہے کہ بیمار دوا کی مداومت نہین کرتے پھر اپنے
عیش و عشرت مین لگ جاتے ہین کیونکہ انسان کی قوم بہت ناشکرگذار ہے مرض کی
تکلیف سر دست جب رفع ہوجاتی ہے تب دوا تو دوا انکو خدا اور رسول تک کو بھی
آدمی یاد نہین کرتا اور کچھ سبب یہ بھی ہے کہ اکثر اوقات یہ بیماری باپ دادے سے
چلی آتی ہے کیونکہ کئی مرتبہ اتفاق ہوا ہے کہ ایک ہی خاندان مین کئیون کا علاج پہلے

تو ریت کا کیا ہے اور تب شاذ نہ جبکہ اُن کی پتھری نکالی جاوے تیسرے ہی مرتے دم تک اُنکو
ریت آتی رہی ہے اور ایسا ہی دیکھا ہے کہ بچپن سے ریت آنی شروع ہوئی ہے اور
ساری عمر آتی رہی ہے - یہ باتین مین تم کو اسواسطے بتاتا ہون کہ تم اس بیماری کے
دفع کر دینے کا کہین دعوی نہ کر بیٹھو + جس ترکیب سے مین وقفہ کا علاج کرتا ہون تاکہ ریت
پیدا نہونے پاوے اب اُسکا بیان سنو - اوپر مین بتلا چکا ہون کہ اگرچہ کئی قسم کی
ریت ہوتی ہے پر مطب مین اکثر دو ہی قسم کی ریت کے علاج کا موقع ملتا ہے ایک
سُرخ یا زردی مائل یعنے یو - رِک ایسڈ کے اور دوسری سفید یعنے فاس - فٹ کے
قسم کے - پس

علاج سُرخ یا زردی مائل ریت کا - دخت رز کے آشنا اس قسم کی
ریت کی بیماری مین اکثر مبتلا ہو جاتے ہین پس انکی شراب چُھڑا دین - گوشت سے پرہیز
کرا دین - غذا ایسی ہی سادی جسمین کم مصالحہ اور گھی ہو دال اور ترکاری کھلاوین ایسے
لوگ اکثر نیستی بھی ہوتے ہین جنکو بیٹھنے نہ دین - خوب ریاضت کرا دین - ترش چیزون کے
کھانے پینے سے بھی پرہیز چاہئے کیونکہ پیشاب مین حموضات کا غلبہ ہوتا ہے + جب
غذا اور ریاضت کا ٹھیکا انتظام ہوئے تب ایسی دوا تجویز کرین جس سے خون مین حموضات
جمع نہ ہونا پاوین چنانچہ یہ نسخہ اچھا ہے -

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش . ۲ گرین + وائی - نم کال - چی - سائی ۲ بوند
پانی ۴ آونس + سبکو ملا کر دن مین تین دفعہ پلا دین + سوتے وقت رات کو ایک ڈرام
بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش آٹھہ یا دس آونس پانی مین حل کر کے پلا دین تاکہ صبح
کو پیشاب پتلا آجایا کرے اور بعوض بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش کے لائیکوار - پوٹاسی
کا بھی استعمال کر سکتے ہین - ایک اور دوا سائی - ٹریٹ اف لے - تھیا ہے - یہ بھی
بُری نہین - مگر یاد رہے جبتک غذا اور ریاضت کا اچھا بندوبست نہوگا تبتک دوا سے

کچھ بھی فائدہ نہو تو ان پرہیز کی شدت اور بکثرت کہانے دوا کے استعمال سے
کمزوری ہوجاوے تو تہوڑا بہت گوشت کہانے کی اجازت دے سکتے ہین مگر تازی
ترکاری کے ساتہہ اور شراب کا تو نام ہی نہ لو گو لی فائدہ ہو ÷

علاج سفید قسم کی ریت کا - جنکو اِس قسم کی ریت آتی ہے وہ اکثر کمزور
ہوتے ہین اور اُنکے پیشاب مین کہاریت زیادہ ہوتی ہے - پس اُنکی غذا مقوی ہونی
چاہئے اور دوا ترش ÷ چنانچہ ایسا کرین کہ بیمار کو گوشت کی غذا - تازی ترکاری اور
میوہ جات کہلا دین اور دوا کے طور پر اِس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۵ بوند ÷ ٹنکچر آف جن - شن ۲۰ بوند ÷
ٹنکچر آف کلمبا ۲۰ بوند ÷ پانی ڈیڑہ آونس ÷ سبکو ملا کر دن مین تین دفعہ پلا دین
ہان مین نے اِس قسم کی ریت مین افیون کو نہایت فائدہ مند پایا ہے - چنانچہ
میرا قاعدہ یہ ہے کہ ایک یا ڈیڑہ گرین افیون کی گولی بہی ہمراہ نسخہ بالا کے دن مین تین
چار دفعہ کہلایا کرتا ہون - اِس سے پیشاب ترش ہوجاتا ہے - کمر اور ہاتہہ پاؤن کے
درد کو آرام آجاتا ہے - اِس بیماری مین جو پست ہمتی ہوجاتی ہے وہ بہی دفع ہو
جاتی ہے گویا کہ بیمار مین جان پڑجاتی ہے ÷

ہے - ما - ٹیو - ریا

علامات - عربی مین اِس بیماری کو بول الدم کہتے ہین - اِس مرض مین پیشاب
کے ہمراہ خون آتا ہے ÷

اسباب - یا تو یہ بیماری ازخود پیدا ہوتی ہے یا کن - تھا - ری - ڈس اور
ٹرپن - ٹائین وغیرہ کے استعمال کرنے سے ہوجایا کرتی ہے اور اِن سببون سے بہی
ہوجاتی ہے کہ گردہ یا اعضاے بول کے یا کسی اَور مقام کے میو - کس ممبرین مین اجتماع

خونکا ہونا ۔ والف ـ رائی ـ ٹیزر کی بیماری ـ گردہ پتھری یول مثانہ یا یائیزر مین پتھری کا
ہونا ـ کمر پر چوٹ کا لگنا ـ پراسٹیٹ گلینڈ کی بیماری مثانہ کے میوکس ممبرین مین جم
ہوکر ایک انفلامیشن کا ہونا یا اس عضو مین کینسر کی بیماری کا پیدا ہو جانا ـ بعض دفعہ
اسکروی ـ پرپورا ـ فس اور سکارلٹ فیور مین بھی پیشاب کے ہمراہ خون آتا ہے
بعض مقامات مثلاً مصر اور موریشس اور کیپ آف گڈ ہوپ مین یہ بیماری
ارض ـ ڈیمی ـ ک ہے ـ اور اعضاے بول مین ایک قسم کے کرم کے ہونے سے بھی
یہ مرض پیدا ہوتا ہے ؀

تشخیص ـ جس پیشاب مین خون ہوتا ہے رنگت اسکی یا تو خوب سرخ یا سیاہی مایل
ہوتی ہے اور اسمین خون کے ڈلے پائے جاتے ہین جب خون گردہ سے آتا ہے تو گردہ
کے مقام پر درد ہوتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ خون اچھے طور پر ملا ہوا ہوتا ہے اور باریک
سوت کے طور پر پیشاب کی نالیون کے سانچے پائے جاتے ہین جب خون مثانہ سے
آتا ہے تب پہلے حصہ پیشاب مین اکثر خون نہین ہوتا اور باقی مین ہوتا ہے مگر رنگ
اس خون کا سیاہی مایل اور ساتھہ اسکے مثانہ کا بلغم بھی ملا ہوا ہوتا ہے اور جب
خون بغیر پیشاب کے قطرہ قطرہ چند چند گرے سرخ رنگ کا آتا ہے تو وہ یائیزر کا
ہوتا ہے ؀

علاج ـ سبب پر موقوف ہے ـ سبب اگر چوٹ کا ضرب یا زخم ہو یا بیمار کا مزاج
[illegible] دی تو کمر پر گدی سے ٹکور دیوین اور ہلکے مسہلات دیوین اگر گنٹھیا کے سبب سے خون آتا ہو
تو خاص علاج اسکا کرین ورنہ بیمار کو آش جو پلا دین یا لعاب بہیدانہ اور ریشہ خطمی کا استعمال
کرین اگر مثانہ مین خون جمع ہو جاوے اور اس سبب سے پیشاب مین تکلیف ہو تو
بیمار کو آرام سے لٹا دین ـ اگر ضرورت ہو [illegible] آدہے سے ڈیڑھ آونس پانی مین ۲۰ گرین
شورہ [illegible] اور ذرا [illegible] اور پیپائی ڈالکر مثانہ کے اندر پچکاری کرین یا

ایک آونس ہینگری آف پینٹ پانی میں حل کرکے ریکٹم کے اندر اس عرق کی پچکاری
کریں اور نباتی تیزابی اشیاء مثلاً ٹماٹر - لیمن ایسڈ گیالک ایسڈ کا ہی نوکے - ٹیکو
وغیرہ کہلاویں - بیمار کے جسم میں خون کی کمی ہو تو ٹنکچر آف اسٹیل کا استعمال کریں
مثانہ میں پتھری کے ہونے سے خون آتا ہو تو ماہر جراح کے حوالہ کر دیں ۔

ڈا-یا-بے-ٹیز مے-لے-ٹس

عربی اصطلاح میں اس مرض کو ذیابیطس کہتے ہیں ۔
ڈا-یا-بے-ٹیز مے-لے-ٹس کی بیماری دو حصوں میں منقسم ہو سکتی ہے ایک
تو وہ جس میں تھوڑے عرصہ کے لئے پیشاب میں تھوڑی سی شکر پائی جاتی ہے مگر جسمی علامتیں
نہیں ظاہر ہوتی ہیں جیسے بعض دفعہ کلوروفارم سونگھانے کے بعد یا بکثرت شیرینی کے
استعمال کے بعد اور بعد بھنگ کا نشہ زیادہ ہونے یا مرگی کی نوبت کے بعد پیشاب میں
تھوڑے عرصہ کے لئے تھوڑی سی شکر پائی جاتی ہے - یہ گویا کہ اتفاقی بیماری ہوئی ۔
مگر دوسری قسم کے بیماری میں شکر کثرت سے آتی ہے - عرصہ دراز تک آتی رہتی ہے
اور مریض کی صحت میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے - اس قسم کی بیماری بھی دو نوع میں
تقسیم ہو سکتی ہے ایک تو وہ جس میں عرصہ تک شکر کثیر آتی رہتی ہے اور پیشاب
بھی نہایت کثرت سے آتا ہے - پیاس شدید - ناتوانی لاغری اور دیگر مہلک علامتیں
پیدا ہوتی ہیں - دوسری نوع اس بیماری کی وہ ہے جس میں علامتیں چنداں خوفناک
نہیں پیدا ہوتیں - پیشاب میں شکر کبھی زیادہ کبھی کم بعض دفعہ عرصہ تک آتی رہتی ہے
اور کبھی آتے آتے تھم جاتی ہے اور پھر آنے لگتی ہے - مریض اسمیں اگرچہ کمزور ہو جاتا
ہے لیکن پیاس زیادہ نہیں ہوتی اور نہ مریض لاغر ہو جاتا ہے بلکہ فربہ رہتا ہے پیشاب
تھوڑا ہی زیادہ یا صحت کی مقدار پر آتا ہے - اس قسم کی بیماری مہلک بھی نہیں

اور اکثر جوانی کے بعد پیدا ہوتی ہے ۔ پہلے ہم قسم شدید کا بیان کرینگے اور تب خفیف
قسم کی بیماری کا ذکر ہوگا ۔

اسباب - پری ڈسپوزنگ کاز - بہ نسبت عورتون کے یہ بیماری مردون کو
زیادہ ہوتی ہے - مگر جوانی تک تو زن و مرد دونو کو یکسان ہوتی ہے لیکن شباب سے
لیکر بڑھاپے تک مرد کو بہ نسبت عورت کے زیادہ ہوتی ہے ۔ جوانی اور ادھیڑ عمر مین
اکثر ہو جاتی ہے اور اگرچہ پانچ سال کی عمر مین کم ظاہر ہوتی ہے مگر بعض دفعہ چھوٹے بچون
کو بھی ہو جاتی ہے - بلوغت مین جب مباشرت کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اور جب اُسکی
کثرت ہوتی ہے تب زن و مرد دونو اس مرض مین مبتلا ہونے کے قابل ہو جاتے ہین
اکثر مرد اس مرض سے ۴۵ اور ۵۵ برس کی عمر مین مرتے ہین اور اکثر عورات ۳۵ اور
۴۵ سال کی عمر مین ۔ شہری لوگ اس بیماری مین زیادہ مبتلا ہوتے ہین بہ نسبت
دیہاتی کے ۔

علی العموم اگرچہ یہ بیماری موروثی نہین ہے تاہم بعض بعض دفعہ خاندانون مین نسلاً
بعد نسلاً چلی آتی ہے ۔

اکسایٹنگ کاز - یہ سبب اس بیماری کا اکثر دریافت نہین ہو سکتا مگر
بہت دفعہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ سردی اور بارش مین بھیگنے کے سبب یہ بیماری پیدا ہو گئی
ہے اور بعض دفعہ گرمی کیحالت مین سرد چیزون کے پینے سے ہو گئی ہے - شیرینی کا کثرت
سے کھانا - اور شدید بخار کی بیماریون کا ہو جانا بھی باعث اس مرض کے ہین ۔ بعض
اوقات رنج و غم فکر اور تردد سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے ۔ ضرب زخم خاصکر
سر پر چوٹ لگنا بھی سبب اس مرض کا ہوتا ہے - تم اگر پوچھو کہ شراب کا پینا اس
مرض مین کیسا ہے تو سنو تم نے پیچھے دیکھ لیا کہ شراب معدہ کا کیسا ستیاناس کرتی
ہے اور یہ بھی تم نے دیکھ لیا کہ شراب سے جگر کباب ہو جاتا ہے اور یہ بھی تم نے

دیکھہ لیا کہ اِسی شراب کے پینے سے گردے بیچارون کا کیسا بُرا حال ہوجاتا ہے -
پھر کیا پوچھتے ہو - کیا ذیابیطس کی بیماری شراب کے پینے سے نہین پیدا ہوتی
واہ کیا خوب جب شراب کُل بیماریون کی مان ہے تو پھر اُسکو اِس بیماری کے جننے
کیا دیر لگتی ہے - یہ مرض بھی شراب کے پینے سے ضرور ہوجاتا ہے ٭

علامات - اکثر یہ بیماری ایسی پوشیدہ طور پر شروع ہوتی ہے کہ مریض کو
ہفتون بلکہ مہینون تک اِسکی خبر تک نہین ہوتی اگرچہ طبیعت ابتدا مین کسلمند ہوجاتی
ہے مگر چونکہ اشتہا اچھی رہتی ہے اِسواسطے ابتدائی علامتونکا مریض بالکل خیال
نہین کرتا - آخرکار جب پیشاب بار بار اور کثرت سے آتا ہے اور تشنگی شدت سے
ہوتی ہے تب اُسکی توجہ اِس مرض کیطرف رجوع ہوتی ہے - بعضدفعہ یہ بیماری چند
ہفتون کے اندر نہایت زور شور پکڑجاتی ہے - جون جون یہ مرض بڑہتا جاتا ہے پیاس
زیادہ لگنے لگتی ہے - کہانے کا ہوکا ہوجاتا ہے - جلد خشک اور کہردری ہوجاتی ہے -
بیمار لاغر ہوجاتا ہے - ناتوانی اپنا زور جتاتی ہے اور خاموشی شور مچاتی ہے چہرہ
دب جاتا اور اُسپر تکلیف کے آثار نمایان ہوتے ہین - فم معدہ کا مقام ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ گویا دبا جاتا ہے - زبان چکیلی خشک اور اُسپر خط پڑجاتے ہین منہ کے اندر
لیسدار بلغم جمع ہوجاتا ہے - پیشاب ۲۴ گہنٹہ کے اندر آٹہہ یا دس یا بارہ پائنٹ
یا اِس سے بہی زیادہ آتا ہے - رنگ اِسکا پیالی کے طور کا ہلکا ہوتا ہے - اُسکی
اس - پے - سی - فک گراوٹی ۱۰۳۵ سے ۱۰۴۵ یا اِس سے بہی زیادہ ہوتی ہے
اور اُسمین کثرت سے شکر ہوتی ہے - باہ کم ہوجاتی ہے یا بالکل جاتی رہتی ہے اور
طبیعت کی تیزی یا تو کم یا بیمار بالکل سُست رہتا ہے ٭

علاج سے مرض نہ رُکا تو اِن علامتون کو شدت ہوتی ہے بیمار نہایت لاغر اور کمزور
ہوجاتا ہے - سل کی علامتین پیدا ہو کر جلد مرجاتا ہے یا دست لگ جاتے ہین -

دق (ہاٹ ٹاک فیور) ہوجاتا ہے اب پیشاب کی مقدار گہٹنے لگتی ہے - اور شکر
کے عوض اب اسمین البیومن آنے لگتا ہے - پاؤن سوج جاتے ہین - آخر کا مریض
یا تو کمال ضعف کے باعث یا بیشمار عارضات کے سبب سے اِس دار فانی سے دار
جاودانی کو رحلت کرجاتا ہے ٭

اِن مین سے بعض علامتون کا مفصل بیان کرنا ضرور ہے چنانچہ

پیشاب - ذیابطیس کی بیماری کے پیشاب مین یہ دو باتین خاص پائی جاتی ہین ایک
تو مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے اسمین شکر ہوتی ہے چنانچہ شکر کی مقدار
فیصدی ۸ سے ۱۲ حصہ تک ہوتی ہے - شکر انگوری ہوتی ہے نئی شکر کی ہنین علی العموم
شب و روز کے اندر پیشاب ۵ اسے ۲۵ آونس تک آتا ہے مگر دو پائینٹ بلکہ اس سے
بہی زیادہ آسکتا ہے اور برعکس اسکے صرف ایک ہی ونس یا اِس سے بہی کم آسکتا
ہے ٭ مقدار شکر کی غذا کی بعد زیادہ اور فاقہ کیحالت مین کم ہوجاتی ہے ٭ اور میٹہی
اور اسٹارچ والی چیزون کے کہانے سے زیادہ اور گوشت وغیرہ حیوانی غذا کے بعد
کم ٭ خفیف قسم کی بیماری مین اور ہر قسم کے مرض کے ابتدا مین اگر شکر اور اسٹارچ سے
پرہیز کیا جائے تو پیشاب شکر سے پاک ہوجاسکتا ہے - لیکن جب یہ بیماری مستحکم ہوجاتی
ہے تب اگرچہ غذا صرف حیوانی ہی دیجائے تاہم پیشاب شکر سے خالی ہنین ہوتا گو مقدار
اُسکی کم ہوجاتی ہے - اِسصورت مین کہ جب غذا بالکل نہ دیجادے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ شکر جسم کے ریشون سے پیدا ہوتی ہے ٭ وزن متناسبہ پیشاب کا ۱۰۴۰
سے کم یا زیادہ ہوتا ہے مگر ۱۰۵۵ یا ۱۰۶۰ تک بڑہ جاسکتا اور ۱۰۱۵ تک کم بہی
ہوجاسکتا ہے پیشاب کی شناخت دیکہو پیچہے باب قارورہ اثنا ے مرض مین
اگر کوئی انفلامیشن یا بخار کی بیماری ہوجائے تب شکر کی مقدار کم ہوجاسکتی ہے یا
شکر بالکل دور ہوجاتی ہے اور موت کے قریب بہی شکر کی مقدار کم ہوجاتی ہے ٭

روزینہ مقدار پیشاب کی آٹھہ یا پندرہ پاینٹ کے درمیان ہوتی ہے مگر بعضدفعہ ۳۲
پاینٹ بھی ہوجاتی ہے مگر غذا جب صرف گوشت کی کہائی جاتی ہے تب مقدار پیشاب
چار یا پانچ پاینٹ تک گھٹ جاتی ہے * پیشاب کی مقدار اُن سیال چیزون کی
مقدار کے قریب برابر ہوتی ہے جو پینے مین آتی ہین * جب پیشاب زیادہ آتا ہے تب
رنگ اُسکا ہلکا بچالی کے طور کا ہوتا ہے اور دیکھنے سے چمکدار نظر آتا ہے مگر ہوا لگنے
سے جلد کسیقدر گدلا ہوجاتا ہے اور چند گھنٹہ کے اندر اسمین خمیر اُٹھہ آتا ہے * جب
پیشاب کی مقدار چار یا پانچ پاینٹ سے زیادہ نہین ہوتی ہے تب اکثر صحیح قارورہ
کے طور کا ہوتا ہے * بیماری جب بڑہ جاتی ہے تب پیشاب مین تہوڑا سا البیومن
اور خون بھی ہو سکتا ہے - یہ علامت بد ہے *

پیاس - یہ علامت عین ابتدا سے پیدا ہوتی ہے اور برابر جاری رہتی ہے اور اسی سے
یہ مرض اکثر گرفت مین آجاتا ہے * اِس بیماری کا مریض ۸ سے ۱۲ پاینٹ تک پانی
پی جاتا ہے لیکن بعضدفعہ ۲۰ بلکہ ۳۰ پاینٹ تک بھی پی جاتا ہے - پھر بھی پیاس
نہین بجھتی بلکہ اَور بھی بھڑک اُٹھتی ہے اور جسقدر پانی پی جاتا ہے اُسیقدر مُنہ اور گلا
خشک ہوتا جاتا ہے - بعضدفعہ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بیمارون نے اِس پیاس کے
بجھانے کے لئے اپنا پیشاب پی لیا ہے * غلبہ تشنگی کا خون مین شکر کے ہونے سے
پیدا ہوتا ہے *

بھوک - مثل پیاس کے کہانے کا ہوکا اکثر نہین ہوتا بلکہ اثناء مرض مین بھوک مر
بھی جاتی ہے اور غذا سے بیمار کو نفرت ہوجاتی ہے یہ بات خاصکر موت کے عنقریب
ہوتی ہے جس سے بیمار کیحالت بہت جلد ردی ہوجاتی ہے *

لاغری - اِس مرض مین بیمار اکثر لاغر ہوجاتا ہے اور بیماری جسقدر شدید اور طول
پکڑتی ہے اُسیقدر لاغری بھی زیادہ ہوتی ہے * صرف چربی ہی کے کم ہوجانے سے

لاغری نہین پیدا ہوتی بلکہ بدن کا گوشت اور خود قلب بھی لاغر ہو جاتا ہے۔ اور لاغری کا یہ بھی سبب ہے کہ جب پانی جسم کے ریشوں سے بکثرت بہتا ہے تب وہ ریشے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہین اور چونکہ آلات انہضام اِس مرض مین بگڑ جاتی ہین تو غذا خون مین مستحیل نہین ہونے پاتی ۔

جلد۔ اِس مرض مین جلد کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہمیشہ خشک رہتی اور پسینہ نہین آتا مگر بعض دفعہ بیمارون کو پسینہ کھلکر آ بھی جاتا ہے ۔

اِس بیماری مین جسم پر گاہے گاہے دنبل پیدا ہو جاتے ہین اور علاوہ دنبل کے جلد پر سوء رائی رسِش اورام ۔ پے ٹائی ۔ گوکے دانے بھی پیدا ہو جاتے ہین گاہی پائینرہ کا سوراخ بسبب آنے شکری پیشاب کے سُرخ ہو جاتا اور چھل بھی جاتا ہے جس سے بیمار کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور عورتون کے اندام نہانی مین گرمی اور خارش اسقدر پیدا ہوتی ہے کہ اُن کو نہایت تکلیف ہوتی ہے ۔ اِس بیماری مین ٹانگین اکثر سوج جاتی ہین ۔

مثل دیگر حصص جسم کے اِس مرض کے بیمار کا مُنہ اکثر خشک رہتا ہے ۔ زبان اکثر سُرخ اور اعتدال سے صاف رہتی ہے ۔ اور چھلی ہوئی اور پھٹ بھی جاتی ہے ۔ لیکن جب بیماری خفیف قسم کی ہوتی ہے یا جب علاج سے مرض شدید کو تخفیف ہو جاتی ہے تب زبان مرطوب اور اُسپر ایک سفید زردی مائل ذرحمٹا رہتا ہے ۔ اکثر بیمارون کے دانت زخمی ہو جاتے ہین اور رکے ۔ ریزہ مسوڑے پھولکر نرم ہو جاتے اور دانتون سے علیحدہ ہوکر اُن سے خون جاری ہونے لگتا ہے ۔ لیکن بعض دفعہ مضبوط بھی رہتی ہین ۔

اعضاے انہضام۔ زیادتی غذا کے باعث ہاضمہ بگڑ جاتا ہے ۔ فم معدہ پر درد اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقام گویا دبا جاتا ہے ۔ شکم مین نفخ ہو جاتا اور گاہے گاہے قے بھی ہوا کرتی ہے ۔ پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے ۔ براز کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے ۔

بیماری جب بڑھ جاتی ہے تب بعض دفعہ دست لگجاتے ہین - یہ علامت مہلک ہی
عقل اور ہوش و حواس مین بہی فرق پڑجاتا ہے - طبیعت بیماری ہتنی ہے - کاروبار
کیطرف سے نفرت ہوجاتی ہے اور کاہے گاہے بیمار سست ہوکر اونگہنے لگتا ہے ؛
باہ مین فرق پڑجاتا ہے یا آدمی نامرد ہوجاتا ہے مگر علاج سے جب یہ بیماری رفع ہوجاتی ہے
تب قوت باہ بہی لوٹ آتی ہے ؛

خون مین شکر کثرت سے ہوتی ہے اور پاخانہ پسینہ آنکہون کی رطوبت آنسو تہوک اور
گسٹرک جوس مین بہی شکر ہوتی ہے ؛

دورمدت اور انجام اس بیماری کی - درحقیقت یہ بیماری مزمن ہوتی ہے
مہینون بلکہ برسون تک جاری رہتی ہے ؛ لیکن علی العموم ایک سال سے تین سال
تک رہتی ہے - مگر بعضدفعہ ایسی جلد بڑہ جاتی ہے کہ چند مہینے یا ہفتہ مین مریض کا
خاتمہ ہوجاتا ہے ؛

بعضدفعہ علامات پوشیدہ طور پر ظاہر ہوکر دفعتاً شروع ہوجاتی ہین پہلے پہل
علامتون کی بڑی شدت ہوتی ہے لیکن جب بیماری عرصہ کی ہوجاتی ہے تب شدت
علامتون کی کم ہوجاتی ہے - اور جب یہ مرض دو یا تین برس کا ہوجاتا ہے
تب بہوک پیاس کی شدت کم ہوجاتی ہے ؛

عارضات - اس مرض مین سل کی بیماری اکثر عارض ہوجاتی ہے اور بلو - رو سی
نیو - مو - نیا اور پے - ری - ٹو - نائی - ٹیس بہی ہوجاتا ہے ؛ جسم کے جابجا دنبل
پیدا ہوجاتے ہین یا خود بخود پیپ پڑ کر گلجاتے ہین اور کار - بنکل بہی پیدا ہوجاتے
ہین ؛ بینائی یا تو کم ہوجاتی ہے یا موتیابند کا مرض ہوجاتا ہے ؛

صورت حال تشریحی بعد وفات - جب اس بیماری کی ماہیت فزیالجی
کی رو سے دیکہی جاتی ہے تب ہم کو بہی امید ہوتی کہ موت کے بعد جگر یا سم - پے - تہے - تک

نہ دونون مین کوئی نہ کوئی خرابی پائی جاویگی - مگر اِس امر مین تحقیقات سے بہت مدد نہین
ملتی کیونکہ ابتک نہ تو جگر نے اپنا بھید دیا اور نہ یرو مدکو رنے اِس بیماری کے پیدا کرنے کے
باب مین کچھ اپنے دل کا حال کہا - بعد موت کے جب جگر کا امتحان کیا جاتا ہے تب اُسکی ایک
سی حالت نہین پائی جاتی ہے یعنی جگر اکثر تو معمولی حالت پر ہوتا ہے مگر بعضدفعہ کسیقدر
چھوٹا یا بڑا ہوا - بعضدفعہ خون سے پُر بعضدفعہ خالی - گاہے گاہے اُسکی ساخت مین
شکر ہوتی ہے لیکن کبھی نہین بھی ہوتی ٭
گُردے اِس بیماری مین اکثر بڑے ہوجاتے ہین اور بعضدفعہ اُنکی ساخت ایسی بدل جاتی ہے
جیسے برائیٹس ڈیزیز مین ہوا کرتی ہے ٭ معدہ اکثر پھیلا ہوا اور اُسکا میوکس پردہ
موٹا اور ملایم پایا جاتا ہے ٭

مرض کی تشریح اور ماہیت - اسباب مین حکما کی رائے مین اختلاف ہے چنانچہ
بعض کہتے ہین کہ شکر معدہ مین پیدا ہوتی ہے لیکن فرانس کے ڈاکٹر برنارڈ کی رائے کو اب
علی العموم غلبہ ہے چنانچہ اُنکے تجربون سے یہ ثابت ہے کہ اگر کسی حیوان کو مار کر امتحان کرین
تو اُسکے ہے - پاٹک وین مین اکثر شکر پائی جاویگی اور پورٹل وینون مین نہین اور
جگر سے ایک شے جسکو گلائی - کوجین کہتے ہین علیحدہ کیجا سکتی ہے جب اس چیز مین تھوک
اور بنکریاٹک رطوبت اور خون اور جگر کی ساخت وغیرہ کا اثر ہوتا ہے تو اسمین انگوری
شکر کی خاصیتین پیدا ہوجاتی ہین اِن تجربات سے صاحب موصوف یہ نتیجہ نکالتے ہین
کہ صحت کیحالت مین بھی جگر کے اندر شکر پائی جاتی ہے اور شکر جگر سے ہے - پاٹک وینز
مین آجاتی ہے - اور جب اُسکا گزر پھیپڑون مین ہوتا ہے تب کاربانک ایسڈ اور پانی
مین تبدیل ہوکر برآمدگی دم کی ہوا کے ساتھ نکل آتی ہے پس اس اصول کے بموجب یہ صاف ظاہر
ہے کہ حالت صحت کے اندر جو شکر جگر مین پیدا ہوتی ہے شُش اُسکو زایل کرڈالتا ہے اور یہ کہ
پیشاب مین شکر اُسوقت پائی جاتی ہے کہ جب جگر کے شکر پیدا کرنیکا فعل بڑھجاتا ہے بہ نسبت شُش کے

زائل کر دینے کے فعل کے کیونکہ بعض حالت غیر طبیعی مین ایسا ہوسکتا ہے کہ جگر مین اسقدر زیادہ
شکر پیدا ہوجاوے کہ خون کے ایک ہی دورہ کے ساتھ سارے کا سارا پھیپھڑے مین زائل نہو سکے
تب وہ زائد مقدار شکر کی خون کے ساتھ ملجاویگی اور گردے اسکو جسم سے علیحدہ کر دینگے * علاوہ برین
جگر مین اگرچہ حالت صحت کی مقدار مین شکر پیدا نہین ہوتی لیکن شُش مین اگر کوئی بیماری ہوگی
تو اُسسے وہ مقدار شکر کی زائل نہو سکیگی - بس وہ شکر خون مین ملجاویگی لیکن ڈاکٹر پیوی کی رائے
یہ ہے کہ مادہ گلائی کو جو حالت صحت مین جگر کے اندر شکر مین مبدل نہین ہوتا بلکہ اُسکا قیاس ایسا
ہے کہ مادہ مذکور کو چربی مین بدل جاتا ہے اور یہ کہ جب جگر کا فعل بگڑ جاتا ہے جیسا کہ ڈایا - بے ٹیز
کی بیماری مین ہوا کرتا ہے تب گلائی - کو جین شکر مین بدلتا ہے پس نتیجہ اِن تجربونکا یہی معلوم ہوتا ہے
کہ جگر کے فعل کے بگڑ جانے سے اُس عضو مین شکر پیدا ہوتی ہے اور خاص لگاڑ کا ایک
سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نیمو - گیاسٹرک نرو اور دماغ مین خراش پیدا ہوتی
ہے تب یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ ڈاکٹر برنارڈ نے دماغ کے چوتھے لبطن مین کہ
جہان سے نیمو - گیاسٹرک نرو شروع ہوتا ہے خراش پیدا کرکے ڈایا - بے - ٹیز کی
بیماری کو پیدا کیا - اور ڈاکٹر ہار - لے نے اِسی نرو کی شاخون مین خراش پیدا کرکے
اِس مرض کو پیدا کیا - اور ڈاکٹر گلڈن نے بارہا یہ دیکھا کہ جب سر مین صدمہ
پہونچا ہے تب ڈا - یا - بے - ٹیز کی بیماری پیدا ہوئی ہے -

اب حال کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ شکر پنکریاس (لب لبہ)
مین پیدا ہوتی ہے - کیونکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب لب لبہ شکم سے نکال
لیا جاتا ہے تب شکر کا پیدا ہونا موقوف ہوجاتا ہے - لیکن جب کوئی
ذرا سا ٹکڑا بھی اِس غدود کا شکم مین باقی رہ جاتا ہے تب بھی شکر پیدا ہوتی
جاتی ہے - اور جب اُس ٹکڑے کو بھی نکال ڈالا جاتا ہے تب شکر کا پیدا ہونا بھی
رُک جاتا ہے *

انجام نیک و بد کی پیشین گوئی - انجام اس مرض کا اکثر بُرا ہوتا ہے کیونکہ یہ بیماری اکثر مہلک ہو جاتی ہے لیکن بعضونکو شفا کلی بھی ہو جاتی ہے انجام نیک و بد کی پیشین گوئی کے وقت کئی باتونکا لحاظ رکہنا چاہیئے مثلاً بیمار کی عمر جسقدر کم ہوگی انجام اس مرض کا اُسیقدر بُرا ہوگا۔ بڑہاپے مین یہ بیماری برسون تک جاری رہتی ہے اور یہ بات قابل یاد رکہنے کے ہے کہ لحیم اور شحیم آدمی کو جب یہ مرض ہوتا ہے تو بہ نسبت لاغر کے کم خطرناک ہوتا ہے ۔۔ پیشاب مین شکر ہو مگر ادرار کم ہو تو وہ کم خطرناک ہوتا ہے بہ نسبت اُسکے جس مین ادرار زیادہ ہوتا ہے جسقدر عرصہ دراز کا یہ مرض ہوتا ہے اُسیقدر اسکا انجام بھی بُرا ہوتا ہے اور اسکی علامتین جس قدر شدید ہوتی ہین اُسیقدر علاج سے کم فائدہ ہوتا ہے ۔۔ جب یہ مرض فکر و تردد یا ضرب و زخم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے تب امید شفا کی زیادہ تر ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ جب کوئی بھی سبب اسکا دریافت نہین ہو سکتا ۔۔ اس مرض [illegible] مین اگر البیومن پایا جاوے [illegible] مہلک ہین ۔۔ ضعف بصارت [illegible] غیر محمودہ [illegible] ہین کیونکہ جب کسی بیمار مین یہ علامتین پائی جاتی ہین تب اُسکی شفا کلی کی اُمید [illegible] اس مرض کے بیمار کو کاربنکل ہو جاتا ہے تب اکثر مہلک ہو جاتا ہے گو [illegible] تبدیل آب و ہوا سے بعض اوقات کاربنکل کا زخم اچھا بھی ہو جاتا ہے لیکن بہر حال اس بیماری مین کاربنکل کا ہونا ایک نہایت بُری علامت ہے۔ اس سے اکثر [illegible] ہین ۔۔ نیک علامات اس مرض کی یہ ہین کہ شیرین یا نشاستہ کے قسم کی چیزون سے اگر یہ [illegible] اور اُس پرہیز سے پیشاب مین شکر نہ پا [illegible] کم پائی جاوے ۔۔ اگر [illegible] غذا کے کہانے سے بھی پیشاب مین شکر [illegible] ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض [illegible] ہو گیا ہے ۔۔ جلد اگر مرطوب ہو اور پسینہ [illegible] اگر وجبی ہو مرض [illegible]

اگر ہم جاوے تو یہ علامات نیک ہین لیکن اسباب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ علاج سے
بیماری رک جاتی ہے پھر بھی مریض کی جان خطرہ مین رہتی ہے کیونکہ اگر بارش مین بھیگ
جاوے یا سردی لگ جاوے زیادہ محنت کرنی پڑے تو انفلامیشن کی بیماریان شروع
ہوکر مریضکو جلد ہلاک کر ڈالتی ہین ؛

تشخیص - اس مرض کی ایسی آسان ہے کہ اسکا بیان کرنا ضرور نہین سمجھتے ۔

علاج - چونکہ ہمکو ٹھیک یہ معلوم نہین ہے کہ کس عضو کی خرابی سے یہ مرض پیدا
ہوتا ہے صرف یہ جانتے ہین کہ اسکا استیصال کس علاج سے ہو سکتا ہے مگر یہ جانتے ہین کہ
شدت اس بیماری کی بسبب زیادہ اور کثرت سے شراب کا آنا خون مین شکر کے جمع ہو جانے سے
پیدا ہوتی ہے اسواسطے یہی تدبیر کرتے ہین جس سے شکر کی مقدار کم ہو جاوے ۔ اور چونکہ
ہم اصل علاج کرنی بھی ایسی دوا نہین جانتے جس سے شکر پیدا نہونا پاوے اسواسطے غذا کی
پرہیز پر زیادہ زور لگاتے ہین یعنے بیمار کو ایسی چیزین کھانے نہین دیتے جنمین شکر
ہوتی ہے یا ایسے اجزا دیتے ہین جو شکر مین مبدل ہو جا سکتے ہین اور عارضات
کی نسبت [illegible] پر کرتے ہین ۔ اگرچہ شفا کلی کا دعوی نہین کر سکتے پھر بھی غذا
اور [illegible] باتون کی پرہیز سے بعض دفعہ شفا ہو بھی جاتی ہے ورنہ اتنا تو ضرور ہوتا
ہے کہ بیماری تھم جا سکتی ہے - تکلیفین رفع ہو جا سکتی ہین اور مریض کی عمر دراز
ہو جا سکتی ہے ؛

غذا - کی تجویز کرنے کے باب مین ہماری یہ صلاح ہے کہ مریضکو ایسی چیزون سے پرہیز
کراوین جنمین شکر ہو یا اس مین ایسے اجزا موجود ہون جو شکر مین بدل جا سکتے ہین آدمی
صرف حیوانی غذا پر تندرست اور توانا رہ سکتا ہے - پس جہانتک ہو سکے مریضکو حیوانی
غذا کہانے کی تاکید کرین کیونکہ اکثر نباتات مین جزو اسٹارچ کا ہوتا ہے جو جسم کی
رطوبات سے ملکر شکر مین بدل جاتا ہے - مگر روٹی اور چاول بغیر گزارہ نہین ہو سکتا اور یہہ

دونو چیزین اِس بیماری مین منع ہین کیونکہ اِن دونون مین کثرت سے اسٹارچ ہوتا ہے
اِس دقت کے رفع کرنے کے لئے قسم قسم کی روٹیان تیار کرنے کی ترکیبین ایجاد ہوتی ہین۔
جنکا ذکر کیا جائیگا جیسا کی غذا اِس قسم سے ہین بیمار ۔ بیمار کچہہ کہا جاسکتا ہے مگر شیر شہد اور
کلیجی کی نسبت شک ہے کیونکہ اِن مین شکر ہوتی ہے ۔ گوشت ہر قسم کا پنیر مکہن روغن علیحدہ
مچہلی اور انڈے جسقدر طبیعت چاہے بیمار کہا سکتا ہے دودہ بہی چندان مضر نہین
مگر اُس مین بہی تہوڑے سے شکر ہوتی ہے گیہون کی روٹی کے عوض بیمار کو بہوسی کی روٹی کہلانی
چاہیے جسمین اسٹارچ بالکل نہین ہوتا ۔ ڈاکٹر کمپ بلن کا نسخہ اِس روٹی کے بنانے کا یہ ہے
نسخہ ۔ سیر بہر بہوسی لیکر پاؤ پاؤ گہنٹہ تک دو دفعہ پانی مین جوش دیوین اور دونو دفعہ چہلنی سے
چہان لین ۔ اب اُسی چہلنی مین ٹہنڈا پانی چہوڑتے جاوین اور خوب ملکر دہوتے جاوین ۔
جبتک چہلنی سے پانی صاف گذرنے لگے ۔ اب بہوسی کو چہلنی سے کسی کپڑے مین لیکر خوب
نچوڑین تاکہ جہانتک ہوسکے اُسکا پانی نچڑ جاوے بعد ازان چینی کے برتن مین پہلا دین
اور تنور کی نرم آنچ پر خشک کرین مثلاً رات بہر رہنے دین صبح کو جب سوکہہ کر مُرمُری ہوجاوے
تب پیس لین اور تار کی باریک چہلنی مین کسی برش سے رگڑ کر چہان لین ورنہ تار کی چہلنی
کے سوراخ اسقدر باریک ہوتے ہین کہ بغیر برش سے رگڑنیکے اِن کے اندر سے سفوف گذر
نہین سکتا ۔ جب یہ باریک سفوف بہوسی کا تیار ہوجاوے تو اُس مین سے ۳ آونس لے
لیوین اور یہ چیزین ملا لین ۔ یعنی ۳ عدد تازے انڈے ۔ ڈیڑہ یا دو آونس مکہن ۔ ونصف
اونس دودہ تہوڑے سے دودہ مین انڈون کو پہینٹ لین اور باقی مین مکہن ملاکر سارے
کی لپٹ بنالین ۔ اور اُس مین سے تہوڑا تہوڑا ایک ٹین کے سانچون مین جن مین انگریزی مٹہائی
بنا کرتی ہے بہر دین اور لوہے کے تہال مین رکہہ دین آدہ گہنٹہ کے بعد جب پک جاوے
نکال لین اور بیمار کو صبح و شام ہمراہ گوشت اور پنیر کے کہلا دین ۔ بہوسی کو دہونے اور
خشک کرنے کی ترکیب جسکا بیان اوپر کیا گیا ہے اچہی طرح پابند ہونا چاہیے ۔ تاکہ بہوسی کا

کل اسٹارچ خوبطرح ڈہل جاوے اور وہ آسانی سے پیسی جاسکے ۔

علاوہ بہوسی کی روٹی کے اس مرض کا بیمار گلو۔ٹین کی روٹی بہی کہا سکتا ہے ۔ اسکے تیار کرنے
کی ترکیب یہ ہے کہ گیہون کے آٹے کو اسقدر دہوئین کہ اُسکا سارا اسٹارچ ڈہل جاوے ۔ باقی
جو گلو۔ٹین رہے اُسکی روٹی پکالیں اگر بیمار کی طبیعت ان مین سے کسی روٹی سے ہٹ جاوے
تو ایسا کرین کہ ڈبل روٹی کی پتلی پتلی قاشین تراش کر انکو اسقدر سینکین کہ قریب سیاہ ہوجاوے
تاکہ بہت سا حصہ اسٹارچ اور گلو۔ٹین کا گرمی سے زایل ہوجاوے ۔ ہر قسم کی دال
اراروٹ ساگو دانہ ۔ جوار ۔ باجرا ۔ اور دیگر قسم کے اناج مین اسٹارچ ہوتا ہے اسواسطے
یہ سب چیزین منع ہین میوہ جات جیسے آم ۔ انگور ۔ ناشپاتی ۔ سیو ۔ بہی ۔ شہتوت ۔ انجیر
امرود ۔ آلو بخارا ۔ آڑو ۔ کہجور ۔ کشمش وغیرہ وغیرہ نہ کہانا چاہیے غرض کُل تازہ میوہ جات
سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ ہان پستہ اور بادام ۔ اور اخروٹ کا مضایقہ نہین اور ترکاری کی قسم
سے یہ ترکاریان منع ہین آلو ۔ چقندر ۔ گاجر ۔ شلغم ۔ مٹر ۔ سیم ۔ البتہ ساگ کا کچھہ مضایقہ نہین
خاصکر سرسون کا ساگ میتھی ۔ پالک ۔ گوبہی ۔ پیاز ۔ تراتیزک ۔ پانی سے یک لخت پرہیز نہ کرنا
چاہیے اور نہ حد سے زیادہ پلانا چاہیے ۔ چاء اور کافی بہی مریض پی سکتا ہے مگر بغیر شکر کے
لیکن ہان شکر کے عوض گلائی ۔ سی ۔ رین یا سے ۔ کے ۔ رین ملا وے سکتے ہین پیاس کے
روکنے کے واسطے ڈائیلوٹ فاس ۔ فارک اسیڈ ہمراہ پانی کے اور اسیڈ ٹارٹرک اف پوٹاش
پانی مین حل کرکے پلاوین ۔ بیمار کو سردی اور بارش مین بہیگنے سے بچنا چاہیے اور جہانتک
ممکن ہو گرم کپڑے پہنے چاہئین تاکہ پسینہ آتا رہے اور گاہے گاہے آب گرم کا غسل بہی
کرنا چاہیے ۔

کسی مرض کے علاجکا بیان کرنیکا ہمیشہ سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ پہلے دوا کا ذکر کرتے ہین
بعد ازان غذا وغیرہ بتلاتے ہین مگر اس بیماری مین ہم نے اس قاعدہ کا خلاف اسواسطے
برتا ہے کہ اسکو غذا کی پرہیز سے جسقدر فائدہ ہوتا ہے دوا سے نہین ہوتا ۔ دوا چاہیے کتنی

ہی فائدہ مند ہوتا و لیکن اگر بیمار غذا کا پرہیز نہ کرے فائدہ ہرگز نہین ہونیکا - پس یاد رکھو
کہ جب ذیابیطوس کی بیماری کا علاج کرو تب بیمار کی غذا کا سب سے پہلے بندوبست کر دو ورنہ
دوا سے علاج سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا - جو چیزین اس بیماری مین منع ہین انکو ہرگز نہ کھلانا
چاہیے پہل اس قسم کی پرہیز سے بیمار کی طبیعت گھبراتی ہے مگر جب اس پرہیز سے فائدہ
دیکھتا ہے تب خود بھی ممنوعات سے احتراز کرتا ہے - اب دوا کا حال سنو - کوئی ایسی دوا
نہین ہے جس سے شکر کا پیدا ہونا تھم جا سکے البتہ غذا کی پرہیز سے رک سکتی ہے - پس غذا کی پرہیز
کرنا چاہیے اور دوا کو اس بیماری مین درجہ دوم پر تصور کرنا چاہیے -
اگرچہ اس بیماری مین افیون کے استعمال سے شکر کا پیدا ہونا نہین رک سکتا
لیکن جب افیون کھلائی جاتی ہے تب مقدار پیشاب کی ضرور گھٹ جاتی ہے بیمار کو چین
ملتا ہے تکلیفین رفع ہو جاتی ہین - اس بیماری مین افیون کی بہت برداشت
ہوتی ہے جیسے بیمارون مین تین دفعہ فی خوراک مین دو دو تین تین بلکہ پانچ پانچ گرین تک کھلائے
جاتے پھر بھی انکو نشہ نہین ہوتا ◆
بعض صاحب اس دوا کی بہت تعریف کرتے ہین مگر ان سے کچھ بھی فائدہ نہین ہوتا بعض پیپسین
دیتے ہین - اپنا طریقہ علاج کا یہ ہے کہ مین پہلے بیمار کی غذا کا ٹھیک بندوبست کرتا ہون
اور ممنوعات سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بیمار کو پرہیز کراتا ہون - اور تب کاڈلیور آئیل
کے ساتھ مین پھر فولاد کے استعمال کرتا ہون تاکہ بیمار کی طاقت قائم رہے اور خون پیدا ہوتا
رہے کیونکہ طبیعت مین جب تک طاقت رہتی ہے تب تک بیمار کو جیلے جاتی ہے - اثنائے
مرض مین جب بدہضمی کی علامتین ظاہر ہوتی ہین تب اس نسخہ کا استعمال کرتا ہون ◆
نسخہ - بائیکربونیٹ آف پوٹاش ۵ گرین ◆ ڈائیلوٹ - ہائیڈروسیانک ایسڈ
۲ قطرہ - انفیوزن آف کلمبا ڈیڑھ آونس سبکو ملاکر دن مین ۳ دفعہ دین ◆ فولاد کے
مرکبات مین سائٹریٹ آف ایرن کو مین اچھا جانتا ہون اور اسکے اچھا ڈوا - یا - لائیکر فیری - ایرن کو

سمجھتا ہون چنانچہ سلفٹ اف ایرن کا یہ نسخہ میں برتتا ہون -

نسخہ - سلفٹ اف ایرن ایک گرین + کونین ایک گرین + افیون ایک یا ڈیڑہ گرین سبکو ملاکر ایک گولی بنا دین اور دن مین تین دفعہ کہلا دین + ٹنکچر آف اسٹیل کو مین سوا اسکے اچہا نہین جانتا کہ اس مین کسیقدر ٹوا - ٹو - رسے ٹی کا اثر موجود ہے +

ڈوایا - لائیمڑو - ایرن کو بمقدار ۲۰ یا ۳۰ یا ۴۰ قطرے ہمراہ پانیکے دنمین تین مرتبہ پلاتا ہون رفع قبض کے واسطے تہوڑا سا کسٹرائیل یا سنڈ - لیٹر ڈوایا یا ٹو وڑا اگر کیو ریزا یا ڈو ڈر کا استعمال کرتا ہون - تشنگی کم کرنے کے لئے اسڈ ٹار - ٹریٹ اف پوٹاش کو کام مین لاتا ہون چنانچہ دو ڈرام ایک بڑی بوتل پانی مین ملا کر پلاتا ہون - جب بیمار کو کہانیکا ہوکا ہو جاتا ہے اور فم معدہ کے مقام پر بے چینی کی شکایت کرتا ہے تب اس ہینگ کی گولی کو دن مین دو یا تین دفعہ کہلاتا ہون +

نسخہ - ہینگ ۲ یا ۳ گرین + اکسٹرکٹ اف جن ٹشن ۳ گرین + ایک گولی بنا دین

ملک اسٹریا کے ایک ڈاکٹر آئیوڈ - ڈو - فارم کی بڑی تعریف کرتے ہین اور اس نسخہ کو کام مین لاتے ہین -

نسخہ - آئیوڈ - ڈو - فارم ایک گرین + ڈو - ور - پاوڈر ۲ گرین + اکسٹرکٹ اف جن ٹشن ۲ گرین + ایک گولی بنا کر دنمین تین دفعہ کہلاتے ہین + مجہکو اس دوا کے آزمانے کا موقع ابتک نہین ملا - مگر کچہہ مضایقہ نہین دوا اچہی ہے اور قطع نظر اسکے چونکہ یہ بیماری دوا کے قابو نہین آتی ہے تو آئیوڈ - ڈو - فارم کے استعمال کرنے مین کچہہ برا ئی نہین + بعض کو - ٹوا - یا کی بہی تعریف کرتے ہین - مگر افیون اس سے بڑہکر فائدہ مند ہے + سنکہیا بہی اس بیماری کو مفید ہوسکتا ہے جیسے ماڈ - ارس - سو - لیوشن ڈوایا - بے ٹینر کی بیماری مین سے - لی - سی - لٹ اف سوڈا بہی مفید ہے چنانچہ یہ نسخہ آزمودہ ہے

نسخہ - سے - لی - سی - لٹ اف سوڈا ۱۰ گرین + ٹنکچر آف نکس ۱۰ میکا - ۵ منم +

الفیوژرن اف عین یشن ایک آونس ۔ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گھنٹہ بعد پلادین لیکن غذا پرہیز انہ جیسا کہ اوپر بتلایا ہے اسیطرح دینی چاہئے ۔

ڈ ا۔ یا ۔ بیٹیز کی خفیف قسمین ۔ معمولی بیماری اور ان اقسام خفیف مین یہ فرق ہے کہ یہ اکثر مہلک نہین ہوتین ۔ انمین تشنگی بہوک کا ہونا اور لاغری کم ہوتی ہے پیشاب کی مقدار تہوڑے عرصہ کے لئے زیادہ ہوجاتی ہے ۔ انکی مدت تہوڑی ہوتی ہے اور یہ علاج پذیر بہی ہین شکر انمین کم یا آتی ہی نہین اور آتے آتے رک جاتی ہے اور پہر آتی ہے اس خفیف مرض کی تین قسمین علاج مین آتی ہین ۔

قسم اول ۔ پیشاب مین ہمیشہ شکر موجود ہوتی ہے اپسے سپی نیک گراوٹی ۱۰۴۰ سے ۱۰۴۴ تک پیشاب کی مقدار تہوڑی ہی زیادہ ہوتی ہے اسمین نہ زیادہ تشنگی اور نہ بہت بہوک لگتی ہے اور نہ بیمار زیادہ کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے مگر سارے ایام مرض مین ایک سا رہتا ہے ۔

قسم دوم ۔ اس قسم کی خفیف بیماری مین شکر یا تو تہوڑے عرصہ تک آکر مفقود ہوجاتی ہے یا آتے آتے رک جاتی ہے اور پہر آنے لگجاتی ہے پیشاب کی مقدار یا تو زیادہ ہوجاتی ہے یا تہوڑی ہی زیادہ ہوتی ہے بیمار بہت ہی کم لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اس قسم کی بیماری فکر و تردد سے یا سر اور پشت پر چوٹ لگنے سے پیدا ہوتی ہے اور آخر کار بالکل جاتی رہتی ہے ۔

قسم سوم ۔ یہہ وہ قسم بیماری کی ہے جو بڈہون کو ہوا کرتی ہے بیمار اوسط درجہ پر موٹا تازہ ہوتا ہے ۔ پیشاب کی مقدار اوسط درجہ پر ہوتی ہے شکر کی مقدار بہی بہت نہین ہوتی پیشاب مین یورک ایسڈ کے ذرے بکثرت جمع ہوجاتے ہین ایسے لوگ نقرس کے مرض مین اکثر مبتلا رہتے ہین بعض دفعہ برسون تک پیشاب مین شکر آتی رہتی ہے اور بعض دفعہ نوبت بنوبت آتی ہے انجام اس قسم کے مرض کا مختلف ہوتا ہے ۔

کائی لس یورن

یہ بیماری اکثر گرم ملکون مین ہوا کرتی ہے - پیشاب اسمین اکثر سفید گدلا مانند دودھ
کے آتا ہے - مگر بعضدفعہ خفیف گلابی رنگ کا بھی آتا ہے - بسبب ملجانے کسیقدر خون کے
اور گاہے خون کے ڈلے بھی اسمین ملے ہوئے ہوتے ہین - جب یہ پیشاب تہوڑے عرصہ
تک ٹھہرا رہتا ہے تب جم کر مثل فیلادر کے ہو جاتا ہے اور بعضدفعہ اس قسم کا پیشاب مثانہ
ہی مین جم جاتا ہے - اسصورت مین پیشاب کیوقت نہایت تکلیف اور درد ہوتا ہے -
اس پیشاب مین کائیل کے روغنی اجزا ہوتے ہین - اسمین ایتھر ملانے سے روغن حل ہو جاتا
ہے اور پیشاب صاف اور شفاف مثل تندرستی کے ہو جاتا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے
کہ اسمین خون کا فائبرین روغن اور البیومن ہوتا ہے اور صحیح قارورہ کی اجزا بھی
معمولی مقدار مین ہوتی ہین مگر اُسکی اسپیسی فک گراوٹی معمول سے کم ہوتی ہے اس
عجیب بیماری کے پیشاب مین کیلوس ملا ہوا ہوتا ہے *
اس مرض کا دور بے قاعدہ ہے کبھی تو بتدریج پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب گرجانے اور
سخت محنت جسمی یا دماغی کے بعد ناگاہ فاتاً پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی عرصہ تک برابر جاری رہتا
ہے اور کبھی رُک کر پھر ظاہر ہوتا ہے اور وقفہ کے ایام مین صحیح آتا ہے اور یہ قاعدہ
ہے کہ جب بیمار آرام چین سے رہتا ہو اور فاقہ سے ہوتا ہے تب یا تو پیشاب مین کائیل
کم یا بالکل نہین ہوتا اور بعضدفعہ شب و روز کے اندر جب بیمار پیشاب کرتا ہے تب بھی
اُس مین کائیل ہوتا ہے اور صبح کیوقت پیشاب صحیح یا کائیل ملا ہوا کرتا ہے اور باقی
کے تمام روز سفید دودھ کے طور آتا رہتا ہے خاصکر بعد غذا کے بیمار کی صحت مین مختلف
طور پر فرق پڑ جاتا ہے یعنے بعض بیمار موٹے تازے رہتے ہین اور بعض لاغر ہو جاتے

ہین لیکن اکثر بیمار [illegible] ہوتی ہین اسکو بیت کرتے ہین مثانت ان سے ہو نہین سکتی مگر
اور نیم معدہ کے مقام پر [illegible] ہے باعث سکتا ہے کہ غذا کے اصل پیشاب کی راہ
نکل جاتی ہے ۔ بعض [illegible] کا ہو کا ہو جاتا [illegible] اکثر صحیح درجہ پر پہنچتی ہے
تشریح اس [illegible] کہ اس مرض کے پیشاب کا کائیل
اور لیمو [illegible] سے [illegible] گردون کے پیشاب مین جا ملتا ہے ۔ ڈاکٹر مرفی
ایک بڑے محقق حکیم یہ فرماتے ہین کہ [illegible] کے ضعف کے سبب کائیل خون کے درجہ
پر پہونچ نہین سکتا اسلئے جسم کو [illegible] کے قابل نہین ہوتا اسواسطے طبیعت اسکو بذریعہ
گردون کے خارج کر دیتی ہے لیکن اس قیاس کے ماننے مین کئی دقتین پیش آتی ہین
چنانچہ تم نے اس مرض کی علامتون مین دیکھ لیا کہ کبھی تو پیشاب بالکل سفید اور کبھی بالکل
صاف آتا ہے تو پھر کیونکر اس قیاس کو بیان کر سکتے ہین کہ پیشاب مین کائیل خون سے آتا
ہے اگر خون سے آتا ہو تو برابر آنا چاہئے نہ کہ کبھی آوے اور کبھی نہ آوے ۔ علاوہ ازین
طبیعت اسبات کو قبول نہین کر سکتی [illegible] اور نالی ۔ یہین گردون کے
اندر گزرین اور پیشاب مین [illegible] ٹیوب (پیشاب کی باریک باریک نالیان
جو گردون کی ساخت مین ہوتی ہین) سانچے بن جاوین دکاسٹش) مزید برین اس
مرض مین نہ تو گردون کی ساخت بگڑتی ہے اور نہ خون کے اجزا مین کسی قسم کی خرابی پائی
جاتی ہے مگر بمبئی کے ڈاکٹر کارٹر اس مرض کی ماہیت کے باب مین یہ فرماتے ہین کہ
لمف ۔ لے ٹی ۔ ال سسٹم (نظام ماساریقی) اور پیشاب کی نالیون مین اس بیماری کے
اندر درحقیقت کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہوتا ہے جس سبب سے کیلوس لکٹ ٹی ال ۔ وی سلس
(یعنے ماساریقہ) کے راستہ پیشاب مین ملجاتا ہے ۔ خلاصہ انکی تحریر کا یہ ہے کہ کمر کے
ماساریقہ جب کیلوس سے خوب پُر ہو جاتے ہین تب اُن رگون کے مسامات سے کائیل
ایک یا کئی مقام پر رس رس کر جمع ہو جاتا ہے ۔ چونکہ یہ رگین نہایت درجہ کی نازک

ہوتی ہیں تو حد سے زیادہ بڑھ جانے کے باعث پھٹ جاتی ہیں اور اس مقام پر ایک
سوراخ مثل ناسور کے رہ جاتا ہے جس سے بروقت پھٹنے ماساریقہ کے کائیس یا
لمف کھلے طور پر بہنے لگ جاتا ہے ایک عارضی عضو یعنی تھیلی سی بن جاتی ہے جس سے
وقتاً فوقتاً کائیس نکل کر یا تو گردہ کے پل-وس یا یو-ری-ٹرز مجری بول یا مثانہ میں
جا گرتا ہے اور وہاں سے پیشاب کے ساتھ ملکر یائیزہ کے رستہ خارج ہوتا ہے
بعض ایسا بھی خیال کرتے ہیں کہ ماساریقہ میں ایک قسم کا کرم پیدا ہو جاتا ہے
اور یہ کرم انمیں سوراخ کر دیتا ہے جس سے لمف یا کائیس نکلکر پیشاب کے منفذ میں جا ملتا ہے

علاج بعض دفعہ کسی علاج سے یہ بیماری نہیں جاتی مگر گیلک ایسڈ اور افیون
کی گولیاں اسکو مفید پڑتی ہیں - اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کرم باعث اس مرض کا ہے
تو کوئی دوا کرم کش جیسے روغن تارپین کا استعمال کرنا چاہیے ٭

ڈا-یو-ری-سس
یا
پو-لی-یو-ریا

غلطی سے اس بیماری کو بعض ڈا-یا-بی-ٹیز ان-سی-پی-ڈس بھی کہتے ہیں ٭

علامات اس بیماری کی اکثر دو ہی علامات بھاری ہوتی ہیں ایک شدت
کی پیاس دوسری کثرت سے پیشاب کا آنا - بعض دفعہ پیشاب میں یو-ریا اور
کلورائیڈ اف سو-ڈی-ام کی زیادتی ہوتی ہے ٭

علاج قابضات کا استعمال کریں جیسے **نسخہ** ٹنکچر اف اسٹیل ۵ بوند +
ڈائیلوٹ-ہائیڈرو-کلورک ایسڈ ۱۰ بوند + پانی ۲ اونس ٭ ایسی ایک خوراک ہر چھ چھ
گھنٹہ بعد پلاویں اور یہ نسخہ بھی اچھا ہے -

نسخہ پھٹکری ۹۰ گرین + سلفٹ-ایرن ۳۰ گرین + کونین ۲۰ گرین ٭

ڈائیلوٹ - سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام + پانی ۸ آونس + سبکو ملالین +

خوراک آٹھوان حصہ بعد غذا کے دنمین تین دفعہ دو آونس پانی کے ہمراہ پلادین + بعض دفعہ افیون کے استعمال سے اِس بیماری کو فائدہ ہوتا ہے - اور ڈاکٹر ڈ - ساوی لے - ری اُس کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ وے - لے - ری - اُن کا سفوف دس یا پندرہ گرین کی مقدار مین پہلے دنمین تین دفعہ اور تب چار یا پانچ یا چھہ دفعہ دنمین جبتک اثر اسکا ظاہر نہو دینا چاہئے + بیمار اگر لاغر اور کمزور ہوتا جاوے تو کاڈ - لیور - آئیل پلادین اور اس نسخہ کا استعمال کرین

نسخہ - ڈائیلوٹ - فاس - فارک - ایسڈ ڈیڑہ ڈرام + ٹنکچراف نکس - وامیکا ایک ڈرام + کمپاونڈ ٹنکچراف سنکونا ۳ ڈرام + پیپر منٹ واٹر ۸ آونس + سبکو ملا کر چھٹا حصہ کہانے سے دو گہنٹہ پہلے دنمین تین دفعہ پلادین + پانی کم پلادین اور غذا مقوی دین +

امراض مثانہ

سسٹ - ٹائی ٹس

یعنی

مثانہ کا انفلامیشن

مثانہ مین انفلامیشن بہت کم ہوتا ہے اور اکیوٹ قسم کی بیماری تو بہت ہی کم دیکھنے مین آتی ہے بلکہ طبیب کے مشاہدہ مین کرانک سسٹ - ٹائی ٹس ہی اکثر آیا کرتی ہے مگر یہ بیماری بہت ہٹیلی ہوتی ہے +

اوّل اکیوٹ سسٹ ٹائی ٹس

اگرچہ یہ بیماری کُل مثانہ مین ہوسکتی ہے پہربہی مثانہ کے کسی کسی حصہ کے میوکس پردہ مین مگرخاصکر مثانہ کی گردن ہی مین زیادہ ہوتی ہے ٭

اسباب - بعضدفعہ یہ بیماری ازخود پیدا ہوجاتی ہے مگرکہ اکثر انفلامیشن کے سبب سے اکثر ہوجایا کرتی ہے ٭ نائیزہ رحم اورخصیۃ الرحم کا انفلامیشن پہیلکر مثانہ کو مبتلا کرسکتا ہے اور مرد مین سوزاک اورسٹرکچر اورنائیزہ مین کسی تیزدوا کی پچکاری سے بھی یہ بیماری پیدا ہوجاسکتی ہے ٭ ضرب وزخم رحم یا او- دی- رہی کی کسی سولی کا دباؤ مثانہ مین پتھری ٭ کن- تہے- ری- ڈش وغیرہ تیز چیزون کا استعمال اور مثانہ مین عرصہ تک پیشاب کا رُکا رہنا بہی بعضدفعہ اِس بیماری کا باعث ہوتا ہے ٭

علامات - بیمار کو سردی معلوم ہوکر مثانہ مین شدت کا درد پیدا ہوتا ہے نائیزہ مین جلن معلوم ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی رہتی مگر پیشاب تہوڑا تہوڑا آتا ہے - شدت کا بخار ہوتا ہے جی متلاتا ہے اور بیمار پست ہمت ہوجاتا ہے مثانہ مین اِس شدت کا درد ہوتا ہے کہ پیرِنی سکی سیمون نائیزہ بلکہ رانون تک پہونچتی ہے - پیشاب جب آجاتا ہے درد کو تخفیف ہوجاتی ہے لیکن پیشاب کے جمع ہوتے ہی درد پہرشدت پکڑجاتا ہے - مثانہ کی خراش بسبب اتصال کے ریکٹم تک اکثر پہونچتی ہے جس سبب سے پیچش کے ساتھہ آؤن اورلہو آتا ہے دو یا تین دن مین انفلامیشن نہ رکا جاوے تو درد کی شدت نہایت بڑہ جاتی ہے - پیشاب کی حاجت بار بار رہوتی ہے مگر پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے اور اب چونکہ مثانہ کی دیوار کمزور ہوجاتی ہے اِسواسطے پیشاب اُس مین جمع رہتا ہے

پیشاب سرخ رنگ کا بدبودار اور کھاری ہوتا ہے اور بعض دفعہ اسمین خاتی - برین کی دھجیان بہی ہوتی ہین جن مین پیپ اور خون کے کیسے پھنسے ہوئے ہوتے ہین جب انفلامیشن کچھ عرصہ تک جاری رہتا ہے تب متصل کے اعضا مین پھیلنے لگتا ہے جیسے بجری بول رحم وغیرہ اور اب بیمار روز بروز نڈھال ہوتا جاتا ہے جسم پسینہ سے معرق رہتا ہے - نبض کمزور ہوجاتی ہے ہذیان ہونے لگتا ہے اور مرض کے ساتوین دن سے بارہوین دن کے اندر بیمار تلف ہوجاتا ہے بیماری جب بہت شدت کی نہین ہوتی ہے تب بعض دفعہ شفا ہی ہوجاتی ہے یا میوکس پردہ مین زخم پڑکر اور خرابیان پیدا کرتا ہے

علاج - مثانہ کے مقام پر بڑی بڑی پولٹس باندہین یا پوست کی تکمید کرین اور مریض کو بار بار آب گرم مین بٹھا دین - قبض ہو تو کسٹر ائیل کا جلاب دین - پیشاب کے رک جانے کی تکلیفین پیدا ہون تو سلائی کا استعمال کرین ورنہ سلائی داخل نہ کرنی چاہیے - غذا نہایت ہلکی دین جیسے آش جو دودہ - ساگو دانہ - لعاب ریشہ خطمی دہیدانہ مگر چاء کافی اور خمر سے احتراز کرین - مقعد مین بلا ڈونا اور افیون کی سپا - زی - ٹری رکہین -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف اوپیم ایک سے ۲ گرین تک + اکسٹراکٹ اف بلا - ڈونا ½ گرین + موم ۲۰ گرین + سبکو ملاکر سپا - زی - ٹری کی ایک گولی بنالین +

دوم کرانک سسٹی ٹائی - ٹس

یہ بیماری بہتیرے سببون سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ بعض دفعہ تو اکیوٹ بیماری کرانک ہوجاتی ہے اور بعض دفعہ رو - ماٹیزم اور گاوٹ کے مادہ کے سبب یا پیشاب کے بگڑ جانے کے باعث یا پیشاب مین نمکین مرکبات کے زیادہ ہونے کے سبب

پیدا ہوجاتی ہے اور متصل کے اعضا کی بیماری کے سبب سے بھی کرانک
سسٹی ٹائی ٹِس ہوجاتا ہے جیسے ریکٹم یا رحم وغیرہ جب مثانہ مین پتھری
ہوتی ہے تب بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور سردی کے موسم مین بڈھون
کو اکثر یہ بیماری ہوجایا کرتی ہے ۔

علامات - بیماری جب خفیف ہوتی ہے تب مثانہ مین خواہش ادر
بل - دس مین خفیف درد معلوم ہوتا ہے - پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار آتا ہے
اور اُس مین بلغم اور پیپ ہوتی ہے اور بعض دفعہ اس مرض مین مثانہ کی میوکس
پردہ کا بلغم اس کثرت سے آتا ہے کہ پیشاب کے نیچے بہت سا لیسدار لعاب بیٹھ
جاتا ہے - وہ لیے تو تار بندہ کر مثل شیرے کے گرنے لگتا ہے ۔

علاج - سبب کو رفع کر کے اسباب کی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ مثانہ مین پیشاب
جمع نہ ہونا پاوے کیونکہ مثانہ مین زیادہ دیر تک رہنے سے پیشاب فوراً کہاری
ہوجاتا ہے پس دن مین کئی دفعہ سلائی داخل کر کے پیشاب نکالنا چاہیے اور مثانہ
کو تین چار آونس آب گرم سے دہو ڈالنا چاہیئے ہانہین تو سات آٹھ آونس پانی
مین ۲۰ گرین اکسٹرکٹ اف ہمن ہین اور تین چار گرین اکسٹراکٹ اف اوپیم
حل کر کے اُسکی پچکاری کرین لیکن بعد پچکاری کے ایسا کرین کہ اُس عرق کا نصف
باہر نکل آوے اور آدہا اندر رہ جاوے ورنہ دو آونس پانی مین ایک یا
دو گرین ایسے ٹیٹ اف مارفیا حل کر کے پچکاری کرین اور کل عرق کو اندر
ہی رہنے دین ۔ قابضات کی پچکاری کرنی ہو تو آب گرم مین شوگر اف لیڈ
یا ٹانک اسڈ ملا کر پچکاری کرین ۔ دوا پلانی ہو تو انفیوژن اف یوا ارسائی
اور بیوکیو یا ڈیکاکشن اف پیریرا کا استعمال کرین ۔ مقعد مین
فتیلہ [illegible] کی [illegible] کہین جسکا نسخہ اکیوٹ بیماری

کے علاج مین دیا گیا ہے - اور سکرم پہ بلا - ڈونا پلاسٹر بھی فائدہ کرتا ہے-
بیمار کی طاقت زایل نہونا پاوسے - ہاضمہ بگڑ گیا ہو تو اسکا تدارک کرین اور
غذا ہلکی اور مقوی دین ؛

مثانہ کی خراش

مثانہ مین خراش ہے یا نہین - یہ بات اسوقت کہی جا سکتی ہے کہ جب مریض کو
بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے چنانچہ گردہ مثانہ پراس - ٹیٹ گلانڈ یا
یا ئیزرہ مین جب انفلامیشن یا ٹیبل یا رسولی یا کینسر یا اسٹرکچر ہو جاتا ہے تب
پیشاب بار بار آتا ہے - رحم کے ٹل جانے یا ایام حمل مین جب رحم مثانہ کو دباتا
ہے اور مثانہ مین رسولی یا پتھری کے ہونے سے بہی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے -
ہاضمہ کے بگڑ جانے یا گردہ یا مثانہ کی بیماری کے سبب سے جب پیشاب مین
یورک اسڈ یا کوئی مرکب یورٹ یا از قسم آگزالیٹ کے ہوتا ہے تب بہی مثانہ مین
خراش پیدا ہو کر پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے ؛

علامات - پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے بیمار سے آدہ گہنٹہ تک
بہی پیشاب روکا نہین جاتا - روکنے کی کوشش کرے تو نہایت بے چینی اور
درد ہوتا ہے ؛ جب یہ بیماری عرصہ کی ہو جاتی ہے تب مثانہ سکڑ کر چہوٹا ہو جاتا
ہے جس سبب سے اسکے اندر دو تین آونس پیشاب بہی سما نہین سکتا حالانکہ
صحت مین پندرہ یا بیس آونس تک بہی آجاتا ہے - ہر حالت مین پیشاب کو
امتحان کرکے دیکہنا چاہیے کہ اسڈ یا الکلی ہے اسمین مرکبات از قسم یورٹ یا
فاس - فٹ یا آگزا - لیٹ کے ہین یا نہین - دیکہین کہ پیشاب مین پیپ یا البیومن
یا شکر یا کوئی اور فاسد مادہ ہے یا نہین - اس امتحان سے سبب بیماری کا

معلوم ہوجاتا ہے ٭

بچون کا پیشاب جو خطا ہوجاتا ہے (اِنْ - کان - ٹِنے نِنْشِس اف یو - رِن) تو وہ
بہی مثانہ کی خراشش کے سبب سے ہوتا ہے - ہین تو ریکٹم مین کرم کے سبب
یا جب بچہ کو البیو - مے - نو - ریا یا ڈا - یا - بے - ٹیز کی بیماری ہوجاتی ہے تب
اُنکا پیشاب خطا ہوتا رہتا ہے - اور جب طبیعت یو - رک ایسڈ کے پیدا کرنے مین
مائل رہتی ہے تب بہی یہ مرض ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ جب سونے سے تہوڑے
عرصہ پہلے بہت سا پانی پی لیتے ہین یا جب پیشاب نہین کرکے سونے جاتے ہین تب
بچہونے مین موت دیتے ہین - ہم نے ایسا بارہا دیکہا ہے کہ جب یہ عادت بچہ مین مین
پڑجاتی ہے تب ساری عمر رہتی ہے ٭

علاج - گرم چیز کہانے یا پینے کو نہ دین - پیشاب کہارا ہو یا بہت ہی کم تُرش ہو تو اس نسخہ
کا استعمال کرین **نسخہ** ڈائیلوٹ - نائیٹرو ہائیڈرو - کلورک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام ٭ ٹنکچر اف
بلا ڈونا - ایکڈرام ٭ لے - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف پریرا - ایکڈرام ٭ ڈیکاکشن اف پریرا ۸
آونس ٭ سبکو ملاکر اسکا چہٹا حصہ اِن گولیونمین سے ایک گولی کے ساتہ چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلا دین
نسخہ گولیون کا - بن - زائیک ایسڈ ۳ گرین ٭ قدرے گوند کے ہمراہ ملاکر چہہ گولیونمین
تقسیم کرلین ٭ پیشاب بہت تُرش ہو تو اس نسخہ کو پلا دین **نسخہ** لائیکار - پوٹاسی ۱۰ سے ۱۵
بوند تک ٭ ٹنکچر اف ہن بن ۴۰ بوند ٭ انفیوزن اف بیو - کیو ۲ ڈرام ٭ سبکو ملاکر دنمین تین
دفعہ پلا دین - یہ صرف ایک خوراک ہے ٭ رات کیوقت مقعد کے اندر افسیون کی
سپا - زی - ٹری داخل کرین یا پانچ سات گرین اکسٹراکٹ اف ہن - بن کی گولی کہلا دین
یا ۱۰ یا ۱۵ بوند ٹنکچر اف بلا - ڈونا ہمراہ مناسب لسی کے پلانے سے بیمار آرام سے سوتا
ہے ٭ بیماری سخت اور ہٹیلی ہو تو سلائی سے پیشاب نکالکر ایک آونس پانی مین ایک گرین
مار - فیا حل کرکے مثانہ مین اُسکی پچکاری کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے - کمزوری

ہو تو مرکبات فولاد کا استعمال کریں - پیشاب نہ تھمنے کی دوا سے فائدہ نہین ہوتا ہے تب
یہ نسخہ مفید پڑتا ہے لنسخہ ٹنکچر آف کنتھریڈیس ۵ بوند ٹنکچر آف اسٹیل ۱۵
بوند پانی ۱ آونس * سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور دن مین تین دفعہ پلاوین *
بچون کا پیشاب اکثر اسسبب سے بچھونے مین خطا ہو جاتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے تاہم
بہار ہی سبب بچھونے مین موتنے کا بد عادت ہے اور یہ عادت بڑھ کے وقت زیادہ مستحکم
ہو جاتی ہے کہ جب سونے سے پہلے بہت سا پانی یا کوئی اور پتلی چیز پی جاتا ہے یا
رات کے وقت اسکو سردی لگ جاتی ہے یا جب چت سوتا ہے *

علاج - پانی یا کوئی اور چیز پی کر نہ سلایا کریں - رات کو اٹھا کر دو تین دفعہ
پیشاب کرایا کریں ٹنکچر آف اسٹیل تھوڑی تھوڑی مقدار بلاڈونا کے پلا کر
طاقت بخشیں اور کمر اور کمر کی ہڈی پر بلاڈونا پلاسٹر لگانا یا بلاڈونا یعنی لینٹ کی مالش
بھی مفید ہے - کرم اس مرض کا باعث ہو تو اسکا علاج کریں غذا کی غلطی ہو تو اس
کو درست کریں * بعض دفعہ پیدایشی چمڑا جب بہت لمبا اور اس مین
چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے تب بھی پیشاب خطا ہو جاتا ہے اسصورت مین
ختنہ کر دینا چاہیے *

بسترہ پر پیشاب خطا ہو جانے کے باب مین بعض طبیب کی یہ رائے ہے
کہ جب بچہ کے مثانہ کا اس - فنکٹر مسل کمزور ہو جاتا ہے تب پیشاب نالی پیڑو
کے اوپر کے حصہ مین آکر ٹھہر رہتا ہے جس سے آسانی سے نکل پڑتا ہے اور مثانہ کے پُر
ہو جانے سے یہ بات نہین ہوتی کیونکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ دو گھنٹہ بعد سو جانے کے بچہ موت
دیا کرتے ہین - پس آسان علاج اسکا یہ ہے کہ چارپائی کے پائینتی کے دونو پایون کے
نیچے اینٹ رکھدین تاکہ بہ نسبت سرہانے کے پائینتی اونچی رہے - البتہ پیشاب کرا کر بچہ کو
سلانا چاہیے اور سوتے وقت پانی نہ پلانا چاہیے *

مس - ٹر - بے - شن
یعنی جلق

اور

اِم - پو - ٹن - سی یعنی نامردی

اور

اس - پر - مے - ٹو - ریا
یعنی
جریان منی

واضح ہو کہ جلق سے بڑھ کر کوئی عادت ایسی بُری نہین ہے جس سے علاوہ نامردی اور جریان منی کے صدہا قسم کی بیماریان پیدا ہو سکتی ہین - اور یہہ حیرت کی بات ہے کہ صرف لڑکے ہی نہین بلکہ مرد مشیخت بھی جیسے مسجد کے ملا اور مندرون کے پوجاری بھی مبتلا ہین - تم ہنستے ہوگے اور کہتے ہوگے باین ریش و فش *

علامات - جنکو جلق کی عادت ہوتی ہے انکو یا تو رات کو سوتے وقت یا دن کو وقت اور بعض دفعہ عضو تناسل کے ذراسی رگڑ یا خراش سے ہی منی ٹپک پڑتی ہے اس مرض کا بیمار ہمیشہ بے چین سست بزدلا اور مغموم رہتا ہے درد سر اور دوران سر کی شکایت کرتا ہے - کانون مین آوازین سُنائی دیتی ہین بصارت مین فرق پڑجاتا ہے پتلیان پھیل جاتی ہین دل دھڑکنے لگتا ہے ذراسی حرکت سے سانس چڑھ آتی ہے ادنی سی آواز سے بیمار چونک پڑتا ہے اور ادنی سی بات سے چڑجاتا ہے اور اسکو کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پشت سے آب سرد ٹپک رہا ہے یا جسم پر چیونٹیان رینگتی ہین یا ہاتھ کمر درد و رشل

ہو تو مرکبات [illegible] کمزور ہو جاتے ہین۔ تکلم کے وقت اکثر لکنت
یہ نسخہ مفید پڑہ آئی [illegible] ہے سبب بیماری نہایت شدت پکڑ جاتی ہے تب مریض
بو ملہ۔ پانی [illegible] اندوہگین بیٹھی جاتی ہین۔ صحبت سے نفرت
بچونکا بیشاور [illegible] زدہ ہو جاتا ہے اور ایسا قیاس کرتا ہے
بہاہوتول ور [illegible] زندگی تلخ ہو جاتی ہے خودکشی کو طبیعت چاہتی
ہے آخرکار [illegible] نتائج اس مرض کے یہ ہین نامردی۔
دائم۔ پو۔ [illegible]۔ سی) ہاتھ پاؤن کا کپکپانا۔ مرگی۔ پہلے تحسس۔ اجی۔ ٹا۔ فیق
[illegible] سنکے بیماری اور اشتہارے کاذب ۔
[illegible] ان سببون سے بہی جریان منی کا ہو سکتا ہے جیسے کثرت مجامعت۔ قوطی
[illegible] شدت سے نار [illegible] کرم چمنتو نکا ہونا۔ بواسیر کی بیماری۔ شقاق المقعد کا مرض مقعد
کا تنگ ہو جانا بسبب اندمال زخم۔ اوندھا سونا ۔

مجلوق کی پہچان۔ عمر بارہ سے اٹھارہ برس کی ہو۔ شادی نہ کی ہو۔ کسی مدرسہ
یا مکتب یا پاٹھ شالا کا طالبعلم ہو۔ یا کسی مسجد کا ملا ہو۔ یا کسی مندر کا پوجاری ہو آنکھون
مین حلقے پڑ گئے ہون۔ آنکھون کی پتلیان پہیل گئی ہون۔ تمہارے سامنے آنکھین چار
[illegible] سکتا ہو۔ بلکہ شرم آگین ہو کر تمہارے سامنے سر جھکائے کہڑا یا بیٹھا ہو۔ آواز [illegible]
گئی ہو۔ نبض پتلی اور رگون مین خون کی کمی ہو۔ اونی سی بات مین دل دھڑکتا ہو اور دم
[illegible] جاتا ہو۔ کمر اور پشت مین درد رہتا ہو تو یقین جان لو کہ ایسا شخص مجلوق ہے اور منی
اسکی رقیق ہو گئی ہے اور جریان منی کے بیماری مین مبتلا ہے (اس پر۔ نے۔ ٹو۔ ریا) یا
پہلے کبہی عرصہ تک اسکو جلق کی عادت تہی۔ اوپر جو عمر کی قید لگائی گئی ہے۔ وہ صرف طالبعلمون
پر راست آتی ہے۔ ملا اور پوجاری بڈھے ہو جاتے ہین پہر بہی اس عادت بد سے باز نہین
آتے ہین ۔

مثلاً اقرمند سے پوجاری کا نام سنکر تمہین حیرت کیون آئی - حافظ کا قول
ہے کہ کہتا ہے ؎

شعر

واعظان کین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند — چون بخلوت میروند آن کار دیگر می کنند

مگر ایک ایسی پاجی اور نامعقول عادت ہے کہ جبتک ایک خاص ڈہنگ اور ایک
خاص ہے جو صرف تجربہ سے حاصل ہوسکتی ہے دریافت نہ کیجائے بیمار ہرگز اسکا
اقبال ؎

علاج کی عادت کو ترک کر دینا چاہئے ورنہ علاج سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا
یہ قاعدہ ہے کہ شب کے خیزش ہوا کرتی ہے اور نیند ٹوٹ جاتی ہے مگر مجلوق
آنکھین بند کئے نیم خواب مین پڑا رہتا ہے اور اس وقت شہوت انگیز
باتون کا تصور اپنی عادت بد کا مرتکب ہوتا ہے - مریض کو کسی خیر خواہ بزرگ
آدمی کے پاس اس حرکت بد کے وقت اُسکو روک دے سکے ہر روز غسل کراویں
غذا ایسی ہی سادہ اور کم مصالحہ دار کہلاوین کہانے پینے کی گرم چیزون سے
پرہیز کرا دین نہ دین - دوا کے طور پر مقویات کا استعمال کراوین - چنانچہ
دوا کے باب میں عرض کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ابتدا مین معدنی مقویات جیسے
فولاد اور رفاس - وہ مضر پڑتے ہین - ان سے شب کے وقت خیزش زیادہ
ہوتی ہے اور خود جاتا ہے - پس میرا یہ قاعدہ ہے کہ بیمار کو پہلے ایسی دوا
دیتا ہون جسے شہوت اور خیزش نہ ہونا پاوے - چنانچہ -

نسخہ - برو - مائیمیم - ایک ڈرام + سیرپ - ایک اونس - پانی ۵ آونس
سبکو ملا کر بمقدار ایک مین ۳ دفعہ پلاوین - مگر تیسری خوراک سوتے وقت
پلانا چاہیے - ہفتہ دو ہفتہ میں قدر کم ہو جاتی ہے کہ خیزش تک نہین ہوتی تب
دیتا ہوں مقویات کا استعمال چنانچہ -

بیمارون کو برانگیختگی - نقص - خوڑا ہی پاتا تہا مگر اب کرنیلی گولیون کو اس سے زیادہ
مفید دیکہتا ہون چنانچہ ۸ نمبر کی گولیون کا استعمال اسطرح پر کرتا ہون کہ ایک گولی
صبح کی غذا کے بعد ایک قریب دو بجے بیمار کو کچہہ کہلا کر اور تیسری گولی شب کی غذا کے
بعد کہلاتا ہون - دو تین ہفتہ تک فی خوراک مین صرف ایک ہی گولی کا استعمال کرتا
ہون - بعد ازان ہر خوراک مین دو دو گولیان کہلاتا ہون - ان گولیون کو خالی معدہ مین
نہ کہلانا چاہیے اور تاکہ ان سے فائدہ ہو عرصہ دراز تک استعمال کرنا چاہیے اور یہہ کہ
ہفتہ دو ہفتہ استعمال کرکے پانچ سات روز ترک کر دینا چاہیے تب پہر استعمال کرنا چاہیے
اسیطرح عرصہ دراز تک گولیون کا استعمال جاری رکہنا چاہیے - مباشرت سے
پرہیز رکہنا چاہیے - قبض نہ ہونے دینا چاہیے - علاوہ ۸ نمبر کی گولیون کے اپنے تیز تر
گولیان نمبر ۹ اور نمبر ۷ اکی بہی کہلاتا ہون ۔

اگر کرم چمٹنے سے تکلیف ہو تو انکا دفعیہ کرین اور بواسیر کا علاج مناسب کرین اور کوئی
جلدی مرض عضو تناسل پر ہو تو خاص علاج سے اسکا دفعیہ کرین اور ایسی بیماریان
جیسے تنگ ہوجانا مقعد اور نامنزہ کا یا شق ہوجانا مقعد کا جراح کے حوالہ کردین -

آتشک

اس مضمون کا لکہنا مین نے اسواسطے مناسب سمجہا کہ لوگونکا خیال آتشک کی نسبت نہایت
خام ہے وہ یہ سمجہتے ہین کہ آتشک ایک نہایت ادنی مرض ہے جب اسکا ابتدائی زخم خشک
ہوجاتا ہے تب کوئی بہی برائی اس مرض کی جسم کے اندر نہین رہتی ہے نتیجہ اس خام خیالی
کا یہ ہوتا ہے کہ ہزارہا آدمی جنکو ایک دفعہ آتشک ہوجاتی ہے ساری عمر اسکی برائی مین
مبتلا رہتے ہین چنانچہ ہم اس بات کو ذیل مین ثابت کرینگے -
حکما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سم حیوانی مین سے مثل سم آتشک کوئی زہر ایسا تیز نہین
ہے جس سے انسان کا جسم ابتر اور ناقص ہوجاتا ہے اور یہ کہ یہ زہر ایسا خبیث ہے کہ لینے

مریضکو عرصہ دراز تک دبیز تر بنا کے کامون سے نکما کر دیتا ہی اور اپنا اثر جنین
مریض کے اعضا سے ... پیدا ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض مزمنہ اسی آتشک کے سبب
پیدا ہوتے ہین اور اطفال ... کی وہ بیماریان جو بے معلوم طور پر اپنے مریضونکا ناس
کرتی ہین اسی آتشکی ... کے سبب پیدا ہوتی ہین - اور ہڈیون کی بیماریان اور جلد اور
میوکس ممبرین کے وہ زخم جو نہایت ہٹیلے ہوتے ہین اور جلد کے ثبور جو دوا کے قابو مین
توقف سے آتے ہین اور مختلف قسم کے دردسر اور عصبی بیماریان اور نامردی اور اسقاط
حمل اور مرجانا جنین کا رحم کے اندر یہ ساری خرابیان اسی خبیث آتشک کے سبب سے
پیدا ہوتی ہین ❖

یورپ مین یہ بیماری ۱۴۹۴ء مین تشخیص کی گئی اور اُس زمانہ کے اطبا نے اس مرض کے
جو جو علامتین اپنی تصنیفات مین درج کی ہین اُن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرض اُس
زمانہ مین بہ نسبت زمانہ حال کے زیادہ تر شدید تہا اور اپنے بیمارون کو جلد تر ہلاک
کر دیتا تہا لیکن یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ سبب اسکا یہ تہا کہ زہر اِس مرض کا اُس زمانہ
مین تیز تر تہا لیکن غالبًا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اُس زمانہ مین کثرت سے شراب
پیتے تھے اور جسم کی صفائی کیطرف کم متوجہ ہوتے تھے حکیم اصلاح دیر سے لیتے تھے اور نہ
اطبا اُسکا علاج اچھے طور پر نہین سمجھتے تھے - سترہ صدی مین اطبا نے اس مرض کو سہ درجے
مین تقسیم کیا تہا یعنی درجۂ اول (پرائمری) درجۂ دوم (سکنڈری) اور
درجۂ سوم (ٹرشئیری) - درجۂ اول مین ایسا ہوتا ہے کہ مجامعت کے بعد یا آتشک کے
پیپ سے ٹیکا لگانے سے زخم پیدا ہو جاتا ہے - اور اُسکی پیپ کے ذریعہ آتشک کا
اثر خون مین سرایت کر جاتا ہے - اور دو یا تین ہفتہ یا کئی مہینہ بعد خشک
ہو جانے زخم کے - دوسرے درجہ کی علامتین ظاہر ہوتی ہین - اور یہ
قاعدہ ہے کہ آتشک کا زخم جسقدر دیر تک رہتا ہی اور وہ زخم جسقدر زیادہ سخت

ہوتا ہے علامات درجۂ دوم کی بہی اُسیقدر زیادہ تیز و تند پیدا ہوتی ہین مزید برین
آتشک کے زخم کے پیدا ہونے کے وقت بیمار کی صحت جسقدر زیادہ بگڑی ہوئی ہوگی اِس
موذی مرض کا زہر بہی اُسیقدر جسم مین زیادہ جلد سرایت کر جائیگا اور درجۂ دوم
کی علامتین بہی اُسیقدر زیادہ ردی پیدا ہونگی۔

یاد رہے کہ یہہ کچہہ ضرور نہین ہے کہ اندام نہانی پر جو زخم آتشک کا ہوتا ہے (یعنی شنکر)
اُسکے ذریعہ اِس بیماری کا زہر جسم کے اندر سرایت کر جاوے کیونکہ اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ
میو۔کس ممبرین کے وانہ کی رطوبت سے یا کسی اور مقام کے تیز آتشک کے زخم کے سبب
سے سخت قسم کا شنکر پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ ایسا بہت دفعہ دیکہا گیا ہے کہ بلا مجامعت
کے بہی شنکر کا زخم پیدا ہوا ہے مثلاً جب اُن لبون کا بوسہ لیا گیا ہے جنپر آتشک کے
دانے ہون یا جب اُس حقہ کو پیا گیا ہے یا اُس پیالہ مین پانی پیا گیا ہے جس مین آتشک
کے بیمار نے پیا ہو تب بہی یہ بیماری پیدا ہوئی ہے۔ اور آتشک کے نطفہ کے بچہ کو دودہ
پلانے سے بہی مرضعہ کو آتشک ہوگئی ہے اور آتشک کے مواد سے ٹیکا لگانے سے بہی یہہ
بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ایسا قیاس کرتے ہین کہ جس شخص کو آتشک ہوئی ہو اوسکی
منی کے ذریعہ عورت کو بہی آتشک ہو سکتی ہے اور اُس مین تو کچہہ بہی شک نہین ہے کہ آتشک
کے نطفہ کا جنین اپنی ماکو بہی اِس مرض مین مبتلا کر سکتا ہے ؛

علامات درجۂ دوم۔ اِس مرض کے دوسرے درجہ مین امراض مفصلۂ ذیل پیدا
ہوتے ہین جسم پر گلابی رنگت کے دہبے یا پے۔پیو۔لر یا پش۔ٹیو۔لر قسم کی پہنسیان
اسکے۔لے اور اوزفسکم دانے پیدا ہو سکتے ہین (دیکہو امراض جلدی) علاوہ ازین
پر مرض اونے۔ کیا اور جسم پر زخم اور حلق زبان اور لبون وغیرہ پر کانڈ۔ لو۔ما
بہی پیدا ہو جاتے ہین اور ثانسلس۔ گلانڈ بہی زخمی ہو جاتے ہین۔ اِسکے
مرض آئی۔ رائی۔ ٹس۔ بہی پیدا ہو جا سکتا ہے اور ہڈیون کے پر دے۔ ری آس ٹیم

مین انفلامیشن ہو جا سکتا ہے ✤ اندام نہانی کے زخم کے خشک ہو جانے کے بہت
عرصہ بعد اور کبھی کچھ عرصہ بعد رفع ہو جانے علامات درجۂ دوم کے تیسرے درجہ کی علامتیں
ذیل پیدا ہوتی ہین مثلاً جلد پر روپیا کی بیماری اور گہرے گہرے زخم پڑ جاتے ہین۔
اور تالو حلق زبان اور عورت کے اندام نہانی نہایت جلد گلنے لگتے ہین۔ ہڈیون
کے پردہ پے-ری-آش-ٹے-ام مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اور اِن پر
نوڈ [illegible] پیدا ہو کر پہلے تو وہ زخمی اور تب ہڈیان مُردار پڑ جاتی ہین اور اعضائی رئیسہ
[illegible] پر افسوس پڑ جاتا ہے ✤ اور غالب ہے کہ جن شخصون کو تیسرے درجہ کی آتشک
ہو جاتی ہے اور اُن کے نطفہ سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کی طبیعت امراض اسکرافیولا
اور تپیل اور ٹے-بش-مے-ین-ٹے-ریکا اور ہائیڈروکیفیلس مین مبتلا ہونے کے
لئے مائل رہتی ہے ✤

علامات - جب آتشک کا زہر جسم مین سرایت کر جاتا ہے تب علامات مفصلہ ذیل
پیدا ہوتی ہین چنانچہ ابتدا مین بیمار کے جسم کے اندر نہایت ہل چل مچ جاتی ہے یعنی بخار
ہو جاتا ہے مریض پست ہمت اور نڈھال ہو جاتا ہے دست و پا اور جوڑون مین درد
ہونے لگتا ہے۔ شدید دردِ سر اور بے خوابی ہوتی ہے اور رنگت جلد کی میلی پڑ جاتی ہے
آتشک کے بخار اور دردون کو اکثر رات کے وقت شدت ہوتی ہے اور سبب اس کے
کہ بیمار کا خون پتلا پڑ جاتا ہے (ا-نے-میا) دم لینے مین اُسکو تکلیف ہوتی ہے۔ دل دھڑکنے
لگتا ہے پاؤن پر ورم اُتر آتا ہے اور تب جسم پر داغ نمایان ہونے لگتے ہین۔ اگر علاج
سے زور اِس بیماری کا بدل جاوے تو آتشک کے سخت ہونے کے ۶ ہفتے یا ۴ مہینے بعد شکم
اور دیگر مقامات جسم پر گلابی رنگ کے ابھارات خوشون کی طرح نمودار ہو جاتے ہین اِن کو
دبائیے تو مٹ جاتے ہین لیکن اُس مقام پر زردی مائل ایک داغ رہ جاتا ہے۔ کہ
جس مین بالکل خارش نہین ہوتی اور ساتھ ہی اُس کے تالو کا مقام سُرخ ہو جاتا ہے

اور حلق مین خراش اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور شاید تہوڑے بہت بال بھی جہرنے لگتے
ہین چاڑے اور گردن کی گلٹیان بہی بڑہ جاتی ہین ٭ علامات جسمی کی شدت مین
بہت اختلاف ہے۔ تہوڑے عرصہ کے بعد گلابی رنگ کے دہبے مرجہانے لگتے ہین لیکن
تب کوئی نہ کوئی اور قسم کے بخار پیدا ہونے لگتے ہین مگر پے۔پیو۔ اس قسم کے بخار
چہرہ سر جسم اور ہاتہہ پاؤن پر اکثر نمودار ہو جاتے ہین۔ رنگ ان بخارات کا
تانبے کا سا ہوتا ہے۔ اور جب وہ بڑہنے لگتے ہین تب اُن پر چہلکے پیدا ہو جاتے ہین
یعنی مرض سو۔ رائی۔ سس کی سکل پکڑ لیتے ہین بعض صورتون مین ایسا ہی ہوتا ہے
کہ پے۔پیول بڑہ کر اونچے ٹیلے۔ برکل بن جاتے ہین اب ملائم تالو اور حلق مین زخم
پیدا ہونے لگتے ہین۔ یا ٹانسل گلانڈ مین گہرے گہرے زخم پڑ جاتے
ہین اور حلق کے میوکس پردہ پر منہہ کی باچہون مین اور عورت کے اندام نہانی کے
اندر اور لبون پر بہی اور سیون کے مقام پر اور مرد کے فوطون اور مقعد کے گرد
داغ پیدا ہو جاتے ہین اور بال اس قدر گر جاتے ہین کہ بیمار گنجا ہو جاتا ہے یا اُسکے
سر مین کثرت سے بفا پیدا ہو جاتا ہے۔ اکثر بیمار بہرے ہو جاتے ہین۔ بعد ازان
کیف دست و پا پر سو۔ رائی۔ سس اور زبان کے کنارون پر زخم پیدا ہو جاتے ہین
اٹی۔ رائی۔ ٹس کی بیماری بہی اکثر ہو جاتی ہے ٭ بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ عشک
پے۔پیول کے عوض ابتدا ہی سے جلد پر پہنسیان پیدا ہو جاتی ہین اور جب وہ پہنسیان
جابجا اکٹھی ہو جاتی ہین اور اُن پر موٹا سیاہ رنگ کا کہرنڈ بندہ جاتا ہے تب بیمار
نہایت بدشکل ہو جاتا ہے بعض دفعہ بخار رپیاکے دانون کے طور پر نمودار ہو جاتے ہین جلد
کی وہ بیماریان جو آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہین علاج سے بمشکل رفع ہوتے
ہین اور توجہ کے ساتھ علاج نہ کیا جاوے تو برسون تک جاری رہتی ہین
اُن امراض جلدی مین اور اُنہین جو آتشک کے سبب سے نہین پیدا ہوتی ہین۔ یہ فرق ہے

کہ اُنکا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے اور اِن مین نہ تو خارش اور نہ گرمی ہوتی ہے اور اکثر یا پیچ
کے طور پر پھیلتی ہین مگر تشخیص کامل کے لئے حلق اور مُنہہ کو بھی ملاحظہ کرنا چاہئیے اور جبڑون اور گلو
کی گلٹیون کو بھی دیکھنا چاہئیے۔ اِس مرض کے ابتدا مین جلد پر ملے جُلے بخارات اکثر پیدا
ہوجاتے ہین یعنی وی۔ سیکل اور پس۔ ٹیول اور اِس۔ کو۔ ا۔ مَس قسم کے بخارات
ایک ہی شخص مین پائے جاتے ہین لیکن یاد رہے کہ ایسا کم ہوتا ہے کہ جلد پر بخارات
پیدا ہون اور اِس بیماری کے دیگر آثار نہ ظاہر ہون جیسے جھڑ جانا بالون کا۔ بدل جانا آواز
کا۔ زخمی ہوجانا زبان کا۔ سُرخ ہوجانا حلق کا۔ رات کو توڑ دست کا درد کرنا۔ سینہ کی
ہڈی کے نیچے درد کا ہونا۔ گوشت یا ہڈی پر نوڈس کا پیدا ہونا۔ مرض آئی۔ رائی۔ ٹس
کا ہوجانا وغیرہ۔ علاوہ ازین تشخیص کو اِس بات سے بھی مدد مل سکتی ہے کہ جب جلد
کی بیماریان آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہین تب سیماب اور آئیوڈین سے اُن کو بڑا فائدہ
ہوتا ہے اور دوسرون کو نہین *

کان۔ ڈی۔ لو۔ مے۔ ٹا یعنی جلد اور میوکس پردہ کا اُبھار۔

خاصکر عورتون مین اِس قسم کا اُبھار مرض آتشک کے عین ابتدائی علامات ہین۔ کیونکہ اُن کی اندام نہانی
کی لبون اور سیون اور مقعد کے گرد یہ اُبھار پیدا ہوجاتی ہین اور مردون کی مقعد کے گرد فوطہ
جوڑون کے مابین اور رانون اور حشفہ پر بھی اُبھار پیدا ہوجاتے ہین * بعض دفعہ تو رنگ
اُنکا سفیدی مائل ہوتا ہے گویا کسی نے ایٹر نائیٹریٹ اف سلور لگایا ہے لیکن بعض دفعہ رنگ اُنکا
کا تانبے کا سا ہوتا ہے اور اُن سے ایک تیز اور گندی رطوبت جاری رہتی ہے *

یہ بات بھی ممکن ہے کہ بلا آتشک کے بھی جسم پر اُبھار پیدا ہوجا سکتے ہین۔ مثلاً ایسا ہوسکتا ہے
کہ کسیکو سخت شانکر (ہارڈ شانکر) ہوجاوے اور بظاہر جسم پر کوئی بھی علامت آتشک کی
موجود نہ ہو۔ فرض کرو کہ اب وہ شادی کرے تو ایسا ہوسکتا ہے کہ بعد چند مہینے کے
اُسکی بیوی کے بدن پر بے شمار کان۔ ڈی۔ لو۔ مے۔ ٹا پیدا ہوجا سکتے ہین۔

چاڑوں کی گلٹیاں پہیل جاسکتی ہین حلق مین زخم پڑ جاسکتے ہین اور تب جسم پر درجۂ
دوم کے بخارات پیدا ہو جاسکتے ہین۔ گو شوہر اُسکا اِس مرض مین دوبارہ مبتلا نہ ہوا ہو
اِس مثال سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے خاوند کے خون مین آتشک کا زہر مخفی طور
پر موجود تہا جس سبب سے اُسکی بیوی اِس مرض مین مبتلا ہو گئی۔

اِس مرض کے درجۂ دوم مین خاص رحم کے اندر بہی بڑی بڑی خرابیان پیدا ہو جاسکتی ہین
چنانچہ عورت بانجہ ہو جاسکتی ہے اور حمل ٹہر بہی جاوے اُس کے شکم کا بچہ اِس بیماری
مین مبتلا ہو جاسکتا ہی۔ اُس عورت مین ایسا ہوتا ہے کہ رحم کا وہ حصہ جو اندام نہانی
کی نالی کے اندر ہوتا ہی بڑہ کر ورم کرنے لگتا ہے۔ اندام نہانی کی لبین پہولکر سخت ہوجاتی
ہین۔ رحم کا مُنہہ ایک یا کئی جگہہ سے پہٹکر زخمی ہو جاتا ہے اور رحم سے ایک رطوبت
مثل پیپ کے برابر جاری رہتی ہے۔ اب حلق اور جلد پر بہی اِس بیماری کے آثار پیدا
ہونے لگتے ہین +

پردہ آئی۔رس کا انفلامیشن۔ جب آتشک کے سبب سے پردہ آئی۔رِس
مین انفلامیشن ہوتا ہے تب درجۂ دوم کی اَور علامتین خاصکر جلدی بخارات بہی پیدا ہوتے
ہین۔ تیسرے درجۂ مرض مین آئی۔رِس کی بیماری مزمن ہو جاتی ہی اُس وقت بیماری
علامتین اُسکی یہ ہوتی ہین کہ وہ پردہ مکدر ہو جاتا ہے پتلی آنکہہ کی دُہندلی اور ٹہیڑہی اور
بینگی ہو جاتی ہی اُسپر لمف کے دانے پیدا ہونے لگتے ہین اور یہ دانے بعض دفعہ اتنے بڑے
بڑے ہوتے ہین کہ حدقہ کے سوراخ کو بند کر دیتے ہین یا بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ
لمف کا ایک پردہ سا بنکر تہا پیچ موٹا ہوتا جاتا ہے + پردہ قرنیہ یا تو شفاف رہ سکتا ہی
یا اُسپر بہی چہوٹے چہوٹے دانون کے پیدا ہو جانے سے وہ پردہ مکدر ہو جا سکتا ہے
رگون کا ایک حلقہ پُر از خون پردہ اِس۔کلے۔روٹک پر بنجاتا ہے۔ لیکن وجع مفاصل
کے سبب سے جو آئی۔رائی۔ٹِس کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اور اُس سبب سے آنکہہ کا سارا ڈہیلا

سرخ ہوجاتا ہے - وہ بات آتشک کی آئی - رائی - ٹِش مین نہین پائی جاتی علاوہ ازین
شل دیگر اقسام آئی - رائی - ٹِش کے نتو اسمین بہت درد ہوتا ہے اور نہ بہت کم برداشت
روشنی کی ہوتی ہے ؞

بالون کا جھڑ جانا - تاوقتیکہ دیگر علامات اِس مرض کی پیدا نہون بال اکثر کم جھڑا
کرتے ہین اور یہ بیماری صرف سر ہی کے بالون مین محدود نہین رہتی بلکہ بھوون پپنیان
موچھ اور ڈاڑہی کے بال بھی آتشک کے سبب سے جھڑ جاتے ہین اور ساتھہ اس کے ایسا
بھی ہوتا ہے کہ اُنگلیون کے ناخن سُکڑ جاتے اور اُنکے کنارے جھڑنے لگتے ہین ؞

آتشک کے تیسرے درجہ کی علامتون کو بعض اطبا آتشک کے نتائج شمار کرتے ہین مگر تیسرے
درجہ کا شدید یا طول ہوجانا - دوسرے درجہ کی شدت اور طوالت سے تعلق نہین رکہتا
کیونکہ بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا درجہ بہت تھوڑے عرصہ تک رہتا ہے اور اُسکی علامتین بھی
بہت خفیف پیدا ہوتی ہین لیکن تیسرا درجہ نہایت خطرناک ہوجاتا ہے یہ بات خاصکر اُن
عورتون مین اکثر ہوجاتی ہے جنکے جسم مین آتشک کے نطفہ کے وسیلہ سے اِس مرض کا زہر سرایت
کرجاتا ہے ؞ تیسرے درجہ مین بیمار ہمیشہ لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے
بعضدفعہ تو یہ درجہ بس یہین تک رہتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عرصہ بعد جسم پر کئی
قسم کے زخم پیدا ہوکر جلد گلنے لگتے ہین - تالو مین زخم پڑ کر چھید ہوجاتا ہے اور وہ
زخم جلد حلق تک پھیلجاتے ہین ہڈیون پر نوڈس پیدا ہوجاتے ہین یا کوئی عصبی
بیماری پیدا ہوجاتی ہے یا کوئی عضو رئیس اس مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے ؞

جو زخم حلق اور لوزتین مین پیدا ہوتے ہین وہ اکثر گہرے ہوتے ہین اور اُنپر خاکی رنگ کے
چھچھڑے لگے رہتے ہین اور اُنکے گرد کے میوکس پردہ کی رنگت پھیکی ہوجاتی ہے
گاہے گاہے یہ زخم گلنے لگتے ہین اُنمین درد بہت کم ہوتا ہے مگر نگلنے مین چندان تکلیف نہین
ہوتی گو اُنکے پیدا ہونے سے بیمار کی طبیعت نہایت کسلمند ہوجاتی ہے ؞ جب لارنگس اس

مرض مین مبتلا ہوتا ہے تب پہلے اُسکے میو-کس پردہ مین زخم پیدا ہوتا ہے اور یہ زخم رفتہ
رفتہ اِسقدر گہرا ہوتا جاتا ہے کہ ٹونزل کا ٹوس کو کہا کر یون تک پہنچ جاتا ہے اور اُنکا بہی ناس
کردیتا ہے اب بیمار کی آواز بیٹہہ جاتی ہے اور کہانسی ہونے لگتی ہے لیکن درد بہت کم ہوتا ہے۔ بیماری کے
اِس درجہ مین ناک کے اندر بہی زخم پیدا ہو جاتے ہین اور کثرت سے پیپ بہنے لگتی ہے اور
اِسقدر بدبو آتی ہے کہ ناک بہین ٹہرتی - ناک کا زخم آخرکار کریون اور ہڈیون تک پہیلجاتا
ہے اُسوقت بیمار نکیانے لگتا ہے ۔ اِس مرض مین زبانکا یہ حال ہوتا ہے کہ جابجا سے پہٹکر زخمی
ہوجاتی ہے اور اُسپر ایک سفید تہ جمجاتی ہے اور دانے بہی پیدا ہو جاتے ہین - لیکن یاد رہے کہ زبان کی
یہ خرابیان دو سبب سے پیدا ہو سکتی ہین ایک تو آتشک اور دوسری سیماب کے استعمال سے ۔ اسکا
سبب جب آتشک ہوتا ہے تب علاوہ زبان کے جسم پر بیماری کی اَور علامتین بہی پائی جاتی ہین
اور جب پارہ کے استعمال سے زبان پہٹکر زخمی ہوجاتی ہے تب جبڑے کے نیچے کی گلٹیان
پہولکر درد کرنے لگتی ہین ۔ آتشک کے سبب سے زبان کے کنارے پر جو زخم پیدا ہوتے ہین وہ سخت
ہوتے ہین اور اُنپر میلی زرد رنگ کی رطوبت ہوتی ہے کسی تیز چیز کے کہانے یا پینے سے
درد کرنے لگتی ہین اور کہدرے ہوئے نظر آتے ہین ۔

نوڈس - جب آتشک کا زہر جسم کے ہر رگ و ریشہ مین خوب طرح پیوست ہوجاتا ہے تب
ہڈیون کے اوپر کا پردہ جسکو اصطلاح مین پے-ری-اَس-ٹے-اَم کہتے ہین اِس مرض
مین مبتلا ہو جاتا ہے چنانچہ پہلے اُسمین انفلامیشن ہوتا ہے جس سبب سے ہڈی اور اُس
پردہ کے مابین ایک رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور وہ مقام پہولکر محدود ورم کے طور پر بن
جاتا ہے جسکو نوڈس کہتے ہین - اکثر تو اُن ہڈیون پر نوڈس پیدا ہو جاتے ہین جنپر بجز پوست
کے گوشت بہین ہوتا مگر گاہے گاہے اَور ہڈیونپر بہی ہو جاتے ہین ۔ جب کہوپڑی کی ہڈی
پر نوڈس پیدا ہوتے ہین تب پردہ پے-ری-کرے-نی-اَم ہڈی سے جدا ہو جاتا
ہے اور وہ ہڈی زخمی ہوکر مُردار پڑجاتی ہے - اِس جگہہ کے نوڈس مین رطوبت زیادہ

ہوتی ہے اِسواسطے وہ پلپلے ہوتے ہین ٭ یہ بات یادرہے کہ آتشک کے سبب سے جب ہڈی اور پے ۔ ری ۔ اَش ٹیئم مین کوئی بیماری ہوتی ہے تب اُس مین ایسا درد ہوتا ہے کہ جس سے بیمار کو نہایت تکلیف ہوتی ہے ۔ یہ درد رات کیوقت اور گرمی کے سبب سے زیادہ ہوتا ہے اور آئیوڈائیڈ اف پو ۔ ٹاسیم سے اِسکو تخفیف ہوجاتی ہے ٭

آتشک کا زہر جسم مین جب سرایت کرجاتا ہے تب اِن اعضا کو اکثر تکلیف ہوتی ہے جیسے گُردے اُنثیین جگر دماغ اور اُسکا پردہ ڈیو ۔ را ۔ مے ۔ ٹر ۔ نخاع عصاب رودو پھیپڑے ٭

تشخیص ۔ اِس بیماری کے اول اور دوسرے درجون کی علامتین جسقدر دیر سے پیدا ہوتی ہین اُسیقدر اِس مرض کی تشخیص مین بھی زیادہ تر دقت پڑتی ہے ٭ آتشک کے سبب سے جب جلد کی بیماریان پیدا ہوتی ہین تب بیمار کے حلق اور تالو مین بھی زخم پیدا ہوجاتے ہین اور اُن جلدی بیماریون کی رنگت تانبے کی سی ہوجاتی ہے ٭ آتشک کے سبب سے چہرہ پر جب کوئی پھنسی پیدا ہوکر پھوٹ جاتی ہے تب اُسمین اور لو ۔ پَس مین ضرور فرق کرنا چاہیے چنانچہ آتشک کی پھنسی کا زخم بہ نسبت لو ۔ پَس کے زخم کے زیادہ تر گہرا اور کنارے اُسکے باریکتر ہوتے ہین اور رنگ بھی اُسکا میلا ہوتا ہے ٭ تشخیص مین شک ہو اور بیمار کے بال بچے بھی ہون تو اُنکی صحت کا حال دریافت کرنے سے وہ شک رفع ہوسکتا ہے کیونکہ آتشک کے بیمار کے بال بچون مین بھی کوئی نہ کوئی علامت آتشک کی ضرور پائی جاتی ہے ٭

انجام ۔ آتشک بُری بلا ہے جب اُسکا علاج مناسب طور پر نہین کیا جاتا ہے تب مہلک ہوجاتی ہے کیونکہ جب اِس کمبخت مرض مین ایسے ایسے اعضا مبتلا ہوجاتے ہین جیسے لے ۔ رنگس جگر طحال گُردے رودے دماغ نخاع اور اعصاب تب اکثر مریض تلف ہوجاتے ہین اور آتشک کے سبب سے پھیپڑے بیچارون کا بھی بُرا حال ہوجاتا ہے کیونکہ اُنمین ٹیو ۔ بر ۔ کل پیدا ہوجاتے ہین اور بیمار مسلول ہوکر مرجاتا ہے ٭

علاج سے آتشک کے زہر کا کامل استیصال ہو سکتا ہے یا نہین - اسبابات کا جواب
ہم بے دہڑک یہ دیتے ہین کہ نہین ہرگز نہین جب یہ موذی زہر رگ و ریشہ مین پیوست
ہوجاتا ہے تب اسکی بیخ کنی ممکن نہین - لوگ تم سے یہ کہینگے کہ دیکھو مجھے آتشک ہوگئی تہی
اور فلانے جوگی یا فقیر کی دوا کی تہی اب مین بالکل تندرست ہون - لیکن جب تم حکمت کے
قاعدہ سے اُنکی صحت کا حال دریافت کروگے تب تم کو یہ معلوم ہوجائیگا کہ یا تو اُنکا ہاضمہ
درست نہوگا یا ذرہ سی بارش مین بہیگنے یا سردی کے لگنے سے جوڑون یا جسم کے کسی اور حصہ
مین درد ہو جاتا ہے - یا کہانسی ہونے لگتی ہے - ایسے لوگون کے بدن پر تیزی چہا جاتی
ہے وہ حوصلہ اور ہمت نہین رہتی ہے جو اس مرض سے پہلے تہی - اُنکے نطفہ سے جو اولاد
پیدا ہوتی ہے ایسی تندرست اور توانا نہین ہوتی جیسے صحیح البدن کے نطفہ کی اولاد
ہوتی ہے - پہر بتلائیے کیونکر کہہ سکتے ہین کہ آتشک نے اُن لوگون کا پیچہا چہوڑ دیا حقیقت
تو یہ ہے کہ آتشک کا زہر جسم مین بیکار پڑا رہتا ہے اور جب موقع ملتا ہے تب اپنا
زور جتلاتا ہے - ہم نے دیکھا ہے کہ بلا مجامعت کے صرف اسباب خارجی کے باعث ہی
وہ لوگ جنکو یہ مرض کبہی ہوگیا ہو اس بیماری مین دو دو بلکہ تین تین اور چار چار دفعہ مبتلا
ہوئے ہین اور بُری موت مرے ہین - خدا اس بلا سے بچاوے - دوست تو دوست ہے
دشمن کو بہی یہ بیماری نہ دے - اگر ہم سے کوئی پوچہے کہ آتشک کی ما کون ہے تو ہم پکار کر
کہینگے کہ آتشک شراب کی بیٹی ہے گو اور بہتیری برائیون کی مان بہی ہے - اگر تم میرے
سے پوچہو کہ آخر آتشک کا کوئی علاج ہے بہی یا نہین تو لو سنو - بتلاتا ہون مگر یہ وعدے
نہین کرتا کہ اس علاج سے بیماری کی بیخ کنی ہوجاتی ہے ہان اتنا تو البتہ ہو سکتا ہے کہ مریض
اگر بدپرہیزی نہ کرے تو ساری عمر تک اوسط درجہ کی صحت کا مالک بن سکتا ہے - اسیکو
غنیمت جان لو کیونکہ یہ زہر بڑا خبیث ہے - پس

علاج - شراب کا نام نہ لے صرف اسیواسطے نہین کہ جب یہ موذی سر چڑہتا ہے تب

عقل کا چراغ گل ہو جاتا ہے اور نشہ کیحالت مین آدمی اندہون کیطرح گندی عورتون پر جا پڑتا ہے بلکہ اسواسطے بہی اپنا چہرہ کو منہ نہ لگانا چاہئے کہ اسکے پسینہ سے خونکا دورہ تیز ہوجاتا ہے اور آتشک کا زخم جو پہلے قضیب پر پیدا ہوتا ہے اُس سے عروق جاذبہ اور خون کی رگین آتشک کے زہر کو لیکر خون مین پہونچا دیتی ہین اور وہ خون تیز رہونے کے سبب سے آن کے آن مین جسم کے ہر رگ و ریشہ مین اُس زہر کو زہر کو پہیر دیتا ہے - غذا بیمار کی سیدہی سادی اور سریع الہضم ہونی چاہئے - چاء کافی اور دیگر گرم چیزون سے پرہیز کرنا چاہئے اور دوا کے طور پر سیماب کا استعمال کرنا چاہئے - بعض طبیب اسکو برا جانتے ہین مگر یقین کرو اس سے بہتر کوئی دوا آتشک کی نہین ہے - اس مرض مین پارہ کا استعمال دو طور سے کیا جاتا ہے ایک خارجی دوسرے داخلی +

اس بیماری کے دوسرے درجہ مین کہ جب ننکر کے زخم سے آتشک کا زہر خون مین سرایت کر جاتا ہے اور جسم پر پہوٹ پڑتا ہے تب کیا - لوسل یا بلیو - پل کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ سوڑے سُرخ ہو جاوین اور کسیقدر منہ بہی آجاوے - یہ چاہو کہ مُنہ جلد آجاوے تو سیماب کی مالش بہی کرنی چاہئے + ہم نے بارہا ایسا دیکہا ہے کہ جب پارے نے اپنا اثر سوڑون پر ظاہر کیا ہے تب جلد کے بخارات بہت جلد رفع ہوگئے ہین +

بیماری جب بڑہ کر تیسرے درجہ کی علامتین پیدا کرتی ہے تب گرین - آیوڈ - ڈایئڈ یا ریڈ آیوڈ - ڈایئڈ اف مرکری یا پر - کلورایڈ اف مرکری سے فائدہ ہوتا ہے چنانچہ

نسخہ - گرین آیوڈ ڈایئڈ اف مرکری ۱۲ گرین + اکسٹراکٹ اف ہاپس ۴۰ گرین + اکسٹراکٹ اف اوپیم ۳ سے ۵ گرین تک + سبکو ملا کر چوبیس گولیان بنا وین اور ایک ایک گولی دن مین تین یا چار دفعہ کہلا وین +

نسخہ - ریڈ آیوڈ ڈایئڈ اف مرکری ایک سے ۲ گرین تک + ہایئڈرو - کلورٹ اف مار - فیا ایک گرین + اکسٹراکٹ اف جن - شن ۰ ۴ گرین + سبکو ملا کر بارہ گولیان بنا وین

اور ایک گولی دن مین دو دفعہ کہلاوین اور ہر ایک گولی کے ساتہہ چار یا پانچ
آونس کنپاونڈ ڈی-کاک-شن اف سار-سا پلا دین *
اِس بیماری مین ناک کے اندر زخم پیدا ہوجاتے ہین - پہلے تو زخم صرف ناک کے بیتو کس
پردہ پر محدود رہتا ہے لیکن رفتہ رفتہ پہلے کری اور تب ناک کی ہڈی زخمی ہوجاتی ہے
ناک سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اُس سے سڑی بو آتی ہے کیونکہ ہڈی رفتہ رفتہ
مُردار پڑجاتی ہے - غرض ایسی حالت مین ناک کے اِس مرض مین مبتلا ہوتی ہے
آب گرم کی پچکاری سے ہر روز دو مرتبہ صاف کرین اور نسخہ ذیل کا سفوف بطور نسوار
کے پانچ سات مرتبہ ہر روز استعمال کرین چنانچہ
نسخہ - بائی-کار-بونٹ اف سوڈا - ۳ گرین + لائیٹ-کار-بونٹ اف مگنے شیا
۳-گرین + منتھال - ایک گرین + ہائیڈرو-کلورٹ اف کوکین - ۸ گرین +
شوگر اف ملک ڈیڑہ ڈرام + سبکو بناکر سفوف بنالین -
نسخہ - پر-کلورائیڈ اف مر-کری ایک گرین + نوشادر ۳ گرین + آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
۸۰ گرین + لی کوئیڈ اکسٹراکٹ اف سار-سا ۴ آونس + ڈیکاک-شن اف سار-سا
۸ آونس + سب کو ملالین - اِس عرق کا سولہوان حصہ دو آونس پانی مین ملاکر دن
مین تین دفعہ پلا دین *
اِشارہ - ریڈ-آیوڈائیڈ اف مرکری کو عرق کے طور پر پلانے کے لئے نسخہ بالا
نہایت عمدہ ہے *
نسخہ - ریڈ-آیوڈائیڈ اف مر-کری ۳ گرین + آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۸۰ سے ۲۰۰
گرین تک + ریکٹی-فائیڈ اسپرٹ ایک ڈرام + سرپ اف جنجر - ۴ ڈرام +
ڈیسٹلڈ واٹر ۱۲ آونس + سب کو ملاکر اِس عرق کے ۸۰ قطرے دو آونس پانی
مین ملاکر دن مین تین دفعہ پلا دین *

نسخہ - پر - کلو - ایڈ اف مر - کری ایک گرین + نوشادر ۵ - گرین + لیکوئیڈ اکسٹراکٹ اف سار - سا ۲ ڈرام + کمپاؤنڈ ڈیکاکشن اف سار - سا - ۱۲ - آونس + سبکو ملا کر بمقدار ایک آونس کے دن میں تین دفعہ پلاویں + علاوہ نسخہ جات بالا کے یہ چند نسخے بھی بہت مفید ہیں - خاصکر جب آتشک کے سبب سے اِس - کو - اِ - مے جماعت کی بیماریاں جلد پیدا ہو جاتی ہیں +

نسخہ - ٹوا - نو - وُٹنش سو - لیو - شن ۲۰ سے ۳۰ بوند تک + ٹنکچر اف جنجر ایک ڈرام + پانی ایک آونس + سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور بعد غذا دن میں دو دفعہ پلاویں +

نسخہ - آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۲۰ سے ۳۰ گرین تک + ٹنکچر اف سرپین - ٹے - ری ۴ ڈرام + گوائکم - مکسچر ۸ آونس + سبکو ملا کر اِس عرق کا چھٹا حصہ دن میں تین دفعہ پلاویں +

نسخہ - آیوڈائیڈ اف سوڈی - ام ۲ گرین + کمپاؤنڈ ڈیکاک اف سار سا ۸ آونس سبکو ملا کر اِس عرق کا چھٹا حصہ دنمیں تین دفعہ پلاویں +

نسخہ - آیوڈائیڈ اف ایرن ۲ سے ۸ - گرین تک + گلائی - سی - رین ۲ ڈرام + انفیوژن اف کلمبا ۸ آونس + سبکو ملا کر اِس عرق کا چھٹا حصہ دنمیں تین دفعہ پلاویں + آتشک کے نوڈس پر ٹنکچر آف آیو - ڈین یا آیوڈائیڈ اف کڈ - مے - اُم کی مرہم کی مالش کریں + بیمار کو سردی سے بچاویں اور ہڈیوں یا جوڑوں میں درد ہو تو رات کے وقت افیون یا ڈو - وَرس - پاؤڈر کہلاویں +

آتشک کے تیسرے درجہ میں سیماب کا بپھارا بھی بہت مفید پڑتا ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی پر بٹھا دیں اور اُس کرسی کے نیچے دو چھوٹے چھوٹے مٹی یا لوہے کے چولہے رکھدیں اور اُن چولہوں کے اندر اسپرٹ کی ایک ایک بتی رکھدیں اور ایک پر چھوٹی سی بتیلی میں پانی بہر کر دہر دیں اور دوسرے پر ایک چھوٹا سا توا رکھدیں اُس توے پر ۶۰ گرین سے ۸۰ گرین تک پا ئی - سل - فیوریٹ اف مرکری یا ریڈ - اکسائڈ اف مرکری

چہتراوین - لیکن آتشک کے سبب سے جلد پر بخارات نکلے ہون یا نشان ہڈیوں کی بیماری ہو یا ہڈیوں مین مرض ہو تو اُس تو یے پر ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک گرین آئیوڈائیڈ اف مرکری یا ۳۰ گرین ریڈ آئیوڈائیڈ اف مرکری ور ۹۰ گرین ہاتی سلفیورٹ اف مرکری رکہہ دین + اب ایسا کرین کہ مرغیون کے دڑبے کی شکل کا بانس کی کہپاچیون کا ایک ڈہانچا اتنا اونچا اور اتنا چوڑا بناکر مریض کے اوپر رکہہ دین جو گردن سے لیکر زمین تک آجاوے اور کرسی سے لیکر قریب ڈیڑہ فٹ چارون طرف گہیرلے - اب اسکو کمبل اور لحافون سے اسطور پر لپیٹ دین کہ صرف بیمار کا سر کہلا رہے جب یہ سب کچہ ہوچکے تب دڑبے کے اندر کرسی پر بیمار کو بٹہاکر اس کرسی کے نیچے کی دونو بتیون کو روشن کردین تاکہ پانی اور سیماب کا بخار پیدا ہوتا رہے اور بیمار کے بدن مین نفوذ کرتا جاوے ۵ سے ۱۰ منٹ بعد پسینہ شروع ہوجاتا ہے اور ۱۰ سے ۱۵ منٹ بعد کثرت سے پسینہ آنے لگتا ہے - اب بتیون کو بجہا دین اور جب بیمار کا بدن کسیقدر ٹہنڈا ہوجاوے تب خوب طرح پہونچکر خشک کرڈالین + اب چار پانچ آونس گرم گرم ڈیکاکشن اف گوائم یا سارسا پلا کر مریضکو تہوڑے عرصہ تک آرام کرنے دین +

آتشک کی بیماری اطفال مین

بچون کو آتشک کا مرض کئی طور سے ہوسکتا ہے یعنے بچہ اس مرض کا ورثہ یا تو اپنے ماں باپ سے حاصل کرسکتا ہے یا یہ بیماری اسکو دودہ پلانیوالی انا سے ہوسکتی ہے مثلاً فرض کیجئے جب کسی عورت کو حمل رہ جاوے کہ جسکے جسم مین آتشک کا زہر موجود ہو تو ایسا ہوگا کہ ایام حمل مین بچہ کے جسم مین جو خون اسکی ماں کا واسطے اسکی پرورش کے جائیگا اس سے وہ بچہ اس مرض مین مبتلا ہوسکتا ہے یا اثر آتشک کا اس جنین نے اپنے باپ سے حاصل کیا ہو یا جب ما اور باپ دونو اس مرض مین مبتلا ہون غرض اس حالت مین

جو حمل قرار پاتا ہے اُسکا بچہ ضرور آتشک مین مبتلا ہوجاتا ہے - اور ایسا بھی ہوسکتا
ہے کہ جب عورت کے اندام نہانی مین آتشک کا زخم ہوتا ہے تو پیدایش کے وقت
بچہ کو اُس زخم کی چھوت لگ جاتی ہے یا جس مرضعہ کے جسم مین آتشک کا زہر ہوتا
ہے اور بچہ جب اُسکا دودھ پیتا ہے تو اُسکو بھی آتشک کی بیماری ہوجاتی ہے یا جب کسی
بچہ کو ایسے شخص کے مواد سے ٹیکا (وک - سی - نے - شن) لگایا جاتا ہے جسکے جسم مین
آتشک کا زہر موجود ہو تو اُس ٹیکا یافتہ بچہ کو بھی آتشک ہوجاتی ہے +

علامات - دو یا تین ہفتہ بعد پیدایش کے طفل بظاہر تندرست نظر آسکتا ہے
ہوہین تو شاذ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی بچہ کی جلد کی رنگت پیلی پڑجاتی
ہے اور چہرہ سُکڑ کر ایسا ہوجاتا ہے کہ جیسے بڈھون کا ہوتا ہے لیکن فرض کیجیے پیدایش
کیوقت بچہ مین کوئی علامت آتشک کی نہ پائی جاوے تاہم ایک ہی مہینے کے اندر
اُس بچہ مین زکام کی علامتین بتدریج ظاہر ہونے لگتی ہین اور ساتھ ہی اس زکام
کے دم لیتے وقت چیخنے کی آواز نکلتی ہے اور خشک کھانسی ہوتی ہے - دودھ پینے مین
کسیقدر تکلیف ہوتی ہے اور دہن اور لبین اُس بچہ کی خشک رہتی ہین اور تب جلد
اُسکی خشک اور سخت ہوجاتی ہے - آواز بھاری ہوجاتی ہے - اور دہن اور حلق کے اندر
چھالے پیدا ہوجاتے ہین اور ناخن بھی پھٹ جاتے ہین + جب بغیر علاج کے یہ مرض بڑھتا
جاتا ہے تب بدن کے جابجا بھورے رنگ کے دھبے نمودار ہوجاتے ہین - جلد کے
اوپر کا پرت جھڑنے لگتا ہے - ناک کے نتھنے سیون کا مقام مقعد کے گرد اور جوڑون کے
خم پر شقوق پیدا ہوجاتے یا وہ مقامات چھل بھی جاتے ہین - شقوق اور چھلی ہوئی جگہون
کا رنگ تانبے کا سا ہوجاتا ہے - اس مرض کا اثر آنکھون مین بھی پیدا ہوجاتا ہے جس
سبب سے بصارت مین فرق پڑجاتا ہے اور پپوٹون کے کنارون پر زخم پیدا ہوجاتے ہین
بال باریک ہوکر خشک ہوجاتے یا جھڑنے لگتے ہین - آتشک کے بچون کا مزاج چڑچڑا

ہوجاتا - رات دن کہن کہن کرتا رہتا ہے - کبھی دست اور کبھی قے آتی ہے اور مریض لاغر
و کمزور ہوتا جاتا ہے - جن بچون کے جسم مین آتشک کا زہر ہوتا ہے انکی طبیعت طرح طرح
کی بیماریون مین مبتلا ہونے کے لیئے مائل رہتی ہے - چنانچہ جگر بڑہ کر سخت ہوجاتا ہے
پہیپڑون مین نیو-مو-نیا کی بیماری پیدا ہوجا سکتی ہے - آنکھ کا پردہ کارنیا زخمی ہوجا سکتا
ہے - سماعت مین فرق پڑجا سکتا ہے یا مریض بالکل بہرا ہوجا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ
علاج - ماکو آتشک ہو تو کسی مرضعہ کا دودہ پلاوین یا مصنوعی غذا سے اس بچہ
کی پرورش کرین - بچہ کو اگر آتشک ہو [illegible] تندرست ماہی کا دودہ
پلاوین - مرض کی کوئی بہی علامت شروع ہوجاوے تو فوراً سیماب کا استعمال شروع
کرین + مثلاً حب عمر چوتہائی یا ایک گرین کا تیسرا یا نصف گرین کیا - لو - مل ہمراہ
[illegible] وڈر - پاؤڈر ویتہہ چاک کے دنمین تین دفعہ کہلاوین + دست یا پیچش شروع
ہوجاوے تو بعوض کہلانے کے سیماب کی مالش کرین - ترکیب جسکی یہ ہے کہ فلالین
کی کسی دہجی پر تہوڑا سا سیماب کا مرہم لگا کر پیٹی کے طور پر بچہ کے شکم پر باندہ دین
اسکے ہلنے جلنے سے خود اس مرہم کی مالش ہوجاویگی - جلد بچون کی چونکہ نازک ہوتی
ہے تو سیماب ان کے خون مین جلد نفوذ کرجاتا ہے + سیماب کا دینا نامناسب ہو تو
اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم نصف یا ایک گرین + شربت ۳۰ قطرے +
پانی ۳۰ قطرے + سبکو ملا کر دنمین تین دفعہ پلاوین + یہ نسخہ ایک مہینے کے بچہ
کے واسطے موزون ہے - یا اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ایک گرین + کلورٹ اف پوٹاش ڈیڑہ گرین +
کمپاونڈ ٹینکچر اف سنکونا ۵ بوند + شربت ایک ڈرام + پانی ایک ڈرام +
سبکو ملا کر تین دفعہ دنمین پلاوین + یہ نسخہ تین مہینے کے بچہ کے واسطے موزون ہے +

چھالے ہوتے ... اور ... پر تو اکسائیڈ آف زنک کا مرہم یا ایک آونس
سفید مرہم میں ایک ڈرام ... ملا کر لگا دین - بچہ کو ہر روز
ایک ... دوا ... صاف ستھرا رکھین ؛

امراض جلدیہ کے بیان سے پہلے میرا ارادہ جلد کی مختصر تشریح کے بیان کرنے کا ہے پس سنو - بعض آدمی جلد کو ایک ہیچ چیز سمجھکر اسکے صاف ستھرا رکھنے پر بالکل توجہ نہین کرتے جس سبب سے انواع و اقسام کی بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین ؛

جلد بھی منزلہ ایک عضو رئیس کے ہے کیونکہ اسکے تعلق بڑی بڑی خدمتین ہین - ایک ٹکڑا جلد کا کاٹ کر کسی باریک بین کے نیچے دیکھین تو اُس مین کئی عجیب و غریب چیزین دکھلائی دینگی چنانچہ دیکھو تصویر الف اور ب - ان تصویرون مین جو ہندسہ آ کا ہے وہ جلد کے اوپر کے پرت کو دکھلاتا ہے - اور ہندسہ ۲ دکھلاتا ہے اس سے نیچے کے پرت کو - اور ہندسہ ۳ اور ۲ دکھلاتے ہین اصل جلد کو جسے اصطلاح مین ڈرمس کہتے ہین ہندسہ ۴ کا چربی کے کیسے دکھلاتا ہے - اور ۵ کا ہندسہ پسینہ پیدا کرنیوالا ایک غدود کے پیچون کو دکھلاتا ہے اور ۶ کا ہندسہ اُسی غدود کی مجری کو بتلاتا ہے - اور ۷ وہ جگہہ ہے جہان جلد کے اوپر یہ مجری مذکورہ کھلتی ہے یعنے مسام ؛

تصویر (ب) تصویر (الف)
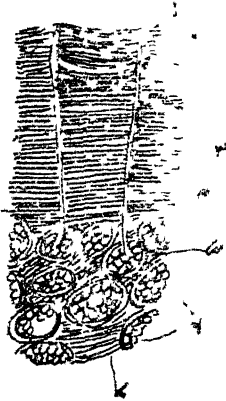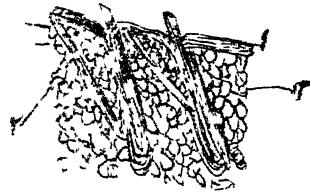
دوسری تصویر ب ایک ٹکڑا جلد کا دکھلاتی ہے جسمین بالون کی اور روغنی مادہ
(سے - بے - ثیش) پیدا کرنے والے غدود نظر آتے ہین - ہندسہ ۳ اُس
ٹکڑے جلد کے گوشت کے ریشون کو دکھلاتا ہے ۔ دائین ہاتھ کیطرف جو ۲ کا
ہندسہ ہے وہ بال کی جڑ کے غلاف بتلاتا ہے ۔

اِس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ جلد مین دو قسم کے غدود ہوا کرتے ہین ایک پسینہ
پیدا کرنے والے اور دوسرے وہ جن سے روغن دار مادہ پیدا ہوتا ہے اور
علاوہ انکے جلد مین بال کی جڑین بھی ہوا کرتی ہین ۔

جسم کی صفائی کے لئے خدا تعالے نے ان تین اعضا کو مقرر فرمایا ہے - ایک شش
دوسرے گردے - تیسرا جلد - یعنی خون کا پانی اور کاربانک ایسڈ اور یوریا انہی
تینون اعضا کے ذریعہ خارج ہوتا ہے - لیکن جلد کچھ تو پھیپھڑا اور کچھ گردونکا کام بھی
دیتی ہے کیونکہ مثل پھیپھڑے کے جلد آکسی جن کو جذب کرتی ہے - اور
کاربانک ایسڈ اور پانی کو خارج کرتی ہے اور مثل گردون کے یوریا
اور نمکین اجزا بھی جلد سے خارج ہوتے ہین لیکن فعل کے لحاظ سے جلد بہ نسبت

شمش کے گردون ہی سے زیادہ تر مشابہت رکھتی ہے - پس جب پھیپھڑے یا گردون کے کام مین ہرج واقع ہوتا ہے تب وہ کام بیچاری جلد ہی کو کرنا پڑتا ہے کیونکہ گرمی کے موسم مین جب پسینہ زیادہ آتا ہے تب پیشاب کم پیدا ہوتا ہے - علی ہذا القیاس موسم سرما مین اسکا خلاف وقوع مین آتا ہے - پس دیکھا تم نے جلد کسی عضو ندرونی سے مرتبہ مین کچھ کم نہین ہے - اسکی صفائی کیطرف غور نہ کرنا انواع و اقسام کی بیماری کا مول لینا ہے -

بعد اس تمہید کے اب اُن سببونکا بیان سنو جن سے جلد کی بیماریان پیدا ہوتی ہین - پس واضح ہو کہ کل امراض جلدیہ دو سببون سے پیدا ہوسکتی ہین ایک داخلی دوسری خارجی -

اول اسباب داخلی - اول بعض بیماریان اور ورثہ یا میلان طبع جسکو مریض نے اپنے باپ دادون سے حاصل کیا ہو جیسے مرض اِک - تھیوسِس اور اِک - زی - ما اور لائی - کن بھی تھوڑی بہت موروثی امراض مین گنے جاتے ہین -

دوم - چیچک وغیرہ امراض جدری کا زہر جب خون مین سرایت کر جاتا ہے تب خاص قسم کے دانے جلد پر نمودار ہوجاتے ہین -

سوم اندرونی اعضا کے طبیعی افعال کے سبب یا اُن اعضا کی ساخت کے بگڑ جانے کے باعث جلد پر بخارات نمودار ہوجا سکتے ہین مثلاً یہ سب جانتے ہین کہ حیض اور حمل کے ایام مین اور بچون کے دانت نکلنے کے ایام مین اور شکم مین کرم کے ہونے سے جلد پر دانے نکل آتے ہین -

چہارم - عمر اور جنسیت بعض بعض جلد کی بیماریون کے پیدا کرنے اور جاری رکھنے مین دخل دیتی ہے - مثلاً لو - پس کی بیماری بہ نسبت مردون کے عورتون ہی کو اکثر ہوجایا کرتی ہے اور پو - رائی - گو جو ایک متعدی مرض ہے اکثر بچون ہی کو ہوجایا کرتا ہے

اور اک-نے سم-پلکس کی بیماری اکثر ۱۵ سے ۲۵ سال ہی کے اندر ہوجاتی ہے علاوہ ازین بعض خفیف قسم کا اک-نے رو-زی-شیا خاصکر عورتون ہی کو اکثر ہوجایا کرتا ہے اور ساتی-کو-سِس کی بیماری خاصکر مردون ہی کو ہوجاتی ہے +

پنجم-بعض امراض عامہ مثلاً رو-ما-ٹیزم اور گاوٹ ایسے ہین جنکے ہونے سے اک-زی-ما اور سو-رائی-سِس کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین +

ششم-بعض غذائین اور دوائین ایسی ہین جنکے کہانے سے جلد پر بخارات پیدا ہوجاتے ہین یا اُسکی ہیئت بدل جاتی ہے-مثلاً شراب کے پینے سے شدید قسم کا مرض اک-نے رو-زی-شیا پیدا ہوجاتا ہے اور شرابی کا چہرہ مثل چُقندر کے سُرخ ہوجاتا ہے اور بعض میوہ جات اور جنگلی مچہلی کے کہانے سے پتیان (ار-ٹی-کے-ریا) اُچھل آتے ہین + اور دواؤنکا حال یہ ہے کہ سنکہیا سیماب بلاڈونا اور کو-پے-وا وغیرہ کے استعمال سے بعض طبیعت کے آدمیون کی جلد پر بخارات نمودار ہوجاتے ہین +

دوم اسباب خارجی-اوّل-جلد کو صاف نہ رکہنا اور بچون کو میلا کچیلا رکہنے سے جلد پر طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین +

دوم-جلد پر جب کوئی دوا خراش پیدا کرنیوالی لگائی جاتی ہے یا کوئی ایسا کپڑا پہنا جاتا ہے جیسے پشمینہ اور بعض بعض پیشے بہی ایسے ہین جن سے آدمی کے بدن پر خراش پیدا کرنے والی چیزین لگ کر جلد کی بیماریان پیدا کرتی ہین +

سوم کرم اور نباتی مادہ بھی ایسے ہین جو باہر سے انسان کی جلد مین سرایت کرکے بیماریان پیدا کرتے ہین +

چہارم-تغیرات موسم کے سبب سے بہی بعض جلدی امراض پیدا ہوتے ہین +

جلد کی بیماریون کی تشخیص-اوّل-جب کسی جلد کی بیماری کی تشخیص کرنی

ہو تو سارے بدن کے دانون کو خوب طرح دیکھنا چاہئے کیونکہ صرف چند دانونکا دیکھنا کافی نہین ہے ٭

دوم تشخیص کے وقت اسباب کو ہرگز نہ بھولین کہ خارش کے سبب سے بہتیری جلد کی بیماریون کی شکل بدل جاتی ہے اور یہ کہ خارش کی علامت کے ہونے سے بہتیری جلد کی بیماریون کی تشخیص بہی ہو سکتی ہے مثلاً اگ - زی - ما اور لائی - کن اور اسکے - بیز اور پرد - رائی - گو یہ ہمیشہ کہجلی ہوا کرتی ہے مگر آتشک کے سبب سے جو بیماریان پیدا ہوتی ہین اُن مین شاذ و نادر خارش ہوتی ہے ٭

سوم تشخیص کے وقت اسباب کا بہی دہیان ہے کہ بہتیری جلدی بیماریون کے بخارات اکثر ملے جلے پیدا ہوتے ہین ٭ مثلاً ار - لے - کے - ریا کے ساتھہ بہتیرے اور قسم کے بخارات بہی پیدا ہو سکتے ہین اور اگ - زی - ما کے ساتھہ اسکے - بیز کے دانے اور گاہے گاہے سو - رائی - سِس کا مرض بہی پیدا ہو جاتا ہے ٭

چہارم - اسباب کو بہی یاد رکہنا چاہئے کہ بہتیری جلد کی بیماریون کے بخارات کامل طور پر نمودار نہین ہوتے مثلاً ہر - پیز زاس - ٹر کے جو دانے پیچہے نکلتے ہین وہ کامل نہین ہوتے بلکہ نکلتے ہی سکڑ کر خشک ہو جاتے ہین ٭

پنجم تشخیص کے وقت بیمار کی عمر - وہ عورت ہے یا مرد - کیا کام کرتا ہے - کس طور پر اوقات بسر کرتا ہے - جسم مین اُسکے کوئی بیماری ہے یا نہین - اُسکے جسم کے کونسے حصہ کی جلد پر مرض ہے - ان ساری باتونکا لحاظ رکہنا چاہئے ایسا نہ کرنا چاہئے کہ مرض کے صرف چند دانون کو دیکہکر اسکی تشخیص کرین ایسے غافل طبیب اکثر بدنام ہو جاتے ہین ٭

علاج جلد کی بیماریون کا - ان بیماریون کے علاج کی نسبت پہلی بات یہ دریافت کرنی چاہئے کہ بیمار کس حالت مین ہے - تندرست ہے یا کسی مرض مین مبتلا شلاً جلد کی اکثر بیماریون مین مریض کمزور اور دانے - میا کے مرض مین مبتلا ہوتا ہے - پس

اِسصورت مین دوا اور غذا دونو تقویت دینی چاہیے ٭

اکثر عورتون کو حیض بے قاعدہ آیا کرتا ہے اور فولاد کے استعمال سے اُنکو فائدہ پہنچتا ہے
اگر اِس حالت مین کسی عورت کو اک - نے - رو - زی - شیا کی بیماری ہوجائے تو
بے قاعدگی حیض کے خاص علاج کو بدلنا نہ چاہیے - بلکہ اسباب کی اُمید کہنی چاہیئے کہ
جب علاج سے حیض اپنے قاعدہ پر آتا رہیگا تب جلد کی بیماری یا توکم یا بالکل رفع
ہوجائیگی ٭ اِن مرضون کے علاج کیوقت اسباب کو بہی ضرور یاد رکہنا چاہیے کہ بہتیری
جلد کی بیماریان ایسی ہین کہ اُنمین صرف جلد ہی مبتلا ہوتی ہے اور باتون سے مریض بالکل
تندرست معلوم ہوتا ہے مثلاً اگ - زی - ما اور اِسکے - بہتیرین اکثر ایسا ہی ہوا کرتا ہے ٭
اِن صورتون مین صرف خارجی علاج سے فائدہ ہوتا ہے گو یہ بات درست ہے کہ ایسی
حالت مین ہم اکثر سنکہیا کا استعمال کرتے ہین مگر اس خیال سے نہین کہ سنکہیا سے اور
باتون کو فائدہ ہو بلکہ اِس خیال سے اِس دوا کا استعمال کیا جاتا ہے کہ اثر اِسکا خاص
جلد ہی پر پیدا ہو ٭ لیکن اگرچہ یہ درست ہے کہ بعض جلد کی بیماریون کو صرف داخلی علاج سے
اور بعض کو صرف خارجی علاج ہی سے فائدہ ہوتا ہے پہر بہی اسباب کو نہ بہولنا چاہیے
کہ بہتیری جلد کی بیماریان ایسی بہی ہین کہ جنکا علاج دونو طریقون سے کرنا چاہیئے یعنے
دوا کہلانی چاہیے تاکہ جسم مین کوئی نقص ہو وہ درست ہوجاوے اور دوا لگانی بہی
چاہیئے تاکہ جلد کی بیماری کو فائدہ ہو ٭

بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب کوئی پُرانی جلد کی بیماری علاج سے رفع ہوتی ہے تب کوئی
عضو اندرونی مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے اگرچہ یہ بات کبہی کبہی ہوجایا کرتی ہے تاہم ایسی ایسی
جلد کی بیماری کا علاج خوب توجہ کے ساتہہ کرکے رفع کردینا چاہیے اسکے کرنے سے اکثر
اندیشہ کسی اَور بیماری کے پیدا ہوجانے کا نہین ہے ٭

یہ بہی یاد رہے کہ اگر خارجی علاج سے فائدہ اُٹہانا منظور ہو تو دوا کو کسی ترکیب کے ساتہہ

ہوشیار آدمی کو نہایت جستجو سے لگانا چاہئے - پس ڈراکے لگانے کے باب مین بیمار کو اچھی طرح ہدایت کرنی چاہئے کہ فلانی ترکیب سے اور فلانی فلانی وقت پر لگانا چاہئے ؏

جماعت بندی جلد کی بیماریون کی

جلد کی مختلف بیماریون پر جب ہم نگاہ دوڑاتے ہین اور اُن کی طرح طرح کی شکلون اور صفتون کو جب خوب دھیان لگا کر دیکھتے ہین تب بعض مین تو جلد صرف خشک پائی جاتی ہے اور بعض کی جلد پر چھوٹے چھوٹے دانے آبی رطوبت سے بھرے ہوئے اور بعض کی جلد پر پھنسیون کی شکل کے دانے پیپ سے بھرے اور کسیکی جلد پر ٹھوس دانے اور کسی پر چھالے پائے جاتے ہین اور بعض پر چھلکون کی پٹیین اور بعض آدمی کے چمڑے پر اونچے اونچے اُبھار پائے جاتے ہین اور کسیکی جلد کے دانون مین کرم اور کسیکے اندر جاندار نباتی مادہ ہوتا ہے - غرض اِن اختلافات کے بموجب کُل امراض جلدیہ خاص خاص جماعتون مین ہم بخوبی تقسیم کرسکتے ہین تاکہ اُنکی تشخیص مین سہولت ہو ؏ پس جلد کی کُل بیماریان مفصلہ ذیل جماعتون مین بخوبی منقسم ہوسکتی ہین ؏

جماعت اول - اِگ - زان - تھے - مے - ٹا -

جماعت دوم - دے - سی - کیو - لی -

جماعت سوم - بل - لی -

جماعت چہارم - پس - ٹیو - لے -

جماعت پنجم - پیے - پیو - لے -

جماعت ششم - اِس - کو - ا - می -

جماعت ہفتم - ہا - ے - پر - ٹرہ - فی -

جماعت ہشتم - مے - کیو - لی -

جماعت نہم - پے - ری - سی - ٹے - سائی -

جماعت دہم - کن - کرائی - ٹو - ی -

جماعت یازدہم - سے - فی - لائی - ٹوس -

جلد کے الحاقات کی بیماریان

اول - جلد کے غدودون کے بگڑے ہوئے فعل کی بیماریان ٭

دوم - ناخنون کی بیماریان ٭

ان مختلف جماعتون مین امراض ذیل شامل ہین ٭

جماعت اول
اِگ - زان - تھے - مے - ٹا
- اری - تھے - ما -
- ار - لے - ٹے - کے - ریا
- رو - زی - او - لا

جماعت دوم
وی - سی - کیو - لی
- اِگ - زی - ما -
- ہر - پیز
- سیو - ڈرا - مے - نا

جماعت سوم
بل - لی
- پم - فے - گس
- رو - پیا

جماعت چہارم
پَش - ٹو - لی
- اِک - نے
- ام - پے - ٹائی - گو
- اِکث - تھے - ما

جماعت پنجم پے-پیو-لی	لائی-کن پرو-رائی-گو اِس-ٹرا-فیو-لس
جماعت ششم اس-کو-امے	سو-رائی-سِس پے-ٹے-ریا-سِس اِک-تھیو-سِس
جماعت ہفتم ہائی-پر-ٹرو-فی	مو-لَس-کم لیپ-رو-سی وی-رو-کا کلے-وَس کان-ڈی-لو-ما
جماعت ہشتم مے-کیو-لی	وائی-ٹے-لی-گو کلو-آز-ما
جماعت نہم کن-کرائی-ٹی	لو-پس کے-لائیڈس
جماعت دہم پے-ری-سی-ٹے-سائی	ٹے-نیا-فے-وُوْ-سا ״ سر-سے-نے-ٹا ״ ٹان-سیو-رنس ״ سائی-کو-سِس ״ ور-سی-کلر اِسکے-بیز تھے-رئے-سِس

جماعت یازدہم
سی - ٹی - لائی - ڈیز

جلد کی مختلف جماعتون کی خاصیتین

جماعت اوّل - اگ - زان - تھے - مے - ٹا - جلد کے جن جن مقامون پر اس جماعت کی بیماریان پیدا ہوتی ہین وہان کی جلد پر انفلامیشن کے آثار پائے جاتے ہین جس سے وہ مقام سُرخ ہو کر کسیقدر سوج بھی جاتا ہے - اور جب مرض رفع ہو جاتا ہے تب وہان سے جلد کے اوپر کا پرت مثل بھوسہ کے جھڑ جاتا ہے ٭

جماعت دوم - وے - سی - کیو - لی - اس جماعت کی بیماریون مین خُرد خُرد دانے مثل موتی کے جھلکدار پیدا ہوتے ہین اور اُن مین ایک آبی رطوبت ہوتی ہے جب دانے خشک ہونے لگتے ہین تب اُنپر یا تو باریک باریک چھلکے یا سخت کھرنڈ بندہ جاتا ہے ٭

جماعت سوم - بل - لی - اس جماعت مین چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے بتاسوں کی شکل کے چھالے پیدا ہوتے ہین ٭

جماعت چہارم - پس - ٹیو - لے - اس جماعت کی بیماریون کی پھنسیان جلد کے نیچے کی فرد تک سرایت کر جاتی ہین اور انمین پیپ پڑ جاتی ہے جسکے خارج ہو جانے کے بعد دانون کے مقام پر دبیز کھرنڈ بندہ جاتا ہے - پھنسیان چھوٹی چھوٹی اور گنجان ہوتی ہین یا بڑی بڑی متفرق طور پر چھترے ہوئے ہوتے ہین ان مین اور دی - سی - کل کے دانون مین یہ فرق ہے کہ انکے اوپر کا جلد کی پرت دبیز ہوتا ہے جس سے پس - ٹیول کے دانے دیر سے پختہ ہوتے ہین - اور ان دونو جماعت کے دانون پر خشک ہو جانے کے بعد جو کھرنڈ بندھتا ہے اُنمین بھی فرق ہے چنانچہ وے - سی کل

لے دانون کے اندر چونکہ آبی مادہ ہوتا ہے اسواسطے انکا کھرنڈ بلکے بہورے رنگ کا ہوتا ہے - مگر پش - ٹیول کے دانون مین پیپ ہوتی ہے - پس جب یہ خشک ہوجاتے ہین تب اُنپر وہیر سیلے زرد رنگ کا کھرنڈ بندہ جاتا ہے *

جماعت پنجم - پے - پیو - لی - اِس جماعت کی بیماریون کے دانے چھوٹے چھوٹے اور ٹھوس ہوتے ہین اور کبھی تو سُرخ اور کبھی جلد کے رنگ کے ہوتے ہین - نتو اِنمین پانی اور نہ پیپ ہوتی ہے - اکثر اِنمین خارش بشدت ہوتی ہے اور بعد خشک ہونے کے اُنپر سے چھلکے اُڑ جاتے ہین - اتفاق سے جب یہ دانے مرطوب ہوجاتے ہین تب اُنپر سُرمئی رنگ کے کھرنڈ بندہ جاتے ہین اور ناخن سے نوچنے سے جو قطرہ خون کا نکلتا ہے وہ اُن کھرنڈ پر سوکھکر چمٹا رہتا ہے - یہ بڑی بھاری تشخیص اِس جماعت کی بیماریون کی ہے *

جماعت ششم اس - کو - امے - جو جو بیماریان اِس جماعت کی ہین اُنپر گول گول طبقدار چھلکون کی چپٹین پیدا ہوتی ہین اُنمین کسی قسم کی رطوبت نہین ہوتی جب چھلکون کی چپٹین جھڑ جاتی ہین تب نہایت جلد اَور چپٹین پیدا ہوجاتی ہین - جب جھڑکر اُترجاتے ہین تب وہ مقام چکنا چمکیلا سرخی مایل اور خشک نکل پڑتا ہے *

جماعت ہفتم ہائی - پر - ٹرو - فی - اِس جماعت کی بیماریونمین ساری جلد یا صرف اُسکے اوپر کا فرد یا بال کی جڑین صحت کی نسبت زیادہ تر موٹی ہوجاتی ہے *

جماعت ہشتم مے - کیو - لی - اِس جماعت کی بیماریون مین دانے یا پھنسیان نہین پیدا ہوتین بلکہ اُس مقام کی جلد کی رنگت بدل جاتی ہے *

جماعت نہم پے - را - سی - ٹے - سائی - اِن مین یا تو کرم یا نباتی مادہ ہوتا ہے *

جماعت دہم کن - کرائی - ڈی - اِنمین تاثیر سرطان کی بیماریون کی ہوتی ہے

اور ایسے زخم پیدا ہو جاتے ہین کہ جو خشک ہونے مین نہین آتے اور خشک بہی ہو جاتے ہین تو کسی اور مقام پر پہوٹ پڑتے ہین ٭

جماعت یازدہم سی - فی - لائی - ڈس - انکی خاصیتین نرالی ہوتی ہین - جنکا بیان جماعت یازدہم مین مفصل کیا جائیگا -

جماعت اول اگ - زان - تھے - مٹا

اول مرض اری تھی - ما

اس بیماری مین جلد خشک ہوکر سُرخ ہو جاتی ہی یا اسپر سُرخ سُرخ کسیقدر اونچے اونچے دہبے پیدا ہو جاتے ہین جنمین گرمی اور ٹیس ہوتی ہی - یہ دہبے بعضدفعہ تو یون ہی رفع ہو جاتے ہین - مگر بعض اوقات اُنپر سے بھوسی کے طور پر چھلکے پیدا ہو کر جھڑ جاتے ہین یہ مرض متعدی نہین ہے پہر بہی بہتیری قسم کی شدید بیماریون مین جلد پر اکثر پیدا ہو جاتی ہی جیسے بخار اور انفلامیشن مین اور استسقا مین بھی پیدا ہو جاتی ہے - چند دن آور انولر کے آپسمین رگڑ جانے کے سبب اور جب چہرہ اور ہاتھہ پاؤن پر دہوپ یا گرد لگ جاتی ہے - تب بہی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے - اس مرض کی کئی قسمین ہین چنانچہ جب یہ بیماری بازو - گلا - چہرہ اور چھاتی پر ہوتی ہے اور اُس کے سُرخ دہبے تہوڑے ہی عرصہ تک رہ کر رفع ہو جاتے ہین تب اس بیماری کو اری - تھی - ما - فیو - گگس - بولتے ہین ٭ گاہے ایسا ہوتا ہے کہ سُرخ دہبون کے بیچ بیچ مین چھوٹے چھوٹے کسیقدر اونچے اونچے ٹیو - بر - کل پیدا ہو جاتے ہین تب اس مرض کو اری - تھی - ما - ٹیو - بر - کیو - لے - ٹم بولتے ہین اس قسم کی بیماری اکثر فربہ ہوا کرتی ہی ٭

ڈرپ - سی کی بیماری مین جب پاؤن پہول جاتے ہین تو اُس مقام کی جلد پر اکثر گہرے رنگ کے سُرخ دہبے پڑ جاتے ہین - اس قسم کی بیماری کو اری - تھی - ما - لے - وا

ہاتھے ہین - بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بازو - گلے اور چھاتی پر چھکیلے سُرخ رنگ کے بڑے
بڑے دھبّے پیدا ہو جاتے ہین اور اُن مین چھوٹے چھوٹے دانے بھی ہوتے ہین اِس قسم
کی بیماری کو اِری - تھے - ما - پلے - پیو - سے - ٹم بولتے ہین - اِس بیماری مین مریض
نہایت کمزور ہو جاتا ہے ٭

بعض دفعہ سُرخ دھبّے بیضوی شکل کے اور کسیقدر اونچے اور ٹانگون کی اندر کیجانب پر
ہوتے ہین اور سُرخی اُن کی آٹھ یا دس دن کے اندر اودی ہو جاتی ہے - اِس قسم
کی بیماری کو اِرے - تھے - ما - نو - ڈو - زم بولتے ہین - دھبّونکا درمیانہ حصّہ بہ نسبت
کنارون کے زیادہ تر سُرخ ہوتا ہے ٭

یہ بیماری ایک اور قسم کی ہوتی ہے جو مقابلہ کی جلد کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہو مثلاً جسیم
عورتون مین پستانون کے نیچے اور جسیم بچون کی بغلون مین ٭ اِس قسم کی بیماری کو
اِری - تھے - ما - انٹر - ٹرائی - گو بولتے ہین ٭

اِس بیماری کی ایک اور قسم وہ ہے جسمین دھبّون کے ایک جانب کے کنارے سخت
اونچے بلدار اور سُرخ ہوتے ہین اور دوسری جانب کی سُرخی کی کوئی حد نہین ہوتی
یہ بیماری مُسنّ آدمیون کے ہاتھ پاؤن اور کمر پر ہوتی ہے - اِس کو اصطلاح مین
اِری - تھی - ما - مار - جی - نے - ٹم بولتے ہین ٭

تشخیص - اِس مرض کی تشخیص مین اکثر دقت نہین پڑتی پر بعض دفعہ خفیف قسم کے
اِری - سی - پے - لِس اور اسمین فرق کرنا پڑتا ہے - پس یاد رہے کہ اِری - تھی - ما
کی سُرخی زیادہ گہری ہوتی ہے اور بہ نسبت اِری - سی - پے - لِس کے کم اودی
اور اِس مرض مین بیماری کا مقام اِسقدر پھولا ہوا نہین ہوتا جیسے اِری - سی - پے - لِس
مین ہوتا ہے اور نہ تو اِس مین مثل اِری - سی - پے - لِس کے اِسقدر جلن - حرارت
اور درد ہوتا ہے اور جسمی تکلیفین زیادہ ہوتی ہین اور اِس مرض مین بخار بھی کم ہوتا ہے

بعضی دفعہ اِری-تھی-ما-فیو-گکس کو آر-ٹی-کے-ریا-ای-وا-نے-ٹو-ا سے فرق
کرنا پڑتا ہے چنانچہ آر-ٹی-کے-ریا کے بخارات بہت جلد رفع ہو جاتے ہین اور
پھر اُسی مقام پر فوراً ظاہر ہو پڑتے ہین مگر اری-تھی-ما-فیوگکس کی سُرخی بھی اگرچہ
فوراً رفع ہو جاتی ہے لیکن پھر اُسی مقام پر ظاہر نہین ہوتی علاوہ برین اِس بیماری
مین اسقدر خارش اور چنار نہین پڑتی ہے جیسے آر-ٹی-کے-ریا مین ہوا کرتی ہے
اور یہ مرض کسی اَور بھی بیماری کی حالت مین پیدا ہو جاتی ہے مگر آر-ٹی-کے-ریا
خود ایک مستقل بیماری ہے - انجام اس مرض کا بخیر ہے *

علاج - جب یہ بیماری بسبب تمازت آفتاب یا گرم ہوا کے مسافرون کو ہو جایا کرتی
ہے تو مقام مرض پر روغن یا ملائی کی مالش کرین اور اگر کسی شدید مرض کی حالت
ہو جاوے اور یہ امر اگر مانع نہ ہو تو مریض کو آب گرم مین بٹھلا دین اور جب یہہ مرض
کسی عضو اندرونی کی بیماری کے باعث پیدا ہو جاوے تو اصل مرض کا علاج کرنا چاہئے
اوسکے رفع ہونے سے اری-تھی-ما کی بیماری بھی جاتی رہیگی *

اری-تھی-ما-لے-وی کا علاج اسطور پر کرین کہ بیماری کے مقام کو کولڈ-لو-شن سے
دھو کر اور اچھے طور پر خشک کر کے اُسپر میدا چھڑک دین اور روئی سے اُس عضو کو لپیٹ
دین اگر مرض پھیلتا جاوے تو لڈ-لو-شن مین لینٹ تر کر کے مقام مرض پر لگا دین
اور تب اُسپر گٹا-پرچہ باندہ دیوین - بعض دفعہ اِر-تھی-ما-انٹر-ٹ-ری-گو ایک
بڑا ہٹیلا مرض ہوتا ہے خاصکر جب بچون کے کانون کے پیچھے ہو جاتا ہے - اس مرض کے
روکنے کے لئے عین ابتدا مین مقام مرض پر باریک میدا یا ارارو ٹ چھڑکین لیکن
بیماری اگر پرانی ہو جاوے تو اس مرہم کا استعمال کرین *

نسخہ - کاربونیٹ افزنک - ۲ گرین - مرہم سفید موم ایک اونس * گلا-سی-رین
نصف ڈرام - ملا کر رکھین اور جب بیماری بہت ہی پرانی ہو جاتی ہے تو مرہم یا روغن کے

قسم کی چیزون کے لگانے سے بعوض رفع ہونے کے بڑھ جاتی ہے اُس حالتمین یہ عرق بہت مفید پڑتا ہی چنانچہ *

نسخہ۔ سلفٹ اف کاپر یعنے طوطیا ۳ گرین۔ روز۔ واٹر یعنے عرق گلاب ایک آونس * دونو کو ملا کر اِس عرق مین لینٹ تر کرکے مقام مرض پر لگادین اور لینٹ کو برابر تر رکھین *

جب جوان آدمیون کے چڈون مین یہ مرض ہو جاتا ہے تو کھیرے کی مرہم سے اِسکو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ مرہم کھیرا۔ چربی ایک سیر * چربی بھیڑ کے گردون کی۔ ایک پاؤ * کھیرے لگا گودا ۳۔ آونس * پہلے دونو قسم کی چربیون کو آگ پر پگھلادین اور تب اسمین کھیرے کا گودا چھوڑ کر گھوٹ ڈالین * چڈون کو کپڑا تر کرکے خوب پونچھکر اس مرہم کو دن مین تین مرتبہ خوب جما کر لگادین * اور جو یہ مرہم دستیاب نہو سکے تو نسخہ مفصلۂ ذیل کا استعمال کرین *

نسخہ۔ اسے ٹیٹ اف زنک ۲ گرین * عرق گلاب ایک ڈرام * موم روغن ایک آونس * سبکو ملالین *

جب ار... ہی ... بچے ... ٹم جوانون کو ہو جاتا ہے تو اِسکا علاج اُنٹی فلو جیک دواسے کرنا چاہئے اور ... خاصکر ین جلاب اِس مین مفید پڑتا ہے۔ اِس مرض مین تبخالہ ہو جاوے اور مریض طاقتور بھی ہو تو اِس نسخہ کا استعمال کرین۔

نسخہ۔ ٹار ٹار۔ اِمے ٹیٹ ۲ گرین * سلفٹ اف۔ مگ۔ نے زشیا ۲ آونس۔ پانی ۲ آونس * سبکو ملالین * اِس عرق کو بمقدار ... دو آونس کے جبتک قے اور دست شروع ہو جاوے دو دو گھنٹہ بعد پلادین اور جب یہ بیماری مُسن آدمیون کو ہو جاتی ہے تب ادویات مقوی سے علاج کرنا چاہئے مثلاً ٹنکچر اف بارک ہمراہ انفیوژن اف کواشیا یا کلنبا کے دیوین اور ارری۔ تھی۔ بالو۔ ڈوو۔ زم کے علاج کے باب مین یاد رہی۔ کہ

اس بیماری مین بھی علاوہ لگانے کے دوا ایلاف بھی چاہئے مثلاً بیمار کو آب گرم سے دوسرے تیسرے غسل کراوین اور بہت چلنے پھرنے سے باز رکھین اور جبتک بخار کی شدت کم نہ ہولے تبتک غذا ہلکی دیوین اور کیا۔ لو۔ مل اور جلیب کا جلاب دیکر سی۔ لائین۔ انٹے۔ مو۔ نیل۔ ٹکچر کا استعمال کرین چنانچہ یہ نسخہ سی۔ لائین۔ ٹکچر کا بہت مفید ہے ٭

نسخہ۔ اسٹ۔ ٹار۔ ٹریٹاف پوٹاش ۱/۲ اونس ٭ سوہاگہ ایک ڈرام ٭ صاف شکر ۲ ڈرام ٭ پانی ۱۲ اونس ٭ اس عرق کا دو اونس چھ چھ گھنٹہ بعد پلادین ٭

دوم ار۔ ٹے۔ کے۔ ریا

دوسری بیماری اس جماعت کی وہ ہے جسکو اصطلاح مین ار۔ ٹے۔ کے ریا انگریزی مین نٹل۔ راش ٭ پنجابی مین چھپاکیان اور اردو مین پتو نکلنا بولتے ہین ٭ خاصیت اس مرض کی یہ ہے کہ اس مین گول گول اورکسیقدر اونچے سفید مایل بزردی یا زرد مایل بسرخی چکتے جسم پر نکل آتے ہین گردا انکا سرخی مایل ہوتا ہے اور جلد پیدا ہوکر اکثر جلد مٹ جاتے ہین اور انمین سوزش اور چبک اور شدت کی خارش ہوتی ہے۔ یہ مرض متعدی نہین ہے اور اکثر اسکے ہمراہ تھوڑا بہت بخار بھی ہوتا ہے یہ بیماری شدید یا مزمن ہوتی ہے۔ جب شدید ہوتی ہے تو صرف چند ہفتہ تک رہتی ہے لیکن مرض مزمن مہینون یا برسون تکلیف دیتا ہے ٭ یہ مرض چار قسم کا ہوتا ہے ٭

اول ار۔ ٹے۔ کے۔ ریا فے۔ برائی۔ لس ٭

دوم ” ” ” ” اان۔ ٹرمے۔ ٹینس ٭

سوم ” ” ” ” ای۔ وا۔ نے۔ ٹوا ٭

چہارم ار۔ ٹے۔ کے۔ ریا ٹیو۔ بے۔ رو۔ زا ٭

اوّل - ار - ٹے - کے - ریا - فی - برائی - لس - اس مرض مین پہلے خفیف بخار کی علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ لرزہ - دردسر - حرارت تشنگی اعضا شکنی قے اور بہوک مرجاتی ہے ۱۲ گہنٹہ سے ۲۴ گہنٹہ کے اندر پتین نکل آتے ہین لیکن جن مقامون مین نکلنے والے ہوتے ہین تہوڑے عرصہ پیشتر وہان پر جلن سوزش اور خارش ہوتی ہے اور تب پتون کی چکپین نمودار ہوجاتے ہین مگر تہوڑے عرصہ تک رہ کر مفقود ہوجاتے ہین اِن مین نہایت شدت سے خارش اور جلن ہوتی ہے اور اکثر دور اس مرضکا ایک ہفتہ سے ۱۰ دن تک رہتا ہے اور جب چکّے ین مرجہ ہوجاتی ہین تب اُن مقامون پر سے باریک بہوسیکی طور پر جلد کا اپے - ڈرمیس جہڑ جاتا ہے ❊

دوم ار - ٹے - کے - ریا ان - ٹر - مے - ٹینس - اِس قسم کی بیماری مثل تپ نوبتی کے نوبت بنوبت ظاہر ہوتی ہے یعنی کبہی توہر روز اور کبہی دوسرے تیسرے پیدا ہوتی ہے ❊

سوم ار - ٹے - کے - ریا ای - وا - نے - ڈ - ا - اِس قسم کی بیماری پُرانی ہوتی ہے اور اکثر برسون تک تکلیف دیتی ہے اور اگرچہ اس مین بخار نہین ہوتا پر بیمار کی جان خارش کی شدت سے عذاب مین رہتی ہے - چکپین اس مین اکثر شام کے وقت نمودار ہوتی ہین اور رات کیوقت اپنی کمال کو پہنچکر صبح ہوتے مفقود ہوجاتے ہین اور شدت انکی ۵ سے ۶ گہنٹہ تک رہتی ہے مگر اونے خارجی سبب سے پہر پیدا ہوجاتے ہین اور جب یہ مرض عرصہ تک رہتا ہے تب بیمار کی صحت مین بہی فرق پڑجاتا ہے ❊

چہارم ار - ٹے - کے - ریا - ٹیو - بے - رو - زا - اِس قسم کی بیماری بہت شاذ و نادر دیکہنے مین آتی ہے اس مین سخت اور سرخ رنگکے گول گول اُبہار مثل چہوٹے اخروٹ

کے پیدا ہوتے ہین مگر درمیانہ حصہ اُنکا اونچا اور زردی مائل ہوتا ہے یہ مرض زمانہ کمزور
ہوا کرتا ہے اور نہایت ہٹیلا کیونکہ بعض دفعہ دو یا تین یا کئی سال تک رہتا ہے۔ مگر تاہم کہ
تہوڑے عرصہ کے لئے رفع بہی ہوجاتا ہے * یہ بیماری عورتون کو بہ نسبت مردون
کے زیادہ ہوا کرتی ہے اور بچون اور جوانون کو بہ نسبت بڈہون کے۔ اگرچہ سبب اس
بیماری کا اچہے طور پر دریافت نہین ہوسکتا پر یہ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرض معدہ سے
بڑا تعلق رکہتا ہے یعنی جب ہاضمہ مین کسی طرح کا فرق پڑتا ہے تب یہ بیماری جلد ظاہر ہوتی
ہے اور بعض آدمیون کو کسی خاص چیز کے کہانے سے یہ مرض ہوجاتا ہے چنانچہ کہیرے اور
ککڑی کے کہانے سے یہ ویسا ہی پیدا ہوتی ہے اور بچون کو دانتون کے نکلنے کے وقت
یہ مرض اکثر ہوجاتا ہے۔

تشخیص۔ شدت کی خارش گول گول چکتے ہین اور اُنکا جلد رفع ہوجانا کافی علامتین
ارٹیکیریا کے پہچاننے کی ہین * **انجام**۔ اس مرض کا بخیر ہوتا ہے *

علاج۔ اس مرض کی قسم اول کا علاج بذریعہ نمکین جلاب اور معرقات سے کرنا چاہیے
اور جب یہ بیماری بسبب مداخل یا کسی ثقیل غذا کے کہانے سے ہوجاوے تو فوراً قے
کراوین چنانچہ سلفیٹ آف زنک یا اپیکیکوانا کا استعمال کرین اور بعد قے
کے کیلومل اور جلیپ کا جلاب دین جب یہ مرض نوبت بنوبت ظاہر ہو تو کونین اور
مقویات کو کام مین لاوین۔ نوبت سے پیشتر قے کرانے سے نوبت اکثر رک جا سکتی
ہے * ارٹیکیریا ایوانیڈا کا علاج مقویات سے کرنا چاہیے مثلاً
سائٹریٹ آف آئرن اور کونین کا استعمال کرین اور رات کیوقت ڈوورس پوڈر
کہلاوین لیکن اس قسم کے ارٹیکیریا کو جیسے بائی کاربونیٹ آف سوڈا سے
فائدہ ہوتا ہے ویسے کسی اَور دوا سے نہین ہوتا مگر اسکو نصف سے ۳ ڈرام تک کہانا
گہنٹہ بعد کہلانا چاہیے * ارٹیکیریا ٹیوبروسا کا علاج بہی مثل ویرہ

کرین لیکن جب بیماری ہٹیلی ہوتی ہے تب ار۔ سنک کا استعمال کرنا پڑتا ہے
اور جب ان مین سے کسی قسم کا مرض کسی عضو اندرونی کی بیماری کے سبب سے ہوتا ہے
تب اُس بیماری کا خاص علاج کرنے سے ار۔ ٹے۔ کے۔ ریا کی بیماری بھی رفع ہو جاتی ہے +

علاج خارش کا۔ اس بیماری مین خارش بہت ہوتی ہو تو اسیر ۲۴ گرین۔ بن ائیک ایسڈ
ایک پاینٹ پانی مین حل کرکے لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور ہیموزن ٹنکچر اف
بن ز ا۔ ان اور پانی ملا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے + خارش کا علاج دیکھو۔
جماعت پنجم مرض پرو۔ رائی۔ ٹیس +

ار۔ ٹے۔ کے۔ ریا مے۔ برائی۔ ریس مین اس عرق کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے +

نسخہ۔ کار۔ بونٹ اف پوٹاش ۳۰ گرین + عرق گلاب ۱۲ آونس + ریکٹی۔ فائڈ اسپرٹ
نصف آونس + جس مقام پر خارش ہوتی ہو اسپر لینٹ کے ٹکڑے اس عرق مین بھگو کر
لگا دین اور جب یہ بیماری پرانی ہو جاتی ہے تب کلورا۔ فارم کے لگانے سے فائدہ
ہوتا ہے چنانچہ **نسخہ**۔ کلورا۔ فارم نصف ڈرام + سفید مرہم ایک آونس + دونو
کو ملا لین + جس مقام پر خارش ہوتی ہے اُسپر اس مرہم کا لیپ کردین۔ عرقیات اور
مرہم جنمین ہائیڈرو۔ سیانک ایسڈ ملا ہوا ہوتا ہے وہ بھی اس علامت کو مفید پڑتے
ہین۔ جب یہ بیماری بچونکو ہو جاتی ہے تب اُنکے شکم کا خیال ضرور رکھین اور ہر حالت مین
چاہیے دانت نکلنے والے ہون چاہے نہ ہون مسوڑا بچون کا ضرور چیر دین اور جب
یہ مرض نہایت چھوٹے بچہ شیر خوارہ کو ہو جاوے تو اُس کے مرضعہ کی صحت پر متوجہ ہون
اس عمر مین خارش رفع کرنے کے لئے کے۔ مو۔ مایل کے گرم انفیوزن کو جسم پر
بذریعہ اسفنج کے لگا دین +

غذا۔ اس بیماری مین غذا کی بہت تاکید کرنی چاہیئے مثلاً بیمار اپنی تجربہ سے اگر
جانتا ہو کہ فلانی شے مضر ہے تو فوراً اُس کو ترک کرا دین اور شدید قسم کی بیماری مین

مریض کی غذا ہلکی ہونی چاہیے لیکن قسم مزمن مین غذا مقوی مگر گرم نہونی چاہیے +

سوم رو- زیو-لا

یہ بیماری مے-زلس سے بہت مشابہت رکھتی ہے مگر بہ نسبت اُسکے بخارات اسکے کم واقع ہوتے ہین اور اسمین تپ اندرکا ہر بھی کم ہوتا ہے صرف کسیقدر گلا دُکھتا ہے- بخارات اسکے کسیقدر زاویے اور گلابی رنگ کے ہوتے ہین شکل انکی بے قاعدہ ہوتی ہے اور تہوڑے ہی عرصہ تک رہ کر رفع ہوجاتے ہین مگر پہر ظاہر ہو پڑتے ہین - یہ بیماری متعدی نہین ہے- اس مرض کی دو قسمیں ہین ایک رو- زیو-لا ای-ڈیو-پے- تہیکا اور دوسری رو- زیو- لا سم-ٹو-مے-ٹیکا +

قسم اول کی بیماری اس طورت شروع ہوتی ہے کہ اسمین ابتدا کے اندر کسیقدر بخار رہتا ہے اور جب جلد پر بخارات اچھے طور پر نکل پڑتے ہین تب شدت بخار کی کم ہوجاتی ہے- اس بیماری مین نزرد رنگ کے سُرخی مایل بے شمار دھبے پیدا ہوتے اور تہوڑے عرصہ بعد بالکل سُنج ہوجاتے ہین اور پہلے تو چہرہ اور گلو پر نمودار ہوتے ہین بعد ازان سینہ اور ہاتھ پاؤن پر اور اکثر تہوڑے عرصہ تک رہتے ہین چنانچہ ۲۴ گہنٹہ سے ۴۸ گہنٹہ کے اندر بالکل رفع ہوجاتے ہین بعد ازان بخار کی علامتین پہر لوٹتی ہین اور تب اس مرض کے بخارات ہی پہر عود کرتے ہین - یہ بیماری اکثر پانچ روزسے سات روز تک رہتی ہے تب اپے-ڈر-مس کے چھوٹے چھوٹے چھلکے بھوسے کے طور پر جنکر اُڑ جاتے ہین +

قسم دوم کی بیماری یعنے رو- زیو- لا سم- ٹو-مے-ٹیکا بخار کی بیماریون مین پیدا ہوتی ہے اور علامات اسکی مثل قسم دوم کے ہوتی ہین +

اسباب - یہ بیماری چاہے کسی عمر مین ہوجاوے پر جوانون کو نسبت بڈہون کے

زیادہ تر ہوتی ہے ÷ جلد پر کسی تیز چیز کے لگنے سے ہوجاتی ہے اور ایسے اسباب داخلی سے بھی پیدا ہوسکتی ہے جس سے جلد کی رگون مین خون زیادہ آجاتا ہے اور گرمیون مین بسبب تمازت آفتاب پیدا ہوجاتی ہے اور جاڑے مین مقصور ہا حمہ سے اور اطفال کو دانت نکلتے وقت اور نہایت چھوٹے شیرخوارہ کو دائی کے دودہ کے ناموافق پڑنے سے ÷

تشخیص - اس بیماری کو مے - زلس سے فرق کرنا پڑتا ہے چنانچہ اس بیماری کے بخارات کا رنگ سُرخ ہوتا ہے - مگر مے - زلس کا نہین علاوہ ازین اسکے دھبّے ہلال کی شکل کے نہین ہوتے - جیسے مے - زلس کے ہوتے ہین اور نہ اسمین شدت کا بخار اور زکام ہوتا ہے ÷ انجام اس بخار کا بخیر ہوتا ہے ÷

علاج - ہلکی غذا غسل آب گرم - اور ضرورت ہو تو ایک ہلکا جلاب - اور جو بخار کی شدت زیادہ ہو تو فیبر مکسچر کا استعمال کرین - اگر یہ بیماری مزمن ہو تو مقویات سے اُسکا علاج کرین - بخارات پر خارش اور گرمی زیادہ ہو تو عرق مفصلۂ ذیل لگادیں

نسخہ - سوہاگہ ۳۰ گرین ÷ عرق گلاب ۱۲ آونس ÷ اسپرٹ اف روز - میری نصف آونس ÷ ملالین ÷

جماعت دوم

وے سی کیولے

اس جماعت کی بیماریون کی خاصیت یہ ہے کہ ان مین جلد پر پھنسیان پیدا ہوتی ہین اور یہ بنتی ہین جلد کے اوپر کے فرو کے اونچے ہوجانے سے جسکو اصطلاح مین ایپی ڈرمس کہتے ہین - ابتدا مین انکے اندر ایک شفاف رطوبت ہوتی ہے مگر جون جون بیماری بڑھتی جاتی ہے رطوبت مذکور گدلی ہوتی جاتی ہے اور اخیر مین خشک ہوکر مثل چھلکون یا

کھرنڈ کے جھڑ جاتی ہے + اِس جماعت مین تین بیماریان شامل ہین - ایک اگ - زی - ما + دوم ہرپیز + تیسرے سیبو - ڈا - مے - نا + اِنمین سے مرض اول اور دوم مین اکثر شدید علامتین پیدا ہوتی ہین اور سوم ایک مرض خفیف ہے +

اوّل اگ - زی - ما

اِس بیماری مین چھوٹی چھوٹی شفاف پھنسیان نہایت گنجان پیدا ہوتی ہین اور انمین سوزش درد اور شدت کی خارش ہوتی ہے اور جس مقام پر نکلتی ہین جلد وہان کی سرخ ہوتی ہے لیکن یہ متعدی نہین ہوتین + یہ پھنسیان اگرچہ ابتدا مین بالکل شفاف ہوتی ہین پر دوسرے یا تیسرے دن مکدر ہو جاتی ہین اور انکے اندر کی رطوبت پیپ کی شکل پکڑ لیتی ہے اور اخیر مین خشک ہوکر یا تو باریک چھلکون کے طور پر جھڑ جاتی ہے یا پھنسیون کے پھوٹ جانے سے رطوبت مذکور باریک باریک اور زرد رنگ کے کھرنڈ بنکر چمٹی رہتی ہے تب اُس کھرنڈ کے نیچے ایک پتلی رطوبت مثل پانی کے پیدا ہونے لگتی ہے + اِس مرض کے اقسام دو ہین ایک اگ - زی - ما سم - پلکس اور دوسرا اگ - زی - ما روبریم + قسم اول مین خفیف علامتین بخار کی ہوکر پھنسیان پیدا ہو جاتی ہین مگر قسم دوم مین شدت کا بخار ہوتا ہے اور مقام مرض نہایت سرخ اور متورم اور اُسمین بہ نسبت خارش کے زیادہ تر ٹیسین پڑتی ہین اگ - زی - ما کی بیماری شیر خوارہ سے لیکر بوڑھون تک کو ہو جاتی ہے +

تشخیص - اگ - زی - ما سم - پلکس کو ابتدا مین مرض ہرپیز سے فرق کرنا پڑتا ہے مگر ہرپیز مین جو پھنسیان پیدا ہوتی ہین وہ بہ نسبت اِس بیماری کے کسیقدر بڑی اور زیادہ متفرق اور اکثر محدود مقامون پر پیدا ہوتی ہین اور جب اگ - زی - ما کی پھنسیان انگلیون پر پیدا ہوتی ہین تب اُنکو مرض اسکے - بیز یعنے گیلی کھجلی کی پھنسیون سے

فرق کرنا پڑتا ہے مثلاً کھجلی کی جو پھنسی ہوتی ہے وہ بڑی بڑی اور نوکدار ہوتی ہے اور جلد
اُسمین پیپ پڑجاتی ہے علاوہ ازین اِگ۔زی۔ماکی ٹیسین اور سوزش مشہور ہے مگر
گیلی کھجلی مین شدت سے خارش ہوتی ہے اور۔اِس مین ایک قسم کا کرم بھی پایا
جاتا ہے جو اِگ۔زی۔ما مین نہین ہوتا •

علاج - ایکوٹ بیماری کا علاج اِسطور پر کرین کھٹنی اچار گرم مصالحہ چاہ
کافی اور شراب سے پرہیز کراوین اور اس نسخہ کا استعمال کرین •

نسخہ - سلفٹ اف مگنے شیا ۳۰ گرین • بائی۔کار۔بونٹ اف سوڈا ۳۰ گرین
ٹنکچر اف جنجر ۵ اقطرے • پانی ایک آونس • سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار
گھنٹہ بعد پلادین یا اِس نسخہ کو کام مین لادین •

نسخہ - سلفٹ اف مگنے شیا ۳۰ گرین • لائیٹ کار۔بونٹ اف مگنے شیا
۳۰ گرین • ٹنکچر اف کال۔چیکم سیڈس ۱۰ قطرے • پے۔پر۔منٹ واٹر ایک آونس
سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گھنٹہ بعد پلادین • بچون کے لئے کیا۔لو۔مل
اور اسکا۔منی پاوڈر کا استعمال کرین •

خارجی علاج - ایکوٹ مرض مین مرہم یا روغن کسی قسم کا نہ لگاوین بلکہ پانی کو
جوش دیکر جب وہ سرد ہوجائے تب کپڑا تر کرکے مرض کے مقام پر لگاوین نہین تو
لڈ۔لو۔شن کا استعمال کرین - اگر عرقیات کا لگانا مناسب نہ سمجھین تو اِس سفوف
کو چھڑک کر پولٹس باندہین -

نسخہ - اِک۔سائیڈ اف زنک ۱۸۰ گرین • اسٹارچ کا سفوف ۱۸۰ گرین •
کافور ۳۰ گرین • ریکٹی۔فائیڈ اسپرٹ صرف اسقدر جتنے مین کافور سفوف بنجائے
سبکو ملاکر سفوف کرلین •

علاج کرانک اِگزی۔ماکا - اِسمین بھی گرم چیزون سے پرہیز کراوین جیسے

اچار چٹنی شراب وغیرہ ہین - رفع قبض کیواسطے ہلکے مسہلات کا استعمال کرین - سنکھیا تنہا یا ہمراہ فولاد کے کہلاوین اور جب خارش بہت ہوتی ہے تب اسٹرک - نیا کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے + مریض عورت ہو یا بوڑہا یا کمزور تب مقویات مثلاً فولاد کا استعمال ضرور کرین چنانچہ -

نسخہ - سلفٹ اف ایرن ایک گرین + سلفٹ اف مگنے سشیا ٢٠ گرین + ڈائیلوٹ سلفیورک اسڈ ٥ بوند + ٹنکچر اف جنجر ٥ بوند + پے پرمنٹ واٹر ایک آونس + سبکو ملا کر تین تین دفعہ پلاوین + جب بیمار توانا ہوتا ہے تب دوا پلانے یا کہلانے کی کچھ ضرورت نہین ہوتی ہے بچون کو یہ بیماری اکثر شکم مین کرم یا دانتون کے نکلنے سے ہوجاتے ہے پس انکا علاج کرین +

علاج خارجی - دوا کے لگانے مین دو باتونکی احتیاط چاہئے ایک تو کہرنڈ کو دور کرنا دوسرے اچھے طور پر دوا کو لگانا چنانچہ کسی میٹھے تیل مین کپڑا تر کرکے مرض کے مقام پر گھنٹہ دو گھنٹہ لگا رکھین اور تب پسر پولٹس باندہین - اس ترکیب سے جب کہرنڈ ملائم ہو جاوین تب انکو ناخنون سے یا کسی اوزار سے علیحدہ کردین اگر ان مین بال پہنس جاوین تو قینچی سے تراش ڈالین + تب گرم پانی اور صابون سے دہو کر پیرے پراکسائیڈ اف زنک کا مرہم لگا کر مرض کے مقام پر چسپان کردین - کسی دہن کو لگاتا ہو تو السی کا تیل اور چونے کا پانی ہموزن لیکر اور اسمین چند قطرے کریو - زوٹ کے ملا کر لگاوین +

دوم ہرپیز

اس مرض کی پہنسیان گنجان چہوٹی چہوٹی اور گول گول اکثر خوشون مین پیدا ہوتی ہین اور جلد وہان کی سرخ ہوتی ہے اور جس مقام پر یہ پہنسیان پیدا ہونیوالی ہوتی ہین پہلے وہان پر گرمی اور ٹیسین پڑتی ہین اور وہ جگہہ سوج کر سرخ ہوجاتی ہے لیکن اسمین بخار نہین ہوتا

پھنسیان ابتدا مین گول اور شفاف ہوتی ہین لیکن دوسرے یا تیسرے دن کسیقدر چپٹی اور
گدلی اور تہوڑی بہت آپسمین ملجاتی ہین - اس مرض کی پھنسیان اکثر پھوٹتی نہین بلکہ خشک
ہوکر بیٹھہ جاتی ہین تب اُپر ہلکا بہورا زردی مایل کہرنڈ بندہ جاتا ہے + اس بیماری کے
تین اقسام ہین اول ہر-پیز فلک-ٹے-نو-ڈس + دوم ہر-پیز زاس-ٹر + سوم
ہر-پیز سر-سے-نے-ٹس +

قسم اول کی پھنسیان اکثر چہوٹی چہوٹی ہوتی ہین مگر انمین سے چند مٹر کے برابر بہی ہوجاتی ہین
اور انکے ابتدا مین خفیف بخار ہوجاتا ہے - زبان میلی ہوکر مرجاتی ہے - جی متلاتا ہے اور تشنگی
معلوم ہوتی ہے + اگرچہ اس قسم کی پھنسیان چاہے کسی حصہ جسم پر پیدا ہوجاوین پر اکثر سینہ گلہ
اور بازو وغیرہ پر نمودار ہوتی ہین لیکن ٹانگون پر بہت شاذ + مگر جب پھنسیان ہونٹ پر یا نیچے کی لب
یا ناچہون پر ہوجاتی ہین تب انکو اصطلاح مین ہر-پیز لے-بے-ائس اور جب حشفہ کے چہرہ پر
پیدا ہوتی ہین تب ہر-پیز پرے-پیو-شئے-لس کہتے ہین +

قسم دوم یعنے ہر-پیز زاس-ٹر اس لفظ کے معنی کمربند کے ہین - پنجابی مین اس بیماری کو کلوتر
کہتے ہین - اس قسم کی پھنسیون کے پیدا ہونے سے پیشتر لرزہ کے ساتھہ بخار آتا ہے اور قے ہوتی
ہے اور جس مقام پر یہ دانے پیدا ہونیوالے ہوتے ہین وہان پر درد کی ٹیسین پڑتی ہین گرمی اور
سوزش معلوم ہوتی ہے اور وہ جگہہ سرخ ہوکر کسیقدر پہول جاتی ہے یہ دانے خوب نمایان گنتی
اور تین یا چار خوشون مین ہوتے ہین ہر ایک کے گرد ایک سرخ ہالہ ہوتا ہے اور یہ ہالہ
بتدریج بڑہتا جاتا ہے اسپر اور پھنسیان پیدا ہوتی جاتی ہین اخیر مین شکل اس دانہ دار حلقہ
کی ہلالی ہوجاتی ہے اور چوڑائی نصف انچ سے ایک یا دو انچ تک ہوتا ہے اور گلا اور سینہ
اور شکم کے ایک ہی جانب پر ہوتا ہے اور اکثر پشت کے درمیانہ خط سے (مے ڈین-لائین)
سامنے کے درمیانہ خط تک اسکی حد ہوتی ہے لیکن ہم نے کئی دفعہ ایسا بہی دیکھا ہے
کہ کمر کے پیچہے سے شروع ہوکر زیر ناف تک اس مرض کے دانے پیدا ہوتے ہین اور

ایک بیمار مین ایسا بھی دیکھا ہے کہ اس مرض کے دانے بائین طرف کے کلوتے - ال یجیز سے شروع ہوکر ران کے اوپر سے گذر کر جلد کے نیچے ختم ہوئے ہین + اور سر اور پیشانی پر بھی اس مرض کے دانے پیدا ہو جاتے ہین - اور بعض دفعہ جہان سے سوپرا اربے ٹل نرو شروع ہوتا ہے یہ مرض بھی وہان سے شروع ہو کر اوپر کیطرف سر کی جلد پر پھیلجاتا ہے جب یہ مرض آنکھ مین ہو جاتا ہے تب نہایت شدت کا درد ہوتا ہے اور آنکھ سرخ ہو کر بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے - سر کے پیچھے اور چہرہ پر اور گردن کے کسی جانب یہ بھی بیماری پیدا ہو جاتی ہے + اور سینہ کے ان - ٹر - کاس - ٹل نرو پر جب یہ مرض ہو جاتا ہے تب اس شدت کا درد اور دم لینے مین ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ طبیب کو پلو - ر ی - سی کی بیماری کا گمان ہو جاتا ہے + اکثر حکما کی رائے اسبات پر متفق ہے کہ یہ مرض اعصاب سے تعلق رکھتا ہے +

قسم سوم یعنے ہرپیز سرسنے - ٹنس - انگریزی مین اس مرض کو رنگ - ورم در ہندی مین داد کہتے ہین + جس مقام پر اس مرض کی پھنسیان نکلنے والی ہوتی ہین پہلے وہان پر خارش معلوم ہوتی ہے بعد ازان ایک یا کئی علیحدہ علیحدہ مقام پر گول گول چکرین پیدا ہوتی ہین گھیر جنکا نصف انچ سے ایک انچ تک ہوتا ہے دوسرے یا تیسرے دن اس چکر کے باہر کے کنارہ پر بشمار چھوٹے چھوٹے گول گول شفاف پھنسیان پیدا ہوتی ہین اسوقت چکرون کے درمیان مین جو سرخی ہوتی ہے وہ مٹنے لگتی ہے اور بیماری کے اخیر تک درمیانہ حصہ چکرونکا تندرست رہتا ہے مگر چکرون کے جس مقام پر دانے ہوتے ہین اسکا اندر اور باہر کا کنارہ سرخ ہوتا ہے + پھنسیان پہلے تو گنجان ہوتی ہین مگر ۴۸ گھنٹہ کے بعد ایک دوسرے سے ملجاتی ہین اور موتیون کے طور پر جھلکدار ہو جاتی ہین تب انکے پھوٹ جانے سے تھوڑی سی پانی کے طور پر رطوبت خارج ہوتی ہے اور مرض کے آٹھوین یا نوین دن کے بعد اس رطوبت کے خشک ہو جانے سے

بہوسی کے طور پر چہلکے اُڑ جاتے ہین پہر اُس مقام پر اَور چہلکے عرصہ تک پیدا ہوتے رہتے ہین مگر اکثر ہی پہنسیان اَور پیدا ہوجاتی ہین اِس طور سے یہ بیماری برسون تکلیف دیتی ہے ٭ یہ بیماری اکثر چوتڑون اور چڈہ پر ہوجایا کرتی ہے اور بعض دفعہ کمر پر بہی پیدا ہوتی ہے ٭ بعض طبیب کی راے ہے کہ یہ بیماری نباتی مادہ کے سبب سے پیدا ہوجاتی ہے (دیکہو حجامت وہم) ٭

عــلاج - ہرپیز فلک - سے ٹی - نوڈس جب جوان اور دموی مزاج کو ہوجاوے تو مقام مرض پر جوکین لگاوین اور نمکین جلاب سے اصطلاح شکم کرین مریض اگر کمزور ہو تو مقویات مثلاً سنکونا - بارک ہمراہ کسی معدنی تیزابون کے دیوین دو یا تین روز تک لگانے کی دوا کی کچہہ ضرورت نہین پڑتی مقام مرض کو کہجلانا نہ چاہئے اور جو خارش کی شدت ہو تو اِس ہم کو لگاوین **نسخہ** - اسے ٹٹ اف زنک ۳ گرین ٭ کلورا - فارم ۱۰ بوند ٭ سفیدہ مرہم ایک آونس ٭ اور جو رطوبت زیادہ بہتی ہو تو اُسپر میدا چہڑک دین اور جسوقت کہرنڈ جہڑ جاوین تو بعوض مرہم کے اِس عرق کو لگاوین -

نسخہ روغن نیبو ۱ بوند ٭ ریکٹی فائیڈ - اسپرٹ چوتہائی آونس ٭ عرق کافورہ آونس ٭ ہرپیز کی بیماری مین جو درد ہوتا ہے علاج خارجی سے اُسکو اکثر فائدہ نہین ہوتا بلکہ اِس نسخہ مقوی کو پلانا چاہیے -

نسخہ - کیفیا وند ٹنکچر اف سنکونا ۲ ڈرام ٭ ٹنکچر اف ہملاک ۲ - ڈرام ٭ ڈیکاکشن اف سنکونا ۷ - آونس ٭ سبکو ملاکر مقبلہ - ایک آونس کے دن مین چار دفعہ پلاوین جب یہ بیماری لبون پر ظاہر ہو تو او - ڈی - کلون لگاوین (یہ ایک مشہور عرق سوداگرون کی دوکانون مین بکتا ہے) اور جب لپچہ طور پر ظاہر ہو پڑے اُسوقت سیسہ کہپرے کا مرہم لگاوین (دیکہو پیچہے) اور جب حشفہ کے چمڑے پر یہ مرض ہونیوالا ہوتا ہے اُسوقت درد اور جلن ہوتی ہے غرض اِن باتون کے رفع کرنے کے لئے قضیب کو خوب ہنڈے پانی مین

ایک یا دو منٹ تک دو تین دو یا تین مرتبہ ڈبو رکھیں اور جب دانے منودار ہو جاویں تو پھر ہرگز کسی قسم کی تیز دوائی لگاویں بلکہ جب پھنسیاں پہوٹ جاویں تب بال کا واش کا استعمال کریں +

علاج ہرپیز نراس - ٹرکا - اس بیماری کا علاج داخلی اور خارجی دونو طور پر کیا جاتا ہے چنانچہ

علاج داخلی - کہلانے اور پلانے کی دوا سے اس بیماری کو کم فائدہ ہوتا ہے مگر بعض طبیب فاس - فائیڈ اف زنک کی بہت تعریف کرتے ہیں - کہتے ہیں اس دوا سے درد موقوف ہوجاتا ہے اور دانے اُبھرنے نہیں پاتے +

خوراک اس دوا کی ایک گرین کا تیسرا حصہ - مرض کے عین ابتدا سے شروع کر کے تین تین گہنٹہ بعد کہلاتے جاویں +

جب مرض خوب طرح پیدا ہو جاوے تب مناسب طور پر عام مسلاستوں کا علاج کرنا چاہئے مثلاً پہلے درجہ میں نمکین جلاب سے فائدہ ہوسکتا ہے - درد کے سبب نیند نہ آتی ہو تو افیون کا استعمال کریں + بیماری اگر شدید اور مدت تک ہے تو مقویات کا استعمال کرنا چاہئے جیسے سنکہیا - فولاد اور ہر روز زیادہ مقدار میں ایک دفعہ کونین کہلاویں - بعض دفعہ برو - مائیڈ اف پو - ٹاسیم سے فائدہ ہوتا ہے +

علاج خارجی - پہلے پولٹس باندہیں اور تب اُس مقام پر میدا چہڑک دیں + بعض دفعہ مرض کے مقام کو پے - پر منٹ - آئیل سے خوب طرح چہپڑ دینے سے فائدہ ہوتا ہے - اور ٹیس اور درد کے رفع کرنے کے واسطے مار - فیا کی پچکاری بہی فائدہ مند ہے - بعض دفعہ کافور اور افسیون کا عرق لگانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے اور ۱۰ - گرین کار - بالاک سیڈ ایک آونس پانی میں ملا کر لگانا بہی نافع ہے + اور ایک آونس فلکٹ - زی جل کو - لو - ڈی - ان میں ۱۰ گرین مار - فیا ملا کر دانوں پر دن میں کئی دفعہ لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے - مرض کے مقام پر تار بجلی لگانے سے بہی فوراً آرام آجاتا ہے ترکیب اس کی یہ ہے کہ ۲ کے تار کو مرض کے دانوں پر اور اُن عصبی شاخوں پر جو اس مقام

مین پیدا ہوتے ہین لگانا چاہئے۔ ہر روز ایک یا دو دفعہ ۱۰ یا ۱۵ منٹ تک لگانا چاہئے
مرض کے ابتدا مین جب بجلی لگائی جاتی ہے تب بیماری رُک جاتی ہے اور
مرض کے زور و شور کے وقت لگانے سے بہی بیمار کو نہایت آرام آجاتا ہے ٭
اور مرض کے رفع ہونے کے بعد جو چھیین ہونے لگتی ہین بجلی کے لگانے سے وہ بہی
رفع ہوجاتی ہین ٭

ہر۔ پیز سر۔ سی۔ نے۔ ٹس یعنے داد کا علاج ۔جب مرض خفیف
ہوتا ہے تو داخلی علاج کی ضرورت نہین پڑتی دوا لگانا ہی کافی ہوتا ہے مگر مرض مزمن
مین دونو قسم کا علاج کام مین لانا چاہئے۔ داخلی علاج کیواسطے مرکبات جنمین آیوڈین
پڑتی ہے یا سنکہیا کا استعمال تنہا یا ہمراہ کسی مقوی دوا کے کرین اور لگانے کی دوا مین
بڑا اختلاف ہے چنانچہ کبہی تو یہ بیماری داد مردون کے پتون کے ملنے سے رفع ہوجاتی ہے اور
کبہی اسپر عرق آیوڈین یا نایٹریٹ اف سلور کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ
اسے۔ ٹرٹ اف زنک کی مرہم یا اس مرہم سے اسکو فائدہ ہوتا ہے چنانچہ۔
نسخہ۔ روغن گلائی سی۔ رین ایک ڈرام ٭ خشک سلفٹ اف ایرن ۲ گرین ٭ سفید
مرہم ایک آونس ٭ اس مرہم کے لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ مقام مرض کو پہلے پوٹاش کے
عرق سے تر کرین۔ بعدازان اُسپر مرہم مذکور کی دو تین دفعہ مالش کرین اور ہر دفعہ پوٹاش
کے عرق سے اُسکو تر کرین۔ عرق پوٹاش کا یہ ہے۔ کار۔ بونٹ اف پوٹاش ۱۰ گرین ٭
عرق گلاب ۱۲۔ آونس ٭ اور جو بیماری بہت ہی مزمن ہو تو بعوض مرہم سلفٹ اف ایرن
کے اس مرہم کا استعمال کرین کہ ایک یا دو ڈرام سٹ۔ رن۔ ہنیٹ منٹ کا لیکر ایک
آونس سفید مرہم مین ملالین ٭ جب یہ بیماری جلد پہیلنے والی ہوتی ہے تو اس کے روکنے
کے لئے ایسا کرین کہ بلسٹر کے پتلے پتلے ٹکڑے کترکر مرض کے چکرون کے
بیرونی کنارہ پر انفلامیشن کے مقام سے کسیقدر تفاوت لگا دین اس ترکیب سے

یہ مرض رُک جاتا ہے۔ ایک حکیم بیبد لیسیک اسڈ کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ
۲۰ گرین بو۔را۔سیاٹ ایک آونس آب سرد مین حل کرکے دو پردن مین تین یا چار مرتبہ لطیر
اور اگر بو۔را۔سیک اسڈ دستیاب نہوسکے تو سوہاگہ پانی مین حل کرکے مقام مرض
پر ملین کیونکہ سوہاگہ مین بہی بو۔را۔سیاٹ اسڈ ہوتا ہے۔

سوم سیو۔ڈا۔می۔نا

اِنکے دانے مثل قطرات شبنم کے گلو سینہ اور شکم پر پیدا ہوتے ہین۔ اِنکے اندر سینہ کا
قطرہ ہوتا ہے جو جلد کے اوپر کے فرد سے پہوٹ کر باہر نہین نکل سکتا۔ اِن دانون کے
بیندے نتو سرخ ہوتے ہین اور نہ انکے گرد کوئی سرخ ہالہ ہوتا ہے۔ بہتیری شدید اور
مزمن بیماریون مین خاصکر جب انکا انجام نیک ہونیوالا ہوتا ہے تب یہ دانے پیدا ہوتے
ہین جیسے شدید رو۔ماٹیزم اور ٹائی۔فس اور ٹائی۔فائیڈ فیور اور اسکار۔لے۔ٹے۔نا
وغیرہ امراض مین بہی یہ دانے کبہی تو متفرق اور چہترے ہوئے ہوتے ہین۔ اور کبہی
بہت سارے اکٹھے ملکر پیدا ہوتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد ۲۴ گہنٹہ کے جب
دانون کا ایک غلہ خشک ہوجاتا ہے تب اَور پیدا ہوجاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ اِنکے
اندر کی رطوبت ہمیشہ صاف اور شفاف رہتی ہے گدلی کبہی نہین ہوتی۔ علاج کی کچھ
ضرورت نہین ہوتی دانے اِس مرض کے خودبخود رفع ہوجاتے ہین۔

جماعت سوم

بُل۔لی

اوّل پیم۔فے۔گس

اِس بیماری مین گول گول یا بیضوی شکل کے یا بعض مٹر کے برابر اور بعض تماشہ کی مقدار کے

یا کبوتر کے انڈون کی شکل کے چھالے پیدا ہوتے ہین - اِنکے گرد سرخ ہالہ ہوتا ہے اور اندر شفاف آبی رطوبت ہوتی ہے جب یہ رطوبت گدلی ہوجاتی ہے تب رنگ اُسکا زردی مایل ہوجاتا ہے - بعد پھوٹنے کے چھالو نیز بار یک زرد کے طور کا کھرنڈ جم جاتا ہے یا وہ جگہ چھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے جس سے تھوڑی بہت آبی رطوبت بہتی ہے ٭ یہ چھالے اکثر تو ایک ایک یا دو سے پانچ یا چھہ تک ایک ہی مرتبہ پیدا ہوتے ہین اور چند روز بعد رفع ہوجاتے ہین بعدہٗ چھالے پیدا ہوتے ہین اسیطور پر یہ بیماری عرصہ تک جاری رہتی ہے ٭

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک پم - فے - گس ا - کیو - ٹس ٭ دوسرے پم - فے - گس کرا - نے - کس ٭ قسم اول کے ابتدا مین جاڑے سے بخار ہوتا ہے اور بھوک مرجاتی ہے تب اکثر رانون اور شکم کے نیچے کے حصہ پر خوب سرخ سرخ داغ جن مین حرارت اور خارش ہوتی ہے نمودار ہوجاتے ہین اور یہ داغ جلد بڑہ کر مثل چھالون کے بنجاتے ہین ٭ قسم دوم مین بخار نہین ہوتا مگر چھالون کے نکلنے سے کئی روز پیشتر مریض کا جی متلاتا ہے اور وہ کمزور ہوجاتا ہے اور اعضا شکنی ہوتی ہے تب مثل قسم اول پہلے اسمین بھی سرخ سرخ داغ پیدا ہوکر چھالے بنجاتے ہین ٭ سبب قصور ہاضمہ - تمازت آفتاب رنج و غم و فکر ٭

پم - فے - گس کی بیماری بعض دفعہ ننھے بچون کو بھی ہوجاتی ہے چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ ہاتھون کی ہتھیلیون اور پاؤن کے تلوون پر اور کبھی چوتڑون پر بھی چھالے پیدا ہوجاتے ہین اور جب پھوٹ جاتے ہین تب اُس مقام پر بُری قسم کے زخم رہ جاتے ہین ٭

نہایت ننھے بچون کی ہتھیلیون اور پاؤن کے تلوون پر یہ مرض ہوجائے تو دل مین آتشک کا گمان ہونا چاہئے - اِسکا علاج فوراً کرنا چاہئے ورنہ بیماری جلد بڑہ کر مہلک ہوجاتی ہے کیونکہ دست فوراً شروع ہوجاتے ہین اور بچہ نہایت جلد لاغر اور کمزور ہوکر تلف ہوجاتا ہے ماں کا دودہ چُھڑوا کر بچہ کو کسی تندرست عورت کا دودہ پلوا دین اور جو آتشک کا دنبا بھی

شک ہو تو سیماب یا کلورٹ اف پوٹاشیا کا استعمال کریں ؎

علاج قسم شدید میں بیمار کو غذا ہلکی دیں اور تکلیف جسکا سبب ہے اصلاح شکم کریں اور چھالوں پر سفیدا چھڑکیں تاکہ ٹوٹ نہ جاویں اور جو ٹوٹ جاویں تو کوئی ہلکا مرہم لگا دیں جیسے اسے ٹٹ اف زنک - آینٹ - منٹ جسکا نسخہ اوپر لکھا گیا ہے یا شوگراف لڈ - آینٹ - منٹ لگا دیں ؎ قسم مزمن کا علاج مقویات سے کرنا چاہئے چنانچہ یہ نسخہ نہایت مفید ہے -

نسخہ ٹنکچر آف اوپیم ۱۵ بوند ؎ کنیا ؤنڈ ٹنکچر آف سنکونا ۳۰ بوند ؎ پانی ایک آونس ؎ ہر چھ چھ گھنٹہ کے بعد پلا دیں یا کونین اور افیون یا سنکھیا کا استعمال کریں - بعض دفعہ جونہ کے لیمنی منٹ کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے - اور آب گرم کا غسل بھی اس مرض کو مفید ہے ؎

دوم رو - پیا

اس بیماری میں خوب متفرق اور ادہر اودہر چھترے ہوے چپٹے چپٹے چھالے قریب دوانی کے برابر پیدا ہوتے ہیں اور اُنپر گہرے پھورے رنگ کے کہرنڈ جم جاتے ہیں جنکے گر جانے کے بعد اس مقام پر کمزور زخم رہ جاتے ہیں - ان چھالوں کے اندر ابتدا ہی سے ایک نیم مکدر یا تیز رطوبت ہوتی ہے مگر یہ رطوبت اسقدر نہیں ہوتی جسمیں وہ چھالے پُر ہو جاویں ؎

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک رو - پیا سمپلکس ؎ دوسری پیا پرا - مے نینس ؎ یہ بیماری اکثر ٹانگوں پر اور بعض دفعہ شکم کمر یا سینہ پر نمودار ہوتی ہے ؎

علاج اس بیماری کا مقویات سے کرنا چاہئے مثلاً کونین سنکو - نا - بارک مرکبات فولاد وغیرہ اور جب یہ بیماری آتشک کے سبب سے ہو تو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کریں اور جب اس مرض میں سکرا - فیو - لس مزاج کے بچے مبتلا ہوں تو انکا

علاج مکانڈ۔ لیور۔ آئیل سے کرنا چاہئے ۔ علاج خارجی اس مرض کا یہ ہے کہ نہایت جلد چھالون کو نکال دین تاکہ پھر نہ بند ہنے پائے تب اُنپر لنٹ کی گدی رکھکر بینڈج باندہ دین نہین تو اُنپر میدا چھڑک دین یا ایسا کرین کہ اُنپر کلوڈین لگادین تاکہ ہوا سے محفوظ رہین اور جب کہ نہ بندہ جاوین تو اُنپر پولٹس باندہ کر علیحدہ کر دین اور چند روز تک زخمون پر صرف پانی کی پٹی لگادین اور جو اس ترکیب سے خشک ہونے مین نہ آوین تو ان پر یا تو سیٹ۔ رن۔ آئنٹ۔ منٹ یا ہموزن روغن تارپین اور سفید مرہم ملاکر لگادین اور مرہم ناموافق پڑے تو عرق طوطیا یا سلفٹ آف ایرن کا لگاوین چنانچہ ان دونو مین سے کیکا ۲ سے ۲ اگرین تک لیکر ایک آونس آب مقطر مین حل کرلین ۔

جماعت چہارم

پس۔ ٹیو۔لے

اس جماعت کی بیماریون کی خاصیت یہ ہے کہ انمین یا تو بہت چھوٹے چھوٹے یا کسیقدر بڑے بڑے دانے پیدا ہوتے ہین جنکے اندر پیپ ہوتی ہے اور بیخ انکا سُرخ۔ جب یہ دانے پھوٹ جاتے ہین تب انپر ہلکے رنگ کا دبیز کھرنڈ جم جاتا ہے جسکے جھڑ جانے سے اُس مقام پر یا تو غار یا داغ رہ جاتا ہے ۔ پس۔ ٹیو۔لے جماعت کی بیماریان متعدی نہین ہین انمین تھوڑا بہت انفلامیشن ہوا کرتا ہے اور یا تو یہ صرف تھوڑے عرصہ تک رہتی ہین یا بہت دنون تک تکلیف دیتی ہین مگر ان بیماریون کی نسبت ایک بات قابل یاد رکہنے کے یہ ہے کہ انکے ظاہر ہونیکے وقت مرض کے مقام پر جو انفلامیشن ہوتا ہے وہ جلد کے صرف اوپر ہی کے فرد پر نہین محدود رہتا بلکہ نیچے تک سرایت کر جاتا ہے جس سبب سے دانون مین پیپ پیدا ہو جاتی ہے برخلاف وے۔ سے۔ کیو۔ لی جماعت کے بیماریون کے جنکا ابتدائی انفلامیشن صرف اپے۔ ڈر مس ہی تک محدود رہتا ہے

اسیواسطے اس جماعت کی بیماریونمین سیرم یعنی آب خون ہوتا ہے + اس جماعت مین
تین بیماریان شامل ہین اوّل اِک - نے + دوم اِم - پِ - ٹائی - گو + سوم اِک - تھی - ما +

اوّل اِک - نے

اس بیماری کے دانے چھوٹے چھوٹے کسیقدر رنگیلے اور متفرق لیکن جابجا اکثر محدود
گچھون کے طور پر بھی پیدا ہوتے ہین اور جس مقام پر اُنکے گچھے ہوتے ہین جلد وہان کی سُرخ
ہوتی ہے اور دانون کے پیندے سخت اور جب پختہ ہوکر پھوٹ جاتے ہین تب اُنسے پیپ نکلکر
خشک ہوکر بھورے رنگ کے باریک کھرنڈ بنجاتے ہین + پیپ کا چھوٹا سا قطرہ پہلے اُن
کی نوکون پر پیدا ہوتا ہے بعد اُسکے جب رفتہ رفتہ مقدار پیپ کی بڑھ جاتی ہے تب دانے
مدور اور زردی مائل ہوجاتے ہین لیکن اُنکا پیندا تب بھی سخت سُرخ اور دردناک ہوتا ہے اور
گو اکثر یہ بیماری خاص کر عہد شباب مین پیدا ہوتی ہے اور اکثر چہرہ کی جلد کی گلٹیون پر
نمودار ہوتی ہے + مرض دو قسم کا ہوتا ہے اول اِک - نے سم - پلکس دوم اِک - نے رو - زی - شیا
قسم اول کی بیماری اکثر جوانی مین چہرہ پر پیدا ہوتی ہے اور دانے اسکے متعدد اور متفرق ہوتے
ہین اور جب پھوٹ جاتے ہین تب اُنسے یا تو پیپ یا ایک سخت کیل نکل جاتی ہے یا ایسا
بھی ہوتا ہے کہ بعض دانے بالکل ٹوٹتے ہی نہین بلکہ دب جاتے ہین اُسوقت اُس مقام
پر ایک سیاہ نقطہ سا رہ جاتا ہے + اس قسم کا مرض اکثر چہرہ گردن شانہ اور سینہ
پر پیدا ہوا کرتا ہے + اِک - نے - رو - زی - شیا اکثر زیادہ عمر مین ہوا کرتی ہے + اسکے
دانون مین بہ نسبت اِک - نے سم - پلکس کے زیادہ تر انفلامیشن ہوتا ہے اسواسطے یہ
دانے زیادہ تر دردناک بھی ہوتے ہین +

اسباب - اِک - نے کی بیماری اکثر دموی مزاج کو ہوا کرتی ہے اور اُنکو جنکے چہرہ پر
خون کا غلبہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ مرض موروثی اور ہاضمہ کی خرابی سے بھی پیدا ہوتا ہے

خواہ کسی کو پاخانہ بحیثیت سے ہو اور شکم اور حیض کا استعمال تردد اور فکر سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی رطوبت عرصہ سے جاری ہو اور دفعتاً بند ہو جاوے مثلاً بواسیر کا خون تب بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور ایام حمل میں بھی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے *

علاج۔ اگر یہ بیمار سوء مزاج کو ہو جاوے تو تسکین جلاب دین اور غذا ہلکی اور سریع الہضم تجویز کرین * جبکہ یہ بیماری باربار آتی ہو تو اُسکے روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ ۲۰ گرین کار۔ بونیٹ اف سوڈا ایک بوتل پانی میں حل کر کے اس عرق سے بیمار کا چہرہ دُھلا دین اور عرق مفصلہ ذیل چہرہ پر لگا دین۔

نسخہ۔ روغن بتیچو ۱ ڈرام * روغن زرد چیری بقصف ڈرام * ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ایک پائینٹ * اور مقام مرض پر زیادہ انفلامیشن ہو تو اوپر کے عرق میں رُگنا یا چوگنا عرق گلاب ملا دین۔ اگر بے قاعدگی حیض کے سبب یہ مرض پیدا ہو تو اُسکا علاج کرین مثلاً ایک قطرہ روغن ساون کا دنمین دو مرتبہ پلا دین اور اک نے۔رد۔زی رشیا کے علاج میں یہ بات ملحوظ رہے کہ جبتک بیمار اپنی عادات کو ترک نہ کریگا تبتک بیماری ہرگز دور نہ ہوگی مثلاً مریض کو لحم و خمر سے پرہیز کرنا چاہئے اور ایسی باتون سے بھی اُسکو محترز ہونا چاہئے کہ جن سے چہرہ پر خون کا غلبہ ہوتا ہے مثلاً گرم مکان میں رہنا۔ آگ کے سامنے بڑا عرصہ تک سر کو جھکا رکھنا۔ اور اگر اس بیماری کا نہایت زور و شور ہو تو ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ کان کے پیچھے دو چار جوکین لگا دین اور کسی نمکین جلاب کا استعمال کرین اور جب انفلامیشن کم ہو جاوے تب دانون پر اس مرہم کو لگا دین چنانچہ۔

نسخہ۔ اے۔مو۔نی۔ ئٹڈ مر۔کیوری ۲۰ گرین * سفید مرہم ایک اونس * گلائی۔سے۔رئین ایک ڈرام * روغن بادام شیرین ۳۰ بوند * سبکو ملا لین * رات کے وقت مقام مرض پر اس مرہم کا لیپ کر دین اور صبح کے وقت کار۔بونیٹ اف سوڈا کے عرق سے دھو ڈالیں اور جلد خشک اور سخت ہو تو

عرق ناگو رمین قسدرسے روغن گلابی-سی-رین ملالین ۰ ۱ اونے کے لئے بہت

چند نسخے عرق اور مرہم بھی بہت مفید ہین ٭

نسخہ-اسپرٹ اف کمفر ۲ ڈرام ٭ پری سی-پے-ٹے لمفر نصف آونس ٭

لایئم واٹر ۴ آونس ٭ سبکو ملاکر مرض کے دانون پر لگادین ٭

نسخہ-کروسیو سبلی مٹ ۱۰ گرین ٭ سب نائیٹریٹ بسمتہ ۱۰۰ گرین ٭

اسپرٹ اف کمفر ۲۰ بوند ٭ پانی ایک پائینٹ ٭ سبکو مرض کے مقام پر لگادین

نسخہ-سب-لائیمڈ سلفر ۴۰ گرین ٭ کار-بونٹ اف ل ۳۰ گرین ٭ ائیل اف

روز-میری ۱۰ بوند ٭ سنیل آئینٹ-منٹ ایکس ٭ سبکو ملالین ٭

نسخہ-ریڈ اکسائیڈ اف مرکری ۳۰ گرین ٭ ایمونئڈ مرکری ۴۰ گرین ٭ سبلائیمڈ سلفر

۴۰ گرین ٭ سنیل آئینٹ-منٹ ایک آونس سبکو ملاکر مرض کے مقام

پر لگا دین ٭

نسخہ-سب-لائیمڈ-سلفر ۳۰ گرین ٭ ایمونئڈ مرکری ۴۰ گرین-روغن بادام

۴ ڈرام ٭ چربی ۴ ڈرام ٭ کریو-زوٹ ۴ ٭ سبکو ملالین ٭

نسخہ-گلابی-سی-رین ۲ ڈرام ٭ کاربالک ایسڈ ۲ ڈرام ٭ ملک سافٹ سلفر

۲ ڈرام ٭ ریکیٹی-فائیڈ اسپرٹ ۳ ڈرام سبکو ملاکر مرض کے مقام پر لگادین ٭

دوم ام-پٹائی-گو

اس مرض کے دانے چھوٹے چھوٹے بے شمار ہوتے ہین اور کبھی تو متفرق طور پر

اور کبھی آپس مین ملے جلے پیدا ہوتے ہین-جس مقام پر دانے نمودار ہوتے ہین اُس مقام

پر انفلامیشن اکثر کم ہی ہوتا ہے ورد کمال کو پہنچکر یہ دانے جلد پک جاتے ہین

تب اُنسے ایک گاڑھی پیپ خارج ہوکر چیم شفاف زردی مائل کھرنڈ بن جاتے ہین

تنکے نیچے سے پیپ رستی [illegible] رہتی ہے - انکے جھڑ جانے کے بعد اُس مقام پر ایک داغ رہ جاتا ہے مگر اوسکے گرد [illegible] قدر دانے پیدا ہونے لگتے ہین اُنسے بھی اُسیطور پر پیپ پیدا ہوکر اُنکے اوپر سکے کہرنڈ [illegible] بنجاتے ہین +

یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے [illegible] اول ام - پے - ٹائی - گو - فے - گیو - . - سے - ٹا دوم ام - پے - ٹائی - گو - ایک [illegible] - پار - سا + سوم ام - پے - ٹائی - گو - کے - پے - ٹیرح قسم اول کی بیماری کے دانے [illegible] قدر یا بیضوی شکل کے گچھون مین ہوتے ہین - اور یہ ان کے ابتدا مین بخار کی علامتین پیدا ہوتی ہین + ام - پے - ٹائی - گو - ایش - پار سا کے دانے متفرق اور چھتر سے [illegible] ہوتے ہین ابتدا مین خفیف بخار اور انتہا تک انکے نہایت گرمی اور جلن معلوم ہوتی [illegible] یہ دونون قسم کی بیماریان بچون کے چہرے پر اکثر ہوا کرتی ہین +

ام - پے - ٹائی - گو - کے - پے - [illegible] صرف بچون کے سر پر ہوتی ہے اور جب دانے نکلنے والے ہوتے ہین تو کئی [illegible] بیشتر سے بخار کی علامتین ظاہر ہوتی ہین اور بخار کے اکثر قے بھی ہوا کرتی ہے - سر کی [illegible] گرم اور درد کرنے لگتی ہے جہانپر دانے پیدا ہونیوالے ہوتے ہین وہ مقام سُرخ ہوجاتا ہے - دانے یا تو چھوٹے چھوٹے مٹر کے برابر اور متفرق ہوتے ہین یا گچھون کی طور پر مجتمع - بالونکا کچھ نہین [illegible] مگر پیپ کے پیدا ہونے سے وہ جڑ جاتے ہین

علاج - بیمار طاقتور ہو اور مرض شدید [illegible] ہین جلاب کا استعمال کرین اور مرض کے مقام کے قرب پر جونکین لگا دین اور مریض کمزور [illegible] تو ادویات مقوی کا استعمال کرین مثلاً ٹنکچر اف استیل ۲۰ قطرہ + انفیوزن اف [illegible] شیا ۱۲ آونس + ٹنکچر اف کلمبا ڈیڑھ اونس - سلفٹ اف میگنیز - شیا ۲ آونس + ملاکر بمقدار ۲ آونس کے ہر روز صبح کے وقت پلا دین + اگر یہ مرض اسکرا - فیولس مزاج کے بچون یا جوانون کو ہو وے تو کاڈ - لیور - آئیل کا استعمال کرین + یہ بیماری مزمن ہو جاوے تو ادویات مصفی خون کا

چنانچہ عرق لڈ کا ایک ڈرام پانی ۱۲ آونس ۲ اُس پر لگاوین اور اسیطور پر پولٹس دن مین دو دفعہ بدلین اور جب کہرنڈ اچہے طور پر صاف ہوجاوے تب مرہم بالا لگاوین اور جو بیماری بہت پرانی ہو تو ۲ سے ۵ گرین خشک سلفٹ اف ایرن ایک آونس سفیدہ مرہم مین ملا کر دانون پر لگاوین اور جو یہ مرہم تیزی کرے تو اُسپر اسے ٹٹ اف زنک کا مرہم لگانا چاہیے۔ بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ مرہم یا چکنے ضمادات سے بیماری کی علامات کو شدت ہوتی ہے اس صورت مین لگانے کے لئے عرقیات تجویز کرنے چاہئیین مثلاً ۱ گرین اسے ٹٹ اف زنک یا ۲ گرین اسے ٹٹ۔ اف لڈ یا ۲ گرین سلفٹ اف ... یا سلفٹ اف ... ان کا ایک ۲ آونس عرق گلاب مین حل کر لین اگر یہ بیماری سر پر پیدا ہے تو بال ... جڑ کے قریب تک چہٹواوین بعد ازان پولٹس اور عرقیات سے جیسا اوپر ذکر کیا گیا ... کہرنڈ کو دور کر دین اور تب بائی - کار - بونٹ اف سوڈا کا مرہم اور دودہ اور پانی لگاوین ... کو نسخہ گرین آئیوڈائیڈ اف مرکیوری کا پلاوین بیمار کی غذا سریع الہضم مگر گرم نہ ہو ... اور بچون مین صرف دودہ اور ساگودانہ سے اس مرض کو جلد آرام ہو جاتا ہے ❊

سوم اکتھیما

اس بیماری کے دانے بڑے بڑے اور الگ الگ لگا ہے گا ہے محدود گچہون کے طور پر بہی پیدا ہوتے ہین اور پیپ دار انکا سنحنا وبیش سرخ ہوتا ہے اور اخیر مین اپنی بہو ... سے مائل بزردی ہوا اور بہت مزمن قسم ... دسے رنگ کے چہلکے یا کہرنڈ جم جاتے ہین چہلکے جہڑ جانے کے بعد چہوٹے چہوٹے زخم پڑتے ہین ❊ جب یہ مرض جوان اور طاقتور آدمی کو ہوتا ہے تب اسمین انفلامیشن ہوتا ہے لیکن مسن اور کمزور آدمیون مین ابتدا ہی سے کمزوری کی صفتین پائی جاتی ہین ایسی حالت مین یہ بیماری متعدی